وقایع راجپوتانہ

باب اول

مجمل حالات کل راجپوتانہ

راجپوتانہ جسے راجستان اور راج ستھان اور رجواڑہ بھی کہتے ہین راجپوت قوم کی ریاستون کا مجموعی نام ہے ٭

شہاب الدین بادشاہ نے ہندوستان کو فتح کیا اوسوقت سے پیشتر کے راجستان کی حدود تحقیق نہین ہین غالب ہے کہ شمال مین دریاے جمنا و گنگا سے آنصوب دامن کوہ تک پہونچی ہو قبل اسکے کہ مالوہ مین بجاے دہار کے منڈو کی اور گجرات مین بجاے انھلواڑہ پٹن کے احمد آباد کی مسلمانی سلطنتین قایم ہوئین ملک راجستان مین کل قطعہ ہندوستان کا مغرب مین دریاے سندہ تک مشرق مین بندیلکھنڈ تک اور شمال مین جنگل ویلس واقع جنوب دریاے ستلج تک اور جنوب مین کوہ بندیاچل تک داخل تہا ٭

عجب اتفاق ہے کہ اس ملک کے طرفین کو یعنی مشرق و مغرب مین سندہ نامی ندیان واقع ہین مغربی سندہ تو جسکو قریب پشاور مین اٹک کہتے ہین اور ملک سندہ مین ہوکر گذری ہے مشہور و معروف ہے مگر مشرق مین بھی ایک سندہ ندی ہے کہ مالوہ مین سرونج کے بارہ میل جنوب مغرب مین پہاڑون سے نکلکر بجانب شمال تنرورا اور بعد ازآن شمال مشرقی سمت مین سرحد بندیلکھنڈ ... ایک روان ہوکر بعد طے ۲۶۰ میل جمنا مین شامل

هوئی هے اس شرقی سنده سے مشرق کی طرف کے هندو رئیس غیر قوم اور اس وجهه
راجستان سے خارج سمجهے جاتے هین ٭
مگر اس کتاب مین جن ریاستون کے حالات لکهے جاوینگے بلا امتیاز قوم صرف وهی رئیس
هین جو فی زمانا بهتحت نگرانی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانه هین حالانکه علاوه
اونکے هندوستان مین راجپوتون کی ریاستین بهت هین اور برعکس اوسکے راجپوتانه
مین سواے راجپوتون کی دیگر اقوام کے رئیس بهی هین پس راجپوتانه جسکی تعریف اوپر
لکهی گئی هے خطوط عرض بلده شمالی ۲۳ درجه ۱۵ دقیقه اور ۳۰ درجه اور خطوط طول بلد
شرقی ۶۹ درجه ۳۰ دقیقه اور ۷۸ درجه ۱۵ دقیقه کے درمیان واقع هے اوسکا
عرض غایت بیکانیر سے بانسواڑه تک ۴۶۰ میل اور طول غایت دهولپور سے
جیسلمیر تک ۵۳۰ میل هے ٭
اوسکے شمال مین بهٹیانه و هریانه و رهتک و گورگانوه کے اضلاع انگریزی واقع هین
مشرق مین گورگانوه متهرا و آگره کے اضلاع انگریزی اور راج گوالیار — جنوب مین
علاقجات مهاراجگان سیندهیه و هولکر و گایکواڑ و جاوره و اضلاع انگریزی متعلقه احاطه
بمبئی مغرب مین سنده اور مغرب و شمال مین ریاست بهاولپور اور ملک بهٹیانه ٭
اس وسیع ملک کا رقبه که تفصیل اوسکی هر ایک ریاست اور ضلع اجمیر و میرواڑه کے
بیان مین لکهی جاویگی بقدر ۱۲۳۵۶۶ مربع میل هے اور مجموعه آمدنی سالانه تخمینا ۲۳۸۱۴۲۹۱
روپیه اور آبادی تخمینا ۹۷۵۲۰۹۱ باشندون کی هے اور اس کل ملک مین انگریزی اور
هندوستانی فوج اس تفصیل سے هے

توپین			سواران	پیادگان
قلعون کی ۸۹۵	میدان کی ۲۳۴	۱۱۲۹	۱۲۱۱۲	۴۴۶۰۳

یکتا کی شان کبریائی اور جود و رحمت پر دلدادہ و فریفتہ ہو شعر

آفرینش ہمہ تنبیہ خداوند دل است ٭ دل ندارد کہ ندارد بخداوند اقرا

یہ سطح زمین کا جو ہر طرف بحر محیط سے گھرا ہوا ہے اور بڑے بڑے قطعا
خشکی و تری پر منقسم اور حیوانات بحری و بری کا نشیمن [illegible] اور آدمیزا
مسکن ہے خداوند کی حکمت [illegible] ہر ایک
[illegible] چوٹی تک ہموار میدانوں اور پست و بلند
گھاٹیوں اور عمدہ فضا اور مقامات دلکشا سے آراستہ اور نفائس
معدنی و نباتی اور عجائب قدرتی سے مالا مال ہونا اور خاصیت [illegible]
اور تاثیر آب و ہوا سے ہر ایک خطہ میں جداگانہ قسم کے نباتات و حیوانات
[illegible] باشندوں کی صورت و سیرت
و نسبت کا اختلاف ہر قوم کا طرز معاشرت اور طریقہ تمدن علیحدہ ہونا
خداوند مطلق کی الوہیت و ربوبیت پر روشن دلیل ہے [illegible]
کا جغرافیہ تمام عالم کے مختلف اقوام اور سلطنتوں کی تواریخ خدا برحق
کے احکام حکمت اور افعال قدرت کی ایک ادنے تفصیل ہے کسکی
طاقت ہے کہ اسرار ربوبیت اور قوانین قدرت پر جس سے مجموعہ

موجودات کا منتظم ہے پوری آگہی حاصل کرے کسکی مجال ہے کہ بوقت
آفرینش اور اصول حکمت جو کسی اوسنے مخلوق کی پیدایش و ایجاد
مین صرف ہوئے ہین دریافت کرسکے۔ اس طلسم قدرتی کے حل کرنے
مین بڑے بڑے فلسفی یکتا زمانہ طفل مکتب کی مانند ابجد خوان ہین
بڑے بڑے حکما فرزانہ و ریاضی و طبیعات کے ماہر ادراکِ قدرت
مین ششدر و حیران ہین

شعر

توان در بلاغت بہ سحبان رسید ٭ نہ در کنہ بیچون سبحان رسید
جو شخص نسلِ انسانی کے حالات پر غور کرے گا کہ ابتدا مین کیا تھی اور
کیونکر دنیا مین پہیلی اور متواتر حادثات اور مسلسل واقعات جو ابتداً
آفرینشِ عالم سے بنی آدم پر گذرے خوض کر کے ہر ایک قوم کے عمومی
عادت و خصلت اخلاق و اوصاف کو اون کے اقبال و ادبار و ذلت
و عزت ترقی و تنزل وغیرہ حالتون سے مقابلہ کرے گا اور جہانگی
عظیم الشان سلطنتین جو بڑے کر و فر اور تزک و احتشام اور بظاہر
نہایت استقلال و استحکام سے قایم ہوئین اور بعد تہوڑی مدتون کے
نیست و نابود ہو گئین اور جنکے حالات ابتک علم تاریخ بکو بصراحت

بتا رہا ہے بچشم عبرت دیکھے گا تو اوسپر خالق یکتا کا عظمت وجلال پوشیدہ نہ رہیگا اور یقین کریگا کہ دنیا مین جو حوادث و انقلاب پیش آتے ہین اور جو واقعات گذرتے ہین حسن اتفاق و خاصیت زمانہ سے نہین بلکہ خداوند عالم کی مرضی اور حکم سے ظہور پاتے ہین اور تمام مخلوقات اور اوسکے طبایع اور افعال حکم خداوندی کے پابند اور مطیع ہین اشعار

گرو ہے بہ آتش برد زآب نیل ۔ گلستان کند آتشے بر خلیل
کہ پیدا و پنہان بہ نزد وتن یکیست ۔ کند ہرچہ خواہد بر و حکم نیست

یہہ بہی خدای ذوالجلال کی بردو رحمت کا اقتضا ہے کہ انسان کو لطف شمایل اور حسن خصایل سے آراستہ اور خوبی صفات اور قابلیت کسب کمالات سے پیراستہ کرکے اپنے کاروبار مین خودمختار اور اپنے اعمال کا ذمہ ور قرار دیا اور اپنے کمالات کی ترقی اور حالت حیات کو اچھی طرح سے بسر کرنا اوسکی خواہش اور حسن تدبیر پر چہوڑا اور تکمیل انسان کے تمام قدرتی لوازم وسامان از قسم ذکاء و ذہانت فہم و فراست بلندی خیال رسائی ادراک جودت جو اس سب مخلوقات سے بیشتر و بہتر عنایت فرماکر عطا خلعت فاخرہ نطق سے

معزز و سربلند فرمایا تاکہ مشعلِ خرد کی روشنی مین حقائق اشیا کو دیکھ
بھال کر اور شاہراہ توسط و اعتدال پر چلکر سر منزل کمال تک پہونچے
اور ذاتی کوشش و حسن عمل سے جسقدر معاش و معاد مین ترقی
اور اپنی حالتِ زندگی اور طرزِ معاشرت کو بہتر کرسکے کرے لیکن
انسان کا حالتِ ابتدائی یعنی ظلمتِ جہالت سے نکلکر شایستگی پیدا
کرنا اور درجۂ انسانیت مین داخل ہونا مشارکت و معاونت
بنی نوع یعنی اجتماع و تمدن پر موقوف ہے - اور تمدن کی خوبی اور
قوانین ریاست کی خوش اسلوبی انتظامِ حکومت اور قیامِ سلطنت
پر منحصر ہے کیونکہ قدرت کی فیاضی نے قوائے شہوی و غضبی اور خواہش
ظاہری و باطنی اور مختلف جذبات اور جو قوتین قیامِ حیات اور
دفعِ حاجات اور درکِ لذّات اور جذبِ ملایم اور رفعِ مزاحم کیواسطے
ضرور تھین انسان مین سب جمع کردی ہین اسلئے آدمی بالطبع اپنی
ضروریات اور لذّات کے حاصل کرنے مین از حد حریص و طمّاع ہے اور
ہمیشہ اوسکی شہوت کا اقتضاء اور طبیعت کا میلان حصول مرغوبات
مین حد سے تجاوز کرنے پر رہتا ہے اور جب دوسری جانب سے

جذبِ لذّات اور حصولِ مطلوبات مین شرکت یا مزاحمت پیش آتی
ہے تو قوّت شماریہ انواعِ تدابیر و حِیَل سے کام لیکر دفع مزاحم چاہتی ہی
یا قوّت غضبیہ متحرک و مشتعل ہو کر اپنے قہر و استیلا سے نوبت مجادلہ و
مقابلہ پہونچاتی ہے اور اسی طور سے انواع جور و ستم اور جنگ و جدال
اور خونریزی و قتال اور اقسام فریب و دغا اور عداوت و عناد
اور شرارت و فتنہ و فساد دنیا مین ظاہر ہوتے ہین اور یہہ سب
امور حسنِ معاشرت کے نہایت مُضر اور مقاصدِ اجتماع و تمدّن کی برخلاف
اور ترقی انسان کے بغایت مزاحم ہین نظر بحالات مذکور تمدن مین کوئی
ایسی قوت موجود ہونی ضرور ہے کہ ان مفاسد کی اصلاح اور حد سے
گذرنے والون کی روک تھام کرے اور وہ قوت سلطنت ہے۔
اور واقع مین سلطنت ہی ایسی طاقت ہے کہ اپنے سایۂ عاطفت اور
ظلِ حمایت مین طوائفِ انام اور مختلف مذاہب اور اقوام کو مفاسد اندرونی
اور دشمنان بیرونی سے محفوظ اور مامون رکھکر اور تاریکی وحشت و
جہالت سے نکالکر علوم و فنون اور حرفت و صناعت اور وسائل معاش
اور سامان عیش و عشرت کی ترقی روز افزون سے انسان کو تربیت

وشایستگی کے نئی دنیا مین داخل کرسکتی ہے قانون قدرت کی رو سے
ضرور ہے کہ ہر گروہ اور ہر طبقے اور ملک کے آدمی کسی نہ کسی سلطنت
کے خواہ وہ شخصی یا جمہوری ہو یا حکومت قومی مطیع و ماتحت رہین
چنانچہ اسی قاعدہ قدرت کے موافق نسل اور اقوام اور ممالک عالم
کے اہل ہند بھی ہمیشہ کسی نہ کسی سلطنت کے مطیع و محکوم چلے آئے ہین

ذکر سلطنت انگریزی و مدح حضرت ملکہ معظمہ قیصر ہند

مگر اس زمانہ مین ہندوستان کی بڑی خوش نصیبی اور اوسکی دولت
و اقبال کا ستارہ عروج پر ہے کہ تخت سلطنت برطانیہ کا مطیع
و منقاد ہے۔ ظالم حکومتون کے تشدد اور جابر حاکمون کے جور و ستم
سے آزاد ہے۔ اس عالیشان سلطنت مین رعایاے ہند کی بہبود
اور امن و آسایش کا عمدہ سامان مہیا ہے کیون نہو کہ ایک دانشمند
اور فیاض گورنمنٹ اوسپر حکمران ہے ۔ ہندوستان کی تاریخ ملاحظہ
کرو قدیم زمانہ کے مہاراجگان عالی تبار کی کیفیت حکمرانی اور خاندان
غزنوی اور غوری سے لیکر چغتائی بادشاہون تک طرز حکومت

و جہانبانی مہمات سلطنت کی بدنظمی و پریشانی رعایا کی ناکامی اور
بے سروسامانی بغور دیکھو اور تحقیق کرو کہ اوس زمانہ مین ملکی
اور جنگی انتظام کن اصول پر قایم تہا زراعت و تجارت کی کیا صورت
آبادی ملک کی کیا حالت و اوس رعایا کی کیا کیفیت تھی ڈکیت
اور ٹہگ اور رہزنون کا کیا عالم تہا آرام [illegible] مین رعایا کو کون سے
وسایل مہیا تہے عامۂ خلایق کا طریقہ گذران [illegible] اور طرز معاشرت اون
اون کے پاس عیش و عشرت کا سامان کیا تہا [illegible] گذشتہ عملداریون
کے انتظام کو حضرت ملکہ معظمہ فرمان روای انگلستان قیصر
خلد اللہ ملکہا کے عہد سلطنت سے مقابلہ کروگے تو خود ظاہر ہوجاویگا
کہ اس دولت عظمی کی سرپرستی اور اس سلطنت کبری کی حمایت
و حکومت مین ہندوستان نے کیسی کیسی بیش بہا نعمتین اور
بے انتہا فایدے اور بے شمار برکتین حاصل کی ہین جسکی نظیر
بلکہ عشر عشیر بہی کسی ایشیائی سلطنت مین موجود نہین ٭

ترویج علوم تعلیم ہنر و فنون تہذیب و شایستگی کا پہیلانا اشاعت
علوم مغربی سے ہندوستان کے تیرہ و تاریک خیالات مین روشنی

پیدا کرنا بندوبست مالگذاری کے اچھے انتظام اور تشخیص محاصل
کے عمدہ اہتمام نہرون کے اجرار وسایل آبپاشی کی اصلاح سے
ملک کی سرسبزی زراعت کی افزایش و ترقی خشکی و تری مین ایسون
کی امن و آسایش اور تار برقی اور اجرار ریلوے اور مرکب
دخانی سے تجارت بری و بحری کی آزادی وسایل سفر کی آسانی
دور دست ممالک کے مصنوعات اور مختلف ولایتون کے اسباب
و آلات ظروف و اودات اور تمام سامان عیش و آرام کی افراط
و ارزانی مظلومون کی دادرسی مستغیثون کی سماعت خلایق کی
فارغ البالی ہندوستان کی غریب اور خاموش رعایا کے حقوق
کی حفاظت ظالم اور سرکشون کی گوشمالی ہر ایک سررشتہ مین کام
کی صفائی انتظام کی خوبی ہر کارخانۂ سلطنت مین حسن کفایت او
نظم و ترتیب کی خوش اسلوبی - غرض ہندوستان نے تمام
خوبیان جو خواب مین ندیکھی اور حاشیۂ خیال مین نگذری تہین
عہدِ شاہنشاہی حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند مین حاصل کین +
اس عالیجاہ سلطنت کے اصول حکمرانی اور قواعد جہانبانی سراسر

عقل و حکمت اور عدل و انصاف پر مبنی ہین اوسکا قانون سیاست
اور نظم و نسق مملکت ایشیا اور یورپ کی سب سلطنتون سے اسوجہہ
سے فایق اور کامل ہے کہ قواعد حکومت شخصی اور اصول سلطنت
جمہوری سے مرکب و شامل ہے اس مدبّر گورنمنٹ کی جبکی طاقت
بحر و بر مین از روے جرأت و تدبیر سب سلطنتون سے بڑہ کر
اور مالی قوت اور تخازن دولت کی کثرت سلاطین عالم سے برتر
اور بیشتر ہے باوجودیکہ اوسکی فوج ظفر موج ہنرمندی اور فنون
جنگی جرأت و بہادری شجاعت و دلیری مین روے زمین
کی جنگی طاقتون پر غالب ہے لیکن اپنی فیاضی اور رفاہ جوئی
سے ہر ایک سلطنت سے امن و صلح کی طالب ہے - یہہ ہی سبب
ہے کہ علاوہ ممالک مقبوضہ یورپ و امریکہ وغیرہ کے صرف برٹش
انڈیا مین اس سلطنت عظمی کا ۹۰۹۸۳۴ مربع میل پر تسلط و
اقتدار اور ۱۹۱۰۰۰۰۰۰ - آدمی اوسکے مطیع و فرمان بردا
ہین زاید از چارصد ہندوستانی ریاستون کے روسا
عالیمقدار اور مہاراجگان والا تبار کو شاہنشاہی حضرت ملکہ معظمہ

قیصر ہندوستان کا بصدق دل اعتقاد و اقرار اس سلطنت کے
مراحم شاہانہ اور نوازش خسروانہ کے شکرگذار ہین +
دولت انگلشیہ کی فیض بخشی اور نفع رسانی نہ صرف برٹش انڈیا پر
محدود و محصور ہے بلکہ ممالک مقبوضہ روسا ء عظام بہی فوائد
سلطنت برطانیہ اور برکات شاہنشاہی حضرت قدسیہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
سے مالا مال و معمور ہین علاوہ فواید تار برقی اور ریلوے اور
ترقی تجارت اور اون کے مفید نتایج کے جنمین باشندگان ممالک
راجستان رعایاے برٹش انڈیا کے برابر شریک ہین ایک اور بہت
بڑی خوبی جو سرسبزی ملک اور بہبودی رعایا کی اصل اصول
ہے ہندوستانی ریاستون کو حاصل ہوئی ہے اور وہ یہہ ہے
کہ انڈیا گورنمنٹ کے انتظام حکومت اور نظم و نسق سلطنت کی بوجہہ
اپنی عمدگی کے ہندوستانی عملداریون پر کامل تاثیر پہونچائی ہے
یعنی ہر ایک ریاست مین حکمرانی کے قدیمی دستورات اور مروجہ
طریقون مین اصلاح و ترمیم اور طرز حکومت انگریزی کی تقلید کیجاتی
ہے اس سبب سے ہندوستانی ریاستون کی رعایا بہی تعلیم و تربیت

اور خوش انتظامی کے فوایدسے علی قدر مراتب مستفید و بہرہ مند ہوتی جاتی ہے ❊

راج بہرتپور وا وصاف حمیدہ جناب فیض مآب ہی حضور مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ

پس جو ریاست آئین وضوابط اور طرز انتظام اور افادہ رفاہ عام مین گورنمنٹ ہند کی زیادہ پیرو ہے خوش انتظامی وخوبی نظم و نسق مین دیگر ریاستون سے فایق اور اعلے تر متصور ہے علی الخصوص راج بہرتپور کے ملکی انتظام اور ضوابط و احکام مین اصول سلطنت انگریزی کی مطابقت اور قوانین دولت انگلشیہ کی موافقت اظہر و آشکارا ہے اسی سبب سے یہہ راج رونق و سرسبزی ملک اور حسن انتظام اور بہبودی رعایا مین سب ریاستون سے بہتر و برتر ہے مگر اوسکی عظمت وفضیلت کا صرف یہی ایک سبب نہین ہے بلکہ انواع خوبیون سے اسکو ہندوستان کی اکثر ریاستون

پر فوق و افتخار حاصل ہے *

یہی خطہ ہے جو بوجہ ظہورِ انوارِ نامتناہی و شہودِ لمعاتِ آلہی یعنی ولادت سری کرشن اوتار معبود ہنود کے برج بھومی نام سے مشہور ہے اور کل ہندوستان ہین قابل پرستش اور واجب التعظیم سمجھا جاتا ہے اور اوسکے فرمان روایانِ عالی گہر والا تبار مہاراجہ برج اندر کے خطاب سے معزز و ممتاز ہین کوہِ ہمالہ سے راس کماری تک اور حدود افغانستان سے برہما تک کی مخلوق صدہا کوس سے باعتقاد باطن وصدق ارادت اسی متبرک سرزمین کی زیارت کیواسطے آکر سعادت دارین حاصل کرتے ہین اور اوسکی خاکِ پاک کو موجب مغفرت و باعثِ نجات سمجھتے ہین کہ اسکی شہادت سری مت بھاگوت وغیرہ معتبر شاسترون سے پیدا ہے *

قدرتی نعمتین مثل سیرابی و سرسبزی زمین و رونق و آبادی بلاد و قصبات اور باشندگان علاقہ کی صورت و سیرت گفتگو و لیاقت و اخلاق و عادات اجناس استعمال و معاشرت کا بکثرت پیدا ہونا عمدگی ملک کیواسطے مجسم دفتر ہین راجپوتانہ کے شمالی و مغربی ممالک کو تو

اس ملک سے زمین و آسمان کا تفاوت ہے کہ وہان کے خشک و
بے برگ ریگستان مین انسان و حیوانات کے ہوش جاتے ہین تخلاق
دنیا کی نعمتون و عیش عشرت کے سامان سے بے بہرہ بلکہ محض نا آشنا
ہین پانی جو مایۂ حیات اور موجب رونق کائنات ہے صدہا فیٹ
کے عمق سے نکالا جاتا ہے کوسون تک کنوؤن کا پتہ نہ لگے دس دس
کوس کے باشندے ایک ایک کنوے پر پانی بھرنیکے واسطے جمع
ہون درخت و روئیدگی کی صورت نظر نہ آئی بجز موٹھہ باجرہ
کے کوئی جنس پیدا نہو شتر کے سواے کسی سواری کا گذر نہین ریتی
کے ٹیلے ہوا کے زور سے ہر روزہ ایک مقام سے دوسرے مقام
کو حرکت کر کے آبادی و راستہ کا نشان مٹا دین وہان کے باشندون
کو جو تکلیف و مصیبت ہوتی ہوگی صریح ظاہر ہے اوسکے مقابلہ مین
اس آباد ان و مالامال و سرسبز ملک کو بہشت کہا جاوے تو بیجا
نہین علاوہ شمال و مغربی ممالک واقع باگرو مارواڑ کے جو قدرتی موجبات
سے معذور ہین جنوب و مشرق کے اکثر ممالک مین بھی باوجودیکہ
پانی کی کثرت اور زمین عمدہ ہے آبادی و پیداوار کی بھی صورت ہے

چونکہ راجپوتانہ کے ممالک مختلفہ کی عمدگی زمین ترقی ملک کی بیشی
پیداوار اور کثرت وقلت آبادی کا حال ہر ایک ریاست کے رقبہ
اراضی اور تعداد آمدنی وآبادی فی مربع میل پر غور کرنے سے بہتر
اور کسی ذریعہ سے دریافت نہین ہوسکتا ہے اسواسطے کل ریاستون
کے کوایف مذکورہ ذیل مین ترتیب وار درج کئے جاتے ہین ٭

نام ریاست	تعداد رقبہ بحساب مربع میل	آبادی فی مربع میل	آمدنی فی مربع میل	تناسب جمع آبادی آمدنی
بھرت پور	۱۹۷۴	۳۲۹	[illegible]	۱۶۶۰
دھولپور	۱۶۲۶	۳۲۲	[illegible]	[illegible]
الور	۳۵۷۲	۲۷۹	[illegible]	۸۳۸
ٹونک	۱۸۶۴	۱۲۱	[illegible]	۷۶۵
جہالاواڑ	۲۵۰۰	۹۰	سما.	۶۹۰
کوٹہ	۵۰۰۱	۹۸	[illegible]	۵۹۶
کشن گڈھ	۷۲۴	۱۳۸	[illegible]	۴۴۸
جے پور	۱۵۲۵۰	۱۲۴	[illegible]	۴۱۴
اودے پور	۱۱۶۱۴	۱۰۰	[illegible]	۳۲۹

بوندی	۲۲۹۱	۹۶	[illegible]	۳۱۵
قرولی	۱۸۷۸	۱۰۰	[illegible]	۲۸۶
پرتابگڈھ	۱۴۵۷	۱۰۰	[illegible]	۲۷۱
ڈونگرپور	۱۰۰۰	۱۰۰	[illegible]	۲۲۶
بانسواڑہ	۱۴۴۰	۱۰۰	[illegible]	۱۸۶
جودہپور	۳۵۶۷۲	۵۰	[illegible]	۱۳۴
سروہی	۳۰۲۰	۵۰	[illegible]	۹۱
بیکانیر	۱۶۶۷۶	۳۰	[illegible]	۷۲
جیسلمیر	۱۲۲۵۲	۶	[illegible]	۱۴

اس سے ظاہر ہے کہ بہرتپور کا ملک راجپوتانہ کی کل دیگر ریاستون سے زیادہ آباد ان اور زرخیز ہے اور یہہ نتیجہ جسقدر قدرتی خوبیون یعنی ہمواری سطح عمدگی زمین وسائل آبپاشی وغیرہ سے منسوب ہے اوسیقدر حسن انتظام تعین جمع واجب محاصل معتدل انصاف پروری خبرگیری وحق رسانی رعایا سے حاصل ہوئے ہین اس کثرت آبادی اور افزونی پیداوار کی عمدہ دلیل یہہ ہے کہ جس حالت مین راجپوتانہ کی

دیگر ریاستون کے ہر گاؤن مین صدہا بلکہ ہزارہا بیگہہ زمین قابل زراعت
غیر مزروعہ وبے تردد پڑی ہے اور کوسون تک نشان آبادی مفقود
ہے اس راج مین زمین کا کوئی قطعہ کاشت سے خالی نہین اور کوئی
مقام ایسا نہین ہے کہ جہان مد نظر مین آبادان قصبے ودیہات حایل نہون *
اس علاقہ کی رعایا ایسی شایستہ وتربیت یافتہ ہے کہ بعض ریاستون کے
خواندہ وذی حوصلہ لوگ بھی یہان کے عام باشندون سے طرز واطوار
وضعداری اور مکالمت وہوشیاری مین دعوی ہمسری نہین کرسکتے
باوجودیکہ فیضان تربیت سرکار ابد پایدار انگریزی سے ہر ریاست کو
لوگون کو کسیقدر لیاقت حاصل ہو گئی ہے الا چند متعدد آدمیون کے
پردیسی صاحبان علم کی صحبت سے تمیز ووقوف حاصل کر لیا ہے اور
کل ملک کے باشندون کے خلایق تربیت یافتہ دہلی وآگرہ ومتھرا وغیرہ
بلاد مصدر صلاح ومنبع تہذیب کے شبانہ روزی ربط وضبط آمد ورفت
وراہ ورسم سے ترقی پا گئے مین بہت فرق ہے ماورا اسکے انتظام
تعلیم خلایق وتربیت عوام بھی جیسا اس راج مین ہے ہر ایک ریاست مین
نہین ہے بلا شبہہ اکثر رئیسون نے اپنی دار الریاست مین مدارس

مقرر کرکے اشاعت علوم مین بہت کوشش کی ہے اور اون مدرسہ جات
مین متواتر چند طالب العلم بہت مستعد تیار ہوکر اعلےٰ درجہ کا امتحان دیتے ہین
مگر مفصلات کا حال دیکھا جاوے تو بالکل نوع دیگر ہے اور اونہین کے
علاقہ مین ایسے مقامات بھی ہین جہان کے لوگون کے دماغ مین تو شوق خواندن
و تدریس و تعلیم کا کبھی خیال بھی نگذرا ہوگا مگر برعکس اوسکے بہت پور بین
دارالحکومت سے لیکر حدود دیراج تک ہر قصبہ و گانو مین سامان تعلیم یکسان
موجود ہین اور ہر جگہ کے اطفال حساب و کتاب و تحریر و تقریر مین
فوائد علم سے بہرہ مند ہین ؛
اس راج کے اکثر مقامات یادگار واقعات تاریخی اور موقع معرکہ ہاے
عظیم اور مظہر صنعت صناعان ذوفنون ہونے کی وجہ سے بہت مشہور
و نامور ہین قصبہ کامہ معبد ہنود کے خوشنما و متبرک مقامات کی جو تعریف
شاستر مین لکھی ہے اوس سے کل عالم واقف ہے قصبہ بیانہ کہ سابقاً
زبردست و عظیم الشان فرمان روایان کا پایہ تخت تھا غوری و
و غزنوی و تیموری بادشاہون کی بے شمار فوج کے مقابلہ و معرکون
سے صفحات تاریخ عالم مین بہت شہرت و عظمت سے نمایان ہے اور

اوسکا وسیع و مستحکم قلعہ مع دیگر عمارات بالاے کوہ و نواح آبادی کے

ان مشہور واقعات کی مجسم شہادت ہے خانوہ کا میدان جسمین عندالمقابلہ

شاہنشاہ بابر اور سانگا رانا والی میواڑ کی نزاعِ سلطنت ہندوستان

فیما بین ہنود و اہل اسلام کے فیصلہ ہوا اسی راج مین واقع ہے اور

کمہیر جو ابتدا مین مہاراجگانِ ذیشان کا دار الحکومت تہا مہاراجہ

ہلکر کی فوج کثیر کی شکست اور اوسکے خلاف کہنڈر راؤ کے عندالمحاصرہ

کام آنے سے نامور ہے اور سب سے زیادہ قلعہ بہرت پور جہان علاوہ

سابقہ مقابلہ کے کون کی افواج سرکار اونرابیل ایسٹ انڈیا کمپنی سے ایسا

مقابلہ ہوا کہ تاریخ ہندوستان مین اوسکی کوئی نظیر نہین ہے

ڈیگ کے باغ و محلات تعمیر و مصالحہ کی خوبی و وضع و قطع کی خوش آئند

مکانات کی رنگینی و وسعت فواروں کی صنعت و کثرت تالابون کی دائمی

سیرابی مجوزین صاحب فن کی کامیابی سے مثل روضہ تاج گنج آگرہ

و قطب مینار دہلی کے عمدہ ترین مکانات دیار اور عجائبات روزگار سے

ہین کہ سیاحانِ عالم شوق ملاحظہ مین مقامات دور دراز سے آتے

ہین اور منا ظرو محلات اور سیر باغات سے حظ وافر و فرحت لیتے

حاصل کرکے عمدگی مکانات کے مداح آور مہاراجہ صاحب بہادر
کی مہمان نوازی کے شکرگزار جاتے ہین +
اور مقدم ترین خوبی اس ملک کی یہہ ہے کہ یہان کے فرمانروایان
صاحب اقبال عالی قدر والا منزلت شجاعت و جوانمردی مین
یکتاے روزگار اور حاکم با وقار ہوئے ہین خصوص ابتداے زمانہ
مہاراجہ بدن سنگہ صاحب سے جنہون نے بلا اعانت کسی ہمسر اور
بے منت کسی شاہنشاہ برتر کے صرف اپنی قوت بازو و ذاتی ہمت
اور علو حوصلگی سے ممالک مختلفہ کو بہ تحت و تصرف مین لاکر عظیم الشان
راج قایم کیا آور اوس ابتدائی زمانہ مین کہ ہنوز اونکی حکومت
کو استحکام و استواری کامل نہوئی تھی افواج شاہی محکوم افسران
زبردست کو اپنے ممالک سے پس پا و خارج کیا نواب فتح علیخان
معتوب شاہی اپنی ستم رسیدگی و مظلومی سے تنگ آکر مستدعی اعانت و
دستگیری ہوا تو اوسکے حال پر رحم کرکے اسدخان وزیر سلطنت کو
کہ فوج جرار سے حملہ آور ہوا تھا شکست فاش دی بلکہ خود وزیر
کو میدان جنگ مین تہ تیغ کیا۔ السرسنگہ خلف اکبر مہاراجہ سوائی جی سنگہ

صاحب والی آمیر کی حمایت مین بمقابلہ اونکے بہائی مادہو سنگہ کی افواج
متفق مہاراجہ صاحب والی اودے پور اور مہاراؤ ہلکر پر غالب آکر ایسری سنگہ
کو جے پور پر قابض کرا دیا بخشی صلابت خان سپہ سالار افواج شاہی
کو مع جمعیت سیدان جنگ مین محروس کرکے دلاوران شاہی
مثل حکیم خان و رستم خان کو ہلاک اور علی قلی اور فتح علی کو مفرور کیا
افغانان فوج بنگش پر فوج کشی کرکے منصور علیخان صفدر جنگ
کو اونکی سرکشی و مقابلہ آرائی سے نجات دی اور باغیون کو ایسا
متفرق و منتشر کیا کہ بار دیگر تاب اجتماع و سرتابی نہ لاسکے رئیس گہاسیٹرہ
کو کہ اپنی دولت مندی اور زور آوری کے زعم سے کسیکو ہمسر و ہمتا
نہین سمجہتا تہا مغلوب کرکے ایسا پاداش اعمال کو پہونچایا کہ اوسکی ریاست
کا نام و نشان نہ رہا جب غازی الدین احسان فراموش کی غمازی سے
فرخ سیر پادشاہ نے گمراہ ہوکر منصور علی خان صفدر جنگ کی بیخکنی و سرگشتہ
کی اوسکی اعانت مین دار السلطنت پر حملہ کرکے عساکر شاہی کو تباہ
و برباد اور شہر دہلی کو تاخت و تاراج کیا فرخ نگر و بہادر گڈہ کے بلوچ
رئیسون کو کہ ارکان سلطنت مین بہت قوی اور صاحب شوکت تہے پست کرکے

اون کے ممالک پر قبض و تصرف کیا اور دہلی کا از سر نو محاصرہ کر کے
خزانۂ بے شمار اور دولت لا انتہا حاصل کی کر قلعہ دہلی کے ہشت دہاتی
کو از قلعہ بھرت پور شمالی دروازہ پر چڑھے ہوئے ہین اور ان فتوحات
عظمیٰ کی شہادت دیتے ہین اور ماہی مراتب جو دیگر رئیسون کو بجلدوے
خدمات عطیۂ شاہی ملا ہے اس راج مین بزور شمشیر و استحقاق فتح حاصل
ہوا ہے ہر سہاسے وگورسہا اہلکاران جیپور کی بیوجہہ پرخاش پر کہ
براہ کوتہ اندیشی لشکر جاترا سے واپس آئے ہین سد راہ ہوئے تھے
لشکر عظیم سے میدان مانوڑہ مین شمشیر آزمائی کی اور فتنۂ انگریزان
بد کردار کو کہ موجب نفاق و باعث فساد ہوئے تھے سزاے اعمال کو
پہونچایا - اخیر مین مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نے جسونت راؤ ہلکر
کو کہ جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار افواج انگریزی کے تعاقب سے
خایف پھرتا تہا بمقتضاے راہ و رسم قدیم و حق مہمان نوازی ظل عاطفت
مین لیکر حملہ آوردون سے ایسا مقابلہ کیا کہ تاریخ ہندوستان کی صفحات
مین اوسکی برابر کوئی واقعہ معرض تحریر مین نہین آیا ہے جس انگریزی
فوج نے قابل جمعیت سے مظفر جنگ صوبہ دار دکن وڈ ویلی صاحب

فرانسیس و نواب چندا صاحب کی متفق فوج کو خارج کرکے قلعہ ارکٹ فتح
کیا تہا صرف ڈہائی ہزار سپاہ سے نواب سراج الدولہ صوبہ دار بنگالہ
کی بے شمار فوج کو مغلوب کرکے میدان پلاسی کی دوامی نیکنامی حاصل
کی تہی بکسر مین شجاع الدولہ نواب اودہ کی ساٹہہ ہزار فوج کو صرف
آٹہہ ہزار آدمیون سے متفرق و منتشر کیا تہا نواب حیدر علی والی میسور
کو متواتر لڑائیون مین بیدم و جان بلب کرکے آخر کار اوسکے بیٹے ٹیپو سلطان
کو نیست و نابود کیا تہا - قلعہ گوالیار کو ناممکن التسخیر سمجہا جاتا تہا اس آسانی
سے لیا تہا کہ گویا اونکے ہی قبضہ مین تہا - احمد آباد مین بہ تحت جنرل
گوڈارڈ صاحب مہاراجگان سیندہیہ و ہلکر دونون کا ایسا ناک مین
دم کیا تہا کہ کل مال و اسباب چہوڑ کر بہاگ گئے - میدان علی گڈہ مین
مہاراجہ سیندہیہ کی کثیر التعداد فوج محکوم پیرن صاحب کو مغلوب
و مطیع کیا تہا - اور میدان لسواڑی مین مرہٹون کو ایسی شکست دی
تہی کہ ایک معرکہ مین اونکے سات ہزار آدمی ہلاک ہوئے اوس فوج
انگریزی کے قلعہ بہرت پور کی فصیل کے ساتہہ مین آکر ہوش و
حواس ہمت و جرأت جاتی رہی چار دفعہ متواتر حملہ کیا مگر کوئی کارگر

ہوا پہلے دو حملون مین پانی کی طغیانی اور محافظان قلعہ کی
جانفشانی سے ایسا کشت وخون ہوا کہ انگریزی فوج کے جی چہوٹ
گئے تیسرے حملہ مین گورون نے ہندوستانی فوج کے ساتہہ
دوبارہ مین شریک ہونے سے انکار کیا چوتھی مرتبہ اونکو سمجہا کر
اور غیرت دلاکر پہر حملہ کیا گیا تو اسی اثنار مین قلعہ کی ایسی مرمت
ہو گئی تھی کہ انکی کوئی تدبیر پیش نہ گئی آخرکار تین ہزار سے زیادہ
آدمیون کا نقصان اوٹہاکے اور اپنا باروت وگولہ خرچ کرکے
جریح وبہادر افسر شل جنرل لارڈ لیک صاحب کو بجز معاودت
کے چارہ نہوا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب اور اونکی دار الحکومت
کا نام صفحۂ روزگار پر اس شہرت ونیکنامی سے ثبت ہوا کہ کل ہندوستان
مین صرف ایک بہرت پور کا ہی قلعہ ہے جسکی فصیل سے انگریزی
فوج پس پا ہوکر ہٹی ہے اس ایک بہادرانہ معرکے سے بہرتپور
کے جلیل القدر حاکمون کی اسقدر ناموری ہوئی ہے کہ اگر دیگر مہمات
عظمی جنکا مجملاً مذکور ہوا ہے اور تاریخ ریاست مین حسب موقع
مفصل لکھی جاوینگی وقوع مین نہ آئی ہوتین تو کل روسائے ہند

براون کا فخر و فضیلت قایم کرنے کیواسطے صرف یہی ایک ساکہ
کافی ہوتا جسطرح زمانۂ سلف کے مہاراجگان والا قدر نے فوج
کشی و دشمن کشی و ملک گیری سے سلاطین روزگار مین سرفرازی
حاصل کی ہے اوسیطرح مہاراجہ صاحبان حال نے خوش انتظامی
راج پرورش و حقرسی رعایاے آراستگی ملک و بلاد و قدردانی
اصحاب علوم و فنون مین اوس سے زیادہ دادِ معدلت
وجہانبانی بخشی ہے ؛
مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب بیکنٹھ باشی خوبی نظم و نسق و عدل گستری
و رعایا پروری و فیاضی و سخاوت مین روسا رہسر فرمانروایان
ہم عصر مین طاق اور شہرۂ آفاق ہوئے ہین کہ اونکی گنج بخشی و
دادو دہش نے ایک عالم کو مالامال اور رعب حکومت عادلانہ نے
ظالمان شیر صورت کو کمتر از شغال کیا - اس زمانہ مین زمام ریاست
و عنان حکومت سرحضور فیض گنجور خداوند نعمت سکندر صولت
دارا حشمت انجم سپاہ فلک بارگاہ جمشید جاہ فیض مآب ہلال رکاب عالیجناب
سری مہاراجہ برجیندر سوائی جسونت سنگہ صاحب بہادر

بہادر جنگ گرینڈ کمینڈر سٹار آف انڈیا دام اقبالہ و اجلالہ کے دست اختیار اور قبضۂ اقتدار مین ہے شکوہ جشن جمشیدی تجمل بزم خسروی صولت و دبدبہ سکندری جسکے دربار مین ہے یہہ خوبی اقبال ہے شیر ژیان اوسکے قصر جلالت کا ایک سگ دربان ہے عدل کا یہہ کمال ہے کہ گرگ تیز دندان اوسکے رعیت کے مویشی کا ایک نگہبان ہے۔ **قطعہ**

شیر باپاس تو بے چنگال است	گرگ با عدل تو بے دندان است
او نہ شیر است کنون روباہ است	او نہ گرگ است کنون چوپان است

داد دہی و عدل گستری اسی بارگاہ فلک اشتباہ کا حصہ ہے اس عدل وجود کے مقابلہ مین انصاف نوشیروانی اور سخاوت حاتم طائی عجم و عرب کا پورانا قصہ ہے دادرسی و مظلوم نوازی کا زمانہ ہے صحراے عدم مین طائر ظلم کا آشیانہ ہے سیرچشمی و دریادلی بندگان حضور سے عامۂ خلائق آسودہ حال ہے فیض بخشی و عدل گستری سے رعیت فارغ البال ہے محتاجون کو حاجت سوال کیا ہے غریبون کے لئے ہر وقت سدا برت کھلا ہے مدرسون

کی کثرت علم کی اشاعت سے ہر قصبہ و گانو کے لڑکے ریاضی دان
ہین جابجا شفاخانون مین عمدہ علاج سے ہزار ہا مریض نیم جان
شفا پاکر دعاگو اور ثناخوان ہین ہر دم رفاہ عام کے کامون
پر نظر ہے بے شک ذات والا صفات حضور انور عاجز نواز
اور رعیت پرور ہے - فوج ظفر موج کی نو طرز اور رنگا رنگ
خوشنما وردیون اور سرداران و افسران فوج کے ملون و منقش
اور زرین لباسون اور پرتلون پر عجب جوبن ہے سیتور کی
چھاونی حسن ترتیب لشکر اور فوج کی چمک دمک سے قطعہ گلشن
ہے اوسکا لشکر قیاسات اثر قواعد جنگی و فنون حرب مین ماہر
و مشاق ہے شجاعت و بہادری دلیری و آراستگی مین شہرۂ آفاق
ہے کسکی زبان مین یہہ طاقت ہے کہ محامد ذات فیض سمات اور
محاسن صفات سراپا برکات کی تقریر کر سکے کسکے بیان مین یہہ
فصاحت ہے کہ سری حضور لامع النور کی بیدار مغزی اور
مدبرانہ حکمرانی سے جو ملک کو فواید اور نیک نتایج حاصل ہوئے
ہین بالتفصیل تحریر کرسکے اسلئے خالق یکتا سے بندگان حضور

کیواسطے ترقی جاہ وجلال کی آرزو اور افزونی دولت واقبال کی تمنا اور عمر ابد اتصال اور عیش وکامرانی بے زوال کی دعا ہے بعد اوسکے اظہار مدعا ہے اگر حمد غفور سے ابتدا کلام ہے تو مدح سری حضور پر اختتام ہے دیکھو کیا اچھا آغاز کیا خوب انجام ہے

ذکر تالیف کتاب

علم تاریخ کے فواید لا انتہا اور معلومات زمانہ ماضی وحال کے نتایج بے بہا اصحاب علم وہنر اور محققان عالی گہر پر بخوبی روشن ہین کہ سانحات روزگار سلف اور واقعات زمانۂ مختلف سے وقوف وآگہی حاصل کرنا ہمیشہ سے مرغوب طبایع عوام اور پسندیدہ خاطر انام رہا ہے اور یہہ بہی لازمۂ انسانیت ہی کہ جو شخص کسیقدر علم وشعور ونوشت وخواند سے بہرہ مند ہوتا ہے اپنی فکر کی رسائی اور میلان خاطر کے بموجب کسی مضمون پر طبع آزمائی کرکے کوئی تحریر صفحۂ روزگار پر بطور یادگار کے چہوڑنا چاہتا ہے بخصوص اس زمانہ مین سرکار ذوی الاقتدار

انگریزی کی قدردانی وفیاضی سے ہندوستان مین تصنیف
وتالیف نے اس کثرت سے رواج پایا ہے کہ ہر ملک کے حالات
پر عمدہ ومفصل کتابین لکھی گئی ہین اور قاعدہ ہے کہ اتفاق
زمانہ اور اقتضار آب ودانہ سے جو شخص جس ملک مین بود وباش
رکھتا ہے وہین کے حالات سے علم وآگہی حاصل کرکے اونکو
بطور واجب وطرز مناسبت احاطۂ تحریر مین لاسکتا ہے چنانچہ
اسی خواہش مروج العام کے موافق کمترین عقیدت آئین
احقر العباد راسخ الاعتقاد جوالا سہای خلفِ لالہ کرپاکشن صاحب
قوم کایتھ ماتھر ساکن قصبہ سوہنہ ضلع گورگانوہ قسمتِ دہلی کو بھی
کہ اوایلِ عمر سے ملک راجپوتانہ کی چند ریاستو مین رہا ہے
اور اب ایک مدت سے نمکخوار سرکارِ ابد پایدار جناب فیض مآب
سری حضور کرامت گنجور مہاراجہ صاحب بہادر والی راج بھرتپور
ہے شوق دامن گیر ہوا کہ جس ملک مین رہا ہے وہان کی حالات
جسقدر تحقیقات محققان ہنرور اور تصنیفاتِ مصنفانِ ناموس
کے ذریعہ سے بہم پہونچ سکین جمع کرکے اصحابِ فضل وکرم

وحضرات عالی ہمم کی خدمت مین پیش کش کرے اور میری اس آرزو
مین زیادہ تر تحریک کا سبب یہہ ہوا کہ اسوقت تک اردو زبان
مین کوئی ایسی کتاب نہین لکھی گئی ہے جسمین راجپوتانہ کی کل
ریاستون کے کوایف ملکی اور واقعات تاریخی جمع ہون البتہ
انگریزی زبان مین کرنل ٹوڈ صاحب کی تاریخ راجپوتانہ کے
قدیم خاندانون کے حالات کا مفصل دفتر ہے اور چند دیگر صاحبان
عالیشان نے بھی بعض ریاستون کی تاریخین تحریر فرمائی ہین لیکن
ان کتابون سے ہندوستانی لوگون کو جو صدہا مین سے چند
انگریزی خوان ہوتے ہین بہت کم فایدہ پہونچتا ہے اور جو
چند کتابین ہندوستانی صاحبون نے تصنیف کی ہین اونمین
صرف ایک ایک ریاست کے حالات ہین ایسی کتاب جسمین
راجپوتانہ کی ہر ایک ریاست کا ابتدا سے اسوقت تک مفصل
حال ہو کوئی نہین ہے اسواسطے مولف نے انگریزی و اردو
کی کتب مفصلہ ذیل سے ترجمہ و انتخاب کرکے یہہ معلومات کا ذخیرہ
فراہم کیا ہے اور اون کے مصنفان عالی قدر و الامنزلت کی

حق مین بالعوض اس فیضان نعمت کے جو وقت تصنیف سے عوام الناس
کو پہونچا ہے اور جسکے ذریعہ سے میرا یہہ صحیفہ صفحۂ عالم پر ظہور پذیر
ہوا ہے بکمال شکر گذاری و احسانمندی دعاء خیر رحمت و فضال
الہی کرتا ہون ؛

تاریخ راجستان تصنیف کرنل ٹوڈ صاحب ؛
گزٹیر ہندوستان مولفہ مسٹر تہارنٹن صاحب ؛
مجموعہ عہدنامجات مولفہ مسٹر ایچیسن صاحب سیکرٹری گورنمنٹ ہند
صیغہ ممالک غیر ؛
تاریخ جےپور تصنیف کرنل بروک صاحب ؛
تاریخ ضلع اجمیر تصنیف پنڈت مہاراج کشن صاحب ؛
تاریخ راج بہرتپور تصنیف پنڈت بلدیو سنگھ صاحب سورج دوج ؛
تاریخ راج بہرتپور تصنیف حکیم وحید اللہ صاحب بدایون والہ ؛
تاریخ راج الور تصنیف دیوان جیگوپال صاحب ؛
ارژنگ تجارہ تصنیف شیخ محمد مخدوم صاحب ؛
راجپوتانہ کے ملکی انتظام کی سالانہ رپورٹین ابتدا ۱۸۶۵ء

لغایت سنہ ۱۸۸۱ع کہ بحکم گورنمنٹ ہندوستان ہر سال منطبع و شایع ہوتے ہین ٭

مضامین کتاب کی ترتیب ریاستون کی عظمت اور آمدنی و رقبہ کی کثرت کے لحاظ سے نہین ہوئی ہے مگر باعتبار مراتب محکجات ایجنسی کے جو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کی رپورٹون مین ملحوظ رہتے ہین کل ریاستون کے حالات بلا لحاظ خوردی و بزرگی ریاست کے جس ایجنسی سے متعلق ہے اوسی کے ضمن مین لکھی گئی ہین اور حجم زیادہ ہونیکی وجہہ سے کتاب کو تین حصون مین تقسیم کیا گیا ہے کہ ترتیب مضامین و تقسیم حصص و ابواب وغیرہ حسب تفصیل ذیل ہین ٭

حصۂ اول

باب اول مجمل حالات کل راجپوتانہ ٭

دوسرا باب ضلع اجمیر و میرواڑہ ٭

تیسرا باب ایجنسی میواڑ ٭

حصہ دوم

حصّہ سوم

ازآنجاکہ سہو وخطا غلطی وقصور لازمۂ بشریت ہے اور خاکسار ذرۂ بیمقدار
کو عبارت آرائی وفصاحتِ کلام وصحتِ مضامین مین کسیطرحکا دعوی

نہین ہے بلکہ یقین کرتا ہون کہ اکثر الفاظ بے محاورہ و فقرات بے محل
سرزد ہوئے ہونگے اور بعض مضامین بہی غلط فہمی پر مبنی ہون گے اسواسطے
ناظرین با تمکین و شایقین مرحمت آئین سے دست بستہ استدعا ہے
کہ اگر کوئی غلطی و نقص نظر کرامت اثر سے گذرے تو براہ دریا دلی و
بندہ نوازی عفو و چشم پوشی کو کام فرماوین اور چونکہ اصحاب جود و
کرم کی قدر دانی اور فیض رسانی سے امید کامل اور یقین واثق
ہے کہ یہہ کتاب بہت جلد دوسری مرتبہ چہپیگی اور خاکسار کا ارادہ
ہے کہ طبع ثانی مین اصلاح و اضافہ مضامین اور بہتر ترتیب و زیادہ
صفائی و عمدہ اہتمام سے اوسکو اور بہی ترقی دیجاوے اسواسطے
یہہ بہی گذارش ہے کہ جو صاحب براہ نوازش و مہربانی اس مرتبہ کی
نقص و غلطیون سے اور کسی ریاست کے تازہ حالات و نامعلوم
کیفیتون سے اطلاع بخشین گے یا کوئی معتبر کتاب وہانکی تاریخ و
حالات کی بتلاوینگے اونکا راقم ممنونِ منت و مشکور احسان ہوگا ؎

تمام شد

علاوہ سرکاری ضلع اجمیر ومیرواڑہ کے بعض ملک اٹھارہ ریاستون مین منقسم ہے اس
ملک کا انتظام نواب ویسرائے وگورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند کے ایک صاحب ایجنٹ
بہادر کو کہ صاحب ممدوح ضلع اجمیر ومیرواڑہ کیواسطے چیف کمشنر بھی ہین مفوض ہے —
اگرچہ اونکا دارالحکومت اجمیر ہے مگر بوجہ خوبی آب وہوا بیشتر اوقات کوہ آبو پر تشریف رکھتے
ہین اور ایام سرما مین ریاستون کا دورہ کرتے ہین اجمیر مین رہنے کا بہت کم اتفاق ہوتا ہے
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ کے تحت مین محکمہ جات صاحبان پولیٹکل
ایجنٹ واسسٹنٹ وسپرنٹنڈنٹ ہین اون مین سے بعض مستقل ہین اور بعض بطور
عارضی واسطے انتظام اندرونی ریاستون کے یا تو ایام نابالغی رئیس مین یا بوجہ بدانتظامی
رئیسون کے مقرر ہین اور ہر ایک ریاست ایجنسی ہائے ماتحت مین سے کسی سے متعلق
ہے سابقاً یہ انتظام تھا اودے پور وجے پور وجودہ پور وہاڑوتی کی بڑی ریاستون مین
تو علیحدہ صاحبان پولیٹکل ایجنٹ مقرر تھے اور بعض ریاستون مین وقتاً فوقتاً بوجہ
خاص کسی مدت کیواسطے ہوجاتے تھے اور باقی ماندہ ریاستین ایجنسی راجپوتانہ سے
متعلق سمجھی جاتی تھین مگر سنہ ۷۷ء مین کرنل کننگ صاحب نے کل ریاستون کو صاحبان
پولیٹکل ایجنٹ واسسٹنٹ کے سپرد کرکے اپنے محکمہ مین صرف ہدایت ونگرانی کا کام رکھ
لیا — اب ریاستون کا تعلق حسب تفصیل ذیل ہے —

متعلق ایجنسی میواڑ — میواڑ جسکا دارالریاست اودے پور ہے — ڈونگر پور —
بانسواڑہ — پرتابگڈھ —

متعلق ایجنسی جے پور — جے پور جسکا ملک ڈھونڈھار کہلاتا ہے — کشنگڈھ —

متعلق ایجنسی مارواڑ — مارواڑ جسکا دارالحکومت جودہ پور ہے — جیسلمیر —

متعلق ایجنسی راجپوتانہ شرقی ــ بھرت پور ــ الور ــ دھولپور ــ قرولی ــ

مگر دربیز الا الور و دہولپور مین بوجہ نابالغی رئیسون کے علیحدہ صاحبان پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہین اسواسطے ایجنسی راجپوتانہ شرقی سے صرف قرولی و بھرت پور متعلق ہین

متعلق ایجنسی ہاڑوتی ــ بوندی ــ کوٹہ ــ جہالاواڑ ــ ٹونک

بالفعل کوٹہ و جہالاواڑ مین انتظام کیواسطے علیحدہ پولٹیکل ایجنٹ ہین

متعلق اسسٹنٹی سجان گڈہ ــ بیکانیر

متعلق سپرنٹنڈنٹی سروہی ــ سروہی ــ سابق مین یہہ خدمت ایک صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کو تھی اور اب صاحب کمینڈنگ افسر چھاونی ایرن پورہ کو مفوض ہے ــ

یہہ تفصیل صرف اٹھارہ ریاستون کی ہے انکے سوائے چند دیگر ریاستین بطرز خاص انہین ریاستون سے متعلق ہین مثلاً ریاست شاہ پورہ کہ بابت پرگنہ کچھولہ ماتحت راج میواڑ اور بابت پرگنہ پھولیہ ماتحت سرکار انگریزی ہے اور سابقاً ضلع اجمیر سے متعلق تھی ۱۸۶۹ء سے متعلق ایجنسی ہاڑوتی ہوگئی ہے ــ ریاست کیتڑی کہ ماتحت راج جے پور ہے باعتبار پرگنہ کوٹ پوتلی عطیۂ سرکار انگریزی ایجنسی جے پور سے متعلق ہی ــ ریاست لاوہ کہ سابقاً ماتحت وخراج گذار ریاست ٹونک تھی ۱۸۶۸ء سے علیحدہ ہوکر متعلق ایجنسی جے پور ہوگئی ہے گو وہی خراج اب بھی داخل ایجنسی ہوکر ٹونک کو دیا جاتا ہے ــ راجہ نیمرانہ خراج گذار الور کا خراج بھی بہ تعارف ایجنسی ادا ہوتا ہے ــ جاگیرداران ملانی ماتحت مارواڑ بھی زرخراج ایجنسی مارواڑ کی معرفت دیتے ہین اور ا ونپر ایک حاکم علیحدہ بہ تحت صاحب پولٹیکل ایجنٹ رہتا ہے ؛

نقشہ راجپوتانہ
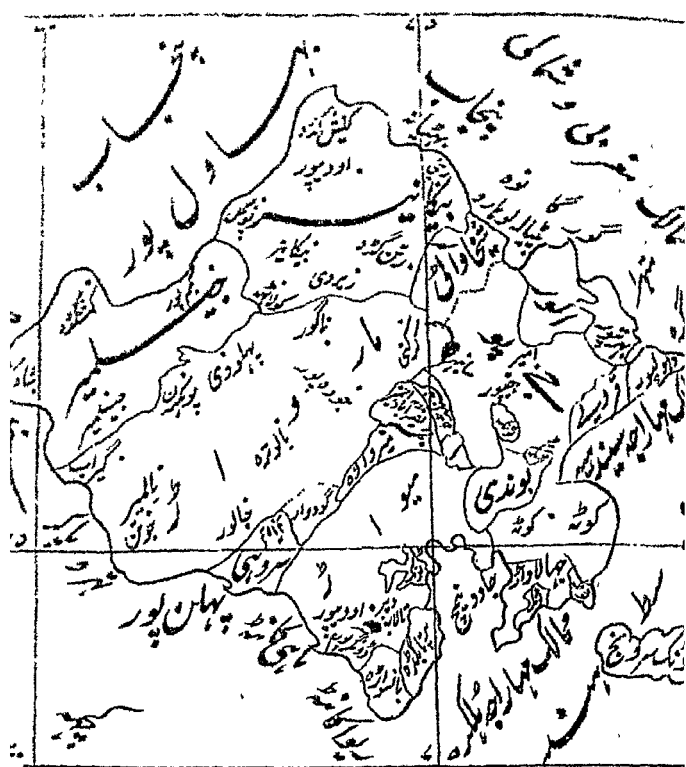
فصل اول

جغرافیہ راجپوتانہ

ایسے کثیر الرقبہ ملک کی قدرتی ہیئت اور کیفیت کا مختلف ہونا لازمی ہے اور واقعی یہہ حال ہے کہ اوسکا ایک حصہ کا صورت حال دوسرے سے بالکل مطابق نہین مثلاً جس شخص نے جنوب مشرقی ممالک میواڑ و ہاڑوتی کی زرخیز و چکنی سیاہ زمین کو دیکھا ہی وہ شمال مغرب کے ویران وحشت انگیز ریگستان کو پسند نہین کرسکتا اور اسیطرح جسنے جنوب مغربی کوہستان کی سیر کی ہے وہ مشرقی سیرحاصل و آبادان اضلاع کو اون سے مشابہ نہین کرسکتا؛

اگر باعتبار قدرتی اوضاع و اطوار کے راجپوتانہ کو علیحدہ قسمتون مین تقسیم کیا جاوے تو کل ممالک جو کوہ ارابلی سے شمال اور شمال مغرب مین واقع ہین اور اونکا رقبہ قریب ستر ہزار مربع میل ہے اور مارواڑ و بیکانیر و جیسلمیر و شیخاواٹی اونمین داخل ہین ایک قسمت مین شمار کیے جاوینگے البتہ اسمین بھی بعض جا پر خطہ جات سیراب ہین مگر علی العموم یہہ کل ملک ویران بیابان ہے کہ جابجا ریت کے ٹیلہ اور کہین کہین جھاڑیان ہین اور جون جون مغرب کی طرف بڑہتے جاوین یہہ ویرانی زیادہ نمایان ہوتی جاتی ہے؛

اس ریگستان اور مالوہ و ہاڑوتی کی ہموار سرزمین کے درمیان کوہ ارابلی واقع ہے اوسکے اجزای مسلسل پھیلکر ریت کو مشرق کیطرف بڑہنے نہین دیتے ہین اور جہانتک یہہ پہاڑ ہے وہ کوہستانی قسمت ہے میواڑ کا جزو اعظم اور بانسواڑہ

ڈونگرپور و پرتاب گڈھ کی ریاستین اس قسمت مین داخل ہین یہہ حصہ اگرچہ کوہستان ہے
مگر قطعات اراضی جوان پہاڑون کے درمیان واقع ہین چکنی سیاہ مٹی کے ہین اور
اونمین روئی افیون ونیشکر وگیہون اجناس اعلے پیدا ہوتی ہین ❊
ہاڑوتی کی ریاستون مین کہ جنوب مشرقی قسمت ہے پہاڑ اور میدان عنقریب برابر
ہین اور میواڑ کے پہاڑون کی مقابلہ مین یہہ پہاڑ کم بلند ہین تاہم اون سے آمد رفت
کی راہ بند ہے ہاڑوتی خوشنما ملک ہے اوسمین سرسبزی درختی بہت ہے اور زمین اوسکی
اول قسم کی ہے مشرقی اور متوسط حصہ مین غلہ بکثرت پیدا ہوتا ہے شمال مین الور
کے قریب اور جنوب مین قرولی کے گرد ونواح کی زمین پہاڑون سے گھری ہوئی ہے
مگر درمیان مین بہت کشادہ وخوشنما پہاڑ ہین اور زمین نرم ممالک مغربی وشمالی
کی زمین سے بہت مشابہ ہے اس حصہ کی آبادی بحساب مربع میل دیگر حصص کے
آبادی سے بہت زیادہ ہے باینہمہ اختلاف شکل وصورت کے مسافر خواہ کسی حصہ
مین جاوے قلعات سب جگہہ ملتے ہین بعض چھوٹی چھوٹی متفرق پہاڑیون پر ہین
بعض بڑے مسلسل پہاڑون پر ہین اور بعض صرف زمین پر زمانہ سلف کی ان یادگاریون
سے ملک کی تاریخ صاف نمایان ہے عنقریب ہر گانون مین جو کسیقدر بڑا سمجھا جاتا ہے
چھوٹا یا بڑا قلعہ موجود ہے اور کم وبیش ہر ایک کی مرمت ہوتی رہتی ہے اور ہر ایک مین
توپ وغیرہ سامان جنگ رہتا ہے ❊
ان قلعات مین سے اکثر غیر ممکن التحصیر سمجھے جاتے ہین اور افواج ایشیائی کے مقابلہ مین
واقعی وے ایسے ہی ہین مشہور ترین قلعات رنتھمبور وجالور وگاگرون وشیرگڈھ و
شاہ آباد وسلومر وچیتوڑ ہین اور اب تک وہان کے لوگون کو اسقدر وہم ہے کہ ایسی

آدمی کو قلعہ کے اندر بہت پس وپیش سے جانے دیتے ہین ؛

پہاڑون کا ذکر

کوہ اراولی کہ جنوب مغرب مین حدود سروہی ومیواڑ سے شمال مشرق مین اجمیر سے بیس ۲۰ میل تک پھیلا ہوا ہے راجپوتانہ کو دو غیر مساوی حصون مین تقسیم کرتا ہے اور درمیان مغربی بے برگ ریگستان اور مشرقی وجنوبی زرخیز وسیراب سرزمین کی قدرتی حد ہے۔ جنوبی سمت مین وہ کئی شاخون سے مشرق کیطرف پھیلا ہے اور چھوٹی چھوٹی پہاڑیون سے مسلسل ہوکر بندیاچل سے جا ملا ہے۔ اور شمال مین اجمیر سے آگے پست ہو گیا ہے اور علیحدہ علیحدہ حصون واقع شیخاواٹی وراج الور مین متفرق ہوکر اسبات کے جمن دہلی کے قریب ختم ہوا ہے ؛

اراولی کا آغاز عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۴۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ قرب وجوار چمپانیر سے سمجھا جاتا ہے اور انجام عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ پر متصور ہوتا ہے ؛

اجمیر سے جنوب مین یہ پہاڑ اقسام درختون سے ملبوس ہے اسمین خونخوار حیوانات مثل شیر بگھیرے ریچھ وغیرہ اور انسان کہ وحشت وخونخواری مین حیوانات سے کم نہین ہین پناہ پذیر رہتے ہین انہین پہاڑون مین بھیل وگراسیہ رہتے ہین اور مسافرین و تاجرین کو بلکہ دیسی فوج کو جو اونکے خلاف جاوے تاخت وتاراج کرتے ہین نواح اودیپور وسروہی مین بقول کرنل ٹوڈ صاحب قدیم نسل کے باشندے ابتدائی جہل اور وحشیانہ خود اختیاری مین رہتے ہین کسی سرکار کی اطاعت نہین کرتے" اور نہ کسی کو خراج دیتے ہین مگر برادرانہ حکومت کی پابندی سے اپنے موروثی افسرونکی جو بلفظ راوت مشہور ہین

فرمان برداری کرتے ہین — اسطرح اودھےپور کا راوت وقت ضرورت پانچہزار کان جمع کرسکتا ہے اور اسیطرح دیگر راوت فوج کثیر فراہم کرسکتے ہین اونکی چہوٹی چہوٹی پڑیان گہاٹون مین چراگاہون کے قریب یا متفرق محفوظ مقامات پر بنی ہوئی ہین ؛

ریاست سروہی مین اراولی پہاڑ زیادہ ارتفاع پاکر کوہ آبو کے نام سے مشہور ہوا ہے اوسکے گردشکھر سطح سمندر سے ۵۰۰۰ فیٹ بلند ہے باینہمہ کہ اس بلند پہاڑ کا ہمسر اس کل سلسلہ مین نہین ہے تاہم بعض مقامات اوسکے صرف ۳۵۰۰ فیٹ کی بلندی کو پہونچے ہین کرنل ٹوڈ صاحب نے اس گروشکھر کو ہندوستان کا اعلےٰ ترین مقام لکھا ہے اور اوسکی بلندی کوہ اراولی سے پندرہ سو فیٹ زیادہ قرار دی ہے ؛

مگر کوہ آبو اراولی سے بالکل ملا ہوا نہین ہے اوسکے اور اراولی کے درمیان شمال مین پست پہاڑیان واقع ہین اور مشرق مین روہیڑا کا میدان عظیم ہے ؛

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا مین یہہ پہاڑ متفرق شکھرون اور دہارون کا سلسلہ تہا مابعد حرکت آب وہوا سے سنگریزہ سے بھر گیا ہے کیونکہ کوئے کھودے جاتے ہین تو اونمین چکنی مٹی اور ریتہ متواتر تہون مین نکلتا ہے زیادہ تر پہاڑ مین سنگ خارا ہے ؛

مغرب کی طرف سے کوہ اراولی سروہی واجمیر کے درمیان دیوار ناقابل گذار نظر آتا ہے میواڑ کی طرف سے اوسکی بلندی بہت کھڑی عمودوار ہے مشرق کی طرف سے ایسا نہین ہے ؛

ان پہاڑون مین درّے بہت کم ہین اور جو ہین سب دشوار گذار ہین بیرا اور اناڑہ کے درمیان کہ ڈہائی سو میل کا فاصلہ ہے صرف دلیسوری گھاٹ مین ہوکر ایک سڑک ہے

جسپر گاڑیان چل سکتی ہین اور یہہ بھی اب طیار ہوئی ہے کیونکہ ٹوڈ صاحب نے تو یہہ لکہا
تہا کہ اجمیر سے ایڈر تک گاڑی کا راستہ بالکل نہین ہے اس وجہہ سے کوہ ارابلی اسم با مسمی
ہے چاہے جیسا مضبوط توپخانہ ہو اوسکو مغربی اوتار سے بچکر شمال کیطرف پھرنا پڑیگا
ارابلی کی بلندی بہت بڑی ہے جنوب مغرب مین سیلنبل پہ پہاڑیان بصورت سطح
پہیلی ہوئی ہین یہہ میدان تین سو فیٹ بلند ہے اور قرب و جوار کی چوٹیان پانچ سو فیٹ
زیادہ بلند ہین ارابلی اور کوہ آبو کی ساخت قریب قریب ایک وضع کی ہے صرف اتنا فرق
ہے کہ جنوب مشرق ارابلی مین بہر بہٹ اور روڑہ زیادہ ملتا ہے اور کانکرولی مین سفید
سنگ مرمر ملتا ہے گہاٹے راو سے پانچ میل پر بہی ایک ناہموار سفید سنگ مرمر
کی کان ہے ؛

سیلنبل سے اودے پور تک سلسلہ ارابلی کہین پچیس میل اور کہین تیس میل عریض
ہے اور گہاٹہ بیر قریب بیاور تک یہی عرض چلا گیا ہے مگر ٹوڈ صاحب نے پہاڑ واقع
درمیان کوبلمیر اور اجمیر کو کہ بوجہہ آبادی قوم میر کے ملک میرواڑہ کہلاتا ہے چہہ میل
سے پندرہ میل تک عریض لکہا ہے اور یہہ بھی کہ اوسمین ڈیڑہ سو دیہات و بنگلہ جات
نالون اور گہاٹون مین آباد ہین پانی و چراگاہ بافراط ہین اور زراعت بہی بقدر ضرورت
ملک کافی مگر محنت سے ہوتی ہے بیاور کے قریب سے کوہ ارابلی دو علیحدہ سلسلون مین
منقسم ہو گیا ہے جنوبی تو مشرق کیطرف پہیلکر مسعودہ و نصیر آباد سے جے پور کو چلا گیا ہے
اور شمالی اجمیر کے شمال مین بشکل متفرق پہاڑیون کے کشنگڈہ و ستانبہر کیطرف گیا ہے
ارابلی کے حصہ واقع ضلع میرواڑہ کی بلندی ۲۷۰۰ فیٹ ہے اور تارا گڈہ کی جو شہر
اجمیر کے اوپر واقع ہے ۴۰۰ فیٹ زیادہ ہے ؛

سیابنل سے فروتر کوہ ارابلی جنوب کیطرف رجوع ہوا ہے اور میواڑ ڈونگرپور کے پہاڑون
سے ملگیا ہے اور پھر بتدریج جنوب کیطرف گذر کر کوہ بندیاچل سے کہ ہندوستان ودکن
کی سرحد ہے چمپانیر کے قریب ملگیا ہے اگرچہ ارابلی کی بلندی شمال کیطرف بھی زیادہ
ہے مگر لناواڑہ ڈونگرپور وایڈر واقع جنوب سے اسبا بھوانی اور اودے پور
تک بھی بہت بلند ہے اس نواح مین مالوہ کی سب ندیان شمالی سمت مین روان ہوکر
اور پیچ وتاب کھاکر چنبل مین شامل ہوتی ہین ؛

کوہ ارابلی سے جنوب مشرق کی زمین شمال مغرب کی زمین سے زیادہ سیراب اور زیادہ
ارتفاع کی ہے۔ اس نواح کے پہاڑ جنمین میواڑ بانسواڑہ ڈونگرپور وپرتاب گڈہ
کے پہاڑ داخل ہین جنوب مشرقی سمت ارابلی سے مشابہ ہین جنوب بھنڈر وارواقع
میواڑ سے پست پہاڑون کے درمیان تالاب دیبر تک راستہ ہے ؛

سید پات یعنی میواڑ کی ہموار زمین کو دیکھا جاوے تو اوسکی ندیان دامن ارابلی سے
نکلکر بیرس اور بناس مین شامل ہوتی ہین اور پتار یعنی پہاڑی سطح وسط ہند کے
سبب سے چنبل مین شامل نہوسکے ہین ؛

اضلاع واقع مغرب ندی بیرس مین پہاڑ بالکل جنوبی حصص ارابلی کے مشابہ ہین مگر
مغرب کیطرف پہاڑون کی شکل بالکل مختلف ہے اور تین علیحدہ سلسلون سے
مشرق سے مغرب کی طرف پھیلی ہوئی ہین ہر ایک سلسلہ کے ارتفاع مین فرق بہت
کم ہے بعض مقامات پر بالکل عمودوار ہین اور نالون سے بکثرت تقاطع ہین یہہ پہاڑ
چیتوڑ سے مشرق کیطرف مہاراجہ سیندھیہ کے ممالک جاود و نیمچ اور ایک علیحدہ
ضلع راج میواڑ اور ہلکر کے پرگنات رام پورہ و بہان پورہ و مکندرہ و گاگرون

علاقہ کوٹہ مین ہوکر کالی سندہ ندی تک پہیلی ہوئی ہین ٭
چیتوڑ کے قریب پہاڑی سطح پر چڑہ کر رتن گڈہ وسنگولی وکوٹہ کو کہ صرف وہی ایک
قابل گذر راستہ ہے دیکہا جاوے تو تین قطعات نظر آوینگے اور چنبل پار کو نظر ڈالنے
پر ہاڑوتی کی سرحد مشرقی کہ قلعہ شاہ آباد سے محفوظ ہے دکہائی دیگی ٭
تین قطعات مذکور اس تفصیل سے ہین —
آبو سے کوٹڑہ تک لب دریاے بیٹوہ ایک طرف اور دوسری طرف آبو سے
چمبل تک اور چمبل سے بیٹوہ تک اونکے وسط مین کوٹڑہ پر بیٹوہ ندی سمندر
سے ایک ہزار فیٹ برتر اور اودے پور کے شہر وگہاٹہ سے دو ہزار فیٹ برتر ہے
یہہ خطہ کہ خط جدی سے بہت قریب ہے طول مین صرف چہہ درجہ کے برابر ہے تاہم
اس مختصر عرصہ مین باشندگان وپیداوار ملک مین بہت اختلاف ہے ٭
ان پہاڑون مین زلزلہ اکثر ہوتا ہے اور کم سے کم دس سیکنڈ سے تیس سیکنڈ تک
رہتا ہے ۱۸۴۸ع مین ایسا سخت زلزلہ ہوا تہا کہ دلواڑہ کے مندر کی محرابین شکست
ہوگئین اور چند مکانات گر گئے پہر دوسری دسمبر ۱۸۶۶ع کو سات بجے شام کے ایسا
زلزلہ آیا کہ شمال مین بفاصلہ ۱۲۰ میل ٹوڈگڈہ تک معلوم ہوا وسط پہاڑ پر سے دیکہنے
پر پہاڑیون کے سرون پر صدہا قلعات کی اور درمیان مین ندی نالونکی بہنے کی عجیب
کیفیت نظر آتی ہے میواڑ کی سرزمین نہایت زرخیز ہے اور وہ ریتہ جو شمال اراولی
مین بکثرت ہے اس ملک مین کہین نہین ملتا متفرق پہاڑون کے گرد دور دور تک
پہاڑی زمین ہے اور سنگریزے اسقدر ہین کہ اونکے سبب سے زراعت نہین ہوتی
ہے کوٹہ وبوندی کے پہاڑون کے جانبین کی زمین ویسی ہی عمدہ وسیر حاصل ہے

اب ملک پتّار یعنی پہاڑی سطح سرزمین وسط ہند پر غور کرنا چاہیے کوہ بندیاچل جنوب میں اور ارابلی مغرب مین ہونے سے اوسکے حدود بخوبی واضح ہین اس ملک مین ٹانڈل گڈہ سے براستہ چیتوڑ وجاودہ ودانتولی ورام پورہ وبہان پورہ وگہاٹہ مکندرہ و کاگردن جہان کالی سندہ ایکلیرہ اور میر گواس کے تنگ راستہ مین ہوکر گذری ہے اور پاربتی بوجہہ کم ارتفاع مالوہ سے ہاڑوتی مین آئی ہے اور پہر راگہوگڈہ وشاہ آباد و غازی گڈہ وگسوائی وجاودوتی کے دورہ کیا جاوے اور پہر اوسی مقام سے براہ ڈبلانہ وآندرگڈہ ولا کہیراسے ورنتھنبور وقرولی وہولپور تک زمین کو دیکہا جاوے تو اس ملک کے نشیب وفراز وناہمواری کا حال بخوبی معلوم ہو کہ مغرب سے مشرق کیطرف کسقدر پستی ہے اور چمبل ندی پہاڑی زمین مین کس پیچ وتاب وزور شور سے گذرتی ہے اس ملک کے شمال ومشرق مین لال سوٹ علاقہ جےپور سے لیکر ہنڈون ہوکر بیانہ ورو پباس واقع راج بہرت پور تک سرخ وسفید پٹیون کے پتہر کا پہاڑ ہے اس سے شمال مین ریتکی زمین ہے چنانچہ ایسی ہی زمین پر شہر جےپور واقع ہے بیانہ وہنڈون سے قرولی بہی بذریعہ اوسی قسم کے پہاڑ کے علیحدہ ہوئی ہے مگر اوسکی زمین قرب وجوار کی زمین سے غیر مشابہ نہین ہے بعض مقامات پر جہان کشادہ ہے زراعت بکثرت ہوتی ہے مگر بعض جا پہاڑی ہونیکی وجہہ سے زراعت نہین ہوتی ہے ۔

ارابلی کے نہایت جنوبی حصہ واقع سروہی میواڑ کے شمال مین متفرق سنگ خارا کے پہاڑ ہین ان پہاڑون کے قریب تو زمین سیراب ہے مگر فاصلہ دراز پر بہ تدریج علی الخصوص شمال کی طرف بہوڑا ہوتی گئی ہے یہہ پہاڑ لونی ندی تک شمال مغربی سمت مین واقع ہین اور اونکا ارتفاع آٹہہ سو سے گیارہ سو فیٹ تک ہے اکثر کی ساخت نہایت عجیب اور

آتشی پہاڑون سے بہت مشابہ ہے ؛
اراولی سے مغرب کا ملک تہل کا ٹیبہ ہے ۔ اس سوت کی سرزمین مین نہایت دلچسپ شے لونی ندی ہے کہ کوہ اراولی سے مغرب مین گرکر کتنی ہی شاخون سے ریاست جودہ پور کے عمدہ قطعات کی آبپاشی کرتے ہی اوسکے کنارہ پر سے مارواڑ کا وسیع خاکی ملک جسکا اصلی نام مارستہل یعنی سرزمین سوت ہے صاف نظر آتا ہے ؛
جنوب مین لونی ندی کے شمالی کنارہ سے اور مشرق مین سرحد شیخاواٹی سے ریگستان شروع ہوا ہے ۔ بیکانیر وجودہ پور وجیسلمیر ریگستان مین ہین اور جسقدر مغرب کو بڑھتے ہین اوسیقدر ریتہ کثرت سے آتا ہے اور پہاڑ بہت کم ہین البتہ جیسلمیر کے شمال مین ایک پہاڑ یٹی کے پتہرون کا مشرق سے مغرب مین واقع ہے ؛
جیسلمیر کے ہرطرف خاکی جنگل ہے صرف وہی قطعہ جہان دارالحکومت ہے سیراب ہی وہان جو گیہون چاول پیدا ہوتے ہین ؛
اگرچہ کل ملک مارستہل کہلاتا ہے مگر اصل مین یہہ نام صرف اوسی ملک کا ہے جو راٹھور نسل کے راجپوتون کے تحت حکومت مین ہے ؛
جودہ پور کے گرد کی زمین دلچسپ ہے مہاراجہ صاحب کا محل کہ شہر کے اوپر واقع ہے گویا خاکی سمندر کے وسط مین ایک جزیرہ ہے اور پہاڑ کے پتہر اکثر مقام پر زینہ کے ہمشکل ہین بالوترہ واقع لب لونی سے شمال ومغرب مین قطعات معروف دہات واوم رہ سومرہ اور مغربی حصہ ملک جیسلمیر اور عریض مستطیل کہ درمیان جنوبی حدود واودلپوترہ اور بیکانیر کے واقع ہے بالکل ویران وبیابان ہے مگر ستلج سے کچھہ کے رن تک کہ طول مین پانسو میل اور عرض مین پچاس سے سو میل تک مختلف ہے جابجا قطعات سیراب ملتے ہین

اور وہان طرفین کے لوگ مویشی چراتے ہین اس ملک مین پانی کے چشمے تیز رار پار
نذ در کہلاتے ہین سا اس کل ملک واقع ریاست ہاے جودہ پور و بیکانیر وجیسلمیر مین
بجانب شمال حدود بہاولپور تک ریت کے ٹیلے بہت بلند پہاڑ کے ہمشکل ہین اونپر
چہوٹی چہوٹی جہاڑیان ہین کہین کہین سیراب قطعات ہین اور کہین برسات کے بعد
پایاب تالاب بہی ملتے ہین مگر علی العموم کل ملک مین پانی نایاب ہے اکثر سطح زمین سے
دوسو چارسو فیٹ کے عمق پر ہوتا ہے جہان قریب ہے زیادہ تر شور ہوتا ہے
پانی جمع کرنیکے واسطے پختہ حوض جنکو ٹانکہ کہتے ہین بنالیتے ہین اونمین برسات کا پانی
فراہم کیا جاتا ہے جب وہ خرچ وخشک ہوجاتا ہے تو پہر اونہین عمیق کنون کے پانی سے
کام چلتا ہے ؛

بیکانیر مین ایک کنوان تین سو چارسو فیٹ عمیق کہودا تہا اوسمین ایسے زور سے پانی نکلا
کہ ساٹہہ فیٹ کے عمق تک بہر گیا اور دس فیٹ سے زیادہ پانی کم نہوا اور یہہ بہی دریافت
ہوا کہ نو دس میل کے فاصلہ پر کنوون مین جو چیز گر گئی تہی اس کوئے مین سے نکلی ؛

راجپوتانہ کے اور پہاڑ جو حصص اراولی نہین سمجہے جاتے ہین یہہ ہین اول وہ جسپر
جودہ پور شہر آباد ہے ۔ دوم بوندی اور راند رگڈہ کے پہاڑ کہ مثل جزیرہ ہموار سطح
پر واقع ہین سیوم کوہ مکندرہ جسکا درہ واقع ہاڑوتی کرنل مونسن صاحب کی بازگشت
سے نامور ہوا ہے چہارم راج محل کا پہاڑ واقع علاقہ جے پور و ٹونک جسکے درمیان سے
بناس ندی گذری ہے پنجم الور و قرولی کے پہاڑ ششم میواڑ ڈونگرپور پرتابگڈہ
کی کوہستانی زمین ؛

جھیل وتالاب

سانبھر راجپوتانہ مین قدرتی جھیل صرف سانبھر کا ہے یہہ جھیل جےپور و جودہپور کے علاقہ مین خطوط عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۲ دقیقہ و ۲۷ درجہ اور خطوط طول بلد شرقی ۷۴ درجہ ۴۹ دقیقہ و ۷۵ درجہ ۱۸ دقیقہ کے درمیان واقع ہے مشرق مغرب بائیس میل طول اور چہہ میل عرض ور قریب بچاس میل محیط ہے۔ مگر یہہ وسعت اوسکے موسم برسات کی ہے جب پانیکی شوریت کم ہوجاتی ہے موسم گرما مین پانی بہت خشک ہوجاتا ہے اور نمک بکثرت جمتا ہے نمک دہوپ مین رکہاجاتا ہے کہ خشک وسخت ہوجاوے۔ ابتدا مین سرخی آمیز ہوتا ہے اخیر مین بہت صاف اور خوش ذائقہ ہوجاتا ہے اسکے جنوبی کنارہ پر شہر سانبھر عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۱۳ دقیقہ پر واقع ہے۔

تالاب شاید راجپوتانہ کی عمدہ ترین خوبیون مین مصنوعی تالاب ہین کہ اس ملک مین اکثر مقامات پر ملتی ہین سانبھر کی قدرتی جھیل سے دوم درجہ پر ڈیبر کا تالاب سب سے وسیع ترین ہے مگر باعتبار صنعت کانکرولی راج نگر واقع میواڑ کا تالاب سب سے عمدہ ہے اس بند کی دیوار طول مین دو میل سے کم نہین ہے بڑے آثار و بلندی اور عمدہ مصالحہ سے تعمیر ہوا ہے اور اوسکے استحکام کیواسطے خام پشتہ ہے بعض مقام پر اس دیوار کی بلندی چالیس فیٹ ہے اور کنارہ پر سنگین ہے اس تالاب کا رقبہ بارہ میل مربع ہے اور عمق بہی بہت ہے الغرض یہہ تالاب ہندوستان کی عمدہ چیزون مین سے ہے ۔

ندیان

چمبل راجپوتانہ مین سب سے بڑی ندی چمبل ہے کہ وسط ہند سے قلعہ ہنگلاج گڈہ کے قریب اس ملک مین داخل ہوئی ہے اس قلعہ مین مہاراجہ صاحب ہلکر اپنے معزز

قیدیون کو رکہا کرتے تہے کوٹہ اور بوندی کی ریاستون کو علیحدہ کرکے یہہ ندی جے پور و
قرولی و دہولپورا ور ممالک سیندہیہ کے سرحدی خط بنی ہے ٭
قرب و جوار کوٹہ مین چمبل ندی نہایت خوبصورتی سے بہتی ہے عمیق پانیکا عریض چشمہ سرسبز
وخوشنما بلند پہاڑون کے درمیان ٹھراتا ہوا آہستہ آہستہ چلتا ہے - اس ملک مین شکاری
جانور بکثرت ہین اور کوٹہ کا رئیس اس شکار کا بہت نازان ہے اور اپنے مہمانون کو
دار الریاست سے صرف ایک گولی کی مار کے فاصلہ پر اوسکی سیر کہاتا ہے کیونکہ سرسبز
پہاڑون کے خوشگوار سایہ مین شیر لب آب آپڑتے ہین اور جب اونکو آدمی جاکر جگاتا
ہے توکشتی کے سوار شکاری دریا مین سے بآسانی مارلیتے ہین ٭
چمبل کا مخرج مالوہ مین عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۲۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ
۴۵ دقیقہ پر چہاونی مئو سے آٹہہ نو میل جنوب مغرب مین ہے اور چہاونی مذکور سطح
سمندر سے ۲۰۱۹ فیٹ بلند ہے اول شمال کو روان ہوئی ہے ٭
کوہ بندیاچل کا سلسلہ جہان سے چمبل نکلی ہے جنپاوا کہلاتا ہے اگرچہ مالکم صاحب نے
لکہا ہے کہ یہہ مخرج برائے نام ہے کہ وہان سے پانی ہمیشہ نہین نکلتا ہے اور موسم
گرما مین اکثر دور تک خشک رہتی ہے - شاید ایسا ہی ہو مگر پندرہ میل کے فاصلہ پر
سڑک مئو و دہار کے اچانہ منانہ کے گہاٹ پر ساٹہہ فیٹ عریض ہے اور تہوڑی
بہت ہر موسم مین بہتی ہے - اسّی میل کے فاصلہ پر اوسمین جانب چپ سے ایک ندی
جسکو چمیلہ اور چمبلا کہتے ہین شامل ہوئی ہے اور وہانسے دس میل پر اوس مین واگری
ندی جنوب مغرب سے شامل ہوئی ہے - وہان سے پندرہ میل پر قصبہ تال کے
قریب شمال مغرب کی طرف روان ہوئی ہے - وہان سے یہہ میل پر اوسمین ایک

بڑی ندی ہولانی شامل ہوئی ہے - وہان سے ناگت واڑہ کے قلعہ کے گرد پھر کر دس
میل تک جنوب مشرق کو بہی ہے وہان سے پندرہ میل کے فاصلہ پر سیپرہ نامی ندی کو
خود چمبل کے برابر ہے جانب راست سے اوسمین شامل ہوئی ہے اتصال سیپرہ سے
آٹھہ میل پر اوسمین جانب راست سے چھوٹی کالی سندہ شامل ہوئی ہے اس مقام
سے چمبل شمال مغربی سمت مین بہتی ہے اور وہانسے بیس میل پر اوسمین جانب چپ سے
سو اور ساردے دو ندیان ملین ہین یہان سے شمال مشرق کیطرف رجوع ہو کر
براستہ درہ مکندرہ ہاڑوتی کی پست زمین مین داخل ہوئی ہے وہان نیچے آور
مکندرہ کی سڑک کا گجرات گہاٹ ہے یہان سے چالیس میل پر اور اصل مخرج سے
دو سو نو میل پر پہیلکر بشکل جہیل ہو گئی اور پھر اوسکے دوسرے کنارہ سے پہاڑ مین
تنگ اور عمیق دہار ہو کر نکلی ہے کل جہیل کا سطح برابر اوس مقام کے جہان یہہ دہار نشیب
مین زور سے گرتی ہے ہموار رہتا ہے یہان سے اوتار شروع ہوتا ہے اور آیندہ متواتر
زینہ کیطرح اوترتی جاتی ہے اور شور و غل بہت ہوتا ہے اور عرض زیادہ ہوتا جاتا ہے
آخرکار چار علیحدہ دہارین ہو گئی ہین کچھہ فاصلہ پر چارون دہارین ایک غار مین جمع ہوئی ہین اور وہانسے آگے ایک مقام
پر صرف تین گز کے عرض مین بڑے زور اور تیزی سے بہتی ہین اور چند سو گز بڑھکر پانچ سو گز کا عرض ہو گیا ہے یہانسے
پچاس میل کے فاصلہ پر شہر کوٹہ کے نیچے چمبل بہت گہری ندی ہے کہ ہر موسم مین اوسکا
عبور بذریعہ کشتی ہوتا ہے اور ہاتھی بہی تیر کر نکلتے ہین وہان سے پچیس میل کے فاصلہ
پر پار آنور گھاٹ پر اوسمین پایاب اوترتے ہین یہان تین سو گز کا عرض ہے اور کنارہ
بلند ہین اور جانبین کو نہے کثرت سے ہین - پار آنور گھاٹ سے دس میل پر اوسمین
ایک بڑی ندی کالی سندہ ملی ہے اور پینتیس میل بڑھکر پاربتی کہ کالی سندہ کے متوازی

شامل ہوئی ہے اس اتصال سے بارہ میل پر چمبل کا رخ شمال سے مشرقی ہوگیا ہے
اور بارہ میل پر سب سے بڑی ندی بناس کا اوس سے اتصال ہوا ہے یہان سے
پینتالیس میل پر سڑک گوالیار و نصیرآباد کا گھاٹ ہے اور وہان سے پچپن میل پر
دہولپور شہر کے نیچے جنوب مشرق مین گذری ہے اتصال بناس سے چمبل دریائے
عظیم ہوگئی ہے اور بہت کم مقامات پر پایاب ہے دہولپور کے نیچے ہمیشہ کشتی مین
عبور ہوتا ہے مگر کھتورہ پر بفاصلہ صرف چار میل بر ترا پریل ۱۸۰۵ء مین فوج انگریزی
تحت حکومت لارڈ لیک صاحب نے بہرت پور سے گوالیار کو جاتے ہوئے بمقام کھیر گھی
پایاب عبور کیا تہا اور کنارہ اسقدر بلند ہین کہ بیس ہزار فوج کیواسطے سڑک بنانے
کی ضرورت ہوئی دہولپور سے پینتالیس میل بڑھ کر جنوب مشرقی سمت مین روان
ہوئی ہے اور وہان سے تنتالیس میل آیندہ قرب وجوار برگوورہ مین راستہ
گوالیار و اٹاوہ پر گھاٹ ہے مگر دسمبر مین ہاتھی اور اونٹ پایاب اوتر جاتے ہین
اوس سے جنوب مشرقی سمت مین پینتیس میل روان ہوکر جانب راست سے عرض بلد
شمالی ۲۶ درجہ ۳۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۹ درجہ ۱۹ دقیقہ پر جمنا مین شامل ہوئی ہے
چمبل کا کل طول ۵۷۰ میل بشکل نصف دائرہ ہے اور قطر قریب مئو سے پینتالیس میل
فرو ترا اٹاوہ تک ۳۳۰ میل کا ہے - پانی اس کثرت سے آتا ہے کہ اتصال جمنا پر
چمبل موسم بارش مین بارہ گھنٹہ کے اندر سات آٹھ فیٹ چڑھ جاتی ہے اسمین
کشتی رانی کبھی نہین ہوئی سبب یہہ کہ فی میل ڈہائی فیٹ کا ڈہال ہے اس سے پانی بہت
زور سے جاتا ہے اور تہ زمین کی پہاڑی ناہموار ہے سلطنت مغلیہ کے زمانہ مین
وقت درپیشی جنگ وجدل فوج کی آمدرفت کے واسطے چمبل بڑی عمدہ روک سمجھی جاتی

تھی اور بابر نے اوسکا متواتر ذکر لکھا ہے ⁂

کالی سندہ یہہ ندی مالوہ مین بندیاچل پہاڑ کے جنوبی سمت مین عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۳۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۲۶ دقیقہ پر نکلی ہے نوہ میل شمال مین بھکرا وسمین لاڑ کنڈہ ندی کہ وہ بہی بندیاچل سے نکلی ہے شامل ہوئی ہے اور ساٹھہ میل آگے بڑہ کر آہو اور انجار ندیان اوسی طرف سے گاگرون کے قریب اوسمین ملی ہین - اور پینتیس میل آگے جانب راست سے بیوج کا اتصال ہوا ہے اسطرح ۲۲۵ میل طے کرکے وہ عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۳۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۲۳ دقیقہ پر جانب راست سے چمبل مین شامل ہوگئی ہے بمقام کنڈ گنگ اس ندی کا اثنار راستہ کوٹہ وساگر عبور ہوتا ہے اور وہان ۴۵۰ گز کا عرض ہے ⁂

آہو یہہ مالوہ مین ایک چھوٹی ندی ہے عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۱ دقیقہ پر نکلی ہے اور شمالی سمت مین روان ہوکر اور انجار سے شامل ہوکر گاگرون سے بجانب چپ عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۳۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۱۹ دقیقہ پر کالی سندہ مین شامل ہوئی ہے اثنا و راستہ نصیرآباد وساگر بلواڑ پر آہو کا پایاب عبور کیا جاتا ہے ⁂

انجار بہی کوچک ندی ہے کہ کوہ مکندرہ مین گہاٹہ سے بارہ میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۲۷ دقیقہ وطول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۴۴ دقیقہ پر نکلی ہے پچیس میل شمال مشرقی سمت مین اور بعد ازان پندرہ میل جنوب مشرقی سمت مین بہکرا و مکندرہ کے جنوب مغربی گہاٹہ سے گذرکر اتصال کالی سندہ سے بارہ میل برتر آہو مین شامل ہوئی ہے ⁂

نیوج ہور سوکری وگرده سے نکلی ہے اسکا نام جمینری بہی ہے ؛
نیچ ندی ملک مارواڑ مین عرض بلد شمالی ۲۵ درجه ۲۰ دقیقه طول بلد مشرقی ۷۵ درجه ۱۷ دقیقه پر نکلکر اور مشرقی رخ سے ریاست بوندی مین گذر کر بعد طے ۱۰۰ میل کے عرض بلد شمالی ۲۵ درجه ۳۶ دقیقه طول بلد مشرقی ۷۶ درجه ۲۵ دقیقه پر چمبل مین شامل ہوئی ہے ؛
پاربتی مغربی کہ بمقابلہ پاربتی مشرقی مالوه مین اس نام سے مشہور ہے بندیاچل پہاڑ کے شمالی سمت سے قصبہ آشتہ کے جنوب مین بیس میل پر عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۵۴ دقیقه طول بلد مشرقی ۷۶ درجه ۳۳ دقیقه مین نکلی ہے کل ۲۲۰ میل کے طول مین اول اسّی میل تک شمال مشرقی سمت مین اور بعد ازان شمال مغربی سمت مین بہکر جانب راست سے عرض بلد شمالی ۲۵ درجه ۵۰ دقیقه طول بلد مشرقی ۷۶ درجه ۴۲ دقیقه پر چمبل مین شامل ہوئی ہے اوسمین اثنار راستہ اور بہی برساتی پانی شامل ہوتے ہین برسات مین ایسی چڑہتی ہے کہ پایاب بمشکل اوترا جاتا ہے ۔ اور شاہراہ کوٹہ وساگر پر بمقام گگرآس مخرج سے ڈیڑه سو میل اوسکا پایاب عبور کرتے ہین وہان ڈیڑہ سو گز عریض ہے یہان سے ساٹھ میل فروتر کالیان پوره مین سڑک کوٹہ وکالپی کا اوس سے تقاطع ہوا ہے ۔ پاربتی کی دو شاخین ایک آملا کہیڑه سے اور دوسری دولت پوره سے نکلکر فرہر مین ملی ہے ؛
بناس مشرقی کوه ارابلی کے سلسلہ واقع میواڑ سے بہاونی سایمر سے پانچ میل جنوب مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجه ۲۷ دقیقه طول بلد مشرقی ۷۳ درجه ۲۸ دقیقه پر نکلی ہے اس ندی کا وجہ تسمیہ بن یعنی جنگل اور آس یعنی امید و سنسکرت

لفظون سے اسطرح پر بتلاتے ہین کہ کوئی پارسا گڈرنی اس ندی کے پانی مین برہنہ غسل کرتی تہی یکایک اوس نے دیکہا کہ کوئی مرد اوسکے حسن کو دیکہہ رہا ہے اس پر امداد غیبی کی خواستگار ہوکر ندی مین غرق ہوگئی یہہ ندی ملک میواڑ مین ۱۲۰ میل کے فاصلہ تک بہتی ہے اور اوسمین جانب راست سے بیرس اور جانب چپ سے بوٹاسری شامل ہوئی ہین شمال مشرقی سمت مین بہتی ہے اور پہر جانب چپ سے اجمیر ندی اور چند نالے علاقہ جے پور کے اوسمین شامل ہوئے ہین ؂

شہر ٹونک پر مخرج سے ۲۳۵ میل کے فاصلہ پر اوسکا راستہ جنوب مشرق کو بدلا ہے پہر اون پہاڑون سے جنمین قلعہ رنتھمبور ہے گذر کر بعد طے ۳۲۰ میل عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۴ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۵۰ دقیقہ پر چمبل مین شامل ہوئی ہے کرنل مونس صاحب کی فوج ۱۸۰۴ء مین مفرور ہوئی اور ہلکر متعاقب تہا تب یہہ ندی حایل ہوئی تہی ۲۲ اگست کو ایسی چڑہی ہوئی تہی کہ دو روز تک گذر نہوا ؂

بیرس جسکو بیرج اور بیرس بہی کہتے ہین سلسلہ اراولی پہاڑ سے ملک میواڑ مین قصبہ گوگوندا سے چند میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۴۴ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۲ دقیقہ پر نکلی ہے اول شمال مشرق مین اور بعدہٗ جنوب مشرق مین بہتی ہے ؂

اثنار راستہ دو چہوٹی چہوٹی ندیان کہ شہر اودے پور کے تالاب سے نکلے ہین اوسمین شامل ہوتے ہین پہر وہ اودے سے کے تالاب اودے ساگر مین مغرب کی طرف سے داخل ہوئے اور اوسکے جنوب مشرقی گوشہ سے نکلکر خصوص شہر چیتوڑ تک زیادہ تر

شمال شرق مین بہتی ہے چیتوڑ سے آگے شمال کیطرف زیادہ رجوع ہوئی ہے آخرکار
عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۱۸ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۵ درجہ ۶ دقیقہ پر جانب راست
سے بناس مین شامل ہوتی ہے ٭

گمبھیر مالوہ مین قصبہ پٹا ہیڑہ سے ۲۲ میل جنوب مغرب مین عرض بلد شمالی
۲۴ درجہ ۲۰ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۴ درجہ ۴۰ دقیقہ پر نکلی ہے اور پینتالیس میل
تک شمال مغربی سمت مین بہکر چیتوڑ سے نصف میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ
۵۲ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۴ درجہ ۴۴ دقیقہ پر بیرس ندی مین شامل ہوئی ہے
قریب چیتوڑ کے نیمچ نصیر آباد کی سڑک پر اوسکا پختہ پل نو محرابون اور طرفین کے
برج اور دروازون کا ہے ٭

بان گنگا جسکو ڈنگن بہی کہتے ہین شمال مشرقی سرحد راج جے پور کے پہاڑون مین
ایک مقام تند کنڈ سے قریب قصبہ بیر آٹھہ کے نکلی ہے فاصلہ دراز تک تو صرف بطور
برساتی نالہ کے سمجھی جاتی ہے مخرج سے اسی میل کے فاصلہ پر قریب مان پور چہہ سوگز
عریض ہے یہان سے ساٹھہ میل پر اوسمین گمبھیر جانب راست سے شامل ہوئی ہے
اس موقع اتصال سے ۳۳ میل اور مخرج سے ۱۷۳ میل پر اوس سے سڑک آگرہ و
گوالیار متقاطع ہے آخرکار یہہ جانب راست سے عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ طول بلد
شرقی ۷۸ درجہ ۳۲ دقیقہ پر ۲۰۲ میل طے کرکے جمنا مین شامل ہوئی ہے یہہ ندی
صرف برسات مین بہت زور سے بہتی ہے گرمی مین خشک رہتی ہے اور ریتہ
بکثرت ہے ٭

لونی قصبہ پوہکر قریب اجمیر سے مغرب مین کوہ اراولی کے مغربی سمت سے عرض

بلد شمالی ۲۶ درجہ ۳۷ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۶ دقیقہ پر نکلی ہے اور بسبب شوریت پانی کے لونی یعنی نمکین نام پایا ہے کوہ ارابلی سے متوازی جنوب مغرب کیطرف بہتی ہے اور اثنائے راستہ اوسمین بہت ندیان اور نالے شامل ہوتے ہین اسطرح علاقہ جودھپور کے جنوب مشرقی زرخیز ملک مین روان ہوکر بعد طے تین سو میل کے کچھہ کے رنمین شامل ہوئی ہے اسکا کل طول ۳۲۰ میل ہے ؛

سابرمتی یہہ ندی قصبہ میرپور علاقہ اودے پور مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۴۴ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۳۰ دقیقہ پر نکلی ہے اور دوسو میل جنوبی سمت مین طے کرکے خلیج کیمبی مین عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۲۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۲ درجہ ۱۲ دقیقہ پر گری ہے ؛

سوکری یہہ ندی عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۲۴ دقیقہ پر نکلکر اور مغربی سمت مین علاقہ گوڈوار وجودھپور مین ۱۳۰ میل کا فاصلہ طے کرکے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۱ درجہ ۱۴ دقیقہ پر لونی ندی مین شامل ہوئی ہے ؛

بناس مغربی کوہ ارابلی کے مغربی سمت مین حدود اودے پور گوڈوار علاقہ جودھپور پر شہر اودے پور سے چالیس میل شمال مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۲ دقیقہ مین نکلی ہے اور ۱۸۰ میل جنوب مغربی سمت مین بہکر عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۴۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۱ درجہ ۱۵ دقیقہ پر کچھہ کے رن مین داخل ہوئی ڈیسہ کی چھاونی اس ندی کے کنارہ چپ پر واقع ہے ؛

و سابی و باونڈی و دئی و کہاری و کوٹاسری
کے سوائے وغیرہ چہوٹی اور برساتی ندیان اور بہت ہین کہ ذکر اونکا حسب موقع
کاٹلی
ہر ریاست کے ساتھہ جہین وسے واقع ہین آویگا ؛

فصل دوم

راجپوتون کے خاندان کا حال

ہنود کی ابتدائی چار قسمون مین سے دوم قسم یعنی کشتریون کی ایک شاخ راجپوت
ہین خاندان راجگان جسے راج کل کہتے ہین تعداد مین علی العموم چہتیس مشہور ہین
ہر ایک نسل کا گوترا چاریہ یعنی قاعدہ خاندانی بہ تشریح رسمیات مخصوص و عقاید مذہبی
و مسکن قدیم ہوتا ہے اگرچہ اب گوترا چاریہ کا استعمال صرف پروہتون پر منحصر رہگیا
ہے مگر لازم یہہ ہے کہ ہر ایک راجپوت کو معلوم ہو مگر اس جہل کے زمانہ مین تو یہہ
کیفیت ہوگئی ہے کہ اگر کسی رئیس سے گوترا چاریہ پوچہا جاوے تو وہ اپنے بہاٹ کو
نشان دیگا کہ یہہ جانتا ہے قرب و بعد خاندان کے دریافت کا یہی ذریعہ ہوتا ہے اور رسمیات
رشتہ داری مین اسی کی پابندی ہوتی ہے اور جہان کہین تفرقہ زمانہ سے اختلاف
واقع ہو جاتا ہے اسی کے ذریعہ سے اوسکا دفعیہ ہوتا ہے ؛
اکثر کل ساکھا پر منقسم ہوتے ہین اور ساکہا گوترون پر منقسم ہوتے ہین بعض کل جو مین
ساکہا نہین ہوئے ہین وے ایکا کہلاتے ہین چنانچہ ایک ثلث کل ایکا ہین چوراسی
اقوام تجارت پیشہ راجپوتون سے نکلے ہین اونکی فہرست بہی لکھی جاتی ہے کہ اونکے
ذریعہ سے بہی اکثر کلون کے نام قایم ہین - ابتدائی باشندگان ملک و صحرائی

وزراعت پیشہ اقوام کی فہرست بہی تکمیل مدعا کیواسطے لکہی جاتی ہے ؛
ابتدا مین صرف دو کل ایک سوریہ کل اور دوسرا چندر کل تہے اونمین چار اگنی کل شامل
ہوکر سب چھ کل ہوئے دیگر کل سوریہ اور چندر کلون کی شاخین ہین ؛

گرہیلوت جنکو گہیلوت بہی کہتے

ہین کرسی نامہ سورج بنشی خاندان رانا نسل

شاہی مالک چیتوڑ زیور چہتیس کل راجگان

حسب اقبال عوام الناس ونیز بموجب گوتر نسل کے راجگان اس نسل کے خاندان شمشی
رام کی خاص اولاد مین سمجھے جاتے ہین۔ رام سے لیکر سومترا تک جسکا پرانون کے
اخیر کرسی نامہ مین ذکر ہے پشتین ملائی گئی ہین ؛
راجہ کنک سین کیوقت سے جس نے سنہ عیسوی کی دوسری صدی مین اپنی قدیم
سلطنت کوسلہ کو چہوڑ کر سارشترہ مین سورج بنس کا راج قایم کیا جو انقلاب ونقل ممالک
ہوئے لکہے جاتے ہین ؛
اوس نے موقع براٹ پر کہ پانڈون کے بن باس کا مشہور مقام ہے اپنی ریاست
قایم کی اوسکی اولاد مین سے بجی نے چند پشت بعد بجی پورہ آباد کیا اور اوسکا خاندان
بلبہی راج کا فرمان روا ہو۔ اور بکرماجیتی سمت ۳۷۵ کے مطابق بلبہی سمت جاری
ہوا خاندان سارشتری کے ایک ہزار برس تک بلبہی مین حکومت رہی گجنی جسکو گنال
بہی کہتے ہین اونکا دوسرا دار الریاست ہوا جہان سے اخیر راجہ سلادتیہ کو پارتھی
حلہ آورون نے چہٹی صدی مین نکالا ؛
اوسکے بیٹے گرہ دیتہ نے کہ بعد وفات اپنے باپ کے پیدا ہوا تہا ایڈر کی چہوٹی ریاست

حاصل کی ۔ اوسکے نام سے اب یہہ نسل گرہیلوت مشہور ہوئے انقلاب زمانہ اور
نقل دارالریاست سے کہ ایڈر سے انندپور اہار عرف اہار کو ہوا بارہوین صدی تک
یہہ خاندان اہاریہ نام سے مشہور رہا اوسوقت مین اہروپ نامی بڑے بہائی
نے دعوی سند چیتوڑ چہوڑکر بزور بازو پرمار نسل کے موری رئیس سے ڈونگرپور
حاصل کیا اور اب تک بہ لقب اہاریہ اوسپر قابض ہین اور دوسرے بہائی مہوپ
نے سیسودہ مین ریاست بنائی کہ سیسودیہ خاندان گہیلوت اور اہاریہ دونون
پر فایق ہوئے ۔ اب اگرچہ کل نسل سیسودیہ کہلاتی ہے مگر گلون مین گہیلوت ہی
شمار کیا جاتا ہے گہیلوت کل چوبیس ساکہاؤن پر منقسم ہے منجملہ اونکے چند موجود ہین

۷ دہورنیہ	धोरानिया	ڈونگرپور مین	۱ اہاریہ	महारया
۸ گودہہ	गोधा	جنگل مین	۲ سنگولیہ	मंगोलिया
۹ مگراسہ	मगरासा	میواڑ مین	۳ سیسودیہ	सीसोदिया
۱۰ بہیلا	भीमला	مارواڑ مین	۴ پیپارہ	पीपारा
۱۱ کمکوتک	कमकोतक	تہوڑی تہوڑی ہین اور	۵ کلوم	कलूम
۱۲ کوٹیچہ	कोटेचा	زیادہ تر غیر معلوم ہین	۶ گہور	गहोर
۱۳ سورہ	सोरह			
۱۴ اوہر	उहर			
۱۵ اوسیبہ	उसेवा			
۱۶ نیرروپ	नीररूप			

[illegible]

नदोरया	۱۷ ندوریہ	
नधोता	۱۸ ندہوتہ	
ओजकरा	۱۹ اوجکرہ	
कुलचरा	۲۰ کولچرہ	غیر مستند ذاتین
दुसाद	۲۱ دوساد	
बटेवरा	۲۲ بیٹورہ	
पाहा	۲۳ پاہہ	
पूरोत	۲۴ پورروت	

یادو جنکو جادون بہی کہتے ہین यादु जादों

ہندوستان کی کل اقوام ہین یادو نہایت مشہور تہے بودہا کی اولاد کہ قمری نسل سے تہا اس لقب سے مشہور ہوئی ہے ؀

وفات کرشن کے بعد جب یودہشٹر اور بلدیو دہلی اور دوارکا سے کہ اون کے مقامات حکومت تہے نکالے گئے تو ملتان ہوکر سندہ کے پار چلے گئے چنانچہ وے دونون تو مفقود الخبر ہوگئے مگر پسران کرشن جو اونکے ساتہہ گئے تہے اول دوآبہ پنجاب کے یادو کا ڈانگ پر چندے قیام کرکے اور پہر سندہ کا عبور کرکے زابلستان مین پہونچے شہر غزنین آباد کیا اور سمرقند تک بود و باش کو اونکے ہندوستان کی بازگشت کرنیکا تو سبب تحقیق نہین ہے مگر دو امر سے خالی نہین یا تو یونانی رئیسون نے جو سکندر سے سو برس بعد اون ملکون مین حکمران تہے حملہ کیا ہوگا یا مذہب اسلام

کے زور سے اونکو ملک چھوڑنا پڑا ہوگا ؛
دریاے سندہ پر واپس آکر اونہون نے پنجاب پر قبضہ کیا اور سالباہن پور آباد
کیا وہان سے بہی نکالے گئے تو ستلج اور گاڑہا ندیون کا عبور کر کے ہندوستان
کے جنگل مین آئے وہان سے لانگہون کو جنہین جوہیا اور سوہیلا وغیرہ داخل تھے
خارج کر کے سمت ۱۲۱۲ مین تان نوت ویراول اور جیسلمیر آباد کیا کہ کرشن کی
اولاد کے بہاٹیون کا جیسلمیر دار الحکومت ہے ؛
جو شخص زابلستان سے نکالا گیا اوسکا نام بہاٹی تہا اس سبب سے حسب دستور
راجپوتون کا قدیم لقب یادو موقوف ہوکر بجاے اوسکے لقب جدید بہاٹی قایم
ہوا بہاٹیون نے گاڑہا ندی سے جنوب مین کل ملک پر قبضہ کرلیا مگر راٹہوڑون
کے آنے کے بعد اونکی طاقت بہت کم ہوگئی بہاٹیون سے دوم درجہ پر یادو نسل
مین جاریجہ ہین اونکی کیفیت بہی وہی ہے اوسی طرح کرشن کی اولاد مین ہین اور
بقیہ ہری کلون کے ساتھہ نقل وطن کیا مگر یقین ہوتا ہے کہ اونکا گروہ اتنا بڑا نہ تہا
جتنا بہاٹیون کا اور وے لب دریاے سندہ خصوص مغربی کنارہ پر سیوستہان
مین سکن گزین ہوئے اور سکندر کے وقت مین بہی اونہون نے اپنے بزرگون
کی عظمت کو ناموری اور زور آزمائی سے قایم رکہا ؛
شاہیس جسپر یونانی فوج حملہ آور ہوئی غالبًا ہری کل مین سے تہا اور جسکو یونانی
مورخون نے ہنی نگر لکہا ہے وہ شیام نگر یعنی دار الحکومت شیام تہا کرشن کو ہری
بہی کہتے ہین اور بسبب سیاہ رنگ کے اوسکا نہایت مشہور لقب شیام تہا
اسواسطے جاریجہ راجپوت شیام پوترہ کہلاتے ہین اور اونکے رئیس بلقب شیام

مشہور ہین حال کے جاریجہ راجپوتون نے جو اتفاقات زمانہ سے سندہ کے
مسلمانون مین مل گئے ہین کسیقدر جہل سے اور کسیقدر بنظر اخفاے ذلت خلوص
خاندان کا دعوی چہوڑ دیا ہے اون کا رئیس کہتا ہے کہ شیام شہر سے آئے ہین
اور ایرانی جمشید کے خاندان مین سے ہین اس سبب سے لفظ شیام کو جام کر دیا
ہے کہ اس لقب سے جاریجہ کی چہوٹی ریاستین جام راج کر کے مشہور ہین ؛
یادو نسل مین سے زیادہ مشہور تو یہی دو ہین مگر اور بہی ہین جو ابتک یادو کہلاتے
ہین - انمین سب سے بڑا قرولی کا رئیس ہے ؛
یادو کا یہہ خاندان برج سرسینی کی حد سے کہ متہرا کے گرد چوراسی کوس تک ہے اور
اونکے بزرگ بہی وہان ہی رہتے تہے باہر نہین گیا ہے سابقًا بیانہ مین تہے جب وہان سے
نکالے گئے تو قرولی واقع مغرب اور سبل گڈہ واقع مشرق دریاے چمبل مین قایم
ہوئے - سبل گڈہ کا ملک جسے یادو وتی کہتے ہین اس خاندان سے مہاراجہ
سیندہیہ نے چہین لیا ہے - سرمتہرا مین خاندان قرولی کی چہوٹی شاخ کی ریاست ہے
یادو کل کے لوگ ہندوستان مین پہیلے ہوئے ہین اور مرہٹون مین سے بہی بڑے
رئیس اسی نسل سے ہین - یادو نسل کے آٹھہ ساکہا یعنی شاخین ہین ؛

یاد़ु	۱ یادو	رئیس قرولی	मदेचा	۵ مدیچہ	نیر سلوم
भाठी	۲ بہاٹی	رئیس جیسلمیر	विदमुन	۶ بدمن	
जारेजा	۳ جاریجہ	رئیس کچہہ بہوج	बुद्दा	۷ بودا	
समनीजा	۴ سمیجہ	مسلمان سندہ	सोहा	۸ سوہا	

تنور
तंवर

تنورون کو اگرچہ قبول کرتے ہین کہ یادو کی شاخ ہے مگر بہترین محققان نے منجملہ
چہتیس نسلون کے لکہا ہے اور اونکی شہرت سے واقع مین وے اسکے مستحق ہین ؛
تنورون کے خاندان کا نکاس کسی تاریخ سے تحقیق نہین ہوا پس ہمکو بردئے کے اس
قول پر کہ وے پانڈون مین سے نکلے ہین قناعت کرنی چاہئے ؛
اگر صرف ایک بکرما دیتہ جسکا سنہ عیسوی سن سے چہپن برس پیشتر شروع ہوا ہے
اس خاندان کا فخر ہوتا تو بہی یہہ خاندان اعلی ترین رتبہ کا ہو سکتا تہا مگر اوسکی عظمت
کی تائید کیواسطے ایسے ہی صدہا ذریعے موجود ہین ۔ دہلی قدیم اندرپرست جسکو
یودہشٹر نے آباد کیا تہا اور حسب روایت آٹہہ صدی تک ویران رہی تہی اوسکو
اننگ پال تنور نے سمت ۸۲۸ مین پہر آباد کیا اوسکے بعد رئیسون کی بیس پشتین
ہوئین آخرین رئیس پہر آننگ پال نامی سمت ۱۲۲۰ مین ہوا وہ لاولد تہا اس سبب سے
اپنے نواسہ پرتہی راج چوہان کو مسند نشین کرکے خود تارک ہوگیا تنورون کی کوئی
خود اختیار ریاست نہین ہے تاہم تنور لوگ پانڈونکی نسل اور بکرما دیتہ کی اولاد
مین ہونیکے اور اخیر مین ہندوستان کی فرمان روائی کرنیکے بہت نازان ہین اور
اس نام کے عاشق ہین اگر تسلیم کیا جاوے کہ آننگ پال تنور اوسی خاندان مین سے
تہا جس نے اندرپرست کو آباد کیا اور یودہشٹر کی اولاد ۲۲۵۰ سال بعد اوسی کی
مسند پر بیٹہے تہے تو واقعی یہہ ایسا ماجرا ہے کہ اوسکی تاریخ مین نظیر نہین ہے اور
حقیقت مین یہہ امر مقبول العوام ہے ؛
اب تنورون کی صرف دو ریاستین ہین تنور گڈہ کنارہ راست دریاے چمبل پر

جہان اوسکا جمنا سے اتصال ہوا ہے - پاٹن توراواٹی علاقہ جلیپور جسکا رئیس شاہان دہلی کے خاندان سے قربت کا دعوی کرتا ہے ؛

راٹہوڑ राठोड़

اس مشہور نسل کی ابتدا مشتبہ ہے اونکے کرسی نامہ سے تو رام کے دوسر خلف کوش کی اولاد مین سے معلوم ہوتی ہے اور اس وجہہ سے سورج بنسی ہین مگر اونکے بہاٹ اسبات کو قبول نہین کرتے - اگرچہ واقعی کش کی اولاد مین ہین مگر کسیب نسل شمسی کی اولاد ونحتریت سے سمجہے جاتے ہین اسواسطے ہرن کشیب کی اولاد دیت کی پیدایش ہونے سے بدنام ہے - اونکا او جمید کی اولاد کشینب نسل کے جانشین ہوکر بانی شہر قنوج ہونا عجیب ہے بعض مورخون نے راٹہورن کو کوشک نسل مین سے لکہا ہے ؛

راٹہورون کا قدیم وطن گدہی پور یعنی قنوج ہے جہان وے پانچوین صدی مین حکمران تہے اور اگرچہ وے اوسوقت سے پہلے کوسلہ یعنی آلو دہیا کے راجون کی نسل مین بتلاتے ہین مگر اوسکی تصدیق نہین ؛

پانچوین صدی سے اونکی تاریخ تاریکی سے نکلکر صاف ہوگئی ہے ہندوستان فتح تاتاریون کے زمانہ کے قریب راٹہوڑون نے دہلی کے تنور وچوہان بادشاہان اور انہلواڑہ کے بالیکا نسل کے ساتہہ راجگان ہند پر حکمرانی کرنے کے واسطے زور آزمائی کی ہے ؛

اس حکومت کی نزاع نے اون سبکو برباد کردیا اندرونی شورش سے ضعیف ہوکر دہلی کے چوہان نے شکست کہائی اور اوسکے مرنے ہی شمال مغربی حد ٹوٹ گئی

دہلی کے بعد قنوج کی نوبت آئی جب اوسکا آخرین رئیس جے چند دریاے گنگ مین
غرق ہوا اوسکا بیٹا مارستہل یعنی سرزمین موت مین پناہ پذیر ہوا ❊
اس لڑکے کا نام شیوجی تہا اوس نے منڈورکی پریہارون کی جگہہ ماروار
مین راٹہوڑون کا خاندان قایم کیا ❊
یہان بہی اونہون نے اپنی ویسی ہی جنگ آوری کی ہمت دکہلائی ❊
اب بہی جیسے لوگ شیوجی کے خاندان مین ملتے ہین اون سے زیادہ بہادر کوئی
نہین ہے - مغل شاہنشاہون کے فتوحات مین سے عنقریب نصف راٹہوڑون
کی لاکہ تلوارون کے زور سے ہوئے ہین اسمین شک نہین کہ شیوجی کی اولاد
کے پچاس ہزار آدمی ایک دفعہ جمع ہوئے تہے راٹہوڑون کے چوبیس ساکہا
حسب تفصیل ذیل ہین ❊

१	دہاندل	धांदल	२	بہدیل	भदेल
३	چکت	चकित	४	دوہوریہ	दूहरया
५	کہوکرہ	खोकरा	६	بڈرہ	बहरा
७	چجیرہ	चजीरा	८	رام دیو	राम देव
९	کبریا	कबरया	१०	ہتوندیا	हतूंदिया
११	ملاوت	मलावत	१२	سنڈو	संदु
१३	کدیچہ	कदेचा	१४	مہولی	महोली
१५	گوگا دیو	गोगा देव	१६	مہیچہ	महेचा
१७	جے سنگا	जेसिंगा	१८	مورسیہ	मुरसिया

۱۹ جوبسیہ   ۲۰ جورہ

जोवासिया   जोरा

چار دیگر غیر معلوم ہین

راٹھوروں کا گوترا چاریہ — گوتما گوتر — مردوندنی ساکہا — شکراچاریہ گورو گرڑپت اگنی پنکہنی دیوی ॥

गोतमा गोत्र मद्दुबंदना शाखा शुक्राचार्य गुरु गरुड़पत अग्नि पंखनी देवी

कछुवाहा کشواہہ جسے کچواہہ بہی کہتے ہین कशवाहा

رام کے دوسرے پسر کش سے کشواہا نسل پیدا ہوئی ہے جسطرح میواڑ کے رئیس لَو کی اولاد مین ہونے سے لواہہ کہلاتے ہین کش کی اولاد کشواہہ کہلاتی ہے ॥ کوسلہ سے دو خاندانون نے نقل وطن کیا تہا ایک نے سون ندی پر رہتاس آباد کیا۔ دوسرے نے کوہاری ندی کے نالون پر بمقام لاہر سکونت اختیار کی کچہہ عرصہ بعد اونہون نے مشہور راجہ نل کا مسکن قلعہ نرور تعمیر کیا کہ اوسکی اولاد قلعہ مذکور پر کل زمانہ انقلاب تاتاری و مغلیہ مین قابض رہی اخیر مین مرہٹون نے اونکو خارج کیا اب نرور کا قلعہ مہاراجہ سیندہیہ کے قبضہ مین ہے ॥

دسوین صدی مین اس خاندان کی ایک شاخ نے وہان سے علیحدہ ہوکر اور راجور کے قدیم باشندگان قوم مینہ و بڈگوجر راجپوتون کو بیدخل کرکے آمیر کی ریاست قایم کی ॥

بارہوین صدی مین کشواہہ راجپوت دہلی کے چوہان بادشاہ کے امراء عظام

گوگاوت ــــ کھوسیانی ــــ کہوسیاوت ــــ شیوبرن پوتہ ــــ بنبیر پوتہ اور سجاسے انکے کوٹھریان مفصلہ ذیل لکھی ہین ؞

نمبر	نام کوٹھری	ہندی مین نام کوٹھری	نام جاگیر	ہندی مین نام جاگیر	آمدنی سالانہ جاگیردار اول	تعداد جاگیرداران ماتحت	کل خاندان کی آمدنی	کیفیت
۱	پورنملوت	पूरन मलोत	نمیرہ	नीमेरा	عــ ہزار	ایک	عــ ہزار	
۲	بہیم پور	भीमपुर	معدوم					
۳	راجاوت	राजावत	جہلائے	झिलाय	عــ	عــ	ایک لکھہ [illegible]	
۴	پرتاپ جی	परताप जी	معدوم					
۵	شیام داس جی	श्यामदास जी	معدوم					

اگنی کُل

अग्निकुल

چار خاندانون کو ہندو مورخون نے اگنی کُل یعنی آتشی نسل قرار دیا ہے پرمار پریہار چلوک جسے سولنکی کہتے ہین ــ چوہان روسا اگنی کل کے نہایت قدیمی کتبی یا لے حروف مین جہان کہین بودہ مذہب تہا ملتے ہین اونکو جو تکشک کی نسل مین بتلاتے ہین اسکی تصدیق اسطرح پر ہوتی ہے کہ اگنی کل وہی نسلین ہین جنہون نے حضرت عیسی مسیح سے دو صدی پیشتر ہندوستان کو فتح کیا تہا ــ اوسی زمانہ مین پارسنا تیئیسوان بودہ بشکل سانپ ہندوستان مین پیدا ہوا تہا تکشک کا مع ہنگل کتاب کے جو کرشن کے گرڑ کو پائی تہی بہاگ جانا دلیل اسکی ہے کہ پیروان پارسوا مجسم بشکل سانپ اور رہرائیان کرشن نامزد گرڑ کے درمیان مجادلہ تہا ؞

قمری قوم کی مہلک جنگ وجدل کے اخیر مین پرستندگان شمس نے تو غالباً اپنا اقتدار
پھر حاصل کر لیا مگر اگنی کل کی پیدایش خاص اس غرض سے بتلاتے ہین کہ بال یا اللہ
کو دیت یعنی دہریون سے محفوظ رکھنے کیواسطے ہوئے تھے ؛

کوہ آبو پر جسکا اصلی نام اربدہ ہے پرستندگان شمس اور دہریون کی لڑائی
ہوئی تھی - پیروان مذہب بودہ تو اوسکو اپنے اول بودہ مسمی آدناتھ سے منسوب
کرتے ہین اور برہمن ایشور یا اچلیش مخصوص الموقع دیوتا سے جس اگنی کنڈ سے
برہمنون نے چار نسلون کو اچلیش اور معتقدان کثیر المعبود کیطرف سے بمقابلہ
تکشک نامی سانپون یعنی واحد پرست بودھون کے سرگروہ کی لڑائی کرنیکے واسطے
پیدا کیا تھا اوسکو آبو کے شکہر پر اب بھی دکھلایا کرتے ہین ؛

اس پیدایش کا تخمیناً زمانہ تو دریافت ہوا ہے مگر تعجب یہہ ہے کہ اگنی کل کے چند
رئیس مسلمانون کی فتح کے وقت تک بودہ یعنی جین دہرم رکھتے تھے ؛

پرمار قوم جیسے نام سے معلوم ہوتی ہے مقدم جنگ آور نہ تھی مگر اگنی کلون مین سب سے
زیادہ طاقت ور تھی اوسکے پینتیس ساکھا ہوئے ہین اور اکثر نے اونمین سے
بڑے ملکون پر راج کیا ہے - قدیم مقولہ ہے کہ دنیا پرمارون کی ہے اور نو کوٹی
مارستھل سے بھی یہی مراد ہے کہ ستلج سے سمندر تک کی زمین اس نسل کے
نو راجون مین منقسم تھی ؛

اونکی چودہ دار الحکومت حسب تفصیل ذیل تھی ؛

مہیشر — دہار — منڈو — اوجین — چندربہاگا — چیتوڑ — آبو

आबू चीतोड़ चंद्रभागा उज्जेन मंड्ड धार महेश्वर

چندراوتی ۔۔ سوسیدنہ ۔۔ پرماوتی ۔۔ امرکوٹ ۔۔ بیکھر ۔۔ لودروہ ۔۔ پٹن

पहन लोदरवा वेखर अमरकोट परमावती मौ मेदना चंद्रावती

انمین سے بعض کو اونہون نے فتح کیا تہا اور بعض کو آباد کیا تہا اگرچہ پرمارون
کا خاندان انہلواڑہ کے سولنکی راجگان کے برابر دولتمند اور چوہان کے برابر
باتجمل کبہی نہین ہوا مگر اونکی سلطنت دونون سے وسیع تر تہی اور زیادہ تر استقلال
پاگئی تہی اور پرمارون سے کہ اگلی کل مین سب سے اخیر اور کمتر ہین بہرصورت فایق
تہی کہ عرصہ تک اونکو اپنے تحت مین خراج گذار رکہا ہے ؁
دہیشر کہ راجگان ہیا کی قدیم تخت گاہ تہی پرمارون کی اول دارالریاست ہوئی
بعدازان اونہون نے بندیاچل کے اوپر دہارانگر اور منڈو آباد کی اور اوجین
کو بہی کہ بکرم راجا کا دارالحکومت اور ہندوستان کا اول مناظرہ گاہ تہا اونہین
کا آباد کیا بتلاتے ہین ان راجون کے عہد کی تاریخ شاید ہے کہ ساتوین صدی
سے بہی پیشتر کی ثابت ہو ؁
راجہ بہوج کا زمانہ تو تحقیق ہوگیا ہے یعنی ایک کتبہ سمت کا نکلا ہے اوس سے چیتوڑ
کے پرماون کے اخیر راجہ کے مرنے اور گہیلوتون کے جانشین ہونیکی تاریخ
پائی جاتی ہے ؁
پرمارون کی عملداری کی حد نربدا ندی تک ہی نہ تہی کتبہ مذکور الصدر کے زمانہ
مین رام پرمار تلنگانہ مین حکمران تہا ۔ اور چند نامی چوہان بہاٹ نے اوس کو
کل ہندوستان کا راجہ اور گروہ کثیر روساء کا کہ اوسکے انتقال پر خودسر ہوگئے
سرگروہ لکہا ہے وہی بہاٹ لکہتا ہے کہ پرمارون نے از خود ایسا کیا تہا مگر

گہیلوتون سنے چیتوڑ پر زبردستی قبضہ کیا اس سے ثابت نہے کہ رام کا جانشین
ایسی سلطنت پر قادر نہوسکا ٭
جبتک ہنود کا علم قایم ہے بہوج پرمار اور اوسکے نورتن یعنی نوعالم شخصون کا نام
ہستی کے صفحے سے زائل نہین ہوسکتا مگر البتہ یہہ شک ہے کہ اس نام کے تین
راجہ ہوئے ہین اور ہر ایک اونہین سے علم کا قدردان ہوا ہے معلوم نہین وہ
بہوج جو سب سے زیادہ عالم اور مشہور ہنر پرور ہوا ہے کونسا تہا ٭
چندرگپت جسکو سکندر کا مخالف سمجہتے ہین قوم سے موری تہا اوسکو تکشک نسل
مین بتلاتے ہین پرمارون کے قدیم کتبہ سے کہ موری اونہین کی بڑی شاخ
ہے اوسکا نشستہ اور تکشک نسل سے ہونا پایا جاتا ہے اور جو کتبہ اونکی
دارالریاست چیتوڑ سے نکلا ہے اوس سے بہی یہی امر ثابت ہوتا ہے ٭
بکرماجیت کا فتح کرنیوالا سالباہن تکشک تہا اوسکے سن نے دکہن کے تنورون
کے سنہ کو موقوف کردیا۔ پرمارون کی عظمت ظاہر کرنے کے واسطے اب اونکی
ایک بہی خوداختیار ریاست نہین ہے اونکے اقتدار کا دفتر صرف مسمار مکانات
موجود ہین ٭
ہندوستان کے جنگل مین دہات کا رئیس اس شاہی نسل کا نمونہ رہگیا ہے
اور اوس راجہ کی اولاد جس نے ہمایون کو جب تخت تیموریہ سے خارج ہوکر گیا پناہ
دی اور جسکی دارالریاست امرکوٹ مین اکبر پیدا ہوا تہا معرض زوال مین آکر بلوچ
حاکمون کے مطیع و دست نگر ہوئے تہے ٭
پرمارون کی پنتیش ساکہا مین سنے دہل مقدم ہے کہ اس شاخ کے رئیس چندراوتی

واقع دامن کوہ ارابلی کے حکمران رہے ہین ؎
بجولی کا راو کہ رانا صاحب میواڑ کے دربار کے سولہ سردارون مین سے ہی
دہار کے قدیم خاندان سے پرمار ہے اور شاید کل نسل مین وہی ایک معزز قایمقام
رہا ہے ؎

پرمارونکی پینتیس ساکہا

मोरी	موری	جسمین چندرگپت اور راجگان چیتوڑ جو گہیلوتون سے پیشتر تہے ہوئے ہین ؎
सोढा	سوڈا	جکو سکندر نے سوگدی لکہا ہے روسار دہات و ہست بند سے تہا ؎
सांकला	سانکلہ	روسار پونگل و مار واڑ ؎
खेर	کہیر	دار الریاست کہیرالو ؎
ऊमरा सूमरा	اومرہ سومرہ	سابقا جنگل مین تہے اب مسلمان ہین ؎
विहिल बिहिल	ویل	جسے بہل بہی کہتے ہین روسار چندراوتی ؎
मे पावत	مئی پاوت	رئیس حال بجولی واقع میواڑ ؎
बलहार	بلہار	دشت شمالی ؎
काबा	کابہ	قدیم زمانہ مین سارشترہ مین مشہور تہے اب سروہی مین ہین ؎
खोमता	اومتہ	روسار اومت واڑہ واقع مالوہ کہ بارہ پشت سے وہان مین اب پرمارون کے قبضہ مین سب سے زیادہ

ملک اودمت واڑہ کا ہے مگر سنہ ۱۸۱۸ء کی لڑائی کے بعد انگریزون کے قبضہ مین آنے سے خود اختیار نہین رہی

مالوہ مین چھوٹے گراسیہ دار ہین:

ریہار	रेहार
ڈہونڈہ	ढूंडा
سرتیہ	सरतिया
ہریآر	हरिआर

علاوہ انکے دیگر نامعلوم شل

چانونڈہ	کہیجر	سگرا	برکوٹہ
चाबंडा	खेजर	सुगरा	बरकोटा
پونی	سامپل	بہیبہ	کلپوسر
पूनि	साम्पल	भीबा	कलपूसर
کلموہ	کوہیلا	پیا	کہوریہ
कलमोह	कोहिला	पया	कहोरया
دہند	دیبہ	برہر	جیپرہ
धंद	देबा	बरहर	जीपरा
پوسرہ	دہونتہ	ریکموہ	تیکہ
पोसरा	धुन्ता	रिकमवा	तेका

اکثر ان مین سے مسلمان ہین اور بعض آلضوب دریاے سندہ ہین۔

چوہان جنکا اصلی نام چھومان ہے चहमान

اگنی کلون مین سب سے زیادہ بہادر چوہان ہین بلکہ کل راجپوتون سے اونکی دلیری وجوانمردی فایق ہے اگرچہ راٹھوڑ بہت بہادری کا دم بھرتے ہین مگر چوہان اون سے بھی سبقت لیگئے ہین - ہاڈا و کہیچی و دیورا و سونی گرہ - اور دیگر چوبیس شاخون مین سے ہر ایک کی جنگ آوری کے واقعات بہاٹون کی تصنیفات سے بخوبی عیان ہین -

لفظ چوہان کا مخرج چتر بہوجا چتر و بہا ہیر یعنی جنگ اور چار دست ہے جب دیتون سے لڑائی ہوئی سب ہار گئے مگر چوہانون نے کہ برہمنون کی اخیر پیدایش ہین شکست نہ کھائی -

واسطے اظہار عظمت کوہ آبو کے کہ مثل سومیر و کیلاش کے بوجہ بود و باش اچلیش کے پہاڑون کا گرو سمجہا جاتا ہے چوہانون کی پیدایش کی مختصر کیفیت لکہنی واجب ہے - آبو پر ایک روز برت کرنے سے انسان کے کل گناہ معاف ہو جاتے ہین اور ایک سال وہان رہنے سے نوع بشر کا گرو ہو جاتا ہے -

باوصف فضیلت کوہ آبو کے اور باینہمہ کہ منی لوگ کل خواہشون سے مبرا تہے اور مادہ گاؤ کے شیر اور پہل پہول اور کند یعنی بیخ نباتات سے غذا حاصل کرتے تہے دیتون نے اونکی آسایش پر حسد کرکے جگ کو خراب کیا اور دیوتون کا حصہ خراب کر دیا -

برہمنون نے گوشہ نیرت یعنی جنوب مغرب مین ہون کے مصالحہ کے واسطے غار کھودا مگر دیتون نے طوفان برپا کرکے ہوا کو تاریک کر دیا خاک کا بادل بندہ گیا

گندگی خون ہڈیان اور گوشت کی بارش ہوئی اور ہر طرح کی ناپاکی پیدا ہوئی عبادت
اور ریاضت کچھہ کار آمد نہوئی برہمنون نے پہر بہترک آگ جلائی اور اگنی کنڈ کی گرد
جمع ہوکر مہادیو سے التجا کی آتشی چشمہ سے ایک سورت نکلی مگر اوسکا جنگ آوری
کا بشرہ نہ تہا برہمنون نے اوسکو دروازہ کا محافظ بنا کر بٹہا دیا اس سبب سے اوس کا
پرتیہار دوار یعنی دربان جواب پریہار کہلاتا ہے نام رکہا گیا۔ دوسرا پیدا ہوا
اور چلو یعنی کف دست سے بنا اسواسطے چالوکہ نام رکھا گیا۔ تیسرا پرمار یعنی اول
مارنیوالا نامزد ہوا ان سب نے ملکر دیتون پر حملہ کیا مگر غالب نہ آئی۔ پہر بشسٹ
نے کنول پر بیٹھہ کر بیدی تیار کی اور دیوتاؤن کو مدد کے واسطے بلایا جب اوس نے
منتر اوچارن کیے۔ ایک شکل دراز قامت بلند پیشانی سیہ مو مدور چشم کشادہ
سینہ خروشان مہیب زرہ بکتر پہنے ہوئے کمان مع ترکش پر از تیر ایک ہاتھہ
مین اور دوسرے مین چکر چترنگ یعنی چار عضو پیدا ہوئے اور اوسکا نام چوہان
رکہا گیا۔

جب چوہان دیتون کے مقابلہ کیواسطے بہیجا گیا بشسٹ نے دعا مانگی کہ میری
آسا یعنی امید پوری ہو کہ اس سے چوہانون کے کل دیبی آساپورنا ہوئے شکتی
دیوی یعنی معبود طاقت نے ترشول لیکر بسواری شیر نزول کیا اور جسطرح آسا
پورنا و کالکائی اونکی عرض پر توجہہ کی اوسی طرح اوس نے چوہانون کی امداد کی
وہ دیتون پر حملہ آور ہوا اونکے سرغنون کو مار ڈالا باقیماندہ سفر در جہنم واصل ہوئے
انہل نے دیتون کو مارا تہا برہمن خوش ہوئے اوسکی نسل مین پرتہوی راج تہا
چوہانون کے کرسی نامہ مین انہل سے پرتہوی راج تک اونتالیس پشتین لکہی ہین

مگر یہہ سلسلہ صحیح نہین معلوم ہوتا ہے کیونکہ اونکی پیدایش بکرماجیت سے صدہا
سال پیشتر ہوئی بتلاتے ہین پس ہم یہہ کہہ سکتے ہین کہ یہہ لوگ تکشک نسل مین سے
ابتداءِ زمانہ مین ہندوستان پر حملہ آور ہوئے تہے چوہانون کے نامور راجہ اجی پال
نے اجمیر آباد کیا تہا مگر قصبہ سانبہر جو سانبہر جہیل کے کنارہ پر ہے غالبًا اجمیر سے
بہی پیشتر موجود تہا اور اوسکے سبب سے اس نسل کے راجون کو سانبہری راؤ
کا لقب ملا ہے تاوقتیکہ پرتہوی راج نے دہلی کو نقل دار الحکومت کرکے اپنا آخرین
عظمت وجلال حاصل کیا چوہانون کی حکومت کے یہی دو بڑے مقامات تہے۔
اکثر رئیس ہوئے ہین جنکے مہمات سے چوہانون کی تاریخ مملو ہے۔ اول تو مانک راے
نے مسلمانون کا مقابلہ کیا تہا۔ دوسرے خود مسلمانون کی تاریخ سے ثابت ہے کہ
دہرما دہراج خلف بیسلدیو راجہ اجمیر نے محمود غزنوی کا نہایت سختی سے مقابلہ کیا
تہا کہ اوسکو بہاگنا پڑا اور حالت فرار مین جب سارشترہ کو جاتا تہا اوسکے ہاتھ
سے بڑی ذلت اوٹھائی۔
غالبًا مانک راے پر قاسم جو ولید کا سپہ سالار تہا سنہ ہجری کی اول صدی کے
اختتام پر حملہ آور ہوا تہا۔ اور دوسرا حملہ چوتھی صدی کے اخیر مین ہوا تیسرا بیسلدیو
کے زمانہ مین ہوا کہ اوس نے مخالفان مذہب کے مقابلہ کیواسطے اپنے تحت مین بہت
راجپوت رئیس جمع کئے۔ اس مقابلہ مین اودے دت پرمار چوہانون کا مددگار تہا
۔ چونکہ اوسکی وفات سنہ ۹۶ عیسوی مین تحقیق ہوئی ہے یہہ اجتماع محمود سے جو تیسرا
بادشاہ مودود کے مقابلہ کیواسطے ہوا تہا۔ اور اسی فتح کا ذکر دہلی کی قدیمی لاٹھ
کے کتبہ پر ہے۔

چوہانون کی چوبیس شاخین ہوئی ہین اونمین سے منجملہ موجودین نہایت مشہور کوٹہ
و بوندی کی ریاستین ہین اونہون نے چوہانون کی قدیم بہادری کو بڑی نیکنامی سے
قایم رکہا ہے ضعیف العمر شاہجہان بادشاہ کی رفاقت مین بمقابلہ اوسکے خلف ناخلف
اورنگ زیب کے چہہ بہائیون نے جان دی تہی مگر اون مین سے صرف ایک اتفاقاً
جان بر ہوگیا۔

گاگرون اور راگہوگڑہ کی کہیچی اور سروہی کی دیوڑہ راجالور کی سوناگرا اور سانچور اور
سوئی باہ کے چوہان اور بپاواگڑہ کی پونیچہ راجپوتون کے نام بہادری اور جوانمردی
سے زندۂ دوام ہین۔ ان خاندانون مین سے اکثر اب بہی ویسے ہی بہادر ہین جیسے
پرتہی راج کے زمانہ مین تہے۔

اکثر چوہان سردارون نے زمین ندینے کی غرض سے اپنا مذہب بکہو دیا ہے قایم خانے
وسروانے وکرر والی وبیدوان کہ زیادہ تر انہین سے شیخاواٹی مین رہتے ہین۔

کم سے کم بیس مشہور ترین راجپوتون نے تبدیل مذہب کیا ہے مگر راجپوتون کے اعتقاد
کے خلاف نہین ہے کیونکہ منو کی ہدایت ہے کہ زمین کی خاطر جورو بہی چہوڑ دینی چاہیئے
اس قول پر اول پرتہی راج کے بہتیجے ایشرداس نے عمل کیا تہا۔

چوہانون کی چوبیس ساکہا

چوہان	ہاڑا	کہیچی	سونیگرہ	دیورہ	پابیہ
चोहान	हाड़ा	खीची	सोनीगरा	देवरा	पाबया
گویلوال	بہدوریہ	نربان	ملانی	پوربیہ	سورہ
गोयलवाल	भदोरिया	निरवान	मलानी	पुरबया	सूरा

مدرایچہ سنگرایچہ بھورایچہ بلایچہ تسیرا چچیرہ

चचेरा तसीरा विलायचा मूरायचा संगरायचा मदरायचा

روسپہ چندو نکوسپہ بھاور باکیت ساچورہ

साचोरा बांकेत भावर निकुम्प चंदू रोसपा

چالک جنہین سولنکی کہتے ہین

चालुक

اگرچہ اگنی کُل کی اس نسل کی تاریخ اوس مدت قدامت تک تحقیق نہین ہے جسکی پڑہار اور چوہان کی معلوم ہے - مگر سبب اسکا صرف یہی ہے کہ اونکی کتابین نہین ملتی ہین ورنہ اونکی عظمت و شہرت مین کسیطرح کوتاہی نہین ہے - بہاٹون کی روایت کی بموجب سولنکی قبل اسکے کہ راٹہوڑ قنوج پر قابض ہوئے - سور شہر لب دریاے گنگ کے راجہ تہے سولنکیون کا گوتراچار یہ -

مادونی ساکہا بہاردواج گوتر گڈہ لوکوٹ یعنی لاہور نکاس سرسوتی ندی

सरस्वती नदी लवकोट भारद्वाज गोत्र मादूनी साखा

شیام بید کپلیشر دیو کردومنی رکہیشر تین پرور زنار کیونج دیوی

कोंजदेवी परवर रुदोमुनि कपलेश्वर श्याम वेद

منی پال پوتر کرسی نامہ سے تصدیق ہوتی ہے کہ لوکوٹ جسے لاہور کہتے ہین

मैपाल पुत्र

اونکا مسکن تہا اسواسطے اونکے ساکہا مثل چوہانون کے مادونی ہے تحقیق ہے کہ آٹھوین صدی مین لانگہا اور توگرہ - دو قومین ملتان اور قرب و جوار کے ملک مین رہتی تہین - اور جب بہاٹیون نے جنگل مین بود و باش اختیار کی اون کی بڑی مخالف تہین اور یہی لوگ کلیان واقع ساحل ملابار کے راجہ تہے

کہ اس سندہ مین قدیمی عظمت وشوکت اون کی اب تک نمایان ہے ۔ سمت ۹۰ء
مین بہوج راج جو چارونمین اخیر تہا معزول ہوا اور ہیولراج سولنکی بجاے اوسکے قایم ہوا مولراج نے انہلواڑہ
مین اٹہاون برس حکومت کی اوسکے پسر چاونڈ راے کے عہد حکومت مین محمود غزنوی
انہلواڑہ پر حملہ آور ہوا ۔ اور اوسکی دولت سے چند مکانات بطور یادگار فتوحات
خود تعمیر کئے منجملہ اونکے ایک تعمیر بنام نہاد عروس ہشتی ایسی عمدہ تہی کہ اوسکی عظمت
کو انسان کی بنائی ہوئی چیزون مین سے شاید کوئی پہونچ سکے ۔ مسلمان مورخون
نے دولت معزوتہ کی تعداد اس کثرت سے لکہی ہے کہ یکایک یقین نہین آتا مگر
جب انہلواڑہ کی تجارت پر غور کیا جاوے تو اونکی تحریر مین کچہہ مبالغہ نہین معلوم
ہوتا ہے بعد مراجعت محمود کے انہلواڑہ مین پہر وہی رونق ہوئی اور سدراے
جے سنگہ کہ بانی ریاست سے ساتوین پشت مین تہا پہر فرمان رواے ہندوستان
ہوا ۔ کرناٹک سے دامن کوہ ہمالیہ تک بایکس ۲۲ ریاستین اونکے تحت حکومت مین ہوگئین
مگر اوسکے بیوقوف جانشین نے چوہان پرتہی راج کو ناراض کردیا کہ کومرپال نامی خاندان
پرتہی راج چوہان کا ایک شخص سولنکی خاندان مین بیٹہنے ہوگیا تہا یعنی اوس نے مسند
انہلواڑہ پر بیٹہہ کر سولنکی کی پگڑی باندہی اور اوسی خاندان مین شامل ہوگیا کومرپال
اور سدہ راے دونون بودہ مذہب کے معتقد تہے اونکے زمانہ کی تعمیرات صنعت
وعظمت مین تعریف کے لایق ہین ۔
شہاب الدین کی فوج کے افسر کومرپال کے عہد حکومت کے اخرین زمانہ مین خلل انداز
ہوئے اوسکے جانشین بالو مولدیو کے ساتہہ ۱۲۹۷ء مین یہہ خاندان ختم ہوا اور
سدہ راے کی اولاد مین سے باگہیلہ کا نیا خاندان بیسلدیو سے پیدا ہوا اگرچہ مذہبی

جو نقصان عاید ہوئے تھے اونکا دفعیہ ہونے لگا اور مندر سومناتھ نے تباہی سے
نجات پاکر پھر فروغ حاصل کیا اور بالکارایون کی سلطنت نے پھر رونق پکڑی آخرش
چوتھے راجہ گیہل کرن کے زمانہ مین ملک الموت نے بشکل علاوالدین پھر دورہ کیا اور
سلطنت انہلواڑہ کو تباہ کردیا گجرات اور سارشٹرہ کی زرخیز سرزمین وآبادان و
مالا مال شہرون کو دہلی کے تاتاری سپہ لارون نے بے باکانہ تاخت وتاراج کیا
مندر آوناتہہ واقع کوہ سترنجیہ کو بہ تحقیر مذہبی اسلامی قربان گاہ قرار دیکر ایک مسلمان
درویش مقرر کیا بودہاکی سورتون کو شکست وریخت کردیا اور اونکے مذہبی کتب خانہ
کا وہی حال کیا جو اسکندریہ کی کتب خانہ کا ہوا تہا انہلواڑہ کی فصیل مسمار ہوکر بنیاد
کہود دی گئی اور قدیم مندرون کے ٹکڑون سے پہر بہر دی گئی۔

سولنکی نسل کے باقیماندہ لوگ ملک مین متفرق ہوگئے اور سو برس تک بلاسرپرست
رہے آخرکار عجیب رحمت الہی سے اوسی نسل کے ایک نامور شخص سے جسمین سے
اگنی کل والے آئے تہے اونکی پہر رونق ہوئی اور مسمار مکانات پہر تعمیر ہوئے۔

سہارن معروف تاک یا طاق نے جدید لقب ظفر خان اختیار کرکے اپنے اصلی
نام کو چھپایا اور مظفر ہوکر تخت گجرات پر بیٹھا اوسکے بیٹے احمد نے گرد نواح کے
عالی شان مکانات کے مصالحون سے احمد آباد شہر آباد کیا۔

اگرچہ سولنکیون کی اسطرح بیخ کنی ہوگئی مگر اوس سے بیشتر بڑ کے درخت کیطرح اونکی
کئی شاخین جابجا قایم ومستحکم ہوگئین تہین انمین مشہور ترین باگھیلہ ہے کہ باگھہ راو
خاندان سدہ راے سے نکلی ہین اور ہندوستان کا بڑا حصہ بگھیل کھنڈ اوسکے نام
سے مشہور ہوا اور کئی صدی سے سدہ راے کی اولاد اوسپر حکمران ہے۔

علاوہ باندوگڈھ کے باگھیلہ نسل کے چھوٹے چھوٹے رئیس اب تک گجرات میں ہیں انمیں
مشہور ترین پیتاپور اور تھیراد ہیں — میواڑ کے دوم درجہ کے سرداروں میں سے
بھی روپ نگر کا رئیس سولنکی ہے اور خاص سدہ راے کے خاندان میں ہونیکا دعوی
کرتا ہے اس خاندان کے آدمی بہت بہادر ہیں اور طبعی موت سے کم مرتے ہیں

سولنکیون کی سولہ ساکھا یعنی شاخیں ہیں

बाघेला	۱	باگھیلہ	راجہ بگھیل کھنڈ والی ریاست باندوگڈھ اور روسار پیتاپور و تھیراد و ادلج وغیرہ
पीरपुरा	۲	پیرپورہ	راؤ لنواڑہ
बेहिला	۳	بہیلا	کلیان پور واقع میواڑ بلقب راؤ ماتحت رئیس سلومبر
बूरता	۴	بھورتہ	بارو و ٹیکرا و چاہر واقع ریاست جیسلمیر اور
कलाचा	۵	کلاچہ	جنگل میں مشہور غارتگر ہیں اور بالدوت کہلاتے ہیں
लांघा	۶	لانگھہ	ملتان میں مسلمان ہیں
तोगरु	۷	توگرو	پچند میں مسلمان ہیں
ब्रिकू	۸	بہرکو	ایضاً
सूरकी	۹	سورکی	دکن میں
सिरवरया	۱۰	سرویہ	گرنار واقع سارشٹرہ میں
रावका	۱۱	راوکہ	ٹوڈہ علاقہ جیپور میں
रानीकिया	۱۲	رانکیہ	ویسوری علاقہ میواڑ میں

नान्तया	۱۳ نانتیہ	چاندبہرشاکنبہر خونخوار غارتگر ہین سنہ ۱۸۰۶ع مین مہاراجہ سیندھیہ نے کریم پنڈارہ کو قید کیا سنہ ۱۸۱۷ع مین فوج انگریزی کی یہان خونریزی ہوئی زمین نہین رکہتے ہین
गलमेचा	۱۴ املیچہ	
खारूरा	۱۵ کہارورہ	اَبُوت وجاورہ واقع مالوہ مین
कुलमोर	۱۶ کلمور	گجرات مین ہین

پرتیہار جسے پریہار بہی کہتے ہین
परिहार — प्रतिहार

پریہارون نے راجستان
اگنی کل اس آخرین وکمترین نسل کاحال زیادہ نہین ہے۔ پریہارون نے راجستان
مین کوئی بڑاکام نہین کیاہے اوروے ہمیشہ دہلی کے تنورون اوراجمیرکے
چوہانون کے مطیع وماتحت رہے ہین صرف ایک امرکہ ناہرراونی خوداختیاری
کے واسطے پرتہی راج کامقابلہ کیاتہا تاریخ مین درج ہونیکے لائق ہے اگرچہ وہ
کامیاب نہوامگراوسکے نام کے ساتہہ کوہ ارابلی کا ایک گہاٹہ جہان معرکہ ہواتہا
مشہور ہوگیاہے۔

پریہارون کادارالحکومت اورمارواڑکا
منڈوراورجسکاقدیم نام منڈودری تہا پریہارون کادارالحکومت اورمارواڑکا
مقدم شہرتہا راٹہوڑون کی حملہ آوری سے پیشتروہان اونکی حکومت تہی وہ
جودہ پورسے پانچ میل شمال مین ہے اوسمین چندجینیون کے مندرہین اور
حروف پالی کے کتبے اوسمین اکثرپاتے ہین۔
قنوج کے مخروج راٹہوڑون کوپریہارون کے ملک مین پناہ ملی مگراونہون نے

اوسکا بدل دغابازی سے کیا یعنی چوندا نامی راٹھوڑ نے اخیر پریہار کو بیدخل کر کے منڈاور کی فصیل پر راٹھوروں کا جھنڈا قایم کیا۔

مگر میواڑ کے رئیسون نے پریہارون کی طاقت پیشتر سے ہی کم کردی تھی یعنی فقط ملک لینے پر قناعت نکر کے رانا کا لقب جو سابقاً صرف اونہین کو حاصل تہا آپ اختیار کرلیا تیرہوین صدی سنہ انگریزی مین چیتوڑ کے راول نے منڈاور فتح کی اور اوسکے رئیس کو مارا تہا۔

پریہار راجپوتانہ مین پہیلے ہوئے ہین مگر کوئی خود اختیار ریاست نہین رکہتے موقع اتصال کوہاری سندہ اور چمبل پر ان لوگون کی ایک آبادی ہے کہ علاوہ تکلہ جات واقع نالون کے چوبیس دیہات مین بستے ہین وے برائے نام مہاراجہ سیندہیہ کے تحت حکومت مین تہے وقت اجراے سسٹم انتظام ٹہیکہ بنظر حفظ امن و عافیت ممالک لب دریاے چمبل دیہات مذکور علاقہ انگریزی مین داخل کئے گئے۔

پریہارون کی بارہ قسمین ہین اون مین سے زیادہ مشہور اندوہ اور سندیہل ہین دونون کے لوگ لونی ندی پر ملتے ہین۔

چورا

चौरा

یہہ قوم کہ ایک دفعہ ہندوستان کی تاریخ مین بہت مشہور تہی اب برائے نام رہگئی ہے اور وہ بہی صرف بہاٹون کی کتابون مین اوسکی اصل کا کچھہ حال معلوم نہین ہے نہ شمسی نسل سے ہے اور نہ قمری سے پس غالب ہے کہ سیتہک نسل سے ہو ہندوستان مین تو اس قوم کا نام بہی نہین جانتے ہین مثل دیگر اقوام نسل مذکور کے آنصوب دریاے سندہ پر جزیرہ نما سارشترہ تک محدود ہے

اگر واقع مین یہہ لوگ غیر ملک کے ہین تو بہت قدیم زمانہ مین آکر رہے ہونگے کیونکہ اونکے اکثر اشخاص کے میواڑ کے سورج بنسی رئیسون سے جس زمانہ مین والی ہیواڑ بلبہی کے مالک تہے رشتہ داری ہوئی ہے ۔

چورا قوم کا دارالحکومت دیو بندر واقع ساحل سارشترہ تہا اور سومناتہہ کا مشہور مندر مع چند دیگر مندرون کے بال ناتہہ یعنی شمس سے نامزد ہوا تہا اس سے سارا یعنی پرستندگان شمس کی قوم سے منسوب ہے اور غالباً قوم کا نام سارا اور ملک کا نام سارشترہ اسی سے ہوئے ہین ۔

آفت آسمانی سے یا جیسا کہ ہنود یقین کرتے ہین بہ جزاے سرقت بحری جو دیولکی رئیس نے اختیار کی تہی سمندر نے چڑہ کر اوسکی دارالریاست کو غرق کر دیا چونکہ یہہ کل ساحل بہت پست ہے اگر واقع مین ایسا ہوا ہو تو عجب نہین ہے اور شاید ایسا ہوا ہو کہ عرب کے لوگون نے جو اس ملک مین تجارت کرتے تہے اپنی جہازون کی غارت گری کی علت مین اونکو تنگ کر کے نکال دیا ہو چنانچہ اسکی تصدیق تاریخ سیواڑ سے ہوتی ہے کہ وہان کے رئیس نے چورا راجپوتون کو بر اعظم اور جزیرہ نما سارشترہ مین جہان سے وے نکالے گئے تہے پہر قایم کیا تہا پہر سمت ۸۰۲ مین دیو کے رئیس نے انہلواڑہ پٹن کی بنیاد قایم کی تہی کہ بجاے بلبہی پورہ کے وہ شہر اس نواح کے ملک مین دارالحکومت ہوا کتاب کہان راسہ سے یہہ بہی تحقیق ہوا ہے کہ قلعہ چیتوڑ پر مسلمانون نے اول حملہ کیا اوسکے مقابلہ مین قوم چورا کے سرگروہ چاتنسی نے والی میواڑ کو بہت مدد دی تہی ۔

تحریر فرشتہ سے معلوم ہوا کہ محمود غزنوی نے سارشترہ پر حملہ کر کے اوسکی دارالحکومت

انہلواڑہ کو فتح کیا تب اوسکے رئیس کو بہی خارج کرکے بجاے اوسکے خاندان سابقہ سے کہ قدامت وحسب ونسب مین مشہور تہا وانشلیم نامی رئیس کو مسندنشین کیا اس نام کا پتہ نہین ملتا ہے دابی ایک مشہور قوم تہی جسے لوگ چورا کی شاخ تبلاتے ہین اگر دابی اور چورا مرکب ہوکر وانشلیم غلط مشہور ہو گیا ہو تو تعجب نہین ہے یا چورا اسم جسکو بعض قدیم یادون کی شاخ تبلاتے ہین اوسمین ملا ہو۔

سارشترہ کی سارا یعنی چوراسرداروں کی قدیم رشتہ داری سورج بنسیون سے باوصف انقصار عرصہ زاید از یکہزار سال ابتک جاری ہے کیونکہ اگرچہ خاندان رانا سے رشتہ داری ہونا راجپوتون مین کمال عزت کا باعث ہے تاہم باوصف مفلسی اور بیقدری کے چورا ابتک اونکی رشتہ داری کے لایق سمجہے جاتے ہین رانا جوان سنگہ کی والدہ کسی چہوٹے سے چوراسردار گجرات کی بیٹی تہی۔ اب اونکا کوئی خاندان ایسا نہین ہے جسکا حال لکہا جاوے صرف ایّام گذشتہ کی شہرت اونکی ناموری کے واسطے کافی ہے۔

تاک جسے تکشک کہتے ہین

ہندوستان پر جو لوگ اول حملہ آور ہوئے علے العموم بنام تکشک مشہور ہین انسے دیگر اقوام بطور شاخ نکلے ہین۔ قوم جیٹ سے بہی کہ اوسکی بہت شاخین ہین یہ قوم بیشتر ہوئی ہے۔

اگرچہ یہہ کہنا کہ سیتہک نامی نسلون کا جو باعتبار سکتائی یا ساکا دویپ یعنی سرزمین جیٹ کے نامزد ہوئے ہین ابتدائی لقب کیا تہا ایک طرح کی قیاس دوانی ہے مگر اونکو ایک دوسرے سے علیحدہ سمجہنا بہی مقتضاے عقل نہین ہے۔

ابوالغازی نے لکھا ہے کہ تانک خلف ترک یا ترکیتی وہی تہا جسکو پورانون مین
ترشک لکھا ہے۔ اور چینی مورخون کا تنکیک جس نے یونان کے بیکٹریہ سلطنت
کی تباہی مین اعانت کی اور اوس ملک کو اپنے نام سے ترکستان نام رکھا وہی ہے
اور تاجک نسل جو اس ملک مین پہیلی ہوئی ہے اور جسکی تاریخ مفقود ہے تکشک
کی اولاد مین معلوم ہوتی ہے سابقًا ذکر ہو چکا ہے کہ پالی یعنی بودہون کی حروف کے
کتبہ جات اطراف راجستان مین بہت ملتے ہین اور نسل معروف تستہ و تکشک و
ناک کی اقوام سورے و پرمار وغیرہ کے حالات اونمین پاتے ہین۔ زبان سنسکرت
مین لفظ ناگ و تکشک سانپ کے ہم معنی ہین اور قدیم تاریخ ہندوستان کا ناگ بنس
تکشک کہلاتا ہے تکشکون کا پریکشت کو قتل کرنا اور اوسکے پسر جنمیجی کا اون سے
جنگ وجدل کرنا اور اخیر مین اون سے عہد نامہ خراج گذاری لکھوانا۔ جو مہابہارت
مین لکھا ہے مبالغہ سے صاف کیا جاوے تو درحقیقت ایک تاریخی واقعہ ہے
جب سکندر ہندوستان پر حملہ آور ہوا اوسکو کوہ پیروپامسہ پر پرتنیک اور ناک
اقوام ملی تہی اور یہہ بہی بہت قرین قیاس ہے کہ شاہ مقدونیہ کا رفیق ٹیکسائل
تاکون کا سرگروہ تہا۔ جیسلمیر کے بہاٹی رئیسون کی قدیم تاریخ مین بعد مفروری اونکی
زابلستان سے اونہون نے لب دریاے سندہ سے تاکون کو بیدخل کیا اور
بجاے اونکے خود قابض ہوئے۔ اوس زمانہ کا دار الریاست سالباہن پورہ
لکھا ہے اور چونکہ اس واقع کی تاریخ یودہشٹر کا شتہ ۳۰ لکھا ہے پس اگر سالباہن
جو تکشک تہا اور جس نے بکرم تنور کو فتح کیا اوسی خاندان مین ہو جسکو بہاٹیون نے
بیدخل کر کے جنوب کی طرف نکالدیا تہا تو کسی طرح بعید از قیاس نہین ہے۔

تاکشک یعنی ناگ بنسیون نے بسر وری شیش ناگ حملہ کیا وہ زمانہ سنہ عیسوی سے چھہ یا
سات صدی پیشتر تہا اور اوس زمانہ مین سیتہک قوم کی توگرمہ کے بیٹون نے اسی یا اسوہ
یعنی گہوڑون پر چڑہکر مصر یا سریا پر حملہ کیا - آبو مہاتم مین تکشکون کو اخلاف ہماچل لکہا
ہے اور اس سے یقین ہوتا ہے وے سیتہک نسل کے تہے اور ہندوستان
کے خاندان قمری مین اس انقلاب سے آٹہہ عہد پیشتر پارسناتھ تیئسوین بدہ نے
ہندوستان مین اپنا مذہب پہیلایا اور کوہ ستارنیت مین بود و باش کی -

تاک کی قدیم تاریخ تو اسیقدر کافی ہے اب زمانہ حال کا مختصر حال لکہا جاتا ہے تاکشک موری مدت
سے فرمان روای چیتوڑ تہے گہیلوتون نے موری کو بیدخل کرکے اپنا قبضہ کیا اوس سے چند پشت
بعد اس دار السلطنت ہنود پر مسلمانون کا حملہ ہوا اکثر ہنود مین سے جنہون نے چیتوڑ
کی اعانت کرنا اپنے ذمہ سمجہا اسیر گڈہ کا تاک تہا اور معلوم ہوتا ہے کہ اسیر گڈہ پر یہہ خاندان
اس واقعہ کے بعد کم سے کم دو صدی تک قابض رہا کہ اوسکا رئیس پرتہی راج کی سواری مین
بہی تجمل سے شامل ہوا ہے - چندبردای کی کبتون مین اسیر گڈہ کی تاک کو نشان پرداز لکہا ہے -
یہہ قدیم نسل جنجی کے مخالف اور سکندر کے رفیق بڑی حشمت اور تجمل سے ختم ہوئی زمانہ
حال مین تاکون کے مفقود الخبر ہوجانے کا بدل شاہان گجرات کی شہرت سے بخوبی ہوگیا ہے
کہ اونکے چودہ خاندان شاہی بلقب مظفر متواتر ہوئے ہین -

تغلق اول کے خلف محمد کے عہد مین اوسکے بہتیجے فیروز جنگ پر ایک واردات ہوئی جس
سے تاکون کے ستارہ نے پہر بلندی پائی مگر اوس عروج مین اون کو اپنا نام اور
مذہب بدلنا پڑا تاک نسل کے سہارن نامی شخص نے اول اپنے خاندان مین
سے مذہب بدلا اور اپنی اصل قوم کو چہپا کر بنام وجیہ الملک مشہور ہوا اوسکے بیٹے

مظفر خان کو فیروز شاہ نے اوسی زمانہ مین جب تیمور ہندوستان پر حملہ آور ہوا گجرات
کا حاکم بنایا ظفر نے اپنے آقا کی کمزوری کو موقع غنیمت سمجھا اور اپنا نام مظفر
رکھکر تخت گجرات پر جو بیٹھا اوسکے پوتے احمد نے اوسکو مار ڈالا اور قدیم دار الحکومت
انہلواڑہ کی جگہہ عظیم الشان شہر آباد کر کے اپنے نام سے اوسکو احمد آباد نامزد کیا
تاکون کے تبدیل مذہب سے اونکا نام راجستان سے جاتا رہا ہے اور نہ
باوصف تلاش اونکا کہین پتہ لگتا ہے۔

जिट — جٹ

ہندوستان کی چہتیس شاہی نسلون کی قدیم فہرست مین جٹ بہی درج ہے
گو اوسکو کبہی کسی نے راجپوت نہین لکہا ہے اور نہ کہین راجپوتون کی جاٹون سے
رشتہ داری ہے یہہ نام کل ہندوستان مین بڑی وسعت سے پہیلا ہوا ہے
گو فی زمانہ صرف زراعت پیشہ ہین اور باشندگان ملک مین اعلیٰ درجہ پر
نہین سمجہے جاتے ہین پنجاب مین بہی اونکا اب بہی قدیمی نام جٹ رائج ہے اور
دریاے گنگ وجمن پر جاٹ کہلاتے ہین اونمین سب سے معزز بہرت پور کے
مہاراجہ صاحب ہین دریاے سندہ اور سوراشترہ مین وہی جٹ کہلاتے
ہین اور آنصوب دریاے سندہ مین اکثر اقوام ہین جو اصل مین جٹ تہین
اب مسلمان ہوگئی ہین۔
جیت اعظم کی سلطنت کی عظمت اور نام جسکا دار الحکومت جگنزار ٹیز تہا زمانہ سائرس
سے چودہوین صدی تک جب وے بت پرستون سے مسلمان ہوے بحال
رہے ہین۔

ہیروڈوٹس کہتا ہے کہ جٹ لوگ واحد پرست تھے اور روح کے غیر فانی ہونے کا
اعتقاد رکھتے تھے اور چینی مصنفون کے ذریعہ سے ڈی گائینس نے لکھا ہے کہ
اونہون نے بہت قدیم زمانہ مین بدھ کا مذہب اختیار کرلیا تھا۔
جیٹ قوم کی روایتون سے اونکا مسکن مغرب دریاے سندہ پایا جاتا ہے اور یادون
مین سے اونکا نکاس دریافت ہوتا ہے اس سے واقعات یادو کے کہ وے زابلستان
سے آئے تھے تائید ہوتی ہے اور اس قوم کے کرشن سے پیدا ہونیکا گمان رفع ہوتا ہے
بالیقین ہوتا ہے کہ یوچی یوتی جنہین جیٹ کہتے ہین گروہ کثیر مین آکر آباد ہوئے
اونکے اول مرتبہ وسط ایشیا سے اینصوب دریاے سندہ آنیکا کوئی حال تحریری
نہین ملتا ہے غالب ہے کہ سائرس یا اوسکے بزرگون کی لڑائی ہوئی تب تک شاکے
ہمزمانہ ہوئے ہون۔
یہی لکھا گیا ہے کہ حملہ آوران ہندوستان کی مختلف اقوام معروف سیتھک سے
نکلنے کے دعوی مین جیٹ و تکشک شریک ہین۔ پانچوین صدی کے ایک کتبہ
سے پایا جاتا ہے کہ ایک ہی رئیس کو دونون لقب تھے اور اوسی کی نسبت شمس
پرستی کے سیتھک اوصاف بھی لکھے ہین اسیطرح اوسمین یہہ بھی لکھا ہے کہ اس
جیٹ رئیس کی والدہ یادو نسل کی تھی اس سے اونکے چھتیس راج کل اور یادو نسل
مین ہونیکے دعوی کو استحکام ہوتا ہے۔
سنہ عیسوی کی پانچوین صدی مین جب کا یہہ کتبہ ہے جیٹ کی تاریخ مین بہت
دلچسپ زمانہ ہوا ہے اصلی مصنفون کے حوالہ سے ڈی گائینس لکھتا ہے کہ یوچی
یا جیٹ پنجاب مین پانچوین صدی یا چھٹی صدی مین قایم ہوئی تھی اور جس رئیس کا

کتبہ مین ذکر ہے اوسکا دار الحکومت اوس ملک مین سلندرہ پورہ لکہا ہے اور شاہ
یہہ سالباہن پور ہے - جہان تاک کے نکالنے پہ یادو بہاٹہیون نے بود باش
کی تہی یہہ امر کہ اسوقت سے کتنے زمانہ پیشتر جیٹ لوگ راجستان مین داخل ہوئے
کسی قدیم تر کتبہ سے تحقیق ہوگا مگر ہان سنہ ۴۲۰ء مین وے صاحب اقتدار
ہوگئے تہے —

جب یادو سالباہن پور سے نکالے گئے اور دشت ہند کے دآہیہ اور جوہیہ
راجپوتون مین پناہ لینے کے واسطے آنصوب دریاے ستلج گئے اور وہان دیراول
کو اپنا دار الحکومت بنایا اکثر نے مجبور ہوکر مذہب اسلام اختیار کیا اور اپنا نام
جاٹ رکہا اور اوسکے وقایع جادون مین کم سے کم بیس شاخین لکہی ہین اس
کتبہ سے پانچ سو برس بعد تک دریاے سندہ کے مشرقی کنارہ پر اور پنجاب
مین جاٹون کے زبردست گروہ ہونیکا حال محمود مظفر ہندوستان کے واقعات
سے بخوبی ثابت ہے کہ اونہون نے بڑے زور شور سے اوسکا راستہ روکا
تہا سنہ ۴۱۶ ہجری و سنہ ۱۰۲۶ عیسوی مین محمود نے بڑی فوج سے جاٹون پر حملہ
کیا کہ اونہون نے سارشترہ کی اخیر مہم سے واپس آنے پر اوسکو بہت تنگ کیا تہا
حدود ملتان پہ اوس ندی کے برابر جو کوہ جود کے قریب بہتی ہے جیٹ لوگ
رہتے تہے جب ملتان مین پہونچکر دریافت کیا کہ جس ملک مین جاٹ رہتے ہین وہ
ندیون سے محفوظ ہے اوس نے پندرہ سو کشتیان تیار کرائین اور اس غرض
سے کہ دشمن جو بحری جنگ مین مشاق ہین کشتیون پر چڑہ نہ جاوین کشتی
مین چہہ خار لگواے اور ہر کشتی مین بارہ محرابین رکہہ کر بعض مین آتشی گولے رکہو

کہ جاٹون کی بحری فوج کو اذیت پہونچاوین بادشاہ نے اونکی بیخ کنی کا قطعی ارادہ کرکے ملتان مین اس نتیجہ کا انتظار کیا جاٹون نے اپنے عیال واطفال واسباب کو سندہ ساگر مین بھیجدیا اور چار ہزار یا جیسا کہ بعضے کہتے ہین آٹھہ ہزار کشتیان لیکر غزنویون پر حملہ کیا سخت محاربہ وقوع مین آیا خارون کے دہکّے سے جاٹون کی کشتیان غرق ہوئین اور بعض آگ سے جل گئین کچھہ بچین سو گرفتار ہوئین البتہ بہت لوگ بچ رہے تھے کیونکہ جاٹون کا مجمع جنکی شکست پر ریاست بیکانیر قائم ہوئی انہین لوگون کا بقیہ تہا۔

اس واقع سے تہوڑے دنون بعد ہی جیٹ کی اصلی سلطنت کو بھی زوال آیا اور اکثر نے ہندوستان مین آکر پناہ لی۔

سنہ ۱۳۶۰ع مین تُوگلک طاش تیمور قوم جیٹ کا بڑا خان تہا اسوقت تک یہہ لوگ بت پرست تھے اوس نے خراسان کو فتح کرکے ٹرنیسکسیانہ پر حملہ کیا کہ وہان کا رئیس تو مفرور ہوا مگر اوسکے بھتیجے امیر تیمور نے ملک کو فتح ہونے سے بچالیا اور توگلطاش سے دوستی پیدا کرکے ایک ہزار جیٹ جنگجویون کا افسر ہوگیا۔ سنہ ۱۳۶۹ع مین جب جیٹ کا خان مرا تیمور اس قوم پر اتنا غالب آگیا تہا کہ مجمع عام نے خطاب خانی کا تیمور جیٹ سے تیمور چوغطہ کو دلوایا۔ سنہ ۱۳۷۰ع مین اوس نے جیٹ قوم کی امیر عورت سے شادی کرکے کوچند اور ثمرقند کو اپنے قدیم ملک ٹرنسوکسانہ مین شامل کیا۔ تبتک جیٹ لوگون کی خودسری رفع نہوئی اس ملک مین سے کہ نوع بشر کی پرورش گاہ ہے فساد وخونریزی موقوف نہوئی اور یہہ بہی سنہ ۱۳۸۸ع مین بعد چھہ حملون کے جنمین اوس نے شہرون کو جلادیا اونکی دولت کو لوٹ لیا کل قوم کو عنقریب نیست ونابود

کردیا تب اطمینان سے بیٹھا۔
تاہم جیٹ لوگ پنجاب مین قایم رہے اور رنجیت سنگھ والی لاہور اس قوم سے عظیم الشان ریاست کا فرمان روا تھا اور یہہ وہی ملک ہے جہان پانچوین صدی مین یوچی لوگ آکر مسکن گزین ہوئے تھے اور جہان یادو جب غزنین سے نکالے گئے بجاے تاکون کے مقیم ہوئے۔
جیٹ سوار اب بھی سیتھک قوم کی وضع رکھتا ہے اور زمانہ بھارتھہ مین جو جنگ یادو کرشن کا تھیا تھا اوس سے مسلح ہے۔

ہون हून

چھتیس اقوام راج کل مین ہون بھی داخل ہے یورپ مین اس قوم نے بڑی بربادی وتباہی کی ہے مگر یہہ معلوم نہین ہندوستان مین کب سے آئی ہے۔ البتہ کاٹھی وبالہ وماکواہانہ کے ہمزمانہ ملک سارشترہ مین رہی ہے اگرچہ کسیوقت مین یہہ لوگ کل ہندوستان مین ہوئے ہین مگر شمالی ملک کی تاریخ مین انکا بالکل پتہ نہین لگتا ہے چیتوڑ پر مسلمانون کا حملہ ہوا تب انگتسی نامی ہون کا سردار بھی مع اپنی جمعیت کے مقابلہ کیواسطے دیگر ہنود کے شامل ہوا تھا۔
قدیم روایت سے سکونت اس قوم کی دریاے چمبل کے مشرقی کنارہ پر قدیم مقام معروف بارولی پر تھی اور سنا گرجا دری کا مشہور مندر ایک ہون رئیس کی شادی کا مقام ہے اور کہتے ہین کہ وہ دوسرے کنارہ پر بھی جہان بھینسرور ہے قابض تھا۔
یہہ قوم بالکل معدوم نہین ہوئی ہے۔ چند گھر تری ساوئی مین بروده سے

تین کوس اور ایک گانو واقع جزیرہ نما نہی مین موجود ہین گو ذلیل ہوکر دیگر اقوام
مین شامل ہوگئے ہین۔

کاٹی

काटि

راجپوتانہ اور سارشترہ ہر دو ممالک کے مورخ متفق ہین کہ کاٹی قوم ہندوستان
کی شاہی نسل سے ہے جزیرہ نما مغربی کی نہایت مشہور اقوام مین سے یہہ قوم ہے
کہ اوس نے ملک کا نام سارشترہ سے کاٹیاواڑ کر دیا ہے اس ملک کے کل باشندون
مین سے صرف کاٹی لوگون نے ہی مذہب و اوضاع و اطوار سے اپنی سیتہک
اصل کو قایم رکہا ہے سکندر کے زمانہ مین اونکی بود و باش اوس گوشہ مین تہی
جہان پنجاب کی پانچون ندیون کا اتصال ہوا ہے انہین کے مقابلہ مین سکندر
خود چڑہ کر آیا تہا اور ایسا سخت مقابلہ ہوا کہ اوسکی جان بمشکل بچی۔
اوس زمانہ سے ابتک کاٹی قوم کا برابر پتہ لگتا آتا ہے جیسلمیر کی روایتون مین
مذکور ہے کہ بہاٹہیون کا کاٹیون سے مقابلہ ہوا تہا اور خود کاٹیون کی تاریخ مین
درج ہے کہ دریاے سندہ کے جنوب مشرقی کنارہ سے وے آٹہوین صدی
مین اس ملک مین آئے تہے۔
پرتھی راج کی لڑائی مین کاٹی بہت نامور رہے اوسکے اور اوسکے مخالف راٹہور کے
یعنی طرفین کی افواج مین اس قوم کے سردار تہے۔
کاٹی اب بہی سورج کی پرستش کرتے ہین اور صلح در پیشون اور محنت کی معاش
کو ناپسند کرکے غارتگری وغیرہ کو بہتر سمجہتے ہین بجز اسکے کہ گہوڑہ پر سوار ہوکر اور
بہالا ہاتہہ مین لیکر دوست اور دشمنون سے خراج وصول کرتے پہرین اور کسی

کام مین اونکا دل نہین لگتا۔
کاٹی بےرحمی مین سب سے فایق ہین مگر بہر ان حال بہادری مین بہی ویسے ہی ہین کہ ان سے زیادہ دلیر راجپوتون مین کوئی نہین ہے اونکا قد اکثر چہہ فیٹ بلند ہوتا ہے بال کم ہوتے ہین اور آنکھین نیلگون جسم چست اور مضبوط ہوتا ہے چہرہ پر ہوشیاری مگر سختی و سنگدلی نمایان ہوتی ہے۔

بالہ
बाला

زمانہ قدیم و حال کے مورخون نے بالا نسل کو راج کل مین لکھا ہے اونکا دعوی ہے کہ ہم سورج بنسی ہین اور بالا یا باپا نامی ہمارا مورث اعلےٰ رام کے پسر کلان لَو کی اولاد مین تہا اونکی اول آبادی سارشترہ کے اوس مقام پر تہی جو نہایت قدیم زمانہ مین ڈہانک کہلاتا تہا بعد ازان سونگی پٹم کہلایا قرب و جوار کا ملک فتح کرکے اوسکا بالاکہیتر نام رکھا اس ملک کا دار الحکومت بلبہی پورہ تہا اور رغو بلقب بالارائے مشہور ہوئے اسطرح اونکو میواڑ کے گہیلوتون سے قربت کا دعوی ہے اور یہہ امر بعید از قیاس بہی نہین ہے کیونکہ اس خاندان کے لوگ مدت تک سارشترہ مین حکمران رہے ہین گہیلوتون نے مہادیو کی پرستش شروع کی اوس سے پیشتر سورج کی پرستش کرتے تہے اس سے اونکو بیتہک ہونے مین بالا سے بہت مشابہت ہے مگر بالا اندرینس ہین ہونے کا دعوی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بالک پوتر مین جوار کے واقع دریاے سندہ کے حکمران تہے۔اب اسکی تصحیح غیر ممکن ہے مگر قیاس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وے بہار تہہ سیہل نامی رئیس کی اولاد مین سے ہین کہ اونہنے ارور کو آباد کیا تہا۔

کاٹی بہی بالاؤن مین سے نکلنے کا دعوی کرتے ہین اور اونکا لقب فرمانروایان ملتان وٹاٹہ ہے اوسکی اس سے تصدیق ہوتی ہے - تیرہوین صدی مین بالاؤن کو میواڑ پر حملہ کرنیکی طاقت تہی - اور مشہور رانا ہمیر کی اول مہم یہہ ہوئی کہ اوسنے چیٹولا کے بالا رئیس کو مارا تہا ڈہانک کا رئیس حال بالا ہے اور یہہ قوم اب بھی بڑی سمجھی جاتی ہے

झाला جھالا मकवाहाना مکواہانہ

یہہ قوم بھی ملک سارشترہ مین رہتی ہے اور اگرچہ شمسی قمری یا آتشی نسلون مین سے کسی مین بہی نہین ہے مگر راجپوت کہلاتے ہین غالبًا اصل اونکی شمال سے ہی مگر اسکا کچھہ ثبوت نہین - ہندوستان بلکہ راجستان مین اس قوم کو کم جانتے ہین یہان تو صرف قدیم شاہان یعنی والیان میواڑ کے ذریعہ سے آگئے ہین اور اونکی منظوری کل علیہون کو ڈہانک لیتی ہے -

جب پرتاب رانا کو شاہنشاہ اکبر نے بالکل دبالیا اور جہالا سردار نے اوسکی بڑی وفاداری اور خیرخواہی کی اسکے جلدوے مین رانا نے اوسکے ساتہہ اپنی دختر کی شادی کردی اور اپنے دست راست پر نشست دی - مگر یہہ امر کہ یہہ عزت اوسکو صرف بعوض جانفشانی حاصل ہوئی تہی - نہ بوجہہ چہتیس راج کلون مین شمار ہونیکی اس سے بخوبی ثابت ہے کہ زمانہ حال کے ایک رانا نے ظالم سنگہ جہالا کے ساتہہ جو راج کوٹہ کا منتظم حکمران تہا اپنے ایک سردار کی دختر کی شادی بمشکل تمام منظور کی تہی اور ظالم سنگہ اور راناوت رانی کے خلف مادہو سنگہ کو اس رشتہ داری کی وجہہ سے اپنے ہم مرتبہ لوگون سے اعلی ترین رشتہ داری

کرنے کا منصب حاصل ہوا — راجپوتون مین فضیلت خاندان کل مراتب دنیوی سے اسقدر فایق سمجھی جاتی ہے کہ اگرچہ ظالم سنگہ عمدہ ترین ریاست کا منتظم تہا مگر اوس نے ایک دوم درجہ کے کچھواہہ رئیس کی دختر سے اپنے نبیرہ کا منسوب ہونا باعث عزت و افتخار سمجھا۔

اس قوم کے سبب سے سارشترہ ملک کا حصہ عظیم جہالا وار کہلاتا ہے اور اوسمین بانکانیر و ہلود و درنگ درہ مشہور شہر ہین یہہ امر تو غیر تحقیق ہی کہ جہالا کس وقت سے یہان مقیم ہوئے ہین مگر جب راناؔ نے اول مرتبہ مسلمانون کا مقابلہ کیا تہا جہالا اوسکے ساتہہ تہے اور پرتہی راج کے مشہور معرکون مین بھی جہالا کا برابر ذکر آیا ہے جہالا قوم کی شاخین بہت ہین و عمر مقدم مکوانا نہ ہے۔

कमरी کمری جیتوہ जेतवा

یہہ قدیم نسل ہے اور اسکو راجپوت کہتے ہین اگرچہ مثل جہالا کے سارشترہ سے باہر اسکو بہی کم جانتے ہین مگر اوسی کی طرح اسکے نام سے بہی اوس ملک کا ایک حصہ جیتواڑہ کہلاتا ہے اس قوم کے رئیس کے قبضہ مین جزیرہ نما کا مغربی ملک ہے رئیس رانا کہلاتا ہے اور اوسکا مسکن پوربندر ہے۔

جیتواڑہ کے بہاٹ کہتے ہین کہ اس نسل کے ایک سو تیس راجہ زمانہ سلف مین ہوئے ہین اور آٹہوین صدی مین اون مین سے ایک کی شادی دہلی کے تنور خاندان مین ہوئی تہی۔ اوس زمانہ مین جیتوہ کا نام کمر تہا اور دارالحکومت گومٹی تہا کہتے ہین کہ بارہوین صدی مین سہل کر رئیس کو گومٹی سے شمال کے

حملہ آوروں نے نکالا تہا اور سو وقت سے گمنام جاتا رہا اور رجپتوارکہا گیا یہہ قوم ہنومان دیوتا سے کہ بشکل بندر ہوا ہے پیدا ہونیکا دعوی کرتی ہے اور اسکی تصدیق مین کہتے ہین کہ ہمارے رئیس سارشترہ کے رانا پونچھمیرہ یعنی دُم وار ہوئے ہین۔

گوہل गोहिल

یہہ ممتاز نسل کسیقدر راجپت سے سورج بنسی ہونیکا دعوی کرتی ہے گوہلون کی بود باش جونہ کہیر گڈہ مین لونی ندی کے خم واقع میواڑ پر تہی مگر یہہ معلوم نہین کتنی مدت تک رہی۔

اونہون نے اس مقام کو اصلی بہیل رئیس سے کہیروہ سے لیا تہا اور بیس پشت تک قابض رہے۔ بعد ازان بارہوین صدی مین راٹہوڑون نے اونکو بیدخل کیا وہان سے سارشترہ مین جاکر اونہون نے بیرم گڈہ مین قیام کیا وہ مقام بہی تباہ ہوا تب ایک شاخ بگوہ مین ٹہیری راجہ نے نندن نگر معروف نند و شہر کی لڑکی سے شادی کی اور اپنے خسر کی جایداد چہین لی۔ اس رئیس سے سوسپال سے نندو کے رئیس حال مہنسنگ تک ستائیس پشتین شمار کی جاتی ہین دوسری شاخ سیہور مین مقیم ہوئی۔ اور بہون نگر اور گوگو شہر آباد کئے گوہلون کا مسکن بہون نگر خلیج کہمبہی کے کنارہ پر واقع ہے اور سارشترہ کا مشرقی حصہ گوہلوارہ کہلاتا ہے۔ رئیس حال تجارت کرتا ہے اور اوسکے کتنے ہی جہاز ہین۔

सारिसपिया سارسپیہ سرویہ सिरविया

اس نسل کا صرف یہی حال معلوم ہے کہ کسی وقت مین مشہور تہی اگرچہ بہاٹون کی فہرست مین درج ہے مگر اصل مین کہتری قوم سے نکلی ہے۔

सलार سلار یا سلار सलार

اس نسل کا بھی صرف نام رہگیا ہے اور بودہ مذہب کے تجارت پیشہ لوگ ابباس نسل مین سے ہین مع چوراسی اقوام تجارت پیشہ مین لکھی گئی ہے کہ اون مین سے اکثر کی اصل راجپوتون سے ہے ؛

दाबि داے

کسی وقت مین یہہ نسل سارنسترہ مین مشہور تہی بعض لوگ اسکو یادو کی شاخ بتلاتے ہین اگرچہ اکثر مورخون نے اسکو علیحدہ بھی لکھا ہے اب نہ اونکے پاس ملک ہے اور نہ تعداد مین زیادہ ہین ؛

गौड़ گوڑ

یہہ نسل اگرچہ راجپوتانہ مین کبھی ترقی پر نہوئی مگر بزرگ سمجھی جاتی ہے اس نسل سے قدیم راجہ بنگالہ کی فرمان روا تہے اور اونکے نام سے وہان کا دارالحکومت لکھنوتی گوڑ مشہور ہوا۔

یقین ہوتا ہے کہ جس ملک پر چوہان قابض تہے وہ اون سے پیشتر گوڑون کے قبضہ مین تہا کیونکہ کل واقعات مین وے اجمیر کے گوڑ لکھے گئے ہین پرتھی راج کے معرکون مین اونکا بطور مشہور سردارون کے ذکر ہے اون مین سے ایک کی ریاست وسط ہند مین تہی سلطنت مغلیہ کی سات صدی مین تو قائم رہی مگر آخر مین جب سرکار انگریزی نے مرہٹون کو فتح کیا تب تباہ ہوئی یعنی ۱۸۰۹ء مین مہاراجہ سیندہیہ نے گوڑون کو ہلاک کرکے اونکی دارالحکومت شیوپور پر قبضہ کرلیا اب مرہٹون نے گوڑون کی بارہ لاکھ کی ریاست مین سے صرف پچاس ہزار

روپیہ سالانہ آمدنی کی ریاست چھوٹری ہے گوڑون کی پانچ شاخین ہین۔
اونتاہر ستہالہ تور دورشینہ بوڈالو

डोड دودہ ڈور

اگرچہ اس نسل کا نام کل کرسی ناموں مین ہے مگر اوسکی تاریخ سابقہ بالکل مفقود ہوگئی ہے البتہ اسقدر معلوم ہے کہ پرتہی راج نے اونکو فتح کرنے مین اپنا بڑا فخر سمجہا تہا۔

घेरवाल گہیروال

راجستان کے راجپوتون کو گہیروال نسل کا حال بالکل معلوم نہین ہے اور اگرچہ بوجہہ بہادری اونکو اپنی صحبت کے لایق سمجہتے ہین مگر اون کی اصل مین اعتراض کرکے رشتہ داری کے لایق نہین سمجہتے ہین گہیروال نسل کی قدیم ریاست کاشی یعنی بنارس مین تہی اونکا مورث اعلے کہیرتاج دیو تہا اوس سے ساتوین پشت مین جسونا رانی بندو باسنی پر بڑا جگ کرکے اپنی اولاد کو بندیلہ کا لقب دیا اس سے گہیروالون کا نام بندیلہ ہوگیا اور جس ملک مین اس نسل کی مختلف شاخین بجاے چندیلون کے سکن گزین ہوئین وہ بندیل کہنڈ کہلاتا ہے اونکے بڑے شہر کالنجر رتوہنی و مہوبہ پر بہی اونہون نے قبضہ کرلیا تہا۔

चंदेला چندیلہ

چندیلہ جنکو بعض مورخون نے چہتیس نسلون مین سے لکہا ہے بارہوین صدی مین بہت زبردست اور کل سرزمین واقع درمیان جمنا و نربدا جواب بندیلون اور باگہیلون کے قبضہ مین ہے اونکے تحت مین تہی۔ اونکی پرتہی راج سے لڑائی

بدلی اوسکے حالات بہت مشہور و دلچسپ ہین اس لڑائی سے پینڈسیٹ پست ہیگئے اور گہیر والون کو فتح آسان ہوگئی بندیلہ مان سنگہ کی فتح کی تاریخ سنہ ۱۰ کے قریب ہے اوس سے تیرہوین پشت مین مدہوکر شاہ سے بیتوہ ندی پر اورچہہ آباد کیا۔ اور اوسکے بیٹے بیر سنگہ دیو نے بڑی طاقت حاصل کی بندیلہ ریاستون مین اورچہہ سرگروہ ہوا اگر اوسکے بانی مدہوکر شاہ سے عالم و مورخ ابوالفضل کو کہ عالی حوصلہ اکبر کا دوست و مشیر تہا ہلاک کرکے دوامی و سیاہی حاصل کی۔ مگر وقوع اس امر کا سلیم معروف جہانگیر خلف اکبر کے اغوا سے ہوا تہا۔

زمانہ اکبر سے انتہاے سلطنت مغلیہ تک بندیلون نے کل بڑی مہمات مین ناموری حاصل کی اور جیسے کہ دیتہ اور اورچہہ کے بندیلہ رئیسون نے وفاداری اور جانفشانی سے خدمات انجام دین راجستان کے کل بہادر رئیسون مین سے کسی سے نہ کین اورچہہ کا بہگوان شاہجہان کی فوج کا ہراول تہا اوسکا بیٹا ستوپ کرن اورنگ زیب کی مہم دکن مین نہایت ممتاز سپہ سالار تہا اور دلپت سیدان جاجئو مین مارا گیا اونکی اولاد نے آپکی بہادری نہین چہوڑی ہی بلکہ رئیس حال کے باپ نے جو شجاعت و جوانمردی کی ہے اوس سے زیادہ ناموری مغربی ملک کی تاریخ مین کوئی فعل ظہور مین نہین آیا ہے۔

مادہو جی سیندہیہ کے انتقال پر اوسکی قبیلہ کے عورات نے اوسکے جانشین دولت راؤ کے خوف سے راجہ دتیہ کے پاس جاکر پناہ لی اونکی گرفتاری کی واسطے فوج بہیجی گئی اور کہا گیا کہ بصورت انکار گرفتاری سے لڑائی ہوجاویگی اوس شجاع نے حملہ کا بہی انتظار نکیا اور صرف تین سو چیدہ بہالہ بردار سوار لیکر

یکبارگی حملآوروں پر گرا کر اونکو تباہ کردیا اور حفظ عزت وقاعدہ پناہ دہی مین اپنی بہی جان تصدق کرے۔ مجروح شدید ہوجانے پر اوس نے نہ کسی کی مدد قبول کی اور نہ میدان چہوڑا اور راضی نامہ سے صاف انکار کرکے اپنی تقدیر پر صابر وشاکر رہا۔

اب بندیلون کا خاندان بہت بڑا ہے مگر لقب گہیروال صرف اونکے اصلی گہرون مین ہے۔

بڑگوجر بड़गूजर

یہہ نسل سورج بنسی ہے اور سواے گہیلوت کی صرف یہی ایک نسل رام کی خلف کلان لو کی اولاد مین ہونیکا دعوی کرتی ہے بڑگوجرون کے قبضہ مین ڈہونڈار کا بہت ملک تہا اور قلعہ راجپور کہ راج گڑہ واقع راج الور سے پندرہ میل مغرب مین ہے۔ اونکا دار الحکومت تہا راج گڑہ اور الور بہی اونکے قبضہ مین تہے کچہوایون نے بڑگوجرون کو اس ملک سے خارج کیا تب ایک گروہ نے انوپ شہر لب دریاے گنگ مین پناہ لی اور وہان سکونت اختیار کی۔

سنگار सिगार

اس قوم نے کبہی شہرت نہین پائی اونکی صرف ایک ریاست جگموہن پور لب دریاے جمن ہے۔

سکروال सिकरवाल

یہہ قوم بہی مثل سنگار کے روساء راجپوتانہ مین کبہی مشہور نہین ہوئی ہے اور نہ اب کوئی اونمین سے خود اختیار رئیس باقی ہے۔ اگرچہ اونکے نام سے

کنارہ ریاست دریاے چمبل پر ضلع جاد و وتی سے ملحق ایک ضلع سکروار مشہور ہے اور اوسی طرح مہاراجہ صاحب سیندہیہ کے علاقہ مین داخل ہے سکروال اب صرف زراعت پیشہ رہگئے ہین اور بطور خود یا کسی سرغنہ کے تحت مین رہکر غارتگری بہی کرتے ہین سکروال قوم کا وجہ تسمیہ سیکری قریب فتح پور سے ہے کہ وہان کسی زمانہ مین اونکی خود اختیار ریاست تہی

बैस بئیس

یہہ قوم چہتیس راج کل مین سے سمجہی جاتی ہے مگر چند کی فہرست مین نہین ہے اور نہ کمارپال چرتر مین اوسکا کچہہ ذکر ہے اس سے سورج بنس کی ایک شاخ معلوم ہوتی ہے اب یہہ لوگ بکثرت ہین اور ایک وسیع ضلع واقع دوآب درمیان گنگا وجمنا کے اون کے نام سے بئیسواڑہ کہلاتا ہے۔

दाहिया داہیہ

یہہ قدیم قوم ہے اور اوسکی بودوباش لب دریاے سندہ جہان اوسکا ستلج سے اتصال ہوا ہے تہی اگرچہ اس قوم کے لوگ چہتیس کلون مین سمجہی جاتی ہین مگر اب اونکا کچہہ پتہ ونشان نہین ہے جیسلمیر کے بہاٹہیون کی تاریخ مین اونکا ذکر ہے اونکے نام اور مقام مسکن سے گمان ہوتا ہے کہ وہی وہی لوگ تہے جنکو سکندر ✓نے داہیہ لکہا ہے۔

जोयह्ना جوہیہ

یہہ قوم اوسی سرزمین مین رہتی تہی جہان داہیہ تہی اور ہمیشہ اوس سے متفق رہی ہے مگر گارکرا مین ہوکر ہندوستان کے شمالی جنگل مین پہیلی ہی تہی

اور قدیم تاریخ مین جنگل دیس یعنی ہریانہ بھٹنیر اور ناگور کے راجا کہلائے ہین شل
داہیہ کے یہہ قوم بہی اب معدوم ہے۔

मोहिल موہل

اس قوم کا صرف اسی قدر حال معلوم ہے کہ ریاست حال بیکانیر قایم ہوئی اوس وقت
تک بڑے خطہ ملک پر آباد تہی کہ راٹہوڑون نے اونکو تباہ کرکے نکال دیا۔
باتفاق اقوام مالن و ملائی و مالیہ کے کہ اب سب معدوم ہین قوم موہل مالی کی
اولاد مین تہی اور مالی جنکا دارالسلطنت ملتان تہا سکندر کی دشمن تہی ملتان
اصل مین موہل تہان تہا۔

निकुम्प نکومبہ

تاریخ مین تو اس قوم کی بہت شہرت ہے مگر اب صرف اسیقدر دریافت ہوتا ہے
کہ گہیلوتون سے پیشتر مانڈل گڑہ کی مالک تہی۔

राज पालि راج پالے

اس قوم کا حال جسکو کل ٹہوریون نے راج پالے یا راج پالیکا یا صرف پالا کرکے لکہا ہی
بہت کم دریافت ہوتا ہے مگر البتہ یہہ صحیح ہے کہ سارشترہ مین رہتی تہی۔

दाहरिया داہریہ

کمار پال چرتر کے بموجب یہہ نسل چہتیس کلون مین سے ہے جن رئیسون نے مسلمانون
کی حملہ آوری پر چیتوڑ کی مدد کی داہر رئیس تہی نامی دیبل کا راجہ تہا تاریخ چیتوڑ
مین اس رئیس کا ذکر اگرچہ مختصر ہے مگر بڑی عزت کے ساتہہ لکہا ہے کیونکہ یہی
داہر ملک سندہ کا کلی مالک تہا اور اوسکی دغا سے مارے جانیکا حال ابوالفضل نے

مفصل لکھا ہے سنہ ۹۰ ہجری مین خلیفہ بغداد کے سپہ سالار قاسم نے اوسپر حملہ کیا
اور کمال بیرحمی سے پیش آیا مگر معلوم نہین کہ داہر اوس رئیس کا نام تہا یا
اوسکی قوم کا نام تہا۔

दाहिमा
داہمہ

داہمہ کا صرف بڑا نام باقی رہ گیا ہے جنکی عصمت وسخاوت کو بہاٹ بڑے فخر
سے مشہور کیا کرتے تہے اونکا نام انقضاے مدت سات صدی سے صرف
کتابون مین رہگیا ہے داہمہ بیانہ کا راجہ اور پرتہی راج چوہان کے زبردست
سردارون مین سے تہا۔

اس خاندان کے تین بہائی سلطنت مین بڑے عہدون پر ممتاز تہے اور
جس زمانہ مین کہ انمین سے بڑا بہائی کیماس وزیر رہا ہے چوہانون کی تاریخ مین
نہایت عمدہ زمانہ گذرا ہے وہ دشمنون کے حسد سے مارا گیا دوسرا بہائی پونڈیر
سرحد پر بمقام لاہور سپہ سالار تہا اور تیسرا چاوند جس لڑائی مین پرتہی راج معہ کل
فوج سواران دریاے گگر پر مارا گیا اوسمین افسر تہا۔

شہاب الدین کے مورخون نے بہی داہمہ چاوند راے کی شجاعت کی داد دی ہے
اوسکا نام کہانڈے راے لکہا ہے اور یہہ بہی کہ شہاب الدین اوسکی بہادری سے
بمشکل جانبر ہوا تہا۔

چوہانون کی سلطنت کے ساتہہ یہہ نسل بہی معدوم ہوگئی پرتہی راج کا اکلوتا
بیٹا رین سی چاونڈ کی بہن سے پیدا ہوا تہا مگر وہ دہلی کی شکست کے بعد زندہ نرہا
چند بہاٹ نے بیانہ کی عظمت اور پرتہی راج اور داہمی رانی کی شادی کی کیفیت

اسطرح پر لکھی ہے - دورنادہار پہاڑ کی چوٹی پر کہ اوسکے وزن سے شیش ناگ
دبگیا ہے بیانہ کا محل بشکل کیلاش واقع ہے - داہمہ کے تین پسر اور دو
دختر تہین خدا کرے اس کلجگ ہین اوسکا نام ہمیشہ رہے ایک دختر کی ہیوات
کے راجہ سے شادی کی اور دوسری کی چوہان کے ساتہہ اسکے جہیز ہین
آٹہہ ہیین عورتین ترسٹہہ لونڈیان سو گھوڑے عراقی نسل کے دو ہاتھی وس
ڈہال وولہ کے واسطے ایکسو چہہ ہین پتلیان سنگور تہہ ایک ہزار اشرفیان
دی ہین - بہاٹ نے اخیر ہین لکہا ہے کہ داہمہ نے اپنے خزانہ کو سیم و زر
سے خالی کیا اور خلایق کی تحسین و آفرین سے بہرا ہے اور داہمی رانی سے
بیش بہا جواہر یعنی رین سے پیدا ہوا ہے -

فہرست قدیم باشندگان ہندوستان

باگڑی	میر	کابہ	مینہ
बागड़ी	मेर	काबा	मीना
بہیل	سیرہہ	تہوری	کہنگار
भील	सेरिथह	घोरी	खंगार
گونڈ	بہر	جنوار	سار
गोंड	भर	जनवार	सारद

فہرست اقوام زراعت پیشہ و چرواہان

ابہیر جنکو اہیر کہتے ہین	گولہ	کورمی جسکو کولبی بہی کہتے ہین	
अहीर • आभीर	गोला	कुरमी	कुलम्बी

گوجر	جاٹ
गूजर	जाट

فہرست اقوام راجپوت جنکی ساکھا نہیں ہین

جالیہ	پیشانی	سوہاگنی		چاہیرہ
जालया	पेशानी	सोहागनी		चाहिरा
ران	سیمالہ	بوٹیلہ		گوتچیر
रान	सीमाला	बोटीला		गोतचीर
مالن	اوہیر	ہول		باچک
मालन	ओहिर	हूल		बाचक
باتر	کیرچ	کوتک	بوسہ	بیرگوت
बातर	केरच	कोतक	बुसा	बीरगोत

فہرست چوراسی اقوام تجارت پیشہ

سری سری مال	سری مال	اوسوال	بہگیروال
श्रीश्री माल	श्री माल	ओसवाल	मगेरवाल
ڈینڈو	پشکروال	میرتوال	ہرسورہ
दींडू	पुशकरवाल	मेरतवाल	हरसोरा
سوررروال	پلی وال	بہمبو	کہنڈیل وال
सुररवाल	पल्लीवाल	मम्बू	खंडेलवाल
ورلیوال	کیہیدروال	ڈیساوال	گوجروال

डुहिलवाल	केहेद्र वाल	डीसा वाल	गूजर वाल
۱۷ سوہور وال	۱۸ اگروال	۱۹ جابلوال	۲۰ مانت وال
सोहोर वाल	अगरवाल	जायल वाल	मानत वाल
۲۱ کچوتی وال	۲۲ کورتہ وال	۲۳ چہیتروال	۲۴ سوفی
कजोतीवाल	कोरतावाल	सेछ वाल	सोनी
۲۵ سوجت وال	۲۶ ناگر	۲۷ ماو	۲۸ جلہیرہ
सुजत वाल	नागर	माद	जलहेरा
۲۹ لار	۳۰ کپول	۳۱ کہریتہ	۳۲ بروری
लार	कपोल	खरेता	बरूरी
۳۳ دسورہ	۳۴ بمبروال	۳۵ ناگدرہ	۳۶ کرہیرہ
दसोरा	बम्बरवाल	नागदरा	करबेरा
۳۷ بٹیوڑہ	۳۸ میواڑہ	۳۹ نرسنگ پورہ	۴۰ کہیتروال
बटेवड़ा	मेवाड़ा	निरसिंहपुरा	खेत्र वाल
۴۱ پنچموال	۴۲ ہنیروال	۴۳ سرکیرہ	۴۴ بیس
पंचमवाल	हनेर वाल	सरकेरा	बैस
۴۵ ستوکہی	۴۶ کمبووال	۴۷ جیرن وال	۴۸ بہگیلوال
स्तूरखी	कम्बोवाल	जीरनवाल	भगेलवाल
۴۹ اورچتوال	۵۰ باہمن وال	۵۱ سری گورو	۵۲ ٹہاکروال
ओरच्तिवाल	बामन वाल	श्री गुरु	ठाकुरवाल

بلمی وال [۵۳]	ٹیپوڑہ [۵۴]	ٹیلوٹہ [۵۵]	اتبرگی [۵۶]
सलमी वाल	दीपोड़ा	दीलोटा	अतबरगी
لادی ساکہ [۵۷]	بیڈنورہ [۵۸]	کہیچو [۵۹]	گسورہ [۶۰]
लादी साका	बेदनोरा	खीचू	गसोरा
بہاوبر [۶۱]	جیمو [۶۲]	پدمورا [۶۳]	میہریہ [۶۴]
वहावोलर	जैमो	पदमोरा	मेहरया
ڈہاکروال [۶۵]	سنگورہ [۶۶]	گوپل وال [۶۷]	موہوروال [۶۸]
ढाकरवाल	संगोरा	गोपलवाल	मोहोरवाल
چیلتورہ [۶۹]	کاکلیہ [۷۰]	بہاریجہ [۷۱]	اندورہ [۷۲]
चीतोरा	काकलया	भारेजा	अंदोरा
ساچورہ [۷۳]	بہونگروال [۷۴]	منڈاہلو [۷۵]	برہمنیہ [۷۶]
साचोरा	भूंगरवाल	मंडाहलू	ब्रह्मनया
باگڑیہ [۷۷]	ونڈوریہ [۷۸]	بوروال [۷۹]	سوربیہ [۸۰]
बागड़या	हिंदोरया	बोरवाल	सोरबिया
اوروال [۸۱]	نفاگ [۸۲]	ناگورہ [۸۳]	ایک کم ہے
औरवाल	नफ़ाग	नागोरा	

ٹوڈصاحب نے چہتیس [۳۶] راج کلون کو پانچ مفصلہ ذیل فہرستون سے تحقیق کرکے ایک فہرست مرتب کی ہے اوس فہرست و دیگر فہرستونمین حسب شرح ذیل سلسلہ درج ہین —

فہرست اوّل قدیمی ۳۶ - فہرست دوّم چند کبیشر کے ۳۰ - فہرست سوّم مندرجہ کمرپال چرتر بزبان سنسکرت ۲۷ - فہرست چہارم مندرجہ کمرپال چرتر بزبان گجراتی ۲۴ - فہرست پنجم کہچی کبیشر ۳۶ - فہرست ششم مرتبہ ٹوڈ صاحب ۳۸ -

چنانچہ ٹوڈ صاحب کی فہرست کی اڑتیس ۳۸ نسلین حسب تفصیل ذیل ہین اور دیگر فہرستون مین سے بھی جنہین وے لکھے ہین ہر نسل کے محاذی نمبر فہرست درج ہین -

نمبر فہرست ہاے

۱	اکشواک	کاکستھہ	سوریہ	رویہ	۳۲۱۶
	इक्ष्वाक	काकुस्था	सूर्य	रवीय	
۲	انویہ	اندو	سوم	چندر سہسا	۳۲۱۶
	अन्वै	इंदु	सोम	चंद्र सहसा	
۳	گرہیلوت	گہیلوت			۵۶
	गुह्लोत	गिह्लोत			
۴	یادو	جاریجہ	بہاٹی		۵۴۳۲۱۶
	यादु	जारेजा	भाटी		
۵	تنور				۵۶
	तंवर				
۶	کشواہا	کچھواہا			۵۶
	कुशवाहा	कछवाहा			

۷	پریمار	موری	کابہ	———	۵۴۳۲۱۶
	परिमार	मोरी	काबा		
۸	چہومان	چوہان	دیورہ	نکومپ	۵۴۳۲۱۶
	चहूमान	चोहान	देवरा	निकुम्प	
۹	چالک	سولنکی	———		۵۴۳۲۱۶
	चालुक	सोलंकी			
۱۰	راٹھوڑ	———			۱۶
	राठोड़				
۱۱	پریہار	پرتیہار	———		۵۴۳۲۱۶
	परिहार	प्रतिहार			
۱۲	چورا	———			۵۴۱۶
	चोरा				
۱۳	تاک	تکشک	ناگ بنسی	———	۲،۶
	ताक	तक्षक	नागबंशी		
۱۴	جٹ	جیٹ	جاٹ	———	۴و۶
	जिट	जीट	जाट		
۱۵	ہن	ہون	———		۳و۱و۶
	हन	हून			
۱۶	کاٹی	काटि	———		۴و۶

۱۷	بالا बाला					۶ و ۱ و ۳ و ۴ و ۵
۱۸	جھالا झाला	ماکواہانہ मकवाहाना				۶ و ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵
۱۹	جیتوہ जेतवा	کمرہ कमरा				۶ و ۴
۲۰	گوہل गोहिल	گوجرگوہل गोज्वरगोहिल	اونی گوہل उनिगोहिल			۶ و ۱ و ۲ و ۴
۲۱	ساروبہ सारविया					۶ و ۴
۲۲	سِلر सिलर	سلار सलार	سلارا सलारा	راج تلک राजतिलक		۶ و ۱ و ۲ و ۳
۲۳	دابی दाबि					۶ و ۱
۲۴	گور गौड़					۶ و ۲ و ۵
۲۵	دودہ दोदा	دور दोर	دودیہ दोदिया			۶ و ۱ و ۴ و ۵
۲۶	گہیروال घेरवाल	بندیلہ बुंदेला	چندیلہ चंदेला			۶ و ۵

نمبر	اردو	हिन्दी	دیگر نام	صفحہ
۲۷	بڑگوجر	बड़गूजर		۵۶
۲۸	سنگار	सिंगार		۵۶
۲۹	سکروال	सिकरवाल		۵۶
۳۰	بیش	बैश		۵۶
۳۱	داہیہ	दाहिया		۶
۳۲	جوہیہ	जोहिया		۵۶
۳۳	موہل	मोहिल		۶
۳۴	نکومپ	निकुम्भ		۵۶۳۲۱۶
۳۵	راج پالی	राजपालि	راج پالیکا राजपालिका	۳۲۱۶
۳۶	داہمہ	दाहिमा		۵۲۶
۳۷	ہول	हूल		۵۲۶
۳۸	داہریہ	दाहरया		۵۳۲۶

انکے علاوہ دیگر فہرستوں میں یہہ نسلیں اور لکھی ہیں

نمبر	اردو	हिन्दी	صفحہ
۳۹	نورکا	नोरका	۱
۴۰	اسوریہ / سارجہ	असवरया / सारजा	۵۱
۴۱	سیپت	सिपत	۱
۴۲	کرچال	किरचाल	۱
۴۳	ہریہ	हरेश	۳۱

۴۴	دہن پالی	धनपालि	۳۱
۴۵	اگنی پال	अग्निपाल	۵۱
۴۶	سکرنکہ	सकरंका	۳
۴۷	کورپالہ	कुरपाला	۳
۴۸	اوہل	ओहिल	۳
۴۹	پالکہ	पालका	۳
۵۰	تورندلیکہ	तुरंदलीका	۳
۵۱	ہریال	हरयाल	۳
۵۲	موکر	मोकर	۳
۵۳	کیسیر	केसेर	۳
۵۴	بربیٹہ	बरबेटा	۴
۵۵	باوریہ	बावरया	۴
۵۶	مارو	मारू	۴
۵۷	چوراسیہ	चोरासिआ	۴
۵۸	کہانت	खान्त	۴
۵۹	کہیرہ	खेरा	۴
۶۰	راولی	रावली	۴
۶۱	مسانیہ	मसानिया	۴
۶۲	پلانی	पलानी	۴

۶۳	ہالا हाला	————	۴
۶۴	باہریہ बाहरया	————	۴
۶۵	چاہل चाहिल	————	۵
۶۶	مالیہ मालिया	————	۵
۶۷	مانت وال मान्तवाल	————	۵
۶۸	کال چورک कालचोरक	————	۵
۶۹	ابہیر अभीर — اہیر अहीर	————	۵
۷۰	موکارہ मोकारा	————	۵
۷۱	وابیہ वाबया	————	۵
۷۲	دیوت देवत्त	————	۵
۷۳	کہرور खरवर	————	۵
۷۴	بہاگڈول भागडोल	————	۱
۷۵	موت دان मौतदान	————	۱
۷۶	موہر मोहर	————	۱
۷۷	گگیر कगैर	————	۱
۷۸	کرجیو करजेव	————	۱
۷۹	چاولیہ चादलया	————	۱
۸۰	پوکارہ पोकारा	————	۱
۸۱	سلالہ सलाला	————	۱

۸۲	چندرک	चंदक	۳۲
۸۳	چاپوت کٹ	चापोतकट	۳۲
۸۴	سیندرو	सिंदू	۲
۸۵	انگہ	अनंगा	۲
۸۶	پاٹک	पाटक	۲
۸۷	دایدپوتہ	दैद्योता	۲
۸۸	کرت پال	किरतपाल	۲
۸۹	کوٹ پال	कोट पाल	۲
۹۰	کانی	कानि	۲
۹۱	کلچارک / کورچرہ	कलचारक / कुरचरा	۲

فصل تیسری

راجپوتانہ کے عہدنامجات کا ذکر

بجز دھولپور کے کہ بوجہ قربت وتعلق مرہٹون کے اوس ریاست سے سرکار اونرایبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی کا اول تعہد سنہ ۱۷۷۹ع مین ہوا تہا - راجپوتانہ کی دیگر ریاستون سے سرکار انگریزی کے تعلقات سنہ ۱۸۰۳ع سے شروع ہوئی ہین اوس سے پیشتر عنقریب کل ریاستین مرہٹون کے ظلم وتعدی اور نواب امیرخان کی غارتگری سے تنگ وتباہ تہین جب سنہ مذکور مین بعہد حکومت

لارڈ مارنگٹن صاحب عرف مارکویس آف ولزلی صاحب بہادر گورنر جنرل
ہندوستان سرکار کمپنی اور مرہٹون خصوص جسونت راو ہلکر کے درمیان لڑائی
ہوئی جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی نے مرہٹونکا
اقتدار کم کرنے اور ملک مین امن وعافیت قایم کرنیکی غرض سے چند روسار
راجپوتانہ کو ظل حمایت سرکار مین لیکر مرہٹون کے پنجہ سے نجات دی اونکے اہتمام
سے روسار مفصلہ ذیل سے عہدنامجات منضبط ہوئے ؛

نقشہ نمبر اول عہدنامجات سنہ ۱۸۰۳ء

نام ریاست	نام صاحب جنکے اہتمام سے عہدنامجات از جانب ایسٹ انڈیا کمپنی منضبط ہوا	نام رئیس جس سے عہدنامہ ہوا	مقام انضباط	تاریخ انضباط	تاریخ تصدیق از جانب گورنر جنرل صاحب بہادر	کیفیت
جے پور	جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی	مہاراجہ دہراج راج راجندر سوائی جگت سنگھ صاحب بہادر مہاراجہ جے پور	سرہنڈی علاقہ اکبرآباد	۱۲ دسمبر سنہ ۱۸۰۳ء ۲۶ شعبان سنہ ۱۲۱۸ھ پوس بدی ۹ سمت ۱۸۶۰	۱۵ جنوری سنہ ۱۸۰۴ء	जे सम बारलो
جودہپور	ایضاً	مہاراجہ دہراج راج راجیشر مان سنگھ صاحب بہادر راجہ جودہ پور	ایضاً	۲۲ دسمبر سنہ ۱۸۰۳ء ۷ رمضان سنہ ۱۲۱۸ھ پوس بدی ۹ سمت ۱۸۶۰	تصدیق ہوا تاریخ نامعلوم	دستخط جی ایم بارلو صاحب و جی اوڈنی صاحب
بہرت پور	ایضاً	مہاراجہ بشویندر سوائی رنجیت سنگھ صاحب بہادر مہاراجہ بہرت پور	•	۲۹ ستمبر سنہ ۱۸۰۳ء ۱۱ جمادی الاول سنہ ۱۲۱۸ھ	۲۲ اکتوبر سنہ ۱۸۰۳ء	जे इडली
الور	ایضاً	مہاراو راجہ سوائی بختاور سنگھ صاحب بہادر مہاراجہ الور	پوہسر	۱۴ نومبر سنہ ۱۸۰۳ء ۲۴ رجب سنہ ۱۲۱۸ھ ۱۵ اگہن سمت ۱۸۶۰	۱۹ دسمبر سنہ ۱۸۰۳ء	
دہولپور	ایضاً	مہاراجہ سوائی کیرت سنگھ صاحب بہادر لوکیندر والی دہولپور	بیانہ گوالیار	۱۷ جنوری سنہ ۱۸۰۴ء ۴ شوال سنہ ۱۲۱۸ھ ماہ ... سمت ۱۸۶۰ دستخط لیک صاحب ۲۹ جنوری سنہ ۱۸۰۴ء ۱۵ شوال سنہ ۱۲۱۸ھ ... [illegible]	[illegible]	
پرتاب گڑہ	کرنل مری صاحب کمانڈنگ افواج انگریزی مقیم اوڈنا و سی مالوہ	راجہ ساونت سنگھ والی پرتاب گڑہ	لب دریاے چمبل	۲۵ نومبر سنہ ۱۸۰۴ء		

ان عہدنامجات مین شرایط مفصلۂ ذیل درج ہین جس ریاست کی عہدنامہ مین جو شرط جس نمبر کے قلم مین لکھی ہی اوس شرط کے محاذی نمبر قلم مذکور درج ہے

نمبر شرط	مضمون شرط	نمبر قلم عہدنامہ جیپور	نمبر قلم عہدنامہ جودھپور	نمبر قلم عہدنامہ بھرتپور	نمبر قلم عہدنامہ الور	نمبر قلم عہدنامہ دہولپور	نمبر قلم عہدنامہ پرتاب گڈھ
۱	درمیان انرابل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ صاحب فلان اور وارث وجانشین جانبین کی دوستی واتفاق مستحکم ہوا ؀	۱	۱	۱	۱	۱	۰
۲	ازانجاکہ ہر دو سرکارون کے درمیان دوستی مستحکم ہوگئی ہے اسواسطے ایک فریق کے دوست ودشمن فریقین کے دوست ودشمن متصور ہونگے اور اس شرط پر کاربند ہونا طرفین سے ملحوظ رہیگا ؀	۲	۲	۲	۲	۱	۰
۳	انرابل کمپنی ممالک مقبوضہ مہاراجہ صاحب مین مداخلت نکریگی اور اونسے خراج کا مطالبہ نکریگی ؀	۳	۳	۳	۳	جو ملک دیا جاتا ہی اوسکا [illegible] خراج مطالبہ [illegible]	۰
۴	جب کبھی کوئی دشمن انرابل کمپنی کے اوس ملک پر جو کمپنی نے پچھلے دنون ہندوستان مین حاصل کیا ہی حملہ آوری کا عزم کریگا تو مہاراجہ صاحب کمپنی کی افواج کی مدد کیواسطے اپنی کل فوج بھیجینگے اور دشمن کو نکال دینے مین اپنی کامل	۴	۴	۴ [illegible]	۴	۶	۰

	طاقت سے کوشش کرینگے اور دوستی اور اتفاق ثابت کرینگے موقع پر غفلت نکرینگے ۔			[illegible]			
۵	ازآنجا کہ آنریبل کمپنی بلحاظ دوستی قرار یافتہ کے مہاراجہ صاحب کے ملک کو بیرونی دشمنون سے محفوظ رکھنیکے کفیل ہوتی ہے اسلئے مہاراجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ اگر درمیان مہاراجہ صاحب اور کسی دیگر ریاست کے تنازعہ ہوگا تو مہاراجہ صاحب تنازعہ کو سرکار کمپنی کی خدمت مین پیش کرینگے تاکہ سرکار اوسکا فیصلہ برضامندی کرا دے اور اگر فریق مخالف کی شرارت سے فیصلہ نہو سکے تو مہاراجہ صاحب سرکار کمپنی سے مدد کی درخواست کرینگے حسب موقع دیجاویگی اور مہاراجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ ایسی مدد کے مصارف اوس شرح سے جو دیگر رؤساء ہندوستان سے قرار پاویگا ادا کرینگے ۔	۵	۵	۰	۵	۷	۰
۶	اگرچہ مہاراجہ صاحب اپنی فوج کے مالک ہین مگر میدان جنگ مین جس فوج انگریزی کے شامل ہونگے اوس کے حاکم کی صلاح و رائے کے بموجب عمل کرینگے ۔	۶	۶	۰	۰	۸	۰
۷	مہاراجہ صاحب کسی شخص کو رعایا انگریزی یا فرانسیس یا باشندہ دیگر ممالک فرنگستان سے بلا منظوری سرکار انگریزی نوکر نہ رکھینگے اور نہ کسیطرح اپنے ملک مین داخل ہونے دینگے ۔	۷	۷	۰	۰	۹	۰

شرائط مخصوص الریاست

دہولپور- قلم ۲- اونرایبل کمپنی اقرار کرتی ہے کہ مہاراج راناکیرت سنگہ صاحب کو اونکے سوروثی مالک گوہد پر بطور مالک قابض کرے اور اضلاع مفصلہ ذیل بلامنہائی و بکفالت سرکار انگریزی اونکے اور اونکے جانشینون کے قبضہ وتصرف مین رہین-

گوالیار خاص- انتری و دیگر پنج محالات چیک- لوان- سلباسے وغیرہ- امبہ پور- سمولی- پرپہار گڈہ وغیرہ جسمین پرگنہ سرداری ہے- تعلقہ چتور- پرگنہ لود مع تعلقات- پہوپ- تعلقہ امری- بلدوہ- جگنی- وونڈری- سرای جولا- انہون- نورآباد- انورا- بہادرپور- بلوٹہی- کرواس- حویلی گوہد بہت- تعلقہ سکلہاری- امان- اندرکی- بہانارری- بہودا- لیہار وغیرہ جنہیں ضلع گنج وکاہری- گوجرہ- کٹولی- لاوان کلان- پرگنہ بسوہ- رکوا تعلقہ دیوگڈہ- لبہار- رام پورہ- گکیس- کٹہوندیا- بگ- گوپال لوم-

قلم ۳- سرکار کمپنی کے سپاہیون کی تین پلٹن ہمیشہ مہاراج رانا صاحب کی ساتہہ اونکے ملک کی حفاظت کے واسطے مقیم رہینگے اور مہاراج رانا صاحب اونکا خرچ بحساب پچیس ہزار روپیہ سکہ لکہنؤ یا زر مساوی اوسکی فی پلٹن کل پچہتر ہزار روپیہ ماہوار یعنی ۹ لاکہہ سالانہ سرکار انگریزی کو ادا کرتے رہینگے جب مہاراج رانا صاحب کی طرف سے زر مذکور کے ماہوار ادا ہونے مین کوتاہی ہو تو سرکار کمپنی کو اختیار ہوگا کہ کسی شخص کو مقرر کرکے زر مذکورہ بالا اوسکے اہتمام سے ملک سے وصول کرے قلم ۴- مہاراج رانا صاحب قبول کرتے ہین کہ گوالیار کے

قلعہ وشہر پر ہمیشہ سرکار کمپنی کا قبضہ رہیگا اور یہہ بہی سرکار کی مرضی پر منحصر رہیگا کہ اپنی فوج مہاراج رانا صاحب کے ملک مین بجز گوہد کسی جا یا کسی قلعہ مین جہان مناسب سمجہین مقیم رکہین اور بجز قلعہ گوہد جس قلعہ و مقام مستحکم واقع ملک مہاراج رانا صاحب کا مسمار کرنا مناسب سمجہین مسمار کردین **پرتاب گڈہ** کے راجہ صاحب کا عہدنامہ بمضمون ورجہ کمتر و مختلف ہے اسواسطے علیحدہ لکہا جاتا ہے **قلم اول** راجہ صاحب جسونت راو ہلکر کی اطاعت و سرپرستی سے بالکل منکر ہوئے ہین **دوم** راجہ صاحب عہد کرتے ہین کہ جو خراج اب تک جسونت راو ہلکر کو دیتے تہے جسطرح نواب گورنر جنرل صاحب بہادر مناسب سمجہین گے سرکار انگریزی کو دیتے رہین گے **سیوم** سرکار انگریزی کے دشمنون کو راجہ صاحب اپنے ملک مین نہ رہنے دین گے اور اونکو اپنا دشمن سمجہین گے **چہارم** راجہ صاحب کی ملک مین ہوکر افواج انگریزی اور سامان رسد مطلوبہ افواج مذکور کی آمد و رفت رہیگی راجہ صاحب اونکی ہرطرح سے مدد و حفاظت کرینگے **پنجم** راجہ صاحب کی ریاست پانچہزار من چاول دو ہزار من دانہ تین ہزار من جوار ٹہاکر گدہ پر مہیا کریگی اوسکی نصف قیمت واجب مال پہونچنے سے چودہ روز مین اور باقی ماندہ اٹہائیس روز مین ادا کیجاویگی **ششم** اس اعتبار سے کہ راجہ صاحب شرایط بالا پر بلا تفاوت عمل کرینگے کرنل مری صاحب کمانڈنگ افواج انگریزی عہد کرتے ہین کہ کسی طرح کا مطالبہ زر نقد یا دواب یا غلہ کا راجہ صاحب سے نکرینگے اور نہ اپنے تحت کی فوج کی جماعتون مین سے کسیکو مطالبہ کرنے دینگے **ہفتم** جسقدر جاگیرداری وسونا صاحب کمانڈنٹ فوج انگریزی بہیج سکین گے راجہ صاحب اوسکو دار الضرب

پہر تایکگڈہ مین سکہ ڈلوادینگے اور سرکار انگریزی اوسکا خرچ ادا کریگی ہشتم یہہ
عہدنامہ بہت جلد نواب گورنر جنرل صاحب کی خدمت مین تصدیق کیواسطے بہیجا
جاویگا مگر تا صدور حکم منظوری شرایط مندرجہ پر طرفین سے برابر عمل رہیگا۔
سنہ ۱۸۰۵ء مین لارڈ کورن ولس صاحب بہادر عہدہ گورنری جنرل کشور ہندوستان
پر ممتاز ہوئے تو ہندوستانی ریاستون سے تعلق برخاست کیا گیا بعض عہدنامجات
تو رئیسون کے عدم ایفاے تعہد کی وجہ سے فسخ کئے گئے اور بعض بلا حکم خاص
باطل و کالعدم متصور ہوئے اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ وسط ہند اور راجپوتانہ کی ریاستین
پنڈارہ غارتگرون کے جور وستم سے کہ مرہٹون کی طاقت کے زوال سے روز
بروز ترقی پاتے تہے مغلوب ہوگئین بلکہ اونہون نے علاقہ سرکار انگریزی
مین بہی تاخت و تاراج کرنا شروع کیا اور تعیناتی افواج یا کوئی تدبیر اونکے حملون
سے ملک کو محفوظ رکہنے مین کارگر نہوئی تب سرکار کو قرین مصلحت معلوم ہوا کہ اونکو
نیست و نابود کرنیکے واسطے اتفاق حکومت کا سلسلہ عام قایم کیا جاوے سرکار
انگریزی اور روساء راجپوتانہ کے درمیان اتفاق نہونے کی جو پابندی تہی
مہاراجہ سیندہیہ کے عہدنامہ سنہ ۱۸۰۵ء سے رفع ہوئی اور سرکار کو اختیار رہا
کہ اون سے از سرنو یگانگت پیدا کرے اور اس سے یہہ مطلب تہا کہ غارتگری
کی بداعمالی موقوف کیجاوے اور مہاراجگان سیندہیہ و ہلکر کی طاقت حد معینہ
سرکار انگریزی سے تجاوز نکرے اوسوقت مین یہہ منشا نہ تہا کہ راجپوتانہ کی
ریاستون کے اندرونی انتظام مین مداخلت کا اختیار حاصل کیا جاوے مگر یہہ
کہ اونکی تدبیرات حکمرانی و تعلقات بیرونی کو سرکار انگریزی کے تحت حکومت مین

لاوین تاکہ جب روسا اندکو سرکار کی تدبیرات مین شریک ہون خراج جو بہار جگاڑ
سیندہیہ و ہلکر لیتے تہے بدستور وصول ہوتا رہے اور ان ریاستون کی حفاظت
مین جو کچھہ خرچ پڑے حسب حیثیت ہر ریاست پر منقسم ہوکر وصول کیا جاوے اسطرح
عہد حکومت مارکوئس آف ہیسٹنگس صاحب بہادر گورنر جنرل ہندوستان مین
باہتمام سر چارلس تہوفلس مٹکاف صاحب بہادر روسا مفصلہ ذیل سے
عہدنامجات منضبط ہوئے ۞

نقشہ نمبر دوم عہدنامجات ۱۸۱۷ و ۱۸۱۸ء

نام ریاست	نام صاحب جنکے اہتمام سے منجانب سرکار کمپنی عہدنامہ ہوا	نام رئیس جسکے ساتھ عہدنامہ ہوا	نام مختار و معتمد وکیل ریاست	مقام انفصال عہدنامہ	تاریخ انفصال	[illegible]	تاریخ تصدیق	کیفیت
اودےپور	سر چارلس تہافلس مٹکاف صاحب بہادر رزیڈنٹ	مہارانا بہیم سنگہ صاحب بہادر والی میواڑ	ٹہاکر اجیت سنگہ	دہلی	۱۳ر جنوری ۱۸۱۸ء	اوچیر	۲۲ر جنوری ۱۸۱۸ء	دستخط جی آدم صاحب سکرٹری
جےپور	ایضاً	مہاراج دہیراج سوائی جگت سنگہ صاحب بہادر والی جےپور	ٹہاکر راول بیری سال	ایضاً	۲ر اپریل ۱۸۱۸ء	تلسی پور	۱۵ر اپریل ۱۸۱۸ء	•
جودہ پور	ایضاً	مہاراجہ مان سنگہ صاحب بہادر والی میواڑہ	مہاراج کنور چہتر سنگہ صاحب بہادر دیباں سالاہی رام و بشن رام رتنکر؟ وکیل	ایضاً	۶ر جنوری ۱۸۱۸ء	رودپڑہ	۱۶ر جنوری ۱۸۱۸ء	دستخط جی آدم صاحب سکرٹری
بوندی	کپتان جیمس ٹوڈ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ	مہاراو راجہ بشن سنگہ صاحب بہادر والی بوندی	بوہرہ تلارام	بوندی	۱۰ر فروری ۱۸۱۸ء ۴ر ربیع الثانی ۱۲۳۳ھ ماہ سدی ۹ سنہ ۱۸۷۴	کانپور	یکم مارچ ۱۸۱۸ء	•

کوٹہ	سر چارلس تھیافلس مٹکاف صاحب بہادر	مہاراو راجہ امید سنگھ صاحب بہادر والی کوٹہ	راج رانا ظالم سنگھ صاحب بہادر مہاراج شیودان سنگھ و لالہ ہنوت چند و ساہ جیون رام و لالہ مولچند	دہلی	۲۶ر دسمبر سنہ ۱۸۱۷ء	ادچار	۶ر جنوری سنہ ۱۸۱۸ء	دستخط جے آدم صاحب سکرٹری
ٹونک	ایضاً	نواب امیر الدولہ محمد امیر خان صاحب بہادر والی ٹونک	لالہ نرنجن لال	ایضاً	۹ر نومبر سنہ ۱۸۱۷ء	سالائی	۱۵ر نومبر سنہ ۱۸۱۷ء	ایضاً
قرولی	ایضاً	مہاراجہ جدکل چندر بہال ہر بخش پال دیو صاحب بہادر والی قرولی	میر عتیق اللہ	ایضاً	۹ر نومبر سنہ ۱۸۱۷ء	ایضاً	۱۵ر نومبر سنہ ۱۸۱۷ء	ایضاً
کشن گڑھ	ایضاً	مہاراجہ کلیان سنگھ صاحب بہادر والی کشن گڑھ	قاضی فتح محمد خان	ایضاً	۲۶ر مارچ سنہ ۱۸۱۸ء	بانس ماریہ	۱۷ر اپریل سنہ ۱۸۱۸ء	ایضاً
بیکانیر	ایضاً	راج راجیشر مہاراج شرومن مہاراجہ صورت سنگھ صاحب بہادر والی بیکانیر	اوجھا کاشی ناتھ	ایضاً	۹ر مارچ سنہ ۱۸۱۸ء	براڑ گھاٹ ندی گھاگرہ	یکم مارچ سنہ ۱۸۱۸ء	ایضاً

جیسلمیر	ایضاً	مہاراج دھیراج مہاراول سوراج صاحب والی جیسلمیر	مصر معق رام	ایضاً	۱۲ ر دسمبر سنہ ۱۸۱۸ء	کلکتہ	۲۳ ر جنوری سنہ ۱۸۱۹ء	دستخط ڈیوڈ سول صاحب جی سٹورٹ صاحب جے آدم سکرٹری
ڈونگرپور	کپتان جی کالفیلڈ صاحب منجانب برگیڈیر جنرل سر جان مالکم صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ	راے رایان مہاراول سری جسونت سنگھ صاحب بہادر	•	ڈونگرپور	۱۱ ر دسمبر سنہ ۱۸۱۸ء ۱۲ ر صفر سنہ ۱۲۳۴ھ	•	۱۳ ر فروری سنہ ۱۸۱۹ء	سی ٹی مٹکاف صاحب سکرٹری
بانسواڑہ	سر چارلس تھیافلس مٹکاف صاحب	راے رایان مہاراول سری امید سنگھ صاحب بہادر	پنڈت رتن چند	دہلی	۱۶ ر ستمبر سنہ ۱۸۱۸ء	کلکتہ	۱۰ ر اکتوبر سنہ ۱۸۱۸ء	دستخط ڈیوڈ سول صاحب جی سٹورڈ صاحب سی ایم ایکٹ صاحب جے آدم سکرٹری ہر دو پر
	کپتان جی کالفیلڈ صاحب منجانب برگیڈیر جنرل سر جان مالکم صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ		•	بانسواڑہ	۱۵ ر دسمبر سنہ ۱۸۱۸ء ۱۴ ر صفر سنہ ۱۲۳۴ھ پوہ بدی ۱۲ سنہ ۱۸۷۵	•	۱۳ ر فروری سنہ ۱۸۱۹ء	
پرتاب گڈھ دیولیہ	کپتان جی کالفیلڈ صاحب منجانب برگیڈیر جنرل سر جان مالکم صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ	راجہ ساونت سنگھ صاحب بہادر	رام چند ربھاؤ	نیمچ	۱۵ ر اکتوبر سنہ ۱۸۱۸ء ۱۴ ر ذیحجہ سنہ ۱۲۳۳ھ اسوج سدی ۱۳ سنہ ۱۸۷۵	کلکتہ	۷ ر نومبر سنہ ۱۸۱۸ء	دستخط ڈیوڈ سول صاحب جی سٹورٹ صاحب سی ایم ایکٹ صاحب جے آدم صاحب سکرٹری

ان عہدنامجات میں علی العموم شرایط مفصلہ ذیل درج ہیں جس ریاست کے عہدنامہ میں جو شرط جس نمبر کے قلم میں لکہی ہی اوس شرط کی محاذی نمبر قلم مذکور درج ہے

نمبر شرط	مضمون شرط	اودیپور	جےپور	جودھپور	بوندی	کوٹہ	ٹونک	کرولی	کشن گڈھ	بیکانیر	جیسلمیر	دونگرپور	بانسواڑہ اول	بانسواڑہ دوم	پرتاب گڈھ
۱	درمیان اونریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ صاحب یا راجہ صاحب فلان اور فریقین کے وارث و جانشینون کی دوستی و اتفاق و احدیت فواید رہیگا ۛ	۱	۱	۱	۱	۱	۰	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۰
۲	ایک فریق کے دوست و دشمن فریقین کے دوست و دشمن متصور ہونگے	۱	۱	۱	۰	۲	۰	۰	۱	۰	۰	۱	۱	۱	۰
۳	سرکار انگریزی مہاراجہ صاحب کے ملک کو اپنی حفاظت مین رکہنے کی کفیل ہوتی ہے	۲	۲	۲	۲	۳	۱	۲	۲	۲	۳	۲	۲	۲	۱
۴	مہاراجہ صاحب اور اونکے وارث و جانشین سرکار انگریزی سے باتفاق ماتحتی عمل کرینگے اور سرکار کو اپنا سرپرست سمجہکر کسی اور رئیس یا ریاست سے کچہہ تعلق نرکہینگے ۛ	۳	۳	۳	۳	۴	۳	۳	۳	۳	۴	۳	۳	۳	۱
۵	مہاراجہ صاحب اور اونکے وارث و جانشین کسی دیگر رئیس یا ریاست سے بلا اطلاع و منظوری سرکار انگریزی عہد و پیمان نکرینگے مگر اونکی مشفقانہ مراسلات دوست و رشتہ داروں سے جاری رہینگے	۴	۴	۴	۳	۵	۰	۰	۴	۴	۰	۶	۶	۶	۰
۶	شرط خراج ہر ایک ریاست سے علیحدہ طور پر ہے اسواسطے یہان صرف نمبر قلم لکہا جاویگا تفصیل اوسکی عبارت مین درج ہوگی ۛ	۶	۶	۶	۴ ۵	۷	۰	۳	۰	۰	۰	۸ ۹	۸	۸ ۹ ۱۳	۲ ۳ ۱۲

۷	مہاراجہ صاحب اور اونکے وارث وجانشین کسی پر زیادتی نکرینگے اگر اتفاقاً کسی سے نزاع ہوگا تو سرکار انگریزی مین ثالث و تجویز کیواسطے پیش کرینگے اس شرط مین ریاستونکی باہمی تنازعون سے مراد ہے ٭	۵	۵	۵	۳	۶	۲	۳	۵	۵	۰	۷	۷	۷	۰
۸	عندالضرورت و مطالبہ سرکار انگریزی کے مہاراجہ صاحب حسب حیثیت اپنی سرکار انگریزی کی نوکری کیواسطے فوج بہیجین سکے ٭	۸	۷	۸ [illegible]	۶	۹	۵	۵	۶	۶	۰	۱۰	۹	۱۰	۰
۹	مہاراجہ صاحب اور اونکے وارث وجانشین حسب رواج قدیم اپنے ملک کی تابعین کے حاکم فری اختیار رہین گے اور سرکار انگریزی اپنے اختیارات فوجداری و دیوانی سے راج مین مداخلت نکریگی	۹	۸	۹	۳	۱۰	۰	۰	۷	۰	۰	۴	۴	۴	۵
۱۰	بشرطیکہ مہاراجہ صاحب سرکار انگریزی سے وفاداری کرین سرکار سے اونکی بہتری وفائدہ پر لحاظ رہیگا ٭	۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۱	کوئی اور رئیس یا ریاست مہاراجہ صاحب سے خراج کا دعویٰ نکریگی اگر کرے تو سرکار انگریزی اوسکو جواب دیگی ٭	۶	۰	۷	۰	۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۲	ریاست کے کاروبار حسب مرضی ورائے سرکار انگریزی انصرام پاوینگے اور سرکار رئیس کی خواہش کو ملحوظ رکھے گی ٭	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵	۵	۵	۰

عہدنامجات مندرجہ صدر کی قلمین بابت خراج کے اور مخصوص الریاست

اودے پور۔ قلم ۶ پانچ برس تک کل ملک اودے پور کی آمدنی کا چہارم حصہ بابت خراج کے سال بسال سرکار انگریزی کو ادا ہوتا رہیگا اور بعد ازان تین آٹھوین یعنی فی روپیہ چھہ آنہ خراج ہر سال ادا ہوگا خراج کے باب مین مہارانا صاحب کبہی اور سرکار سے تعلق نرکہینگے اگر کوئی اس قسم کا دعوی کرے تو سرکار انگریزی اوسکی جوابدہی کرنیکا اقرار کرتی ہے **قلم ۷** مہارانا صاحب کہتے ہین کہ ملک اودے پور کے اجزا کو اورون نے بطور نا واجب واب لیا ہے اور اونکی واپسی کے خواہشمند ہین سرکار انگریزی بسبب عدم واقفیت کوئی عہد مستحکم نہین کرسکتی مگر راج اودے پور کی ترقی ہمیشہ مدنظر رکہیگی اور بعد تحقیقات ہر خاص مقدمہ کے موقع مناسب پر حصول اس مطلب مین کوشش کامل کرتی رہے گی جو ملک اسطرح بامداد سرکار انگریزی ریاست اودے پور مین از سرنو شامل ہو اوسکا خراج بہی حسب شرح بالا ادا ہوتا رہے گا۔

جے پور۔ قلم ۶ راج جے پور سے خراج بمفصلہ ذیل سرکار انگریزی کو ادا ہوگا۔ سال اول بوجہہ زیر باری معاف۔ سال دوم چار لاکہہ سکہ دہلی۔ سال سوم پانچ لاکہہ۔ سال چہارم چھہ لاکہہ۔ سال پنجم سات لاکہہ۔ سال ششم آٹھہ لاکہہ۔ ازان بعد آٹھہ لاکہہ روپیہ سالانہ جب تک آمدنی ریاست چالیس لاکہہ سے تجاوز نکرے اور جب آمدنی چالیس لاکہہ سے زیادہ ہو تو علاوہ آٹھہ لاکہہ افزونی

آمدنی پرفی روپیہ پانچ آنہ برائے دوام۔

جودہ پور۔ قلم ۶ خراج جواب تک راج جودہ پور سے مہاراجہ سیندہیہ کو دیاجاتا تہا حسب تفصیل ذیل سرکار انگریزی کو ادا ہوتا رہیگا تعہد خراج فیمابین جودہ پور و مہاراجہ سیندہیہ فسخ ہوا۔

تفصیل [illegible]

قلم ۸ عندالطلب سرکار انگریزی راج جودہ پور سے پندرہ سو سوار سرکار کی نوکری کیواسطے بہیجے جایا کرینگے اور وقت ضرورت پر کل فوج جودہ پور بجز اوسکے جو ملک کے اندرونی انتظام کیواسطے ضرور ہو انگریزی فوج کے شامل ہوگی۔

بوندی۔ قلم ۴ سرکار انگریزی از خود مہاراو راجہ صاحب اور انکی اولاد کو جو خراج کہ بوندی سے مہاراجہ ہلکر کو دیاجاتا تہا اور مہاراجہ ہلکر نے سرکار انگریزی کو منتقل کردیا ہے معاف کرتی ہے۔ اور سرکار اوس ملک سے بہی جس پر ریاست بوندی کے اندر مہاراجہ ہلکر اب تک قابض تہا بحق ریاست بوندی دست بردار ہوتی ہے۔

تفصیل ملک واگذاشت شدہ پرگنہ بہمن گنگ۔ پرگنہ لاکہاریہ۔ پرگنہ دیہ۔ نصف پرگنہ کرور۔ نصف پرگنہ بروندن۔ نصف پرگنہ پاٹن۔ چہارم بوندی وغیرہ

قلم ۵ مہاراو راجہ صاحب بوندی اقرار کرتے ہین کہ جو خراج و مالگذاری جب

ٹونک — قلم ۱ جو ملک عطیہ مہاراجہ صاحب ہلکر نواب میرخان صاحب کے
قبضہ مین ہے اوسکے بدستور بہ قبضہ نواب صاحب موصوف اور اونکے وارثان
رہنے کے سرکار انگریزی کفیل ہوتی ہے اور ملک مذکور کو اپنی حفاظت مین لیتی ہے
قلم ۲ بجز اوس فوج کے جو انتظام ملک کے واسطے ضرور ہو نواب میرخان
صاحب اپنی کل فوج کو موقوف کر دینگے قلم ۳ نواب میرخان صاحب کسی ملک
مین زیادتی نکرینگے اور پنڈارہ و دیگر غارتگرون سے تعلق فسخ کر کے اونکی
بیخ کنی اور سزادہی مین سرکار انگریزی کو مدد دینگے اور بلامنظوری سرکار
کسی سے عہد وپیمان نکرینگے قلم ۴ نواب میرخان صاحب اپنا کل توپخانہ
اور سامان جنگی بجز اوسکے جو قلعون کی حفاظت اور انتظام ملک کیواسطے
ضرور ہو سرکار انگریزی کو دے دینگے سرکار سے اوسکی نقد قیمت ملیگی۔
قرولی — قلم ۴ جو خراج کہ مہاراجہ صاحب پیشوا کو دیتے تھے اور
پیشوا نے سرکار انگریزی کو منتقل کر دیا ہے سرکار نے ازخود معاف
کر دیا ہے۔

بیکانیر — قلم ۶ ازانجا کہ بعض اشخاص سکنائے علاقہ بیکانیر نے غارتگری
و رہزنی کا طریقہ اختیار کیا ہے اور فریقین متعہد کی رعیت و رعایا پر ظلم کر کے
اونکا مال لوٹ لیا ہے مہاراجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ باشندگان علاقہ
انگریزی کا جو مال ابتک غارت ہوا ہے واپس دلوا دینگے اور آیندہ کو اپنی
ریاست مین رہزنان و غارتگرون کو ارتکاب جرایم سے باز رکھینگے اگر مہاراجہ
صاحب خود اسکا انسداد نکر سکین تو سرکار سے درخواست کرین کہ مدد ملیگی

مگر فوج کا خرچ مہاراجہ صاحب کو دینا پڑیگا اگر فوج خرچ نقدا دا نکر سکین تو اپنے ملک کا
ایک جز و سرکار کو سپرد کر دینگے کہ بعد ایصال مصارف فوج واپس دیا جاویگا۔
قلم ۷ جب مہاراجہ صاحب درخواست کرینگے سرکار انگریزی ٹھاکر و دیگر باشندگان
علاقہ ریاست کو جنہون نے فساد کر رکہا ہے اور اونکی حکومت اوٹھادی ہے
مطیع کردیگی اور مہاراجہ صاحب فوج متعینہ کا خرچ ادا کرینگے اگر نقدا دا نکر سکین
تو بالعوض اوسکے کسیقدر ملک سپرد کرینگے کہ بعد ایصال فوج خرچ واپس دیا جاویگا
قلم ۱ چونکہ سرکار انگریزی کی خواہش یہہ ہے کہ بیکانیر اور بہٹنیر کی سڑکین ممالک
کابل و خراسان کی تجارت کیواسطے قابل گذر و با امن ہوجاوین مہاراجہ صاحب
عہد واثق کرتے ہین کہ اپنے ملک مین اس خواہش کی کامل تعمیل کرینگے کہ سوداگر
بلا اذیت چلا کرینگے اور شرح معینہ سے زیادہ اون سے محصول نہ لیا جاویگا
جیسلمیر۔ قلم ۲ مہارادل سوراج کی اولاد ریاست جیسلمیر کی وارث
ہوگی **قلم ۳** جب کوئی زبردست دشمن ریاست پر حملہ آور ہوگا اور ریاست
کو خوف عظیم ہوگا تو بشرطیکہ سبب تنازعہ منجانب راجہ صاحب پیدا نہوا ہو سرکار
انگریزی ریاست کی حفاظت مین کوشش کریگی۔
ڈونگر پور۔ قلم ۸ مہارادل صاحب اقرار کرتے ہین کہ ریاست دہار
یا کسی دیگر سرکار کا خراج جواب بذمہ ریاست ڈونگر پور ہے بذریعہ اقساط کے
جو سرکار انگریزی بنظر گنجایش آمدنی ریاست مقرر کرے سرکار مین ادا کرینگے
قلم ۹ مہارادل صاحب منجانب خود و وارثان و جانشینان خود اقرار کرتے
ہین کہ سرکار انگریزی کے مصارف حفاظت کے عوض مین خراج سالانہ کہ حسب

حیثیت ریاست مقرر کیا جاوے مگر تین آٹھوین یعنی چھہ آنہ فی روپیہ سے زیادہ
نہو سرکار انگریزی کو ادا کرتے رہین گے **قلم ۱۱** مہاراول صاحب اقرار کرتے
ہین کہ کل عرب و مکرانہ و شیدیون کو موقوف کر دینگے اور باشندگان ملک کے
سوا ے کسی کو سپاہ مین نوکر نہین رکھین گے **قلم ۱۲** سرکار انگریزی اقرار
کرتی ہے کہ مہاراول صاحب کے سرکش رشتہ دارون کی مدد نکریگی بلکہ اونکے
مطیع کرنے مین مہاراول صاحب کو مدد دیگی **قلم ۱۳** اس صلحنامہ کی نوین
قلم مین مہاراول صاحب نے اقرار کیا ہے کہ سرکار انگریزی کو خراج دینگے
بطور طمانیت اوس شرط کے اقرار کرتے ہین کہ جو لوگ سرکار کیطرف سے خراج
لینے کیواسطے مقرر ہون اونکو دیتے رہین گے اور بروقت ادا نکر سکین
تو یہہ بھی قبول کرتے ہین کہ سرکار انگریزی کیطرف سے ایجنٹ مقرر ہو کر
شہر ڈونگر پور کی آمدنی محصول سے خراج وصول کیا جاوے۔

بانسواڑہ - عہدنامہ اوّل - قلم ۸ مہاراول صاحب
اور اونکے وارث و جانشین سرکار انگریزی کو خراج بقدار تین آٹھوین یعنی
چھہ آنہ فی روپیہ آمدنی ملک ریاست سے ادا کرینگے۔

عہدنامہ دوم - قلم ۸ مہاراول صاحب او اونکے وارث و جانشین
اقرار کرتے ہین کہ جسقدر خراج دہارا یا دیگر ریاستون کا واجب الطلب ہی بذریعہ
اقساط کے جو حسب گنجایش آمدنی ریاست سرکار انگریزی مقرر کرے ادا کرینگے
قلم ۹ مہاراول صاحب اونکے وارث و جانشین اقرار کرتے ہین کہ سرکار انگریزی
کو خراج سالانہ جو سال بسال بموجب ترقی ریاست بانسواڑہ زیادہ ہوتا ہے گا

جب تک سرکار انگریزی مصارف حفاظت ریاست بانسواڑہ کے برابر تصور
کرے اور بشرطیکہ تین آٹھوین یعنی چھہ آنہ فی روپیہ سے زیادہ نہو کرتے
رہین گے **قلم ۱۱** مہارادل صاحب اونکے وارث وجانشین عہد کرتے ہین
کہ عرب ومکرانہ وسندی یا کسی اور غیر قوم کو فوج مین نوکر نہ رکھین گے مگر صرف
دیسی سپاہ پیشہ آدمی فوج مین نوکر رکھین گے **قلم ۱۲** مہارادل صاحب اونکے
وارث وجانشینون کے سرکش رشتہ دارون کو سرکار انگریزی مدد ندیگی بلکہ
اونکو مطیع کرنیمین مہارادل صاحب کی دستگیری کریگی **قلم ۱۳** مہارادل صاحب
نے زیر قلم مین سرکار انگریزی کو خراج دینا قبول کیا ہے اوسکے اطمینان
کیواسطے اقرار کرتے ہین کہ جب خراج ادا نہووے سرکار انگریزی اپنی طرف
سے کسیکو مختار مقرر کرکے بانسواڑہ مین تعینات کرے کہ وہ آمدنی چبوترہ و
ناکہ ہائے متعلقہ سے خراج وصول کرتا رہے۔

پرتاب گڈہ۔ قلم ۲ راجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ کل بقایا خراج
واجب الطلب مہاراجہ ملہار راو ہلکر کہ بقدر ایک لاکھ [illegible] ہے بموجب
تفصیل سرکار انگریزی کو ادا کرینگے۔

سال اول شدنی	سال دوم	سال سوم	سال چہارم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سال پنجم	سال ششم
[illegible]	[illegible]

اور راجہ صاحب یہہ بھی اقرار کرتے ہین کہ اگر زر مذکورہ اوقات مقررہ پر ادا نہو تو ایک ایجنٹ منجانب سرکار انگریزی

مقرر ہوکر محصول شہر پرتاب گڈہ سے وصول کرلے **قلم ۳** راجہ صاحب والی لودہ وپرتاب گڈہ اپنے اور اپنے وارثون کی طرف سے عہد کرلیتے ہین کہ بالعوض حفاظت خراج ونذرین جسطرح اب تک مہاراجہ ملہار راو ہلکر کو دیا کرتے تہے آیندہ سرکار انگریزی کو دیا کرینگے تفصیل خراج

سال اول	سال دوم	سال سوم	سال چہارم	سال پنجم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

خراج دو قسطون ششماہی سے ادا ہوا کریگا۔

قلم ۴ راجہ صاحب یہہ بہی عہد کرلیتے ہین کہ اپنی نوکری مین کسی عرب یا مکرانی کو نہین رکہین گے مگر صرف پچاس سوار اور دوسو پیادہ باشندگان علاقہ پرتاب گڈہ کی فوج رکہین گے اور یہہ فوج جسوقت قرب وجوار پرتاب گڈہ مین ضرورت پڑیگی حسب الحکم سرکار انگریزی عمل کریگی **قلم ۵** راجہ صاحب پرتابگڈہ اپنی ریاست کے مالک رہین گے سرکار انگریزی اونکے کاروبار مین بجز انتظام اقوام بدپیشہ اور امن وعافیت ریاست قایم کرنیکی کسی طرح مداخلت نکریگی اور راجہ صاحب عہد کرلیتے ہین کہ حسب الحکم سرکار انگریزی کاربند رہین گے اور کوئی غیر معمولی محصول اپنے ملک مین سکہ جات زر ومال تجارت پر نہ لگایا جاویگا **قلم ۶** سرکار انگریزی راجہ صاحب پرتاب گڈہ کے سرکش ہتوسلین ورشتہ دارون کی اعانت نکریگی بلکہ اونکو مطیع کرنے مین راجہ صاحب کی مدد کریگی **قلم ۷** بینہ وبہیل لوگون کی سزادہی مین راجہ صاحب کی مدد کرنیکا سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے **قلم ۸** سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے کہ اگر راجہ صاحب اپنی رعایا پر کوئی دعوی قدیم کا رواج ملک کے بموجب واجب ہوگا کرین گے

توسرکار انگریزی اوسمین کچهه مزاحمت نکریگی **قلم ۹** سرکار انگریزی اقرار کرتی
ہے کہ اگر راجہ صاحب پرتاب گڈھ اپنی رعایا سے کوئی مطالبہ واجب وصول
نہ کرسکین گے توسرکار اوسکے ایصال مین اونکو مدد دیگی **قلم ۱۰** اگر راجہ صاحب
پرتاب گڈھ کا قرب وجوار کی کسی ریاست یا گرد نواح کے کسی ٹہاکر پر کوئی واجب
دعوی ہوگا توسرکار انگریزی اوسکو اپنے حکم سے دلانے اور فیصلہ کرنیکا اقرار
کرتی ہے اور اگر درمیان راجہ صاحب اور اون رئیسون کی نا اتفاقی یا نزاع
ہوجاوے توسرکار ثالثی بہی کریگی **قلم ۱۱** سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے کہ مواجب
خیرات کی تقسیم مین مداخلت نکریگی اور راجہ صاحب وباشندگان ملک کے رسمیات
وعقائد مذہبی موقع پر ملحوظ رہین گے **قلم ۱۲** تیسری قلم مین راجہ صاحب نے
سرکار انگریزی کو خراج دینا قبول کیا ہے اوسکے اطمینان کیواسطے اقرار کرتے ہین
کہ جولوگ سرکار کیطرف سے خراج لینے کیواسطے مقرر کیے جاوین اونکو دیتے رہینگے
اور یہہ بہی کہ بروقت ادا نکرسکین توسرکار انگریزی کی طرف سے ایک ایجنٹ
مقرر ہوکر شہر پرتاب گڈھ کے محصول سے خراج وصول کرلیا کرے۔

واضح ہو کہ یہان صرف وہی عہدنامجات لکہے گئے ہین جو ایک وقت مین
سرکار اونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی کی ایک ہی تجویز کے بموجب چند رئیسون سے
عنقریب باہم مضمون منضبط ہوئے تہے انکے سواے دیگر عہدنامجات جو دیگر رئیسون
سے ونیز انہین رئیسون سے اوقات مختلفہ مین بسبب ضرورت وقت قرار پائین
ہر ریاست کی تاریخ مین موقع مناسب پر درج ہونگے ـ صرف ایک سند جو لیفٹننٹ
۱۸۵۷ء بظہور خیرخواہی راجپوتانہ کے کل رؤسا کو باقرار منظوری ورثا متبنی

بحالت نہونے اولاد صلبی کے وبہ اعلان مداومت اونکی ریاستون کی عطا ہوئی
ہے اس قسم کی اور ہے جو کل راجپوتانہ مین مشترک متصور ہوکر یہان لکھی جاوے
اسواسطے لکھی جاتی ہے۔

سند

جناب فیض مآب ملکہ معظمہ فرمان روائے انگلستان و ہندوستان کا یہہ منشا
ہے کہ ہندوستان کے روسا و امرا کی سرکارین جو اپنے ممالک کی حکومت
کرتے ہین برائے دوام مستقل کیجاوین اور اونکے خاندان کی سند نشینی
واعزاز و مراتب بدستور جاری رہین بہ تعمیل اس منشا کے مین آپکا اطمینان
کرتا ہون کہ بحالت نہونے اولاد صلبی کے آپ یا آپ کی ریاست کا کوئی آور
رئیس و ہرم شاستر اور اپنے خاندان کے رواج کے بموجب کسیکو سند نشینی
کے واسطے تبنّی کرینگے تو سرکار اوسکو منظور و قبول کریگی اور آپ اطمینان
رکھین کہ جب تک آپکا خاندان سلطنت کا خیرخواہ اور شرایط عہدنامجات
پر جمین اوس خاندان کے فرایض بجانب سرکار انگریزی درج ہین ثابت قدم
و وفادار رہیگا سرکار کے اس عہد مین کوئی امر خلل انداز نہوگا فقط

(دستخط) لارڈ کیننگ صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل ہند

اس مضمون کی سندین اودے پور۔ جے پور۔ جودہ پور۔ بہرت پور۔ الور۔
بیکانیر۔ جیسلمیر۔ بوندی۔ سروہی۔ قرولی۔ پرتاب گڈہ۔ ڈونگر پور۔ بانسواڑہ
کشن گڈہ۔ دہولپور۔ کوٹہ۔ جہالاواڑ کے رئیسون کو ملی ہین صرف نواب صاحب
ٹونک کی سندمین اسوجہہ سے کہ شرع شریف کے بموجب وراثت و سند نشینی

منظور و قبول کرنا لکہا ہے -

عہدنامجات سپردگی مجرمان

عہدنامجات سپردگی مجرمان سے جو ۶۹-۱۸۶۸ء مین روسا سے بمفصلہ ذیل سے درباب گرفتاری و سپردگی مجرمان
مقدمات سنگین کی جو ایک علاقہ مین ارتکاب واردات کرکے دوسرے علاقہ
مین مخفی و پناہ پذیر ہون عہدنامجات منضبط ہوئے ہین جن جرایم کے مرتکب
اس عہدنامہ کے بموجب ایک علاقہ سے گرفتار ہوکر دوسرے علاقہ مین سپرد
ہوسکتے ہین علی العموم وہ ہین جنکے مجرمون کو علاقہ انگریزی مین بموجب نقشہ
معطوفہ ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۲ء مجموعہ ضابطہ فوجداری اہالیان پولیس بلا وارنٹ
گرفتار کرسکتے ہین اور جنکی تجویز سزا پیشگاہ صاحب جج سے ہوتی ہے -
سیواڑ یعنی اودے پور - جے پور - جودہ پور - کوٹہ - جہالاواڑ - کشنگڑہ -
قرولی - ٹونک - الور - بہرت پور - دہولپور - بیکانیر - سروہی - پرتابگڈہ
ڈونگرپور - بانسواڑہ -

چوتھی فصل

راجپوتانہ کی عدالتون کا ذکر

دیوانی بجز انگریزی ضلع اجمیر و میرواڑہ نصیر آباد کے جہان مثل
دیگر اضلاع انگریزی صاحبان کمشنر ڈپٹی کمشنر و اسسٹنٹ کمشنر وغیرہ حکام
باختیارات عدالت دیوانی ہین دیگر چہاونی آبو وانا وغیرہ کے کہ وہان صاحبان
مجسٹریٹ آبو اختیارات دیوانی رکہتے ہین ملک راجپوتانہ مین سرکار انگریزی

کوئی عدالت دیوانی نہین ہے - کل ریاستون مین رئیسون کو اپنے اپنے علاقہ کے اندر عدالت کے اختیارات کلی حاصل ہین اور عنقریب کل ریاستون مین رئیسون کیطرف سے عدالتین مقرر ہین مگر ان عدالتون کی ہدایت و رہنمائی کیواسطے کوئی قانون و قاعدہ جاری نہین ہے پابندی ضابطہ و تکمیل تحقیقات و واجبیت فیصلہ زیادہ تر رئیس کی منصف مزاجی توجہہ و نگرانی و اہلکار کارکن کی لیاقت و دیانت پر منحصر ہوتے ہین - اس وجہہ سے ہر ریاست کی عدالت کی کارروائی رئیس کی التفات و اہلکار کی کارگذاری کے بموجب دوسری ریاست سے مختلف ہے سابقًا ایک قاعدہ جاری ہوا تہا کہ اضلاع انگریزی کی عدالتون کی ڈگریان ہندوستانی ریاستون مین حسب ضابطہ جاری ہوا کرین مگر اسمین دو قباحتین پیدا ہوئین اول تو اکثر ریاستون کے حکام نے ڈگریات مذکورہ کے اجرا مین کماحقہ کوشش نہ کی کہ دفعیہ اسکا احکام انگریزی کے اختیار سے باہر تہا دوسرے بمقتضاے انصاف و پابندی قاعدہ لازم تہا کہ ریاستون کی عدالت کی ڈگریات بہی اوسیطرح علاقجات انگریزی مین جاری ہوا کرین مگر ہر ایک ریاست کی عدالت کا حال مختلف ہونے اور عدم پابندی قانون و قواعد سے سرکار انگریزی کو اونکی تکمیل تحقیقات و واجبیت فیصلہ پر اطمینان نہین ہو سکتا تہا - اسواسطے قاعدہ مذکور موقوف ہوکر دستور عام جاری ہوا کہ جس علاقہ مین مدعاعلیہ مسکن گزین ہو وہان ہی اوس پر نالش کیجاوے اور جس علاقہ کی عدالت سے ڈگری نافذ ہوا وسی علاقہ مین اوسکا اجرا کیا جاوے -

فوجداری اگرچہ مثل دیوانی کے فوجداری مین بہی بجز ضلع انگریزی اجمیر

ومیرواڑہ ونصیرآباد وچھاونی آبو وانادرہ ونیز علاقہ ملانی کی کہ وہان صاحب ایجنٹ جودھپور کو مجسٹریٹ کے اختیارات ہین سرکار انگریزی کیطرف سے راجپوتانہ مین کوئی عدالت مقرر نہین ہے اور کل ریاستون مین رئیسون کو اپنے اپنے علاقہ کے اندر مقدمات باہمی رعایا رعلاقہ ریاست مذکور مین اختیارات فوجداری حاصل ہین اور عنقریب کل ریاستون مین رئیسون کی طرف سے عدالتین مقرر ہین تاہم انتظام فوجداری دیوانی کی نسبت کسیقدر تو عدیگر ہے۔

ریاستون کی عدالتون کی ہدایت ورہنمائی کیواسطے کوئی قانون وقاعدہ عام جاری نہین ہے پابندی ضابطہ وتکمیل تحقیقات وواجبی فیصلہ زیادہ تر رئیس کی منصف مزاجی وتوجہ ونگرانی واہلکار کارکن کی لیاقت ودیانت پر منحصر ہوتی ہین اور اس وجہ سے ہر ریاست کی کارروائی رئیس کی التفات واہلکار کی کارگذاری کے بموجب دوسری ریاست سے مختلف ہے۔

بعض رئیسون کے اختیارات فوجداری مقدمات اندرونی ریاست مین بھی محدود ہین یعنی سزاے سنگین پھانسی وغیرہ کے مقدمات مین اگر منظوری تجویز کی باضابطہ درخواست نکرین تو بھی صاحبان پولٹیکل ایجنٹ واجنٹ گورنر جنرل سے بطور خانگی استصواب راے کر لیا کرتے ہین مگر اسباب مین کوئی حکم خاص جاری نہین ہے کہ اوسکا اطلاق کل یا چند رئیسون پر ہو سکے۔

باوجود عدم اجراے قانون وآئین راجپوتانہ کی ریاستون مین بجز گاؤکشی وغیرہ چند جرایم مخصوص المذہب وموقع وہی جرایم قابل سزا سمجھے جاتے ہین جو علاقہ انگریزی مین مستوجب سزا ہین اور ستی وبردہ فروشی ودخترکشی وغیرہ جوکسی زمانہ

مین بالکل جرم نہ تہے بلکہ ستی کا ہونا فخر خاندان سمجہا جاتا تہا اب جرایم سنگین مین کرا اول مرتکبان جرم کو ریاست سے سزا ہوتی ہے اور یہ ثبوت غفلت وچشم پوشی ریاست کے سرکار انگریزی رئیس وا الیان ریاست سے سخت بازپرس اور ازالہ کرتی ہے۔

جب سے ریل کی سڑک راجپوتانہ مین جاری ہوئی ہے مقدمات وقوعی اندرون حدود اسٹیشن و سڑک ریل کی تحقیقات و تجویز اوسی ریاست کے صاحب پولٹیکل کرتے ہین جسکے علاقہ مین وقوع واردات ہوا ور ایسے مقدمات مین صاحب موصوف کو مجسٹریٹ درجہ اول کے اختیارات ہین۔ اور جب سے سانبہر کا جے پور و جودہ پور کے مہاراجہ صاحبان سے لیا گیا ہے وہان بہی ایک عدالت باہتمام صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر مقرر ہوئی ہے۔

صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کو اپنی اپنی ریاست متعلقہ کے اندر نسبت مقدمات باہمی رعایا دو ریاستون و نیز ایسے مقدمات کی جنمین ایک فریق سرکار انگریزی ہو مجسٹریٹ کے اختیار ہین مگر زیادہ تر یہہ کام محکمہ جات پنچوکلا مین ہوتا ہے جنکے صاحبان پولٹیکل ایجنٹ افسر ہین۔

راجپوتانہ مین پنچوکلا کے کل پانچ محکمہ جات ہین

اول پنچایت اعلی کہ بمقام کوہ آبو ہے

اوسمین کل راجپوتانہ کی ریاستون اور دیگر ملحقہ ریاستون کے وکیل ہتے ہین

اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اوسکے افسر و سرپنچ ہین۔
دوم چار ادنی پنچایتین ہین۔ میواڑ۔ جے پور۔ مارواڑ۔ ہاڑوتی۔ کہ ہر ایک ہین ملحق الریاستون کے وکیل ہین اور ہر ایک کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ افسر ہین۔
پنچایت اعلے مین زیادہ تر اپیل کا کام ہوتا ہے اور مقدمات سنگین جنمین پانچ سال سے زیادہ کی قید اور پانچہزار روپیہ سے زیادہ معاوضہ واجب ہو پیش ہوتے ہین انکے سوا بعض دیگر مقدمات بھی کبھی کبھی بنظر سہولت دایر ہو جاتے ہین مگر کوئی حکم بلا منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل جاری نہین ہوتا ہے۔
جن مقدمات مین سرکار انگریزی کا نقصان و فایدہ مضمر ہوتا ہے یا جنمین وکلا شریک جلسہ ہوا ہین یا جو بہت سنگین ہون پنچایت اعلے مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل یا اونکے اسسٹنٹ صاحب اور پنچایت ادنے مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ سرپنچ ہو کر اجلاس کرتے ہین اور راے دینے کے مجاز ہوتے ہین۔
اجمیر و میرواڑہ کے اضلاع انگریزی بھی ان محکمہ جات کے اوسیطرح محکوم ہین جسطرح راجپوتون کی ریاستین ہین اور ان محکمہ جات کی احکام کی تعمیل حکام مذکور پر لازم آتی ہے۔
کرنل ایڈن صاحب نے لکھا ہے کہ باوصف کئی قباحتون کے یہہ پنچایتین محکمہ جات پسندیدہ عوام ہین کہ اونکے سبب سے ہر ریاست کو اپنے اپنے علاقہ مین مسافرین و تاجرین کی جان و مال کی حفاظت کی خواہش و ضرورت

پیدا ہوگئی ہے اور یہہ ہی بڑے امن کا باعث ہے کرنل بروک صاحب
بہادر کے زمانہ مین ان محکمہ جات کی ہدایت و کارروائی کیواسطے ایک مجموعہ
قواعد جاری کیا تہا کہ اوسپر اب عملدرآمد ہے سنہ ۱۸۶۲ و ۶۳ء مین کرنل پیلی صاحب نے
تحریر فرمایا کہ مین اس کام پر مقرر ہوا اوس سے بہت جلد بعد مجہکو پنچایتون
کی اپیل کے خلاف ضابطگی اور بے ترتیبی کا خیال ہوا اسواسطے مین نے چند
قاعدے تجویز کیے کہ گورنمنٹ سے منظور ہوئے اون سے طریقہ عدالت
بہت سہل ہوگیا تحت کی پنچایتون کی کارروائی دیوانی و فوجداری کیواسطے
دستورالعمل مرتب کرنے کی تجویز درپیش ہے پہر سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ء مین مسٹر لیال صاحب
تحریر فرماتے ہین کہ محکمہ جات پنچایت کی کارروائی بالکل خراب ہے۔ محکمہ جات
مذکور مقرر ہوئے تہے اوسوقت سے ابتک زمانہ بدل گیا ہے اور سڑکون کی
تیاری سے آمدرفت زیادہ ہوکر راجپوتانہ علیحدہ ملک نہین رہا ہے جیسے راجپوتانہ
کی اعلی و ادنی پنچایتین ہین ویسے ہی محکمہ جات وہ ہین جو تحت ایجنسی راجپوتانہ
اور تحت گورنمنٹ بمبئی کی ریاستون سے واسطے تجویز معاوضہ مقدمات وقوعی
و مال مسروقہ و مغروقہ کے جمع ہوا کرتے ہین اونمین مجرمون کی سزادہی کی کچہہ
تجویز نہین ہوتی ہے یہہ امر ازبس قابل اعتراض ہے کہ اون سے بجائے فائدہ
کے زیادہ تر نقصان پیدا ہوتا ہے۔

محکمہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی

سنہ ۱۸۶۳ء کے شروع مین محکمہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی کا کام ہندوستان
کے علاقہ انگریزی مین ختم متصور ہوکر اوسکی خدمتین پولیس سے متعلق ہوگئین

اور صرف ہندوستانی ریاستون مین اس محکمہ کی کارروائی باقی سمجھی گئی اسواسطے
راجپوتانہ مین صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ اس علاقہ
مین صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل بہادر استیصال ٹہگی وڈکیتی کے بہی اسسٹنٹ
مقرر ہوئے اور اونکے تحت مین عملہ مع جمعیت نجیبان ومخبران مقرر ہوا۔

صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جنرل بہادر نے ۱۸۶۵ع مین تیرہ ۱۳ اشتہاری
ڈاکو اور ۱۸۶۶ع مین تیئیس ڈاکو گرفتار کرکے محکمہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
مین سپرد کیئے کہ اون مین سے تیرہ حبس دوام بعبور دریاے شور گیارہ دائم الحبس
سات محدود میعادون کیواسطے قید اور چار قید بالعوض ضمانت سزایاب
ہوئے اور ایک زیر تجویز رہا۔

کرنل ایڈن صاحب نے لکہا تہا کہ راجپوتانہ کی وسعت کو دیکہتے ہوئے یہکارروائی
زیادہ نہین ہے مگراسی کے خوف سے اور رہینہ لوگون کو ضبط مین رکہنے سی
مالوہ وسط ہند ودکن مین جہان وسے واردا تین کرتے تہے بہت امن
ہوگیا ہے ۱۸۷۰ع مین کرنل پیلی صاحب نے لکہا کہ مین سررشتہ استیصال ٹہگی
وڈکیتی پر بہی متوجہ ہون ضابطہ مروج حال مجہکو پسند نہین ہے مگر ابتک بجاے
اوسکے دوسرا ضابطہ جاری کرنیکی تجویز بہی نظر نہین آئی ہے۔

جیلخانجات

اجمیر کے جیلخانہ اور صاحب مجسٹریٹ آبو کی حوالات کے سواے راجپوتانہ
مین حاکمان انگریزی کے تحت حکومت مین کوئی محبس نہین ہے جو لوگ
سزایاب قید ہوتے ہین اوسی ریاست کے جیلخانہ مین رہتے ہین جہان کے

رہنے والے ہین اور پانچ برس سے زیادہ میعاد کی قید کی اجمیر کے جیلخانہ
مین بہیجے جاتے ہین -

ریاستون کے جیلخانون کی زمانہ حال مین بہت ترقی ہوئی ہے الور جے پور
جودہ پور اور بہرت پور مین تو ایسے عمدہ جیلخانہ ہین کہ کئی صورتون سے علاقہ
انگریزی کے بعض جیلخانون سے بہی بہتر متصور ہوسکتے ہین اور بیکانیر
قرولی دہولپور و کوٹہ مین اونکو ایسا آراستہ کیا ہے کہ کارروائی کیواسطے
کافی ہین البتہ ہندوستانی ریاستون کے جیلخانون مین قواعد کی پابندی
زیادہ نہین ہے اور بغور دیکہنے والے کو اکثر امور قواعد جیلخانہ کے خلاف نظر
آتے ہین - مثلاً سروہی جہان جیلخانہ ابتدائی حالت مین ہے رئیس نے
حالت نزع مین حسب دستور راجپوتانہ کل قیدیون کو رہا کردیا - مگر البتہ ریاستون
کے محبسون مین قیدیون کی خبرگیری اچہی طرح ہوتی ہے اور کہانا اور کپڑہ
ملتا ہے اور بیمارون کا معالجہ اچہی طرح ہوتا ہے دس برس پیشتر ان جیلخانون
کا حال بہت کم معلوم تہا صرف دو تین پر انگریزی افسرون کی نگرانی تہی اب
تیرہ جیلخانون سے ڈاکٹر صاحبان انگریز و تربیت یافتہ ہندوستانی کے پاس
ماہواری نقشہ جات معالجہ آتے ہین اور کوئی غیرمعمولی بیماری یا حفظان
صحت کی کمی یا کوئی امر قاعدہ مروجہ سے خلاف وقوع مین آتا ہے تو فوراً اوسکی
اطلاع ہوکر بندوبست کیا جاتا ہے - ڈاکٹر مور صاحب لکہتے ہین کہ بڑی خوشی
کی بات ہے اور اسی سے تدبیرات حفظان صحت پر بخوبی عمل ہونیکی تصدیق
ہوتی ہے کہ باوجودیکہ اکثر محبسون کے گرد نواح مین ہیضہ پہیلا اور دو چار

قیدیون کو بہی ہوا مگر کسی جیلخانہ مین مرض کا زور نہونے پایا جن محبسون مین ایسا ہوا۔ اجمیر۔ کوٹہ۔ الور۔ جے پور۔ اور اودے پور کے ہین۔

انتظام فوجداری کے باب مین حکام کی ائین

کرنل بیلی صاحب ۲۳ نومبر ۱۸۷۰ء

غارتگری ڈاک اور ڈکیتی کے انسداد مین بہت کوشش کی گئی ہے اب بہہ جرایم صریح کمی پر ہین سابق مین اون پر چشم پوشی ہوتی تہی مجرم بلا سزا دیے چہوڑ دیے جاتے تہے۔ یا مقدمات بہ تدریج دفتر مین سہو ہو جاتے تہے اب ایسا قاعدہ جاری کیا ہے کہ اس قسم کے مقدمات کبہی سہو نہو سکین اور تا وقتیکہ مجرم گرفتار ہو کر سزا نہ پالین متواتر پیش ہوتے رہین جب مجرمون کو تحقیق ہوگا کہ سزا اعمال ضرور ہونیوالی ہے اور اہلکارون کو ثابت ہوگا کہ چشم پوشی و پناہ دہی مین سراسر نقصان ہے کچہہ فائدہ نہین۔ اور رئیسون کو یقین ہوگا کہ سرکار انگریزی بغیر سزا دہی مجرمان کی طلبی سے باز نہین آتی ہے تو ہر ایک فریق تکلیف سے بچنے کی غرض سے انسداد جرایم مین کوشش کریگا۔

باوریہ مینہ وغیرہ اقوام جرایم پیشہ و غارتگر کے ساتہہ پیش آنے کے طریقہ مین بہی اصلاح دیگئی ہے اور ریاستون سے یہہ سوال درپیش ہے کہ یا تو ان بدذات قومون کو نکالدین یا اونکو زمین دیکر بشرایط مناسب صلح شعار پیشون مین مصروف رہنے پر آمادہ کرین میری راے مین دوسری تجویز اس وجہہ سے کہ بارحم و ممکن التعمیل اور شایستہ سرکار اعلے کے فرایض سے موافق ہے بہتر معلوم ہوتی ہے کیونکہ ان اقوام کو ایک ریاست سے نکالنا اصل مین دوسری ریاست ملحق السرحد کو نقصان

پہونچانا ہے۔ گرفتاری وسپردگی مجرمان مفرور علاقہ غیر کیواسطے قواعد مقرر کرنے ضرور ہین کہ اون سے ریاستون کو بہت فایدہ ہوگا۔

مسٹر لیال صاحب ۱۸۶۵ء

سالگذشتہ مین درباب تقرر ضوابط واختیارات نسبت ہندوستانی وانگریز رعایا انگریزی جو ملک غیر مین مرتکب جرایم ہون گورنمنٹ سے کئی احکام تاکیدی صادر ہوئے ہین اس باب مین ابتک کا عمل درآمد بہت غیر محدود ہے اور مجرمون کے تعاقب وسپردگی کے باب مین حدود راجپوتانہ کے اندر و باہر درمیان ریاستون کے ایسے معاملات پیش آتے ہین کہ اون سے بہت سرگردانی ہوتی ہے۔

۱۸۶۰ء مین حسب منظوری نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل جے پور وپٹیالہ کے درمیان باہمی گرفتاری مجرمان کے باب مین ایک عہدنامہ منضبط ہوا تھا اوسکی تعمیل نہین ہوئی۔ مگر ایسے مفسد سرحد پر جیسے شیخاواٹی کی ہے طرفین کی پولیس کے متفق عمل کا کوئی عمدہ قاعدہ ہونا نہایت ضرور ہے اور بجز اسکے کہ یا تو صاحب اسسٹنٹ متعینہ سجان گڈھ کو اوس علاقہ کے اختیارات خاص دیئے جاوین یا دونون ریاستون کے اہلکار وقتاً فوقتاً متفق ہوکر فیصلہ کیاکرین جو قاعدہ ۱۸۶۰ء مین مقرر ہوا تھا اوس سے بہتر تجویز کرنا سہل نہین ہے اور اگرچہ اس قدر طوالت سے نہین مگر بیکانیر وبہاول پور کے درمیان بھی یہی معاملہ پیش ہورہا ہے۔

اس مین شک نہین کہ راجپوتانہ کی ریاستون مین اختلاف علاقہ جات سے بھی

مجرمون کو بچ جانیمین بہت آسانی ہوتی ہے گو اصل مین یہہ نتیجہ مستعد عملہ پولیس
کے نہونیکا ہے چنانچہ انگلستان کے اضلاع مین بہی تہوڑے دن ہوئے جب
یہی حال تہا۔ مشکلات حق رسی کی چارہ جوئی ابتک محکمہ جات پنچایت سے
ہوتی ہے مگر یہہ محکمہ جات روز بروز بجائے فوجداری عدالتون کے معاوضہ
دلانیکی کچہریان ہوتی جاتی ہین اور کسی مجرم کو سزا نہین دیتے ہین ضابطہ
مروجہ مین بہت قباحتین ہین اور یقین ہے کہ انقلاب زمانہ اور بہتر تدبیرون
کے ممکن التعمیل ہوجانے سے اونکی ترمیم کی بہت جلد ضرورت ہوگی۔
جرایم سنگین وقوعی ملک راجپوتانہ کی بلحاظ کیفیت تحقیق نہین ہوسکتی کیونکہ
اونکی اطلاع پہونچنے کے ذریعے بہت ناقص اور ہر ریاست مین بطرز مختلف
ہین سررشتہ استیصال ٹہگی وانسداد ڈکیتی مین جو نقشہ جات جاتے ہین
اونکو صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل نے لکہا ہے کہ بالکل غیر معتبر ہین بیش قیمتی
اشیا کی غارتگری کی اطلاع محکمہ جات پنچایت کی معرفت آتی ہے مگر احتمال
ہے کہ ان مقدمات مین سے اکثر ریاستون مین طے ہوجاتے ہین اور
صرف وہی مقدمات جو ریاستون مین طے نہین ہوسکتے ہین پنچایتون مین
آتے ہین۔ تاہم بڑی سڑکون پر اب بہت امن ہوگیا ہے۔ اور غارتگری
ڈاک کی چند وارداتین ہوتی ہین جنوب مغرب مین ریاستون کی حدود
کے الحاق پر وقوع مین آئے ہین اور مقصود اونکا بجائے حصول مال کے
وحشی اقوام اور سرکش سردارون کا جبلی تعصب سے شایستہ طریقہ حکمرانی کو
نقصان پہونچاتا ہے۔

میواڑ مارواڑ اور سروہی کی سرحد پر مینون نے بڑا فساد کر رکھا تھا اور ایک دفعہ یہہ بھی تجویز ہوئی تھی کہ تینون ریاستون کی متفق فوج سے اونکی سرکوبی کیجاوے مگر اسمین یہہ نقص تھا کہ بلا افسری کسی صاحب انگریز کے انصرام کار غیر ممکن تھا بلکہ انگریز افسر کے اہتمام سے بھی بلا امداد فوج گلینجنٹ عہدہ برائی دشوار تھی علاوہ اسکے کل تجربہ کار صاحبان انگریز کی رائے اسی پر متفق ہوئی کہ تا وقتیکہ مطالب سلطنت مین کسی طرح کا ہرج واقع نہو حتی الامکان ان فتنہ انگیز لوگون سے فوج انگریزی کو بر سر مقابلہ لانا نچاہیے۔

مسٹر لیال صاحب ۶۷-۱۸۶۶ع

علی العموم ملک مین امن رہا ہے اور سب لوگ قبول کرتے ہین کہ غارتگری جرایم سنگین کا ارتکاب کم ہوا ہے سبب اسکا غالباً یہہ ہے کہ رئیسون کے باہم کسیطرح کی نا اتفاقی نہین ہے اس ملک مین جرایم پیشہ لوگ زبردست و شورہ پشت ٹھاکرون کے اغوا یا اہلکارون کے ظلم و تعدی سے مرتکب واردات ہوتے ہین اب کل راجپوتانہ مین صرف ایک باغی یعنی کہانو علاقہ مارواڑ کا ٹھاکر ہے اور مینون کو آباد کرکے بد پیشون سے باز رکھنے کیواسطے مارواڑ الور اور سروہی کی ریاستون مین جو کوشش کیگئی ہے کرنل کارنل صاحب و میجر والٹر صاحب و میجر کیڈل صاحب کی توجہ سے کارگر ہوئی ہے البتہ سوگھیہ اور باوریون کا جو ہیچ کیطرف اوس ملک مین جہان کئی رئیسون کے علاقجات مخلوط ہین علاج ہونا باقی ہے۔

مگر مختلف ریاستون کی وارداتون کا مسلسل حال اور صحیح تشکل دریافت ہونے

آسان نہین ہے - البتہ یہہ امر کل شہادتون کے اتفاق سے ثابت ہے کہ سڑکون پر بہ نسبت پیشتر کی مسافرون کی جانین اور مال اب زیادہ امن مین ہین اور دفتر محکمہ جات پنچ کلارسے اسکی تصدیق ہوتی ہے بیکانیر وسروہی کی رپاٹون مین خودکشی وخود دفن ہونیکے مقدمات لکھے ہین اور راجپوتانہ مین اس قسم کے جرایم سنگین کی عام غرض یہہ ہوتی ہے کہ اس ذریعہ سے دشمن یا ظالم پر غضب الہی نازل کرین یا اس نظر سے کہ جب تک انصاف کو نہ پہونچین فساد کرین جیسے ایک شخص نے الور کے علاقہ مین ریل کی گاڑیون کو لوٹانا چاہا تہا آدمی کی قربانی کا اعتقاد بہت مستحکم ہے کرنل کارنل صاحب لکھتے ہین کہ علاقہ سروہی کے بہیل یہہ افواہ سنکر کہ راجہ اپنی مسندنشینی کی رسمیات مین بہیلون کی قربانی کیا چاہتا ہے مفرور ہوگئے -

جیسا کل ملکون مین ہوتا ہے راجپوتانہ مین بہی اون اضلاع مین پولیس کا اقتدار ضعیف تر ہے جو سرحد پر واقع ہین اور جہان ایک ریاست کا علاقہ دوسرے مین مخلوط ہوتا ہے مگر جہانتک تحقیق ہوا ہے سرحد شمالی جو کہ پنجاب اور سکہون کی ریاستون سے ملحق ہے ہر طرح امن ہے اور جنوبی سرحد کچہہ کے رن واقع مغرب سے لیکر واقع مشرق تک پر خم وپیچدار ہے اور زیادہ تر جنگل اور پہاڑی بن مین واقع ہے اوسکے طرفین کو کہ ایک طرف راجپوتانہ اور دوسری طرف ماہی کانٹہ ریواکانٹہ اور وسط ہند کی ریاستین ہین بہیلون کی آبادی ہے جس ریاست کے برائے نام علاقہ مین ہین اوسکی حکومت کو مطلق خیال مین نہین لاتے - ان اضلاع مین بدمعاشون کا انتظام اور رعایا کی امنیت پیدا

کرنا بالفعل راجپوتانہ مین ایک امر اہم درپیش ہے البتہ ایک اچھے تنخواہ دار سپاہ تحت حکومت صاحب انگریز افسر اسکام کو بآسانی کر سکتی ہے مگر ۱۳۔۱۸۷۲ع سے ایک مستعد صاحب بانسواڑہ و پرتاب گڈھ مین متعین ہین اور سرحد پر فیصلہ مقدمات کیواسطے پنچایتین جمع ہوا کرتی ہین اس سے یقین ہے کہ بہت فایدہ ہوا ہوگا پس طریقہ مروجہ حال سے بھی طریقہ مروجہ سابقہ کی نسبت بہتر بندوبست ہونیکی امید ہو سکتی ہے دریافت ہوا ہے کہ فساد و مخارتگری باہم بھیلون مین بہت ہوتی ہے اور سبب تنازعہ زیادہ تر عورات و مویشی سے شادی و غمی وغیرہ شراب نوشی کے موقعون پر پیدا ہوجاتے ہین۔ اوسی ویران سرحد پر امسال کپتان ہیٹ صاحب نے بانسواڑہ اور رتلام کے درمیان بہت مقدمات فیصل کئے ہین تاہم ریاستون کی اندرونی سرحد پر بہت نزاع و فساد و کشت و خون چلا جاتا ہے۔ عنقریب کل ریاستون مین فوجداری و دیوانی کی عدالتین ہین مگر اصلی اختیارات کم و بیش صرف براے نام ہین شاید راج جے پور مین آرایش بیرونی سے رشتہ سب سے اعلے درجہ پر پہونچ گیا ہے۔

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے تحت مین باقاعدہ عدالت و پولیس یہہ ہین۔

صاحب اسسٹنٹ کمشنر سانبھر۔ صاحبان مجسٹریٹ و سپرنٹنڈنٹ ریلوے۔

سانبھر کی عدالت مین کچھہ کام نہین ہوتا اسسٹنٹ کمشنر صاحب لکھتے ہین کہ میرے اختیارات فوجداری محض فضول و ناکارآمد ہین اور صاحبان مجسٹریٹ ریل نے کہ ہر ایک ریاست کے صاحب پولٹیکل ایجنٹ و سپرنٹنڈنٹ پولیس ہین بہت کام کیا ہے اونہین سنگین مقدمات ریل گاڑیون کو روکنے و لوٹنے کے اقدام کے ہین کہ ایک مرتبہ اس جرم نے بہت رواج پایا تھا۔ میجر لا صاحب کے تحت حکومت

چھٹی فصل

راجپوتانہ کی سرکاری فوج

راجپوتانہ کی حفاظت کیواسطے سرکار انگریزی کی فوج کا ایک توپخانہ ہندوستانی سوارون کے چھہ رسالے ایک گورون کی رجمنٹ چار ہندوستانی پیادون کی رجمنٹین متعین رہتی ہین اون مین ۴۷۵۰ مسلح آدمی ہین اون مین سے ۹۹۲ گورے ہین باقی ہندوستانی۔

نام مقام		توپخانہ		ہندوستانی بہالہ پروا سوار	پیادگان		کیفیت
		توپ	گولہ انداز		گورہ	ہندوستانی	
قسمت مئو	نصیر آباد	۶	۱۳۰	۱۴۹	۷۹۴	۶۹۱	بمبئی حافظہ کی فوج مین سے
	اجمیر	۰	۰	۰	۴۸	۰	
	دیولی	۰	۰	۵۲۰	۰	۷۱۵	دوم رسالہ سوران بنگالہ
	ایرن پورہ	۰	۰	۲۷۷	۰	۶۹۳	دیولی و ایرن پورہ فوج
	کہیرواڑہ	۰	۰	۰	۰	۵۰۸	میواڑہ بہیل کورپس
	کوٹرہ	۰	۰	۰	۰	۱۴۵	
		۶	۱۳۰	۹۴۶	۸۴۲	۲۸۱۲	

دیولی کی فوج کی عمدہ قواعد دانی و خوش چلنی اور کارگذاری کی تعریف نصیر آباد کے برگڈیر صاحب اکثر کر چکے ہین ۱۸۵۷ء مین کوٹہ کنٹنجنٹ باغی ہو گئے تب صاحب ایجنٹ

گورنر جنرل بہادر نے مینہ وغیرہ اقوام باشندگان ویولی سے کہ ازبس وحشی صفت
وجرایم پیشہ ہین اور ایسے لوگون کو سر سلیمن صاحب غیر ممکن التربیت کہا کرتے تہے
فوج بہرتی کرنی تجویز کی اول کپتان فوربس صاحب کو یہہ خدمت سپرد ہوئی مگر
اونکے بیمار ہوجانے سے لفٹنٹ کرنل میکڈونلڈ صاحب کمانڈنٹ حال نے بہرتی
کی اس بہرتی کا لوگون کو مشکل سے اعتبار آیا تہا کسی کے اعمال سابقہ کی کچہہ تفتیش
نہوئی نہایت شریر و بدمعاش تا بحدیکہ جنکے جسم پر جیلخانہ کی علامت موجود تہی بلا تامل
بہرتی ہوگئی۔ اگست ۱۸۵۷ء مین اس بہرتی کو گرفتاری کا حیلہ سمجہکر ایک رات مین
۲۰۵ - آدمی بہاگ گئے تنخواہ ہر روز تقسیم ہوتی تہی اور اونکا اعتبار اسقدر کم تہا
کہ اونکو سرکاری بندوقین سپرد کرنا مناسب نہ سمجہا اور ابتدا مین دی تلوار اور
دیسی بندوق اور تیر کمان سے مسلح تہے مگر جلد تحقیق ہوا کہ مینہ اور اونکی ہمجنس قوم مین
بہرتی فوج کیواسطے عمدہ لوگ ہین اونکے غرور اور تند مزاجی کو خوش چلنی پر آمادہ کیا
گیا ناپسند سزائین مثل میعادی قید مند ہوگئی لیکن جسپر چوری ثابت ہوئی اوسکو بلا تامل
سزا تازیانہ دیگئی مگر سزا دہی مین ذاتی غرور پر لحاظ رکہا گیا۔ مثلاً چچا بہتیجے فوج مین
نوکر تہے اور بہتیجے سے خطا سرزد ہوئی اور چچا نے جو افسر تہا اعتراض کیا کہ اگر خلاصی
کے ہاتہہ سے اوسکو پٹوایا جاویگا تو کل خاندان کی ہتک ہوگی یہہ عذر پذیرا کر کے
اوس چچا کے ہاتہہ سے ہی اوسکو پٹوایا گیا ۱۸۵۸ء مین یہہ فوج سب طرح تیار
ہوگئی اور کوٹہ کی مہم مین اوس نے بہت عمدگی سے کام دیا یہان اونکے مزاج کی امتحان
کا ایک موقع پیش آیا کہ عبور دریاے چمبل کر کے بہاری توپون کو پہاڑی گہاٹ پر
چڑہانا ضرور ہوا۔ مینون کی پلٹن کے ایک گروہ کی نوکری بولی گئی اور اونکی امداد کیواسطے

مزدور بھی متعین ہوئے سپاہیون نے عذر کیا کہ مزدورون کے ساتھہ کام کرنے
مین ہماری کسر شان ہوگی صرف ہمکو ہی کام کرنے کی اجازت ہو چنانچہ درخواست
منظور ہوئی اور اونہون نے ایک رات مین اس خوبی سے کام کردیا کہ علی الصباح
افسران فوج کو دیکھکر بہت تعجب و خوشی ہوئی حال مین اس فوج کے آدمیون نے
بالعوض اضافہ تنخواہ نیک چلنی چالیس ایکڑ رقبہ کا ایک تالاب کھودا اس سے
نواب گورنر جنرل صاحب بہادر بھی بہت خوش ہوئے اگر وے لوگ ایسی ہی کام
کرتے رہین تو اونکی کارگذاری سے عوام کو فایدہ ہوگا اور اونکی ہوشیاری و
مستعدی بھی زیادہ ہوگی مگر اس قسم کے کامون کی تیاری کی بابت علاوہ تنخواہ
کے اُجرت بھی ملنی چاہیئے کہ ایسی تعمیرات سے چھاونی اور گردنواح کے ملک کو فایدہ
پہونچتا ہے چھاونی ایرن پورہ مین بھرتی کیواسطے آدمی نہین ملتے ہین اور دیولی
مین بھی کم ملتے ہین۔

میواڑ بھیل کورپس جسکی چھاونی اودے پور سے چالیس میل جنوب مین بمقام
کھیڑوارہ ہے سنہ ۱۸۴۱ع مین بھیلون اور اس کوہستان کے جنگلی باشندون سے
بھرتی ہوئے تھے عذر کے زمانہ مین یہہ رجمنٹ خیرخواہ رہی اسکا تعجب بھی نہین ہے
کیونکہ بھیلون کو دیگر ہندوستانیون سے کچھہ ربط و تعلق نہین ہے اس فوج کے
ملازمین اور پنشندارون کے ذریعہ سے باشندگان ملک نیک چلن اور دانشمند
ہوتے جاتے ہین اگرچہ پشتینی کی موروثی بدچلنی رفع کرنیکیواسطے عرصہ کثیر چاہیے
مگر یہہ امر استقلال کے ساتھہ ہے اوسکے مفید ہونے مین کچھہ شبہہ نہین ہے
یہہ رجمنٹ بہت کارگذار اور بخوبی قواعد دان ہے اس فوج اور دیولی ایرن پورہ

کی فوج کی بندوقین خراب تہین چنانچہ بدلی گیئن افواج راجپوتانہ کے نقشہ مین پیادہ گورون کی جماعت جو کوہ آبو پر رہتی ہے درج نہین ہوئی سبب یہہ ہی کہ وہ بنظر فائدہ تندرستی وہان مقیم ہین تعداد کم و بیش ہوتی رہتی ہے سنہ ۱۸۶۷-۶۶ء مین ۱۴۲۰ آدمی تہے ڈیسہ کے گورون کی پلٹن بہی آبو مین تعینات ہونیوالی ہے اس تعیناتی سے یہہ بڑا فائدہ ہوگا کہ پہاڑ پر رہنے سے امراض جسمانی سے محفوظ رہینگے اور جب ضرورت ہوگی ڈیڑہ گہنٹہ مین اوترکر نوکری مین مصروف ہوجاویگی - سنہ ۱۸۶۷-۶۶ء مین دیولی کی فوج نے اپنے پریڈ کے میدان مین ایک بڑا بند تیار کیا ہے کہ ملاحی اور غواصی سیکہنے کے کام آوے گا - میواڑ بہیل کورپس نے کہیرواڑہ مین شفاخانہ تعمیر کیا اور اسیطرح میرواڑہ کی پلٹن نے اجمیر مین اپنی چہاونی تیار کی ہے سابقًا یہہ پلٹن بیاور مین رہا کرتی تہی اب اوسکی چہاونی اجمیر مین ہوگئی ہے اسکی ایک کمپنی سانبہر کے سر پر متعین رہتی ہے دیولی کے سوارون کی جمعیتین جابجا نوکریون پر تعینات ہین ایرن پورہ کی فوج نے سروہی و مارواڑ کی سرحد پر بہت تندہی و جانفشانی سے کام دیا ہے -

سنہ ۱۸۶۷-۶۶ء مین میواڑ بہیل کورپس نے بہت اچھی نوکری کی رجمنٹ کا جزو اعظم نوکری پر متعین رہنے سے اوسکا سالانہ ملاحظہ بہی نہین ہوا ہے - دیولی کی فوج اور میرواڑہ کی پلٹن کو صاحب برگیڈیر جنرل کمانڈنگ نصیر آباد نے ملاحظہ کرکے بہت اچہا لکہا حسب تجویز جنرل فیر صاحب گورنمنٹ کی خدمت مین درخواست کی گئی کہ یہہ دونون فوج موسم سرما مین کچہہ عرصہ تک نصیر آباد مین رہکر سرکاری نمبر فوج کے ساتہہ قواعد سیکہا کرین -

وقت تشریف آوری شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر کے میرواڑہ کی پلٹن
آگرہ مین تہی وہان اوسکو بہترین مبصران فوج نے دیکہکر بیان کیا کہ قواعد دانی اور
آراستگی مین ہر طرح نمبری ہندوستانی رجمنٹون کے برابر ہے - نواب ویسرا صاحب بہادر
کشور ہند نے راجپوتانہ مین دورہ کیا تب سواران فوج ایرن پورہ نے اونکی اردلی
وہمراہی مین بہت نوکری کی کپتان گورڈون لوچ صاحب ووم کمانڈنٹ کے انتقال سے
اس فوج کا بہت نقصان ہوا ہے -

جس غرض سے ان فوجون کو خاص اقوام سے بہرتی کرنا مناسب سمجھا گیا تہا وہ بخوبی حاصل
ہو گئی ہے - اور اونکا اسی دیسی طریقہ سے ہمیشہ قایم رہنا نہایت مفید و کارآمد ہے -

ساتوین فصل

شتہ تعلیم

بجز اضلاع انگریزی اجمیر و میرواڑہ اور بہرتپور و الور کی ریاستون کے راجپوتانہ
کی کسی ریاست مین تعلیم کا باضابطہ شتہ نہین ہے شہر اجمیر مین ایک عمدہ کالج شل آگرہ
و بریلی و بنارس کے کالجون کے وہ بہ تحت انتظام صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن
ممالک مغربی و شمالی کے ہے اور الور و بہرتپور مین ہائی اسکول ہین اون مین انگریزی
و فارسی و سنسکرت ہندی پڑہائی جاتی ہین علاوہ اسکے اضلاع و ریاستہاے مذکور
مین مدرسہ جات دیہاتی و قصباتی بعینہ اوسی طرح کے ہین جیسے ممالک مغربی و شمالی
مین ہین اور اونکا انتظام و نگرانی اوسی طرح افسران علاقجات کے اہتمام سے حسب ضابطہ
ہوتا ہے -

شہو جے پور مین مہاراجہ صاحب کا بہت عمدہ کالج ہے کہ اوسمین انگریزی فارسی سنسکرت
زبانہای اعلے درجہ تک پڑہائی جاتی ہے۔
وہان کے اکثر طالب علمون سنے یونی ورسٹی کلکتہ کا امتحان دیا ہے اور علوم اور فنون
کی بہت ترقی ہے مگر علاقہ راج مین ہنوز سلسلۂ تربیت وتعلیم جیسا چاہیے جاری نہین
ہوا ہے گو چند دیگر شہر وقصبات مین بہی اچہے اچہے مدرسہ جات ہین۔
دیگر ریاستون کی دارالریاستون مین مدرسہ جات ہین کہین بنظر خوشنودی حکام انگریزی
اور کہین کسیقدر رئیس کے شوق وتوجہہ سے بہی اور کہین بزمانہ نابالغی رئیس جب انتظام
ریاست باہتمام حکام انگریزی رہا ہے مقرر ہوئے ہین اور اونمین بسبب التفات رئیس
لیاقت مدرسون کی کم وبیش علم کی ترقی ہوتی ہے مگر قصبات ودیہات کے مدرسہ جات
اور رشتۂ تعلیم بہ اہتمام علیحدہ افسر کے کسی ریاست مین نہین ہے۔ انکے سوا اکثر
شہرون اور قصبون مین باشندون کیطرف سے اونکے لڑکون کی تعلیم کے واسطے
دیسی مکتب اور چٹسال بہت مقرر ہین مگر کل راجپوتانہ مین ابتک تعلیم کا طریقہ بہت ابتدائی
اور ناشایستہ ہے اسکے کئی سبب ہین اول تو ملک راجپوتانہ قدیم رسم کا بہت پابند ہے
اور اکثر رئیس جدید تدبیرون پر عمل نکرنیمین اپنا فخر سمجہتے ہین کل راجپوتون کا اعتقاد ہے
کہ پڑہنا لکہنا برہمن اور بقالون کا کام ہے اور سردار لوگ اوسمین اپنی کسرشان سمجہتے
ہین اور جن لوگون کو رئیسون کی جہل سے فائدہ ہے وے اوسمین اشتعالک کرتے
ہین بعض ریاستون مین لاپروائی ومفلسی سے تعلیم نہین ہوتی ہے بعض مین بخل سے
اور رعایا بہی اس سبب سے کہ تربیت یافتہ اور تجارت اور علم کے ممالک سے علیحدہ ہین
اپنے بچون کی تعلیم مین کوشش نہین کرتے پس راجپوتانہ مین جو کسی قدر تعلیم ہے تو وہ صرف

برہمن اور جتیون پر محدود ہے اونمین سے زیادہ عالم سنسکرت پڑھاتے ہین اور
مقصود اوسکا صرف مذہب و نجوم ہے مگر یہہ تعلیم صرف بڑے شہرون مین ہے قصبون
مین یہہ بھی نہین ہے اور یہی لوگ صرف ہندی پڑھنا لکھنا اور حساب سکھاتے ہین
اس سبب سے برہمن لوگ صرف بعض شاستر جانتے ہین اور بقال صرف حساب اور
چٹھی لکھنا پڑھنا -

یہہ مکتب اکثر کشادہ چبوترون پر بلا فرش ہوتے ہین سفید تختی پر کوئیلے کی سیاہی سے
یا پٹی پر ریتا پھیلا کر لکڑی کی قلم سے لکھتے ہین - دولتمند ساہوکار مکان پر پڑھاتے ہین
مگر چٹھی لکھنے پڑھنے اور حساب سیکھنے کے سوائے اور کچھہ تحصیل نہین کرتے ان ساہوکارون
کا انگریزی شہرون سے بہت تعلق ہے اکثر لوگ اون شہرون سے مدت دراز بعد آتے
ہین اور لڑکے دوکانون پر چلے جاتے ہین اور تحصیل علم سے بے بہرہ رہجاتے ہین یہہ
ساہوکار جنسے ترقی علم کی امید ہو سکے مارواڑ و بیکانیر و جیسلمیر کی ریاستون مین حاکمون
کے ظلم اور تعدی سے بتدریج کم ہوتے جاتے ہین بمبئی و کلکتہ وغیرہ انگریزی شہرون
مین بود و باش اختیار کرکے اپنے وطن کو کم معاودت کرتے ہین -

ریاستون کے مدرسہ جات اور ترقی علوم کا حال ہر ریاست کی تاریخ مین مفصل درج
ہوگا -

لارنس سکول آبو

کرنل سر ہینری منٹگمری لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان نے ۱۸۵۴ء
مین اس غرض سے کہ گوری سپاہ متعینہ راجپوتانہ کے بچون کی بود و باش و تعلیم ہو
اور وے سختی آب و ہوا سے محفوظ رہکر ہوشیار اور محنت شعار اور معتمد عیسائی ہوجاوین

کوہ آبو پر ایک مدرسہ مقرر کیا تھا پیشتر اس مدرسہ کیواسطے چندہ آتا تھا مگر اب بند ہو گیا
ہے اُسوقت سے گورنمنٹ بلانی مدد کرتی ہے ایک کمیٹی افسران جسکے سرگروہ صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ اور صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری ہین اس مدرسہ کا اہتمام
کرتے ہین مکان مدرسہ کا باوصف اضافہ و مرمت کے ۶۸-۱۸۶۷ء مین کافی نہ تھا مگر اوسکی
اضافہ کی تجویز درپیش تھی اسی سبب سے ۶۷-۱۸۶۶ء مین سولہ طالبعلمون کی درخواست داخلہ
نامنظور ہوئی - فی طالب علم ۱۲ روپیہ ۵ ماہوار خرچ ہوتا ہے اس ملک کی گرانی اجناس اور
کرایہ چڑہائی پہاڑ کو دیکھتے ہوئے یہہ نرخ زیادہ نہین ہے -
وقت تقرر مدرسے ۶۸-۱۸۶۷ء تک ۲۷۶ طالب علم داخل ہوئے تھے - اور سنین مندرجہ
ذیل مین طلبا حسب تفصیل ذیل تھے -

سنہ	طفل	لڑکیان	میزان
۱۸۵۵ء	۱۴	۶	۲۰
۱۸۵۶ء	۱۹	۲۶	۴۵
۶۷-۱۸۶۶ء	۳۷	۲۷	۶۴

میو کالج اجمیر

میجر والٹر صاحب نے ۶۹-۱۸۶۸ء کی رپورٹ مین کہ محکمہ پولیٹکل ایجنسی بھرتپور سے لکھی تھی
بعد اظہار حالات تحصیل علوم و تہذیب اخلاق و خوش کرداری و لیاقت شعاری مہاراجہ
صاحب بہادر روالی بھرتپور کے تحریر کیا تھا کہ باوجودیکہ مہاراجہ صاحب کی تعلیم و تربیت
اس کوشش و کثرت سے ہوئی تاہم بہت کچھہ باقی رہگیا ہے بغیر اسکے کہ جسقدر اب کیجاتی
ہے اوس سے کئی درجہ اعلےٰ تربیت نہ کیجاوے ہم روساء ملک کے صاحبزادون کے دلونپر

دیانت وعلو حوصلگی کے خیالات وعقاید کو منقوش نہین کر سکتے ہین۔

حکام با اختیار وقت ان صاحبزادون کو بد طریقون اور نازیبا ترغیبون سے باز رکھنے مین خواہ کسیقدر کوشش کرین مقصود اوسکا تا وقتیکہ اونکو کسی مدت تک اونکے مسکن خاص کے قریب ترین مقامات سے علیحدہ نہ رکھا جاوے حاصل ہونا غیر ممکن ہے۔ اس وجہہ سے کہ اونکے گرد عنقریب روز پیدایش سے خوشامدی اور خود غرض لوگ بکثرت حاضر رہتے ہین یہہ امید ہرگز نہین ہوسکتی ہے کہ عرصہ درازکی نابالغی مین جو اونکی صحبت کا اثر ہوتا ہے وہ ایک شخص کی محنت اور کوشش سے رفع ہوسکے۔

میری راے مین ابتک ہماری (یعنی سرکار انگریزی کی) طرف سے ماتحت رئیسون کے ساتھہ اس فرض کے ادا کرنے مین کوشش کامل نہین ہوئی ہے۔ ہندوستان کے ممالک انگریزی مین شایستگی اور تربیت یافتگی روز بروز ترقی پر ہین۔ بلکہ عام قاعدہ ہے کہ غریب لوگون کے لڑکے رئیسون اور امیرون کے لڑکون سے کئی درجہ بہتر تربیت پاتے ہین اگر یہی حال مدت تک رہا تو ہم اپنے رفقاے ہندوستان کی ریاستون کو براے دوام مستقل رکھنے مین خواہ کسیقدر کوشش کرین جو نتیجہ کہ پیدا ہوگا اوس کا پیشتر سے سمجھہ لینا کچھہ دشوار نہین ہے۔

البتہ جس طریقہ سے کہ امراء ہندوستان کو اعلا درجہ کی اور کامل تعلیم دیجاوے اوسکا تحقیق کرنا سہل نہین ہے مگر میری راے مین وہ وقت آگیا ہے یا قریب آنیوالا ہے کہ گورنمنٹ کو اس معاملہ پر توجہہ کرنی ضرور ہوگی۔

جہان کسی صاحبزادہ کے والدین حیات ہین وہان توہمکو صرف اوسکی تعلیم وتربیت کی

ضرورت سے بہ تاکید و تقاضا رتمام آگاہ کرنا پڑتا ہے - مگر جہان مثل بہرت پور کے گورنمنٹ رئیس نابالغ کی محافظ ہو وہان ہمکو لازم ہے کہ توہمات مذہبی یا انگریزادون کے بطرز مخالف سمجھے جانیکا مطلق خوف نکرکے رئیس کو مثل شریفون کے تربیت کامل دین -

مگر اس تدبیر کے عملدرامد مین ہمکو لازم ہے کہ سب سے پہلے ہندوستان مین کوئی مقام مثل ایٹون کے مقرر کرین - یعنی ایک وسیع کالج کہ اوسمین تعداد کثیر طلبا اور اونکے ہمراہیون کی بود وباش کیواسطے مکانات وافر ہون اور اعلے درجہ کی کامل تربیت یافتہ صاحبان انگریز کا عملہ اونکی تعلیم کے واسطے ہو یہہ لوگ صرف کتاب کے کیڑے نہون بلکہ ریاضت بیرونی اور سیر و شکار کے مشتاق و مشاق ہون اور اونکے تحت مین شریف خاندان کے تربیت یافتہ ہندوستانی مدرس ہون - طالبعلمون بلکہ اونکے محافظ یعنی اوستادون کو رئیس نابالغ کی ریاست کے خزانہ سے زر کثیر مصارف کیواسطے ملے اور ایام تعطیل ہندوستان کی سیاحی مین اور کبھی کبھی اپنے وطن کے جانے مین بسر ہوا کرین -

اکثر لوگ کہینگے کہ یہہ تجویز ناممکن التعمیل ہے - البتہ اسمین مشکلات تو بہت ہین مگر میری راے مین غیر ممکن نہین ہے - اگر ہماری یہہ خواہش ہو کہ ہندوستان کے رئیس اوس اعلے درجہ کو پہونچین کہ زمانہ کی روز افزون ترقی کے ہمرکاب رہین اور اونکو ہماری صفائی نیت کا یقین ہووے کہ ہم اونکے خاندانون کا ہمیشہ قایم رہنا اور اونکو سلطنت انگلستان کے امرا لیاقت شعار کرنا چاہتے ہین تو لازم بلکہ ضرور ہے کہ اونکی رسائی مین تعلیم و تربیت کے ایسے سامان بہم پہونچاوین جو ابتک اونکو حاصل نہین ہین

صرف اوس حالت مین اور نہ بغیر اسکے ہم امید کر سکتے ہین کہ ہندوستانی رئیس اوس رتبہ کو پہونچ سکین جسمین وے اپنی رعایا کی عافیت و بہبودی و فارغ البالی کو فروغ دین اور سرکار انگریزی کے وفادار مددگار ہون۔

میجر والٹر صاحب کی اس رائے کو حکام بالا نے بتوجہ ملاحظہ کر کے پسند کیا اور جب لارڈ میو صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند نے ۲۲ راکتوبر ۱۸۷۰ء کو بمقام اجمیر دربار فرمایا راجپوتانہ کے اکثر رئیسون کے اجتماع کو موقع غنیمت سمجھکر اس مدرسہ کے مقرر کرنے کی تجویز فرمائی۔ رئیسون کی اطاعت ارشاد جناب نواب ویسرائے صاحب اور شوق تحصیل علم و تکسیب فنون سے مبلغ چھہ لاکھہ اکتیس ہزار روپیہ چندہ کا مدرسہ مذکور کیواسطے جمع ہوگیا اور اسکے علاوہ اکثر رئیسون نے اپنی اپنی ریاست کے طالبعلمون کی بود و باش کیواسطے مکانات تعمیر ہونیکا خرچ ادا کیا۔

مگر اکثر موجبات اتفاقیہ سے جولائی ۱۸۷۳ء تک تعمیر مکان وغیرہ کا کچھہ بندوبست نہوا۔ جب کرنل ولیمس صاحب انجنیر مقرر ہوئے تو اونکے اہتمام سے بورڈنگ ہوس یعنی مکانات سکونت طلبا بہت جلد تیار ہونے لگے اور تیاری نقشہ و تخمینہ مکان کالج کی بھی تجویز درپیش ہوئی۔

شروع ۱۸۷۵ء میجر سینٹ جان صاحب بہادر آر آئی اس کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے اور اونہون نے عملہ و مصارف کا بندوبست کر کے بتاریخ ۱۲- اکتوبر ۱۸۷۵ء کار تعلیم شروع کر دیا میجر جان صاحب کی خوش انتظامی سے یکم اپریل ۱۸۷۶ء کو کالج مین ۲۳ طالبعلم ہوگئے مہارا ؤ راجہ صاحب بہادر والی الور مدرسہ مین داخل ہوئے اونکی عمدہ خوشخوانددگی کالج کی نیکنامی ہوئی مہاراجہ صاحبان جے پور و جودھپور نے کالج کے اجرا مین بہت

مدودی خصوص والی جےپور نے اپنے بہائی ظالم سنگہ کو کہ بہت ذہین ہین مدرسہ مین بہیجکر دیگر رئیسون کے واسطے عمدہ نظیر پیدا کی اور تہوڑے عرصہ کے بعد مہاراج رانا بخت سنگہ صاحب والی جہالاپاٹن مدرسہ مین داخل ہوئے قرولی کے خاندان سے ایک بہت ذیرتبہ سردار داخل ہونیوالا ہے اور مہارانا صاحب میواڑ نے داخل مدرسہ کیواسطے اپنے چند ذی رتبہ سردارون کے نام لکہکر بہیجے ہین۔

آٹہوین فصل

سڑک ریل

راجپوتانہ مین ریل کی سڑک اول تو یہہ ہے جو بنام نہاد راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے مشہور ہے اور آگرہ و دہلی سے اجمیر ونصیر آباد تک تیار وجاری ہوگئی۔

دوسرے سیندہیہ سٹیٹ ریلوے کہ آگرہ سے گوالیار ہوکر ممالک مہاراجہ صاحب سیندہیہ کو تیار ہوتی ہے علاقہ راج دہول پور مین گذرنے سے راجپوتانہ مین داخل ہے۔

تیسرے راجپوتانہ ویسٹرن سٹیٹ ریلوے یعنی مغربی راجپوتانہ کی سرکاری ریل کہ اجمیر سے ایک طرف احمد آباد کو اور دوسری طرف نیمچ کو طیار ہوگی۔

چنانچہ سیندہیہ سٹیٹ ریلوے کا ٹہیکہ مسٹر س گلوہر صاحب و کمپنی کو ہوکر تیاری کا کام جاری ہوگیا ہے۔ اور ویسٹرن راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے کی تیاری کی ہنوز تجویز درپیش ہے اسواسطے صرف راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے کا جو جاری ہے حال لکہا جاتا ہے۔

یہہ سڑک نیرو گیج یعنی تنگ پیمانہ پر تیار ہوئی ہے یعنی اوسکا عرض ایسٹ انڈین و سندہ پنجاب و دہلی ریلوے وغیرہ ہندوستان کی اکثر سڑکون کے عرض سے کم ہے اور

بمقدار کمی عرض سڑک کے گاڑیان اور سٹیشن وغیرہ تعمیرات بھی چہوٹی ہین۔
اس سے سرکار مین لاکھون روپیہ کی کفایت ہوئی ہے اور کسیطرح کا ہرج نہین ہے
کیونکہ اگرچہ اس ریل کی گاڑیان عریض سڑک کی گاڑیون کی نسبت کم تیزی سے چلتی
ہین اور سادہ زمین وسعت بھی کم ہوتی ہے تاہم سفر بہت جلد طے ہوجاتا ہے اور مسافر
ومال وغیرہ جسقدر آتے ہین بآسایش وآسانی پہونچ جاتے ہین۔

راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے انصرام کاروبار رشتہ کیواسطے دو ضلعون مین منقسم ہے
اول سڑک اعظم آگرہ سے اجمیر ونصیرآباد تک کہ ضلع آگرہ کہلاتا ہے۔
دوم اوسکی شاخ جو دہلی سے سٹیشن اتصال باندی کوئی پر اوسمین شامل ہوئی ہے
ضلع دہلی کہلاتا ہے۔

راجپوتانہ مین سڑک اعظم بہرت پور سے گیارہ میل مشرق مین موضع چکسانہ کی سرحد مین
اور شاخ دہلی سٹیشن اجیرہ کا واقع راج الور سے چند میل شمال مین داخل ہوئے ہین۔

ہر دو سڑکون کے اجرای کی تاریخین

ضلع آگرہ

آگرہ سے بہرت پور	۳۳ میل	۱۰ اکتوبر ۱۸۷۳ع
بہرت پور سے دوسہ	۴۵ میل	۲۰ اپریل ۱۸۷۴ع
دوسہ سے جے پور	۳۵ میل	۱۲ اکتوبر ۱۸۷۴ع
جے پور سے سانبہر	۳۰ میل	۱ مارچ ۱۸۷۵ع
سانبہر سے اجمیر	۴۸ میل	۱ اگست ۱۸۷۵ع
اجمیر سے نصیرآباد	۱۴ میل	۱۴ فروری ۱۸۷۶ع
	۲۰۱ میل	

ضلع دہلی

دہلی سے الور	۹۷ میل	۱۴ ستمبر ۱۸۷۴ع
الور سے باندی کوئی	۲۶ میل	۷ دسمبر ۱۸۷۴ع
	۱۲۳	

سنہ ۸۳ و ۱۸۸۴ء مین جب ریل کی آمدرفت جاری ہوگئی سٹیشنون اور سڑکون کی حفاظت و انتظام کے واسطے تقرر پولیس ضرور متصور ہو کر مسٹر وائٹ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہوئے۔

سنہ ۸۴ و ۱۸۸۵ء تک صاحب نے سڑک ریل کے علاقہ مین علاوہ خدمات پولیس بطور مجسٹریٹ و جج عدالت خفیفہ بہی کام انجام دیا مگر بعد ازان حسب الحکم گورنمنٹ اختیارات مجسٹریٹی صاحبان پولیٹکل ایجنٹ کو اپنے اپنے علاقہ کے اندر ہوگئے اور میجر لا صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہوئے کہ بخوبی تمام انصرام کام کرتے ہین۔

اس ریل پر کرایہ مسافرون سے بحساب فاصلہ نہین لیا جاتا ہے مگر سٹیشنون کی تعداد سے اول درجہ کی گاڑی مین فی سٹیشن آٹھ آنہ دوم درجہ مین فی سٹیشن چار آنہ اور سیوم درجہ مین فی سٹیشن ڈیڑہ آنہ۔

اور ہر دو ضلع مین سٹیشن حسب تفصیل ذیل ہین۔

ضلع آگرہ

نمبر	نام	हिंदी	نمبر	نام	हिंदी
۱	آگرہ	आगरा	۸	کہیڑلی	खेडली
۲	بچپوری	बिचपुरी	۹	بوائی	विवाई
۳	اچہنیرہ	अछनेरा	۱۰	منڈاور	मंडावर
۴	اِکرن	इकरन	۱۱	باندی کوئی سٹیشن اتصال	वादी कुई
۵	بہرت پور	भरतपुर	۱۲	ارنو	भरनू
۶	ہیلک	हेलक	۱۳	دوسہ	दोसा
۷	ندبئی	नदबई	۱۴	جٹواڑہ	जटवाड़ा

वसई	۱۵	بسی	नरायना	۲۲	نرائنہ
कानोता	۱۶	کانوتہ	साली	۲۳	سالی
सांगानेर	۱۷	سانگانیر	तिलोनिया	۲۴	تلونیہ
जैपुर	۱۸	جےپور	किशनगढ	۲۵	کشن گڈہ
ढांकया	۱۹	ڈہانکیہ	नंदपुर	۲۶	نندپور
असलपुर	۲۰	اسل پور	अजमेर	۲۷	اجمیر
फुलेरा	۲۱	پہولیرہ پہولیرہ	नसीराबाद	۲۸	نصیرآباد
सांभर	۲۲	سانبہر پہولیرہ			

ضلع دہلی

दिहली	۱	دہلی	अजेराका	۹	اجیرہ کا
पालम	۲	پالم	खेरथल	۱۰	کہیرتہل
गुरगांवा	۳	گوڑگانوہ	बरवाड़ा	۱۱	برواڑہ
गढ़ीहरसरू	۴	گڈہی ہرسرو	अलवर	۱۲	الور
जाटोली	۵	جاٹولی	मालाखेड़ा	۱۳	مالاکہیڑہ
खलीलपुर	۶	خلیل پور	राजगढ़	۱۴	راجگڑہ
रेवाड़ी	۷	ریواڑی	बसवा	۱۵	بسوہ
बावल	۸	باول	बांदी कुई	۱۶	باندی کوئی سٹیشن اتصال

نوین فصل

دربار نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند

راجپوتانہ کی دار الحکومت یعنی اجمیر مین نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند کے دو دربار ہوئے۔ اول لارڈ ولیم بنٹنکس صاحب بہادر کا بتاریخ ۱۷- جنوری ۱۸۳۲ء ہوا تہا۔ دوسرا لارڈ میو صاحب بہادر کا ۲۲- اکتوبر ۱۸۷۰ء دربار اول کی کیفیت کسی کاغذ سے مفصل معلوم نہین ہوتی ہے۔ صرف اسقدر دریافت ہوا ہے کہ مہارانا صاحب والی میواڑ اور چند دیگر رئیس تشریف لائے تہے اور مہاراجہ مان سنگہ صاحب والی ماروا ڑنے حیلتاً شریک دربار ہونے سے کنارہ کیا تہا اور اون پر سرکار کا عتاب ہوا تہا۔

دوسرے دربار کا حال جو ہے ذیل مین لکہا جاتا ہے۔

دربار لارڈ میو صاحب بہادر ویسراے و گورنر جنرل کشور ہند

۲۲- اکتوبر ۱۸۷۰ء کو نواب مستطاب معلے القاب لارڈ میو صاحب بہادر ویسراے و گورنر جنرل کشور ہند نے بمقام اجمیر دربار کیا اوسمین مہارانا صاحب بہادر والی اودے پور و مہاراجہ صاحبان والی جودہ پور و بوندی و کوٹہ و جہالاواڑ و نواب صاحب ٹونک و راجہ صاحب والی شاہ پورہ شامل ہوئے۔

بہرت پور و جے پور مین رونق بخش ہوکر اور جہیل سانبہر کا ملاحظہ فرماکر نواب صاحب ممدوح نے ۲۰- اکتوبر کو اجمیر مین قدم رنجہ فرمایا گہا ٹیشن تک سب روسا عظیم الشان نے استقبال کیا اور شہر مین ہوکر کوٹہی رزیڈنسی تک ساتہہ گئے ۲۱- تاریخ روسا موصوف نے

جناب نواب صاحب سے تخلیہ کی ملاقاتین کین اور دوسرے روز خیمہ گورنری مین
کہ آگرہ سے طلب کیا گیا تہا دربار عام ہوا - نواب ویسرائے صاحب بہادر نے روسا
موجودین سے مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ جسطرح ظل حمایت سرکار انگریزی مین آپکے
قدیم حقوق وفوائد وممالک محفوظ ومامون ہین اوسیطرح آپکو بہی لازم ہوکہ اپنی رعایا
وماتحتون کے حقوق وفوائد کو ملحوظ ومحفوظ رکہین اور اپنے اپنے ملک مین رعایا کی
عافیت وبہبودی مین ساعی ہون - بعدازان ایک تجویز مرکوزہ خاطر اشرف یعنی
تقرر مدرسے کہ اخلاف امرا ورروسا کی تربیت کے لایق ہو اور اوسکے ذریعہ سے
اونکو اپنے فرایض منصبی آیندہ کی انجام دہی کی قابلیت حاصل ہو مطلع کیا اور اخیر
مین فرمایا کہ سرکار کی یہہ صلاح سراپا فائدہ روسا رکے واسطے اور اپنی غرض سے
بالکل خالی ہے کیونکہ سال بسال ہندوستان وانگلستان کے درمیان رابطہ یگانگت
مستحکم تر ہوتا جاتا ہے - پس اون لوگون کو کہ جنکے ذمہ انتظام اور حکمرانی ملک کی خدمت ہے
لازم ہے کہ بمقتضاء ترقی زمانہ کی تحصیل علم وتہذیب اخلاق مین ترقی کرین -
اس دربار کے باحسن الوجوہ سرانجام پانے مین صرف مہاراجہ صاحب والی جودہپور
کی تکرار سے کہ اونہون نے مہارانا صاحب اودے پور سے فروتر بیٹہنے مین انکار
کیا کیسقدر خلل واقع ہوا تاہم نواب گورنر جنرل صاحب کی یہان تشریف آوری سے
حکام انگریزی اور راجگان راجپوتانہ کے درمیان سے پردۂ مغایرت بہت
اوٹہہ گیا ہے -

سہ پہری کو نواب صاحب بہادر نے رئیسون سے بازدید کی ملاقات کی اور بعد ملاحظہ
چہاونی نصیر آباد کی ۲۵ - اکتوبر کو اجمیر سے معاودت فرمائی -

مین بہت بیل مر گئے اور باقی بیلون کے کندہے لہولہان ہو گئے اور آمد رفت مین
قریب تین مہینے صرف ہوئے دربار مین عنقریب اونہین ریاستون کے رئیس شریک
ہوئے تہے جنکے اس دربار مین ہوئے ہین مگر بجز مہاراجہ صاحب والی بوندی کل
رئیسون کے بزرگ تہے ۔ مہاراجہ موصوف کہ اوس زمانہ مین نوجوان تہے اوس
دربار مین شریک تہے فقط وہی ایک ہین جنکو اوس زمانہ کی کیفیت کسیقدر یاد
ہوگی اور جنکے ذہن مین زمانہ کا تغیر حال بخوبی آسکتا ہے ۔
اوس زمانہ مین رئیسون کا آپسمین ملنا تو غیر ممکن تہا مگر گورنر جنرل صاحب سے بہی
تکلفات کے بغیر ملاقات نہوتی تہی اور نہ دربار عام مین رئیسون کا جمع ہونا ممکن تہا
۔ پس اگر نواب صاحب موصوف اجتماع کلی مین جہان بمقابلہ تخلیہ کی مختصر گفتگو کی تقریر
عام بہت اثر پذیر ہوتی ہے ۔ مخاطب ہونا چاہتے تو ہر گز نہین ہو سکتا مجبوراً اسکی
کچہہ تدبیر نکی گئی اور تشریف آوری اونکی صرف بطور اظہار تجمل شاہانہ ہوئی کوئی امر
مفید خلایق اوس سے پیدا نہوا ۔
اس مرتبہ نواب ویسرائے صاحب اول ہی بہرت پور کے شایستہ و آراستہ راج مین
جسکے اطراف مین سڑکین ہین داخل ہوئے وہان سے گاڑیون مین اس آسانی و
تیزی سے چلے کہ ایک روز مین ۱۱۲ میل طے کرکے رونق بخش جے پور ہوئے جیپور
مین مہاراجہ صاحب نے بطور یادگار تشریف آوری نواب ویسرائے گورنر جنرل
صاحب بہادر تعمیر اسپتال تجویز کی کہ نواب صاحب نے اوسکی بنیاد رکہی اور انکے
نام سے میو اسپتال نامزد ہوا ۔
بازار و کوچون کا فرش سنگین اور پختہ سڑک وسیع و خوشنما جیلخانہ عمدہ کالج و مدرسہ جات

ٹھاکران و زنانہ و مدرسہ فنون اوس ترقی و تہذیب کے ثبوت ہین جو لارڈ ولیم بنٹنک صاحب کے زمانہ مین مطلق نہ تہین اور مہاراجہ رام سنگہ صاحب کی سخاوت و دریا دلی کے مجسم دفتر ہین۔

کشن گڈہ کی چہوٹی سی ریاست مین بہی بہت فرق نظر آیا مہاراجہ صاحب ایسے دولتمند نہین ہین کہ اپنے علاقہ مین سڑک تعمیر کراوین اس سبب سے اونکے علاقہ مین سرکار انگریزی تعمیر کراتی ہے مگر کرنل ڈکسن صاحب کی حسن تدبیری ضلع اجمیر کی نقل کرکے مہاراجہ صاحب نے تالاب بنوائے ہین کہ رعایا کو فائدہ ہوا اور ریاست کی آمدنی مین اضافہ ہوا۔ اور اونکو دیکہکر علاقہ جے پور کے ٹہاکران کو بہی ویسے ہی تالاب بنوانے کی رغبت ہوئی۔

مگر لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب کے بعد راجپوتانہ مین سب سے زیادہ تبدل یہہ ہوا ہے کہ اوس زمانہ مین لوگون کو حکام انگریزی سے تعصب بہت تہا اپنے رئیسون کو بہت زبردست سمجہتے تہے حکام انگریزی اونکے ساتہہ اخلاق و مہربانی سے پیش آتی تہی اوسکو وے سلطنت انگریزی کے ضعف کی دلیل سمجہتے تہے کسی حاکم کی تعظیم و تکریم نہوتی تہی اور نہ کسی کو چوری و غارتگری سے امن تہا حتی کہ ہر ایک کو اپنی حفاظت کے واسطے سپاہ رکہنی پڑتی تہی اور شہرون اور قصبون مین کوئی انگریز جاتا تو اوسکے ساتہہ مذاق و گستاخی کیا کرتے تہے مفسدہ ۱۸۵۷ء تک کم و بیش سب جگہہ یہی کیفیت تہی۔

غدر مین سرکار کی طاقت و استقلال کا امتحان ہو جانے سے کل راجپوتانہ کو اوسکا یقین آگیا اور انگریزی فوجین متواتر اوس ملک مین گذرین اور کسیکو تکالیف و اذیت نہ پہونچی

اس سے آگاہی ہوئی کہ حکام انگریزی براہ انصاف وراہلیت کسیکو تکلیف و اذیت پہونچانا ناگوارا نہین کرتے ہین لارڈ کیننگ صاحب نے اسناد عطاے استحقاق متبنی ویکر روسا ر راجپوتانہ کو سرکار کا خیر خواہ مطلق کر دیا اور ایسا امن ہوگیا کہ شاید کبھی فوجون کی چھاونی مقرر کرنے سے بہی نہو تا رئیس اور اونکی رعایا کل خیر خواہ سرکار ہین۔ ایک انگریز تن تنہا کل ملک مین پہر سکتا ہے ہر جگہہ اوسکی خاطر و تعظیم ہوگی۔ انقضاء مدت چالیس سال کا یہہ فرق ہر صورت سے نمایان ہے اوس زمانہ مین کل راجپوتانہ مین صرف چند مدارس تھے اب بکثرت ہین کہ انگریزی و دیسی زبانین پڑہائی جاتی ہین۔ اوسوقت ڈاکٹرون کا علاج صرف فوج کے اسپتالون مین ہوتا تہا اب کل ملک مین شفاخانہ جات ہین اور ہزارون آدمیون کا علاج ہوتا ہے الغرض بخوبی ثابت ہے کہ ہندوستانیون اور صاحبان انگریزون کے درمیان جسقدر قربت زیادہ ہوگی اگرچہ ایک فریق کے نقص بہی دوسرے پر ظاہر ہون گے مگر خوبیون کی قدر دانی طرفین سے زیادہ ہوگی البتہ باشندگان راجپوتانہ مین دیگر ہندوستانیون کی نسبت تعصب بہت کم ہے۔

دسوین فصل

تشریف آوری شہزادہ صاحبان والا تبار

شہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا صاحب بہادر

اخیر ۱۸۶۹ء مین جناب فیض مآب شہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا صاحب بہادر ہندوستان مین رونق بخش ہوئے تب مہاراجہ صاحبان جے پور و بہرت پور و الور و دہولپور

کلکتہ تشریف لیجاکر استقبال مین شریک ہوئے تھے۔ بعد ازان اثنائے سیر ہندوستان برتر جناب ممدوح المناقب نے بہرت پور و ڈیگ و الور کی سیر کی۔ ڈیگ کے عمدہ محلات کے ملاحظہ اور الور کے جنگلون مین شکار کرنے سے اونکی طبیعت نہایت محظوظ ہوئی اور دونون رئیسون نے اعلےٰ درجہ کی تواضع و مہمانداری کی۔

شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر

۱۴۔ نومبر ۱۹۰۵ء کو جناب معلےٰ القاب شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر نے بمقام بمبئی قدوم میمنت لزوم سے سرزمین ہند کو افتخار بخشا اوسوقت مہارانا صاحب بہادر والی میواڑ دیگر روسائے ہندوستان سے کہ تعداد مین تنلو کے قریب تھے شریک استقبال ہوئے تھے اور روز کلان کے قریب کلکتہ مین رونق افروز ہوئے تب مہاراجہ صاحبان جے پور و جودہ پور وقت ورود و نیز وقت حصول تمغائے ستارہ ہند موجود تھے۔ جنوری ۱۹۰۶ء مین راجپوتانہ کے دیگر رئیس کہ آگرہ سے قریب تھے وہان کے استقبال مین شامل ہوئے بعد ازان شہزادہ صاحب بہادر بہرت پور و جے پور مین تشریف فرما ہوئے جیپور مین مہاراجہ صاحب نے دو روز تک دعوت و مہمانداری کی۔ شہزادہ صاحب اور رئیسون کی ملاقاتون مین جو ادب و تعظیم اور دلی خیرخواہی منجانب روسا رہی اوس سے شہزادہ صاحب نہایت خوش ہوئے ناممکن السہو ہے۔

گیارہوین فصل

جلسہ اعلان خطاب مستطاب قیصر ہند

باجلاس جناب نواب لارڈ لٹن صاحب بہادر ویسرا و گورنر جنرل کشور ہند

جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا صاحبہ فرمان روائے انگلستان وہندوستان نے خطاب مستطاب قیصر ہند اختیار کیا اوسکے اعلان کے واسطے بتاریخ یکم جنوری ۱۸۷۷ء دہلی مین جلسہ عظیم الشان باجتماع کل روسار وامراء ہندوستان در اجلاس جناب نواب لارڈ لٹن صاحب بہادر ویسرائے وگورنر جنرل کشور ہند منعقد ہوا اوسمین راجپوتانہ کے عنقریب کل رئیس شامل ہوئے تھے منجملہ اون کے روسار مفصلہ ذیل کو خطاب ولقب مندرجہ ذیل عطا ہوئے۔

مشیر قیصر ہند — مہاراجہ سوائی رام سنگہ صاحب بہادر والی جیپور۔ مہاراو راجہ رام سنگہ صاحب بہادر والی بوندی۔

ستارہ ہند درجہ اول — مہاراجہ سوائی جسونت سنگہ صاحب بہادر بہادر جنگ والی جودہپور مہاراو راجہ صاحب والی بوندی۔

راجہ — ٹہاکر راد ہوسنگہ صاحب ساور علاقہ اجمیر۔ ٹہاکر پرتاب سنگہ صاحب پیسانگن علاقہ اجمیر

راو بہادر — راو بخت سنگہ صاحب بیدلہ — بابت سنگہ صاحب ٹہاکر پوکرن

رائے بہادر — ٹہاکر منگل سنگہ صاحب بہادر پنچسردار راج الور۔ پنڈت روپ نارائن صاحب پنچسردار راج الور۔

راو صاحب — ٹہاکر بہادر سنگہ صاحب مسودہ۔ ٹہاکر ہری سنگہ صاحب دیولیہ۔ ٹہاکر کلیان سنگہ صاحب جونیان ٹہاکر راد ہوسنگہ صاحب کہرہ ٹہاکر رنجیت سنگہ صاحب باندن واڑہ۔

یہہ سب علاقہ اجمیر مین ہین

راو — بہارمل راوت برار میرواڑہ۔ اَمراراوت گکرہ میرواڑہ۔

راے — بشن سروپ صاحب انسپکٹر پولیس اجمیر۔ سیٹھہ چاندمل صاحب اونریری مجسٹریٹ اجمیر۔
کوٹھیاری چکھن لال صاحب حاکم مال وخزانہ میواڑ۔ مہتا پنالال صاحب نائب وزیر میواڑ۔

سیٹھہ سمیرمل صاحب اونریری مجسٹریٹ اجمیر۔

سردار بہادر — راے منشی امین چند صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر اجمیر۔

ٹھاکر راوت — ٹھاکر بھیرا دیوار پرگنہ میرواڑہ۔

ن بہادر — سید اولاد حسین صاحب ساکن بہرسر علاقہ بہرتپور اسسٹنٹ کمشنر ممالک وسط ہند۔ میر حفیظ علی صاحب متولی درگاہ خواجہ صاحب اجمیر۔ سید نظام علی صاحب اونریری مجسٹریٹ۔

خان — بدہن خان ساکن ہتھون علاقہ اجمیر میرواڑہ۔

ۃ المشائخ — دیوان غیاث الدین سجادہ نشین درگاہ خواجہ صاحب اجمیر۔

مہاراجہ صاحب قرولی نے بوجہ قلت آمدنی وزیرباری ریاست جلسہ مین شریک ہونے سے عذر کیا تہا سرکار نے اونکو تاکید سے طلب فرمایا اور اونکی زیرباری پر لحاظ فرما کر جو روپیہ رئیس سابق نے ضرورت ایام قحط مین سرکار سے قرض لیا تہا اوسکا سود کہ قریب چالیس پچاس ہزار روپیہ کے تہا معاف کردیا۔

سلامی

سابقاً ہر ایک رئیس کیواسطے باعتبار ریاست کے سلامی مقرر تہی اور ریا

ہر رئیس کی سلامی کی اوسی تعداد معینہ سے توپین چلا کرتی تہین اب سلامی ریاست کی علیحدہ مقرر کی گیی ہے اور جو رئیس صاحب لیاقت و خوش اطوار اور سرکار انگریزی کے خیر خواہ ہین اونکی ذاتی سلامی ریاست کی سلامی سے زیادہ کی گیی ہے اسطرح بموجب گورنمنٹ گزٹ مطبوعہ یکم جنوری ۱۸۶۷ء ریاست اور رئیسون کی سلامی حسب شرح ذیل مقرر ہوئی ہے —

اودے پور

مہارانا سجن سنگہ صاحب بہادر	راج اودے پور
لہ عدد	لہ عدد

جے پور

مہاراجہ رام سنگہ صاحب بہادر	راج جیپور
لہ عدد	معہ عدد

جودہ پور

مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب بہادر	راج جودہپور
لہ عدد	معہ عدد

بہرت پور

معہ عدد

کشن گڈہ

مہاراجہ پرتہی سنگہ صاحب بہادر	راج کشنگڈہ
معہ عدد	مہ عدد

ٹونک

نواب محمد ابراہیم خان صاحب بہادر	ریاست ٹونک
معہ عدد	لہ عدد

بیکانیر	بوندی	قرولی	کوٹہ
معہ عدد	معہ عدد	معہ عدد	معہ عدد
الور	**دہولپور**	**جیسلمیر**	**جہالاواڑ**
مہ عدد	مہ عدد	مہ عدد	مہ عدد
سروہی	**بانسواڑہ**	**ڈونگرپور**	**پرتاب گڈہ**
مہ عدد	لہ عدد	مہ عدد	مہ عدد

بارہوین فصل

سررشتہ حفظان صحت

راجپوتانہ مین سنہ ۶۶-۱۸۶۵ء سے سنہ ۷۶-۱۸۷۵ء تک عرصہ دس سال مین شفاخانجات کی تعداد بہت زیادہ ہوگیی ہے اور علاج انگریزی ہر شفاخانہ مین زمانہ اول کی نسبت اب کیی درجہ زیادہ ہوگیا ہے یہہ ڈاکٹر مور صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ جنرل شفاخانجات راجپوتانہ کی خوش لیاقتی اور محنت اور کوشش کا نتیجہ ہے۔ صاحب موصوف کی تصنیفات اول معالجہ امراض ہند دوم استعمال ادویات خانگی۔ نہایت عمدہ اور پسندیدہ کتابین ہین کہ اون سے ہزارہا مخلوق کو فیض پہونچتا ہے۔

تعداد شفاخانجات سنہ ۶۶-۱۸۶۵ء و سنہ ۷۶-۱۸۷۵ء

نام ضلع یا ریاست	تعداد شفاخانجات سنہ ۶۶-۱۸۶۵ء	تعداد شفاخانجات سنہ ۷۶-۱۸۷۵ء	بیشی	کمی
بہرت پور	۱۰	۱۳	۳	۰
جے پور و کہیتڑی	۹	۱۹	۱۰	۰
اودے پور	۳	۳	۰	۰
مارواڑ	۳	۷	۴	۰
قرولی	۲	۲	۰	۰
الور	۲	۵	۲	۰
کوٹہ	۲	۲	۰	۰
جہالاواڑ	۲	۱	۰	۱

نام ضلع یا ریاست	تعداد شفاخانجات سنہ ۱۸۶۵-۶۶ء	تعداد شفاخانجات سنہ ۱۸۷۵-۷۶ء	بیشی	کمی
ٹونک	۱	۲	۱	۰
دیولی	۱	۱	۰	۰
پرتاپگڈھ	۰	۱	۱	۰
سیکر	۰	۱	۱	۰
سروہی	۰	۲	۲	۰
اندرگڈھ	۰	۱	۱	۰
دہولپور	۰	۴	۴	۰
بانسواڑہ	۰	۱	۱	۰
بیکانیر	۰	۲	۲	۰
آبو	۰	۱	۱	۰
اناورہ	۰	۱	۱	۰
کہیرواڑہ	۰	۱	۱	۰
سانبہر	۰	۱	۱	۰
شاہ پورہ	۰	۱	۱	۰
شتر تعینات	۰	۱	۱	۰
	۳۶	۷۲	۳۸	۱

ان سب شفاخانجات مین علاج کثرت سے ہوتا ہے علی الخصوص جہان نیٹو ڈاکٹر عمل جراحی اچھی طرح کرتے ہین گردنواح سے دور دور کے لوگ معالجہ کے واسطے آتے ہین

سپرنٹنڈنٹ جنرل صاحب لکہتے ہین کہ کل شفاخانجات سے نقشہ جات بروقت پہونچتے رہتے ہین اور سنہ ۶۱-۱۸۶۰ء مین اکتالیس سپتالون کا خود ہمنے ملاحظہ کیا ہے۔

ویکسینیشن یعنی سیتلا کے ٹیکا لگانے کا عمل ایسا پسندیدۂ عوام ہے کہ سنہ ۶۱-۱۸۶۰ء مین صرف لعہ ۴۲ پائی کے خرچ سے پچاسی ہزار پانسو نو بچون کے ٹیکا لگایا ہے سپرنٹنڈنٹ جنرل صاحب بہادر لکہتے ہین کہ باوجودیکہ چند قباحتین ابتک عیان ہین تاہم سابق کی نسبت اب بہت ترقی ہے مگر یہہ بخوبی ثابت ہے کہ عملہ موجودہ سے جسقدر ممکن تہی تعداد اعمال انتہائی درجہ کو پہونچ گئی ہے یا در کہنا چاہیئے کہ راجپوتانہ مین ویکسینیشن کا علیحدہ رشتہ نہین ہے جو کام ہوتا ہے شفاخانجات کی معرفت کیا جاتا ہے۔

الور بہرتپور جےپور جودہپور کی ریاستون مین ویکسینیشن سب سے زیادہ ہے اور علاوہ بعض ریاست مثل کشنگڈہ ڈونگرپور جیسلمیر کے جنمین کوئی ویکسینیٹر نہین کہا جاتا باڑوتی کی ریاستون مین بہی ویکسینیشن کا عملہ بہت قلت سے ہے۔

تیرہوین فصل

تار برقی

سنہ ۶۲-۱۸۶۱ء مین آگرہ سے ڈیسہ تک تار برقی کا لگانا منظور ہوا تہا مگر بوجہہ عدم بہمرسی مصالحہ عرصہ تک کام جاری نہو سکا فروری سنہ ۱۸۶۴ء مین آگرہ سے بہرتپور تک تیار ہوا اور جون مین بہرتپور سے جےپور ہوکر اجمیر تک اور ستمبر مین اجمیر سے ڈیسہ تک ختم ہوگیا۔

لٹہی جو بہت مضبوط ہین ایک میل مین ۱۶ نصب کئے گئے ہین اور تار اول قسم کا ہے

آگرہ سے مدارس تک مع شاخ اجمیر و نصیرآباد کے کل ۸۰۶ میل کے فاصلہ مین تار لگایا گیا
ہے - سنہ ۱۸۶۶ء مین آگرہ سے ڈیسہ تک اونہین لٹھون پر دوسرا تار لگانا تجویز ہوا کہ
اسکا کام جنوری سنہ ۱۸۶۷ء مین شروع ہوا اور تہوڑے عرصہ مین تیار ہوگیا مگر شاخ اجمیر
و نصیرآباد پر صرف ایک تار رکہا گیا -
اول تیار ہونے پر مقامات مفصلہ ذیل مین دفتر مقرر ہوئے تہے - بہرت پور فروری
سنہ ۱۸۶۴ء - جے پور اپریل سنہ ۱۸۶۴ء - اجمیر جون سنہ ۱۸۶۴ء - ایرن پورہ نومبر سنہ ۱۸۶۴ء -
بیاور دسمبر سنہ ۱۸۶۴ء - نصیرآباد اپریل سنہ ۱۸۶۵ء -
اگست سنہ ۱۸۶۵ء مین بیاور کا دفتر اور مارچ سنہ ۱۸۶۶ء مین بہرت پور کا اس سبب سے
کہ آمدنی خرچ کیواسطے کافی نہوئی بند ہوگئی اور اسیطرح جولائی سنہ ۱۸۶۵ء مین ایرن پورہ
کا دفتر بند ہوگیا تہا مگر فروری سنہ ۱۸۶۶ء مین پہر جاری ہوا صرف چار دفتر رہگئے دسمبر سنہ ۱۸۶۶ء
مین ایرن پورہ کے دفتر کو اس شرط پر کہ راج مارواڑ سے مکان سلے پالی مین لیجانیکی
تجویز ہوئی سبب یہہ کہ پالی مین تجارت بہت ہے اور اجمیر سے ۱۰۶ میل اور ڈیسہ سی
۱۳۸ میل ہے اور ایرن پورہ اجمیر سے ۱۵۵ میل اور ڈیسہ سے ۸۹ میل ہے قریب
وسط لین مین واقع ہونے سے مقام پالی طرفین کیواسطے برابر مفید متصور ہوا سنہ ۱۸۶۶ء
مین گورنمنٹ سے درخواست کی گئی کوہ آبو پر جہان صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر رہتے
ہین ایک دفتر کہولا جاوے اور اگرچہ یہہ بہی لکہا گیا کہ آبو سے صرف چہہ میل کے فاصلہ
پر ہوکر لاین گذری ہے زیادہ خرچ نہوگا تاہم منظور نہوا مگر پہر جب کثرت کار و بار ضروریات
بخوبی نمایان ہوئین تب آبو پر علیحدہ دفتر تار برقی مقرر کیا گیا اسیطرح بہرت پور مین
دفتر تار برقی از سر نو اس شرط پر مقرر ہوا کہ اوسکی آمدنی راج مین جمع ہوا کرے اور

خرچ راج سے ادا ہوتا رہے۔

اول بجز ایرن پورہ کے کل دفتر واقع علاقہ انگریزی کرایہ کے مکانون مین مقرر ہوئے تھے اگست سنہ ۱۸۶۶ع مین اجمیر مین معمالیعہ کے خرچ سے مکان تیار ہوا اور ۱۰ اکتوبر مین بمقام جے پور بصرف لعہ راجپوتانہ کے لاین پر ہندوستان و یورپ کا تار بھی لگا ہوا ہے اور اوسکے ذریعہ سے کلکتہ یورپ سے ملا ہے اسواسطے اوس پہ بڑی خبرین جایا کرتی ہین۔

اس شعبہ مین سنہ ۱۸۶۸ع مین حسب تفصیل ذیل عملہ تھا۔

دوم اسسٹنٹ	سیوم اسسٹنٹ	چہارم اسسٹنٹ	دوم سب انسپکٹر
یک	یک	یک	یک

دوم ٹیلیگراف ماسٹر	سگنیلر	شتر سوار	چپراسی	بہشتی	مہتر
للعہ	اعہ	صہ	عہ	للعہ	للعہ

مگر اوسوقت سے بوجہہ زیادہ ہونیکے دفترون کے عملہ بھی زیادہ ہوگیا ہے ایک لاین تار کی جے پور سے ٹونک کوٹہ جھالراپاٹن ہوکر نیمچ واقع وسط ہند مین شامل کیجاوے تو بہتر ہے کیونکہ ٹونک و جھالراپاٹن و کوٹہ مین تجارت بہت ہے یقین ہے کہ آمدنی بھی زیادہ ہوگی اور باشندگان ملک کو بہت فائدہ پہونچیگا۔

چودہوین فصل

راجپوتانہ کے خود اختیار رئیسون اور اونکے ماتحت امراء و سرداران کے تعلقات باہمی کی نسبت حکام کی راے

راے کرنل کیٹنگ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل حسب رپورٹ سنہ ۱۸۶۸-۶۹ع

مثل دیگر ممالک ہندوستان کے راجپوتانہ مین بہی روسا اور اونکے ماتحت سردارن
کے روابط باہمی روز بروز دشوار تر اور زیادہ پیچیدار ہوتے جاتے ہین اور
عنقریب اون سے ایسے فتور پیدا ہونگے کہ سرکار کو اون کے انسداد کے واسطے
مداخلت کرنی ضرور ہوگی -

بیرونی دشمنون کے یکایک حملہ آور ہونیکا خوف جس سے ہر فریق مجبور باہم رضامند رہا
کرتا تہا رفع ہوگیا اور بہ پابندی قواعد انگریزی جسطرح سابقاً سردار اپنے آقا
سے بوجہہ ظلم وتعدی ناراض ہوکر دوسرے رئیس کی اطاعت کرلیتے تہے اب نہین
کرسکتے - الغرض انگریزی عملداری سے پیشتر ضعیف حکومت کا قایم رہنا غیر ممکن
تہا جو رئیس اپنے سردارون کو مغلوب ومطیع نہین رکہہ سکتا تہا وہ گدی پر قایم
نہین رہ سکتا تہا مگر اب یہہ حال نہین ہے رئیسون کی حکومت مین ضعف آگیا ہے
جس سختی وزبردستی سے وے حکومت قایم کرتے تہے اگر اب کرین راج سے بیدخل
ہوجاوین اور اون مین سے کسی نے بجاے آلات مجادلہ ومحاربہ کے کہ سابقاً مغلوب
ومطیع کرنے کے ذریعے تہے باقاعدہ وباضابطہ عدالتین جو اس زمانہ مین وہی کام
دے سکین مقرر نہین کی ہین -

راجپوتانہ کی اکثر ریاستون کا انتظام سابق سے بہت نرم ہے مگر سابق مین اونکے
مقابلہ مین کوئی غیر ملک کی سرکار ایسی نہ تہی جسمین ہر متنفس رعایا کے حقوق پر ایسا
لحاظ ہوتا ہے کہ اگر ویسا ہندوستانی ریاست مین کیا جاوے تو رئیس اور اوسکے
رعایا کے درمیان انقلاب عظیم پیدا ہوجاوے رعایا انگریزی کی آزادی کا نمونہ
ریاستون کی رعایا کے دلون مین بہی آزادی وخود اختیاری کا جوش پیدا کرتا ہے

اور رئیس اصلاح و ترقی کی ضرورت کو خیال مین نہین لاتے ہین۔
پس اون نزاع و تکرار کے دفعیہ کے واسطے جو درمیان روسا اور راونکے محکون کے پیدا ہونیوالی ہین سرکار انگریزی کو طیار رہنا چاہیئے۔
سرکار انگریزی راجپوتانہ مین اٹھارہ ریاستون کو خود اختیار سمجھتی ہے اور اب لاوہ کی جاگیر اونمین اونمین شامل ہوئی ہے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ ان رئیسون کا اختیار اس ملک کے نصف بلکہ دو ثلث پر بالکل نہین ہے جسقدر روسا راجپوتانہ بہ تحت سرکار انگریزی خود اختیار ہین اون سے زیادہ سردار لوگ ریاستون مین خود اختیاری بلکہ خودسری کرتے ہین ایسے سردار کم ہین جو اپنی سرحد ریاست کی سرشتہ مال یا پولیس کے اہلکار کو اپنے علاقہ مین ہوکر حیثیت مسافرانہ کے سواے اور کسیطرح گذرنے دین یا عندالطلب ریاست کیفیت حالات نقشہ جات وغیرہ بھیجین یا دیوانی فوجداری مین رئیس کے حکم کی تعمیل کرین پس ملک کی خوش انتظامی کیواسطے سرکار انگریزی اور رعایا کے درمیان جو سلسلہ ہونا چاہیئے اوس کا ایک درجہ مفقود ہے۔
اس خود اختیاری کو سردار نہایت بدطور سے استعمال کرتے ہین اکثر اونمین سے غارتگرون کو اپنی پناہ مین رکھتے ہین اور بالعوض اون سے اوقات ضرورت پر مدد لیتے ہین ہرطرح کے ظلم و تعدی سے تجارت مین زوال آگیا ہے اور کاشتکار اور غریب آدمی مبتلا مصیبت ہین۔
اس خراب حالت پر بھی بعض رئیس ایسے ہین کہ ریاست کی اصلاح چاہتے ہین مگر سردارون کے خلاف ورزی کے سبب سے اپنے ارادہ کو اجرا نہین کرسکتے۔

راجپوتانہ کی پہلی سی افسری و ماتحتی اب علاقہ انگریزی کی تربیت یافتگی اور شایستگی کے
مقابلہ مین جاری نہین رہسکتی ہے اور یقین ہے کہ جلد گورنمنٹ کو تحقیقات کامل
کرکے روسا کی حکومت اور سردارون کی اطاعت کے واسطے قواعد مقرر کرنے پڑینگے
ابتک خود رئیسون اور سردارون اور صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کو اسکی صحت نہین ہے

رامی کرنل پہلی صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل جیپور ۱۸۷۲-۱۸۷۳

سردارون اور ٹہاکرون کے تعلقات اونکی سرپرست ریاستون سے اور اونکا بدمعاشون
کو پناہ دینا اور سرحدون پر دار داتین کرنا اس ملک کے دقیق معاملات مین سے ہے
اول تو ایک میواڑ کے ٹہاکر کا معاملہ میرے روبرو پیش ہوا کہ اوس نے نزاع سرحدی
پیدا کیا اور راج سے اہلکار اوسکے فیصلہ کیواسطے متعین ہوا تو اوسکے ساتھہ سرکشی
کی میواڑ کے دربار نے صاف بیان کیا کہ اوسکی سزا دہی ہمارے اختیار سے باہر
ہے اسپر مین نے تاکید کی تو میری تاکید سے سردار مطیع ہوگیا اسیطرح ریاست
کشن گڈہ کے ایک زبردست سردار نے اپنے رئیس کی ویسی ہی عدول حکمی کی جیسے
کبھی چند پشتون پہلے اوسکے بزرگون نے کی تہی تیس برس پیشتر اوس نے ایک مرتبہ
ایسی ہی گستاخی کی تہی اور سرکار انگریزی نے مداخلت کی تہی مگر کوئی خاص نتیجہ حاصل
نہوا تہا اس سے ٹہاکر کا اسمرتبہ زیادہ حوصلہ ہوگیا تہا چہہ مہینے کی مہلت اور ہرطرح
سے موقع دیا گیا کہ رئیس کی اطاعت کرے مگر وہ شرارت سے باز نہ آیا آخرکار آگرہ
سے توپخانہ منگایا گیا اور اوسکی سرکوبی کا بندوبست کامل کیا گیا بہت حیلہ و حوالہ
و توقف و تساہل سے ٹہاکر نے جسطرح کہا گیا رئیس کی اطاعت کی اس نظیر سے کل

ملک مین یکبارگی عبرت ہوگئی اور میواڑ و مارواڑ کے سردارون نے اپنے اپنے رئیسون کی اطاعت اختیار کی۔

راے مسٹر لیال صاحب بہادر حسب رپورٹ ۷۶-۱۸۷۵ء

اس ملک کی ریاستون کی حالت علی العموم اچھی ہے اور زیادہ تر سبب اسکا یہہ ہے کہ تعلقات باہمی روسار اور اونکے زبردست ٹھاکران کی ترقی پر ہین۔

پندرہوین فصل

تعمیرات مفید عام

پیشتر سے ایجنسی راجپوتانہ کے تحت مین سشتہ تعمیرات مفید عام چار قسمتون پر منقسم ہین منجملہ اونکے دو قسمتین سرکاری یعنی متعلق بہ شتہ تعمیرات گورنمنٹ ہندوستان ہین اور دو قسمتین دیسی بصرف روسار ملک ہین مگر کام اونکا باہتمام افسران انگریزی ہوتا ہے۔

سرکاری قسمتین:

- اول قسمت نصیرآباد مین۔ نصیرآباد۔ اجمیر۔ نیمچ۔ دیولی۔ ایرن پورہ کی چھاونیان ہین۔
- دوم قسمت مئو نصیرآباد کی سڑک کا تیسرا حصہ جسمین سرحد وسط ہند سے کشن گڈہ تک ۱۶۰ میل ہے اور ایک شاخ سڑک اجمیر و برگھاٹہ کوہ اراولی تک ہے۔

دیسی قسمتین:

- سیوم قسمت جے پور
- چہارم قسمت میواڑ

سیوم اور چہارم قسمتون مین بالکل ریاستون کا خرچ ہے۔ انگریزی خزانہ سے کچھہ خرچ
نہین ہوتا ہے مگر کامون کی نگرانی کیجاتی ہے کہ وے راجپوتانہ کی ترقی کیواسطے ہین۔
یکم دسمبر ۱۸۶۱ء سے راجپوتانہ حلقہ وسط ہند سے علیحدہ ہوا اور راوسین علیحدہ صاحب
سپرنٹنڈنگ انجنیر مقرر ہو کر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کے سیکرٹری سر رشتہ
تعمیرات ہوئے سر رشتہ تعمیرات مین مقدم کام سڑکون کی تیاری و مرمت کا ہے اسواسطے
اول انکا حال لکھا جاتا ہے۔

راجپوتانہ کی سڑکین

راجپوتانہ کی بڑی سڑکین یہہ ہین - سڑک آگرہ و احمد آباد - سڑک مئو و اجمیر شاخ سڑک
درمیان نیا ہیڑہ و اودے پور - سڑک نصیر آباد و چہاونی دیولی - دامن کوہ آبو
سے کوہ مرو کی کشن کے دامن تک۔

سڑک آگرہ و احمد آباد

راجپوتانہ مین یہہ سڑک سب سے بڑی ہے کہ ایک کنارہ سے شروع ہو کر کل ملک کا
تقاطع کرتی ہوئی دوسرے کنارہ پر نکل گئی ہے بنظر راحت اسکو حصون مین منقسم سمجھنا
چاہیئے اول آگرہ سے اجمیر تک دوم اجمیر سے احمد آباد تک۔

سڑک آگرہ و اجمیر

یہہ سڑک ضلع آگرہ و راج بہرت پور و جے پور و کشن گڑہ و ضلع اجمیر مین حسب شرح
ذیل واقع ہے

ضلع آگرہ	راج بہرت پور	راج جیپور	راج کشن گڑہ	ضلع اجمیر
۲۱ میل	۴۵ میل	۱۳۴ میل	۱۷ میل	۱۳ میل
	مشرق ۱۱ مغرب ۳۴	مشرق ۸۰ مغرب ۵۴		

باعتبار عرض اور پختگی کے اول درجہ کی سڑک ہے کل نالون پر پختہ پل اور موریان تعمیر ہوگئی ہین اور جانبین کو بڑے درخت لگے ہوئے ہین البتہ بڑی ندیون پر پل نہین بنائے گئے ہین اسوجہہ سے کہ جس زمانہ مین سڑک تیار ہوتی تھی تجویز تیاری سڑک ریل بھی درپیش تھی اسواسطے غیر ضروری خرچ متصور ہوکر موقوف رہی۔

راج جے پور کے علاقہ مین اس سڑک پر راج کا پانچ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے اوسمین سے بحساب بیس عہ روپیہ فیصدی ایک لاکھ روپیہ سرکار سے راج کو مدد خرچ ملا ہے۔

سرحد آگرہ سے لیکر سرحد ملحقہ جے پور و کشن گڈہ تک ہمہ جہت درست ہے اور بھرتپور و جے پور سے جسقدر راستکے علاقہ مین ہے اوسکی مرمت ہوتی رہتی ہے مگر جب سے آگرہ و نصیر آباد کے درمیان ریل کی سڑک جاری ہوگئی ہے اس سڑک پر آمدرفت بہت کم ہوتی ہے یقین ہے کہ آیندہ کو بھرتپور و جے پور کا اس سڑک کی مرمت مین بہت کم خرچ ہوگا۔

جے پور کی مغربی سرحد سے جہان کشن گڈہ کا علاقہ شروع ہوا ہے اجمیر تک سرکار انگریزی کے خرچ سے تیار ہوئی ہے کل نالون پر پل و موریان ہین اور شکست و ریخت کی مرمت بھی سرکار ہی سے ہوتی ہے۔ کشن گڈہ کا راج بوجہہ قلت آمدنی تیاری سڑک کے مصارف سے معاف رہا ہے۔

سڑک اجمیر و احمد آباد

شہر اجمیر سے سرحد مغربی ضلع اجمیر تک سڑک مع پل و موریون کے ہمہ جہت تیار ہوگئی ہے اور متواتر مرمت ہمہ تی ہے۔ اوس مقام پر جہان برکے گھاٹہ مین ہوکر

مارواڑ کے میدان مین داخل ہوئی ہے۔ مرمت و استحکام کی بہت ضرورت پڑی کہ بصرف کثیر کی گئی وہان سے سرحد جودہپور شروع ہوتی ہے۔

علاقہ جودہپور مین اول گورنمنٹ ہندوستان نے تیار کی تھی اور خرچ راج جودہپور سے لیا جاتا تہا۔ روپیہ کے وصول ہونے مین بہت دقت ہوتی تہی اسواسطے کسیقدر تیار ہونے کے بعد راج نے اپنے اہتمام سے تیار کی اب جودہپور کے کل علاقہ مین تیار ہو گئی ہے اور نالون پر پل و موریان اور عریض ندیون پر پختہ فرش تیار ہو گئے ہین انتہاے سرحد جودہپور سے یہہ سڑک بمقام ایرن پورہ راج سروہی مین داخل ہوئی ہے اور ایرن پورہ سے سروہی تک پختہ تیار ہو گئی ہے اور ندی نالون پر فرش تعمیر ہوئے ہین۔

سروہی سے دامن کوہ آبو تک سڑک خام تیار ہے اگرچہ ارادہ تہا کہ اسکو بہی پختہ تیار کیا جاوے مگر سڑک ریل کے جلد تیار ہونے کی امید سے گورنمنٹ نے منظور نکیا اب آگرہ و آبو کے درمیان مین صرف ۴۲ میل خام سڑک ہے۔

آبو سے مدار تک بجانب ڈیسہ سڑک خام تیار ہو گئی ہے اور بہت جلد ڈیسہ تک تیار ہو گی کیونکہ جب سے چہاونی نیمچ اور سڑک درمیان نیمچ و مئو از سر نو وسط ہند مین داخل ہوئے ہین ڈیسہ تک کی سڑک راجپوتانہ مین شامل ہو گئی ہے۔

کوہ آبو سے مغرب مین ۲۸ میل پر راج سروہی و راجپوتانہ کی انتہاے سرحد ہے وہان سے احمد آباد تک کی سڑک کیواسطے گورنمنٹ بمبئی کو تحریک کی گئی ہے مگر احتمال ہے کہ شائد ویسٹرن راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے کے جلد تیار ہونے کی امید سے اس سڑک کی تیاری غیر ضروری سمجھی جاوے۔

سڑک مئو و اجمیر

یہہ سڑک کہ اجمیر سے نیمچ ہوکر مئو کو جاتی ہے ۱۴۱ میل انگریزی علاقہ مین ہے وہانتک کنکر کی کٹنائی اور پلونکی تعمیر سے سبطرح تیار ہوگئی ہے اور شکست و ریخت کی متواتر مرمت ہوتی ہے۔

وہان سے اسّی میل کے فاصلہ تک راج اودے پور مین واقع ہے چالیس میل تو خراب کنکر سے پختہ تیار ہوئی کہ ہمیشہ مرمت طلب اور باعث تکلیف رہیگی اور باقی ماندہ چالیس میل اسوجہہ سے کہ راج اودے پور سے روپیہ تمام صرف خام تیار کی گئی بلکہ یہہ تجویز ہے کہ پختہ شکست ہوجاوے تب کل ۸۰ میل آیندہ کو خام رہے نالون پر فرش بنادیے گئے ہین مگر ندیون پر فرش بنانے کے واسطے بہی روپیہ بہم نہین پہونچ سکا ہے۔

جنوبی سرحد میواڑ سے نیمچ تک کہ اوسکا ۲۰ میل کا حصہ مہاراجہ سیندہیہ صاحب اور ریاست ٹونک کے علاقہ مین واقع ہے سڑک خام تیار ہوگئی ہے۔ اکزیکیوٹیو انجنیر صاحب لکہتے ہین کہ اس سڑک پر آمدرفت بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ اور ریل کے سٹیشن نصیر آباد کو اس پر سے مال و مسافر بہت جاتے ہین۔ شکر کی درآمد ہے اور روئی کی برآمد۔ جس زمانہ مین اجمیر و نیمچ کے درمیان صرف گاڑی کی لیک تہی اور اس راستہ پر رہزن و قزاق بکثرت تہے تب بہی مال تجارت اور فوج کی آمدرفت کے واسطے یہی راستہ وسط ہند کی بڑی گذرگاہون مین سے تہا۔ اب کہ ڈکیتی بہت کم ہوتی ہے اور سڑک بہی کسیقدر تیار ہوگئی ہے اور طرفین سے ریل کی سڑکین بڑہتی چلی آتی ہین تا وقت بالکل تیار ہوجانے سڑک ریل کے اسپر آمدرفت

روز بروز زیادہ ہو گی۔
اجمیر و نیمچ کے درمیان ۱۴۰ میل کا فاصلہ ہے اس مین سے ۱۸ میل پختہ ہے باقی خام ہے۔
نیمچ سے مئو کیطرف ۱۷۰ میل یہہ سڑک وسط ہند کی ریاستون یعنی علاقجات مہاراجہ صاحب سیندہیہ و نواب صاحب جاورہ و مہاراجہ صاحب ہلکر مین گذری ہے اور پختہ تیار ہے بلکہ چہوٹے نالون پر پل بہی تیار ہین مگر ندیون پر نہ پل ہین اور نہ فرش بنائے گئے ہین۔ سنہ ۱۸۷۰ء مین یہہ سڑک ایجنسی وسط ہند سے ایجنسی راجپوتانہ مین سپرد ہو گئی تہی سرکاری روپیہ سے تیار ہوتی رہی ریاستون سے کچہہ روپیہ وصول ہو کر نہین آیا پہر سنہ ۱۸۷۵ء مین ایجنسی وسط ہند سے متعلق ہو گئی۔

شاخ سڑک درمیان نیماہیڑہ و اودے پور

اودے پور سے نیمچ کیطرف آمد و رفت جاری ہونیکی غرض سے قصبہ نیماہیرہ واقع سڑک اجمیر و مئو سے کہ نیمچ سے ۱۶ میل شمال مین ہے اودے پور تک سڑک تیار کرنی تجویز ہوئی تہی اس مین سے ۳۱۰ میل راج میواڑ کے اندر ہے کہ وہ تو کٹائی کنکر اور پل وغیرہ سے بہمہ جہت تیار ہو گئی۔ باقی ۲۴ میل کہ سرکار انگریزی کیطرف سے تیار ہوتی روپیہ نہونے کے سبب سے عرصہ تک ملتوی رہی اور آخر کار صرف خام تیار کی گئی کہ یکم اپریل سنہ ۱۸۷۶ء کو بہمہ جہت تیار ہو گئی۔ اب اودے پور سے نیمچ و نصیر آباد کو بہت اچہی سڑک ہے نومبر سنہ ۱۸۷۵ء لارڈ نورتہہ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل بسواری گاڑی اسی سڑک سے اودے پور کو تشریف لے گئے تہے۔

اودے پور سے مغرب مین مارواڑ کے میدان کا راستہ کہ کوہ ارابلی مین ہوکر بہی ایک
گذرگاہ ہے گہاٹہ دیسورہ سے نیچے دور تک پہاڑون مین ندی کی دہار پر تہا۔
۷۵-۱۸۷۴ء مین تشریف بری نواب گورنر جنرل صاحب کو موقع غنیمت سمجہکر سڑک جدید
تجویز کی گئی اگر جاری رہے تو یہہ سڑک میواڑ و مارواڑ کے درمیان بڑا راستہ اور
مغربی راجپوتانہ کی ریل کی بہت مددگار ہوگی۔ اول شخص جس نے انگریزی گاڑی
مین سوار ہوکر کوہ ارابلی کا عبور کیا۔ لارڈ نورتہہ بروک صاحب ہین۔

سڑک نصیرآباد و چہاونی دیولی

نصیرآباد اور دیولی کی فوج کی چہاونیون کے درمیان یہہ سڑک عرصہ سے تیار ہوتی
تہی کہ ۶۱-۱۸۶۰ء مین کٹائی کنکر اور تعمیر پلون سے ہمہ جہت تیار ہوگئی صرف بناس ندی
پر پل تیار نہوا عرصہ تک اوسکے عبور مین بہت تکلیف و حیرانی ہوتی تہی کہ آخرکار منظوری
گورنمنٹ سے ۱۸۶۹ء پیپون کا پل تیار کیا گیا اور دونون چہاونیون کے درمیان آمدورفت
بخوبی جاری ہوگئی یہہ سڑک عنقریب کل علاقہ انگریزی مین سے گذری ہے۔

سڑک درمیان کوہ آبو و کوہ رو کی کش

دامن کوہ آبو سے کوہ رو کی کش کے دامن تک کہ ۱۱ میل کا فاصلہ واقع راج سروہی ہے
کل پہاڑون کے درمیان بہت روپیہ خرچ کرکے سڑک تیار کی گئی ہے اس غرض سے
کہ آبو اور پہالن پور کے درمیان آمدورفت جاری ہوا اور بعد ازان مغربی راجپوتانہ
کی ریل کی سڑک بہ آبو سے جانے آنے کے کام آیا کرے ابتک کہ صرف دامن کوہ تک

تیار ہوئی ہے اوس سے چندان فایدہ نہین ہے۔ مگر جب سرحد سروہی تک تیار ہوجاویگی
اور اوس طرف ریاست پہلن پور اپنے علاقہ مین تیار کرادے گی تو آمدرفت
سامان کمسریٹ و دیگر کاروبار آبو اور احمدآباد کے درمیان عمدہ راستہ جاری ہوگا۔
سرحد پہلن پور سے آیندہ تیار کرانے کے واسطے گورنمنٹ بمبئی سے تحریک کیجاویگی

ہاڑوتی

جنوب مشرقی ریاستون کی برابر کہ بہ تحت ایجنسی ہاڑوتی ہین راجپوتانہ کا کوئی حصہ
سڑکون کا محتاج نہین ہے۔ بوندی۔ ٹونک۔ کوٹہ اور جہالاواڑ کی چارون ریاستون
مین کہ وہانکی سرزمین کل راجپوتانہ مین نہایت عمدہ ہے اور روئی وافیون بافراط پیدا
ہوتی ہین خاص شہرون کے سوائے ایک میل بہی سڑک نہین ہے۔ مہاراجہ صاحب
جے پور نے اپنی دارالحکومت سے ریاست ٹونک کی سرحد تک بہت عمدہ پختہ سڑک تیار
کرادی ہے یہہ سڑک آیندہ کو خواہ دیولی ہوکر خواہ براہ راست بوندی ہوکر کوٹہ و
جہالراپاٹن تک تیار ہونی چاہیے کہ علاوہ دیگر شہر و قصبون کے خاص ان شہرون مین
تجارت بکثرت ہے ٹونک کی ریاست تو ایسی مفلس ہے کہ سرحد جے پور سے شہر ٹونک
تک چہہ میل بہی تیار نہین کرسکتی اسواسطے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر نے
تجویز فرمائی ہے کہ بوندی کوٹہ اور جہالاواڑ کی ریاستون کو کہ آسودہ ہین اپنے اپنے
علاقہ مین ایسی خام سڑک تیار کرنے کی ہدایت کیجاوے کہ اوسپر خشک موسمون مین
گاڑیان بلا احتیاج رہنمائی چلی جایا کرین بوندی مین مہاراجہ صاحب نے اپنے علاقہ
کے باشندون کے آرام کے واسطے قدیم راستہ کو کسیقدر درست کرادیا ہے۔
کوٹہ مین نواب فیض علی خان صاحب کے انتظام کو تیاری سڑک کیواسطے مناسب موقع

سمجھا گیا ہے اور چونکہ ریاست جہالاواڑ فی زمانہ تحت انتظام انگریزی مین ہے اوس
ریاست مین تیاری سڑک مین کچھہ دشواری نہوگی۔ مکندرہ کا گھاٹہ کہ کرنل مونسن
صاحب کی بازگشت سے مشہور ہے کوٹہ کی جنوبی سرحد پر نہایت دشوار گذار مقام ہے
سڑک مابین کوٹہ و جہالاواڑ کا تخمینہ مرتب ہوگیا ہے اور اوسکی تیاری کی تجویز در پیش
ہے۔ فروری ۱۸۷۶ء مین مسٹر لیال صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اس کل راستہ پر
جےپور سے جہالاواڑ تک گئے تو اونکو اکثر مقامات پر عمدگی زمین اور عدم موجودگی
سڑک دیکھکر نہایت حیرت و افسوس ہوا۔ جہالاواڑ اور کوٹہ کی افیون زیادہ تر
جنوب مغرب مین آگرا اور اندور کیطرف جاتی ہے مگر افسوس ہے کہ آگرہ تک کوئی سڑک
نہین ہے۔ صاحب ممدوح لکھتے ہین کہ اگرچہ اس ملک مین میرا قیام عارضی ہے مگر امید ہے
کہ ان ریاستون کے درمیان سڑک تیار کرانے کی تجویز جو مین نے کی ہے تا وقتیکہ کوئی
مستقل ذریعہ آمد رفت یعنی سڑک ریل تیار نہوگا ایک نہ چھوڑیگا دے گی۔

تعمیرات علاوہ سڑک

سڑکون کے سواے سر رشتہ تعمیرات مفید عام سے متعلق تین قسمون کی عمارتین اور ہین
اوّل مکانات متعلقہ فوج۔
دوم مکانات سرکاری و مفید عام۔
سیوم تعمیرات آبپاشی کہ ضلع اجمیر مین زیادہ تر بند و تالاب ہین ؎

مکانات متعلقہ فوج

اس مد مین نصیر آباد نیمچ دیولی ایرن پورہ اور اجمیر کی چھاونیون کے مکانات داخل ہین

کہ اونکی تعمیر و مرمت مین سنہ ۶۶-۱۸۶۵ء مین دو لکھ معہ ساٹھ ہزار سنہ ۶۷-۱۸۶۶ء مین دو لکھ سینتالیس ہزار سنہ ۷۱-۱۸۷۰ء مین ایک لکھ بیس ہزار خرچ ہوا ہے اور اسی طرح ہر سال فوج کے آرام و آسایش کیواسطے ہزار ہا روپیہ خرچ ہوتا ہے۔

مکانات سرکاری و رفاہ عام

اس قسم کے مکانات جو سنین حال مین تیار ہوئے ہین اجمیر و نصیرآباد کے پروٹسٹنٹ و رومن کیتہولک گرجا جے پور و اجمیر کے دفتر تار برقی مکان و دفتر ریزیڈنسی آبو و دفتر ایجنسی سروہی مکانات پولیس بہتاے و کیکڑی و گویلہ و سنگلیا و اس و گہیگل و تحصیل لوٹگڈہ و حصہ اجمیر کالج جیلخانہ اجمیر کچہری صاحب ڈپٹی کمشنر اجمیر اسپتال تاراگڈہ ڈاک بنگلہ جات جادون گوندیرہ سندپورہ و سوجیت ہین۔

مقدم کام جسکی تعمیر کا بڑی کوشش سے اہتمام ہوتا ہے اجمیر کا میئو کالج ہے اس کالج کے تخمینے و نقشہ جات جو ابتک تیار ہوئے ہین بعض کسی نقص کی وجہہ سے قابل پسند نہ تہے اور بعض زر مجوزہ سے زیادہ لاگت کے تہے اسواسطے اب میجر مینٹ صاحب بہادر ایک اور نقشہ و تخمینہ تیار کررہے ہین۔ اس کالج کے متعلق بورڈنگ ہوس یعنی مکانات سکونت طلبا ریمن سے اجمیر و جے پور و اودے پور و بہرت پور و بیکانیر کے بالکل تیار ہوگئے ہین جودہ پور الور کے قریب تیار ہونے والے ہین جہالاواڑ کا شروع ہوا ہے۔ ٹونک کا نقشہ نواب صاحب کے پسند کیواسطے گیا ہے۔

تعمیرات آبپاشی ضلع اجمیر کے بند و تالاب ہین کہ اونمین سے زمانہ حال

بین بند و تالابہائے مفصلہ ذیل کی تعمیر و مرمت ہوئی ہے جسونت پورہ — جواجہ — ہیرا کلان — شام جیکا — چیلہ کلان — بلی پچوری — کالیا واس — کرکورہ — تھیکرانہ — دیوتن — مکیوالی — باند — دہولہ — رام سر — ہمیسلان — آمیز سجالیہ بہیر —

سولہوین فصل

راجپوتانہ کی ریاستوں کا مجمل نقشہ

نمبر	پولیٹکل ایجنسی جس سے متعلق	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	سلامی کی توپیں: ذاتی خاص	سلامی کی توپیں: ریاست	رقبہ ریاست انگریزی مربع میل	آبادی	آمدنی ریاست روپیہ	فوج سنہ ۶۷-۱۸۶۶ء: توپیں: قلعہ	توپیں: میدان	سوار	پیادہ	ریلوے کہاں ہے	پیداوار ملک
۱	ایجنسی میواڑ	میواڑ یعنی اودے پور	مہارانا صاحب	مہارانا سجن سنگھ صاحب بہادر	۱۸	۲۱	۱۹	۱۱۶۱۴	۱۱۶۱۲۰۰	۲۴۶۱۰۰۰	۴	۱۰	۱۰۰۰	۴۲۰۰	درمیان اودے پور و نیمچ و درمیان نصیرآباد و نیمچ	گیہوں، جو، نخود، سونٹھ، باجرہ، جوار، نیشکر، افیون
۲		ڈونگرپور	مہاراول صاحب	مہاراول اودے سنگھ صاحب بہادر	۳۸	۰	۱۵	۱۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	۱۲۴۰۰۰	۲	۲	۵۰	۳۰۰	۰	گیہوں، جو، نخود وغیرہ غلہ
۳		بانسواڑہ	مہاراول صاحب	مہاراول لچھمن سنگھ صاحب بہادر	۳۸	۰	۱۱	۱۵۰۰	۱۵۰۰۰۰	۱۲۴۰۰۰	۲	۳	۷۵	۳۰۰	۰	ایضاً
۴		پرتابگڈھ	مہاراوت صاحب	مہاراوت اودے سنگھ صاحب بہادر	۳۰	۰	۱۵	۱۴۶۰	۱۴۵۰۰۰	۲۵۰۰۰۰	۴	۳	۵۰	۳۰۰	درمیان بانسواڑہ و پرتابگڈھ	غلہ بشرح ایضاً و نیشکر و افیون

نمبر	نام ایجنسی جس میں ریاست متعلق ہے	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	سلامی کی توپیں: ذاتی رئیس حال	سلامی کی توپیں: ریاست	رقبہ ریاست مربع میل	تعداد آبادی	آمدنی ریاست	فوج ۱۸۷۶ع: توپیں: قلعہ	فوج ۱۸۷۶ع: توپیں: میدان	فوج ۱۸۷۶ع: سوار	فوج ۱۸۷۶ع: پیادہ	ریلیں	پیداوار ملک
۵	ایجنسی جیپور	جے پور	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ رام سنگہ صاحب بہادر	۴۴	۲۱	۱۷	۱۵۲۵۰	۱۹۰۰۰۰۰	۴۷۰۰۰۰۰	۲۰۰	۴۰	۱۴۵۰	۹۸۰۰	درمیان آگرہ و اجمیر درمیان جیپور و ٹونک	جو۔ گیہوں۔ موٹہہ۔ باجرہ۔ نخود۔ جوار۔ روئی۔ نمک
۶		کشن گڈہ	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ پرتھی سنگہ صاحب بہادر	۴۸	۱۷	۱۵	۷۲۴	۱۰۰۰۰۰	۳۲۵۰۰۰	۱۷	۳	۵۰	۴۰۰	آگرہ و اجمیر	بشرح ایضاً
۷	ایجنسی ماروار	ماروار جودہپور	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب بہادر	۴۱	۱۹	۱۷	۳۵۶۷۲	۱۷۸۴۶۰۰	۲۰۰۰۰۰۰	۲۰۰	۳۰	۱۶۰۰	۳۵۰۰	درمیان نصیرآباد و جودہپور و پالی جو ہوکر گذرتا ہے	گیہوں۔ جو۔ جوار۔ باجرہ۔ موٹہہ۔ گھی۔ نمک
۸		جیسلمیر	مہاراول صاحب	مہاراول بیری سال صاحب بہادر	۲۸	۰	۱۵	۱۲۲۵۲	۷۲۴۰۰	۱۰۴۰۰۰	۱۲	۳	۵۰	۹۵۰	۰	باجرہ وغیرہ

نمبر	نام ایجنسی جس سے تعلق ہے	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	سلامی کی توپیں		رقبہ ریاست مربع میل	تخمینا تعداد آبادی	تخمینا آمدنی ریاست	فوج ۱۸۷۶-۷۷ء				بڑے شہر	پیداوار ملک
						ذاتی رئیس حال	ریاست				توپیں		سوار	پیادہ		
											قلعہ	میدان				
۹	ایجنسی مشرقی راجپوتانہ [illegible]	بھرتپور	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ سوائی برجندر سری جسونت سنگھ صاحب بہادر بہادر جنگ جی-سی-ایس-آئی	۲۷	۰	۱۷	۱۹۷۴	۶۵۰۰۰۰	۲۴۴۹۰۰۰	۱۷	۲۱	۱۳۰۰	۷۴۰۰	آگرہ- اجمیر- [illegible] ڈیگ- کامنہ [illegible]	جو- گیہوں- موٹھ- باجرہ- نخود- روئی- نیشکر- نمک-
۱۰		قرولی	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ ارجن پال صاحب بہادر	۱۳	۰	۱۷	۱۸۷۸	۱۸۸۰۰۰	۳۵۰۰۰۰	۳۰	۶	۷۵	۱۸۰۰	۰	جو- گیہوں- موٹھ- باجرہ- نخود- روئی-
۱۱		الور	مہاراو راجہ صاحب	مہاراو راجہ منگل سنگھ صاحب بہادر	۱۷	۰	۱۵	۳۵۷۴	۱۰۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰	۲۰۰	۳۰	۱۵۰۰	۷۵۰۰	تجارہ- الور- راجگڈھ- الور- ڈیگ	جو- گیہوں- نخود- موٹھ- باجرہ- نیشکر- روئی
۱۲		دھولپور	مہارانا صاحب	معروف بیارے راجہ صاحب بہادر	۱۴	۰	۱۵	۱۶۲۶	۵۲۵۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰	۶	۶	۳۰۰	۱۶۰۰	آگرہ و گوالیار	جو- گیہوں- نخود- موٹھ- باجرہ- روئی

نمبر	[illegible]	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	سلامی کی توپیں: ذاتی رئیس حال	سلامی کی توپیں: ریاست	رقبہ ریاست مربع میل	تخمیناً آبادی	تخمیناً آمدنی ریاست	فوج سنہ ۱۸۷۶،۷۷ء: توپیں: قلعہ	فوج: توپیں: میدان	فوج: سوار	فوج: پیادہ	بڑی شہر و کیمپ	پیداوار ملک
۱۷	[illegible]	بیکانیر	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ ڈونگر سنگھ صاحب بہادر	۱۸	۰	۱۷	۱۷۶۷۶	۵۳۹۰۰۰	۶۵۰۰۰۰	۲۶	۱۲	۶۰۰	۱۴۰۰	۰	باجرہ۔ اون۔ گھی
۱۸	[illegible]	سروہی	راؤ صاحب	راؤ کیسری سنگھ صاحب بہادر	۲۰	۰	۱۵	۳۰۲۰	۱۵۱۲۰۰	۱۲۵۰۰۰	۰	۲	۵۰	۲۰۰	و نصیر آباد	جو۔ گیہوں۔ نخود۔ میوہ جات باجرہ۔ روئی۔
میزان راجپوتانہ					۰	۰	۰	۱۲۰۸۱۱	۹۵۲۶۲۰۰	۲۳۳۴۸۰۰	۸۹۵	۲۲۸	۱۱۲۵۰	۴۰۸۰۰	۰	۰
سرکار ذوی الاقتدار انگریزی					۰	۰	۰	۲۶۵۵	۲۲۲۸۹۱	۲۴۶۴۹۱	۰	۶	۸۶۲	گولہ انداز ۱۳۰ گورے ۸۶۲ ہندوستانی ۲۸۱۲ ۳۸۰۴		
میزان کل					۰	۰	۰	۱۲۳۴۶۶	۹۷۴۹۰۹۱	۲۵۸۱۲۹۱	۸۹۵	۲۳۴	۱۲۱۱۲	۴۴۶۰۴		

باب دوم وقایع راجپوتانہ

نقشہ اضلاع اجمیر و میرواڑہ

باب دوم

ضلع اجمیر و میرواڑہ

یہہ ضلع کہ طول مین ابتدا ازکہیڑہ جتا متعلقہ دو دیر تحصیل ٹوڈگڈہ واقع جنوب سے موضع بیاانچہ تحصیل اجمیر تک ۱۰۸ میل اور نہایت عرض مین ندی بناس سے جو علاقہ ساور مین واقع ہے علاقہ کہروہ ملحقہ پیسانگن تک ۷۶ میل ہے درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۲۵ دقیقہ اور ۲۶ درجہ ۴۲ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۵۰ دقیقہ اور ۷۵ درجہ ۲۳ دقیقہ کے واقع ہے۔ اوسکا رقبہ سابقہ پیمایش سے جو تہا رنیٹن صاحب کے گزٹیر مین درج ہے ۲۷۸۳ مربع میل ہے اور پنڈت مہاراج کشن صاحب کی تاریخ اجمیر مین کہ پیمایش حال پر مبنی ہے ۲۷۵۵ مربع میل لکہا ہے۔

یہہ تمام ضلع باہم مسلسل اور پیوستہ نہین ہے بلکہ دو حصون مین منقسم ہے اول تو وہ بڑا حصہ جسمین کل دیہات متعلقہ تحصیل اجمیر و علاقجات استمرارداران بہنار و مسعودہ و کہروہ و پیسانگن اور تحصیل بیاانگا ور ٹوڈگڈہ کے دیہات شامل ہین دوسرا اوس سے چہوٹا اجمیر سے مشرق کیطرف بنام نہاد کیکڑی جسمین علاقجات استمرارداران ساور و جونیان بہی واقع ہین۔ ان دونون حصون کے درمیان مہاراجہ صاحب والی کشن گڈہ کے دیہات ہین۔ ماوراے اسکے یہان علاقجات کا اسقدر اختلاط ہے کہ اکثر دیہات علاقہ راج کشن گڈہ و جےپور و جودہپور و

اودے پور علاقہ انگریزی کی حدود کے اندر واقع ہین اور اسی طرح علاقہ انگریزی کے اکثر دیہات ان ریاستون کی سرحد کے اندر واقع ہین۔

مگر اس ضلع کی عام سرحد پر مشرق مین راج جے پور اور مشرق و شمال مین راج کشنگڈہ اور کل مغربی سرحد پر راج جودہ پور جسے مارواڑ کہتے ہین اور جنوب اور جنوب مشرق سرحد پر راج میواڑ یعنی اودے پور واقع ہین۔

جنوب مشرقی حصہ کی زمین ریتہ کی اور کشادہ ہے اور کہین کہین متفرق پست پہاڑیان بہی ہین۔

جنوب و جنوب مغرب و مغرب مین بڑے اور چہوٹے پہاڑ ملحق کوہ اراولی سے یا اوسکے اجزا ہین یہہ پہاڑ ابتدائی قسم کے ہین پتہر اونکا زیادہ تر سنگ خارا اور مخروطی شکل سے مشرق مغرب کی سمتون مین واقع ہین۔

انتظام کیواسطے یہہ ضلع تین تحصیلون مین منقسم ہے ہر ایک کی تعداد دیہات مقدار اراضی اور جمع حسب تفصیل ہے۔

نام تحصیل	تعداد دیہات	مقدار اراضی مربع میل	تعداد جمع
اجمیر	۴۲۹	۲۰۷۸	دو لاکھ [illegible] ۹/۱۱ پائی
بیاور	۲۴۱	۳۲۸	[illegible]
ٹودگڈہ	۸۸ / ۷۵۸	۳۴۹ / ۲۷۵۵	[illegible]
			[illegible] لاکھہ [illegible] ۹/۱۱ پائی

اور فوجداری کے انتظام کے واسطے عملہ پولیس سترہ ستیشنون پر متعین ہے

ان مین بموجب تفصیل نو ستیشن اول درجہ کے اور آٹھہ دوم درجہ کے ہین۔

ضلع اجمیر کی پولیس کے ستیشن

اول درجہ — دوم درجہ

اجمیر نصیر آباد مانگلیاواس گیگل پوشکر سری نگر

پیسانگن بہنائے بیاور گویلہ مسعودہ کیکڑی

ساور جساکہیڑہ ٹوڈگڈہ جواجہ دوہیر

اس ضلع مین مقامات مفصلہ ذیل پر ڈاکخانہ جات ہین۔

اجمیر نصیر آباد کیکڑی دیولی پشکر پیسانگن بیاور جساکہیڑہ دوہیر ٹوڈگڈہ سری نگر رامسر گویلہ بہنائے مانگلیاواس جواجہ مسعودہ

پہاڑ

اس ضلع مین صرف علاقجات استمرارداران اور دیہات خالصہ چکلہ گنگوانہ ورامسر وغیرہ مین کہ جنوب مشرق مین ہین البتہ میدان ہین ورنہ باقی حصص کل پہاڑی ہین ملک میرواڑہ مسکن قوم میر جسکے معنی پہاڑی ہین اور جسمین بیاور اور ٹوڈگڈہ کی تحصیلین داخل ہین ایک پہاڑی خطہ ہے جسکے جنوبی حصہ تحصیل ٹوڈگڈہ کی میرہ پر بالکل پہاڑ ہی ہین یہہ پہاڑ کوہ اراولی کے وہ اجزا ہین جو کوملیر اور اجمیر کے درمیان کئی سلسلون سے بشکل متوازی شمال مشرق سے جنوب مغربی سمت میر واقع ہین اونکا طول قریب نوہ میل اور عرض چہہ میل سے بیس میل تک ہے اس ضلع سے شمال مین کہین مسلسل اور کہین متفرق دہلی تک چلے گئے ہین تحصیل ٹوڈگڈہ کا

تمام سطح کوہی ہے لیکن متصل داددولہ تحصیل بیاور سے پہاڑ کی دو شاخین ہوئی ہین
ایک مشرقی جو بیلیاواس ساروٹ جہاک شیام گڈہ متعلقہ تحصیل بیاور
اور دیہات علاقہ کہروہ اور مواضعات راجگڈہ راجوسی سریؔ نگر متعلقہ تحصیل
اجمیر ہوتے ہوئے علاقہ کشنگڈہ مین داخل ہو جاتی ہے دوسری مغربی شاخ
جو موضع کالیہ وناسے ددہولیہ وچانگ علاقہ بیاور اور چند دیہات علاقہ مارواڑ
اور موضع بہانوتہ واجمیر وکہڑکہڑی وہاتہی کہیڑہ وناگ پہاڑ وناگروالی وہاتہیاواس
وبیاپچہ متعلقہ تحصیل اجمیر ہوتی ہوئی شمال کیطرف نکل گئی ہے ان شاخون کے درمیان
مین میدان ہین اونیز متفرق پہاڑیان ہین ان میدانون کی اوسط بلندی سمندر
کے سطح سے ۱۶۰۰ فیٹ ہے اور پہاڑ کی چوٹیان جو جنوب مغرب کی طرف زیادہ
بلند ہین اس سے ہزار فیٹ زیادہ ہین چکلہ پشکر مین ایک بلند سلسلہ موضع نانڈی
کنولائی تک کابرہ پہاڑ کے نام سے مشہور ہے کہ دس میل لنبا چلا گیا ہے اور
آخرکار عام سلسلہ مین ملگیا ہے اس نواح مین سب سے بلند چوٹیان یہہ ہین۔
ٹوڈگڈہ مین برجال کا پہاڑ۔ گورم دانتہ۔ ناگت دانتہ امیر کی دہانجی۔ اور نیا نگر مین
چانگ ہتون کی بلند چوٹیان ہین اور ناگ پہاڑ جسکے دامن پر شہر اجمیر ہے اور
اوسکے اوپر تاراگڈہ کا قلعہ ہے شاید ان پہاڑون مین سب سے بلند ہے۔ اسکی
بلندی سطح سمندر سے ۳۰۰۰ فیٹ اور شہر سے ۱۰۰۰ فیٹ ہے۔

ان پہاڑون مین میوہ دار درخت کوئی نہین ہے البتہ ببول وسالر وڈاسن وتہوہر
کے درخت اور گہاس بکثرت ہوتے ہین پانی کے خود رو چشمے صرف چہوٹے چہوٹے
پیپلی رشیو پورہ وپاکہر یاواس ربہرکو وبہوکران وناگ پہاڑ مین ہین ہوا اکثر

زیادہ چلتی ہے اور خنک ہوتی ہے۔

ان پہاڑون مین شیشہ تانبے لوہے اور طوتیا کی بہت کانین ہین۔ اجمیر مین شیشہ کی کانین جاری ہوئی تہین مگر اس جنس کی خریداری ایسی کم ہے کہ کچھہ فائدہ نہین ہوا کانین بند ہوگئین اور میرواڑہ مین کبھی جاری نہین ہوئی اور تانبے اور لوہے کی کانین جاری ہین ہر دو اجناس بکثرت اور عمدہ قسم کی نکلتی ہین کارخانہ روز بروز زیادہ ہوتا ہے بعض مقام پر زمین مین شوریت سجی کی قسم کی ہے اسی سبب سے کہاری ندی کا پانی شور ہے۔

گہاٹون کی تفصیل

یہہ پہاڑ بشکل عریض دیوارون کے ہین اور اون مین سے بیرونی ملک مین جانے کے واسطے جو شاہ راہ بنی ہوئی ہین اونکو گہاٹہ کہتے ہین یہہ گہاٹے عموماً دشوار گذار اور خطرناک ہین اون مین اکثر وارداتین ہوا کرتی ہین ڈکسن صاحب کے زمانہ مین ان راستون کی حفاظت زمینداران دیہات کے ذمہ کرکے مال تجارت پر چوکیداری لگائی گئی تہی چنانچہ ابہی تک وہی انتظام چلا آتا ہے اور سرکار کے خرچ بغیر حفاظت ہوتی ہے۔ تفصیل گہاٹون کی۔

تحصیل بیاور مین۔ پاکہریا واس کا سعودہ کو۔ شیوپورہ کا میواڑ کو۔ برگا مارواڑ کو تحصیل ٹوڈگڈہ مین۔ بہیل پنہ کا۔ گابہ چریان۔ ڈیولاتان۔ مٹوڈیہ۔ جہجہہ۔ کیرونڈ کی نال۔ پیپلی۔ گوڈوہ بیرم کا۔ اونڈا پاڑیکا۔ دویر کی نال انمین سے اکثر مارواڑ کی جانب ہین۔

قلعات

اگرچہ قلعات عمارتین متعلق بہ فوج ہین مگر اکثر امین سے پہاڑ وغیرہ واقع ہین اسواسطے پہاڑون کی ساتھہ لکھنا مناسب سمجھا گیا ضلع اجمیر مین مشہور قلعات حسب تفصیل ذیل ہین۔

نمبر	نام تحصیل	مقام	کیفیت
۱	بیاور	ساروٹ सारोट	تخمیناً نو سال ٹہاکر جیت سنگہ والی بدنور سے تعمیر کرایا تہا اب اوسمین پولیس کی چوکی ہے۔
۲	ایضاً	ہتون हतून	تخمیناً پانسو سال دودا خان میس نے تعمیر کرایا تہا اب اوسکی نسل مین سے جدا خان کے قبضہ مین ہے۔
۳	ایضاً	بوروہ बोरवा	تخمیناً ۹۰ سال مہارانا بہیم سنگہ صاحب والی میواڑ نے تعمیر کرایا تہا۔
۴	ایضاً	جہاگ झाग	۹۰ سال ہوئے جب دلیوی سنگہ بسنودیہ کے ٹہاکر نے بنوایا تہا اسکے قریب ایک شکستہ قلعہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ والی جیپور کا تعمیر کردہ بہی ہے۔
۵	ٹوڈگدہ	کوٹ کرانا कोटकिशना	مہاراجہ مان سنگہ صاحب والی جودہپور نے تعمیر کرایا تہا سابقاً اوسمین تہانہ تہا اب خالی ہے۔
۶	ایضاً	بگڑی बगडी	تخمیناً ۱۰ سال مہاراجہ بان سنگہ صاحب والی جودہپور نے بنوایا تہا
۷	ایضاً	برار बरार	ٹہاکر بدنور نے بنوایا تہا۔
۸	ایضاً	اکہہ جیت گڈہ अखजीतगढ़	ایضاً۔

یہہ سب قلعات حکام وقت کے بنوائے ہوئے ہین کہ حفاظت ملک اور فوج کی بود و باش
کیواسطے تیار کرا دئے تہے مگرہ کے باشندون مین سے بجز میتون خان کے کسی نے
قلعہ تعمیر نہین کرایا کیونکہ قزاقون کے لئے پہاڑی سرزمین بمنزلہ قلعہ کے ہے۔

ندیان اور نالے

کہاری یہہ ندی ملک میواڑ کے پہاڑون سے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۱۳ دقیقہ
اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۵۰ دقیقہ پر نکلی ہے اور مشرقی سمت مین اس ضلع کی جنوبی
سرحد پر قریب ۱۸ میل بہکر مشرقی سرحد پر علاقہ جےپور مین بناس ندی سے شامل ہوئی
ہے موسم برسات مین چڑہتی ہے دیگر موسمون مین پانی کم رہتا ہے بخصوص گرمی مین
اکثر خشک ہوجاتی ہے بسبب شوریت زمین کے سجی آمیز ہے پانی کہاری ہے۔ اور
یہی ندی کا وجہہ تسمیہ ہے پانی پینے کے کام مین مطلق نہین آتا مگر البتہ اوس سے آبپاشی
کا فائدہ ہے۔

ساگرمتی اجمیر سے مشرق کیطرف پہاڑون کا پانی جو اوّل تالاب بیسلہ سے اور
بعد ازان آناساگر سے گذر کر گوبندگڈہ کیطرف روان ہوتا ہے اس نام سے مشہور ہے
اور گوبندگڈہ پر سرستی مین شامل ہوکر اوسکا نام لونی ندی ہوجاتا ہے۔

سرستی موضع لوان علاقہ مارواڑ کے پہاڑ سے نکلی ہے اور پشکر کے تالاب سے
گذر کر جنوب مین بجانب گوبندگڈہ روان ہوئی ہے وہان اسکا ساگرمتی سے اتصال ہوکر
لونی نام ہوگیا ہے۔

لونی جیسا اوپر مذکور ہوا ساگرمتی اور سرستی دو ندیان بمقام گوبندگڈہ ملکر اس
نام سے مشہور ہوئی ہین اور وجہہ یہہ ہے کہ زمین کی خاصیت سے انکا پانی لونی

یعنی نمکین ہوتا ہے - یہہ ندی کل علاقہ مارواڑ کو طے کرکے اور کچھہ کے رن مین گر کر سمندر مین شامل ہوجاتی ہے -

دائی راجگڈہ کے پہاڑ سے نکلی ہے اور علاقہ جیپور مین جاکر بناس مین شامل ہوجاتی ہے جس سال بارش زیادہ ہوتی ہے پہاگن تک پانی جاری رہتا ہے اور راوسین علاقہ بہنائی کی ندی نالون کا پانی شامل ہوتا ہے -

بناس میواڑ کے پہاڑون سے نکلی ہے موسم بارش مین نہایت طغیانی پر ہوتی ہے اور ہر موسم مین پانی بہتا ہے اس ندی مین کشتی چلتی ہے بلکہ زیادہ طغیانی ہونے پر کشتی سے بہی عبور نہین ہوتا ہے اس ندی کے ریتہ مین لکڑی خربوزہ بہت پیدا ہوتا ہے -

بلاڑ والی ندی موضع بورہ کے پہاڑ سے نکلی ہے اور ریاورکی ندی مین شامل ہوکر مارواڑ کو جاتی ہے صرف موسم برسات مین جاری ہوتی ہے اس ندی سے بہت تالابون مین پانی بہرتا ہے -

ماتا والی ندی اس ندی سے کوٹڑہ کے پہاڑ کا پانی جاتا ہے تالاب کابرہ کے نالہ کا پانی موضع روہیڑہ کے تالاب مین گذر کر اس ندی مین شامل ہوجاتا ہے انکے سوائے نالہ ہاے - بلائی کہیڑہ - شانگرواس - چانگ - گولواشیام گنڈہ - بیلیاواس - روڈہانہ - سمیل - ڈیلہ - کہیڑہ ددہ - اڈانالہ - روٹرکانہ - اور ہیں

تالاب

ضلع اجمیر مین صدہا تالاب ہین کرنل ڈکسن صاحب کمشنر سابق نے پہاڑون کے درمیان جہان کسی قدر زمین قابل زراعت دیکہی وہین تالاب بنوا دیا اس طرح

ہزار ہا بیگہ زمین کہ غیر مزروعہ تھی سیراب و مزروعہ ہو گئی اور ملک زرخیز ہو گیا انکی بعا بہی کام نے بہت تالاب بنوائے ہین تین قدیم تالاب شہر اجمیر کے گرد بہت بڑے ہین اول آنا ساگر۔ دوم بیسلہ۔ سیوم پشکر۔ اس ضلع مین کوئی قدرتی جہیل نہین ہے

پختہ سڑکین

پختہ سڑکین جو شروع عملداری انگریزی سے ابتک اس ضلع مین تیار ہوئی ہین یہ ہین اجمیر سے پشکرہ میل پشکر ہنود کا بڑا پرستش گاہ ہے اور وہان کو آمد رفت بکثرت رہتی ہے اجمیر و پشکر کے درمیان بہت بلند پہاڑ واقع ہے جسکے سبب سے گاڑی بہلی تو مطلق نہین جا سکتی تہی مگر گہوڑے اونٹ اور پیادہ آدمی بہی بہت مشکل سے پہونچ سکتے تہے مسٹر میکناٹن صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ ضلع نے بنظر رفع تکلیف رعایا اس پہاڑ مین شگاف دلوا کر راستہ کرا دیا کہ اب اجمیر سے پشکر تک پختہ سڑک ہے اور گاڑی و بگیان بآسایش آتی جاتی ہین اس پہاڑ کی شکستگی کی تاریخ اکثر سنی اور پنڈت مہاراج کشن صاحب کی تاریخ اجمیر مین دیکھی ع ہمت حاکم عادل کہ کوہ شکست ۔ مگر راقم نے اس مصرع کے اعداد پر غور کیا تو ۱۶۹۰ آتے ہین شاید مصرع اسطرح پر ہو۔ ہمت حاکم دوران کہ کوہ شکست ۔ کہ اسمین ۱۸۴۶ء نکلتے ہین اور وہی زمانہ سنہ عیسوی شکستگی کوہ اور حکمرانی میکناٹن صاحب بہادر کا تہا۔ اجمیر سے نیا نگر کو ۳۲ میل پختہ ہے نیا نگر سے ٹوڈگڈہ اور مسعودہ و میواڑ کو خام سڑکین ہین۔ نیا نگر سے مارواڑ کو پختہ سڑک ۱۲ میل تیار ہوئی ہے۔ اجمیر سے نصیر آباد کی چہاونی تک ۱۴ میل۔ نصیر آباد سے مانگلیا واس واقع سڑک اجمیر و نیا نگر تک ۱۱ میل

نصیر آباد سے نیچ کو ۳۰ میل نصیر آباد سے پہاڑ نی دیولی کو ۵ میل اجمیر سے جے پور کی جانب ۱۲ میل۔

شہر و قصبات

اجمیر یہہ قدیم و مشہور شہر پہاڑ کے گھاٹے بالکہ حلقہ کے اندر عرض بلد شمالی ۲۶-۲۹ طول بلد شرقی ۷۴-۴۲ پر عجیب خوبصورتی سے واقع ہے ہر طرف پہاڑ ہین انمین سے ایک کے دامن پر شہر آباد ہے اوسکی پختہ شہر پناہ ہے شمال اور مغرب کی سمت مین پانچ بڑے بڑے دروازے ہین دولتمندون کے مکانات بہت بلند اور وسیع اور بعض گلیان فراخ و خوبصورت ہین مگر اکثر تنگ ہین اور صاف نہین رہتے ہین تاہم یہہ شہر ہندوستان کے دیگر شہرون سے بہتر ہے اور اونکے مقابلہ مین یہان کے غریب لوگون کے مکانات بھی اچھے ہین شہر کی فصیل سے باہر تارا گڈہ کے پست حصہ مین جین مندرون کے کھنڈرات ہین مگر اب بھی باوجود شکستگی بہت عالیشان ہین جس احاطہ کے اندر یہہ مکانات ہین وہ اندر کوٹ اندر سین راجہ کا آباد کیا ہوا تہا اور اوسی کے زمانہ مین یہہ مکان تیار ہوا تہا۔ یہہ عمارت زمین سے بہت بلند کرسی کی ہے کل کام نہایت عمدہ سنگین بنایا گیا ہے اور عجیب نقاشی ہوئی ہے کہ اوسکی ثانی نہین شمس الدین التمش کے عہد مین براہ تعصب کچھہ مکانات مسمار اور ایک محراب تیار کر کے مسجد بنائی۔ چونکہ شمس الدین یہان زیادہ نہ رہا اور یہہ سب کام ڈہائی دن کے عرصہ مین تیار ہوا تہا اسواسطے ڈہائی دن کا جہونپڑا مشہور ہے زمان بعد اوسمین اور اور اسلامی تعمیرات ہوتی رہی ہین اب کل خستہ و خراب ہے تاہم قابل دید ہے یہہ تعمیر دو ہزار سال سے کم مدت کی نہین ہے

اس شہر میں دوسرا مشہور مکان خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ ہے اہل اسلام اسکو
بہت متبرک سمجھتے ہیں بلکہ اسی سبب سے اجمیر شریف اور خواجہ کی اجمیر کہتے ہیں خواجہ صاحب
خراسان میں چشت کے رہنے والے تھے جو سنجر کے پاس واقع ہے حضرت علی کی نسل
میں سید تھے خواجہ صاحب کی بزرگی اور صلح کل ہونا مشہور ہے - ۵۶۳ھ میں
ہندوستان میں آئے اور اول آناساگر کی گھاٹی میں دولت باغ کے قریب
قیام رکھا - زاں بعد اندرکوٹ کے قریب جہاں اونکا مزار ہے اخیر عمر بسر کی پرتھی راج
اوسی وقت میں تھا اور اونکے روبرو ہے چوہانوں کے خاندان سے سلطنت
جاتی رہی اور مسلمانی بادشاہت نے ہندوستان میں مستقل خونفشانی شروع
کی - خواجہ صاحب کی اولاد سے دیوان غیاث الدین خانصاحب سجادہ نشین اجمیر
میں مشہور ہے کہ خواجہ صاحب کی عمر قریب ایک سو سال کے تھی ماہ رجب میں وفات
پائی لیکن روز وفات معلوم نہیں ہوا اسیواسطے سات روز تک حضرت کا عرس ہوا
کرتا ہے بعد وفات کے قبر کی زیارت ہونے لگی شمس الدین التمش کے عہد میں
درگاہ کی تعمیر شروع ہوئی شہاب الدین غوری نے زیادہ وسعت دی اکبر کے وقت
میں اکبری مسجد اور چند مکانات تعمیر ہوئے اور شاہجہان نے سنگ سفید کی -
جامع مسجد بنوائی -

اکبر شاہ کو ابتدا میں نہایت اعتقاد تھا اول تو جب جہانگیر پیدا ہوا آگرہ سے پیادہ
زیارت کو آیا اور جب ۱۵۶۷ع میں چیتوڑ فتح کیا اٹھارہ گانو کی جاگیر لنگر خیرات کیواسطے
اور ہر قسم کے اخراجات درگاہ کے مقرر کئے اور سامان شاہی فراشخانہ نوبت خانہ
چوبدار باورچی وغیرہ درگاہ میں نیاز کیا کہ اونکی اولاد میں سے ابتک اپنی اپنی خدمات پر ہیں

ستیین ہین نقارہ کلان جو صبح وشام بلند آواز سے بجتا ہے اکبر نے چیتوڑ سے فتح کرکے درگاہ مین چڑہایا تہا۔

فی الحال درگاہ کا انتظام میر حفیظ علی متولی کو مفوض ہے اور ۱۸۶۳ء سے ایک کمیٹی جسمین حکیم نظام علی میر مجلس اور میر امام علی و میر وزیر علی و عبد اللطیف و مدار بخش ممبر ہین مقرر ہوئی ہے تاہم انتظام اچھا نہین بیس ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کی جاگیر مین سے صرف دو من جو کا آش تیار ہوتا ہے اور خاندان دیوان صاحب و متولی وغیرہ مستحقان کو مقرر ہے و دیگر ملازمان کو تقسیم ہونیکے بعد محتاجون کو صرف ایک ایک پیالہ دیا جاتا ہے خواجہ صاحب کے عرس کا میلہ ماہ رجب ایک ہفتہ تک رہتا ہے دور دور کی مخلوق زیارت کو آتے ہین ہزارہا روپیہ نذر و نیاز کا آتا ہے اب یہہ آمدنی پیشتر سے کم ہوگئی ہے۔

جہانگیر کے وقت مین دو آہنی دیگین تیار ہوئی تہین اور مرہٹون کے وقت مین ملا دلی ساکن گوالیار نے اونکی مرمت کرائی۔ ایک مین اسی من اور دوسری مین اٹہائیس من چاول علاوہ روغن زرد و شکر کے پکتا ہے معتقد لوگ عرس کے ایام مین پکواتے ہین مگر یہہ رسم بہت خراب ہے کہ بجاے اسکے کہ غریب اور محتاجون کو حسن تدبیری اور نیک نیتی سے تقسیم ہو باشندگان اندرکوٹ و مجاوران درگاہ لوٹ کر کہا جاتے ہین۔ دیگ چڑہتی ہے تو چہارم حصہ لاگت کا درگاہ کا خادم لیتا ہے بڑی دیگ کی بابت پچیس ۲۵ روپیہ اور چہوٹی دیگ پر ساڑہے بارہ ۱۲ روپیہ درگاہ مین خرچ کرکے دیوان صاحب سجادہ نشین و متولی وخادمان کو تقسیم ہوتے ہین اس درگاہ سے متعلق ایک تالاب معروف جہالرا ہے اوسمین ہمیشہ بارش کا پانی جمع رہتا ہے تمام شہر کے لوگ

اوسمین سے پانی لیجاتے ہین۔ دیوانصاحب کہ خواجہ صاحب کی اولاد مین سے سجادہ نشین ہین اونکا مرتبہ اور عزت اور بزرگی تمام راجپوتانہ اور دور دور کے ملکون مین مشہور ہے درگاہ مین اون کا حفظ مراتب اور ریاستون مین عزت بدرجہ نہایت ہے۔

اجمیر مین ایک محل اکبر شاہ کا بنوایا ہوا بنام دولت خانہ مشہور ہے اول مرتبہ اکبر درگاہ مین اکبری مسجد بنوائی تھی اور اکبری بازار بسایا تھا اور دوسری مرتبہ ۱۵۷۰ء مین شہر پناہ احداث کی اور یہہ مکان تعمیر کرایا۔ مہاراجگان مارواڑ اور مرہٹون کی عملداری مین یہہ مکان بطور بود و باش صوبہ داران و کچہری عدالت مستعمل ہا اور اسی نام سے مشہور رہا انگریزی عملداری مین اوسمین میگزین رکھا گیا اسواسطے اب میگزین کہلاتا ہے۔ اسی مکان مین اب تحصیل اجمیر کی کچہری ہے اور کچہری عدالت اونریری مجسٹریٹان کی مستحکم و سنگین مکانات ہین۔

شاہجہان بادشاہ جب اجمیر مین آیا تو اوس نے کوئی مکان شاہی اپنی پسند کے قابل نہ پایا اسواسطے اوسکے حکم سے تالاب آناساگر کے کنارہ پر عالیشان مکانات سفید پتھر کے عمدہ تیار ہوئے اور اونکے نیچے چمن آراستہ ہوا اوسکا نام دولت باغ رکھا گیا کہ اسی نام سے ابتک مشہور ہے انگریزی عملداری مین اکثر مکانات مسمار ہوئے اور بعض جدید تعمیر ہوئے اور عدالت گاہ قرار پائی حال مین مکانات دیگر علیحدہ تعمیر ہوکر ضلع کی کچہری وہان سے برخاست ہوئی ہے۔

تاراگڑھ سے نیچے پہاڑ کے دامن پر ایک مقام چلہ پیر دستگیر مشہور ہے اصل مین یہہ قلعہ کے برج کا مورچہ تھا۔ روایت ہے کہ فقیر سونڈا نامی کوئی شخص اکبر کے عہد سے پیشتر خواجہ صاحب کی زیارت کو اجمیر مین آیا تھا اور اپنے ساتھ

بغداد کے پیران پیر کی قبر سے ایک اینٹ لایا تھا اپنی حیات مین لوگون کو اوسکی زیارت
کرایا کرتا تھا - اور آخری وقت مین وصیت کر گیا کہ اس اینٹ کو بھی میری قبر مین
دفن کر دینا - چونکہ فقیر سونڈا برج مین رہا کرتا تھا لوگون نے اوسکو اور اینٹ کو
اوسی برج مین دفن کر دیا جب سے قبر کی زیارت ہونے لگی - سنہ ۱۸۱۸ء مین دولت راو
نے بالا راو صوبہ دار کی سفارش سے اوسکے اخراجات کیواسطے جاگیر مقرر کر دی
تب سے رونق اور شہرت زیادہ ہوئی - اور کئی مکانات جدید تعمیر ہونے اور یہ مکان
جو اصل مین فقیر سونڈا کی مع اینٹ کے قبر ہے پیر دستگیر کا چلہ مشہور ہوا -
جس زمانہ مین اجمیر کی آبادی سے پیشتر اندر کوٹ آباد تھا اوسوقت کی بڑی بڑی
باوڑیان اندر کوٹ مین موجود ہین - انگریزی عملداری سے پیشتر یہہ باوڑیان
اکثر مٹی سے بھر گئی تھین کسی نے اون پر توجہہ نہین کی - مگر کرنل ڈکسن صاحب کے
وقت مین صاف کرائی گئین - اب سات باوڑیان بہت اچھی موجود ہین اور شاید
دبی ہوئی اور بھی ہون اونکے نام یہہ ہین -
شیخ بائی - بڑ بائی - کیلا بائی - بہاٹا بائی - کاتن بائی - ناکرت بائی - انبا بائی -
تارا گڈھ مین میران صاحب کی درگاہ ہے یہہ میران حسین شہاب الدین غوری کے
رسالدار تھے اجمیر فتح ہوئی تب اونکو یہان قلعہ دار کیا بعد ازان راجپوتون نے شبخون
مارا اور اونکو قتل کیا دوسرے روز دیگر ملازمان شاہی نے اونکو وہین دفن کیا چونکہ
مسلمانون مین اکثر مرنے کے بعد پیر ہو جاتے ہین میران صاحب کے مزار کی پرستش اور زیارت
ہونے لگی جبار خان نے اکبری عہد مین درگاہ بنوائی اور دیگر مکانات سندھیہ کی
عملداری مین تیار ہوئے بخصوص گمان جی راو نے کئی مکانات تعمیر کرائے اس درگاہ

کی جاگیر ہین تین گانو ہین دو مغلیہ سلطنت کے زمانہ سے اور ایک سنیدہ بیہ کا عطیہ ہے
یہان بہی رجب کے مہینے مین عرس ہوا کرتا ہے اور اکثر رسوم مثل درگاہ خواجہ صاحب
ادا ہوتی ہین۔

انگریزی عملداری آنیکے بعد بعہد ڈکسن صاحب ڈگی اوسری دروازہ و سورج کنڈ دروازہ
وڈگی دہلی دروازہ و شفاخانہ اجمیر تیار ہوئے ہین۔

اب اس شہر کا مختصر تاریخی حال لکہا جاتا ہے کہ جو آبادی اب اجمیر کے نام سے مشہور
ہے وہ نہین ہے جو ابتداء مین آباد ہوا تہا کہتے ہین کہ جب راجہ اج نے اسپنے
راج دہانی یعنی دارالحکومت بنانیکا ارادہ کیا تو اول ناگ پہاڑ اوسکو پسند آیا اور
عمارت کی تیاری شروع کی تہوڑا کام تیار ہوا تہا کہ راجہ کا دل اودہر سے ہٹ
گیا بعض روایت کرتے ہین کہ جنون نے کام نہین بنانے دیا جسقدر کام دنکو بنایا
جاتا تہا رات کیوقت مسمار ہوجاتا غرض اوسے چہوڑ کر راجہ نے کوہ بیٹلی پر جسے اب
تاراگڈہ کہتے ہین قلعہ کی بنیاد ڈالی اوسکے نیچے نورچشمہ مین شہر آباد کیا۔ چونکہ راجہ
کے خاندان سے آسا پورا دیبی معروف تارا تہی اوس سلئے قلعہ کا نام تاراگڈہ رکہا
اور آبادی کا نام اپنے نام سے اجمیر رکہا میر پہاڑ کو کہتے ہین اور اج راجہ کا نام
تہا اوسی راجہ نے اخیر مین ترک دنیا کرکے فقیری مین پال کا خطاب پایا اور
اجے پال مشہور ہوا اوسی پہاڑ مین رہتا تہا جسے اجے پال کہتے ہین۔

اوسکے خاندان مین بیسلدیو ناجی اجمیر کا بڑا راجہ ہوا ہے جسنے دہلی پر فتح پائی
اور بیسلہ تالاب کہدوایا یہہ تالاب شہر سے شمال مشرق مین نصف میل پر واقعہ ہے
بشکل بیضوی ڈہائی میل کا احاطہ ہے اور ہر طرف سے سنگین دیوار سے محیط

تہا اب اکثر مقامات سے شکست ہو گیا ہے۔
اوسکے بعد خالئی گیارہوین صدی سنہ عیسوی مین آنا دیو راجہ ہوا اوسی نے
شہر سے شمال مغرب مین ایک نالہ پر چہہ سو گز طول اور سو گز عرض مین پشتہ ڈالکر
تالاب بنوایا اور اوسکا نام آناساگر رکہا موسم بارش مین آناساگر کا پانی چہہ میل کے
حلقہ مین پہیلتا ہے اور اکثر ہر سال بہر جاتا ہے سلطنت مغلیہ اور مرہٹون کے
زمانہ مین اس تالاب کی خبر گیری بہت کم ہوئی تا بحدیکہ شاہجہان نے اوسپر عالیشان
عمارت بنوائی مگر پانی کی ایزادی اور گہاٹون کی تعمیر جس سے عوام کو فیض اور
فائدہ ہوتا کچہہ تدبیر نہین کی انگریزی عملداری ہونے پر مسٹر میکناٹن صاحب اور
کرنل ڈکسن صاحب کی اوسپر توجہ ہوئی تو اول ۱۸۴۶ع مین اجے پال کے پہاڑ کا پانی
اوسطرف پہیر کر آناساگر مین ڈالا گیا اوسوقت سے پانی کی قلت بالکل موقوف ہو گئی اور
اوسکے کنارہ پر گہاٹ و باغات تیار کرائے گئے اگرچہ اسمین سرکاری خرچ کچہہ نہین
ہوا ہے مگر ساہوکار و دیگر دولتمند باشندگان شہر کو آمادہ کرکے لاکہون روپیہ کی
خرچ سے پرفضا اور دلکش مقام کر دیا اب اوس پر گہاٹ اور باغ مفصلہ ذیل ہین
اسکرن والہ گہاٹ۔ گہاٹی والہ گہاٹ۔ ٹوڈرون والہ گہاٹ۔ خزانچی والہ گہاٹ۔
لوگرہ والہ گہاٹ۔ لوہیہ والہ گہاٹ۔ باغ راجہ شاہپورہ۔ باغ نواب صاحب ٹونک۔
باغ راستہ پوراج۔ باغ ناگ پہن۔ باغ ولالان۔ باغ جینی لال۔ باغ نواب
عبداللہ خان و منشی حاجی محمد خان۔ کیوڑکی بغیچی۔ پہول چند کی کوٹہی۔ اوسوالونکا
باغ۔ لوڈرون کا باغ۔ مستان والہ باغ۔ کالا باغ۔ باغ میر عبداللطیف۔ باغ
چلہ بی بی۔ کلو بیگ کا باغ۔

سنہ ۱۰۰۸ع میں جب محمود غزنوی چوتھی مرتبہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا تہا اجمیر کے
راجہ نے لاہور - اوجین - گوالیار - کالنجر - قنوج - اور دہلی کے راجگان سے اتفاق
کر کے اوسکا مقابلہ کیا تہا مگر ان سب کی فوج نے اوس سے شکست فاش کہائی
سنہ ۱۱۹۱ع میں جب شہاب الدین غوری حملہ آور ہوا اجمیر و دہلی کا راجہ پرتہوی راج
تہا وہ فوج کثیر لیکر تہانیسر میں برسر مقابلہ ہوا اور بہت کشت و خون کے ساتھ
اوسکو شکست دی بلکہ خود شہاب الدین مجروح شدید ہوکر بمشکل جانبر ہوا مگر اوس
نے زیادہ تجربہ کاری سے اور شایستہ تر فوج لیکر پھر حملہ کیا اور پرتہی راج نے پھر مقام
تروری قریب تہانیسر مقابلہ کیا بہت کشت و خون ہوا آخر کار ہندؤن کی شکست
ہوئی اور راجہ قید ہوکر مارا گیا یہی آخری راجہ تہا جسکے ساتھ ہندوستان سے
ہنود کی حکومت جاتی رہی مسلمانون نے بڑہکر اجمیر پر قبضہ کیا باشندگان میں
سے اکثر قتل کئے اور اکثر غلام بنالئے اور اسطرح تباہ کر کے بہ تقرر خراج گران ملک
راجہ متوفی کے ایک رشتہ دار کو سپرد کیا - مشہور ہے کہ پرتہی راج کو شہاب الدین
پکڑ لیگیا تہا لیکن تہوڑے دنون بعد چند کبیشر کی سفارش سے کہ وہ راجہ کا قدیمی
غمخوار اور غمگسار تہا بادشاہ کو راجہ کی تیراندازی کا فن ظاہر ہوا کہ آنکہیں بند کر کے
آواز پر تیر لگاتا ہے بادشاہ کو شوق پیدا ہوا انجام کار ایک روز پرتہی راج کو
جیلخانہ سے طلب کر کے تیر کمان دیا گیا کہ نشانہ لگاوے اوسوقت کبیشر نے ہندی
شعر میں راجہ کو یاد دلایا کہ یہہ وقت حریف کے مارنیکا ہے راجہ نے سلطان سے
پوچہا کہ اجازت ہے سلطان نے کہا ہان بفور سماعت آواز راجہ نے بادشاہ کو
تیر کا نشانہ بنایا تب اوسی کبیشر نے اول اوسیوقت راجہ کو قتل کیا پہر اپنے آپکو

ہلاک کیا تاکہ دشمن بے عزتی اور اذیت سے نہ ماریں۔
اوسی زمانہ مین قنوج مین راجہ جے چند کے باندھ نیزے گر گئے اور جے چند کا برادرزادہ
سیاجی وہان سے مفرور ہوکر ماروار مین پناہ پذیر ہوا اور مارواڑ مین راٹھوڑون
کی سلطنت قایم کرکے اجمیر کو بہی اپنے تحت حکومت مین داخل کیا۔
تہوڑے دنون مین جب شہاب الدین غوری نے اپنے غلام قطب الدین ایبک کو دہلی
کی حکومت بخشی تب اوسکی طرف سے سنہ ۵۹۱ ہجری مین سید حسین اجمیر کا قلعہ دار ہوا
سنہ ۵۹۲ ہجری مین سید حسین راجپوتون کے ہاتہہ سے شبخون مین قتل ہوا کہ مزار اوسکا
بنام درگاہ میر انصاحب تاراگڈہ مین ہے سنہ ۵۹۳ ہجری مین قطب الدین ایبک نے
پہر یورش کرکے اجمیر لے لیا۔ سنہ ۶۱۵ ہجری مین بعہد شمس الدین التمش احمد نامی ایک
شخص اجمیر کا قلعہ دار مقرر ہوا علاء الدین خلجی کے عہد مین سنہ ۷۰۹ ہجری مین شاہین بیگ
اجمیر کا حاکم تہا بعد ازان رانا کہمبو میواڑ کے راجہ نے اجمیر فتح کی مگر مانڈو گڈہ کے
رئیس محمود خلجی نے سنہ ۸۵۹ ہجری مین پہر چہوڑا لی۔ اوسکی طرف سے اول خواجہ نعمت اللہ
مخاطب بہ سیف خان حاکم رہا اور بعد ازان اپنے ولیعہد غیاث الدین کو جاگیر مین دیا
اور غیاث الدین کیطرف سے سنہ ۸۰۰ ہجری مین ملو خان حاکم رہا وسکے نام سے اجمیر
مین ملوسر اتبک مشہور ہے۔ جب خلجیون کی سلطنت ضعیف ہوئی مارواڑ کے راٹہور
راجہ مالدیو نے سنہ ۱۵۳۲ء مین اجمیر پر قبضہ کر لیا کہ تا وقتیکہ اکبری سلطنت مغلیہ ہندستان
مین قایم و مستحکم ہوئی مارواڑ مین شامل رہا۔ ہندوستان مین ہمایون کے وقت تک
ملک کے انتظام کی کچہہ صورت نہ بندہی تہی ۔ مگر جب اکبر تخت نشین ہوا تو اوسکی
علو حوصلگی اور خوش اقبالی سے خود بخود انتظام ہوتا گیا۔ سنہ ۱۵۵۹ء مین بلا جنگ وجدل

اور کسی کے مقابلہ آرائی کے اجمیر پر بہی اوسکا قبضہ ہوگیا اور ہر طرح کا عمدہ انتظام
ہوا اجمیر سلطنت کا ایک صوبہ تہا اور آئین اکبری کے بموجب میواڑ مارواڑ جے پور
وہاڑوتی اوسمین داخل تہے اور وہان کے رئیس اجمیر مین خراج ادا کیا کرتے تہے
بادشاہ اونکے علاقجات سے جاگیرین دیتا تہا اور اونکے خراج مین مجرا کرتا تہا اکبر نے
دور اندیشی سے راجپوتون مین رشتہ داری شروع کی اور معزز عہدون پہ
راجپوتون کو ممتاز کیا تاکہ یہہ لوگ سلطنت کو اپنی تصور کرین چنانچہ اکثر یہہ بات
کام آئی لیکن فرمان روایان میواڑ نے یہہ دوامی بدنامی اور دنیوی طمع حاصل
نہ کی گو اپنے ملک کے اکثر حصون کو کہو بیٹہے اور چیتوڑ کی لڑائی مین بہت نقصان
اوٹہایا محمد شاہ تک اجمیر مغلیہ سلطنت کے قبضہ مین رہا لیکن جب حکومت مین ضعف
پیدا ہوا اجیت سنگہ والی جودہپور کو محمد شاہ کی طرف سے اجمیر کی صوبہ داری مصلحتاً
عنایت ہوئی اوسوقت سے برابر اجمیر جودہپور سے متعلق رہی ابتدا مین برائے نام
مطابعت شاہ دہلی کرلیتے تہے مگر جون جون سلطنت دہلی مین ضعف آتا گیا اجمیر مین
راٹہورون کی خودمختاری بڑہتی گئی جب راجہ رام سنگہ ولد ابہی سنگہ اور اوسکے
چچا بخت سنگہ کے درمیان تخت نشینی پر نزاع ہوا رام سنگہ نے جی آپا سیندہیہ
کو مقام اوجین سے اپنی امداد کے لیے بلایا اس عرصہ مین بخت سنگہ مر گیا اور بجے سنگہ
جو مارواڑ پر قابض ہوگیا تہا رام سنگہ اور سیندہیہ سے برسر مقابلہ آیا اس لڑائی
سے عرصہ تک طرفین کا نقصان کثیر ہوا جب رام سنگہ اور بجے سنگہ کے درمیان نفاق
ہوا اجمیر کے راجپوت تعلقہ دارون مین سے کہروہ اور مسعودہ کے ٹہاکر رام سنگہ
کی طرف ہوگئے تہے — اور رگہناتہ سنگہ ٹہاکر دیولیہ و شیر سنگہ ٹہاکر ٹانوٹلی وغیرہ

پرگنہ بہنائی کے تعلقہ دار مہاراجہ بجے سنگہ کے شامل ہوئے۔ چونکہ رام سنگہ نے
جیاجی راو سیندہیہ سے کمک منگائی تہی اسواسطے جب وہ پہونچی آپاجی کیطرف سے
پنڈت گوبند راؤ اور رام سنگہ کی طرف سے رام کرن پنچولی یعنی کایتہہ اجمیر مین
تعینات ہوئے۔ آپاجی مارواڑ کو گئے اور ناگور کا جسمین بجے سنگہ تہا محاصرہ کرلیا ڈیڑہ
برس تک وہان لڑائی رہی اجمیر مین گوبند راؤ نے عمدہ انتظام کیا اور تمام علاقہ مین
اوسکا رعب غالب ہوگیا یہانتک کہ خالصہ کے علاوہ تمام تعلقہ دارون نے باوجودیکہ
بعض مہاراجہ بجے سنگہ کیطرف تہے سرکاری حاصل ادا کیا سمت ۱۲ ۱۸ مین بجے سنگہ
کی دغابازی سے قتل ہوا رام سنگہ کو ہراس پیدا ہوا اور بمجبوری مہاراجہ بجے سنگہ
اور رام سنگہ کے درمیان مصالحت ہوگئی اور ناگور کا محاصرہ موقوف ہوا تب مہاراجہ
بجے سنگہ نے پرگنہ کہروہ مسعودہ و بہنائی رام سنگہ کو دیدئے اور باقی علاقہ اجمیر مع
تعلقہ داران خون بہا مین جنگوجی و توجی برادران آپاجی کو سپرد کئے سمت ۱۲ ۱۸ تک
رام کرن پنچولی اور گوبند راو پنڈت بدستور اجمیر مین اپنے اپنے علاقہ کے صوبہ دار
تہے لیکن سمت ۱۵ ۱۸ مین جب رام سنگہ از بس ضعیف ہوکر جے پور کو چلا گیا گوبند راؤ نے
کہ نہایت عقیل تہا اور موقع دیکہہ رہا تہا رام کرن کو فی الفور نکال دیا اور خود تمام ملک
پر قابض ہوا پہر مہاراجہ بجے سنگہ نے باستحقاق وراثت رام سنگہ کے علاقہ کا دعوی
کرکے گوبند راو کے پاس پیغام بہیجا تو گوبند راو نے اوسکو تسلیم کرکے علاقہ جات کہروہ
مسعودہ و بہنائی سے اپنا دخل اوٹہا کر مہاراجہ صاحب کا تہانہ ٹاٹوٹی مین بٹہا دیا
گوبند راو کا یہہ فعل کمال دانائی اور دوراندیشی کا تہا۔ اس علاقہ پر مہاراجہ بجے سنگہ
کا دخل سمت ۲۴ ۱۸ تک برابر رہا سمت ۱۷ ۱۸ مین بہاو پیشوائی بمقام پانی پت احمد شاہ درانی

سے شکست کہائی اور مرہٹون کا رعب کم ہوا اس ملک مین بہی بدنظمی پیدا ہوئی تب مہاراجہ
بجے سنگہ نے اجمیر پر قبضہ کرنیکے ارادہ سے بالو جوتشی کو اجمیر کا صوبہ دار مقرر کرکے
روانہ کیا گو بندرراؤ ازبس زیرک تہا فوراً قلعہ مین بند ہوا اور جوتشی کو دخل ندیا دو مہینے
تک یہہ ہنگامہ رہا اس عرصہ مین دکہنیون کی فوج آئی اور جوتشی جودہپور کو مفرور ہوا
سمت ۱۸۲۶ مین سنتوجی اجمیر کا صوبہ دار تہا اوس نے ایک باغ بیرون عمارۂ روائی
بنام نہاد چشتی چمن بنوا کر درگاہ مین نذر کیا اور ایک بازار بنام نہاد سنتو پورہ اوسکے
متصل آباد کیا تہا مگر بالآرا و انگلیہ نے بنجیان لگا و مورچال شہر کے مسمار کردیا سمت ۱۸۴۴
مین مہاراجگان جودہپور و جے پور نے بالاتفاق بمقام تونگ مقابلہ کرکے مادہورا و
پر فتح پائی اور فوج کا ایک دستہ جودہپور سے اجمیر مین آیا اوس نے اجمیر پر قبضہ کیا
اور مرزا انور بیگ صوبہ دار کو نکالدیا اور سنگی دہنراج صوبہ دار مہاراجہ مارواڑ کی
طرف سے مقرر ہوا اوس نے تین سال سمت ۱۸۴۶ تک اجمیر مین قبض و دخل رکہا
سمت ۱۸۴۷ مین پہر مادہورا و سیندہیہ نے ایک فوج شایستہ جمع کرکے بمقام پاٹن
مہاراجگان جے پور و جودہپور سے مقابلہ کیا اور فتح پائی تب جیوا دادا بخشی مرہٹون
کیطرف سے فوج کثیر لیکر اجمیر مین آیا اور سنگی دہنراج قلعہ مین بند ہوگیا بخشی مذکور نے
اجمیر مین تاراج کیا اور چہہ مہینے تک قلعہ کا محاصرہ رکہا کہ انجام کار سنگی دہنراج سے لاچار
ہوکر مخلصی چاہی چنانچہ وہ بلامزاحمت نکالدیا گیا تہا سمت ۱۸۴۸ مین شیواجی نانا صوبہ دار
ہوا یہہ شخص مرہٹون مین معزز تہا اوس نے اجمیر مین اچہا انتظام رکہا اور مگرہ کیطرف
توجہہ کرکے علاقہ بیاور مین جہانتہا انجا جا مقرر کئے شیام گڈہ مین مستقل فوج رکہی اور
جو تعلقہ دار پچہلے برسون مین مہاراجہ جودہپور سے ملگئے تہے اونکو چشم نمائی کی چنانچہ

شاہ پورہ والہ سے تین لاکہہ روپیہ اور ساورہ والہ سے اڑتالیس ہزار روپیہ اور
دیگر تعلقہ داران سے سالہ محصول لیا اور دیہات استمرار داران کے کل قلعات
کو منہدم کر دیا اور علاقہ بہنائی سے موضع راناکوٹ کو علیحدہ کر کے خالصہ مین شامل
کیا تاراگڈہ مین جہالرا بنوایا اور بازار جدید احداث کرایا سمت ۱۸۵۴ مین ــ
بسونت راو بہاو خلف سیواجی نانا نے اودسے یہان راجہ بہنائی کو رہا کیا اور جملہ
علاقہ داران کی مالگذاری از سر نو بہ تخفیف و رعایت تجویز کر کے دوامی جمع بطور
استمرار مقرر کر دی رام بہاو تحصیلدار کو بہی بہنائی والون نے چہوڑ دیا گر راناکوٹ
بدستور خالصہ مین رہا ۔ زان بعد ممسن صاحب از طرف لوبی صاحب و لوبی صاحب
از طرف پیرن صاحب فرانسیس صوبہ دار اجمیر رہے سمت ۱۸۶۰ مین بالاراو انگلیہ
اجمیر کا صوبہ دار ہوا اوس نے عمدہ انتظام کیا اور پہاڑ کے نیچے قریب شہر بالاپورہ گانو
اپنے نام سے آباد کیا شہر کے گرد خندق کہدوا کر اوسکی پختہ دیوار بنوائی پانچ سال بالاراو
صوبہ دار رہا ۔ بعدازان ہیر نجان اور تانتیہ سیندہیہ اور باپو راو سیندہیہ یکے
بعد دیگرے سمت ۱۸۷۲ تک صوبہ دار رہے اور سمت ۱۸۷۵ مطابق ۱۸۱۸ء مین
اجمیر مین انگریزی جہنڈا بلند ہوا اجمیر مین جو عملداریان ہوئی ہین اونکی فہرست لکھی
جاتی ہے ۔

نمبر	نام سلطنت	ابتدا سنہ عیسوی	انتہای سنہ عیسوی	تعداد مدت
۱	چوہان	سنہ ۱۴۵ء	سنہ ۱۱۹۱ء	۱۰۴۶
۲	پٹھان شاہان دہلی	سنہ ۱۱۹۱ء	سنہ ۱۴۴۱ء	۲۵۰
۳	شاہان ماندو گڈہ مالوہ	سنہ ۱۴۴۲ء	سنہ ۱۵۳۱ء	۸۹
۴	مہاراجگان مارواڑ	سنہ ۱۵۳۲ء	سنہ ۱۵۴۹ء	۱۷
۵	سلطنت تیموریہ دہلی	سنہ ۱۵۵۰ء	سنہ ۱۷۱۹ء	۱۶۹
۶	مہاراجگان مارواڑ	سنہ ۱۷۲۰ء	سنہ ۱۷۵۵ء	۳۵
۷	مہاراجگان سیندہیہ	سنہ ۱۷۵۶ء	سنہ ۱۷۸۶ء	۳۰
۸	مہاراجگان مارواڑ	سنہ ۱۷۸۷ء	سنہ ۱۷۹۰ء	۳
۹	مہاراجگان سیندہیہ	سنہ ۱۷۹۱ء	سنہ ۱۸۱۷ء	۲۶
۱۰	سرکار ذوی الاقتدار انگریزی	سنہ ۱۸۱۸ء	سنہ ۱۸۷۷ء	۵۹

شہر اجمیر کو آباد ہوئے ۱۷۳۰ سال کا عرصہ ہوا ہے قدیم سے یہہ شہر راجپوتانہ کا صدر سمجہا جاتا ہے ہندوستان کے بادشاہ راجپوتانہ کو اپنا تحت حکومت کرنے کیواسطے اجمیر کا لینا مقدم سمجہتے رہے ہین اور اسیطرح راجپوتانہ کے رئیسون نے بہی علی العموم اپنا حاکم و سرپرست اوسیکو سمجہا ہے جو اجمیر پر قابض ہوا کیونکہ شہر وسط راجپوتانہ مین واقع ہے پس جب سلطنت انگریزی نے دریاے جمن سے عبور کیا اونہین خیالات کی پیروی سے اجمیر پر قبضہ کرنا لازم آیا اور اسوجہہ سے بہی کہ اجمیر سلطنت مغلیہ کا صوبہ تہا اور سرکار گردون وقار انگریزی کو اوس سلطنت کی جانشینی حاصل ہوئی واجب پڑا کہ اجمیر ممالک برٹش انڈیا مین شامل کیا جاوے ۔

اسواسطے جب مہاراجہ سیندہیہ سے تعہد ہوکر یہہ ملک لیا گیا حکام انگریزی نے اونکا
حکمنامہ بایجار انخلاء اجمیر بنام باپوراو سیندہیہ صوبہ دار لکہا یا اور ایک دستہ فوج بہ تحت
جنرل اکٹرلونی صاحب ملقب بہ نصیر الدولہ بہادر رزیڈنٹ دہلی و کرنل نکسن صاحب بہادر
اجمیر کو روانہ کیا کہ ۲۹ - جون ۱۸۱۸ع کو اجمیر مین داخل ہوکر بیدار کے پہاڑ کے نیچے
خیمہ زن ہوئے صوبہ دار کے پاس حکمنامہ بہیجا گیا اوس نے تعمیل نکی بلکہ بے اعتنائی
سے در پردہ سامان مقابلہ آرائی کیا اسطرف سے بہی لڑائی کا بندوبست ہوا ہنوز
نوبت محاربہ نہ پہونچی تہی کہ باپوراو نے انجام سوچکر شہر خالی کر دیا اور مع عیال
واطفال و فوج گوالیار کو روانہ ہوا سرکار نے فوراً اپنا دخل کر لیا فوج کے قیام کے
واسطے مابین بیراؤ تاندا سیدان تجویز ہوکر ۲۰ - نومبر ۱۸۱۸ع کو چہاونی کی اور نصیر الدولہ
صاحب کے نام سے اوسکا نصیر آباد نام رکہا -

ابتدا مین ضلع اجمیر کیواسطے صرف ایک صاحب سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے تہے اور اونکے
تحت مین دو صدر امین دیوانی کے کام کے لئے رہتے تہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کل
ضلع کے ہر ایک کام کے نگران و ذمہ دار تہے اور کلکٹری و فوجداری کا کام خاص
اونکے محکمہ مین انجام پاتا تہا اوس زمانہ مین مگرہ کا ضلع علیحدہ تہا اور وہان علیحدہ صاحب سپرنٹنڈنٹ
تہے اور یہہ دونو اضلاع صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ کے ماتحت تہے - ۱۸۴۲ع مین
یہہ دو اضلاع شامل ہوکر کرنل ڈکسن صاحب کہ پیشتر مگرہ کے سپرنٹنڈنٹ تہے کل ضلع
کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے اور مگرہ مین ایک صاحب اسسٹنٹ اونکے تحت مین
مقرر ہوئے ۱۸۴۷ع مین ٹامسن صاحب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی نے ضلع
کی ترقی و آبادی کو دیکہکر اور کرنل ڈکسن صاحب سے ازبس خوش ہوکر اونکو ہر دو ضلع کا

کمشنر کیا اور اونکے تحت مین ہر دو اضلاع کے واسطے ایک ایک اسسٹنٹ مقرر کیا
اس زمانہ مین اس ضلع کا تعلق رزیڈنسی راجپوتانہ سے علیحدہ ہوکر بلا وساطت متعلق
بہ ممالک مغربی و شمالی ہوا ۱۸۵۳ء مین کرنل ڈکسن صاحب کے انتقال کے بعد حاکم
ضلع ملقب بہ ڈپٹی کمشنر رہے اور اونکے تحت مین دو اسسٹنٹ اور دو صدر امین
رکہے گئے حال مین چند سال سے پہر ضلع ایجنسی راجپوتانہ سے متعلق ہوگیا کہ صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل اس ضلع کے چیف کمشنر ہین اور اونکے تحت مین کمشنر و ڈپٹی کمشنر
و اسسٹنٹ کمشنر و اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہین۔
اس ضلع مین جو صاحبان سپرنٹنڈنٹ و کمشنر و ڈپٹی کمشنر حاکم اول ہوئے ہین انکی
فہرست یہہ ہے۔

نمبر	نام حاکم	ابتدا	لغایتہ	تعداد مدت	کیفیت
۱	کرنل نکسن صاحب	۱۹ جون ۱۸۱۸ء	۲۰ جولائی ۱۸۱۸ء	۹ یوم	•
۲	ویلڈر صاحب	۲۱ جولائی ۱۸۱۸ء	۱۵ دسمبر ۱۸۲۴ء	۶ سال ۵ یوم	•
۳	مڈلٹن صاحب	۲۲ اپریل ۱۸۲۵ء	۱۱ اکتوبر ۱۸۲۷ء	۲ سال ۶ ماہ	•
۴	کونڈش صاحب	۲۲ اکتوبر ۱۸۲۷ء	۱۲ اکتوبر ۱۸۳۱ء	۴ سال	•
۵	لوکٹ صاحب	۲۸ نومبر ۱۸۳۱ء	یکم جولائی ۱۸۳۲ء	۶ ماہ	•
۶	میجر الگزینڈر سپیر صاحب	۲ جولائی ۱۸۳۲ء	۱۶ اپریل ۱۸۳۴ء	ایک سال ۹ ماہ	•
۷	ایڈمنسٹن صاحب	۱۷ اپریل ۱۸۳۴ء	۳۰ جون ۱۸۳۶ء	دو سال ۲ ماہ	•
۸	ٹریولین صاحب	یکم جولائی ۱۸۳۶ء	۲۵ جولائی ۱۸۳۸ء	یکسال ۹ ماہ	•
۹	میکناٹن صاحب	۲۶ جولائی ۱۸۳۸ء	۱۷ فروری ۱۸۴۱ء	۲ سال ۶ ماہ ۱۱ یوم	نہایت خوش اخلاق تھے اور ہندوستانی وضع کو بہت پسند کرتے تھے۔

نمبر	نام حاکم	ابتدا	لغایتہ	تعداد مدت	کیفیت
١٠	کرنل ڈکسن صاحب	١٧ فروری سنہ ١٨٤٢ء	جولائی سنہ ١٨٥٧ء	١٥ سال ۵ ماہ	نہایت خوش اخلاق تھے انکی تعریف اور کارگزاری کے لکھنے کو ایک دفتر چاہیے۔
١١	سر ہنری لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے بطور عارضی کام کیا۔				
١٢	لائڈ صاحب	۔	۔	۔	۔
١٣	کپتان بروک صاحب	۔	۔	۔	۔
١٤	ڈیوڈسن صاحب	۔	۔	۔	۔
١٥	میجر رپٹن صاحب	۔	۔	۔	۔

فہرست دربار ہائے اجمیر جو اجمیر میں منعقد ہوئے

اوّل ـ بتاریخ ٣ ـ جنوری سنہ ١٨٢٣ء باجلاس جنرل اکڑلونی صاحب نصیر الدولہ ـ

دوم ـ بتاریخ ١٦ ـ نومبر سنہ ١٨٢٦ء باجلاس سر تھیو فلس مٹکاف صاحب ـ

سیوم ـ بتاریخ ١٧ ـ جنوری سنہ ١٨٣٢ء باجلاس لارڈ ولیم بنٹنک صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند ـ

چہارم ـ بتاریخ ٢ ـ دسمبر سنہ ١٨٤٦ء باجلاس مسٹر طامسن صاحب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی ـ

پنجم ـ سنہ ١٨٧٠ء باجلاس لارڈ میو صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند ـ

ششم ـ بتاریخ ۵ ـ نومبر سنہ ١٨٧٣ء باجلاس کرنل بُرک صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ و چیف کمشنر اجمیر ـ

ہفتم ـ بتاریخ ٢١ ـ جون سنہ ١٨٧٣ء باجلاس کرنل بیلی صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل

راجپوتانہ وچیف کمشنر اجمیر

ہشتم - بتاریخ ۲۰- مارچ ۱۸۸۴ء باجلاس مسٹر لیال صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ وچیف کمشنر اجمیر

فی زمانہ ۱۸۸۴ء سے مسٹر ولزلی سانڈرس صاحب بہادر اجمیر کے کمشنر ہین اونکی خوش مزاجی ورعایا پروری وعدل گستری حد وپایان سے باہر ہے چونکہ یہہ ضلع ممالک مقبوضہ سرکار انگریزی سے علیحدہ ہندوستانی ریاستون کے درمیان واقع ہے اسواسطے یہان علاوہ کام عہدہ کمشنری کے کہ دیگر قسمتون مین ہوتا ہے صاحب موصوف کو صیغہ جات مفصلہ ذیل کا کام اور مفوض ہے -

اول انسپکٹری جنرل پولیس - دوم ڈائرکٹری سررشتہ تعلیم -

سوم اختیارات سشن جج مقدمات وقومی ریل علاقہ ریاستون کے -

چہارم محکمہ جنگل وغیرہ -

صاحب ممدوح المناقب کے عہد مین علاوہ عام فائدون کے جو رعایا کو حاصل ہوئے امور مفصلہ ذیل سے مخصوص فائدہ پہونچا ہے -

اول تعلقہ داران کا استمرار دار ہونے سے عزت دوامی حاصل کرنا -

دوم انتظام قرضہ رئیسان وجاگیر داران -

سوم علاقہ جات استمرار داران کا قایم وبرقرار رہنا -

چہارم بیر اور رجالیہ اور راجوسی اور بلاڈے کے عظیم الشان تالابون کا تیار ہونا -

پنجم اجمیر مین برینچ اسکول جاری ہونا -

ششم بھومیون کا نقصان مال کے معاوضہ سے بری الذمہ ہونا -

ضلع اجمیر کی ترمیم بند و بست کا نہایت خوبصورتی اور رعایا پسندی سے ختم ہونا۔
عام تجارت کو رونق اور پشکر کے میلہ مین ترقی اور انعام کا تقسیم ہونا۔
دفتر ضلع پچاس سالہ کا از سر نو ترتیب پانا۔
راجگڈہ کے مفقود الخبر خاندان کو از سر نو ریاست و جاگیر عطا ہو کر تمام راجپوتانہ مین خوشی ہونا۔
عام سڑکون اور خصوص پشکر کے دشوار گذار راستہ کا پختہ تیار ہونا۔
ضلع مین انتظام ذیلداری کا ہونا اور ذیلدارون کو خلعت ملنا۔
نمبرداران کو حقوق پچوترہ اور دستار عطا کرنا۔

شہر اجمیر بمبی سے سو و نیچ ہو کر ۶۷ میل ہے دہلی سے مغرب مین ۲۵۸ میل کلکتہ سے شمال مغرب مین براستہ الہ آباد ۱۰۲۹ ہے اور اس شہر کی آبادی قریب تیس ہزار باشندون کے ہے۔

پشکر یا پوہکر یہہ قصبہ پہاڑون کے احاطہ کے اندر نشیب کی سیراب زمین پر ہے اور پشکر تالاب کے کنارہ پر کہ اس تالاب کو برہمن لوگ کل ہندوستان کے متبرک مقامات سے فایق سمجھتے ہین واقع ہے اوسکے گرد نواح کا نقشہ بہت دلچسپ ہے قصبہ کے ہر طرف ریت کے ٹیلے ہین اون مین ہندوستان کے اکثر راجہ اور امیرون کے مندر و مکانات متبرک بنے ہوئے ہین ان مین سب سے بڑا برہما کا مندر ہے جسکو ٹوڈ صاحب نے لکہا ہے کہ ہندوستان مین واحد خدا کی پرستش گاہ مین سے صرف یہی ایک مقام دیکہا ہے اور یہہ بہی عجیب ہے کہ اوسکے شکہر پر مثل انگریزی گرجا کے صلیب لگا ہوا ہے۔ اس مندر کو گوکل پاک نامی دولتمند مرہٹے

کہ سیندہیہ کا وزیر تہا۔ باوجودیکہ مصالحہ قریب تہا اور مزدوری بہی ارزان تہی ڈیڑہ لاکہہ روپیہ خرچ کرکے تعمیر کرایا تہا تالاب کے پانی پر زینون یعنی گہاٹون سے اوترجاتی ہین اور پورنماشی اشنان کیواسطے پربہہ کا دن ہے اوس روز لوگ دور دور سے آتے ہین کاتک کی پورنماشی سب سے افضل سمجہی جاتی ہے اوس روز بڑا میلہ ہوتا ہے اس میلہ مین گہوڑا اونٹ بیل اور دیگر مال تجارت بہت فروخت ہوتا ہے تالاب کہدا ہوا ہے مانڈور کے کسی راجہ نے چشمہ کا پانی جمع ہونے کیواسطے کہدایا تہا وہ چشمہ اِتک آتا ہے اور فاضل پانی لونی وسرستی ندیون مین ہوکر نکل جاتا ہے تالاب بیضوی شکل کا ہے اور اوسکا احاطہ ایک میل سے زیادہ ہے پانی عمیق ہے اور کبہی خشک نہین ہوتا۔ اسمین مگرمچہہ بہت رہتے ہین اعتقاد ہنود سے اونکو ستانا ممنوع ہے۔

اس تالاب کے کنارہ پر جو گہاٹ و مندر ہین اونکی مختصر تفصیل لکہی جاتی ہے۔

راج گہاٹ مشہور مان مندر مہاراجہ مان سنگہ جے پور والہ کا بنوایا ہوا تخمیناً تین لاکہہ روپیہ کے صرف سے تیار ہوا تہا اس گہاٹ پر بہاری جی کا مندر ہے کہ مہاراجہ جگت سنگہ کی رانی نے بصرف دو لاکہہ روپیہ تیار کرایا تہا۔

پنچ پیر گہاٹ پچاس ہزار روپیہ کی لاگت کا ہے اوسپر گوڑ راجہ کی بنائی ہوئی حویلی ہے کسی مسلمان پیر کا مزار ہے اس سبب سے پنچ پیر کا گہاٹ کہلاتا ہے۔

کوٹ تیرتہہ کا گہاٹ یہان کوٹیشر مہادیو کا مندر ہے اور روایت ہے کہ برہما نے یہان کروڑ تیرتہون کا جل جمع کیا تہا اس سبب سے کوٹ تیرتہہ گہاٹ کہلاتا ہے یہہ گہاٹ دولت راو سیندہیہ کا بنایا ہوا ہے۔

شیو گہاٹ پر گوبندیشر مہادیو کا مندر ہے۔

۵ اندر گھاٹ پر اندر کی مورت ہے بخشی سندر لال کایتھہ جے پور والے نے بنوایا تھا

۶ چندر گھاٹ پر چندرمان کا مندر ہے شیام لال کایتھہ جے پور کے بخشی نے بنوایا تھا

۷ بنسی گھاٹ اجمیر کے بنسی لال کایتھہ نے بنوایا تھا۔

۸ اہلیہ بائی خاندان ہلکر کے کنج۔

۹ گنیش جی کا مندر۔

۱۰ رگھناتھ جی کا مندر۔

۱۱ مرلی منوہر جی کا مندر۔

۱۲ نرسنگ جی کا مندر واقع نرسنگ گھاٹ۔

۱۳ بسرام گھاٹ مع مندر مہادیو تعمیر کردہ ہندوراو مرہٹہ۔

۱۴ گھاٹ راجہ بہادر۔

۱۵ بدری گھاٹ۔

۱۶ رگھناتھ گھاٹ۔

۱۷ رام گھاٹ۔

۱۸ گھاٹ راے مکند کایتھہ ساکن نارنول۔

۱۹ رام گھاٹ مع مندر رامیشر

۲۰ گھاٹ ناظر سالگرام جودہ پور۔

۲۱ کنو گھاٹ و کنج مہاراجہ صاحب بھرت پور۔

۲۲ جاک گھاٹ۔

چہنیک گھاٹ۔

گھاٹ[۲۲] گوڑچیکا۔

ہاٹکون[۲۳] کا گھاٹ مہاراجہ صاحب بونڈی کا بنوایا ہوا۔

برہمہ[۲۴] گھاٹ۔

ساوتری[۲۵] گھاٹ تعمیر کردہ ٹھاکر کا کا علاقہ جودہپور۔

گھاٹ[۲۶] پرسرام۔

سپت[۲۷] رشی کا گھاٹ مع مندر کرنی ماتا۔

سروپ[۳۰] گھاٹ۔

یادب[۳۱] گھاٹ۔

گھاٹ[۳۲] راجہ جودہپور۔

انکے علاوہ چہوٹے چہوٹے گھاٹ اور مندر بہت ہین۔

قصبہ پشکر مین آبادی بہت ہے اور وہان کے باغون کے انگور کل ہندوستان مین بہترین اور بڑے ہین مثل شیراز کے انگورون کے خوش ذائقہ ہوتے ہین یہہ قصبہ اجمیر سے ۵ میل شمال مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۶ — ۳۰ طول بلد شرقی ۷۴ — ۴۰ پر واقع ہے۔

نصیر آباد کی چہاونی شہر اجمیر سے ۱۵ میل جنوب مشرق مین بڑے میدان پر جسکے شمال مغرب مین پہاڑ ہین اور دیگر اطراف مین حد نظر تک پہاڑ نہین واقع ہے جیسا پیشتر مذکور ہوا ہے ابتداء عملداری سرکار انگریزی مین بحکم جنرل اکٹرلونی صاحب بہادر نصیر الدولہ بنائے گئے تہے اسواسطے اسکا نام نصیر آباد رکہا گیا ہے۔

یہان کی زمین اگرچہ ناقابل زراعت اور بے درخت ہے مگر تندرستی کیواسطے

بہت مفید ہے کہ آب و ہوا کی رو سے یہہ چہاونی کل ہندوستان مین سب سے
بہتر سمجھی جاتی ہے البتہ گرمی زیادہ ہوتی ہے یعنی جولائی مین ۹۱ درجہ سے ۱۰۲
درجہ تک پہونچ جاتی ہے اور سال تمام کی اوسط گرمی ۷۶ درجہ ہے - چہاونی بہت
وسیع و فراخ ہے اور بازار باقاعدہ سید ہا عمود وار متقاطع تالاب اور کوئے
بہت ہین مگر پانی شور ہے میوہ دار درخت بالکل نہین ہوتا ہے مگر ترکاریان
بافراط ہین عمارتی لکڑی بہت گران و نایاب ہے اور دریا و تجارتی شہرون
سے دور ہونے کے سبب سے انگریزی چیزین گران ملتی ہین -
جیکومنٹ صاحب نے ۱۸۳۲ء مین دیکہا تب وہان تین پیادون کی رجمنٹین اور
دو سوارون کی رجمنٹین اور دو توپخانہ اور سیپرس و مائنرس بقدر مناسب
اور ساتہہ انگریز تہے ہیبر صاحب نے لکہا ہے کہ اس مجمع سے زیادہ صاحب علم
اور مہمان نواز صحبت مجہکو ہندوستان مین کبہی نہین ملی ہے یہہ چہاونی راجپوتانہ
کے فیلڈ فورس یعنی میدانی فوج کا ہیڈ کوارٹرس یعنی مسکن و مقام ہے -
سطح سمندر سے ۱۴۴۶ فیٹ بلند دہلی سے ۲۴۳ میل جنوب بمغرب مین آگرہ سے
۲۲۲ میل مغرب مین ساگر سے ۲۵۰ میل شمال مغرب مین نیمچ سے ۱۴۳ میل شمال مین کلکتہ
سے ۱۰۵۱ میل شمال مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۲۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ
۵۰ دقیقہ پر واقع ہے -

نیانگر یہہ قصبہ علاقہ میرواڑہ مین نصیرآباد اور جالور کے راستہ پر نصیرآباد
سے ۳۱ میل جنوب مغرب مین عرض بلد ۲۶ درجہ ۶ دقیقہ طول بلد ۷۴ درجہ ۵ دقیقہ
پر واقع ہے پختہ شہر پناہ اور بازار کشادہ اور باقاعدہ ہین اور تجارت بہت ہ[illegible]

اس قصبہ کو کرنل ڈکسن صاحب کمشنر اجمیر نے آباد کیا تہا۔

بیاور علاقہ میراڑہ مین یہہ اوونی نصیر آباد سے ۴۲ میل جنوب مغرب مین ایک وسیع گہاٹہ کے اندر واقع ہے وہان میرون کی ایک ہزار جوانون کی پلٹن رہتی ہے عمدہ عمارتون مین جیلخانہ ہے ۔ عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱۰ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۴ درجہ ۲۶ دقیقہ ۔

بہنای یا بنای بہنای کا قلعہ اور قصبہ نصیر آباد سے بوندی کے راستہ پر نصیر آباد سے ۲۰ میل جنوب مین اور بوندی سے ۷۰ میل شمال مغرب مین واقع ہین ۔ یہہ قلعہ بلند کہڑے خار دار پہاڑ کی چوٹی پر بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے یہان ایک راجہ راٹہوڑ خاندان مہاراجہ صاحب جودہپور سے ۔ مگر بہ تحت حکومت سرکار انگریزی ہے کہ حال مفصل اوسکا ضلع کے رئیسون کی تفصیل مین لکہا جاوے گا ۔ ہیبر صاحب نے لکہا ہے کہ قصبہ بہت بڑا ہے اوسمین دو عمدہ مندر ہین پرگنہ مین ۹۳ دیہات ہین اور ۲۷۲۴۰ کی آبادی ہے ۔ عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۳ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۴ درجہ ۵۰ دقیقہ ۔

مسعودہ یہہ قصبہ پرگنہ کا صدر ہے ۲۰۵۹۹ باشندون کی پرگنہ مین آبادی ہے شہر اجمیر سے ۳۰ میل جنوب مین واقع ہے عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۶ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۴ درجہ ۳۵ دقیقہ ۔

کیکڑی یہہ قصبہ پرگنہ کا صدر ہے قصبہ مین ۴۰۲۵ کی آبادی ہے بازار کشادہ اور شہر پناہ ہے اجمیر سے ۵۰ میل جنوب بامشرق مین اجمیر و بوندی کی سڑک پر واقع ہے عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۵ درجہ ۲۰ دقیقہ

سرہی نگر راستہ اجمیر و ٹونک پر اجمیر سے ۱۰ میل جنوب مشرق مین عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۲۷ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۴ درجہ ۵۲ دقیقہ۔

فہرست روساء ضلع اجمیر

راجہ دیوی سنگہ صاحب خلف چتر سنگہ صاحب راجپوت گوڑ جاگیردار راجگڑہ و کوٹہاج۔

شیخ المشائخ دیوان غیاث الدین علیخان صاحب خلف دیوان سراج الدین علیخان صاحب سجادہ نشین درگاہ خواجہ صاحب اس علاقہ کے اہل اسلام مین انکی عزت و بزرگی اول درجہ پر ہے اور پندرہ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر رکہتے ہین۔

نواب عبد الکریم خان صاحب خلف عنایت اللہ خان صاحب پٹہان عہد بادشاہی سے معزز ہین اور اب چہہ گانو کی جاگیر رکہتے ہین۔

راجہ بلونت سنگہ صاحب و راجہ بختاور سنگہ صاحب مہاراجہ کشن گڑہ کے خاندان مین ہین ان کے بزرگ روپنگر کے رئیس تہے مگر وہ تو ریاست کشنگڈہ مین شامل ہوگیا مرہٹون کے وقت سے گنگوانہ و اونطرہ و مگرہ کے جاگیردار ہین۔

میر عنایت اللہ شاہ خواجہ مودود چشتی کی اولاد مین ہین اور سجادہ نشین ہین محمد شاہ کے وقت مین جاگیر ملی تہی کہ اب تک ہے اور سیوم درجہ کے اونریری مجسٹریٹ ہین۔

میر نظام علی صاحب کا خاندان اصل مین متوطن کشنگڈہ تہا رشتہ داری خاندان نواب عبد الکریم خانصاحب کی وجہہ سے جاگیر حاصل ہوئی اور بود و باش

اجمیر کی اختیار کی۔
ٹہاکر گلاب سنگہ راجپوت گوڑ راجگان راجگڑہ کے خاندان سے ہین اور موضع بانگلیاواس کے باشندہ اور ارجن پورہ کے جاگیردار ہین۔
شالگرام صاحب جوتشی قدیم باشندہ جودہپور عملداری مرہٹہ مین یہان آکر جاگیر بانگلیاواس پائی تہی تب سے یہان رہتے ہین۔
گوسائین گوکل پوری صاحب عملداری مرہٹہ سے جاگیردار ہین۔
رائے سیٹہہ چاندمل صاحب اوسوال اصل مین خاندان مہاراجہ صاحب جودہپور سے راٹہوڑ راجپوت ہین مگر جین دہرم اختیار کر لینے سے سیٹہہ کہلاتے ہین بہت معزز دولتمند ہین انکے خاندان کا حال پنڈت مہاراج کشن صاحب نے تاریخ اجمیر مین بہت مفصل لکہا ہے۔
رائے سیٹہہ سمیرمل صاحب اوسوال اصل مین راجپوت چوہان خاندان سے ہین اوسیطرح جین دہرم کے سبب سے سیٹہہ کہلاتے ہین بہت معزز اور دولتمند ہین
قاضی امیرالدین صاحب و شفیع الدین صاحب خواجہ صاحب کی اولاد مین بہت معزز ہین۔
میر حفیظ علی صاحب و میر وزیر علی صاحب و میر محمد حسین صاحب خادمان درگاہ و جاگیردار ہین۔
نواب عبداللہ خان صاحب خلف حاجی محمد خان صاحب پٹہان اصل باشندہ نواح کابل و پشاور کے ہین منشی حاجی محمد خان صاحب نے جنرل جارج لارنس صاحب کے ساتہہ کابل کی لڑائی مین بڑی رفاقت کی تہی اور اونکے ساتہہ اس ملک مین آکر منشی ایجنسی

راجپوتانہ ہوئے تھے اخیر مین راج جودہپور کے دیوان ہوکر نوابی کا خطاب پایا اور ۱۰ نومبر ۱۸۶۷ء کو پشکر کے میلہ مین کسی دشمن کے ہاتھہ سے قتل ہوئے انکے سوا

۱۳ سید عبد الوہاب صاحب۔

۱۴ میر امام علی صاحب معروف پیرجی۔

۱۵ سیٹھہ سوبہاگ مل صاحب۔

۱۶ سیٹھہ فتح مل صاحب۔

۱۷ سیٹھہ موہن لال صاحب۔

۱۸ ٹہاکر ہرناتہہ سنگہ صاحب۔

۲۱ مہتہ رتن سنگہ صاحب۔

۲۲ سیٹھہ رام چندر صاحب۔

۲۳ سیٹھہ صاحب چند صاحب۔

اس ضلع کے معزز رئیس و جاگیردار اور بعض اون مین سے آنریری مجسٹریٹ ہین

مگرہ میرواڑہ کی تاریخ

مگرہ میرواڑہ وہ ملک ہے جسمین اب بیاور و ٹوڈگدہ کی تحصیلین ہین مگرہ اور میرواڑہ دونون لفظ پہاڑ کے معنی رکہتے ہین یعنی مگرہ تو خود بمعنی پہاڑ ہے اور میر و سنسکرت مین پہاڑ کو کہتے ہین اس وجہہ سے اس پہاڑی سرزمین کے باشندے میر کہلاتے ہین اور ان کی بود و باش کا ملک میرواڑہ نام سے مشہور ہے۔ پرتہی راج سے پیشتر اس ملک مین متفرق اقوام کے لوگ آباد تہے اون مین گوجر بکثرت تہے۔

پرتھی راج کی اولاد مین مینہ عورت کے شکم سے جودہ اور رالاکھن دو شخص پیدا ہوئے تھے
جب پرتھی راج کی سلطنت ختم ہوکر اہل اسلام کے متواتر حملون اور کشت و خون سے
ہندوستان مین امن نرہا جودہا اور رالاکھن کی اولاد نے اس دشوار گذار کوہستان
کو اپنا جائے پناہ قرار دیا اور جسقدر زیادہ ہوتی گئی ملک مین پہیلتی گئی اور چونکہ راجہ
کے خاندان سے تہی باشندگان کو محکوم اور مطیع کرتی رہی کہ آخرکار تمام ملک پر
متسلط ہوئی۔ سلطنت مغلیہ کا بہی اس ملک مین انتظام نہوا کیونکہ حکومت شاہی کی
کوئی نشانی پائی نہین جاتی اوس زمانہ کی نہ کوئی عمارت ہے نہ کسی کے پاس عطیہ شاہی
جاگیر ہے مثل قانونگویان وغیرہ کوئی قدیم عہدہ دار ہے مگر ہان ایسا ہوتا رہا ہے کہ جب
کسی طرف سے کسی فوج نے حملہ کیا اوسوقت اطاعت کر لی اور پہر متمرد ہوگئے اور
ملک ویران تہا کسی بادشاہ کو بہی اوسکے لینے اور خرچ کثیر اوسکے انتظام کے لئے گوارا
کرنے کی خواہش نہوئی اور یہہ لوگ اکثر گہاٹون سے نکلکر اور گرد نواح کے ملک
مین لوٹ مار کرکے ان پہاڑون مین پوشیدہ گذران کرتے رہے۔

اسیطرح جب مہاراجگان مارواڑ اور مرہٹون کی عملداری اجمیر مین ہوئی تب
بہی مگرہ محکوم و خراج گذار نہوا صرف اسقدر ہوا کہ جب جہانتک راج میواڑ کی فوج
نے دخل کیا اور وہین موجود رہی تب تک اونکا مقبوضہ ملک سمجہا گیا اور جب تک راج
مارواڑ کی فوج جہان رہی تب تک وہان اونکی عملداری متصور ہوئی۔ جب فوج
واپس گئی خود مختار ہوگئی اسیطرح جب راجگان راجگڈہ نے توجہ کی شام گڈہ وغیرہ
دیہات تحصیل بیاور اونکے تحت مین رہی مگر چونکہ اونہون نے شیام گڈہ مین مستحکم
قلعہ بنایا مہاراجگان مارواڑ و میواڑ کی نسبت اونکا حاکمانہ تسلط زیادہ رہا مگر جب

گوڑ بکمزور ہوئے وہ لوگ پہر خود سر ہوگئے۔ اونکے بعد اس علاقہ پر مسعودہ کے ٹہاکر
نے جو قریب تہا زور دیا تو وہ قابض ہوا چنانچہ قلعہ گوڑون پر ٹہاکر مسعودہ کا اب تک قبضہ
ہے تاہم وے اطاعت سے منحرف رہا کرتے تہے۔
جب ۱۸۱۸ع مین اجمیر مین انگریزی عملداری آئی تو ویلڈر صاحب نے مگرہ کے سرغنہ
اور سرگروہ آدمیون کو اجمیر مین بلاکر تسلی و تشفی دی اور امن و امان رکھنے کی فہمایش
کی مگر وہ باز نہ آئے تب سرکار کو واجب و مناسب نظر آیا کہ ان قزاقون کو سزا دین
اسلئے کرنل ٹوڈ صاحب نے اول مگرہ پر حملہ کرکے بمقام برساواڑہ قلعہ بنایا اور بالگوبند
جمعدار ڈلی اور رام رتن چوبدار کو وہان کا قلعدار مقرر کیا علی ہذا ابرار مین قلعہ تعمیر
کرکے تہانہ مقرر کیا برساواڑہ کا قلعہ اسیوجہہ سے ٹوڈگڑہ مشہور ہے لیکن چونکہ مہاراجگان
میواڑ و مارواڑ کے یہان کبہی کبہی عملداری ہوئی تہی اونہون نے اس ملک کے اجزا
اعظم پر دعوی کیا اور سرکار نے بلاتامل و خلاف مصلحت اونکے دعوی کو تسلیم کرلیا اسواسطے
چند دیہات پر انتظام انگریزی رہا اور باقی مین میواڑ و مارواڑ کی ریاستون کا تعین
علیحدہ علیحدہ سرکارون کی عملداری سے انواع قباحتین پیدا ہوئین وحشی صفت باشندون
نے پہر سرکشی کی میرون کی حکومت کا دعوی کرنا سہل تہا مگر اونکو محکوم کرنا بہت مشکل
تہا بغیر ایک زبردست سرکار یعنی سرکار انگریزی کے اونکا مطیع ہونا غیر ممکن تہا پس ان
سے اونکا کچھہ انتظام نہوسکا آخرکار اونکا ایک گروہ اپنی قدیم عادت کے بموجب چہاونی
نصیرآباد سے مویشی گہیر لیگیا اور گرد نواح کے ملک مین بدستور غارتگری شروع کی
تب سرکار کو اونکے قرار واقعی انتظام پر توجہہ ہوئی۔ سنہ ۱۸۲۱ء مین تین طرف سے مگرہ
مین فوج داخل ہوئی۔ ایک مسعودہ کی طرف سے۔ دوسری کہروہ کی طرف سے۔ تیسری

ٹوڈگڈہ سے ۔ چونکہ مسعودہ کاٹھاکر بھی اونکی زیادتی سے عاجز تھا اوس نے سرکار کی مدد کی ۔ جون ہی توپ چلی اور قتل شروع ہوا ان بدمعاشون کو سرکاری فوج کے مقابلہ کی تاب کہان تھی فوراً اطاعت پذیر ہو گئے ۔ ایک دفعہ پھر بھی سرکار نے روسار مارواڑ و میواڑ سے تحریک کی کہ اگر اس ملک کو اپنا سمجھتے ہین تو انتظام کامل کرنے کے کفیل ہون مگر اونمین اتنی طاقت کہان تھی پندرہ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ خرچ کا سرکار انگریزی کو دینا قبول کر کے انتظام سے سبکدوش ہوئے ۔

اگرچہ مہارانا صاحب اودے پور اس بندوبست سے ناراض تھے مگر مجبوراً اونہون نے پرگنات ٹوڈگڈہ سارو تھہ و دیوایر جنکے دیہات کی تفصیل آئندہ لکھی جاویگی دس برس کیواسطے سرکار انگریزی مین مفوض کئے اگرچہ انتظام ملک مین سرکار انگریزی کا زیادہ خرچ ہوا مگر اونکی ناراضگی کے خیال سے سرکار نے افزونی خرچ کا مطالبہ نکیا اس قرارداد پر راج میواڑ سے کوئی عہدنامہ منضبط ہوا نہین معلوم ہوتا ہے ۔

دربار مارواڑ سے بموجب عہدنامہ مندرجہ ذیل دیہات پرگنہ چانگ و کوٹ کرانہ آٹھہ سال کیواسطے مفوض ہوئے ۔

عہدنامہ دربار مارواڑ بابت دیہات میرواڑہ علاقہ مارواڑ

اگرچہ دربار کو باطمینان کلی معلوم ہے کہ میرواڑہ مین پولیس کی جمعیت مستعد رکھکر وہان کی کل وارداتون کے جوابدہ ہو سکتے ہین مگر سرکار انگریزی کو خوش رکھنے کی ہمیشہ خواہش ہے اور اونکو اوس ملک کے عمدہ انتظام کیواسطے اپنا شریک تجارتی کرنا منظور ہے اسلیئے حسب ایما مسٹر ویلڈر صاحب جو فوج اس مراد سے بھرتی ہوتی ہے اوسکے

مصارون کیواسطے آٹھہ برس تک پندرہ ہزار روپیہ سالانہ ادا کرتے رہین گے اور
دیہات چانک وچپتیاڑ خالصہ مارواڑ جنہین سرکشان کیواسطے فوج انگریزی متعین
ہوئی تھی اور راج سے اوس فوج کی امداد مین ٹھاکر متعین ہوئے تھے میعاد مذکورہ
بالا کیواسطے سپرد کیے جاوین گے مگر آمدنی کا حساب لینے کیواسطے اس سرکار کا ایک
مختار رہنے کی اجازت ہو اور جسقدر تحصیل ہو اوسمین زر مندرجہ بالا محسوب ہو۔
اختتام میعاد پر اداے زر مذکور موقوف کیا جاوے گا اور دیہات واپس دئے
جاوینگے مورخہ ۴ - رجب سنہ ۱۲۳۹ ہجری۔
دستخط بیاس صورت رام۔ جواب بجانب صاحب پولیٹیکل ایجنٹ دیہات میرواڑہ عملہ
مارواڑ سے کہ مفوض ہوئے ہین جو تحصیل ہو گی پندرہ ہزار روپیہ مین محسوب ہوگی
اور آٹھہ برس کے بعد دیہات پھر اہلکاران راج مارواڑ کو سپرد کر دئے جاوین
گے اور مطالبہ موقوف ہوگا مورخہ ۵ - مارچ سنہ ۱۸۲۴ع مطابق پھاگن شدی ۵ سمت ۱۸۸۰
دستخط صاحب پولیٹیکل ایجنٹ اسیطرح مسعودہ اور کہروہ کے ٹھاکرون نے بعض
دیہات کے نصف اور بعض کی چہارم آمدنی اخراجات انتظام کیواسطے دینا
منظور کرکے دیہات مذکور سرکار انگریزی کے حوالہ کئے۔
سرکار نے اپنی حکومت مستحکم کی کرنل ہال صاحب سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے اور بیاور
مین پوربیون کی پلٹن متعین ہو کر مختصر چھاونی ڈالی گئی وٹوڈگڈہ وساروٹ وبیاور
مین تحصیلین اور جابجا تھانجات مقرر کئے گئے۔ ابھی چھ مہینے نہین گذرے تھے
کہ جھاگ مین تھانہ دار مع چند سپاہیون کے قتل ہوا اور موضع بوروا مین جو سرکاری
چپراسی تعینات تھا مارا گیا کہتے ہین کہ اس مفسدہ کی بنیاد تھانہ کے کسی سپاہی کی

بدچلنی سے تہی کہ باعث اشتعال طبع ہوئی پہر تو تمام گرہ مین فساد ہوگیا مگر جلد ہی چند
مقامات پر سرکوبی کرنے سے فرو ہوگیا بہوپ جی ہتون کا خان کہ مفسدون کا سرگروہ
تہا قتل ہوا اور اوسکا بیٹا لکہا خان گرفتار ہوکر دایم الحبس کیا گیا۔ پیشتر فوج کی چہاونی
کوہ چانگ کے نیچے تہی اس مفسدہ مین خوف رہا کہ شاید بدمعاش باندہی ہو نقصان
پہونچا دین مفسدہ فرو ہونے کے بعد ہال صاحب نے دوسری جگہہ چہاونی مقرر کی
اور پلٹن مین جو جگہہ خالی ہوتی گئی ادسپر میر لوگ باشندگان ملک بہرتی ہوتے
گئے کہ اخیر مین کل پلٹن میرون کی ہوگئی اس ذریعہ سے جو لوگ مشہور غارتگر ڈاکو
تہے صاحب فن و معتمد و ہوشیار سپاہی ہوگئے اور اونکے ساتہہ کل ملک کے لوگ
محنت پیشہ اور صلح شعار ہوگئے باشندگان ملک نے غارتگری و چوری ترک کرکے
زراعت و تجارت و نوکری اختیار کرلی اور ہال صاحب و ڈکسن صاحب کی کوشش و
توجہہ سے ملک مین بڑی رونق و ترقی ہوئی اور آمدنی مین ہی بہت اضافہ ہوا ہال صاحب
اس ملک مین چودہ برس تک بڑی نیکنامی سے رہے ہین۔
اس عرصہ مین دیہات مفوضہ دربار میواڑ کی میعاد منقضی ہوئی تو مہارانا صاحب
نے ترقی ملک سے بہت خوش اور آمدنی سے متمتع ہوکر ۱۸۲۳ء مین عہدنامہ ذیل
از سر نو منضبط کیا۔

عہدنامہ دربار میواڑ بابت دیہات میرواڑہ متعلقہ میواڑ

اقرارنامہ فیمابین لفٹننٹ کرنل لوکٹ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ منجانب
آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی مہتا شیر سنگہ پردہان و شیام ناتہہ بیرو مہت و رایے

چونکہ جی الال وکلا سرکار اودے پور درباب جاری رہنے قبضہ سرکار انگریزی کے راج اودے پور کے اوس حصہ پر جو ملک مگرہ و میرواڑہ مین داخل ہے بمیعاد آٹھہ سال آیندہ ابتدا ۱۲ - مئی سنہ ۱۸۳۲ع لغایت ۱۲ - مئی سنہ ۱۸۴۰ع بتاریخ ۶ - مارچ سنہ ۱۸۳۲ع مقام بیاور مین بمنظوری جانبین منضبط ہوا -

اوّل - مگرہ میرواڑہ کے حصہ متعلقہ راج اودے پور کے دیہات مین سررشتہ انتظام جو جاری ہے میعاد آٹھہ برس آیندہ مذکورہ بالا تک بدستور جاری رہیگا

دوم - جو کہ اس بندوبست مین سرکار انگریزی کا خرچ کثیر ہوتا ہے اور راج اودے پور کو اوس سے بہت فائدہ ہوتا ہے اسواسطے یہہ امر مشروط و مقرر ہوا کہ علاوہ پندرہ ہزار روپیہ کی جو ادا سے مصارف چھاونی بیاور کے واسطے سال بسال ادا ہوتے رہے ہین دربار اودے پور سرکار انگریزی کو پانچہزار روپیہ سالانہ اور دیتا رہیگا یعنی کل بیس ہزار روپیہ ادا ہوتے رہینگے اخراجات تحصیل مالگذاری آٹھہ سال آیندہ بہی اسمین داخل ہونگے -

سیوم - دو متصدی ہمیشہ میجر ہال صاحب کے ساتھہ رہین اور رپوٹ تحصیل دیہات اودے پور واقع میرواڑہ کی پرتال کیا کرینگے اور متصدیان مذکور تحصیل دیہات مذکور کا حساب سرکار انگریزی کے حساب سے مقابلہ و مطابقت سے تیار کیا کرینگے -

چہارم - اس اقرارنامہ کی ایک نقل بعد حصول منظوری امیر عظام نواب گورنر جنرل صاحب کے دربار اودے پور کو دیجاویگی -

علی ہذا انقضاء میعاد سابقہ پر راج جودہ پور سے عہدنامہ ذیل منعقد ہوا -

عہدنامہ سرکار جودہ پور بابت دیہات میرواڑہ مملوکہ مارواڑ

ازانجاکہ دربار نے بنظر تعمیل منشاء سرکار انگریزی اور صلاح و ایماء اونکے قایم مقام مسٹر ویلڈر صاحب کی اوس فوج کے مصارف کیواسطے جو ضلع میرواڑہ مین امن و رعایت محفوظ رکہنے کیواسطے جدید بہرتی ہوئی تہی سابقاً مبلغ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ دینے کا اقرار کیا تہا اور چانگ و چتیاڑ وغیرہ دیہات علاقہ مارواڑ جمین فوج انگریزی سزادہی کے واسطے متعین ہوئی تہی اور راوسکی مدد کیواسطے راج کے ٹہاکر بہیجے گئے تہے میعاد آٹہہ سال کیواسطے سرکار انگریزی کو سپرد کئے گئے تہے اور یہہ شرط تہی کہ اس سرکار کے ایک معتمد مختار کو حساب آمدنی دیہات مذکور کے معائنہ و پرتال کے واسطے رہنے کی اجازت ہو اور مطالبہ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ سے آمدنی دیہات منہا ہوا کرے اور انقضاء میعاد پر مطالبہ موقوف اور دیہات واپس ہوجاوین۔

ازانجاکہ اقرارنامہ مذکور کی میعاد پہاگن بدی ۵ سمت ۱۸۸۵ مطابق ۳۔ رجب ۱۲۴۴ھ کو ختم ہوئی اسواسطے باتباع ارشاد سرکار انگریزی اور خواہش میجر الویس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان کے کہ اونکے اسسٹنٹ لفٹنٹ ہنری ٹریولین صاحب کی معرفت ظاہر ہوئے ہین اب دربار مارواڑ عہد کرتا ہے کہ مصارف فوج مذکور کے واسطے مبلغ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ نو برس آیندہ تک بدستور ادا کرتے رہین گے اور نو برس تک چانگ چیتاڑ وغیرہ دیہات بشرایط سابق پہاگن بدی ۶ سمت ۱۸۸۸ مطابق ۵۔ رجب ۱۲۴۷ سے سرکار انگریزی کے تحت مین رہینگے۔

علاوہ اسکے سرکار انگریزی اور دربار کے درمیان جو اتحاد ہے اوسکی افزونی کی

خواہش سے دربار یہہ بہی عہد کرتا ہے کہ سرکار موصوف کی خواہش کے بموجب کاتک شدی ۲ سمت ۱۹۰۹ مطابق ۲۹ جمادی الثانی ۱۲۵۸ ہجری سے انتہاے میعاد دیہات مذکورہ بالا تک بموجب شرایط متعلقہ چانک وجیتاڑ و دیگر دیہات سرکار انگریزی کو سپرد کئے جاویںگے - میعاد مذکور کے انقضا پر مطالبہ سالانہ و پٹہ دیہات سابق وحال مقبوضہ سرکار انگریزی کا عملدرآمد موقوف ہوگا اور کل دیہات دربار کو واپس ہونگے - مورخہ کاتک شدی ۲ سمت ۱۹۰۹ مطابق ۲۹ - جمادی الثانی ۱۲۵۸ ہجری و ۲۳ - اکتوبر ۱۸۵۲ع -

راتریہ - مادڑمہ - رال - وتال - بھگورہ - کروارہ - چرچی کاگڈہ

جواب منجانب لفٹنٹ ٹرولین صاحب بہادر اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

جو دیہات میرواڑہ متعلقہ مارواڑ بہتری انتظام ملک میرواڑہ کیواسطے بمیعاد آٹھہ سال اس شرط پر سرکار انگریزی کو مفوض ہوئے تہے کہ اونکی آمدنی مطالبہ تعدادی پندرہ ہزار روپیہ سالانہ سے منہا ہوتی رہے اب وہ میعاد منقضی ہوئی اور سپرد زمانہ ثانی نو برس آیندہ کیواسطے ازسرنو مرتب ہوکر سات گانو دیگر اوسی میعاد کیواسطے اور اونہیں شرایط پر کاتک شدی ۲ سمت ۱۸۹۲ سے سرکار کو مفوض ہوئے ان سات دیہات کی میعاد بہی چانک وجیتاڑ وغیرہ دیہات میرواڑہ متعلقہ مارواڑ کے ساتہہ ختم ہوگی ان دیہات کی جمع کا حساب بہی اوسیطرح دیا جائیگا جیسے دیگر دیہات کا - اور تاریخ مذکورہ سے نو برس منقضی ہونے پر دیہات مفوضہ سابق وحال اہالیان راج جودہپور کو واپس دیئے جاوینگے اور مطالبہ موقوف ہوگا - مورخہ کاتک بدی ۲ سمت ۱۸۹۲ مطابق

۲۳ - اکتوبر ۱۸۳۵ء - دستخط ایچ ڈبلیو ٹرولین صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل
بعد ازان دربار میواڑ نے ۱۸۴۳ء مین تا خوشی سرکار انگریزی اس ملک کے سرکار
انگریزی کے تحت مین رہنے کی رضامندی ظاہر کی اور دربار جودہ پور نے سات دیہات
مفوضہ جدید واپس لیکر باقیماندہ دیہات کا جب تک سرکار انگریزی مناسب سمجھے بدستور
بہ تحت انتظام انگریزی رکھنا منظور کیا۔

۱۸۴۷ء مین اسباب مین سعی کی گئی کہ جودہ پور اور میواڑ کے دیہات واقع میرواڑہ
ہمیشہ کیواسطے علاقہ انگریزی مین شامل کیے جاوین مہارانا صاحب نے اپنے دیہات
کا انتقال اس شرط پر منظور کیا کہ اضلاع جاود و نیمچ و جیرن وغیرہ جو مہاراجہ صاحب
سیندھیہ نے بعوض مصارف گوالیار کنٹنجنٹ سرکار انگریزی کو دیدیے تھے اور
اور جنکی واپسی کے استحقاق کا مہارانا صاحب بموجب قلم ۲ عہدنامہ ۱۸۱۸ء کے خیال
رکھتے تھے استمرار مین دیے جاوین - مگر مہارانا صاحب کی حکومت ایسی لوچ اور ظالم
تھی کہ دیگر ملک اونکے تحت مین چھوڑنا خلاف مصلحت متصور ہوا اور دربار جودھپور
سے بھی کوئی امر قطعی طے نہوا - اس غیر متعین حالت مین میواڑ و مارواڑ کے دیہات
واقع میرواڑہ انتظام انگریزی مین چلے آتے ہین اور اونکی ملکیت کی تفصیل یہہ ہے

تفصیل ملکیت دیہات مگرہ و میرواڑہ

نام مالک	تعداد دیہات متعلقہ تحصیل بیاور	دیہات متعلقہ تحصیل کوٹگڑھ	میزان کل دیہات	تعداد جمع
سرکار انگریزی	۱۷۸ ۵/۹	۲۳	۲۰۱ ۵/۹	[illegible]

نام مالک	تعداد دیہات متعلقہ تحصیل بیاور	دیہات متعلقہ تحصیل ٹوڈگڈھ	میزان کل دیہات	تعداد جمع
سرکار انگریزی				
دربار میواڑ	۳۷ ½	۶۱	۹۸ ½	[illegible]
دربار مارواڑ	۲۰	۴	۲۴	[illegible]
ٹھاکر سعودہ	۲ ۵/۶	۰	۲ ۵/۶	[illegible]
ٹھاکر کھروہ	۱ ۵/۶	۰	۱ ۵/۶	[illegible]
میزان	۲۴۱	۸۸	۳۲۹	[illegible]

ان دیہات کی دوسری تفصیل

سرکار انگریزی	دربار میواڑ	دربار مارواڑ عن سالم	ٹھاکر سعودہ	ٹھاکر کھروہ
۲۰۱ ۵/۶	۹۸ ½	۲۴	۲ ۵/۶	۱ ۵/۶
سالم ۱۹۲، نصف ۱۶	سالم ۹۴، نصف ۹ = ۴.۵		نصف ۵ = ۲.۵، ایک ثلث ۱ = ½	چہارم ۲ = ½، نصف ۲ = ۱
تین چہارم ۲ = ۱ ½، ایک ثلث ۱ = ½				ایک ثلث ۱ = ½

اس میں سے انگریزی حصہ کا رقبہ ۲۸۲ مربع میل اور راودے پور کا ۵ ۳۰ مربع میل اور جودہ پور ۷۶ مربع میل اور کل ملک کا مع دیہات ٹھاکران سعودہ و کھروہ ۶۲۷ مربع میل ہے۔

یہہ ملک قدیم سے سرکش و شریر مشہور ہے دو سو برس گذرے کہ جب مہاراجہ سوائی

جے سنگہ صاحب رئیس جے پور نے بھی بصلاح صوبہ دار اجمیر اس ملک پر چڑہائی کر کے موضع چانگ اور جہاگ جو بڑے نامور مقام تھے فتح کر لیئے تھے - لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد جب مہاراجہ صاحب کی فوج چلی گئی تہانہ دار کو نکالدیا اسیطرح نواب امیر خان صاحب نے ایک دفعہ یورش کی تھی کہ ناکامیاب واپس گئے تھے - تیسرے جب راجہ اودے بھان ٹھاکر بہنار کو رام بہاؤ صوبہ دار اجمیر نے گرفتار کیا تھا شیام گڈہ والون نے مع چند سوار اجمیر مین آکر کسی موقع سے رام بہاؤ کو پکڑ لیا اور اپنے وطن مین لیجا کر بمقام جہاگ قید کر دیا - اور جب اودے بھان رہا ہو گیا تب رہائی دی لیکن رام بہاؤ اس گستاخی کو نہ بہولا - ۱۸۱۲ع مین اوس نے فوج کشی کر کے شیام گڈہ خوب تاراج کیا اور ایسا قتل عام کیا کہ اوسکی یادگار مین ابتک شیام گڈہ مین پختہ چبوترے بکثرت موجود ہین لیکن جب تھوڑے عرصہ مین شیام گڈہ والون کی کمک جہاگ لولوہ وغیرہ دیہات سے پہونچی تو رام بہاؤ کو انجام کار واپس آنا پڑا - اگرچہ اس ملک کا مشرقی حصہ متعلق میواڑ اور مغربی متعلق مارواڑ متصور ہوتا رہا ہی مگر ٹھاکران تال ولسانی وبدنور - دیوگڈہ وبگڑی علاقہ مارواڑ کے مگرہ کے چارون طرف محیط تھے اور اپنے ملحقہ دیہات سے بطور نشان سرداری دس پانچ روپیہ سال یا خرگوش یا بکرہ یا راس نرگائو بشرح مختلف لیا کرتے تھے مگر ٹھاکران مذکور یہان کے بعض سرکش ومعزز لوگون کو بھی بطور دعوت کچھ نقد وجنس دیتے تھے -

اس ملک مین متعدد قومین آباد ہین - چوہان مینون کی کثرت ہے اونکے فروعات چیتا - برہڑ باراوت - میر کا ٹھاٹ - میرات گوڑات - ہین -

دراصل اس قوم کا مورث اعلےٰ پرتھی راج چوہان راجہ اجمیر تھا اوس نے مینہ قوم کی

ایک عورت خانہ انداز کی تہی اوسکے بطن سے جودہ اور لاکہن دو پسر پیدا ہوسے
لاکہن کی اولاد توسروہی کی جانب پہیل گئی اور جودہ کی اولاد نے اس گرہ کو اپنا
قیام گاہ بنایا مشہور ہے کہ جودہ چانگ مین رہا کرتا تہا اوسکے دو پسر ہوئے انکا
جسکو چیتا کہتے ہین اور ایک جسکو بڑر کہتے ہین چیتا کی اولاد نے چانگ کے علاقہ
مین شیام گڈہ - جہاگ - ہتون - بوردہ - کوکڑا بلی - کورٹ - کرانہ - دیہات آباد
کیئے - بابرشاہ کے عہد مین چیتا کی اولاد مین گورا اور ہرراج دو بہائی تہے انکو
مارواڑ کے راجہ سے ملک چہین لینے کا خوف تہا - اسواسطے دربار شاہی کے کسی
امیر کے ذریعہ سے مذہب اسلام قبول کرکے فرمان شاہی مشعر عطاے مگرہ و میراث
حاصل کیا اور دربار شاہی سے قانونگو و قاضی متعین کرائے اور بذریعہ صوبہ دار
اجمیر اس ملک پر قبضہ پایا مگر گورا نے اپنا مذہب بدستور رکہا اور مذہب اسلام جو
اختیار کیا تہا ترک کردیا چنانچہ اوسکی اولاد ابتک اپنے ہی مذہب مین ہے اور
ہرراج مسلمان ہوگیا اوس نے اپنی اولاد مین خطنہ وغیرہ کا رواج جاری کیا
ہرراج کا نام کاٹہا مشہور ہوا اسکی وجہہ یہہ بیان کرتے ہین کہ جب دہلی مین حصول
ملک کے واسطے گیا تہا بادشاہ کی خدمت مین اوسکی پاسبانی کی نوکری تہی اتفاقیہ
بارش بکثرت ہوئی جہان اوسکا پہرہ تہا پانی پرنالہ کا زور سے گرتا تہا اور ہرراج
بدستور نوکری پر عین بارش مین حاضر رہا بادشاہ نے اوسکو ایسی سخت حالت مین
نوکری پر مستعد دیکہکر گرہ کی زبان مین فرمایا کہ بہت کاٹہا یعنی سخت آدمی ہے -
سمجہنا چاہیئے کہ مسمی میرا ہرراج کاٹہا اور گورا دونون کا دادا تہا اوسکے نام پر دونو
کی اولاد میرات مشہور ہے مگر اس خصوصیت سے کہ ہرراج کاٹہا کی اولاد میرات

کاٹہات اور گوڑا کی اولاد میرات گوڑات - اگرچہ ان سبکا مورث ہندو تہا مگر اوسکی اولاد مدت دراز تک کوہستان مین وحشیانہ بود و باش رکہکر اپنا مذہب بہول گئے اور گوشت و شراب وغیرہ ہر قسم کی چیزین کہانے سے حلال و حرام کا کچہہ تمیز نہ رہا گوڑا دہرراج مسلمان ہوکر اپنے ملک مین آئے تب ذات سے خارج ہونا یا داخل ہونا انکے نزدیک یکسان تہا اسواسطے گوڑا کی اولاد بدستور برادری مین شامل رہے اور ہرراج کی اولاد نے صرف اجراء رسم ختنہ سے نشان مسلمانی قایم کیا مگر کہانا پینا شادی بیاہ وغیرہ بدستور جاری رہا - اس زمانہ مین البتہ اہل اسلام کی آمد شد و صحبت سے مسلمانی طریقہ ان لوگون مین جاری ہوتا جاتا ہے تاہم اکثر قدیمی رسمین جاری ہین مگر اب یہہ چارون قومین یعنی چیتا برڑا کاٹہات اور گوڑات فی الجملہ مسلمان ہین -

نقشہ جاگیرات ضلع اجمیر

نمبر	قسم جاگیر	نام جاگیر	تعداد دیہات	اوسط آمدنی سالانہ
۱	مکانات مذہبی	درگاہ خواجہ معین الدین چشتی	[illegible]	[illegible]
		متعلقہ عہدہ داران درگاہ	[illegible]	[illegible]
		پیرزادگان درگاہ خواجہ صاحب	[illegible]	[illegible]
۲	ایضاً	درگاہ میران صاحب	[illegible]	[illegible]
۳	ایضاً	چلہ پیر دستگیر	یک	[illegible]
۴	ایضاً	چہتری سرجی راو	[illegible]	[illegible]
۵	ایضاً	سندر سری ناتہہ دوارہ	یک	[illegible]

نمبر	قسم جاگیر	نام جاگیر	تعداد دیہات	اوسط آمدنی سالانہ
۱۹	ایضاً	جاگیرداران سوراجھڑی	یک	اعـ ما مـ ۔ ۔
۲۰	ایضاً	جاگیرداران نصف ماندلہ	یک	الـ لالہ للعـ ۔ ۔
۲۱	ایضاً	جاگیرداران ہاتہی کھیڑہ	یک	مما ـ
		میزان درجہ دوم	ے	ممـ صالـ ۔ ۔
		میزان ہر دو درجہ	لعـ	للہ سالالعـ ۔ ۔
۲۲	متعلق عبادت	خادمان درگاہ خواجہ صاحب	سے	صـ ما صـ ۔ ۔
۲۳	ایضاً	برہمنان بستی کلان پشکر	یک	الـ صمار ۔ ۔
۲۴	ایضاً	برہمنان بستی خورد پشکر	یک	صمالعـ
		میزان	صہ	ممـ اللعـ ۔ ۔
		میزان کل	لعـ	للعـ امما ـ
			سالم ے مشترکہ ـ	

استمرار داران

اجمیر کے ضلع مین ایک گروہ روساء ملک مستحقان حقیت اراضی استمرار دار نام سے مشہور ہے اوسمین دو قوم کے لوگ ہین اول راجپوت دوم چارن کہ وے بہی مثل پروہتون کے و بہاٹون کے راجپوتون کے مذہبی متعلقین مین سے ہین - راجپوتون مین صرف چار قسم کے استمرار دار ہین - گوڑ - راٹہور جودہ - سیسودیہ - چوہان بینہ - مغلیہ سلطنت کے زمانہ مین یہہ رئیس بہی مثل جودہ پور و جے پور وغیرہ بڑے رئیسون کے

بادشاہون کی حاضرباشی ونوکری کیاکرتے تہے اور جب اس علاقہ مین مہاراجہ صاحب
جودہ پور کی عملداری ہوئی مثل دیگر جاگیرداران مارواڑ اونکی نوکری کرتے رہے کچھہ
مدت بعد نوکری کی ضرورت متصور نہوکر اونکے ذمہ محصول بطور خراج بالعوض نوکری
وقتاً فوقتاً لگایا گیا چنانچہ مہاراجہ بجے سنگہ صاحب نے ۱۸۱۸ء مین ٹہاکر دیولیہ سے
اعمار ـــ ،، سال مالگذاری کالینا مقرر کرکے سند لکہدی تہی۔
جب سمت ۱۸۴۶ مطابق ۱۷۸۹ء مین اجمیر مین مرہٹون کی عملداری ہوئی تو اونہون
نے ان سب رئیسون سے کہ اونکے حقوق بنام نہاد زمینداری وتعلقہ داری دفتر راز
مین لکہی جاتی تہی مالگذاری لینی شروع کی۔
سمت ۱۸۶۶ مطابق ۱۸۰۹ء مین گمان راو صوبہ دار اجمیر نے ایک رقم فوج خرچ کی نام
سے ہر استمراردار پر لگادی مگر یہہ نہین ظاہر ہوتا کہ اصل جمع یا فوج خرچ کی تشخیص دیہات
یا علاقہ وار کسی حساب سے ہوئی ہو۔
عملداری انگریزی آئی تب جمع وفوج خرچ مقررہ سابقہ مین نو روپیہ فیصدی کی کمی ہوکر
باقی روپیہ سکہ انگریزی قایم ہوا کہ ۱۸۲۲ء مین فوج خرچ کی رقم بتعداد ـــ ،، سال
معاف ہوسکے اور اصلی جمع بدستور جاری رہی کہ اب تک وصول ہوتی ہے اب ان
استمرارداران کی تعداد دیہات ورقبہ ومالگذاری وکل آمدنی حسب تفصیل ذیل ہے

تعداد مالگذاری	تعداد کل آمدنی	رقبہ بگہون مین	تعداد دیہات	نام قوم	تعداد استمرارداران
[illegible] ۶ پائی	[illegible]	۳۷۵۰	یک	گوڑ	۱
[illegible] ۶ پائی	[illegible]	۷۱۹۸۴۹	[illegible]	راٹہوڑ	۵۸
[illegible]	[illegible]	۷۶۶۰۴	[illegible]	سیسودیہ	۲
[illegible] ۶ پائی	[illegible]	۱۸۵۴۰	[illegible]	چوہان مینہ	۴
[illegible] ۹ ۶ پائی	[illegible]	۸۰۰	یک	چارن	۱
[illegible]	[illegible]	۸۱۹۵۴۳	[illegible]		

آغاز عملداری سے ہے یہہ لوگ بلفظ استمرار دار مشہور ہین اور یہہ امر واجبی تہا کیونکہ حکام مرہٹہ کی اخیر عملداری مین اونکی جمع مستقل مقرر ہو چکی تہی اونکو استمراردار قبول کیا جاتا۔ مگر ویلڈر صاحب کی تحقیقات مین اونکے عام استحقاق استمرار داری کو قبول نہین کیا گیا صرف راجہ صاحب بہنائی اور ٹہاکر صاحب ساور استمراردار لکہے گئے تہے اور باقی لوگون کی نسبت تجویز ہوئی کہ تعلقہ دار کہلاوین اور بعد دس سال کے نصفی آمدنی پر بندوبست ہوا کرے۔ پہر ۱۸۴۰ع مین راجہ صاحب بہنائی اور ٹہاکر صاحب ساور کی نسبت جو تجویز سابق مین ہوئی تہی غلطی پر مبنی قرار پاکر اونکی استمرار بہی صرف تاحیات رکہی گئی۔ چنانچہ ٹہاکر مادہو سنگہ صاحب ساور والہ کا انتقال ہوا تو تشخیص جدید عمل مین آئی۔ مگر راجہ زورآور سنگہ صاحب بہنائی والہ کے انتقال پر کچہہ بازپرس نہوئی۔ اور اسیطرح دیگر ٹہاکرون کی نسبت کچہہ تجویز نہوئی۔ اب تہوڑا عرصہ گذرا کہ ڈیلو ڈسمر صاحب ڈپٹی کمشنر کے وقت مین اتفاقیہ کاغذات سابقہ کے دیکہنے سے کل غلطیان بخوبی ظاہر ہوئین اور بہت بحث و تحقیقات کے بعد سرکار نے براہ فیاضی و

روسا پرموری سب کو بلقلم استمرار دار مقرر کردیا - اور تاریخ ۲۳ - مارچ ۱۸۷۳ء بمقام اجمیر سر ٹلیال صاحب بہادر قایم مقام چیف کمشنر نے عالیشان دربار منعقد کرکے سبکو سندین عطا کین - اوس سند کی نقل یہہ ہے -

نقل سند استمرار داران ضلع اجمیر

آپکے علاقون مین جمع بڑہانیکا سرکار انگریزی کو اختیار تہا اوسکو جناب نواب مستطاب معلے القاب گورنر جنرل صاحب بہادر نے باجلاس کونسل مہربانی کرکے چہوڑ دیا اور جو جمع اب ہے اوسکو براے دوام پختہ کردیا ہے - بنا بر آن یہہ سند آپ کو واسطے اظہار اون شرطون کے دیجاتی ہے جنکی تعمیل و تکمیل بکمال صداقت و اعتقاد بجانب آقا نعمت آپ کے اور آپ کے وارثان و جانشینان کیطرف سے ہونے کی غرض سے یہہ رعایت کی گئی ہے -

اول شرط اس سند کے اخیر مین فہرست ہے اوسمین لکہے ہوئے استمرار داران موجودہ حال و متصرف دیہات کو لازم ہے کہ جناب فیض مآب ملکہ معظمہ وکٹوریہ صاحبہ اور اونکے وارث و جانشینون کی خدمت مین بہ اعتقاد و خیر اندیشی بجانب آقا نعمت ہمیشہ ثابت قدم رہین اور بطور لازمہ اس خیر اندیشی و اعتقاد کے جو کام اون سے لیا جاوے وہ سب کیا کرینگے اگر اس شرط کے ایفا و کامل مین کسیطرح کا شبہہ پیدا ہو تو جو کچہہ فیصلہ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل تجویز فرماوین قطعی ہوگا -

دوسری شرط آپ کے علاقہ کے جو گانو فہرست مین نام وار لکہے ہین اونکی

جمع جواب مقرر ہے وہ آپ کو سال بسال اداکرنی پڑیگی اور اس جمع کا روپیہ اون قسطون کے بموجب اور اون تاریخون پر جو فہرست مین لکھی ہوئی ہین دینا ہوگا۔

تیسری شرط کوئی نہر یا کوان جو سرکار کی لاگت سے بنا ہو یا جاری ہوا اور اوس سے آپ کے علاقہ کے کسی حصہ کو پانی دیا جاوے تو خرچ آب پاشی جو سرکار حسب حصہ مقرر کرے وہ جمع مندرجۂ بالا کے علاوہ دینا پڑیگا۔

چوتھی شرط آپ کے علاقہ مین کوئی کان برآمد ہو تو آپ کو فوراً اطلاع دینی پڑیگی اور علاوہ جمع مقررہ کے حق سرکاری جو سرکار سے مقرر ہو وہ اداکرنا پڑیگا مگر یہہ حق اصل منافع کے نصف سے زیادہ کبھی نہوگا۔

پانچوین شرط آپ کو اپنے علاقہ کے مقررہ سالانہ جمع کے سوا ضلع کی بہتری اور ترقی کام مدارس یا پولیس یا دیگر کامون کے واسطے اوسی حساب اور قاعدہ سے روپیہ دینا ہوگا جو سرکار بحساب رسدی مقرر کرے۔

چھٹی شرط جسکے پیچھے آپ متبنیٰ وسند نشین ہون اوسکے اہل قبیلہ مین سے رشتہ داران مفصلہ ذیل کیواسطے جو زندہ رہین آپ کو حسب قاعدہ خاندان معاش کا بندوبست مناسب کرنا پڑیگا اور جو اوس معاش کی نسبت کچھ جھگڑا پیدا ہو تو چیف کمشنر صاحب بہادر یا کسی اور با اختیار افسر کے جو اجمیر کے ضلع کا انتظام کرتا ہو۔ حکم کی تعمیل کرنی پڑیگی اور رشتہ داران اہل قبیلہ یہہ ہین ۔ دادا دادی ناباپ بدہوا بھائی بہن حقیقی یا متبنیٰ بیٹی یا بیٹیان بھتیجی بھتیجیان پوتی پوتیان۔

ساتوین شرط جو استمرار دار متبنیٰ ہو کر سند نشین ہوگا اوسکو سند نشینی سے پیشتر قواعد مفصلہ ذیل سے نذرانہ داخل کرنا پڑیگا۔

الف جب سند نشین ہونیوالا اوسی اولاد مین سے ہو جیسے باپ کی گدی پر بیٹا بیٹھے یا دادا کی گدی پر پوتا بیٹھے یا جب سند نشین ہونیوالا بھائی کی اولاد مین سے ہو یعنی جب وہ استمرار دار کے حقیقی بھائی کے بیٹے پوتون مین سے ہو تو نذرانہ نہین لیا جاوے گا **بے** جب چچا سند نشین ہو نصف جمع سالانہ کا نذرانہ لیا جاویگا **جیم** سواے اس صورت کے جب سند نشین ہونیوالا جو متبنیٰ ہوا حقیقی بھتیجا ہو اور سب صورتون مین ایک سال کی جمع کا نذرانہ لیا جاویگا **دال** نذرانہ ایسی قسطون مین اور اسقدر عرصہ مین داخل کرنا ہوگا جیسا چیف کمشنر صاحب بہادر یا اور عہدہ دار جو اجمیر کا انتظام کرتا ہو حکم دیوے مگر یہہ عرصہ چار سال سے زیادہ نہو گا **ہے** جب ایک سال کے اندر دوسری سند نشینی ہو پہلی سند نشینی پہ نذرانہ لیا گیا ہے تو باوصف مراتب صدر بھی کچھہ نذرانہ نہین لیا جاویگا **واو** جب ایک سند نشینی پر نذرانہ لیا گیا ہے اور چار برس کے اندر دوسری سند نشینی ہو تو جسقدر جزو نذرانہ کا صاحب چیف کمشنر یا کوئی اور حاکم ضلع مناسب سمجھے معاف ہوگا مگر یہہ معافی کل کے پون سے زیادہ نہو گی۔

آٹھوین شرط استمرار دار موجودہ کو سواے اوس مروج الوقت قانون کے جو سرکاری کامون کے لیے زمین کی بابت جاری ہوا اختیار نہو گا کہ اپنے علاقہ یا اوسکے کسی حصہ کو بیع یا ہبہ یا کسی اور طرح دوسرے کے نام منتقل کردے اور نہ یہہ اختیار ہوگا کہ اپنے علاقہ یا اوسکے کسی حصہ کو ٹھیکہ دے یا رہن کردے یا کسی اور طرح اپنی حیات سے زیادہ عرصہ کیواسطے کسی کے نام منتقل کردے یا قرضہ مین پھنسا دے مگر ایسے تقاوی کے عوض مین جو زمین کی ترقی کیواسطے بحکم

ایکٹ ۱۸۷۱ء لیجاوے یا اضافہ کاشت کیواسطے سرکار سے تقاوی بموجب کسی قانون مروج الوقت کے لیجاوے ضمانت مین دینے کا اختیار ہوگا۔

نوین شرط آپ کو اپنی رعیت کے حقوق پر لحاظ و توجہہ رکھنی پڑے گی اور اونکو قایم رکھنا پڑیگا اور اپنے علاقہ مین کاشت و زراعت زیادہ کرنے کیواسطے حتی الامکان تدبیر کرنی پڑیگی۔

دسوین شرط سرکار کے حکم کے بموجب جو نقشہ جات حالات ملک صاحب ڈپٹی کمشنر آپ سے طلب کرین آپ کو دینے پڑینگے اور ان نقشہ جات کی تیاری کیواسطے جو اہلکار رکھنے ضرور ہون آپ کو رکھنے پڑینگے۔

گیارہوین شرط کل جرایم جو آپ کے علاقہ مین وقوع مین آوین اونکی آپ کو رپورٹ کرنی پڑیگی۔ اور انسداد جرایم و گرفتاری مجرمان مین حسب منشا حکم سرکار مدد دینی پڑیگی آپ اپنے علاقہ مین مجرمون کو سزا دینگے اور اونکے انسداد اور حفظ امنیت ملک کے لئے دل و جان سے محنت کرینگے اور جب کوئی سرکاری افسر آپ سے مدد مانگے تو حتی المقدور آپ اونکی مدد کرنی پڑیگی۔ تاریخ ۲۹- مارچ ۱۸۷۵ء حسب الحکم جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر- ہمارے دستخط اور مہر سے یہہ سند دیگی ہے۔

دستخط لیال صاحب بہادر چیف کمشنر راجپوتانہ

فہرست الف نام دیہات جو رونیو سروییر صاحب کی کتاب مین درج ہے اور جنکا ذکر اول شرط مین ہے۔

فہرست ب تواریخ اقساط جنپر حسب شرط دوم زر جمع ادا ہوگا۔

خریف یکم جنوری ۱۸۷۶ء ربیع ۵ جولائی ۱۸۷۶ء

راٹھوڑ

ان استمرارداران مین زیادہ ترخاندان جودہ پور کے راٹھوڑ راجپوت ہین راٹھوڑ نسل کی کسیقدر کیفیت تو باب اول کی دوم فصل یعنی راج کلون کے ذیل مین لکھی گئی ہے اور باقیماندہ راج جودہ پور کے حال مین لکھی جاویگی یہان اسیقدر کافی ہے کہ سیناجی سے جو بعرصہ چار سو سال قنوج سے آکر ماروا‌ڑ مین اقامت پذیر ہوا تھا مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب فرمانروا‌ے حال ملک مارواڑ تک اکتیس۳۱ پشت گذری ہین اون مین سے بعض کی اولاد اجمیر کے ضلع مین ہین اور اون مین سے ایک گنگوانہ کے راجہ کہلاتے ہین اور بعض تعظیمی استمرار دار ہین اور بعض صرف بہومیان ہین کہ دیہات مین کسیقدر حقیت معافی وغیرہ کی رکھتے ہین اور بابت حفاظت دیہی وغیرہ کے ذمہ دار ہین اونکی تفصیل اس طرح پر ہے -

اوّل مہاراجگان مارواڑ کی گیارہوین پشت مین چونڈاجی تھے اونکے خلف پرکرم جی کی اولاد مین ناگری کے بہومیان ہین -

دوم تیرہوین پشت مین رنمل جی تھے اونکے خلف آکھے راج کی اولاد مین کہوڑان اور ربوبانی کے بہومیان ہین -

سیوم چودہوین پشت مین جودہاجی ہوئے اونکے خلف دوداجی ونبیرہ بیرم جی کی اولاد مین پانچ بیٹون کے نام سے پانچ خاندان حسب تفصیل ذیل ہین -

برسنگہ جی - چانداجی - جگمال جی - ایشر جی - جیمل جی

تنوہن سنگھ جسکرن
استمرار دار
سکرانی सकरानी

بہوسیان عن استمرار دار
کایتہ تعظیمی
कायथा
مسعودہ मसऊदा

استمرار دار
۱ جیسنگھ پورہ जैसिंघपुरा
۲ ندواڑہ नंदवाड़ा
۳ شیر گڈہ शेरगढ़
۴ فتح گڈہ फतेगढ़
۵ کیلو केलो
گرو ہرداس
جامولا जामोला

مجمل جی
دوارکاداس عن بہوسیان رام سنگھ عن بہوسیان
پچولیان पिचोलया کشن پورہ किशनपुरा
گیاداس مادہوداس عن بہوسیان
لالی کہیڑہ लाली खेड़ा

استمراردار بھومیان

ریچھ مالیان بدھواڑہ बुधवाड़ा

سورتان سنگہ بھومیان

بیاچھ مگری मगरी मालदेव चंद्रसेन

چہارم اٹھارہوین پشت مین مالدیو ہوئے اونکے پسر چندرسین کی اولاد حسب تفصیل ہے۔

سوہن سنگہ کی اولاد عن ریگنوٹ کی بھومیان रीगनोट
ہلدیر سنگہ کی اولاد بھومیان
ڈبڑیلہ ڈھگاریہ سانپٹرورہ

گردہر سنگہ کی اولاد عن استمراردار ساتولائی सातोलाई
شیام سنگہ کی اولاد
اکھیراج کل استمراردار ان اودوسے بھان
ہری سنگہ گج سنگہ نرسنگداس سورجمل
اجیتاپورہ اکیورٹہ استمراردار تعظیمی استمراردار تعظیمی
जैतपुर टाटोली
اجڑانہ اکوٹہل اٹالوٹی باندنواڑہ
जड़ाना वावड़ी
काचरया बांदनवाड़ा
۲-کاچریہ ۳-کنی کلان استمراردار استمراردار
केरोट
कोरठल
कनई कलां
۱-باوڑی ۱-امرگڈہ
अमरगढ़
जोताया
ناہرسنگہ استمراردار تعظیمی دیولیس بھومیان ۲-جوتایان
पालला
استمراردار تعظیمی ۱-سوراہیڑی ۳-پاڈلہ
जावला
कल्यानपुर
वडली دیوگانوکھیرہ देवगांवखेरा بڑلی ۲-کیرہ خواجہ صفا ۴-جاولہ
استمراردار - استمراردار ۲-کیریا میرالصفا ۵-کلیان پورہ

۱-نانڈسی नाड्सी

۲-ریچھملیان रीछमालया ۱-ناگولا नागोला کیسری سنگھ

۳-بگرائی बगराय ۲-گویلہ गोयला استمراردار نظیمی

۴-سلاری सलारी ۳-کنئی خورد कनई खुर्द بھنائی भिनाय

۵-کیبانیہ केबानया ۴-پیرولی पेरोली استمراردار

ایشرداس

۱-سرانہ सिराना

استمراردار نظیمی

۲-سورکہنڈ सूरखंड

دیولیہ देवलया

۳-شولیان शोलया

استمراردار

۱-اروڑ अरोड़

۲-شوکلی शोकली

۳-شوکلہ शोकला

۴-رگہناتہپورہ रघुनाथपुरा

۵-گوڈہ کلان गुढाकलां

پنجم اونیسوین پشت مین اودے سنگہ ہوئے اونکے سات بیٹون کی اولاد مین خاندان مفصلہ ذیل ہین-

اولاد جسونت سنگہ استمراردار میواڑیہ मेवाड़या

سکت سنگہ

ان سنگہ بہومیان اکہری

پرتاب سنگہ بہومیان جالی जारली

کرن سنگہ

استمراروانعظیمی

کہروہ खरवा

استمراردار

۱-بہوانی کہیڑہ भवानी खेड़ा
۲-ناسون नासून
۳-دیوگڈہ देवगढ़

		ماد ہوسنگہ	بہگوان سنگہ
کرن سنگہ	جہوجہارسنگہ	بہوسیان	استمرار وانعظیمی عن گوبندگڑہ गोविंदगढ़
महरूं استمراروانعظیمی — مہرون	استمراروانعظیمی	نانذ رام نیبرڈہانی	नांद रामनेरढ़ानी
استمرار دار — تسواریہ तसवारया	۱-پیسانگن पिसांगन	رام پوره ناند	रामपुरानांद
نیمود नीमोद	۲-پارڑہ पाड़ा		
سانگریا सांगरया	استمراردار		
کاریڑہ कावेडा	۱-خواص سرسڑی ख़वास सरसडी		
	۲-پیران ہیڑہ पिरानहेडा		
	۳-میووہ خورد मेवदा ख़ुर्द		
	۴-گوڈہ गुढा		
	۵-سدارا सिदारा		
	۶-گل گانو गुलगांव		

بچن سنگھ

ویرت سنگھ　ساونت سنگھ

استمراردار　استمراردار

करोंज　کرونج　دیولیہ خورد　देवलया

راج سنگھ

استمراردار تعظیمی

جونیان　जूनया

استمراردار

۱- کالہیرہ بوگلہ　काल्हेरा बोगला

۲- منڈہ　मंडा

بہوسیان

۱- کیکڑی　केकड़ी

۲- مانگلیاواس　मांगलयावास

نرہرداس عن بہوسیان　اڑکہ　ہانسیاواس　شیام سنگھ عن بہوسیان اونٹرہ　ओनड़ा

بینوڑی　تہاڑی　چاندسین　वेनोडी चांदसेन थारी

کشن سنگھ کے پسر ہیر سنگھ کی اولاد گنگوانہ کے راجہ ہین اور بہادر سنگھ کی اولاد بہوسیان ہین　गंगवाना

ہیر سنگھ راجہ گنگوانہ　بہادر سنگھ بہوسیان

सदापुर　سداپور　ہیر　बीर

چاندولائی　चांदोलाई

استمرارداران موجودہ حال کے بزرگون سے اکبرشاہ کے زمانہ سے پہلے اس علاقہ
مین کوئی نہ تہا ہر ایک ریاست کے لوگ اپنے آنیکی کیفیت بطرز دیگر بیان کرتے ہین
مگر سبکی روایتین اکبرشاہ کے وقت سے بعد کی ہین کہروہ والون کا بیان ہے کہ ٹہاکر
شکت سنگہ ہمارے مورث اعلےٰ نے اکبرشاہ کو دریا سے نکالا تہا کہ سیر کرتے ہوئے
کشتی سے اتفاقیہ گر پڑے تہے اور نواب بنگالہ کی گرفتاری کی بہی خدمت کی تہی اوسکے
جلدوے مین یہہ پرگنہ عطا کیا تہا مگر اونکی سند فرمان اکبری مورخہ ۹۵۵ء مین صرف
اسیقدر لکہا ہے کہ پرگنہ کہروہ راو شکت سنگہ کو بوجہہ مدمعاش نسلاً بعد نسلاً
عطا ہوا۔

ٹہاکر مسعودہ مظہر ہے کہ مسعودہ مین بعہد اکبر کچہہ باغی جمع ہوگئے تہے اور لوٹ مار
رکہتے تہے لہذا جگمل جی کو اونکے نکالنے کیواسطے تعین کیا تہا جگمل نے اونکا مقابلہ کیا
کہ جگمل اور اوسکے تین بیٹے قتل ہوئے تب بجلدوے حسن خدمت یہہ جاگیر بلا شرط
۱۵۵۰ء مین بہوبت سنگہ مورث کو عنایت ہوئی تہی ۔ راجہ صاحب بہنائی نے
لکہایا ہے کہ اس علاقہ مین ماولیہ بہیل راہزن قابض تہا اکبرشاہ نے ہمارے مورث
کرم سین کو اوسکی گرفتاری کیواسطے متعین کیا چنانچہ کرم سین نے اوسکو لڑکر قتل
کیا تب یہہ علاقہ اوسکو جاگیر مین ملا۔

ٹہاکر صاحب گوبندگڈہ کا بیان ہے کہ ہمارا مورث گوبنداس ۵۶ سوارون سے
نوکری کرتا تہا اوسکے عوض یہہ گانو جاگیر مین ملا تہا۔

ایک راجپوت راٹہوڑ ملازم ٹہاکر ناڈولی کے پاس ایک فرمان شاہی عہد شاہجہان کا
اس مضمون کا تہا کہ موضع ناگولہ پرگنہ بہنائی جسکی جمع ا ... گوپی ناتہہ ولد گسل تالتہ

نبیرہ کرم سین راٹہور کو جاگیر مین عطا ہوا جسکا باپ بیجاپور مین کام آیا تہا یہہ فرمان خاص بادشاہ کا مہری محررہ ۱۰۳۵ھ ہے۔

ان سب بیانات سے یہہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ استمرار داران کے بزرگون کو ابتدا مین یہہ جاگیرین خدمات کے عوض مین عطا ہوئی تہین کہ نوکری کرتے تہے اور زرنقد بالعوض نوکری زمانہ مابعد مین مقرر ہوا ہے۔

سیسودیہ

مہارانا صاحب میواڑ کے سورج بنسی سیسودیہ راجپوتون کی نسل مین ہین کہ اس نسل کی بہی کیفیت مفصل باب اول کی دوم فصل مین لکہی گئی ہے۔ اس ضلع مین استمراردار ساور اور اونکے بہائیون کا خاندان اس نسل مین سے ہے۔ اسی خاندان کے سوا اس ضلع کے استمرارداران مین اور کوئی سیسودیہ نہین ہے۔

سابقاً راجہ صاحب شاہپورہ کہ سیسودیہ ہین البتہ اجمیر سے متعلق تہے مگر اب کئی سال سے تعلق اونکا ہاڑوتی کی ایجنسی سے ہوگیا ہے اور ضلع اجمیر مین صرف ساور سیسودیون کی ریاست رہگئی ہے۔

مہارانا اودے سنگہ صاحب والی اودے پور میواڑ کے پرتاب سنگہ اور شکت سنگہ دو بیٹے تہے پرتاب سنگہ کی اولاد تو فرمان روائے ملک میواڑ ہین اور رئیس شاہ وٹہاکران پرتاب پورہ ٹانکا واس۔ ٹوڈنسلہ۔ چانتہلی۔ پیلاج۔ لبونڈی۔ ودڈیو کہیڑی۔ شکت سنگہ کی اولاد مین حسب شرح ذیل ہین۔

۱۔ شکت سنگہ

۲۔ بہان سنگہ

۳- گوکلداس

۴- سندرداس .... عجب سنگھ .... دیو کہیڑی

۵- پرتاب سنگھ .... جے سنگھ .... رام سنگھ

.... پیلاج .... بسونڈنی

۶- راج سنگھ .... چتر سنگھ .... چان تہلی

۷- اندر سنگھ .... بہادر سنگھ .... چونسلہ

۸- سکت سنگھ

۹- بہوپ سنگھ

۱۰- اجیت سنگھ

۱۱- جسونت سنگھ .... زوراور سنگھ .... ٹانکاداس

۱۲- سندرداس .... شب داس .... پرتاب پورہ

۱۳- مادہو سنگھ .... ساور

رئیس ساور کا مورث اعلے گوکلداس شاہزادہ شاہجہان کا ملازم تہا ایکدفعہ جہانگیر اور شاہجہان کے باہم بمقام بنارس لڑائی ہوئی اوس معرکہ مین گوکلداس کے ۸۰ زخم لگے اور اوس نے بہادری اور نمک حلالی ثابت کی شہزادہ نے صلح کے بعد اوس جانثاری کے جلدوے مین ۱۰۸۰ مین ساور مع پرگنات کیکڑی وغیرہ عطا کئے کہ دیگر پرگنات قبضہ سے جاتے رہے فقط ساور اب تک ہے سابقًا نوکری کرتے تہے مرہٹون کے عہد سے جمع مقرر ہوگئی ہے -

گوڑ

یہہ خاندان اس ملک کا باشندہ قدیم نہین ہے سنہ ۱۱۸۰ء کے قریب اونکا مورث بچہراج گوڑ بنگالہ سے پرتہی راج کے وقت مین دوارکا کے درشن کے لیے اجمیر آیا تہا اتفاقاً اونہین ایام مین دیا سنگہ حاکم ناگور جسنر پورہ پرتہی راج باغی ہوگیا تہا اسواسطے پرتہی راج نے اوسکی گرفتاری کیواسطے بچہراج سے استدعا کی چنانچہ بچہراج کامیاب ہوا اور بظہور اس شجاعت کے پرتہی راج نے اوسکو اپنا داماد بنایا - گوڑون کی حکومت اوس زمانہ مین کچہاون سرواڑ جونیان کیکڑی وغیرہ علاقجات مین بہت پہیل گئی تہی - ہمایون کے وقت مین راجہ گوپال داس کا ہفت ہزاری منصب تہا جہانگیر اور شاہجہان کے دربار مین راجہ بیٹہل داس کی بہت عزت تہی چنانچہ اوس اپنے پوتہ راج سنگہ کے نام پر راجگڈہ بسایا ہے پہر انقلاب زمانہ سے ایسے ضعیف ہوگئے کہ راٹہورون نے کل ملک پر قبضہ کرلیا - آخرکار ریاست شیوپورہ کی مدد سے مکرر راجگڈہ پر دخل ملا مرہٹون کی سخت گیری سے گوڑ مفلس ہوگئے تہے یہانتک کہ سنہ ۱۸۱۸ء مین سرکار انگریزی نے بشرط نذرانہ راجگڈہ کا پرگنہ واپس کیا تو مفلسی سے نذرانہ کا بندوبست نہوسکا تب کوتہاج کے سواے سب خالصہ مین شامل کیا گیا اوس وقت سے اس قدیم ریاست کی حالت روز بروز ابتر ہوتی گئی - اخیر مین حسب سفارش مسٹر لاٹوس صاحب مہتمم بندوبست وسانڈرس صاحب کمشنر گورنمنٹ ہند سے سنہ ۱۸۴۳ء مین قبضہ راجگڈہ راجہ دیوی سنگہ کو براے دوام جاگیر مین ملا بتاریخ ۲۸ - مارچ سنہ ۱۸۴۳ء خلعت وسند عطاے راجگڈہ جلسہ عام مین دیے گئے -

چوہان مینہ

اس قوم کی پیدائش وپہیلاؤ کا حال مگرہ ومیرواڑہ کے حالات مین لکہا گیا ہے اور

دیہات استمرار اونکو سلطنت مغلیہ مین گہاٹہ ناکون کی حفاظت کی نوکری کے عوض خفیف لگان پر ملے تہے اور وے اجمیر مین ہی نوکری کرتے تہے مرہٹون نے ابتدا مین کچہہ محصول نہین لگایا بدستور نوکری لیتے رہے مگر دادا مرہٹون کی عملداری مین جب نوکری کی ضرورت نرہی محصول بڑہا گیا عملداری سرکار انگریزی کے آغاز مین عام تعلقہ دارون مین شمار ہوکر استمرار دار قرار دے گئے۔

چارن

یہہ قوم راجپوتون کے مذہبی متعلقون مین سے ہے راجہ صاحب بہنائی نے کسی زمانہ مین اپنے چارن بہوانی دان کو کوٹری نامی ایک گانو دیا تہا جب مرہٹون کی عملداری مین استمرار دارون سے مالگذاری لینے کی تجویز ہوئی اس گانو پر بہی مالگذاری مقرر ہوئی اوسیطرح سرکار انگریزی نے بہی اونکو استمرار دار رکہا۔

استمرار دارون کی ریاستونکا حال

اس مقام پر ریاستون کی ترتیب تین مراتب کے لحاظ سے کی گئی ہے۔

اول باعتبار نقشہ نشست درباری کے جسمین استمرار داران تعظیمی و بلاتعظیمی مع اپنے کرسی نشین بہائی بیٹون کے درج ہین اس نقشہ مین تین صف یعنی درجہ مقرر کئے گئے۔ اول صف مین تعظیمی استمرار دار درج ہین دوم مین اونکے معزز برادر بلاتعظیم۔ اور سیوم مین اونکے وہ بہائی جنکو دربار مین کرسی ملتی ہے۔ دوسرے بلحاظ شجرہ کرسی نامہ کے جسمین پشتون کے بعد و قربت مدنظر رہے ہین۔ تیسرے از روے نقشہ معاملت گذاری جسمین ایک ایک بڑے استمرار دار کے ساتہہ چند چہوٹے استمرار دار لکہے ہین

کہ اونکی چہوٹی ریاستین اونکی بڑی ریاستون کے ساتہہ شمار مین آتی ہین اور اونہین کے ساتہہ معاملت یعنی مالگذاری ادا کرتے ہین - باآینہمہ کہ علی العموم یہہ تینون مراتب موافق ومتفق ہین بعض مین اختلاف بہی ہے مثلاً ایک رئیس نقشہ معاملت گذاری مین دوسرے رئیس کے ذیل مین ہے اور نشست درباری کے نقشہ مین خود تعظیمی ہونے کی وجہہ سے اوس سے علیحدہ اول صف مین ہے یا ایک رئیس باعتبار خاندان کسی ایک رئیس سے قربت رکہتا ہے اور معاملت گذاری مین کسی خاص وجہہ سے کسی دوسرے کے شامل ہے چند ریاستون مین جو ایسے اختلافات ہین اون کی تشریح ہوتی جاوے گی -

بہنائی باڈرن واڑہ ٹاوڈی

اس خاندان کا مورث اعلے چندرسین ہے جو مالدیو مہاراجہ مارواڑ کا چہوٹا بیٹا تہا عوام مین مشہور ہے کہ چندرسین بڑا بیٹا تہا اور اودے سنگہ جو حاکم مارواڑ ہوا وہ چہوٹا تہا مگر کرنل ٹوڈ صاحب کی تحقیقات سے یہہ بات غلط ثابت ہوئی ہے - چندرسین دعویدار ریاست ہوا تہا اودے سنگہ پر اکبر شاہ کی مہربانی تہی اسواسطے چندرسین جودہ پور سے نکالا گیا اور تا مرگ بمقام سیوانو رہا - مشہور ہے کہ اوس زمانہ مین بہنائی کم آباد جنگل تہا اور مادلیا نامی بہیل وہان خود مختار تہا اکثر غارتگری کرتا تہا اتفاقیہ کرم سین نبیرہ چندرسین کا ایک دفعہ وہان گذر ہوا اور مادلیا بہیل نے اوسکی دعوت کی مگر اوس نے کمال ہوشیاری کی کہ بہیلون کو نشہ مین مخمور کر دیا اور خود ہوش مین رہا اور اوسی شب مادلیا کو ہلاک کیا اور بہنائی پر خود قابض ہوگیا بعض روایت کرتے ہین کہ مادلیا نے شاہی خزانہ لوٹا تہا اور کرم سین نے بحکم بادشاہ

مستعین ہوکر اوسے قتل کیا اور یہہ علاقہ حضور شاہی سے کرم سین کو عنایت ہوا۔ علاقہ بہنائی پور اسیے مشہور ہے کہ اوسمین ۸۴ گانوہین اور فہرست پرگنہ بندی زمانہ اکبر شاہ مین پرگنہ بہنائی لکہا ہے مگر استمراریا جاگیر کاکچہہ ذکر نہین ہے۔

کہتے ہین کہ اسی راجہ چندر سین کی ہمشیرہ اکبر شاہ کو بیاہی تہی کہ جودہ بائی کرکے مشہور تہی اور فتح پور سیکری مین اوسکا محل موجود ہے۔ مگر یہہ شادی صرف مہاراجہ اور دیگر کی رضامندی سے ہوئی تہی چندر سین ناراض تہا اس سبب سے تمام عمر خراب رہا اور راج سے نکالا گیا اوسکا پوتا کرم سین ایک دفعہ جہانگیر کے عہد مین خواصی مین بیٹہا اور اوسکے ہاتہہ مین مورچہل دیا گیا کسی شاعر نے اوسی وقت دوہہ مین کہا کہ تو راجپوت ہے تجہکو تلوار ہلانی چاہیئے نہ کہ مورچہل اسپر اوسے غیرت آئی اور ہاتہی پر سے کود کر علیحدہ ہوگیا اودے سنگہ مہاراجہ مارواڑ کو اول ایک ہزاری منصب اور موٹا راجہ کا خطاب مرحمت ہوا اون ایام مین بہائی بیٹون کو گراس یعنی وجہہ معیشت ملنے کا کوئی قاعدہ مروج نہ تہا اسی وجہہ سے کرم سین کے تین چہوٹے بیٹون کردہر سنگہ بلدہر سنگہ سوہن سنگہ کو راجہی گراس نملا کر دہر سنگہ کی اولاد بستا تولائی کے استمرار دار ہے اور بلدہر سنگہ سوہن سنگہ کی اولاد ڈبریلہ۔ ڈہگاریہ۔ سانپڑودہ۔ ورنیکوٹ مین بہوم سے گذارہ کرتی ہے۔

پہر سنہ ۱۶۵۹ء مین شیام سنگہ کے پسران اودے بہان اور اکہے راج مین تقسیم ہوئے ۸۴ دیہات مین سے ۳۸۔ اکہے راج کو ملے اور ۴۶۔ اودے بہان کو جو باوڑی یعنی مسند نشین ہوا تہا۔ اکہے راج کی نسل مین دیولیہ کا استمرار دار اور اوسکے بہائی بیٹے ہین۔

اودے بہان کے تین لڑکون کیسری سنگہ سورجمل نرسنگداس مین سے کیسری سنگہ
مسندنشین ہوا۔ اور سورجمل کو باندنواڑہ اور نرسنگداس کو ٹاٹوٹی معاش مین
ملی۔ نرسنگداس اول اودے بہان کا متبنی ہوا تہا اور وہی راجہ بہنائی ہوتا مگر
جب اوسکے دو لڑکے صلبی کیسری سنگہ اور سورجمل ہوگئے تو کیسری سنگہ راجہ ہوا
اور نرسنگداس کو معاش ملی۔

بہنائی کیسری سنگہ کے دو بیٹے جگت سنگہ اور ہٹی سنگہ ہوئے جگت سنگہ مسندنشین
ہوا اور ہٹی سنگہ کو شولیان معاش مین ملا۔
بعدازان بخت سنگہ رئیس ہوا اور اوسکے بہائی کیرت سنگہ کو سور کہنڈ ملا مگراب سور کہنڈ
پر راجہ صاحب بہنائی نے قبضہ کر رکہا ہے اسواسطے سور کہنڈ استمرارون مین
داخل نہین ہے۔
بخت سنگہ کے بعد دلیل سنگہ مسندنشین ہوا اور اوسکے بہائی ارجن سنگہ کو سرانہ
معاش مین ملا۔
اب راجہ منگل سنگہ صاحب استمراردار بہنائی مع راؤ کیسری سنگہ صاحب برادرخورد
بالاجمال قابض ریاست ہین راجہ صاحب کو گورنمنٹ سے اختیارات اوزیری مجسٹریٹ
درجہ سوم عنایت ہوئے ہین جنکو وے اپنے علاقہ مین استعمال کرتے ہین اور راؤ
کیسری سنگہ اکسٹرا اسسٹنٹ کیکری مقرر ہوکر وہان رہتے ہین اور انصرام کام کرتے
ہین اس خاندان مین راجگی کا خطاب ہمیشہ سے ہے اور خاص بہنائی کے علاقہ مین ۲۹
گانوہین بہنائی کے راجہ صاحب تعظیمی استمراردار نمبر اول ہین اونکے ساتہہ دو صف
مین چیتن سنگہ استمراردار شولیان۔ تمول سنگہ استمراردار ساتولائی۔

چستر بہوج ہیڈا ستمراردار راج کوٹہری اور سیوم صف مین راؤ کیسری سنگہ صاحب
برادر راجہ صاحب چندر سنگہ ٹہاکر سرانہ ہین—

باندن واڑہ تذکرہ بالاسے ظاہر ہے کہ اس ریاست کا اول استمراردار ٹہاکر سورجمل
تہا کیسری سنگہ بڑا بہائی جو مسند نشین بہنائی تہا سورجمل و نرسنگداس چہوٹے بہائیون
کو کم معاش دیتا تہا نرسنگداس نے تو بوجہ متبنی ہونیکے منظور کرلی مگر سورجمل ناراض
ہوکر دہلی چلا گیا وہان اورنگ زیب بادشاہ تہا ایک مہم مین سورجمل سے کارنمایان ظہور
مین آیا اوسکے جلدوے مین ساڑہے تین ہزاری منصب سات پارچہ کا خلعت اور
ہاتہی مرحمت ہوا اور بہنائی سے نصف علاقہ تقسیم کرادیا اور اوسکے سوائے رام سر
وسری نگر کا علاقہ بہی جاگیر مین عنایت ہوا سنہ ۱۶۶۷ع مین سورجمل نے باندنواڑہ مین
دارالریاست بنائی تہوڑے عرصہ بعد مہاراجہ اجیت سنگہ صاحب والی جودہ پور اجمیر
مین آئے تو باندنواڑہ سے ٹہاکر پیشوائی کو نہین گیا مہاراجہ صاحب سخت ناراض
ہوئے اس خفگی مین رام سر وسری نگر کا علاقہ ضبط کرلیا باندنواڑہ اگرچہ بحال رکہا
مگر لوٹ لیا اور قلعہ شکست کردیا سورجمل کے چار بیٹے ہوئے امر سنگہ پاٹوی—
فتح سنگہ ٹہاکر باڑلہ—صورتان سنگہ ٹہاکر جادلہ—آنندر سنگہ ٹہاکر کلیان پورہ—
امر سنگہ کے دو بیٹے ہوئے بہادر سنگہ پاٹوی—مان سنگہ ٹہاکر جوتایان—
بہادر سنگہ کی دو اولاد اکہے سنگہ پاٹوی—بہیرون سنگہ ٹہاکر امرگڈہ—
اکہے سنگہ کے بعد کوئی علیحدہ نہین ہوا ٹہاکر رنجیت سنگہ استمراردار باندنواڑہ بالاشرکت
غیرے قابض ہے کوئی شریک نہین ہے بلکہ خود ہی کلیان پورہ سے متبنی ہوکر مسند
نشین ہوا ہے گورنمنٹ سے اوسکو اختیارات اونریری میجسٹریٹ درجہ سوم عطا ہوئے

ہین اوسکی مالگذاری مین امرگڈہ کی جمع شامل ہے وہ امرگڈہ سے ما ﷲ سالانہ لیتا ہے باندنواڑہ مین ۱۸ اگانو ہین اور جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر رنجیت سنگہ کو خطاب راؤ صاحب کا عطا ہوا ہے —

راؤ رنجیت سنگہ صاحب استمرار دار باندنواڑہ خود تعظیمی استمرار دار نمبر ۹ پر ہے —

اوسکے ساتہہ دوصف ہین کرن سنگہ[۲۸] بہیم سنگہ[۲۹] چندن سنگہ[۳۰] بہوپال سنگہ[۳۱]

کرن سنگہ	بہیم سنگہ	چندن سنگہ	بہوپال سنگہ
پاڑلہ	جوتایان	جادلہ	کلیان پورہ

اور سیوم مین ہنونت سنگہ[۲۹]
امرگڈہ

ٹاٹولی نرسنگداس کو چار گانو باندنواڑہ سے ملے تہے اون مین باوڑی بانگ سنگہ کو گراس مین ل گئی باقی تین گانو پر بہبوت سنگہ ٹہاکر حال پاٹوی قابض ہے —

اس خاندان کے چہوٹے بہائیون کو کچہہ حوالہ یعنی زمین قابل معاش بہی نہین ملی ہے سبب یہہ کہ پاٹوی ٹہاکر زبردست ہوتے رہے ہین —

ٹاٹولی کا ٹہاکر خود ٹاٹولی مین رہتا ہے اور اوسکا کامدار شیرگڈہ مین رہتا ہے مگر وہان ایک پختہ قلعہ پرانا موجود ہے —

ٹاٹولی کا ٹہاکر بہبوت سنگہ خود تعظیمی استمرار دار نمبر ۱۳ ہے اور اوسکے ساتہہ بہوانی سنگہ ٹہاکر باوڑی دوم صف مین بہ نمبر ۳۹ ہے —

نام استمرار	تعداد دیہات	تعداد رقبہ	آمدنی کل	مالگذاری سرکاری	کیفیت
بہنائی	عـــ	۲۹۹۶۴	عـــہ سالا للعـــہ ؍؍	معہ لالا معـــہ ؍؍ ۷؍ ۱۱ پائی	
سرانہ وشولیان	۵	۹۲۲۶	للعـــہ صا ؍؍	الما ہر صـــہ	
باندن واڑہ	لعہ	۲۲۸۴۵	عـــہ صا لعـــہ ؍؍	صعـــہ یا ؍؍ ۵؍	
آمرگڑہ-جوتایان پاڈولہ-جاولہ-کلیان پورہ	صہ	۲۰۳۲۲	عـــہ یا صـــہ ؍؍	للعہ کا للعـــہ ؍؍ ۸؍ ۸ پائی	
ٹاٹوٹی	ہے	۱۲۶۲۰	معـــہ ؍؍	اعـــہ لا لعـــہ ؍؍ ۱۳؍ ۹ پائی	
باوڑی	یک	۲۴۵۵	اعـــہ ؍؍	الما عـــہ ۸؍ ۵ پائی	
سیران خاندان بہنائی	ننـــہ	۵۹۱۴۲	یکلکھ لعـــہ للعـــہ ؍؍	لعـــہ یا للعـــہ ؍؍ ۱۳؍ ۹ پائی	

ساور

ٹہاکران علاقہ ساور کے مورث اعلے گوکلداس کو پرگنہ ساور جسطرح حاصل ہوا اوسکا
حال توسیسودیہ نسل کے بیان مین لکھا گیاہے گوکلداس کے دو بیٹے ہوئے بڑے
کو ریاست ملی اور چہوٹے عجب سنگہ کو موضع دیوکہیڑی گراس مین ملا پہر سندر داس
کی اولاد مین تقسیم ہوئے تو پرتاب سنگہ پاٹوی ہوا اور بہے سنگہ کو موضع پیپلاج
اور رام سنگہ کو بسوندنی ملا پہر پرتاب سنگہ کے دو بیٹے ہوئے راج سنگہ پاٹوی
ہوا اور چہیتر سنگہ کو موضع جیان تہلی گراس مین ملا - پہر راج سنگہ کے چہوٹے بیٹے

بہادر سنگہ کو موضع چونسلا گراس مین ملا بعد ازان اجیت سنگہ کی اولاد مین زورآور سنگہ
کو موضع ٹانکا واس اور جسونت سنگہ کے خواص زادہ مسمی شیب داس کو موضع بڑیابا
پورہ دیا گیا - باقی گانو سب ٹہاکر کو ملے جسپر اب مادہو سنگہ قابض ہے مگر اونمین سے
دو گانو چارنون کو اور دو گانو راجپوت چوہانون کو بالعوض نوکری دے رکہے ہین بجز
ٹہاکر پیلاج کے کہ وہ مالیہ ۔/۹ روپیہ سالانہ سرکار مین دیتا ہے اس ریاست کا کوئی بہائی
بیٹا کچھہ سرکار مین نہین دیتا ہے ٹہاکر مادہو سنگہ معہ مالیہ ۔/۹ روپیہ سالتمام مین داخل
کرتا ہے بہائی بیٹے مادہو سنگہ کو نذرانہ دیتے ہین ٹہاکر کے قبضہ مین ۲۱ گانو ہین
سرکاری عملداری کے آغاز مین ٹہاکر سندر داس تاحیات خود استمرار دار قبول کیا
گیا تہا اسواسطے اوسکی وفات پر ڈکسن صاحب کے عہد مین بموجب شرط عام کے از سر نو
تشخیص سرکاری مالگذاری کی ہوئی اور گورنمنٹ کے حکم کے بموجب ٹہاکر مادہو سنگہ
کی حیات تک منظور ہوئی اب عام حکم کے بموجب یہہ ریاست بہی استمرار قرار پائی اور
جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر مادہو سنگہ کو راجگی کا خطاب ملا راجہ مادہو سنگہ استمرار دار
سا اور دوم نمبر پر تعظیمی ہے اور اوسکے ساتہہ مین رام سنگہ ٹہاکر پیلاج دوسری صف
مین چوتہے نمبر پر اور تیسری صف مین کشن سنگہ ٹہاکر بسوندنی چہتر سنگہ ٹہاکر
چونسلہ - ہرناتہہ سنگہ ٹہاکر ٹانکا واس - دہونکل سنگہ ٹہاکر دیوکہیڑی -
کرن سنگہ ٹہاکر چاند تہلی ہین -

کیفیت ریاست

ریاست	تعداد دیہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
ساور خاص	[illegible]	٦١٤٤٣	[illegible]	[illegible]	
دیوکہیڑی - بسوندی - چاند تہلی - چوکسلہ - ٹاٹکا واس - بہاندڑا اور رگہو دان چارن - مہرون خورد مہتاب سنگہ پیپلاج رام سنگہ	[illegible]	١٥١٦١	[illegible]	[illegible]	٢٦٢
میزان	[illegible]	٧٦٦٠٤	[illegible]	[illegible]	٧٤٧٨

مسعودہ

سابق مین مسعودہ کا علاقہ سرکاری خالصہ مین تہا اور وہان سرکاری تہانہ رہتا تہا سنہ ۱۵۶ء مین جگمل مع پسران خود اکبر بادشاہ کی خدمت مین نوکری کیواسطے گیا تہا اوسی اثنا مین پوار راجپوتون نے مسعودہ کے تہانہ دار کو نکال کر اپنا قبضہ کرلیا بادشاہ نے اونکے نکالنے کیواسطے جگمل کو مع فوج متعین کیا اور پوارون نے چیتوڑ کے رانا کی مدد بہم پہونچا کر بمقام ہرنارہ مقابلہ کیا سخت لڑائی ہوئی انجام مین جگمل فتحیاب ہوا اور مسعودہ پر دخل کیا بادشاہ نے مسعودہ کا پرگنہ ہنونت سنگہ بالوی پسر جگمل کو دیا حضور شاہ سے رخصت ہوکر آئے تب ایک مقام پر جنگل مین غنیم اور

سور کی لڑائی ہوئی اور سور نے شیر کو مغلوب کر کے ہٹا دیا اسواسطے وہ سرزمین مروانگی کی متصور ہو کر موضع باگ سوری آباد کیا گیا اور قلعہ تعمیر ہوا۔ ہنونت سنگہ کی چوتھی پشت مین عجب سنگہ کی اولاد حسب تفصیل ذیل ہوئی۔

سوہن سنگہ پاٹوی۔ کیسر سنگہ ستھانہ مین۔ بخت سنگہ کیسرپورہ مین۔ جسکرن سکرانی مین۔ گردھرداس جاسولا مین۔ سوہن سنگہ کے تین بیٹے ہوئے سلطان سنگہ پاٹوی۔ شیر سنگہ شیرگڈہ مین۔ بیری سال کیلو مین سلطان سنگہ سے تیسری پشت مین شیام سنگہ کے دو بیٹے ہوئے اول رتن سنگہ پاٹوی۔ دوم سمرت سنگہ جسکو ندواڑہ گراس مین ملا رتن سنگہ کے بہی دو پسر ہوئے ایک بہیرون سنگہ پاٹوی۔ دوسرا دیو سنگہ جسکو بجے سنگہ پورہ گراس مین ملا۔ اگرچہ ایک تیسرا بیٹا بہوپال سنگہ اور تہا مگر وہ شیرگڈہ مین بجے سنگہ کا متبنی ہوا۔ بہیرون سنگہ کی اولاد مین صرف ٹہاکر بہادر سنگہ صاحب بلاشرکت غیرے مسعودہ کے استمراردار ہین اسطرح ہنونت سنگہ کی اولاد مین اول مقدم ریاست مسعودہ اور چہوٹی ریاستین ستہانہ۔ کیسرپورہ۔ سکرانی۔ جاسولا۔ شیرگڈہ کیلو۔ سندواڑہ بجے سنگہ پورہ کی ہوئین اور پہر ان چہوٹی ریاستون مین سے ستہانہ سے لانبہ اور نگر۔ کیسرپورہ سے اکرول۔ اور رالاواس۔ اور شیرگڈہ سے فتحگڈہ۔ اور پیدا ہوئین کہ اسطرح سے تیرہ ریاستین ہین۔

مسعودہ کے ٹہاکر صاحب کو آنریری مجسٹریٹ درجہ سوم کے اختیارات اپنے علاقہ مین حاصل ہین اونکی نابالغی مین علاقہ بہ انتظام کورٹ آف وارڈس رہا تہا۔ اور ٹہاکر صاحب نے اجمیر گورنمنٹ کالج مین تعلیم پائی ہے [illegible] مالگذاری

مقرر ہے اسمین سکرانی ستہانہ لانبہ ونگر کے سواے کل دیہات مقبوضہ اولاد عجب سنگہ کی جمع شامل ہے سعودہ مین ۲۸ گانو مین ٹہاکر صاحب کو جلسہ قیصری دہلی مین راو کا خطاب ملا ہے۔

راو بہادر سنگہ صاحب استمرار دار سعودہ تیسری نمبر پر تعظیمی ہین اور راو سنگہ ذیل مین دوسری صف مین ٹہاکر شاردول سنگہ ستہانہ۔ ٹہاکر اودے سنگہ سکرانی۔ ٹہاکر چتر سنگہ لانبہ۔ ٹہاکر دہیرت سنگہ نگر۔ اور تیسری صف مین ٹہاکر دولت سنگہ جاسولا۔ ٹہاکر بہوپت سنگہ اکرول۔ ٹہاکر پرتاب سنگہ کیلو۔ ٹہاکر زورآور سنگہ شیرگڑہ۔ ٹہاکر بہیم سنگہ فتح گڑہ۔ ٹہاکر فتح سنگہ کیسرپورہ۔ ٹہاکر کامیان سنگہ جسنگپورہ ٹہاکر میگہہ سنگہ لالیاواس ہین۔

کیفیت ریاست

ریاست	دیہات	رقبہ	آمدنی	مالگذاری	کیفیت
سعودہ خاص	[illegible]	۹۰۷۷۳	[illegible]	[illegible]	
دیگر ریاستہاے متعلقہ	[illegible]	۴۹۲۸۰	[illegible]	[illegible]	
میزان	[illegible]	۱۴۰۰۵۳	[illegible]	[illegible]	

مجمل حال جونیان مہرون وپیسانگن

انکا مورث اعلیٰ مادہو سنگہ مہاراجہ اودی سنگہ والی مارواڑ کا پانچوان بیٹا تہا اوسکو علاقہ تسوانہ بسوجت وجیتارن تین لاکہہ کا پٹہ دار مشہور کرتے ہین معلوم نہین وہ ملک ان سے کب اور کسطرح جاتا رہا - مگر اوسکا بیٹا کیسری سنگہ پیسانگن مین آیا تہا وہان راجپوت پوارون سے اوسکا مقابلہ ہوا کہ اوس زمانہ مین وہان قابض اور دخیل تہے یہہ زمانہ شاہجہان بادشاہ کے عہد کا تہا کیسری سنگہ نے پوارون پر فتح پائی اور پیسانگن پر دخیل ہوا کیسری سنگہ کے بعد اوسکا بیٹا سجان سنگہ جانشین ہوا یہہ شخص صاحب داعیہ تہا گوڑ خاندان راجگڑہ کے قبضہ سے جونیان اور سیسودیہ خاندان کے قبضہ سے مہرون بزور شمشیر لیکر اپنے تحت مین کر لیے اور سنہ ۱۷۱۱ع مین اپنے تین بیٹون کو اسطرح تقسیم کر دئے بشن سنگہ کو جونیان - کرن سنگہ کو مہرون جہوجہار سنگہ کو پیسانگن - مشہور ہے کہ پیسانگن دار الریاست بہو جہار سنگہ چہوٹے بیٹے کو اس محدمت کے عوض دی تہی کہ جہو جہار سنگہ نے اپنے چچا بہیم سنگہ کے خون کا انتقام گوپال خان شیام گڈہ والہ سے لیا تہا -

جونیان

بشن سنگہ کے تین پسر ہوئے - اول راج سنگہ مسند نشین ہوا اور دوم ساونت سنگہ کو کروبج - اور دہیرت سنگہ کو دیولیہ خورد وگانو ملے - راج سنگہ سے دوسری پشت مین تخت سنگہ پاٹوی ہوا - اور دلیل سنگہ کو کالہیرہ بوگلہ اور درجن سنگہ کو منڈہ گراس مین ملے اوسوقت تک اس خاندان مین بہائیون کو علیحدہ دیہات دینے کا

دستور رہا بعد ازان موقوف ہوا یہہ اسی خیال سے ہوا کہ اگر اسیطرح ہر ایک بہائی
کو ایک ایک گانو ملتا رہیگا تو چند پشتون مین ریاست مین کچہہ باقی نرہیگا اسواسطے
اب صرف حوالہ یعنی کسیقدر زمین دیجاتی ہے۔

کلیان سنگہ جونیان کا ٹہاکر نابالغ ہے اوسکے علاقہ کا انتظام باہتمام کورٹ آف وارڈس
ہوتا ہے اور اجمیر مین تعلیم پاتا ہے۔ ریاست جونیان سے [illegible] سالانہ
خزانہ سرکاری مین داخل ہوتا ہے اسمین ٹہاکر سنڈہ کا خراج بہی داخل ہے اور ٹہاکر
مذکور [illegible] جونیان مین داخل کرتا ہے۔

جونیان سے متعلق ایک واقعہ تاریخی یہہ ہے کہ ارجن سنگہ برادر خورد ٹہاکر تخت سنگہ
کی گوڑ راجپوتون سے لڑائی ہوئی اوس نے منوہر پورہ لینا چاہا تہا بلکہ لے لیا تہا مگر
ارجن سنگہ لڑائی مین مارا گیا اوس نے ایسی جوانمردی کی تہی کہ سر کٹجانے کے بعد بہی
کئی ہاتہہ تلوار کے مارے تہے۔ جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر کلیان سنگہ جونیان والہ
کو راو صاحب کا خطاب ملا ہے۔

جونیان کا استمرار دار پانچوین نمبر پر تعظیمی ہے اوسکے ساتہہ مین مہتاب سنگہ کا بہیرو گڑہ
مان سنگہ کروج۔ دیو سنگہ دیولیہ خورد دوسری صف مین اور رام سنگہ ٹہاکر سنڈہ
تیسری صف مین۔

نام ریاست	تعداد دیہات	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
جونیان	[illegible]	۲۴۴۷۵	[illegible]	[illegible]	
تخت کی جاگیرین	[illegible]	۱۵۹۰۵	[illegible]	[illegible]	
سیزان	[illegible]	۵۰۴۶۰	[illegible]	[illegible]	

مہرون

ٹہاکر کرن سنگہ اول ٹہاکر مہرون کا بیٹا ناہر سنگہ ہوا اور ناہر سنگہ کی دو عورتون سے پانچ اولاد پیدا ہوئی - اول سے ابہی سنگہ کہ مہرون کا ٹہاکر ہوا - تخت سنگہ جسکو تسوار یہ ملا بہادر سنگہ کو نیمود ملا - دوسری سے بجے سنگہ جسے ساگڑ یہ ملا - ظالم سنگہ جسنے کاویڑہ پایا - یہہ تقسیم ۱۷۵۵ع مین ہوئی تہی اوسکے بعد کوئی تقسیم اس ریاست مین نہین ہوئی اوس تقسیم پر اول ناہر سنگہ کی اولاد مین تو اتفاق رہا مگر پہر ظالم سنگہ کی اولاد مین نااتفاقی ہوئی کیونکہ مہرون خاص بڑا علاقہ ہے ۱۸۱۱ع مین لال سنگہ ولد ظالم سنگہ کاویڑہ والہ نے مہرون کے ٹہاکر جگت سنگہ اور بہارتہہ سنگہ اوسکے بیٹے کو قتل کرکے مہرون پر قبضہ کر لیا -

اس لال سنگہ کو قلت معاش کی شکایت تہی مگر اوسکا بزرگ منظور کر چکا تہا اس سے ٹہاکر مہرون کا کچہہ قصور نہین تہا لال سنگہ نے یہہ قتل بطور شبخون کیا تہا ایک شب جمعیت سوار و پیادگان لیکر کاویڑہ سے مہرون آیا اور قلعہ کا محاصرہ کرکے لڑائی شروع کی لال سنگہ محل مین داخل ہونیوالا تہا کہ جگت سنگہ دروازہ پر نکل آیا تب لال سنگہ نے اوسی نہ مارنے کا وعدہ کیا جگت سنگہ دہوکہ کہاکر دشمن کے پاس آگیا لال سنگہ نے گرفتار کرکے فوراً اوسکا سر کاٹ ڈالا اور محلون مین جاکر بعد تلاش کے کنور بہاگیرتہہ سنگہ کو قلعہ سے گرا دیا کہ وہ اسطرح مرگیا اونکو مار کر ٹہکرانیون کو علیحدہ علیحدہ قید کر دیا اور خود مہرون کا ٹہاکر ہوگیا گو اس ظلم پر کسی راٹہور نے دست اندازی نکی مگر شاہ پورہ کے راجہ نے کہ سیسودیہ ہے یہہ وحشیانہ حرکت ناپسند کرکے مہرون پر فوج کشی کی لال سنگہ کے پاس فوج نہ تہی خایف ہوا راجہ نے اوسکی جان بخشی کی مگر ڈولہ لیا اور آیندہ کو ڈولہ دینے کا عہد کرایا

اور مہرون سے نکالکر کاویڑہ بہجدیا اور مہرون مین راجہ نے بہار تہہ سنگہ کی ٹہکرانی کا قبضہ کرادیا سنہ ۱۸۲۲ع تک وہ قابض رہی سنہ ۱۸۴۳ع مین ٹہکرانی نے جواہر سنگہ پسر ایشری سنگہ کو متبنی لیا مگر سنہ ۱۸۶۷ع مین جواہر سنگہ لاولد فوت ہوا اوسکا حقیقی بہائی کالو سنگہ مسند نشین ہوا کہ اب تک موجود ہے - یہہ علاقہ کسی زمانہ مین مہر یعنی گوجرون کے قبضہ مین تہا اس سبب سے مہرون کہلاتا ہے -

مہرون کا ٹہاکر نوین نمبر پر تعظیمی استمراردار ہے اور اوسکے ساتہہ دوسری صف مین درجن سال کاویڑہ [۳۴] - کشن سنگہ تسواریہ - دہونکل سنگہ سانگریہ [۳۴] - مودو سنگہ نیمودہ [۳۵] -

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگزاری	کیفیت
مہرون	[illegible]	۲۲۵۸۵	[illegible]	[illegible]	
استمراداران تحت	للعہ	۱۴۱۲۰	[illegible]	[illegible] ۱۴ ر ۲ پائی	
میزان	[illegible]	۳۶۷۰۵	[illegible]	[illegible] ۱۴ ر ۳ پائی	

پچیسانگن

جہوجہار سنگہ اول ٹہاکر پیسانگن کے تین بیٹے ہوئے - فتح سنگہ پاٹوی جسکو تعلقہ پیسانگن وخواص سنڑہی دیپران ہیڑہ ملی - اور شیام سنگہ کو بارٹہ میودہ خورد گوڈہ اور دیوی سنگہ کو سدارہ اور گل گانو ملے فتح سنگہ کے بعد دو پشت تک ایک ہی اولاد ہوئی تیسری پشت مین سالم سنگہ کے دو بیٹے ہوئے - ناتہو سنگہ پاٹوی -

اور کلیان سنگہ خواص سرڑی رپیران ہیڑہ کا ٹہاکر ہوا۔ ۱۸۵۵ء مین وکہیون کی عملداری تہی کلیان سنگہ کے ذمہ تینتیس ۳۳ ہزار روپیہ سرکاری حاصل کا باقی نکلا ہرچند تنگ طلبی ہوئی مگر ادا نہو سکا تب انجام کار پیران ہیڑہ اور سرڑی صوبہ دار اجمیر کے پاس بطور رہن ہوئے ناتہو سنگہ ٹہاکر پیسانگن ریاست جاول مین بیاہا تہا اور سیواجی صوبہ دار اجمیر وہان کا باشندہ تہا اور ناتہو سنگہ کی ٹہکرانی سیواجی کی ہمشیرہ راکہی بند تہی اس ذریعہ ناتہو سنگہ نے پیران ہیڑہ اور سرڑی حاصل کر لیئے چہہ سال تک دیہات مذکورہ ٹہاکر پیسانگن کے قبضہ مین رہے۔ بعد ازان کلیان سنگہ نے ۔۔۔ روپیہ سرکار سندھیہ مین داخل کیا اور دیہات پر دخل پایا۔

ناتہو سنگہ کے دو بہائی باگ سنگہ اور سادول سنگہ دوسری والدہ سے تہے ناتہو سنگہ نے اونکو قید کر دیا کہ وے پانچ مہینے تک قید رہے مگر چونکہ ناتہو سنگہ کی یہہ حرکت خلاف تہی تمام برادری نے جمع ہوکر اونکو قید سے رہا کر دیا اس عرصہ مین ناتہو سنگہ نے وفات پائی اور رام سنگہ مسند نشین ہوا اوس نے باگ سنگہ و سادول سنگہ کو کچھہ معاش نہ دی آخرکار کلیان سنگہ نے غیرت سے موضع سرڑی بہ تقرر تین سو روپیہ نذرانہ باگ سنگہ کو دے دیا۔

۱۸۱۶ء تک دیہہ مذکور اوسکے قبضہ مین رہا بعد ازان مادہو راو سندھیہ صوبہ دار اجمیر نے استمرار داران کو تنگ کیا اونہون نے صلاح کر کے صوبہ دار مذکور کو گلاب سنگہ ولد کلیان سنگہ کے قلعہ مین قید کر دیا تین مہینے تک قید رہا پہر مرہٹون کی فوج نے آکر چہوڑایا اور اٹہارہ ہزار روپیہ مصادرہ کر کے اوسکے عوض گلاب سنگہ کو قید کیا سمیر پسر گلاب سنگہ نے سات ہزار روپیہ ادا کیا اور بالعوض گیارہ ہزار روپیہ موضع خواص

باگ سنگہ کے پاس گروی رکہکر گلاب سنگہ نے رہائی پائی کہ اسطرح سرسٹری اور خواص
دونون باگ سنگہ کے قبضہ مین آئے ہین مگر جہان سنگہ نبیرۂ باگ سنگہ کا بیان ہے
کہ گلاب سنگہ نے کہ خواص مرسٹرن کے پاس گرو رکہا تہا جب تہوڑے دنون بعد مرہٹی
جانے لگی اور انگریزی عملداری آئی تب صوبہ دار نے چٹھی لکہی کہ روپیہ دیکر گانو لے لو
گلاب سنگہ نے منظور نکیا باگ سنگہ نے روپیہ دیکر خواص اپنے نام بیع کرالیا کہ اب
جہان سنگہ قابض ہے اور الـعــہ ۱۴ر۹ پائی مالگذاری سرکار مین داخل کرتا ہے۔
اب پیسانگن کا راجہ پرتاب سنگہ نابالغ ہے اوسکے علاقہ کا انتظام باہتمام کورٹ آف
وارڈس ہوتا ہے ریاست مین یہ گانو ہین اور للعہ ۱۴ر۲ پائی کی مالگذاری ہے۔ اس
خاندان مین قدیم سے ٹھکرائی کا خطاب تہا مان سنگہ نے ابتداء عملداری انگریزی
مین راج مارواڑ مین زر کثیر نذرانہ کا دیکر خطاب راجگی کا حاصل کیا اور سرکار انگریزی
سے بہی راجہ لکہوانا چاہا مگر سرکار نے مدت تک خطاب عطیہ راج جودہپور کو قبول نکیا آخرکار
۱۸۷۵ء مین دربار ہوکر استمرارداران کو سندین عطا ہوئین تب ٹہاکر پیسانگن کو خطاب
راجگی سرکار انگریزی سے عطا ہوا اور جلسہ قیصری دہلی مین از سر نو تصدیق ہوا شیام سنگہ
کو پاڑہ میودہ خورد اور گودہ وراثت مین پیسانگن سے ملی تہی اور تین گانو اوسنے
اور اوسکی اولاد نے بزور بازو حاصل کیے یعنی موضع چہاپریہ و موضع ایکل سنگہ تو
خود شیام سنگہ نے گوڑ راجپوتون کو بیدخل کرکے لیلیئے اور موضع نولکہا اوسکے بعد
بہال سنگہ نے مانا ورت راجپوتون سے چہین کر لیا شکت سنگہ تک شیام سنگہ کی اولاد
مین کوئی شہر پہ نہوا شکت سنگہ کے تین پسر ہوئے۔ شیو سنگہ مسندنشین ہوا اوسنے
اپنے سب سے چہوٹے بہائی رنجیت سنگہ کو اپنے شامل رکہا اور رنجیت سنگہ کو گوڈہ گراس

مین نکالدیا - شیر سنگہ کے اگرچہ دو بیٹے ہوئے مگر اوسکے مسند نشین بیٹے سمان سنگہ نے اپنے چہوٹے بہائی اندر سنگہ کو شامل رکہا بعدازان سمان سنگہ کا بڑا بیٹا سمیر سنگہ مسند نشین ہوا اور چہوٹا بیر بیسال میووہ خورد کا ٹہاکر ہوا اوسکے بعد سمیر سنگہ کی اولاد مین کسی بہائی بیٹے کو کوئی گانو نملا -

دیوی سنگہ کو تقسیم مین سدارا اور گل گانو پیسانگن سے ملے تہے اوسکے چار بیٹے ہوئے اون مین سے رن سنگہ پاڑوی نے سدارا لیا اور دیگر تینون کو گل گانو ملا - اس خاندان مین دو تعظیمی ایک راجہ پرتاب سنگہ پیسانگن نمبر ۴ اور دوسرا ٹہاکر سجان سنگہ استمراردار پاڑہ نمبر ۱ راجہ پیسانگن کے ساتہہ دوسری صف مین رگہناتہہ سنگہ پران ہیڑہ - چینپال سنگہ خواص - ارجن سنگہ گنگا گانو - سیتہہ سنگہ سوارہ ہین - اور ٹہاکر پاڑہ کے ساتہہ دوسری صف مین - جواہر سنگہ گوڈہ - ناتہو سنگہ میووہ خورد ہین

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	آمدنی کل	تعداد مالگزاری	کیفیت
پیسانگن	[illegible]	۳۲۰۹۵	[illegible]	[illegible] ۱۴ر۲ پائی	
پران ہیڑہ سرہٹری خواص گنگا گانو سدارہ	[illegible]	۹۴۹۱	[illegible]	[illegible] ۱۱ر۱۰ پائی	۴۶۸۷
پاڑہ	[illegible]	۱۶۹۵۸	[illegible]	[illegible] ۲ر۵ پائی	
گوڈہ میووہ خورد	[illegible]	۵۵۴۷	[illegible]	[illegible] ۲ر۶ پائی	
میزان	[illegible]	۸۲۰۸۱	[illegible]	[illegible] ۱۴ر۱۱ پائی	

دیولیہ و بڑلی و دیو گانو

اس خاندان کا مورث اعلےٰ اکہے راج تہا جسکو بروی تقسیم بہنائی سے منجملہ ۴۸ کے ۲۴ گانو ملے تہے - مگر ٹہاکر صاحب دیولیہ کا بیان ہے کہ اکہے راج نے بہنائی سے نصف علاقہ تقسیم کراکے ۲۲ گانو لئے تہے اور رتن سنگ داس مورث ثالولی کو تین گانو اپنے پاس سے دیئے تہے - اکہے راج کے پانچ بیٹے ہوئے - اونمین الیشر داس پاٹوی ہوا - دیو داس کو بڑلی کا علاقہ ملا - ہری سنگہ کو موضع جیت پورہ جٹرانا - ناہر سنگہ کو موضع نا ندسی اور رگوڑ ملا - اور گج سنگہ کو علاقہ کیروٹ ملا -

دیوی سنگہ واحد پسر الیشر داس کے دو بیٹے - اول اودیت سنگہ پاٹوی دوئم سارنگ ٹہاکر گوڑہ کلان ہوئے - بعد ازان رگہناتہ سنگہ ولد اودیت سنگہ کے تین بیٹے ہوئے بخت سنگہ پاٹوی بیر سیال ٹہاکر شوگڈہ - چہیتر سال ٹہاکر رگہناتہہ پورہ - بخت سنگہ کے تین بیٹے ہوئے - ارجن سنگہ پاٹوی - باگہ سنگہ ٹہاکر اروڑ - سجان سنگہ ٹہاکر شوکلی -

ارجن سنگہ کی اولاد مین کوئی تقسیم نہوئی اور جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر ہری سنگہ کو راؤ صاحب کا خطاب ملا اب راؤ ہری سنگہ صاحب بلا شراکت غیرے قابض ہین دیو داس مورث اعلےٰ خاندان بڑلی کے چار پسر ہوئے - اول سانولداس پاٹوی - دوئم جن سال ٹہاکر گوپلہ - جیت سنگہ ٹہاکر کنبی خورد - ہرناتہہ سنگہ ٹہاکر کو بیرولی ملی تہی مگر ادا سے مالگذاری نہو سکی تو ۱۸۲۱ء مین گانو پہر بڑلی مین شامل ہوگیا اب ہرناتہہ سنگہ کی اولاد بیرولی مین رہتی ہے مگر کچہہ دخل نہین رکہتی -

سانولداس کی زوجہ اول سے دولی سنگہ پاٹوی ہوا اور زوجہ ثانی سے پربت سنگہ وغیرہ

دولی سنگہ کی اولاد مین ٹہاکر مادہو سنگہ بڑلی پر تن تنہا قابض ہے۔

دیوگانو بگہیڑہ کے خاندان کا مورث اعلےٰ ناہر سنگہ تہا جسے دیولیہ سے ناندسی و گوڑہ گراس مین ملی تہی بعد ازان ناہر سنگہ نے راجگڈہ کے خاندان کے گوڑ راجپوتون کو موضع دیوگانو سے بیدخل کرکے اپنا قبضہ کرلیا اور اسیطرح سیسودیون سے بگہیڑہ گانو لیا ۱۶۶۸ع مین جب ناہر سنگہ کا گوڑون سے مقابلہ ہوا تو اوس لڑائی مین جونیان کا ٹہاکر مع اپنے بیٹے کنور کشن سنگہ کے ناہر سنگہ کی امداد کیواسطے گیا تہا کشن سنگہ نے دلیرانہ لڑائی کی تہی تاانجدیکہ سر کٹ جانے کے بعد بہی حربۂ شمشیر کرتا رہا اور خود کام آیا جب ناہر سنگہ نے دیوگانو فتح کرلیا تو کشن سنگہ کے خون کے عوض اوس علاقہ کے چار گانو جونیان کے ٹہاکر کو دئے اور باقی ماندہ اپنے قبضہ مین رکہے۔

ناہر سنگہ کی اولاد حسب تفصیل ذیل ہوئی۔

دیوکرن جسکو دیوگانو بگہیڑہ ملا اور وہ پاٹوی ہوا۔ بہرت سنگہ کو ناندسی۔ اندر سنگہ کو سلاری۔ ہاتھی سنگہ۔ تیج سنگہ۔ ارجن سنگہ کو باقی ماندہ دیگر دیہات ملے۔ اسکی یہہ کیفیت ہے کہ اونکا ایک بہائی رگہناتہہ سنگہ دیولیہ مین اودیت سنگہ کی گود گیا تہا وہان سے رگہناتہہ سنگہ نے تیج سنگہ کو ریچہہ بالیان اور ہاتہی سنگہ کو موضع بگرای مین کچہہ زمین اور ارجن کو کیانیہ دیا دیوکرن کی اولاد مین پہر تقسیم نہوئی اب رام سنگہ ٹہاکر حسب قاعدہ وراثت پاٹوی پر قابض ہے اس خاندان مین راوہری سنگہ صاحب دیولیہ۔ مادہو سنگہ ٹہاکر بڑلی۔ رام سنگہ ٹہاکر دیوگانو نمبر ۶ و ۱۴ و ۱۱ پر تعظیمی مین ٹہاکر دیولیہ کے ساتہہ دوم صف مین۔ ڈیبی سنگہ گوڑہ۔ پرتاب سنگہ گرت

کھروہ

اس خاندان کا مورث اعلےٰ شکت سنگہ مہاراجہ اودے سنگہ الملخاطب موٹا راجہ والی
مارواڑ کا بیٹا تہا اس علاقہ کے لوگ کہتے ہین کہ راج مارواڑ سے ملا تہا مگر کچہہ ثبوت نہین
ہے - اکبری عہد مین پرگنہ کھروہ شامل پرگنہ اجمیر سرکاری خالصہ مین تہا کہ آئین اکبری
مین درج ہے - یہہ علاقہ دو علیحدہ حصون پر منقسم ہے ایک بڑا جسمین خاص کھروہ
ہے دوسرا قلیل قریب بیساننگن ہے - اس خاندان مین سات پشت تک برابر یہی عمل
رہا کہ پاٹوی اولاد کل ریاست پر قابض ہوتی ہے اور بہائیون کو کچہہ نہین دیا جاتا
چنانچہ اس خاندان کے اکثر لوگ نقل وطن کر گئے باقی ماندہ موضع جاٹلی واکہری علاقہ
اجمیر مین بہومیہ ہین -
شکت سنگہ سے آٹہوین پشت مین سورج مل کے چہوٹے بیٹے چتر سنگہ کو موضع دیوگڈہ
بطور گراس ملا - اور دیوی سنگہ کے چہوٹے بیٹے گلاب سنگہ کو ناسون اور پرتاب سنگہ
کے چہوٹے بیٹے شیام سنگہ کو بہوانی کہیڑہ - باقی ریاست پر مادہو سنگہ پسر جسونت سنگہ
بلاشرکت غیرے قابض ہے - بہوانی کہیڑہ ناسون دیوگڈہ کے ٹہاکر کہروہ کے
ٹہاکر کو نذرانہ دیتے ہین اور کہروہ کا ٹہاکر اونکی بابت سرکار مین مالگذاری دیتا ہے
جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر مادہو سنگہ کو راؤصاحب کا خطاب ملا ہے راؤ مادہو سنگہ
صاحب نمبری پر خود تعظیمی ہین اوسکے ساتہہ مین اور کوئی کرسی نشین دربار نہین ہے

نام ریاست	تعداد دیہات	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
کہروہ	[illegible]	۵۰۹۰۱	[illegible]	[illegible]	
بہانی کہیڑہ ناسون دیوگڈھ	[illegible]	۴۴۶۰	[illegible]	۔	
میزان	[illegible]	۵۵۳۶۱	[illegible]	[illegible]	

گوبندگڈھ

اکبرشاہ کے عہد مین مہاراجہ اودے سنگہ المخاطب موٹا راجہ والی مارواڑ مورد عنایات شاہی تہا اور اوسکا بیٹا بہگوان داس بادشاہ کا دوست اور مصاحب تہا اوسکی اولاد حسب تفصیل ہوئی۔

گوبندداس ۔ کاہن جی ۔ سلطان جی ۔ بلرام جی ۔ اچلداس جی ۔ گوپالداس جی

ان مین سے اچل داس لاولد رہا ۔ کاہن جی سلطان جی بلرام جی اور گوپالداس جی مارواڑ مین رہے گوبندداس نے پیسانگن کے قریب اپنے نام سے موضع گوبندگڈھ آباد کیا اور قلعہ بنایا ۔ اس ریاست مین چار گانو ہین منجملہ اونکے جسونت پورہ جسونت سنگہ نے آباد کیا تہا اکہے پورہ اکہے سنگہ نے ۔ اور سمرتہہ پورہ سمرتہہ سنگہ نے اور تبولیا قدیم گانو ہے ریاست گوبندگڈہ سے کسی بہائی بیٹے کو کوئی گانو نہین ملا ۔

ٹہاکر لچہمن سنگہ استمراردار گوبندگڈہ ۔ ۱۲ ۔ نمبر پر تعظیمی ہین اور اونکے ساتہہ تیسری صف مین شیام سنگہ ٹہاکر جسونت پورہ ۲۰ نمبر ہے ۔

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی ریاست	تعداد مالگذاری	کیفیت
گوبندگڈھ	یک	۱۰۳۶۲	[illegible]	[illegible]	
جسونت پورہ	یک	۰	[illegible]	۰	
میزان	۲	۱۰۳۶۲	[illegible]	[illegible]	

باگسوری

جگمال کے تیسرے بیٹے لاڈو سنگہ کی اولاد باگسوری مین استمرار دار ہے باگسوری کا ابتدائی حال مسعودہ کی کیفیت مین درج ہوا ہے سو اب اسقدر کافی ہے کہ لاڈو سنگہ کی اولاد مین مان سنگہ شیو دان سنگہ برادران حقیقی ہوئے اور باگسوری سے بوبانیہ گراس مین ملا ـ پہر بہوپ سنگہ کمان سنگہ جان سنگہ کو کوئی گانو گراس مین نہین ملا اونکی اولاد بنوڑیہ مین رہتے تہے اور امر سنگہ پرتاب سنگہ کی اولاد باگسوری مین حوالہ کہاتی ہے ـ

ٹہاکر ناہر سنگہ استمرار دار باگسوری ۱۵ نمبر پر تعظیمی ہے مگر آئندہ اس ریاست مین تعظیمی نہون گے اوسکے ساتہہ دوسری صف مین رگہناتہہ سنگہ دلبونت سنگہ ٹہاکران بوبانیہ ۴۲ نمبر پر ہین ـ

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
باگسوری	یک	۱۰۵۰۸	[illegible]	[illegible] ۴ر ۸ پائی	
بوبانیہ	یک	۴۶۱۹	[illegible]	[illegible]	
میزان	۲	۱۵۱۲۷	[illegible]	[illegible] ۴ر ۸ پائی	

میواڑیہ

اس خاندان کا مورث اعلےٰ بجیت سنگہ مہاراجہ اودے سنگہ والی میواڑ بلحاظ ہوٹا راجہ کا سب سے چہوٹا بیٹا تہا کہتے ہین کہ اوسکی چوتہی پشت مین رام سنگہ نے ۱۶۵۱ء مین یہہ گانو جنگل ویرانہ مین آباد کیا تہا اسی خاندان مین پالسی ہونیکا دستور ہے بہائیون کو کسیقدر جاگیر بطور گزارہ یعنی معاش کے ملتی رہی ہے عملداری مرہٹہ مین وہ زمین بہوم متصور ہوکر خدمت حفاظت اونکے ذمہ کی گئی بعد سنہائی اس بہوم کے ٹہاکر جو گید اس کل گانو پر قابض ہے یہہ ٹہاکر کسی تعظیمی کے ساتہہ نہین ہے مگر خود دوم صف کے ۴۳ نمبر پر کرسی نشین دربار ہے میواڑیہ صرف ایک گانو ہے رقبہ اوسکا ۳۸۸۵ - آمدنی دو ہزار کی ہے اوسمین سے [illegible] ۱۵ر ۲ پائی مالگذاری ادا کرتا ہے -

ریچھہ مالیان

ریچھہ مالیان قریب پیپانگن کے خاندان کا مورث اعلےٰ کلیان داس تہا اوسکے قابض ہونیکا صحیح حال معلوم نہین ہے اب چہتر سنگہ قابض ہے وہ کسی تعظیمی کے

ساتھہ نہین ہے مگر خود دوسری صف مین ۵۴ نمبر پر کرسی نشین دربار ہے
ریچھہ مالیان صرف ایک گانو ہے اوسکا رقبہ ۶۲۳۹ بیگھہ آمدنی ایک ہزار روپیہ ہے
اسمین سے ۸۴ روپہہ مالگذاری اداکرتا ہے -

سیٹھن

اول اس گانو پر ٹھاکر سور سنگہ قابض ہوا تھا اور اوسی نے اس گانو کو پہر آباد کیا
تھا اب اس گانو پر ٹھاکر کشن سنگہ قابض ہے کسی تعظیمی کے ذیل مین نہین ہے مگر
دوسری صف مین ۴۴ نمبر پر خود کرسی نشین دربار ہے صرف ایک گانو ۲۶۴۷ بیگہہ
رقبہ اور الف آمدنی کا ہے اوس مین سے مبلغ مالگذاری
سرکار داخل ہوتی ہے -

کرٹیل

اس خاندان کا مورث کشن سنگہ چانداجی کا چھوٹا بیٹا تھا اس گانو مین سابق کرٹیل
کوٹ کے گوجر آباد تھے اون کے نام سے گانو مشہور ہے کشن سنگہ قصبہ پلونڈا علاقہ
مارواڑ کا باشندہ تھا سارہ دول سنگہ پوار کی مدد سے دیوالی کے دن جب گوجر
تہوار کی رسوم مین مشغول تھے اون پر حملہ کرکے کرٹیل کو چھین لیا کشن سنگہ کے
تین بیٹے ہوئے اونمین سے راج سنگہ کرٹیل مین رہا اور اورون کی اولاد
کنولائی وکاٹیر مین بہہ ہوئی - سمان سنگہ و پہول سنگہ کے پاس اس گانو
مین زیادہ زمین ہے اس سبب سے باوجودیکہ اولاد اکبر نہین ہین بطور پاٹوی
عزت دار سمجھے جاتے ہین اونکے اور بہائی جو شاید حقیقت مین بڑے ہین بہہ
ہین سمان سنگہ پہول سنگہ دوسری صف مین ۴۷ نمبر پر کرسی نشین ہین گانو کا

۸۴۴۰۷ بیگہہ کا رقبہ سے کی آمدنی اور ۱۵ار۲ پائی مالگذاری ہے۔

منوہرپورہ

اس گانو مین ٹھاکر فتح سنگہ گوڑ راجپوت استمراردار ہے وہ کسی کی ذیل مین نہین ہے مگر دوسری صف مین ۴۶ نمبر پر کرسی نشین ہے گانو کا رقبہ ۲۷۵۰ بیگہہ آمدنی للعہ اور مبلغ ۶ار۶ پائی مالگذاری ہے۔

راجوسی

راجوسی وغیرہ چار دیہات کے استمراردار چوہان مینہ ہین حال اونکا پیشتر لکہا گیا ہے اون مین سے شمشیر خان سرگروہ دوسری صف مین ۴۸ نمبر پر کرسی نشین ہے۔

کیفیت

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
راجوسی	یک	۱۰۶۴۵	اسمار	الماسہ ۲ار	
دیہات متعلقہ	سہ	۷۸۷۵	اصماسہ	صماعسہ ۱۵ار۶ پائی	
میزان	للعہ	۱۸۵۲۰	صمار	السامعہ ار۶ پائی	

کوٹڑی कोटड़ी

اس گانو کا استمراردار چیتر بہوج چارن ہے گانو کا رقبہ ۸۰۰ بیگہہ للعہ روپیہ کی

آمدنی ہے مابعہ ۹۰۴۹ پائی مالگذاری ہے۔

علاقہ جات علاوہ استمرار

کنگوانہ اس علاقہ مین جاگیر دار ہے کہ استمرار یا بہوم نہین رکھتا اس خاندان کے مورث اعلےٰ راے سنگہ کے پانچ بیٹے ہوئے۔ منجملہ اونکے بیر سنگہ کو کہرکہڑی جو ساتہہ ہزار روپیہ کا علاقہ تہا ملی۔ اور سانوت سنگہ و بہادر سنگہ نے باقی ریاست بحصہ مساوی تقسیم کرلی۔ سانوت سنگہ روپ نگر مین رہا اور بہادر سنگہ جو مورث مہاراجہ صاحب کشن گڑہ کا تہا کشن گڑہ مین رہا۔ سانوت سنگہ کا بڑا بیٹا سردار سنگہ لاولد فوت ہوا اوس نے وصیت کی تہی کہ امیر سنگہ ولد بیر سنگہ وارث ہووے لیکن بوقت وفات سردار سنگہ کے بہادر سنگہ نے امیر سنگہ کی تبنیت سے انکار کرکے روپنگر پر قبضہ کرلیا تب امیر سنگہ نے مہاراجہ جودہ پور کی مدد سے روپ نگر لیا بہادر سنگہ ہلکر کیطرف متوجہ ہوا اور ایک لاکہہ روپیہ دیکر امیر سنگہ کو روپ نگر سے نکلوا دیا اور بیر سنگہ کو باستثنار موضع لاوتہہ کے جو اوسکی ماکے پاس تہا اپنے علاقہ سے بیدخل کیا۔ بیر سنگہ مرہٹون کے شامل ہوا اور پانی پت کی لڑائی مین کام آیا۔ مادہوجی سیندہیہ نے امیر سنگہ و صورت سنگہ کو کنگوانہ وغیرہ چہہ گانو کی جاگیر عنایت کی آپس کی تقسیم سے امیر سنگہ نے منجملہ چہہ کے سرانہ مکڑی آرڑکہ تین گانو پر دخل پایا اور صورت سنگہ کنگوانہ اونتڑہ مگرہ تین گانو پر قابض رہا۔ پہر امیر سنگہ نے جے پور مین جاکر نوکری کی تب مہاراجہ سیندہیہ نے تینون گانو ضبط کرلیے۔

صورت سنگہ کے تین لڑکے ہوئے۔ بڑے بیٹے جسونت سنگہ کو لاورتہ ملا۔ اور ارجن سنگہ و شیر سنگہ کو کنگوانہ اونتڑہ و مگرہ ملا۔ جیت سنگہ پسر ارجن سنگہ

	اودے پور ۲ لکھہ	ڈونگرپور	بانسواڑہ	پرتاب گڑھ	میزان
خراج	خرچ میواڑ بہیل کورپس	سا معہ معہ	سا معہ معہ	لاا معہ	یے لکھہ سا
۲ لکھہ	[illegible]				

اور علاوہ مصارف محکمجات حکام مندرجہ صدر کی تخمیناً سوالاکھہ روپیہ سالانہ خرچ میواڑ بہیل کورپس کا ہے -

میواڑ بہیل کورپس صرف ہندوستانی پیادون یعنی بہیلون کی فوج ہے اوس مین کل ۶۵۳ مسلح جوان ہین اون مین سے ۱۲۵ چہاونی کوٹرہ مین متعین رہتے ہین اور باقی کل ہیڈ کوارٹرس یعنی چہاونی صدر کہیرواڑہ مین رہتے ہین -

اب اس ایجنسی کے متعلق ریاستون کے علیحدہ حالات لکھے جاتے ہین -

فصل اول

ریاست میواڑ یعنی اودے پور

ریاست اودے پور جسے میواڑ کہتے ہین اول درجہ کی ریاست ہے اوسکے شمال مین اجمیر کا انگریزی ضلع مشرق مین بوندی گوالیار ٹونک و پرتاب گڑھ کی ریاستین جنوب مین بانسواڑہ ڈونگرپور اور ماہی کانٹہ کی ریاستین اور شمال و مغرب مین سروہی کی ریاست و ضلع گوڈواڑ علاقہ مارواڑ و ضلع اجمیر واقع ہین -

خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۴۶ دقیقہ اور ۲۵ درجہ ۵۶ دقیقہ اور طول بلد شرقی ۷۲ درجہ ۵۰ دقیقہ اور ۷۵ درجہ ۳۸ دقیقہ کے درمیان اوسکا غایت طول شمال و جنوب مین ۱۵۰ میل اور عرض ۱۳۰ میل رقبہ ۱۲۶۱۴ مربع میل ہے آبادی ۱۲۱۴۰۰ اجناس

سوکس فی مربع میل اور آمدنی ۲۶۶۱۰۰ روپیہ سالانہ ہے ۔

جغرافیہ

اس ملک کے جنوب مغربی حصہ مین شہر اودے پور سے سرحد سروہی تک کوہ ارابلی کا
سلسلہ ہے اور جیسا کہ راجپوتانہ کے جغرافیہ مین لکہا گیا شمال مین کوملمیر ہو کر اجمیر کیطرف
چلا گیا ہے یہان اس پہاڑ کا عرض چہہ میل سے پندرہ میل تک مختلف ہے اور راودیپور
وجودہ پور کے درمیان بطور سرحد کے واقع ہے کوملمیر سے جنوب مین گہاٹہ اور احاطہ
بہت ہین اون مین بہیل و مینہ و میر لوگ کہ ملک کے اصلی باشندگان قدیم ہین پناہ گزین
رہتے ہین کسی سرکار کی حکومت کو نہین مانتے اور نہ کسیکو خراج دیتے ہین ۔
اس پہاڑ مین اکثر مقامات پر معدنی پیداوار بہت ہے سابقاً اودے پور مین رٹن
کے کانون کی بہت آمدنی تہی اور اوسمین چاندی بہی نکلتی تہی تانبہ بکثرت ہے اور
رایج الوقت پیسہ اوسکا بنتا ہے ٹوڈ صاحب لکہتے ہین کہ راناصاحب کی دانست مین
اونکے پہاڑون مین ہر قسم کی فلزات ہے ۔ باقی ماندہ ملک جسمین اودے پور کا
گہاٹہ بہی داخل ہے سطح سمندر سے دو ہزار فیٹ برتر ہے اور بناس دہیرس و
دیگر ندیون کے میلان سے کہ ارابلی سے نکلی ہین زمین کا ڈہال جنوب مغرب سے
شمال مشرق کیطرف ثابت ہے ۔

کوملمیر اثنار راستہ اودے پور اور جودہ پور کے گہاٹہ ہے اور اوس پر
قلعہ ہے اودے پور سے پچاس میل شمال مین اور جودہ پور سے ۹۰ میل جنوب مشرق
مین یہہ گہاٹہ کوہ ارابلی کے عمیق اور پیچدار نالون مین واقع ہے اور میواڑ اور
مارواڑ کے سیداگرون کی آمدورفت کیواسطے بہی گذرگاہ ہے ۱۸۱۸ء مین رئیس

جو دہ پور کی فوج متعینہ قلعہ نے بطمع یہہ قلعہ سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کو خالی کر دیا اور
سرکار نے مہارانا صاحب اودے پور کو دیدیا سمندر کے سطح سے ۲۴۵۳ فیٹ
بلند ہے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۱۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۰ دقیقہ

جہیل اودے ساگر وغیرہ چہوٹے تالاب اور جہیلوں اور کانکرولی کے تالاب
کے سوائے کہ اوسکا ذکر باب اول مین ہوا ہے اس راج مین **ڈیبر** کا جہیل ہے
کہ بحساب وسعت سب سے بڑا یعنی طول مین نو میل اور عرض مین پانچ میل شمال سے کئی
ندیان اوسمین آتی ہین جنوب کیطرف سے اوسکا پانی ناہی ندی مین جاتا ہے
اودے پور سے ۳۲ میل جنوب مشرق مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۱۲ دقیقہ طول
بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴ دقیقہ پر واقع ہے -

ندیان میواڑ کے ملک مین بناس مشرقی و مغربی و بیرس و سابرمتی و سوکری
و کہاری ندیان ہین چنانچہ اونکا مفصل حال اول و دوم باب مین لکہا گیا ہے

شہر و قصبات میواڑ مین اول شہر دارالریاست **اودے پور**
ہے کہ ایک گہاٹہ مین پشت پہاڑ پر کہ بجز مغرب کے جسطرف پانچ میل کے محیط کا ایک
تالاب ہے ہر طرف سے پہاڑون سے گہرا ہوا ہے واقع ہے یہہ گہاٹہ تیس میل
طول مین اور دس میل عرض مین ہے شہر کے قریب تالاب ہے اوس سے چہوٹا
مگر تاہم بہت وسیع ایک اور تالاب چہہ میل کے فاصلہ پر مغرب مین ہے اور چہوٹے
چہوٹے جہیل اور تالاب بکثرت ہین اس سبب سے نواح اودے پور مین بخار وغیرہ
کی بیماری بہت رہا کرتی ہے مشرق کیطرف دور سے دیکہنے سے شہر بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے
مگر قریب سے دیکہا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ شہر ونکی وضع اور طرز عمارت اچہی نہین

ہین - مہارانا صاحب کا محل البتہ ایک عمدہ سنگین عمارت ہے پہاڑ کی دہار کے
اوپر قریب سو فیٹ کے بلند کہڑا نظر آتا ہے اوسکے اوپر سے جہیل و گہاٹہ و شہر
کی خوب سیر ہوتی ہے تالاب بنایا ہوا ہے ایک خام پشتہ سے جسکا طول ۴۳۴ فیٹ
اور عرض اوپر سے ۱۱۰ فیٹ اور نیچے سے کسیقدر زیادہ ہے اور بلندی پانی
سے اوپر ۲۷ فیٹ ہے ایک چشمہ پانی کا روکا گیا ہے اس پشتہ کے باہر کیطرف
سنگ مرمر لگا ہوا ہے اور اوس پر مورتین اور چہوٹے چہوٹے مندر اور دیگر
مکانات بہت ہین حسب تحریر ٹوڈ صاحب ۱۸۱۸ع مین شہر مین پچاس ہزار گہر
مین سے تیس ۳۰ ہزار رہ گئے تہے مگر انگریزی حفاظت مین آنیکے بعد شہر و ریاست
دونون مین بہت ترقی ہوئی ہے جیسا کہ تاریخ سے معلوم ہوگا اس شہر کو رانا
اودے سنگہ نے ۱۵۶۸ع مین آباد کیا تہا شہر اور اوسکے ساگر تالاب اوسی
کے نام سے نامزد ہوئے ہین - سطح سمندر سے ۲۰۶۴ فیٹ بلند ہے اور عرض
بلد شمالی ۲۴ درجہ ۳۷ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۹ دقیقہ پر واقع ہے
چیتوڑ کا قدیم قلعہ اور شہر سابق مین بہت بڑا اور مشہور مقام تہا مگر زمانہ حال
مین زوال پا گیا ہے قلعہ پہاڑ پر ہے اور شہر کی فصیلین بلند اور مکانات جابجا
پہاڑ کے اوپر واقع ہین اس سے قلعہ و شہر بہت دور سے نظر آتے ہین -
شہر ندی کے کنارہ پر جسے بیرس و بیرج کہتے ہین واقع ہے - یہان اس ندی
پر نو محرابون کا عمدہ پل ہے قلعہ کے احاطہ کے اندر کئی قدیم مکانات ہین اون مین
سے اول نولکہا بہنڈار ایک مختصر اندرونی قلعہ ہے اوسکی بہت عریض اور بلند
دیوارو برجین ہین - دوسرا رانا صاحب کا محل سادہ و عمدہ تعمیر کا اوس مین

مورچے بہت اچھے بنے ہوئے ہین - تیسرے کرشن کے دو بڑے بڑے مندر ہین - ان مندرون کے قریب دو تالاب مکسر تہر کے پارچون کے بنے ہوئے ہین ہر ایک کا ۱۲۵ فیٹ طول ۵۰ فیٹ عرض ۵۰ فیٹ عمق ہے - چوتھے پہاڑ کی چوٹی پر ایک مہادیو کا مندر بہت بڑا ہے اوسکے آگے ترشول کہڑا ہے - مکانات کا نقشہ بہت اچھا ہے اور عمدہ مصالحہ سے تیار ہوئے ہین - پانچوین تعمیرات مین سب سے زیادہ نامور کیرت کہمبہ ہے کہ رانا کہمبو نے جو سنہ ۱۴۱۸ء سے سنہ ۱۴۶۵ء تک حکمران رہا مالوہ و گجرات کی متفق فوجون پر فتح پانے کی یادگار مین بنوایا تہا - یہہ عمارت ۴۲ فیٹ کے مربع چبوترہ پر واقع ہے اوسکی بلندی ۱۲۲ فیٹ ہے اور نیچے سے چارون ستون مین سے ہر ایک ۳۵ فیٹ ہے اسکی نو منزلین ہین اور اخیر منزل پر چہتری ہے کل کی تعمیر عمدہ سفید سنگ مرمر کی ہے اور مذہب ہنود کی انواع تصویرات اوسپر منقوش ہین -

پہاڑ کی چوٹی کے وسط مین ایک عجیب جین منار ہے کہ سنہ ۸۹۶ء مین تعمیر ہوئی تہی ہندوستانی لوگون کا بیان ہے کہ اس قلعہ مین ۸۴ باوڑیان ہین مگر جب بیبر صاحب نے سخت گرمی کے موسم مین دیکہا صرف بارہ باوڑیون مین پانی تہا اونمین سے ایک مین ایک چشمہ کا پانی آتا ہے - جنوب مغربی کنارہ کیطرف مگر اوس سے علیحدہ ایک چہوٹا پہاڑ ہے جس سے حملہ آور فوج کو قلعہ کی فوج کے مقابلہ مین بہت پناہ مل سکتی ہے اور اسطرف سے پہاڑ کی چڑہائی بہت سہل ہے -

سنہ ۱۳۰۳ء مین علاؤالدین پٹہان شاہ دہلی نے چیتوڑ فتح کی تہی مگر رئیس سابق کے بہتیجے کو بشرط اداے خراج و نوکری پانچہزار سوار اور دس ہزار پیادہ کی پہیر

کردی - ۱۵۳۲ء مین بہادر شاہ والی گجرات نے چیتوڑ کو فتح کیا مگر بہت جلد
ہمایون بادشاہ دہلی نے اوسکو نکال کر راجپوت رئیس کو از سر نو قابض کر دیا۔
۱۵۶۷ء مین اکبر شاہ نے حملہ کر کے فتح کیا جب راجپوت بالکل مایوس ہو گئے
اپنی عورت بچون کو قتل کر کے یکبارگی حملہ آور ہوئے اور مقابلہ کر کے مر رہے
مگر پھر رئیس میواڑ نے حاصل کر لی ۱۶۷۶ء مین افواج اورنگ زیب نے پھر
چیتوڑ کو خالی کرایا مگر جب سلطنت دہلی مین زوال آیا پھر راجپوتون کے قبضہ مین
آئی نیمچ سے ۳۰ میل شمال مغرب مین اور نصیر آباد سے ۱۰۰ میل جنوب مین ہے
عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۱ دقیقہ۔

دیگر شہر و قصبات حسب تفصیل ذیل ہین۔

نام شہر	عرض بلد شمالی	طول بلد مشرقی	کیفیت
جیرن	۲۵-۱۵	۷۴-۵۸	اثنائے راستہ نیمچ و جاورہ پر نیمچ سے ۱۰ میل شمال و مغرب مین ایک گاون ہے جسکے گرد و پیش مین پہاڑ ہین واقع ہے فصیل پختہ اور بازار ہے

نام شہر	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
اسبا بھوانی	۲۴	۲۲	۶۲	۵۱	اودے پور سے ۶۱ میل جنوب بمغرب مین
املی	۲۵	۲۰	۶۴	۲۰	اودے پور سے ۶۰ میل شمال مشرق مین
باگور	۲۵	۲۰	۶۴	۳	اودے پور سے ۶۷ میل شمال مشرق مین
بجولی	۲۵	۷	۷۵	۲۰	اودے پور سے ۱۰۱ میل شمال مشرق مین
ٹوابلہ	۲۵	۱۴	۷۴	۴۹	اودے پور سے ۹۸ میل شمال مشرق مین
دیوگڑھ	۲۵	۳۲	۷۳	۵۸	اودے پور سے ۶۲ میل شمال مین
دولت گڑھ	۲۵	۳۷	۷۴	۲۵	نصیر آباد سے ۵۷ میل جنوب بمغرب مین
کانکرولی	۲۴	۵۰	۷۳	۵۶	یہہ قصبہ راج سمندر نامی تالاب کے کنارہ پر نیمچ سے ۸۹ میل شمال مغرب مین واقع ہے ۔
کپاسن	۲۴	۵۳	۷۴	۲۵	اودے پور سے ۵۴ میل شمال مشرق مین
لاوہ	۲۵	۱۲	۷۴	۲	راستہ نیمچ وجودہ پور پر ۱۰۷ میل جودہ پور سے جنوب مشرق مین تین ہزار آدمی کی آبادی
مانڈل گڑھ	۲۵	۱۰	۷۵	۱۰	اودے پور سے ۹۶ میل شمال مشرق مین
منڈل	۲۵	۲۵	۷۴	۲۷	اودے پور سے ۷۶ میل شمال مشرق مین

نام شہر	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
ناتھدوارہ	۲۴	۵۳	۷۳	۵۱	اودےپور سے ۱۲ میل شمال مین
پلانہ	۲۴	۴۸	۷۳	۵۵	اودےپور سے ۱۵ میل شمال مین
راےپور	۲۵	۲۶	۷۴	۹	اودےپور سے ۶۱ میل شمال مین
راج گڈھ	۲۵	۲۹	۷۵	۱۱	بناس ندی کے کنارہ راست پر ۷۰ میل جنوب مین اجمیر سے
راج نگر	۲۵	۴	۷۴	۲	اودےپور سے ۳۹ میل شمال مین
راشمی	۲۵	۲	۷۴	۲۷	اودےپور سے ۵۲ میل شمال مشرق مین
ساہدیوی	۲۴	۲۱	۷۴	۳۳	اودےپور سے ۶۲ میل جنوب با مشرق مین
سانگانیر	۲۵	۲۲	۷۴	۴۴	نیمچ سے ۴۷ میل شمال مین فصیل اور باغ ہے
ساوہ	۲۴	۴۵	۷۴	۲۹	اودےپور سے ۵۵ میل شمال و مشرق مین
شاہ پور	۲۵	۳۷	۷۵	۰	اودےپور سے ۱۰۴ میل شمال مشرق مین
سنگولی	۲۵	۰	۷۵	۰	اودےپور سے ۱۰۰ میل مشرق مین
سلومر	۲۴	۷	۷۴	۹	نیمچ سے ۹۴ میل جنوب و مغرب مین بازار و فصیل ہے ۸۵۰ فیٹ بلند سطح سمندر

تاریخ قدیم

واقعات راجستان کا نامور مصنف لکھتا ہے کہ باستثناء جیسلمیر راجپوتون مین صرف
اودے پور کا ہی خاندان ہے کہ آٹھ سو برس کی غیر عملداری کے بعد اوسی سرزمین
پر حکمران ہے جو اوس زمانہ سے پیشتر اونکو بذریعہ فتح حاصل ہوئی تھی رانا صاحب
کے پاس اب بھی قریب قریب وہی ملک ہے جو محمود غزنوی کے عبور دریاے
سندہ کرکے ہندوستان پر حملہ آور ہونے سے پیشتر اونکے بزرگونکے قبضہ مین تھا۔ ان
انکے سواے دیگر خاندان جو راجستان کے شمال مغرب مین حکمران ہین یا قدیم خاندانو
کے بقیہ جات ہین کہ اپنے اپنے مقامات قدیم سے مخروج ہوکر یہان مسکن گزین
ہوئے ہین یا بالکل نئے ہین کہ اپنی قوت بازو سے ریاستین پیدا کی ہین۔
ایل صاحب مورخ نے لکھا ہے کہ اودے پور کے رئیسون نے اگرچہ مسلمانونکی
اطاعت اختیار کی تھی مگر اپنے پہاڑون کی پناہ سے بالکل مغلوب کبھی نہین ہوئے
کل راجپوتون مین اودے پور کا شاہی خاندان مشہور ترین ہے اونکا فخر ہے
کہ دہلی کے شاہی خاندان سے کبھی رشتہ داری نکی۔
اور رینل صاحب نے لکھا ہے کہ اودے پور کا رئیس ہمیشہ راجپوت رئیسون کا سرگروہ
سمجھا گیا ہے جو لوگ اوسکے کسیطرح فرمان بردار نہین ہین وہ بھی بہ پابندی دستور
قدیم تعظیم و تکریم کرتے ہین اس سے ثابت ہے کہ کسی زمانہ مین اوسکے بزرگون کو
اقتدار کلی حاصل تھا اور شاید اوسکے عہد مین راجپوتانہ ایک ہی سلطنت ہوا ہو
الغرض قدامت اور شاہانہ بہادری سے اس خاندان کی عزت مین بہت اضافہ
ہوا ہے کہ اوسکی بزرگی کو سب تسلیم کرتے ہین۔ اگرچہ ہم قبول نہین کرسکتے کہ میواڑ

کے رئیس ایرانی نوشیروان کی اولاد مین ہین اور نہ مثل سرطامس رو صاحب ہمکو اس
بات پر اعتبار ہے کہ وے سکندر کے مخالف پورس سے نکلے ہین لیکن ہماری راے
مین اودے پور والے ایرانیون سے زیادہ قدیم ہین اور یہی امر اونکے بزرگون
کی عظمت کیواسطے دلیل کافی ہے۔

اگرچہ راجپوتون کی روایت کے بموجب اودے پور کے رئیسون کا خاندان اودہ کے
راجگان نسل شمسی سے ہے یعنی اونکو خلف رام چندر کی اولاد مین ہونیکا دعوی ہے
کہ لو نے اودہ سے پنجاب کو نقل وطن کرکے لوکوٹ جسے لاہور کہتے ہین آباد کیا
تھا مگر انقضا مدت سے اس خاندان کا مفصل صحیح حال بغیر تحقیق رہگیا ہے نہایت
معتمد روایتون سے پیدا ہے کہ اس ریاست کا حاکم سنہ عیسوی کی آٹھوین صدی
مین دغا سے مارا گیا تھا صرف اوسکی رانی جو وہان موجود نہ تھی قتل عام سے بچی اوسکو
حمل تھا لڑکا پیدا ہوا اس لڑکے کو رانی نے کسی برہمنی کو دیکر ہدایت کی کہ برہمن ظاہر
کرکے پرورش کرے اور خود ستی ہو گئی یہہ لڑکا اودے پور کے رئیسون کا مورث
اعلے اور باپورا اول نام تھا بھیلون مین بطور بھیل کے پرورش پاکر مشہور وحشی صفت
دلاور ہوا درندون اور پرندون کے شکار کیا کرتا تھا اور ان مہمات مین اپنی کل
ہمجنسون کا سرگروہ تھا ایک روز کوئی بڑا کام کیا تھا سب ساتھ کے لڑکون نے کہا
کہ تجھکو راجہ کرینگے ایک نے اپنی اونگلی چیر کر خون سے اوسکی پیشانی پر راج تلک کردیا
سب لڑکے اپنی قوم کے سردار کے پاس آئے اوس نے بھی منظور کر لیا۔

چنانچہ ابتک رسم چلی آتی ہے کہ جب نیا رانا مسند نشین ہوتا ہے بھیل آکر اپنے خون
سے راج تلک کرتا ہے اور یہہ بھی بصحت کہتے ہین کہ چالیس برس پیشتر تک جب

کبہی اودے پور کا رئیس ماہی ندی کا عبور کرکے جاتا تو اوس قوم کی ایک آدمی
کو جوہان راجپوت اور بہیل عورت سے پیدا ہوئی ہے قربان کرتے تہے یعنی
سر کاٹکر جسم ندی مین ڈال دیتے تہے۔
باپو راول نے جوان ہوکر اور بہی حوصلہ بڑہایا اور بڑی شہرت حاصل کی
مالوہ کے شاہی خاندان مین شادی کی اور جنگلی لوگون کو جنہون نے اوسکے
خاندان کی ریاست چہین لی تہی نکالدیا ۷۲۵ء مین چیتوڑ کو فتح کرکے اور
اپنا دار الحکومت بناکر راجپوتانہ مین عملداری کی آخرکار سو برس کی عمر پاکر
انتقال کیا۔ اور ایک تاریخ سے یہہ بہی دریافت ہوا کہ ضعیف العمری مین وہ ترک
دنیا کرکے خراسان کو چلا گیا تہا وہان پہر شادی کی اور بکثرت اولاد ہوئی
الغرض باپو راول اور سمرسی کے درمیان کہ اس نسل مین تیئسوان راجہ ہوا
ہے پانسو برس کا تفاوت تہا۔
سمرسی جو بارہوین صدی مین ہوا ہے بڑا جنگ آور تہا اوس زمانہ کے شاعرون
نے اوسکے بہہ اوصاف لکہے ہین کہ بہادر متحمل اور بہاگنے مین سہر مند دور اندیش
و دانا مشورہ مین فصیح ہمیشہ خدا پرست اپنے سردارون کا محبوب اور چوہان
خراج گذارون کا مخدوم تہا۔
۱۱۹۱ء مین تاتاری فوج بہ تحت حکومت شہاب الدین معروف محمد غوری
ہندوستان پر حملہ آور ہوئی تب سمرسی نے اپنے سالے پرتہی راج زمان
روائے دہلی کی مدد پر جاکر اون سے بمقام تہانیسر مقابلہ کیا اور شکست
فاش دیکر ہندوستان سے نکالدیا مگر دو برس بعد شہاب الدین ۱۱۹۳ء

مین پہر فوج متفق کرکے حملہ آور ہوا اور سمرسی پہر اوسکے مقابلہ کیواسطے پرتھی راج کے ساتھہ گیا اون کی فوج گگر ندی کے کنارہ تک بہ امید فتح بڑہتے گئی تہانیسر کے قریب پہر لڑائی ہوئی۔ تین روز کے سخت محاربہ و خونریزی کے بعد شہاب الدین کو فتح نصیب ہوئی ہندو کی سلطنت کو زوال آیا اور سمرسی مع اپنے نہایت بہادر اور جنگ آور سرداروں کے مارا گیا۔

سمرسی کے بعد اوسکا بیٹا کرن اور اوسکے بہی انتقال پر سمرسی کے بہائی کا بیٹا راہپ مسند نشین ہوئے راہپ نے اودے پور کے رئیسون کا لقب راول سے راوت قرار دیا۔

راہپ سے لاکمسی تک پچاس برس کے عرصہ مین چیتوڑ مین نو رئیس مسند نشین ہوئے ان نومین سے چہہ لڑائی مین مارے گئے یہہ کل زمانہ غدر و مفسدہ کا ہوا ہے مگر سلطنت دہلی کے کل شورش و فساد مین اودے پور نے اپنی خود اختیاری کو ہاتہہ سے نچہوڑا۔

رانا لاکمسی ۱۲۷۵ء مین اپنے باپ کی مسند پر بیٹہا تہا اسی کے زمانہ مین اول چیتوڑ کو مسلمانون کی حملہ آوری کا تجربہ ہوا لاکمسی اوسوقت تک صغیرسن تہا مگر اوسکے چچا بہیمسی مختار راج نے علاؤالدین خلجی شاہ دہلی کو شکست دیکر نکالدیا۔ ۱۳۰۲ء مین پہر حملہ آور ہوا رانا نے بجز ایک لڑکے کے جسکو نسل قایم رکہنے کی غرض سے علیحدہ کردیا تہا اپنے سب لڑکون کو ساتہہ لیکر دشمن سے مقابلہ کیا اور دشمن کی فوج مین بہت کشت و خون کرکے خود مع بیٹون کے مرگیا فتحمندون نے چیتوڑ کو فتح کیا۔

وسکے بعد رانا ہمیر میواڑ کا مالک اور محبت وطن کے جوش سے اوسکا بڑا حامی
اور محافظ ہوا رانا ہمیر نے علاؤالدین کو ایسا تنگ کیا کہ وہ جالور کے مالدیو
نامی راجپوت رئیس کو چیتوڑ سپرد کرکے دہلی کو چلا گیا چند سال بعد ۱۳۱۶ء مین
رانا ہمیر نے اپنے بزرگون کی دارالحکومت کو پہر لے لیا اور جب علاؤالدین کا
وارث محمود پہر چیتوڑ لینے کے ارادہ سے آیا تو اوسکو شکست دیکر قید کر لیا۔
اور جب تک اوس نے اجمیر رنتہمبور۔ ناگور اور سوائے شیوپور اضلاع
مقبوضہ سابقہ خالی نکر دئے اور نشو ہاتہی اور لاکہہ روپیہ پیشکش نکیا رہا
نہ کیا۔
قدیم خاندانون مین سے اور تو معدوم ہو گئے تہے مگر جے پور مارواڑ بوندی
دگوالیار کے رئیسون نے مع فوجون کے اطاعت کرکے اوسکی شجاعت کو خوب نامور
کیا اسکے عہد مین راجپوتانہ کو پہر ویسا ہی فروغ ہو گیا جیسا تاتاریون کے حملہ سے
بیشتر تہا۔
ہمیر کا انتظام ہی بہت نرم اور رعیت پروانہ تہا کہ اوسکے زمانہ مین رعایا بہت خوشحال
رہی عمر طبعی کو پہونچکر اور ایسا نام جسکو میواڑ مین ابتک دانشور اور شجاع سمجھکر
تعظیم کرتے ہین حاصل کرکے اور بیٹے کو بہت وسیع اور آراستہ سلطنت دیکر
رانا ہمیر نے ۱۳۶۵ء مین انتقال کیا کیتسی رانا اوسکا بیٹا بہی ویسا ہی نامور ہوا
اوس نے اپنی لیاقت اور جوانمردی سے کتنے ہی فتوحات حاصل کرکے اپنے ملک
مین اضافہ کیا اور شاہنشاہ ہمایون تغلق پر بہی بکرول کے مقام فتح پائی۔
بدنصیبی سے اوسکے سردارون مین سے رئیس بنا وہ سنے جسکی دختر سے اوسکی

شادی ہونیوالی تہی اوسکو ہلاک کیا۔

اوسکے بعد لاکہا رانا خوش لیاقت اور جنگ آور و قدردان فنون ۱۰۸۳ع مین سند نشین ہوا اس نے بہی ملک بڑہایا اور حدود کو مستحکم کیا اور جاورہ مین چاندی کی کانین تلاش کرکے اونکو جاری کیا وہ بہی محمد شاہ لودہی دہلی کے بادشاہ پر نصرتمند رہا مگر اوسکی فوج کو گیا سے نکالنے مین مارا گیا قدردانی فنون اور خیرخواہی وطن مین وہ ابتک نیکنام ہے لاکہا رانا کی وفات پر مسند موکل جی نابالغ کو ملی اور اوسکا بہائی چونڈا جو دعوی ریاست سے خود دست بردار ہوا تہا اوسکے حقوق کا محافظ رہا سن بلوغ کو پہونچکر اوس نے بہی اپنے خاندان کے کل عمدہ اوصاف ظاہر کئے اور میدان جنگ مین بہت نام حاصل کیا۔ مگر کسی نادانستہ خطا پر اوسکے باپ کی کنیزک زاد بہائی نے مار ڈالا۔

چونڈا کی مسند سے دست بردار ہونیکی عجیب کیفیت لکہی ہے کہ لاکہا رانا پیر ضعیف ہوگیا تہا اور اوسکے بیٹے پوتے راج کے مناسب کامون پر مامور تہے رنمل والی مارواڑ کے ہان سے اوسکی دختر کی نسبت چونڈا ولیعہد میواڑ کے ساتھہ کرنے کے واسطے نارجیل آیا جسوقت لانے والے پہونچے چونڈا کہین گیا تہا۔ عمر رسیدہ راجہ نے جو اپنے امیرون کے درمیان کرسی نشین تہا مہمانون کو خاطرداری سے بٹہا کر کہا کہ چونڈا ابہی آنیوالا ہے آوے گا تب وہی اس نارجیل کو لیگا اور سوچہون کو تاب دیکر یہہ بہی کہا کہ یہہ کہلونا تم مجہہ سے سفید ریش کو تو کچہہ دوگے ہی نہین۔ اس مذاق کی لوگون نے تعریف کی اور اوس نے کئی مرتبہ کہا چونڈا نے خوش طبعی کو قاعدہ سے فاین سمجہے جانے پر خفا ہوکر جس چیز کو اوسکے والد نے

ہنسی مین اپنی طرف منسوب کیا تہا لینے سے انکار کیا۔ چونکہ اوسکی واپسی مین
رتمل کا ہتک تہا اسواسطے ضعیف رانا نے اپنے لڑکے کی سینہ زوری سے
تنگ آکر خود لینا قبول کیا مگر اس شرط سے کہ اگر اس شادی سے میرے لڑکا پیدا
ہو تو چونڈا دعوی مسند نشینی سے دست بردار ہو کر اوسکا اول راجپوت یعنی
فرمان بردار سردار رہے چنانچہ چونڈا نے اپنے باپ کی خواہش کے موافق قسم
کہائی اور بڑی وفاداری سے اوسپر عمل کیا مگر اس ترک دعوی سے بڑا شور پیدا
ہوا بڑی اولاد کے استحقاق مسند نشینی تلف ہونے اور اونکے زبردست
جاگیردارون مین شمار کیے جانے سے ریاست اسقدر خراب اور تباہ ہوئی
جیسے مغل اور مرہٹون کی فوج کشی سے ہوئی۔
سنہ ۱۴۱۹ع مین موکل جی کی جگہہ کہمبو رانا ہوا اوسکی نسبت کہتے ہین کہ روے زمین
کے عقلمند بادشاہون مین سے تہا ہمیر کیسی ہمت اور جوانمردی لاکہا کی سی
ذی ہنری اور قدردانی اور دونون کی ذہانت اوسمین جمع تہی۔ اور دونون
سے زیادہ خوش نصیب تہا۔ الغرض وہ ہندو جنگ آورون مین سب سے فایق
تہا۔ سنہ ۱۴۴۰ع مین اوس نے مالوہ اور گجرات کے بادشاہون کی متفق فوج
کو شکست دیکر شاہ مالوہ کو قید کر لیا اور نہ فقط عوضانہ لیکر بلکہ عطیات دیکر
آزاد کیا۔ بعدہ اوس نے بادشاہ دہلی کو شکست دی اور اپنے ملک مین بتیس ۳۲
قلعات تعمیر کرکے گہاٹون کو تعمیرات سے مستحکم کیا اوسکو علم کا شوق تہا اور خود
شاعر تہا اوس نے نہایت حسین رانی سے شادی کی تہی اس سے عیان ہے
کہ وہ عورات کے حسن سے بہی ناواقف نہ تہا۔

کہمبورانا بڑے حشمت وجلال سے پچاس برس راج کرکے ۱۴۶۹ع مین اپنے بیٹے
کے ہاتہہ سے مارا گیا اور اوسکی ہلاکت کا سبب صرف خواہش حکومت تہی۔
یہہ باپ کا قاتل جسکا نام اُودا اور لقب ہتیارا تہا مسندنشین تو ہوا مگر تہوڑے
دنون کے واسطے اوس نے اپنے چار برس کے عہد مین اپنی نسل کو ذلیل کیا
اور ملک کی ہتک کی اوسکے بہائی رائےمل نے نکالدیا کہ دہلی کو سفر رہو کر وہان
بجلی سے مارا گیا۔
۱۴۷۴ع مین رائےمل مسندنشین ہوا اوس نے اول ہی بادشاہ دہلی کو جو اوسکے
بہتیجے کے شریک ہوا تہا دیرپا لڑائی مین شکست دی پہر بہتیجون کو معاف کردیا
کہ اوسکے مطیع وفرمان بردار ہوگئے اور مالوہ کے مسلمان بادشاہ کے مقابلہ مین
بہی ایسا ہی مظفر رہا مگر اوسکے لڑکون مین نااتفاقی ہونے سے اوسکی خانگی خوشی
مین خلل واقع ہوگیا اون کے معرکون کا حال مفصل از بس دلچسپ اور عبرت انگیز
ہے مدت تک خوشی سے راج کرکے ۱۵۰۹ع مین رانا رائےمل نے انتقال کیا اور
اوسکا بیٹا سانگا رانا مسندنشین ہوا۔
سانگا رانا کے زمانہ مین میواڑ اوسی اعلےٰ ترین درجہ ترقی کو پہونچا جو ہمیر رانا کے
عہد مین حاصل ہوئی تہی سانگا رانا کی حشمت کا حال اوسکے لشکر کی تعداد سے جو
میدان جنگ مین اوسکے ساتہہ تہا عیان ہوتا ہے کہ اسّی ہزار سوار۔ سات
راجہ اعلےٰ درجہ کے۔ نوراؤ۔ ایک سو چار سردار بلقب راول وراوت۔ پانچسو
جنگی ہاتہی اوسکے ساتہہ رہتے تہے۔ روسا مارواڑ وآمیر اوسکے مطیع تہے اور
گوالیار۔ اجمیر۔ سیکری۔ رایسین۔ کالپی۔ چندیری۔ بوندی۔ گاگرون

गागरौन बूंदी चंदेरी काल्पी रायसेन सीकरी अजमेर ग्वालयार

رام پوره - اٹوکے راؤ خراج گذار و جاگیردار ہوکر اوسکی نوکری کرتے تہے -
سانگا رانا بڑا حاکم ہوا ہے اوس نے اول اپنے خاندان کی باہمی نزاع کو رفع
کیا اور پہر دہلی و مالوہ کے مسلمان بادشاہون کے مقابلہ کے واسطے فوج آراستہ
کی - اٹہارہ دیرپا لڑائیون مین اونکو شکست دی اون مین سے دو مین بمقامات
بکرول و گہاٹولی خود ابراہیم لودہی اوسکے مقابلہ پر تہا -

مگر جب بابر شاہ حملہ آور ہوا تب شبہہ ہوا کہ ہندوستان کی سلطنت مسلمانون کو
حاصل ہوگی یا بدستور ہنود کے قبضہ مین رہیگی - ابراہیم کو شکست دیکر دہلی
و آگرہ پر قبضہ کرکے اوس نے چیتوڑ کا قصد کیا بتاریخ ۱۱ - فروری ۱۵۲۷ء بمقام
موضع خانوہ علاقہ راج بہرت پور قریب فتح پور سیکری دونون فوجین برسر محاربہ
ہوئین تاتاریون کے ہراول دستہ پر سخت حملہ ہونے سے مسلمانون کے ہوش
باختہ ہوگئے باوجودیکہ اونکی کل فوج کمک پر پہونچ گئی تہی جسطرح بامید فتح بڑہی
جاتی تہی بخلاف اوسکے پس پا ہوکر مورچہ باندہنے لگی اسوقت مین اگر رانا دبائے
چلا جاتا تو غالب ہے کہ اوسکو ہی فتح ہوتی مگر اس جزوی فتح کے بعد وہ اپنے
لشکر کو واپس آیا اور بابر کو مقیم ہوکر استحکام فوج اور لڑائی کی عمدہ تدبیرات
کی فرصت ملی -

قریب پندرہ روز تک بابر اپنے لشکر مین گہرا ہوا بیٹہا رہا - گناہون سے توبہ کرکے
مدد الٰہی چاہی - شراب خواری ترک کی طلائی و نقرئی پیالون کو توڑ کر محتاجون کو تقسیم
کردیا - خود بابر نے لکہا ہے کہ جو شخص اول توبہ کرنے اور ڈاڑہی نہ کاٹنے کا عہد
کرنے مین میرا شریک ہوا اساس تہا اوسی شب کو امیر درباری و سپاہی و لشکری

لوگون مین سے تین سو آدمیون نے گناہ سے توبہ کی جو شراب ہمارے ساتھہ
تھی ہم نے زمین پر ڈالدی اور جو شراب بابا دوست لایا تھا اوسکو نمک ملاکر
سرکہ کردیا۔

ہندو بہی اپنی طرف سے مستعد تھے انجام کار ۱۶ – مارچ ۱۵۲۷ع کو انمین لڑائی ہوئی
بابر نے مع کل فوج کے نکلکر بمقام بیانہ سے ہندوؤن پر حملہ کیا کئی گھنٹون تک بڑی
خونریزی سے لڑائی ہوئی مگر جب انجام نہایت مشتبہ تہا فوج ہنود کا ہراول سلہدی
رئیس رائسین باغی ہوکر دشمن سے ملگیا اور خود راناکو مع عمدہ ترین سردارون
کے فرار کرنا پڑا میواڑ کے کوہستان کو بہاگا مگر دلمین مصمم ارادہ تہا کہ فتح کیے بغیر
چیتوڑ مین قدم نہ رکہونگا اگر اوسکی عمر وفا کرتی تو غالباً ارادہ کو پورا کرتا مگر جس
سال مین شکست ہوئی اوسی سال مین قضا نے بہی آگہیرا بمقام بسوہ واقع سرحد
میواڑ شاید کسی کے زہر کہلانے سے انتقال کیا۔ ایسے شخص کی جو نہ فقط کل عالم
کے قدیم ترین موجودہ خاندان کا مشہور ترین قائممقام بلکہ ہندوستان مین نہایت
مشہور فرمان روا تہا اوصاف ذاتی اور شکل جسمانی کی کیفیت لکہی جاوے تو بیجا
نہین ہے – سانگارانا اوسط قد مگر قوی الجسم اور گورہ رنگ تہا اور مثل اوسکے
کل خاندان کے اوسکی بڑی آنکہین تہین – انتقال کے وقت اوسکے عضو عضو
پر جنگ آوری کی علامت تہی – ایک آنکہہ تو بہائی سے لڑنےمین جاتی رہی تہی ایک
بازو شاہ لودہی دہلوی کے معرکہ مین کہو بیٹہا تہا – ایک لڑائی مین ٹانگ ٹوٹکر
لنگڑا ہوگیا تہا – اور تلوار و بہالے سے اوسکے جسم پر اسّی زخم تہے دلیرانہ کام
کرنے مین مشہور تہا چنانچہ مظفر شاہ والی مالوہ کو گرفتار کرنا اسی کا ایک نمونہ تہا

اور مشہور نا ممکن التسخیر قلعہ رنتھمبور کے محاصرہ اور فتح سے جسمین علی نامی شاہی سپہ سالار برسر مقابلہ تہا اسکی بڑی ناموری ہوئی سجا نوہ مین جسکو اوس نے میواڑ کے شمال مغربی حد قرار دیا تہا ایک محل تعمیر کیا تہا اگر کوئی اوسکا وارث بہی ویسا ہی دور اندیش اور صاحب تمیز ہوتا تو بابر کی اولاد کو ہندوستان کی سلطنت کرنا غیر ممکن ہوجاتا۔

سانگا رانا کے بعد ۱۵۳۰ء مین اوسکا پس ماندہ بڑا بیٹا رتنا رانا مسند نشین ہوا اوسکا عہد صرف پانچ برس کا تہا مگر مرنے سے پہلے اوس نے اپنی آنکھہ سے دیکہکر اطمینان کرلیا کہ اوسکے باپ کے راج کو بے کم و کاست چہوڑکر بابر بہاگ گیا تہا رتنا رانا بوندی کے رئیس کے مقابلہ مین کہ وہ اوسکی منسوبہ دولہن کو لے گیا تہا مارا گیا۔

۱۵۳۵ء مین اوسکے بعد اوسکا بہائی بکرما جیت ہوا یہہ رئیس بہادر اور شریر تہا مگر کچہہ لیاقت نہ تہی اول اوسکو بہادر شاہ بادشاہ گجرات نے شکست دی اور پہر چیتوڑ کے قلعہ مین گہیر لیا کمال بہادری سے مقابلہ ہوا مگر جب عہدہ برائی غیر ممکن معلوم ہوئی ۱۳۰۰ عورتون کو قتل کرکے باقیماندہ راجپوت قلعہ سے باہر نکلے اور اپنے سرون کو بہت گران قیمت سے بیچا انجام کار بہادر نے چیتوڑ کو فتح و قتل کیا مگر اوسکو ہمایون کے مقابلہ پر جانیکی ضرورت پڑی چیتوڑ چہوڑ گیا بکرماجیت نے پہر قبضہ کرلیا مگر اس سے اوسکو کچہہ عبرت نہوئی سرداروں کے ساتہہ سختی سے پیش آیا مفسدہ برپا ہوا اوسکو مسند سے اوتار کر مار ڈالا اور سانگا رانا کے کنیزک زاد بہائی بان بیر کو بجاے اوسکے حکمران کیا مگر بان بیر کی حکومت صرف

اوسوقت تک تہی جب تک سانگا رانا کا بیٹا جو باپ کی وفات کے بعد پیدا ہوا تہا اپنا استحقاق حاصل کرنے کے لایق ہوا۔ اسکا اودے سنگہ نام تہا۔

(وہ ۱۵۴۱ و ۱۵۴۲ء مین مسندنشین ہوا اور ایسا ضعیف مزاج اور مغلوب الطبع تہا کہ گویا اطاعت کرنیکواسطے ہی پیدا ہوا تہا ایسے لوگ اکثر بہادر اور بیباک لوگون کے قابو مین رہتے ہین ۱۵۶۸ء مین اکبر اعظم نے اوس پر حملہ کیا اور سخت محاذ کے بعد اوسکی دار الریاست کو فتح کیا۔)

اس لڑائی مین تیس ہزار راجپوت اور سترہ سو رانا کے قریب ترین رشتہ دار مارے گئے نورانیان اور دیگر عورات جلکر مرگئین اسوقت مین عورتون نے بہی مردون کیطرح زور آزمائی اور شمشیر رانی کی تہی اودے سنگہ گروہ کے کہاٹہ کو راج پیپلہ کے جنگل مین بہاگ گیا اور اودے پور شہر آباد کیا پہر چار برس بعد مصیبت و ذلت سے مر گیا۔

(اوسکا بیٹا پرتاپ رانا عظیم الشان خاندان کے خطاب اور رتبہ کا وارث ہوا مگر اوسکے سردار ہم نسل زمانہ کے اختلاف سے متفرق ہو گئے تہے تاہم اوسمین دادا کے عمدہ اوصاف تہے کسی طرح کا خوف و خطر نکرکے اور متوسلون مین سے جسقدر بہم پہونچے جمع کرکے کومل میر مین قیام کیا اور حملہ آورون سے مدت تک مقابلہ کرنے کے واسطے ملک کو آراستہ کیا کل رؤسا راجپوتانہ سے علیحدہ ہو کر صرف اوسی نے مغلون سے رشتہ داری کرنے مین انکار کیا اور یہہ انکار بہی عین اوسوقت مین کیا تہا جب اوسکو اپنی زندگی کی مطلق امید نہ تہی اور جودہپور کا رئیس صرف رشتہ داری کرنے کے جلدوسے مین اسولہ لاکہہ روپیہ سالانہ

جمع کے چار اضلاع حاصل کر چکا تھا۔ مگر ممکن نہ تھا کہ نیکی کا اجر نہ ملے۔
اگرچہ ہلدی گھاٹ کے میدان پر ۱۵۷۶ء مین اکبر کے خلاف و وارث نے شکست
فاش کھاکر اور چند دیگر معرکون مین تباہی اوٹھاکر اوس نے مع اپنے قبایل
اور متوسلون کے میواڑ کو چھوڑ دیا اور دریاے سندھ پر جاکر ریاست جدید
بنالی اور امید نہ رہی تھی کہ اس جلاوطنی سے وہ واپس آوے مگر وزیر کی اثنای
وفاداری سے اوسکو بدستور دشمن کا مقابلہ کرنے کا ذریعہ ہاتھ آیا اوس نے
بدل کر پیچھے سے دشمن پر حملہ کیا اور مختصر مہم سے ۱۵۸۶ء مین بجز چیتوڑ و اجمیر
و مانڈل گڑھ کل میواڑ لے لیا اور بے باکانہ دلیری مستحکم ہمت اور استقلال طبیعت
مین شہرت حاصل کرکے ۱۵۹۷ء مین اوس نے انتقال کیا۔
اوسکا بڑا بیٹا امرا رانا اودے پور کی مسند پر بیٹھا وہ اپنی عظمت اور آرام طلبی
کے مقابلہ مین جنگ آوری کو ہیچ سمجھتا تھا تاہم اوس نے بڑے کام کیے ۱۶۰۸ء
مین اوس نے دوبار فوج شاہی کو شکست دی۔ جہانگیر نے بطور انتقام امرا
کے چچا سگرا کو کہ گھر چھوڑ کر چلا گیا تھا چیتوڑ دیدیا مگر یہہ تجربہ کارآمد نہین ہوا سگرا
کسی سردار کو رضامند نکر سکا اور آٹھہ برس تن تنہا راج کیا تب اوسکا ایمان بیدار
ہوا اور اوس نے وارث جایز کو چیتوڑ دیدیا چیتوڑ کے ساتھہ میواڑ کے اسی
قلعے اور قصبے واپس آئے جہانگیر نے رانا کی سزادہی کیواسطے فوج کثیر متعین
کی اس فوج کا حاکم بادشاہ کا بیٹا پرویز تھا کہامنور کے گھاٹہ مین فوج پہنس
گئی تب بادشاہ نے اپنے نہایت لایق سپہ سالار مہابت خان کو متعین کیا مگر اوس
سے بھی جو امید بادشاہ کو تھی حاصل نہوئی وہ فوج کو اجمیر لے گیا اور رانا کے مقابل

مین فوج کشی کرنے سے توبہ کی مگر اس فوج کا اصلی حاکم شاہزادہ خورم یعنی شاہجہان
تہا پہر حملہ آور ہوا۔

شاہجہان کے مقابلہ کیواسطے پہر رانا نے اپنی ریاست کی قوت یعنی بہادر جنگجو
جمع کیا مگر کچہہ کارآمد نہوا۔ اگرچہ اول لڑائیون مین کسیقدر فتح مند رہے مگر اسقدر
کم ہوگئے کہ مغلون کی بے حساب فوج کا مقابلہ غیر ممکن تہا جب دیکہا کہ شہر گہر گئے
اور ملک برباد ہوگیا تب امان مانگی اسکے بعد کا حال خود جہانگیر نے اپنی قلم سے
اسطرح لکہا ہے۔ ۲۶ - تاریخ روز یکشنبہ کو (کسی مہینے سنہ ۱۶۱۴ ع کے) رانا کمال
ادب و تعظیم سے دیگر توابعین سلطنت کیطرح میرے بیٹے کی ملازمت حاصل کی
مشہور لعل جو مدت سے اوسکے گہر مین تہا اور اسلحہ زرنگار اور سات بیش بہا
ہاتہی اور نو گہوڑے بطور خراج پیش کش کئے میرا بیٹا اوس سے شاہانہ خاطر
داری سے پیش آیا رانا نے اوسکے قدم پکڑ کر عفو تقصیر چاہی اوس نے اوسکا
سر اوٹہا کر ہر طرح تشفی و دلجمعی کی اور خلعت فاخرہ مع ہاتہی گہوڑہ اور تلوار
کے عطا کیا۔

شاہجہان رانا سے بڑی دریادلی کے ساتہہ پیش آیا کل ملک جو اکبر کے وقت سے
فتح ہوا تہا واپس کر دیا اور اوسکے بیٹے کرن کو سلطنت کے سرداران فوج مین
بڑے منصب پر ممتاز کیا۔ رانا امر اسنے اگرچہ بظاہر اطاعت کر لی مگر اس ذلت
سے اوسکا دل شکستہ ہوگیا تہوڑے عرصہ کے بعد کرن کو راج دیکر شہر اودیپور
سے ایک میل کے فاصلہ پر محل مین گوشہ نشینی اختیار کی اور وہان سے
پہر نہ نکلا۔

سنہ ١٦٢١ع مین کرن رانا اپنے بزرگون کے تخت پر بیٹہا جب خورم یعنی شاہجہان
نے اپنے باپ جہانگیر سے بغاوت کی وہ خورم کی طرف ہوا اور اوسے اودیپور
مین پناہ دی ایسے شخص کے ساتہہ جسنے اوسکے باپ پر کمال شفقت کی تہی احسان
کرنا جہانگیر کو بہی ناگوار نہوا مدت تک خوشی سے راج کرکے وہ سنہ ١٦٢٨ع مین
مرگیا۔

اوسکا بیٹا جگت سنگہ مسند نشین ہوا یہہ رئیس بعمر بارہ سال دربار شاہی مین
حاضر ہوا تب جہانگیر نے اوسکی نسبت ایسا لکہا ہے کہ اوسکے چہرہ سے عظمت
خاندان کے آثار نمودار ہین اوس نے چہبیس برس تک بہت امن سے راج
کیا اودے پور مین اوسکے زمانہ کی تعمیرات جو اوسکے نام سے مشہور ہین
بہت رونق کی باعث ہین۔

سنہ ١٦٥٤ع مین راج سنگہ اوسکا بیٹا رانا ہوا یہہ رئیس خاندان مارواڑ کی لڑکی
کو جسے متعصب اورنگ زیب اپنی عقد نکاح مین لانا چاہتا تہا اور جس نے اس
رانا کے پاس یہہ پیغام بہیجکر۔ کیا ہنس کوسے کے ساتہہ باندہا جاوے۔
یعنی راجپوتنی بندر کی شکل وحشی کی زوجہ ہو۔ اوسکی شجاعت سے داد انصاف
چاہی تہی مارواڑ سے اوڑا لایا اور بادشاہ نے جو اوس عورت کے لانیکو واسطے
سپاہ بہیجی تہی اوسکو قتل کرکے عورت کو اپنی دولہن بنایا دوسری مرتبہ اس سے
بہی زیادہ حق بجانب لڑائی مین وہ اورنگ زیب سے مقابل ہوا سنہ ١٦٧٧ع کے
قریب اوس پُرشر شہزادہ نے منکران اسلام پر محصول جزیہ لگایا اس ظالمانہ
حرکت نے علی العموم کل ہنود کو اور علی الخصوص اونکے سرگروہ رانا اودے پور کو

کمال افروختہ کیا اوس نے اورنگ زیب کے پاس نہایت عمدہ مضمون کا خط لکھکر بہیجا
کہ ذیل مین درج ہے۔

مضمون خط رانا راج سنگہ بنام شاہنشاہ اورنگ زیب

بعد حمد ایزد ذو الجلال اور شکریہ کرم و فضل حضور انور کے واضح ہو کہ اگرچہ خیر طلب خدمت
حضور اعلےٰ سے علیحدہ ہو گیا ہے مگر اطاعت و خیر خواہی کے ہر ایک لازمی خدمت کے
انجام دہی مین ہمہ تن سرگرم ہے میری دلی خواہش اور شبانہ روزی کوشش
اسمین ہے کہ شاہان و امرا و مرزایان و راجگان ممالک ہندوستان و فرمانروایان
ایران و توران و روم و شام و باشندگان ہفت اقلیم اور سیاحان بحر و بر کی فارغت
و بہبودی مین ترقی ہو چنانچہ میرا یہہ شوق مشہور و معروف ہے کہ حضور کے دانا دل
کو بھی اوسمین مقام اشتباہ نہین ہو سکتا اسواسطے اپنے رسوخ خدمات
سابقہ اور حضور کی التفات پر اعتبار کرکے مین حضور سے ایسے معاملہ پر متوجہ
ہونے کی التجا کرتا ہون جسمین ذات خاص اور عوام الناس کے فوائد مضمر ہین۔
مجھکو دریافت ہوا ہے کہ اس خیر خواہ کے خلاف جو تدبیرین ہوئی ہین اونکی تعمیل
و انجام دہی مین زر کثیر خرچ ہوا ہے اور خزانہ عامرہ شاہی مین جو کمی عائد ہوئی
اوسکے رفع کرنے کیواسطے حضور نے خراج وصول کرنیکا حکم دیا ہے واضح رائے
حضور ہو کہ آپکے عظیم الشان بزرگ محمد جلال الدین اکبر خلد اللہ ملکہ نے عرصہ باون برس
تک کاروبار سلطنت کو بڑے استقلال اور انصاف سے انجام دیا تھا اور
ہر فرقہ رعایا کے آرام و آسایش مین کوشش کی تھی خواہ کوئی عیسائی ہو یا ہوئی

یا داؤدی یا محمدی یا برہمن ہو یا اون دہریون کے فرقہ سے ہو جو وامیت مادہ
سے منکر ہین یا اوس سے جو وجود عالم کو منحصر بہ اتفاق سمجھتے ہین اون کی
سب پر یکسان توجہہ و مہربانی تہی کہ اس بلا امتیاز شفقت کے شکریہ مین اون کی
رعایا نے اونکو جگت گرو یعنی محافظ نوع بشر کے لقب سے ممتاز کیا تہا۔

حضرت محمد نور الدین جہانگیر نے کہ خدا اونکو بہی بہشت نصیب کرے اسیطرح بائیس برس
تک ظل حفاظت و حمایت کو اپنی رعایا پر محیط رکہا۔ رفیقون کے ساتھہ ہمیشہ وفاداری
اور مہمات سلطنت مین قوت و زور آزمائی کرکے کامیاب ہوئے۔

مشہور شاہجہان نے بہی اپنے بتیس برس کے متبرک عہد مین رحم و سخاوت
کا عمدہ اجرا اور دوامی نیکنامی حاصل کرنے مین کمی نکی۔

آپ کے بزرگون کی ایسی پرخیر و فیاض عادات تہین ان فراخ اور علو ہمتی کے اصول
پر عمل کرنے سے جسطرف اونہون نے عزیمت کی فتح و نصرت پیش رو ہوئین اور
اسی ذریعہ سے اونہون نے اکثر ممالک و قلعات کو مغلوب و مطیع کیا۔ مگر حضور کے
عہد مین اکثر ممالک سلطنت سے جاتے رہے ہین اور اسوجہ سے کہ تباہی و مصیبت
بلا مزاحمت عالمگیر ہین دیگر ممالک کا نقصان اور عاید ہوگا آپکی رعایا پامال ہوگئی
ہے اور آپکی سلطنت کا ہر ایک ملک تباہ و مفلس ہوگیا ہے ویرانی زیادہ ہوتی
جاتی ہے اور آفتین بڑہتی جاتی ہین جس حالت مین خود بادشاہ اور شہزادون
کے گہر کو افلاس نے جا گہیرا تو امیرون کا خدا جانے کیا حال ہوگا سپاہ نالان
ہے تاجر مستغیث ہین مسلمان شاکی ہین ہندو تباہ ہین اور کمبخت مصیبت زدہ
لوگون کے گروہ کہ نان شبینہ سے محتاج ہین دن بہر غم و غضب سے سر پیٹتے پہر

جو بادشاہ ایسے آفت زدہ لوگون سے خراج گران وصول کیا چاہے وہ اپنی عظمت وشان کو کیونکر قایم رکہہ سکتا ہے - اس زمانہ مین مشرق سے مغرب تک مشہور ہے کہ ہندوستان کا بادشاہ بیچارہ ہندو مذہبی لوگون سے تعصب کرکے برہمن سیورہ جوگی بیراگی اور سناسیون سے خراج وصول کیا چاہتا ہے اور نسل تیموریہ کے عظیم الشان رتبہ کا مطلق لحاظ نکرکے بیگناہ وبیکس خداپرستون پر اپنی طاقت کا امتحان کرنے پر اوتر آئے اگر حضور کا کچھ بھی اعتقاد اون کتابون پر ہے جنکو متبرک ومذہبی کہتے ہین تو وے آپکو ہدایت کرینگے کہ خداوند تعالے رب العالمین ہے نہ صرف رب المسلمین - ہندو اور مسلمان یکسان اوسکی مخلوق ہین رنگ کا فرق اوسکے حکم سے ہے وہی سبکو پیدا کرتا ہے آپ کے معبدون مین اوسی کے نام پر اذان دیجاتی ہے اور بت خانون مین بہی جہان گھنٹے ہلائے جاتے ہین مطمع عبادت وہی ہے غیر لوگون کے مذہب یا رسمیات کی اہانت کرنا خداوند تعالے کی مرضی سے خلاف ورزی ہے کیونکہ اگر ہم تصویر کو مٹاوین تو لازم ہے کہ مورد عتاب مصور ہون کسی شاعر نے سچ کہا ہے - کہ خداوند تعالے کے مختلف کامون پر اعتراض ونکتہ چینی کی مبادرت مت کرو -

الغرض محصول جو آپ ہنود سے طلب کرتے ہین خلاف معدلت ہے اور اوسیقدر خلاف مصلحت ہے کیونکہ اوس سے ملک مفلس ہو جاوے گا - علاوہ بران یہہ فعل جدید اور قوانین ہندوستان سے خلاف ہے اگر آپکے جوش مذہبی نے آپکو اس ارادہ پر قطعی آمادہ کردیا ہے تو بمقتضاے انصاف لازم ہے

که اول رام سنگه سے جو ہنود مین مقدم سمجها جاتا ہے مطالبه کیا جاوے اور بعد
ازان اس خیر طلب کو یاد فرمایا جاوے کیونکه میرے مقابله مین آپ کو کم مشکلات
واقع ہونگی ورنه مور و مگس کو اذیت پہونچانا علو ہمتی اور دریا دلی سے بعید
ہے تعجب ہے که وزراے سلطنت نے حضور کو ایمان و عزت کے قواعد کی
ہدایت کرنے مین بڑی غفلت کی ہے فقط

اوس نے اپنے اخلاف اور امراء سلطنت کو طلب کرکے اودے پور پر حمله کیا
مگر راج سنگه بهی فنون جنگ آوری مین اوس سے کم نه تها اول تو ایک مرتبه
فرار کرکے فوج شاہی کو پہاڑون مین لے گیا اور وہان پہونچکر ایسا مارا که بیدم
ہو گیا اور متواتر شکست فاش دیکر انجام کار اپنے ملک سے بهگا دیا اور ممالک
مقبوضه شاہی مین جاکر لڑنے لگا اوسکے بیٹے نے بادشاہ سے صلح کرلی اور
اوسکا ہر طرح سے اطمینان ہو گیا که اب ہمارا کچهه نقصان نہین ہوتا ہے تب ۱۶۸۱ع
مین وفات پائی—

جے سنگه اوسکا بیٹا رانا ہوا اوس نے حسب تذکره بالا اورنگ زیب سے محصول
جزیه نه لگانیکا اقرار کراکے صلح کرلی تهی۔ ابتدا مین چست و چالاک تها مگر مابعد
عیاش اور آرام طلب ہو گیا اوسکے کل زمانه مین نزاع خانگی ہوتی رہی سنه [illegible]
مین وه مرگیا اوسکا بیٹا امرا جو اوس سے مخالف تها مسند نشین ہوا۔

امرا دوم نے سوله برس حکومت کی پسران اورنگ زیب کے باہمی فساد مین
شریک ہوا چونکه اورنگ زیب کے تعصب سے کل راجپوت تنگ ہو گئے تهے
میواڑ مارواڑ و جے پور مین مسلمانون کے مقابله کیواسطے باہم اتفاق ہوا۔

مگر نحوست زمانہ سے اس اتفاق مین ایسی شرایط قرار پائین کہ اونکے سبب سے باہمی
فساد برپا ہوا اور اس فساد مین غیر ریاست کی مدد لینی پڑی اور غیرون نے اونکی
باہمی نزاع اور ضعف کو غنیمت سمجھکر اپنا فائدہ اوٹھایا اودے پور کا جو نقصان
ہوا خود آشکارا ہو جاوے گا مگر یہہ نقصان رانا دوم کے انتقال یعنی ۱۷۱۶ء سے
پیچھے وقوع مین آیا امرا دوم کے بعد اوسکا بیٹا سنگرام سنگہ رانا ہوا اور ۱۷۳۴ء تک
حکمران رہا اسکے عہد مین میواڑ کی بڑی عزت رہی اور اکثر ممالک جو جاتے رہے تھے
پھر شامل ہو گئے - یہہ رانا مرتبی حاکم بہت منصف عقلمند اور کار ریاست مین بڑا
مستقل مزاج تھا مال کے انتظام مین بہت اچھا سمجھتا تھا اور بہاری داس
پنچولی اوسکا وزیر خوش تدبیر تھا اسی کے عہد مین ۱۷۱۶ء سے ۱۷۳۴ء تک مغلیہ
سلطنت ضعیف ہوئی بنگالہ اودہ حیدرآباد کے صوبہ دار خود سر ہوئے مرہٹون
کا اقتدار بڑھا -

اوسکے بیٹے رانا جگت سنگہ دوم نے راجپوتون کے اتفاق وحدیت کو جو رانا
امرا کے زمانہ مین ہوا تھا از سر نو سبز کیا جن رئیسون نے دہلی کے سلمان
بادشاہون سے رشتہ داری کر لی تھی اون سے اودے پور کی رشتہ داری
ترک ہو گئی تھی کل راجپوتون کو یہہ امر بہت شاق تھا اور شاہان دہلی کے خلاف
جب اتفاق و تعہد کرنے اودے پور سے رشتہ داری کا منصب حاصل کرنا اونہیں
مشروط ہوا کرتا تھا اور یہہ بہی مشروط ہوتا تھا کہ اودے پور کی لڑکیون سے جو
اولاد پیدا ہو دیگر رانیون کی اولاد کلان سے بہی فایق متصور ہوکر مسند نشین
ہوا کرے اس سے خانگی نزاع پیدا ہوئی - اور مرہٹون نے اون مین اپنا

مطلب حاصل کیا۔
اسکے علاوہ جگت سنگھ عیش و عشرت کے سبب سے حکومت کے لایق نہ تہا اوسکے
زمانہ مین راج کو جلد زوال ہوا اول تو بہائیون مین عناد ہونے سے سرداران
ریاست باہم فساد مین مصروف رہے دوسرے مرہٹے روز بروز زبردست
ہوتے جاتے تہے مالوہ و گجرات پر قابض ہوگئے تہے نادر شاہ کی معاودت
کے بعد محمد شاہ بادشاہ دہلی نے اونکو چوتھہ یعنی آمدنی ملک کی چہارم دیدی تہی
اور اونہون نے ماتحت سمجھکر راجپوتانہ کی ریاستون سے وصول کی چنانچہ
سنہ ۱۷۳۶ع مین باجے راو پیشوا اور رانا کے درمیان عہدنامہ ہوا اوسکے بموجب
ایک لاکھہ ساٹھہ ہزار روپیہ سالانہ خراج میواڑ سے پیشوا کو ادا ہونا قرار پایا۔
مہاراجہ سوائی جے سنگھ صاحب والی جے پور نے بہ تقرر شرط مذکور الصدر مہارانا
سنگرام سنگھ صاحب والی اودے پور کی دختر سے شادی کی اور ہمدران
حال بمراد منسوخی شرط مذکور اپنے پسر کلان ایشری سنگھ کی شادی راوت سلومبر
کی دختر کے ساتھہ کی کہ سلومبر کا راوت اودے پور کے بہائی بیٹون مین سب سے
زیادہ زبردست اور راج کی فوج کا موروثی سپہ سالار ہے سنہ ۱۷۴۳ع مین مہاراجہ
سوائی جے سنگھ صاحب کے انتقال پر اوسکا بڑا بیٹا ایشری سنگھ مسند نشین
ہوا مگر مادہو سنگھ جو اودے پور کے مہارانا صاحب کا بہانجہ تہا بامداد جمعیت
کثیر دعویدار مسند نشینی ہوا رانا صاحب نے اوسکی مدد کی اور ایشری سنگھ نے
سیندہیہ سے استعانت چاہی سنہ ۱۷۴۷ع مین لڑائی ہوئی اوسمین بوجہہ سازش
راوت سلومبر اور عدم تندہی اپنی فوج کے رانا نے شکست پائی اور بابت

بید خلی الشری سنگہ کی چونسٹھہ لاکھہ روپیہ دینا کرکے اپنی حمایت کیواسطے ہلکر کو
طلب کیا اور بالعوض ایک جزو اس روپیہ کے رامپور کا پرگنہ دیدیا اسطرح
مرہٹون کی دست اندازی سے روز بروز زیادہ ہوکر میواڑ کو سرگردان
کردیا اور اگرچہ اس مرتبہ تہوڑی سی اقیون سے رفع نزاع کرکے مادہو سنگہ
کو جے پور کا راج اور ہلکر کو چونسٹھہ لاکھہ روپیہ دلوائے مگر راجپوتون مین
ایسی نااتفاقی اور بے اعتباری پیدا ہوئی کہ ہر معاملہ کے تصفیہ کیواسطے
ہلکر و سیندہیہ کو بلانے لگے کہ آخر کار ایسے ہی موجبات متواترہ سے راجپوتانہ
مین مرہٹون کا استحکام کامل ہوگیا اور رجب ۱۱۵۲ھ مین میواڑ مطلع شورش
وفساد تہا رانا جگت سنگہ نے انتقال کیا۔
رانا پرتاب سنگہ دوم نے تین برس بڑی مشکل اور خرابی سے راج کیا اسکے
کل زمانہ مین مرہٹے اودے پور پر متواتر حملہ کرتے رہے اول سیواجی دوم
جنکوجی اخیر مین رگہناتہہ راؤ ایک دوسرے کے بعد حملہ آور ہوئے۔
۱۱۵۵ھ مین رانا راج سنگہ دوم مسندنشین ہوا اسکے سات برس کے
عہد مین مرہٹون کے حملون اور اداے فوج خرچ کی زیربار ی سے ریاست
ایسی مفلس اور زیربار ہوگئی کہ دختر رئیس مارواڑ سے شادی کرنے کے
واسطے ایک برہمن سے جو خراج پر مامور تہا روپیہ قرض لینے کی ضرورت ہوئی
۱۱۶۲ھ مین راج سنگہ کا چچا رانا اَرسی حکمران ہوا یہہ ایسا تندمزاج تہا اور
سرداروں کے ساتہہ ایسی سختی اور بےدردی سے پیش آتا تہا کہ اوس کی
بدکرداری سے ریاست پر بڑی مصیبتین نازل ہوئین ۔ اِدہر سردارون نے

سرکشی کرکے رتن سنگہ خلف راج سنگہ سے کہ اوسکی وفات کے بعد پیدا ہوا تھا
رفاقت کرکے دعوی ریاست کرادیا - اودہر سیندہیہ و ہلکر اور مہاراجہ جودہپور
نے مفسدہ ملک کو موقع غنیمت سمجہہ کر خوب فائدہ اوٹھایا -

فریقین متنازعہ نے مرہٹون سے مدد چاہی سیندہیہ رتن سنگہ کا حامی ہوا
سخت محاربہ مین جو اوجین کے قریب ہوا تہا رانا کو شکست ہوئی سیندہیہ
نے اودے پور کا محاصرہ کیا اور یقین ہے کہ اگر دیوان امرچند بردہ کوشش
اور وفاداری نکرتا تو فتح بہی کرلیتا مدت کے محاصرہ کے بعد سیندہیہ نے
ستر لاکہہ روپیہ لینا کرکے فوج برخاست کرلی اور رتن سنگہ کی حمایت چہوڑدی
جب عہدنامہ منضبط ہوچکا سیندہیہ نے اس خیال سے کہ جو چاہونگا وہی ہوگا
بیس لاکہہ روپیہ اور طلب کیا امرچند نے خفا ہوکر عہدنامہ پہاڑڈالا سیندہیہ
نے اوسکی ہمت سے خایف ہوکر ازسرنو عہد کرنا چاہا امرچند نے کہا کہ زر
قراریافتہ مین سے مرہٹون کی بدعہدی کا خرچ منہا کیا جاوے گا انجام کار
سیندہیہ نے ساڑہے تریسٹہہ لاکہہ روپیہ لینا قبول کیا اسمین سے تینتیس
لاکہہ روپیہ نقد دیا اور باقیماندہ کے عوض اضلاع جاورد - جیرن - نیمچ -
مورون - رہن کیئے کہ ابتک میواڑ کو واپس نملے ہین - ۱۷۷۱ء مین ہلکر
نے رانا سے نیماہیڑہ لیا اور مورون بہی اوسی کے ہاتہہ آیا ور ضلع گوڈوار
کہ اوسی زمانہ مین بالعوض امداد جنگی جودہپور کو دیا گیا تہا ہمیشہ واسطے
گیا گذرا ہوا -

الغرض اپنے دس برس کے عہد مین رانا ارسی نے کہ اگرچہ دیوان امرچند

بروہ کی مدد سے مخالف کے پنجہ سے بچ گیا تہا زرکثیر ادا کیا اور ملک میواڑ کے عمدہ اضلاع کہو دیئے اور انجام کار تند خوئی و ظلم کی پاداش مین خود بہی قاتلون کے بہالے سے نہ بچا یعنی سنہ ۱۷۷۳ع مین بوندی کے ولیعہد نے اوسے شکار مین قتل کر ڈالا –

رانا ہمیر اوسکا صغیر سن بیٹا بہی ایسا ہی بدنصیب ہوا اسکے عہد مین میواڑ کی تباہی کمال کو پہونچی کل سرزمین مطمع خونریزی ہوئی اور ہر ایک خفیف حملہ آور شور و شر کرنے لگا مفسدہ اور حملہ آوری متواتر ہوتی رہی اور اگرچہ عمدہ وزیرامرچند کی حیات مین اونکا انسداد ہوتا رہا مگر اوسکے انتقال پر بدنظمی انتہا کو پہونچی اور زوال رسیدہ ریاست مین سے سات اضلاع اور بہی جاتے رہے امرچند کی نسبت ایسا لکہا ہے کہ اگرچہ سالہا سال میواڑ کا اصلی مالک وہی رہا مگر وقت وفات اوسکی تجہیز و تکفین کے واسطے بہی روپیہ میسر نہ آیا البتہ اوسکی نیکنامی اب تک قایم ہے

چونکہ رانا ہمیر صرف چہہ برس گدی پر رہا اوسکی عنقریب کل عہد مین ریاست کا انتظام اوسکی والدہ کے اہتمام سے ہوا بیگو کے سردار نے راج سے بغاوت کرکے چند پرگنات پر قبضہ کر لیا تہا رانی نے باوجودیکہ سلف کے حالات سے کامل تجربہ پا چکی تہی اوس پر مطلق خیال نہ کرکے سردار بیگو کی سرکوبی کیواسطے سیندہیہ سے مدد چاہی – سیندہیہ نے مفسد سردارون سے تو اپنا جرمانہ بقدر بارہ لاکہہ روپیہ وصول کر لیا اور راج مین سے پرگنات رتن گڈہ – کہیڑی – سنگولی – پر خود قبضہ کر لیا اور ارنیہ – جوتہہ – بیچور – ندوئی – ہلکر کو دیدیئے اوس وقت تک

مرہٹون نے میواڑ سے ایک کرور اکیاسی لاکھہ روپیہ نقد اور اٹھائیس لاکھہ روپیہ سالانہ آمدنی کا ملک لیا تھا۔

۱۷۷۸ء مین ہمیر کا بھائی بھیم سنگہ رانا ہوا اوس نے اپنے پچاس برس کے عہد مین ایسے ایسے انقلاب دیکھے کہ اس مشہور خاندان مین سے کسی نے نہ دیکھے تھے وقت مسند نشینی سے انگریزون اور مرہٹون کی لڑائی تک ملک مین ویسے ہی فتنہ و فساد ہوتے رہے جیسے اوسکے متقدم کے زمانہ مین ہوئے تھے بیشک اس انقلاب مین کبھی اوسکی تقدیر یاور بھی ہو جاتی تھی مگر بہت کم اور عرصہ بعد جب جنرل لارڈ لیک صاحب اور لارڈ ولزلی صاحب نے دونون مرہٹون کو مغلوب کیا امید ہوئی تھی کہ اودے پور کے حق مین کچھہ بہتری ہو مگر لارڈ کورنولس صاحب کی تدبیر عدم مداخلت سے اودے پور اور راجپوتانہ کی دیگر ریاستین سیندھیہ ہلکر امیر خان اور پنڈارون کے سطوع تاخت و تاراج رہین۔ اخیر مین مہارانا اودے پور سر گروہ راجگان ہنود کے افلاس و بیکسی کی یہہ نوبت پہونچی کہ ظالم سنگہ منتظم کوٹہ دس ہزار روپیہ ماہوار دیتا تھا تب دفعۃ الوقتی ہوتی تھی اس ذلت پر خود اوسی کے سردار و جاگیردار طعن و تشنیع کرتے تھے اون مین سے جو زیادہ زبردست تھے اپنے اپنے قلعون کو چلے گئے اور اپنی جاگیرون کی حفاظت مین مصروف ہوئے رانا بھیم سنگہ کی دختر کشن کنور حسن مین مشہور تھی راجہ بھیم سنگہ والی جودھپور اوس پر عاشق ہوا اور اوسکے ساتھہ اوسکی نسبت بھی ہو گئی مگر ۱۸۰۳ء مین راجہ بھیم سنگہ مر گیا اور بجاے اوس کے مان سنگہ جودہپور کا راجہ ہوا مثل ریاست کے اوس نے کشن کنور کے

ازدواج مین بہی وراثت کا دعوی کیا مگر سوائی سنگہ نامی ایک شخص نے کہ سابق
مین راجہ بہیم سنگہ کا وزیر تہا اور اوسکا مقصد یہہ تہا کہ جیپور و جودہ پور کی
ریاستون مین نزاع پیدا ہو۔ راجہ جگت سنگہ والی جیپور کے عشق بازمزاج
کو ایسی تحریک دی کہ اوس نے بہی کشن کنور سے شادی کرنے کی درخواست
کی۔ اگرچہ اودے پور سے جے پور کے معتمدون کو جو شادی کا پیغام لیکر گئے
تہے حقارت سے رخصت ہوئے مگر دونون رقیبون یعنی راجہ جگت سنگہ والی
جے پور اور راجہ مان سنگہ والی جودہ پور کے درمیان فساد عظیم برپا ہوا امیر خان
غارتگر نے جسکو اول راجہ جے پور نے بلا یا تہا اور والی جودہ پور نے طمع دیکر
اپنی طرف کرلیا راجپوتانہ کو خوب تباہ کیا کسی قسم کی بدنامی نہ تہی کہ اوس نے اور
اوسکے ہمراہیون نے حاصل نکی دغابازی کے ساتہہ قتل اور قتل کے ساتہہ
غارتگری برابر جاری رہی دونون رئیسون مین سے کوئی اپنے دعوی سے
دست بردار نہوا اور ملک مین سیلاب خون جاری ہوا انجام کار امیر خان کے
مشورہ سے قرار پایا کہ سبب فساد گم ہوجاوے یعنی کشن کنور فخر راجستان کو
ماردیا جاوے ٹوڈ صاحب نے اوسکی سرگذشت اسطرح لکہی ہے کہ۔

قتل کشن کنور

کشن کنور بائی بعمر سولہ سال تہی اوسکی ماں راجگان انہلواڑہ کی چورہ قوم سے تہی
عمدہ حسب و نسب اور لاثانی حسن جسمانی پر خوش مزاجی اور نیک طینتی کا اضافہ
ہوا تہا اون اوصاف کے اعتبار سے اوسکو جو فخر راجستان کہا ہے ہرگز
بے محل نہین ہے۔

وغاباز وخونخوار پٹھان اودے پور کو گیا وہان مکار راجیت سنگہ اوسکا شریک
ہوا پٹھان بظاہر غریب اور چال چلن کا سیدہا سادہا عزت اور تعظیم سے متنفر
مگر اقتدار وحکومت کا حریص تہا مذہب جسکا وہ کمال اسلامی تعصب سے پابند
تہا اگر حیلہ اصول مطلب نہ کہا جاوے تو بہی حرص وطمع کی انتہائی تدبیرون
مین جنپر وہ اپنی ذات خاص کے سواے ہر ایک شئے کو قربان کرسکتا تہا مانع
نتہا۔ جب اوس نے اپنا راز دلی ظاہر کیا کہ یا تو کشن کنور مان سنگہ کی رانی
ہو یا مر کر راجپوتانہ کو امن دے رانا صاحب کو صاف ثابت ہوگیا کہ اگر بائی کو
راٹہوڑ رئیس کے ساتھہ نہ بیاہا جاوے تو پٹھان کے طیش وعتاب سے ذلت
اوٹھانی پڑے گی اور اوسکی خونخوار فوج محل تک تاخت وتاراج کرے گی۔
یہہ ٹھیری کہ کشن کنور مرجاوے۔

مہاراجہ دولت سنگہ سے کہ چار پشت کے فرق سے رانا کا بہائی تہا اودے پور
کی عزت بچانے کیواسطے کہا گیا حیرت زدہ ہوکر پکارا جس زبان سے یہہ حکم ہوا ہو
اوس پر لعنت ہے اور اگر مین اوسکی بجا آوری کرون تو میری نمکخواری پر خاک
پڑے۔ بعد ازان رانا کے خواص وال بہائی مہاراجہ جوان داس کو ضرورت
شدید سے آگاہ کرکے کہا گیا کہ ہر ایک شخص سے اس کام کا ہونا محال ہے
اوس نے فعل قبیح کا ارتکاب منظور کیا اور نیمچہ لیکر گیا مگر جس وقت پیاری
کشن کنور بچگانہ ناز وانداز سے اوسکے سامنے آئی اوسکی دریاے غیرت
نے جوش کہایا دل دہڑکنے لگا ہاتہہ پانو بہول گئے نیمچہ گر گیا نادم وذلیل ہوکر
باہر چلا آیا۔

اسطرح اقدام ہلاکت اوسکی ماکو ظاہر ہوگیا اوس نے صدائے آہ و نالہ بلند کر کے محل مین ہنگامہ محشر برپا کیا کبہی بیرحم حیوان صفت ہلاکئون کو گالی دیتی تہی کبہی بیچارہ معصوم بیگناہ کی جان بخشی کے واسطے عجز والتجا کرتی تہی مگر تقدیر سے چارہ نہ تہا اوسکا مرنا لابد ہوا۔

اس کام سے مردون کو حمیت وغیرت دستکش اور فولاد کی سختی معذور ہو چکی تہی مجبور عورتون کے ذمہ پڑا اور آگ کا کام شربت کے پیالہ سے لیا گیا بشاطۂ قصاب صورت نے باپ کیطرف سے پیالہ پیش کیا اوس نے کمال ادب واستقلال سے تسلیم کر کے نوش کیا اور اوسکو ترقی حشمت واقبال کی دعا دی جب مانے اوسکی نامردی اور سنگدلی پر لعنت وملامت کر کے کوسنا شروع کیا تو اوس کی اسطرح تشفی اور اشک شوئی کی۔

ماجی تم میری منحوس وغم آلودہ حیات کے قطع ہونے پر کیون اتنا افسوس کرتی ہو۔ مین مرنے سے نہین ڈرتی کیا مین لڑکی نہین ہون مجہے مرنیکا خوف کیون ہو ہم لڑکیان تو جنم سے مرنے کیواسطے ہی پیدا ہوتی ہین ہم دنیا مین اسیواسطے آتی ہین کہ جلد پہر رحلت کرین اسی پر اپنے باپ کی بدل شکر گذار ہون کہ اوس نے اتنے برسون تک مجہے زندہ رہنے دیا۔

تاوقتیکہ شربت جگر خراش نے اوسکے خون مین مخلوط ہونے سے گریز کیا ایسی ہی تقریر کرتی رہی۔ اب دوسرا جام تیار ہوا اوس نے اوسی ضبط سے اوسکو بہی قوط کیا اور پہر ڈالدیا۔ اسپر بہی گویا انسانی ہمت اور ضبط کا امتحان اوسی پر منحصر تہا تیسرا اور دیا گیا اس مرتبہ طبیعت نے سم قاتل کے مقابلہ اور اوسکی

اذیت کی طوالت سے کنارہ کیا اور ثابت ہوا کہ جس حسن دلفریب اور بیخوف ہمت نے بانی نسل یعنی باپو روال کی جان بچائی تھی کشن کنور کو وراثت میں ملی تھی۔ مگر کمینہ تشنہ خون پٹھان اور راجیت سنگہ کو اوسکے بیحس و حرکت دیکھے بغیر صبر کہاں تھا اتنی دیر تک اوسکی جان نہ نکلنے سے ادنکو اور بہی جوش ہوا افیون کسومہ کی ایک گہونٹ اور دی اوس نے تبسم سے لیا اور سبکو رخصت کرکے پی گئی۔ وحشی سنگدلوں کی مراد پوری ہوئی یعنی وہ اوس خواب سے غافل ہوئی جس سے کوئی حشر تک بیدار نہیں ہوتا۔

کمبخت ماں بہی بیٹی کی بعد زیادہ نہ جی طبیعت اس غم کی متحمل نہو سکی کہانا پینا چہوڑ دیا اور جلد اوسکی نعش کی پیرو ہوئی۔

خود خونخوار خان نے بہی جب بانی ظلم و ذلت یعنی اجیت سنگہ خبر لیکر آیا اوسے اس طعن کے ساتہہ بحقارت تمام اپنے روبرو سے ہٹا دیا کہ کیا اسی رجپوتی کو بوجہوں مرتے تہے۔ مگر ابہی تو اپنے ہمسر سردار و مخالف کے تشنعوں کی اس سے بہی زیادہ دلخراش تیر سینہ پر لینے باقی تہے۔ سنگرام سنگہ سکتاوت کہ ہر صورت سے اجیت سنگہ کے خلاف تہا اس حادثہ سے چار روز بعد دربار میں آیا عالی دماغی اور کمال تہوری سے اوسکو نہ دشمن کی تلوار کا خوف تہا اور نہ اپنے آقا کی خفگی کا۔ وہ بلا اطلاع حضور میں آیا اور دیکہا کہ کمینہ مکار اجیت سنگہ بیٹہا ہے یکبارگی نعرہ زن ہوا۔ اے بدمعاش منحوس شیطان تو نے سیسودیہ قوم پر خاک ڈالی اور اس قوم کے پاکیزہ خون کو کہ ہزارہا سال سے بے آلائش و بدنامی رہا ہے ناپاک کیا ایسے گناہ کا داغ لگایا ہے کہ کبہی دہل

سکیگا اور کوئی سیسودیہ سر نہ اوٹھا سکیگا ایسا پاپ کیا ہے کہ اوس کی
پاداش مین کوئی سزا کافی نہین اور کسی پرائشچت سے اوسکا دفعیہ ممکن نہین
اب ہمارے خاندان کا زوال قریب ہے اور باپو راول کی نسل قطع ہونیوالی ہے
پرمیشر نے ہماری تباہی کے یہہ آثار دکھلائے ہین - رانا نے دونون ہاتھون
سے اپنا مونہہ ڈہک لیا تب وہ اجیت سنگہ کیطرف مخاطب ہوکر بولا اے خاندان
سیسودیہ کے کلنک نطفہ حرام خاک پڑے تیرے سر پر تو نے ہم سبکو مونہہ
دکہانیکو جگہہ نرکہی رام کرے تو نپوتہ یعنی لاولد مرے اور تیرا نام ونشان مٹ
جاوے اتنی جلدی کیون کی کیا پٹھان نے شہر پر حملہ کردیا تہا یا وہ زنانہ
مین گہسا جاتا تہا اور اگر ایسا ہی ہوا تہا تو کیا تم اپنے باپ دادا کیطرح راجپوت
ہوکر نہین مرسکتے تہے اونہون نے کیا تمہاری طرح سے نام پیدا کیا تہا
کیا ایسے ہی کامون سے ہمارے خاندان کی شہرت ہوئی ہے اور اسی جوانمردی
سے بادشاہون کا مقابلہ کیا تہا چیتوڑ کی شاکون کو بہول گئے مگر افسوس ہے
مین کس سے بات کرتا ہون تو راجپوت نہین ہے اگر تو اس کی عزت مین خلل
پڑتا اور تم اون سبکو مارکر اور دست بقبضہ ہوکر دشمن پر گرتے اور مرتے
مارتے تو بہی صبر آتا باپو راول کا بیج تو بہگوان بچا لیتا ایسی ذلیل طرح سے
جان بچانا ہزار دفعہ مرنے سے بدتر ہے پٹہان کی حملہ آوری کا ذرہ تو انتظار
کیا ہوتا کیا وہ تمکو گہول کر پیجاتا خوف نے تمہارے ہوش وحواس کہو دیے
ورنہ تم اپنے گہر کا خون نہ کرتے اگر امن کیواسطے فریب و بدکاری سے تمکو پرہیز
نہ تہا تو بجائے کشن کنور کے اور کسیکو ہی ماردیا ہوتا مگر اب تمہاری نسل ختم ہونے

والی ہے۔
جس شخص نے اپنے آقا اور نوع بشر سے دغا و بے ایمانی کی تہی وہ کیا جواب
دے سکتا تہا بہادر سنگرام سنگہ تو مر گیا مگر اوسکی پیش گوئی بالکل صحیح ہوئی
بچا تو وہ لڑکے لڑکیون مین سے صرف ایک لڑکا کشن کنور کا بہائی رانا ہونیکے واسطے
بچا اور اگرچہ بعد ازان اوسکے دو لڑکیان جیسلمیر اور بیکانیر کے رئیسون سے
بیاہی گیئین مگر آئندہ کو اولاد دختران کی قدر جاتی رہی جہار رانا کو ایک دفعہ
سوائے جوان سنگہ کے اور کسی سے امید نہ رہی تہی کیونکہ باوصف جوانی
اور تندرستی کے مدت تک اولاد نہوئی مگر اخیر مین باگہیلی رانی سے لڑکا پیدا
ہوا۔ جوان سنگہ کا بڑا بہائی دو برس پیشتر مر گیا تہا اگر وہ زندہ رہتا تو
تیسرا امر سنگہ ہوتا۔
اجیت سنگہ پر بہی سراپ بخوبی اثر پذیر ہوا۔ ایک مہینہ نہ گذرنے پایا کہ اوسکی
عورت اور دو لڑکے مر گئے اور وہ خود پاپ دہونے کیواسطے ہر ایک تیرتہہ
پر رام رام کرتا پہرا مگر وہ دغا بازی اوسکے سینہ سے نہین گئی۔ پس یہی کافی
ہے کہ حسب قول سنگرام سنگہ اوسکے سر پر خاک پڑے اور کشن کنور کے
خون کا داغ اوسکی روح سے گنگا جل بہی نہ دہو سکے (جنگ پنڈارہ کے اخیر
تک رانا صاحب کے افلاس و بیکسی کی کیفیت جو پیشتر لکہی گئی ہے بدستور رہی
جب اوس مہم پہ انگریزی فوج میواڑ مین گئی تب دیکہا کہ ملک ویران اور شہر
بیچراغ پڑے ہین رانا صاحب کا اختیار بالکل موقوف ہو گیا ہے افسری و ماتحتی
کے کل روابط فسخ ہو گئے اور راج معرض زوال مین ہے۔)

تاریخ زمانہ حال

۱۸۱۸ء مین بموجب عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر۲ عہدنامجات مندرجہ باب اول سرکار انگریزی نے راج اودے پور کو ظل حمائت مین لیا سردارون کو جمع کرکے جو ملک اونہون نے دبا لیا تہا از سرنو شامل خالصہ کیا گیا اور سردارون کے حقوق پر لحاظ رکہنے کا راناصاحب سے اقرار کرایا گیا اور سرکار نے یہہ بہی اقرار کیا کہ راج اودے پور کے جو ممالک غیر رئیسون نے چہین لئے ہین اونکے واپس دلانے مین بہی حسب موقع و واجبیت کوشش کیجاوے گی مہارانا صاحب نی سرکار کی سرپرستی اور اپنی ماتحتی قبول کرکے دیگر ریاستون سے ملکی معاملات مین خط وکتابت نہ کرنی اور تنازعات کو سرکار انگریزی کے فیصلہ پر منحصر رکہنے کا اقرار کیا اور پانچ برس تک چہارم آمدنی ریاست اور بعد ازان فی روپیہ چہہ آنہ سالانہ بابت خراج اداکرنے کا اقبال کیا۔

اس عہدنامہ کی ساتوین قلم کے بموجب چہینے ہوئے پرگنات واپس کرانیکا اقرار ہوا تہا اوسکی نسبت علی الخصوص بابت پرگنہ نیماہیڑہ کے راج اودیپور کو سرکار انگریزی سے شاکی ہونیکا موقع ہمیشہ حاصل ہے یہہ پرگنہ نواب امیرخان کو عطا ہوکر واپس نہ دلایا گیا۔ ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین کپتان شاور صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ نے اودے پور کی فوج کو نیماہیڑہ مین دخل کرنے دیا مگر جب امن ہوگیا سرکار نے پہر اودے پور سے ٹونک کے نواب صاحب کو دلوا دیا اور غدر کے زمانہ مین جو تحصیل کی تہی اوسکا روپیہ بہی واپس کرایا جب سے سرکار انگریزی کا اودے پور سے تعلق ہوا ہے وہان کے رئیسون اور سردارون

کے درمیان کہ اس ریاست کے سردارون کے برابر کسی اور ریاست مین
اختیارات وحقوق حاصل نہین ہین ہمیشہ نزاع وفساد رہے ہین - ان سردارون
مین سے اکثر پہلے رانا صاحبون کی اولاد مین سے ہین ان مین سب سے معروف
چونڈا کے خاندان کے چونڈاوت ہین اور راون مین سب سے زبردست سلومر
کا راوت ہے کہ راج مین عہدہ سرپنچی کا دعوی رکہتا ہے اور جب ۱۸۱۸ء
مین فیمابین سرکار انگریزی وراج اودےپور عہدنامہ ہوا تب راوت کے
اس عہدہ پر بطور موروثی قایم ہونے کے سرکار سے کفالت چاہی تہی کہ منظور
نہین ہوئی - دوسرے درجہ پر سکتاوت ہین - جب سرکار انگریزی سے
تعہد ہوا یہہ سب سردار مہارانا صاحب سے بالکل خود اختیار اور علیحدہ ہورہے
تہے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جنکو ریاست کا اختیار کلی تہا - مہارانا صاحب
اور اونکے سردارون کے درمیان قولنامہ مندرجہ ذیل منضبط کرایا -

قول نامہ

قول نامہ سرداران راج میواڑ مرتبہ عہد کرنل ٹوڈ صاحب مورخہ ۴ - مئی ۱۸۱۸ء
(پہلے) کل دیہات خالصہ جو زمانہ فساد مین حاصل ہوئے ہین ونیز وہ جو ایک سردار
نے دوسرے سے چہین لئے ہین واپس دلائے جاوینگے -

(دوسرے) رکہواڑہ بہوم وغیرہ کی جدید لاگین موقوف ہوجاوینگی -

(تیسرے) دان بسوہ کہ صرف سرکار کا حق ہے اسی تاریخ سے بند ہوجاوے گا -

(چوتہے) کوئی سردار اپنی جاگیر کے اندر چوری ہونے دیگا اور نہ باوریہ - مگہیا تہوری
وغیرہ چورون کو خواہ اپنے علاقہ کا ہو یا غیر کا پناہ دیگا اور سوائے اونکے

جو ایمانداری کا پیشہ کرین کسیکو رہنے نہ دیگا ان لوگون مین سے جو کوئی خفیہ مقامات پر سکن گزین ہوگا فی الفور قتل کیا جاوے گا اور مال مسروقہ کا پیدا کرنا اوس کے ذمہ ہوگا جسکی جاگیر کے اندر بارتکاب جرم چوری ہوا ہو۔

دیشی و پردیسی بنجارون اور بیوپاریون کے قافلے جو اس ملک مین آوینگے اونکی بخوبی حفاظت کرینگے اونکو کسی طرح کی ایذا و تکلیف نہونے دینگے جو کوئی اسکے خلاف کریگا اوسکی جایداد ضبط ہوگی۔

بموجب حکم کے خاص ریاست و بیرونجات مین نوکری کرینگے سردارون کے چار فریق ہونگے ہر ایک فریق تین مہینے دربار مین حاضر رہیگا اور پھر اپنے گھر کو رخصت ہوگا۔ دسہرہ کے تہوار پر دش روز پیشتر سال تمام مین ایک دفعہ سب سردار جمع ہونگے اور بیش روز بعد سواے اون سردارون کی جنکی نوکری ہوگی سب اپنے گھرون کو واپس جاوینگے اوقات ضرورت پر جب اونکی نوکری مطلوب ہوگی تعمیل حکم کرکے حاضر ہونگے۔

کل پٹائت اور رشتہ دار اور خاندان کے سردار جو دربار کی سند کے بموجب جاگیرون پر قابض ہین علیحدہ علیحدہ نوکری کرینگے کسی دوسرے بڑے سردار کے ساتھہ یا شامل رہ کر نوکری نہ کرینگے۔ سردارون کے رشتہ دار اور جاگیردار جو اونہین کے دیئے ہوئے پٹون کے بموجب اپنی جاگیرون پر قابض ہین اونکی نوکری کرینگے۔

کوئی سردار اپنی رعیت پر سختی و تشدد و زیادہ ستانی و جرمانہ نکرے گا یہہ قاعدہ مقرر رہیگا۔

جو کچھ اجیت سنگھ نے لکھدیا ہے اور دربار نے منظور و قبول کیا سب منظور
کرین گے جو کوئی شرایط مندرجہ بالا سے منحرف ہوا ورا وسکو رئیس سزا دے
تو اسمین دربار کا کچھہ قصور نہو گا جو کوئی منحرف ہوا وسکو اکلنگ جی اور سری
دربار کی دہائی ہے —

دستخط مہارانا صاحب   دستخط کرنل ٹوڈ صاحب   دستخط ۲۲ سرداران

اس قولنامہ کے بموجب سردارون نے منظور کیا تہا کہ جو زمین پچاس برس کے
اندر چہین کریا اور کسی طرح حاصل کی ہے واپس کردین گے اور اپنی آمدنی
کی فی ہزار روپیہ پر دو سوار اور چار پیادون کے حساب سے سالتمام مین
ایک سہ ماہی نوکری کرتے رہین گے اس انتظام کا مقصد یہہ تہا کہ جسقدر
ملک ۱۷۶۶ع کے بعد اودے پور سے جاتا رہا ہے از سر نو شامل کیا جاوے
مگر اس قولنامہ پر بہت کم عملدرآمد ہوا تہوڑے دنون بعد نوکری کے سوائے
مہارانا صاحب نے چہٹوند یعنی آمدنی کا چہٹا حصہ بطور خراج اول لڑکیون
کی شادی کے خرچ کیواسطے اور بعد ازان انتظام پولیس کیواسطے وصول
کرنا شروع کیا سردارون نے اس محصول کے دینے مین عذر کیا اس وجہہ
سے کہ اول تو ہمنے منظور نہین کیا ہے دوسرے جن کامون کے واسطے
لیا جاتا ہے اون مین خرچ نہین ہوتا اسواسطے ۱۸۵۴ع مین دوسرا
قولنامہ مرتب ہوا اور یہہ قرار پایا کہ سردار آمدنی کا چہٹا حصہ دیا کرین اور
اوسکے عوض نصف نوکری سے معاف رہین یعنی سالتمام مین بحساب فی ہزار
روپیہ ایک سوار اور دو پیادون سے تین مہینے تک نوکری کیا کرین سرکارنے

اس قولنامہ کو بطور فعل مہارانا صاحب اور اونکے سرداروں کے تصدیق ومنظور کیا مگر اوسکی تعمیل کی کفالت ندی۔

कोलनामा قول نامہ

جو کپتان کوب صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ نے درمیان مہارانا صاحب اودیپور اور اون کے سرداروں کے منضبط کرا کے اپریل ۱۸۲۷ء مین منظوری کے واسطے بہیجا۔

قولنامہ فیما بین مہارانا بہیم سنگہ صاحب و سرداران و جاگیرداران میواڑ جو ۱۸۱۸ء مین قرار پایا تہا اور سرکار انگریزی سے منظور ہو گیا تہا حقوق متعلقہ اور فریقین کے فرایض کیواسطے قاعدہ مقرر کرنے مین غیر مکتفی ثابت ہوا اسواسطے مہارانا صاحب اور سردار اوسکے سواے دیگر شرایط ذیل بالاتفاق مقرر کرکے سرکار سے منظوری کی درخواست کرتے ہین۔

خالص پیداوار کے چہٹے حصہ کے بموجب چہٹوند لگائی جاویگی اور ششماہی کی قسطون سے وقت معینہ پر ادا ہوتی رہین گی اس مطالبہ کے سواے جرمانہ وغیرہ اور کچہہ نہ لیا جاوے گا۔

ہر ایک سردار کو لازم ہو گا کہ جسقدر جمعیت اوسی سند کے بموجب لانی چاہیے اوس سے نصف لیکر اپنی باری پر سال تمام مین تین مہینے تک نوکری بعد انقضاے میعاد اوسکو دربار سے اپنی جاگیر پر جانے کی اجازت ہو جاویگی۔

پردیسی بیوپاریون کو جو اس ملک مین ہوکر گذرین اونکو چاہیے کہ جس گانو مین ٹہیرین وہان کے سردار اور اہالیان پولیس کو اطلاع دیکر اونکی حفاظت

مین رہین کہ اون سکے مال کی حفاظت کیجاوے گی اور سردار لوگ حفاظت سکے ذمہ ور ہون گے - مگر جو لوگ بلا اطلاع گانوسے باہر ڈیرہ کرینگے اونکی حفاظت سکے ذمہ ور نہونگے-

سردار وغیرہ اپنی رعایا سے بموجب دستور خالصہ کے نصف پیداوار لینگے اگر عذر ہو تو رعایا تیسرا حصہ حسب رواج دیگی-

ہم اپنے کامدار و پٹیل وغیرہ کا حساب انصاف سے کرینگے -

کوئی گانو معقول سبب کے بغیر قرق نہ کیا جاوے-

اگر کوئی سردار ظلم کریگا تو اوسکو حسب حیثیت جرم سزا دیجاوے گی-

کل بہوم جو سمت ۱۸۲۲ سے پیشتر عطا ہوئی ہے جایز سمجھی جاویگی-

دہونس روزینہ دستک وغیرہ کسی سردار پر ضلع کی کچہری سے جاری نہونگی مگر عندالضرورت دیوان کے محکمہ سے جاری ہونگے-

نشتر نا مقدار معینہ پر رہیگا مگر قاتلون کے واسطے ہرگز نہوگا-

اس پر سنہ ۱۸۳۹ء تک فریقین کے دستخط ہوئے اور اخیر مین کرنل رابنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے بطور گواہی سکے تصدیق کیا-

انضباط عہدنامہ کے بعد مرہٹہ اور دیگر غارتگرون کے گروہ جو راناصاحب سکے ممالک مین مقیم تہے اونکو وہان سے نکالا گیا مگر بدنظمی ریاست اس حد کو پہونچ گئی تہی کہ کرنل لوڈلو صاحب اول پولیٹکل ایجنٹ کو کل کاروبار ریاست کا اہتمام خود کرنا پڑا اون کی تدبیرات ایسی مفید پڑین کہ تین برس کے عرصہ مین رعایا و ملک فارغ البال ہوگئی اور ملک کی آمدنی بہی دوچند ہوگئی یعنی

۱۹ ۱۸۱۶ء مین للعہ لاکہہ ٹہ للعہ بالادہ ہتی ۱۸۲۱ء مین ہے لاکہہ معہ ماللعہ ہوگئی نظم و نسق امور ریاست کا طریقہ اپنے عمل سے دکہا کر کرنل ٹوڈ صاحب نے حسب الحکم گورنمنٹ اختیار ریاست اہالیان راج اودے پور کو سپرد کیا مگر اون سے اچہی طرح کام نہوسکا دو برس مین قرضہ بکثرت ہوگیا ملک کی آمدنی رہن ہوگئی اور سرکار انگریزی کا خراج بقدر معہ لاکہہ لعہ للعہ چڑہہ گیا۔ پہر راج کے اہلکارون کو تاکید سے زیر نگرانی رکہا گیا اور کسی قدر اصلاح بہی ہوئی مگر انجام کار انتظام ریاست باہتمام صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر کیئے بغیر کار براری نہوئی۔

باقیات خراج وخراج زمانہ حال کے واسطے چند پرگنات علیحدہ کیئے گئے اور مہارانا صاحب کے مصارف کے واسطے ہزار روپیہ یومیہ مقرر کر کے جمع وخرچ ریاست کا بندوبست قرار واقعی کیا گیا اگرچہ مہارانا صاحب کی بہہ سیلے اختیاری خود اونہین کی نادانی کا نتیجہ تہا تاہم صرف بنظر اسلوبی امور ریاست جو دست اندازی ضرور متصور ہوکر بطور عارضی کی گئی اور ۱۸۲۶ء مین پہر مہارانا صاحب کو اختیار دیا گیا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی مداخلت برخاست کی گئی پہر ویسی ہی بدنظمی ہوگئی آمدنی ملک پہر اوسقدر کم ہوگئی جسقدر ۱۸۱۸ء مین ہتی چند مہینون مین فضول خرچی اور ظلم انتہا درجہ کو پہونچی راستون پر تنہا مسافرون کا گذر غیر ممکن ہوگیا اور ملک مین ہر طرح غدر ہوگیا۔

۱۸۲۱ء مین انگریزی فوج نے میرواڑہ کے علاقہ کو جسمین اقوام سرقت پیشہ

رہتے ہین اور ایک حصہ اوسکا اودے پور کے راجگان کا ہے مغلوب کیا
اور بنظر حفظ امن وترقی ملک کل علاقہ مین انگریزی بندوبست رکہنا مناسب
متصور ہوکر وہان ایک فوج متعین ہوئی اور اوسکے خرچ مین راج اودیپور
سے پندرہ ہزار روپیہ سالانہ دینا قرار پایا اگرچہ مہارانا صاحب کو یہہ تجویز
پسند نہ تہی مگر بپاس خاطر سرکار انگریزی اپنے علاقہ کے دیہات دس برس
کے واسطے انتظام انگریزی مین مفوض کردئے مگر اس مرتبہ کوئی عہدنامہ منضبط
نہوا چونکہ اس منظوری مین مہارانا صاحب کی کامل رضامندی نہ تہی اسواسطے
بندوبست کے مصارف کیواسطے باوجودیکہ زیادہ تہے پندرہ ہزار روپیہ
سالانہ کے سواے اور کچہہ مطالبہ نہوا ۱۸۳۳ع مین اس بندوبست کی میعاد
ختم ہوئی تو مہارانا صاحب نے اوسکے فوائد سے بخوبی آگاہ ہوکر علاقہ مذکور
کو بذریعہ عہدنامہ مندرجہ باب دوم آٹہہ برس کیواسطے پہر بخوشی تمام انتظام
انگریزی مین مفوض کیا اور فوج کے مصارف مین بجاے پندرہ ہزار روپیہ
کے بیس ہزار روپیہ سالانہ دینے منظور کئے ۱۸۴۳ع مین مہارانا صاحب نے
اوس علاقہ کے بدستور انتظام انگریزی مین بلاتعین میعاد مگر تا خوشی سرکار
انگریزی رہنے کا اقرار کیا ۱۸۴۷ع مین سرکار نے چاہا کہ عہدنامہ باضابطہ
کے ذریعہ سے اس علاقہ کو براے دوام علاقہ انگریزی مین شامل کیا جاوے
مگر مہارانا صاحب نے اوسکے عوض مین اضلاع جاود و نیمچ وجیرن وغیرہ
کے واپسی کا دعوی کیا اور اون کی حکومت ایسی پوچ وظالمانہ تہی کہ اونکو
اضلاع مذکور کا دینا مناسب معلوم نہوا اسواسطے کچہہ طے نہوا اور دیہات

میواڑ بعلاقہ میرواڑہ بحیز معین صورت سے بدستور انگریزی انتظام مین رہے
کہ ابتک اوسیطرح چلے آتے ہین۔
۱۸۲۸ء مین مہارانا بہیم سنگہ صاحب کا انتقال ہوا اور اونکا بیٹا جوان سنگہ
مسندنشین ہوا نحوست وقت سے مہارانا جوان سنگہ صاحب کے خوارق
ایسے خراب تہے کہ ہمیشہ عیاشی اور بدکاریون مین مصروف رہتے تہے اونکے
زمانہ مین ریاست کو فروغ نہوا تو تعجب نہین ہے کیونکہ مسندنشینی سے تہوڑے
عرصہ بعد سرکار انگریزی کا خراج بہ تعداد کثیر باقی رہگیا ریاست مقروض ہوئی
خرچ سالانہ آمدنی سے بقدر دو لاکہہ زیادہ ہوگیا اور بدنظمی اس غایت کو
پہونچی کہ حسب الحکم کورٹ آف ڈائرکٹرس اونکو ہدایت کرنی پڑی کہ اگر اپنے
تعہد کا ایفا نکرین گے تو خراج کے عوض مین ملک یا کسی دیگر قابل اطمینان
جایداد کو سرکار انگریزی کے قبضہ مین لانا لازم آویگا۔ ۱۸۳۸ء مین یہہ
ہدایت ہوئی تہی اور اوسی سال کے اگست مین وے لاولد مرگئے۔
باگور کا ٹہاکر سردار سنگہ کہ قریب ترین وارث تہا متبنی ہوکر مسندنشین ہوا اوسکا
مہارانا ہونے تہی ریاست کے ساتہہ وراثت مین اونیس لاکہہ ساٹہہ ستر ہزار
روپیہ کا قرض ملا اسمین سے آٹہہ لاکہہ روپیہ سرکار انگریزی کے خراج کا تہا
مہارانا سردار سنگہ صاحب بہت بدمزاج اور تند خو تہے سرداران راج
سے بہت تنگ و ناخوش ہوگئے اسواسطے اونہون نے اپنی مدد کیواسطے
راج مین سرکار انگریزی کی فوج متعین ہونے کی درخواست کی مگر سردار
ہوئی ۱۸۴۲ء مین قبل اسکے کہ رئیس مستقدم کے نا اور دربار کے بہی دینے

اونکا بہی انتقال ہوگیا۔
اودے پور سے جنوب وجنوب بمغرب کے کوہستانی اضلاع مین بہ تحت راجپوت
سرداران بہیل وگراسیہ کی سرکش اقوام آباد ہین یہہ سردار برائے نام اودیپور
کے علاقہ مین ہین مگر ایسا حق ملکیت رکہتے ہین کہ اوسمین مہارانا صاحب کا
کچہہ اختیار نہین ہے دیہات قرب وجوار سے خراج اور راستون پر مال
تجارت اور مسافرون کا محصول لیتے ہین اور اونکی حفاظت و امنیت کے
جوابدہ متصور ہین ان اقوام کے قدیم حقوق اور ممالک مقبوضہ مین راج سے
اکثر خلاف مصلحت مداخلت کرنے کا تہیہ ہوا اس سبب سے اونہون نے مفسدہ
کیا اور اوسکے دفعیہ اور اس قوم کو مغلوب رکہنے کے واسطے انگریزی فوج
کے رہنے کی ضرورت ہوئی۔ اور یہہ بہی دریافت ہوا کہ ایک انگریزی افسر
کی دوامی نگرانی کے بغیر اس ملک مین امن وعافیت قایم نہین رہ سکتا اسطرح
سنہ ۱۸۳۹ع مین اس ملک مین بہیلون کی فوج کا مقرر کرنا قرار پایا اودے پور کے
مہارانا صاحب نے اس فوج کے مصارف مین میرواڑہ کے اپنے حصہ کی
آمدنی بقدر پینتالیس ہزار اور گراسیون کا محصول بقدر چالیس ہزار روپیہ
سالانہ دینے اور اس ضلع کو دس برس تک انگریزی انتظام مین رکہنے کی
درخواست کی۔ سنہ ۱۸۴۱ع مین ایک لاکہہ بیس ہزار روپیہ سالانہ کے خرچ سے
[illegible] مدد لی اوس مین راج اودے پور نے پچاس ہزار روپیہ دینا منظور
کے والیسی کا وعدہ صاحب کا ہی انتظام رہا اس فوج کے بہرتی ہونے سے
اضلاع مذکور کا دینا مسدود ہوگیا مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ کہیرواڑہ اور

راج کے اہلکارون کے درمیان ہمیشہ نزاع رہتا ہے کہ اہلکار بھیلون پر
ظلم کرتے ہین اور صاحب سپرنٹنڈنٹ اونکی حمایت و دستگیری کرتے ہین
سرداران راج سے سنہ ۱۸۶۲ع مین جو قولنامہ ہوا تھا مثل قولنامہ سنہ ۱۸۶۱ع کے
عدم تعمیلی مین پڑا رہا راج اودے پور کی ظالمانہ تدبیرون نے سردارون
سے مفسدہ کرایا۔

مہارانا صاحب کو شکایت تھی کہ سردار لوگ شرایط مقبولہ کا ایفا نہین کرتے
اسواسطے سنہ ۱۸۶۴ع مین تیسرا قولنامہ مرتب ہوا۔

قول نامہ

فیمابین مہارانا صاحب و سرداران راج دستخطی
میجر روبنسن صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ قایم مقام میواڑ रोबिंसन
مورخہ یکم فروری سنہ ۱۸۶۴ع

ازانجا کہ متی بیساکہ بدی ۱۴ سمبت ۱۹۲۱ مطابق ۴ مئی سنہ ۱۸۶۴ع کو واسطے فوائد
فریقین کے ایک قولنامہ بوساطت کپتان ٹوڈ صاحب بدستخط مہارانا صاحب و
سرداران راج منضبط ہوا تھا اکثر صورتون مین سردارون نے اوسکی شرایط پر
عمل نکرکے مخالف طریقہ اختیار کیا اسپر مہارانا صاحب نے منظور کیا کہ کپتان کوب
صاحب کی صلاح و تجویز سے ایک قولنامہ جدید جسمین اول قولنامہ کی شرایط آجاوین
اور دیگر شرایط جو دربار اور سردارون کے واسطے مفید متصور ہون شامل
کیجاوین مرتب کیا جاوے اور دسہرہ پر سردار جمع ہون تب ہرایک سردار کو
بتشریح و تفصیل سناکر اوسکے دستخط کرائے جاوین اور دربار کے بہی دستخط

ہون اور شرایط مندرجہ پر لحاظ کامل رکہنے کی کفالت کے واسطے مہارانا صاحب
اور کل سردار پولیٹیکل ایجنٹ صاحب سے دستخط و گواہی کرنے کی درخواست کرین
اس منظوری کے بموجب جو قولنامہ تحریر ہوا تہا اوسپر مہارانا صاحب و سرداران
راج و صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے دستخط نہوئے اسواسطے اب حسب درخواست
سرداران میواڑ مہارانا سردار سنگہ صاحب نے بلا اضافہ و تبادلہ شرائط قولنامہ
مذکور کو منظور و قبول کیا اور میجر روبنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ کی موجودگی
مین بمتی ماہ بدی ۱۳ سمت ۱۸۹۶ مطابق یکم فروری ۱۸۴۰ء سرداران میواڑ نے
اوسپر دستخط کئے کہ اوسکے حسب ضابطہ تکمیل ہوگئی اور شرایط مندرجہ ذیل کہ
مفید جانبین ہین زیادہ ہوئین —

اول قولنامہ مین لکہا ہے کہ کوئی سردار اپنی رعایا پر سختی و تشدد نکریگا اور ڈنڈ
و براڑ وغیرہ مفسدہ کے زمانہ مین لگائے گئے ہین موقوف کئے جاوینگے مگر اونہون
نے اس عہد پر عمل نہین کیا اور اون کے ظلم سے اکثر رعایا میواڑ سے نکل
گئی اسواسطے یہہ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے کہ آیندہ کو ایسی کوشش کرین کہ رعیت
از سر نو آباد ہو اور اون کے پٹہ کی آمدنی اور ملک کی رونق مین افزونی
ہو —

دوم سردارون کے مع فوج تین مہینے تک دربار مین حاضر رہنے کا قاعدہ بدستور
جاری رہے گا مگر میعاد مقررہ سے زیادہ کوئی سردار اودے پور مین نہین
ٹہیرایا جاوے گا کیونکہ ٹہیرانے سے اونکو خرچ و تکلیف زیادہ ہوتی ہے
دربار کو اختیار ہے کہ کسی سردار کو حاضر رہنے سے معاف کرے مگر قبل انقضا

اوس میعاد کے کہ وہ سردار حاضر رہتا کسی اور سردار کو بجاے اوسکے طلب کرنیکا
اختیار نہین ہے سردارون کو لازم ہے کہ اپنے ہمراہیون کی کامل تعداد رکہین
اگر کم آدمی رکہین گے تو اونپر دربار کی خفگی ہوگی —

ملک سیواڑ کی کل آمدنی فی روپیہ چہہ آنہ بعوض حفاظت ملک کے غیر دشمنون کے
حملون سے بابت خراج کے سرکار انگریزی مین دیا جاتا ہے اسمین جاگیردارون
سے کچہہ نہین لیا جاتا ہے اداے خراج جیسا منظور ہوا ملک کو بیرونی حملون سے
محفوظ رکہنے کیواسطے ہے اور سردارون کی فوج دشمنون کے مقابلہ کیواسطے
بالکل غیر مکتفی ہے سرکار انگریزی کی حفاظت سے سردارون کا بڑا فائدہ ہی
ایام سلف مین ٹڑاکیون کو چوتہہ یعنی آمدنی ملک کی چہارم دیجاتی تہی اور
اون سے ملک کو بہت تکلیف پہونچتی تہی وہ خرابی تو رفع ہوگئی فوجین جو
سردار لاتے ہین تعداد معینہ سے نصف ہین اور نوکری کے قابل نہین —
اس سبب سے مجبور دربار کو روزینہ و ستک و دیہات سرداران پر
جاری کرنی ہوتی ہین اور اونکو نقصان و تکلیف عاید ہوتی ہے جس طرح
دربار خالصہ کے ملک سے سرکار انگریزی کو خراج دیتا ہے اسیطرح یہہ
بہی واجب ہے کہ سردار لوگ اپنی اپنی جایداد کی آمدنی سے دربار کو خراج
دیا کرین مگر یہہ بہی معلوم ہے کہ پرورش قبائل و ملازمان کے اخراجات کثیر
کے سبب سے اونکو اس مطالبہ کے ادا کرنیکی استعداد نہین ہے اس
واسطے دربار نے مناسب سمجہا ہے کہ سرکار انگریزی کا خراج تو ملک کی آمدنی
سے ہی دیا جاوے اور اوسکی بابت سردارون سے کچہہ مطالبہ نہو مگر سردارون

کے ذمہ جسقدر فوج رکہنا بموجب لیکہیہ یعنی نقشہ مرتبہ کے واجب ہے اوس سے
نصف رکہا کرین اور بعوض معافی نصف کے چہٹونڈ زر نقد یعنی فی روپیہ دوآنہ
سات پائی ادا کیا کرین کہ اس آمدنی سے راج کی نوکری کیواسطے ایک فوج
بہرتی کیجاوے گی مگر سردارون کو یہہ خیال نکرنا چاہیئے کہ یہہ روپیہ جو اون
سے لیا جاوے گا سرکار انگریزی کے خراج مین داخل ہے کیونکہ سوا ی
مصارف اس فوج کے دیگر مصارف مین خرچ نکیا جاوے اور بجاے
اسکے کہ سردارون کی کل فوج مقررہ دوازدہ ماہی نوکری کرے کہ اوسمین
خرچ و تکلیف بہت ہے چہٹونڈ کا دینا مشکل نہین ہے وقت ضرورت پر
اگر دربار اونکو مع کل فوج کے طلب کرے اور حدود میواڑ کے باہر نوکری
پر بہیجے تو جس سردار کی فوج اسطرح بہیجی جاوے گی اوس کی چہٹونڈ مین
منہائی کیجاویگی۔
مہارانا صاحب اقرار کرتے ہین کہ کسی سردار کے دیہات کو بلا سبب ضبط
نہ کرینگے اور نہ دوسرے سردار کو دلوائینگے۔
چونکہ اکثر سرداران ادا ے چہٹونڈ مین عمداً توقف و تساہل کرتے ہین اور مجبور
دربار کو سوار اور پیادون کی دستک بہیجنی ہوتی ہے اور سردارون کو
صدہا روپیہ کا نقصان ہوتا ہے اور دربار کا کچہہ فائدہ نہین ہے اس
واسطے دربار نے تجویز کی تہی کہ کل سردارون کے کامدارون کو طلب کر کے
باتفاق دیوان راج چہٹونڈ کے باقساط معینہ ادا ہونیکا پانچ سال کے
واسطے بندوبست کیا جاوے اس تجویز سے روزینہ و دستک بہیجنے کی

ضرورت نرہے گی اگر کوئی سردار وقت معہودہ سے دس روز بعد تک چھٹوند
ادا نکرے گا تو اوسکی اراضی و دیہات بقدر بقایا مستوجب ضبطی ہونگے
اور پھر واگذاشت نہ کیجاویںگے داخلا چھٹوند کی قسطین سنگہ سدی ۱۵
اور جیٹھ سدی ۱۵ مقرر کی گئی ہین — دستخط - راوت بخت سنگہ بیدلہ والہ -
راوت پدم سنگہ سلومر والہ - راوت ناہر سنگہ دیوگڑہ والہ - راوت سالم
سنگہ - مہاراج ہیر سنگہ - راوت امیر سنگہ - راوت ایشری سنگہ -
راوت دولہ سنگہ -

مہارانا سردار سنگہ صاحب کے انتقال پر مہارانا سروپ سنگہ صاحب
اونکے حقیقی چھوٹے بھائی کہ متبنیٰ ہوئے تہے مسندنشین ہوئے - راج کی بربادی
کے لحاظ سے محکمہ پولیٹکل ایجنسی سے متواتر رپورٹین باستدعاے تخفیف زر
خراج گورنمنٹ ہندوستان کی خدمت مین ارسال ہوئی تہین - جون ۱۸۴۶ء
مین یہہ درخواست منظور ہوکر خراج جو ۱۸۲۶ء مین بقدر تین لاکہہ
روپیہ سکہ اودے پور مقرر ہوا تہا آیندہ کے واسطے دو لاکہہ روپیہ سالانہ
سکہ انگریزی مقرر ہوا -

مہارانا سروپ سنگہ صاحب کے عہد مین خراج گذار سرداروں سے برابر
نزاع و فساد ہوتا رہا ۱۸۴۵ء مین جو قولنامہ ہوا تہا اوسکا بھی کچھہ عملدرآمد
نہ ہوا مہارانا صاحب کو شکایت تہی کہ سردار خدمت مقبولہ نہین کرتے تہین
اور سردار کہتے تہے کہ میعاد معینہ سے زیادہ نوکری لیجاتی ہے گانو
قرق ہین اور بلے سبب و بلے بنیاد حیلوں سے جرمانہ لیا جاتا ہے اسواسطے

۱۸۴۵ء مین قولنامہ ذیل پھر مرتب ہوا۔

قول نامہ

فیمابین مہارانا سروپ سنگھ صاحب والی راج اودیپور و سرداران

میواڑ بوساطت کرنل روبنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ مورخہ ماہ شدی

سمت ۱۹۰۱ مطابق ۸۔ فروری ۱۸۴۵ء

پیشتر بزمانہ کپتان ٹوڈ صاحب ایک قولنامہ دش قلمون کا درمیان مہارانا بھیم سنگھ صاحب اور سرداران میواڑ کے مرتب ہوا تھا بعد ازان بزمانہ کپتان کوب صاحب دوسرا قولنامہ پانچ قلمون کا منضبط ہوا اور آخرکار تیسرا کرنل روبنسن صاحب کے روبرو مہارانا سردار سنگھ صاحب اور سردارون کے درمیان بدستخط فریقین مرتب ہوا۔ مگر سردارون نے کسی قولنامہ کے شرایط کا ایفا نکیا اسواسطے مہارانا صاحب نے قولنامجات سابقہ پر لحاظ واجب کرکے اور باتفاق سرداران شرایط مندرجہ ذیل زیادہ کرکے یہہ قولنامہ بوساطت و موجودگی کرنل روبنسن صاحب بدستخط فریقین مرتب کیا ہے۔

قولنامہ جات سابقہ کی کل شرایط بحال رہینگی ہر سال دسہرہ سے دش روز پیشتر سردارون کا عام مجمع ہوا کریگا اونکی فوج کے ملاحظہ کے بعد دربار جس سردار کو چاہے تین مہینے تک نوکری کیواسطے ٹھیرنے کا حکم دے گا اور دیگر سردارون کے حاضر رہنے کی میعاد بصراحت سناکر گھر کو جانے کی رخصت دیگا۔ سردارون کی فوج نوکری کرنے مین کچھہ عذر نکرے گی۔ اگر وقت معینہ پر حاضر نہون یا غافل یا شمار مین کم ہون تو جس سردار کیطرف سے

ہون گے - اوس سے بجاے فوج کے زر نقد طلب کیا جایگا۔

بعوض نصف فوج کے جسکا حاضر لانا اون کے ذمہ ہے سردار چھٹوند بحساب فی روپیہ دو آنہ ساڑھے سات پائی میعاد معینہ پر بموجب شرایط قولنامہ سابق کے ادا کیا کرین گے۔ سردارون کو لازم ہے کہ اپنے اپنے علاقہ مین چوری و غارتگری کے انسداد مین کوشش کرین اور غیر علاقہ کے چورون غارتگرون بار وٹہیون اور ڈکیتون کو اپنے علاقہ مین پناہ ندین بلکہ جو مجرم اونکے علاقہ مین آوین اونکو گرفتار کر کے بمع مال مسروقہ کے جو اونکے پاس سے برآمد ہو حسب طریقہ مروجہ او دے پور وجیپور و جودہ پور جس ریاست کے رہنے والے ہون اوسی کو سپرد کرین۔

دربار اقرار کرتا ہے کہ سردارون مین باہم بابت سرحد یا کسی اور معاملہ کے نزاع ہوگا تو حسب درخواست سردارون کے پنچایت جمع ہوگی اوس مین چار آدمی منجانب سرداران ہون گے اور ایک شخص دربار کیطرف سے مقرر کیا جاوے گا پنچایت کو لازم ہوگا کہ براہ انصاف امور متنازعہ کی تحقیقات و فیصلہ کرین اور فریقین کو اس فیصلہ کی تعمیل کرنی پڑے گی۔

یہہ قولنامہ برضا و رغبت فریقین مرتب ہوا ہے کہ جانبین سے ملحوظ رہے گا اور کل سردار بموجب قولنامہ اور دستور مروجہ زمانہ مہارانا جوان سنگہ صاحب کے بخوشی و دلجمعی چھٹوند ادا کرتے رہین گے اور نوکری کرتے رہین گے۔ سردارون سے غفلت یا شرایط قولنامہ سے خلاف ورزی ہوگی تو مورد عتاب دربار ہون گے۔ دستخط مہتا شیر سنگہ بموجب حکم دربار راوت ناہر سنگہ

راوت پرتہی سنگہ مہاراج شیر سنگہ راوت دولہ سنگہ۔

سنہ ۱۸۵۶ء مین مہارانا صاحب نے سکوم اور دیوگڈہ کے راوتون کی پاستون مین سے اجزا اعظم ضبط کرلیئے مگران رئیسون نے مہارانا صاحب کی فوج کو نکالکر دیہات منضبطہ پر بہ زبردستی پہر اپنا قبضہ کرلیا مہارانا صاحب اور سردارون نے سرکار انگریزی سے ثالثی کی درخواست کی اسپر موجبات نزاع کی تحقیقات کامل کی گئی آخرکار کرنل سر ہینری لارنس صاحب بہادر نے قولنامہ مندرجہ ذیل مرتب کرایا۔

قول نامہ

چونتیس ۳۴ برس سے مہارانا صاحب اور اونکے سردارون مین نااتفاقی چلی آتی ہے مہارانا صاحب ہمیشہ بدخواہی کے شاکی ہین اور سردار ظلم وزیادتی کے نالان ہین۔

سرکار انگریزی سے صرف براد عافیت ملک وخوشنودی رعایا ہر درجہ کے اوقات مختلفہ پر چند حکام کو فریقین کے درمیان ثالث ہونے کی اجازت ہوئی چند قولنامجات مرتب ہوئے مگر ہر ایک طرفین کی خلاف ورزی سے منسوخ ہوا۔ سردارون نے صرف زمین چہین لینے کی شکایت کی تہی۔ مگر مہارانا صاحب کے جواب سے ثابت ہوا کہ اونہون نے سردارون کی جاگیرون مین صرف زمین نہین چہینی بلکہ چہینی ہوئی زمین پر اپنی طرف سے گانو بہی آباد کردئے۔ جسطرح مہارانا صاحب لاوہ کے سردار سے پیش آئے ہین اوس سے ظاہر ہے کہ اونہون نے سزای جرم بہت سختی سے دی ہے۔ بخلاف اسکے اس مین بہی شک نہین ہے کہ سردا

عدول حکمی بلکہ بغاوت کرتے ہین۔

یہہ طریقہ طرفین سے موقوف ہونا چاہیئے اور چونکہ سرکار انگریزی کی یہہ خواہش ہے کہ میواڑ کی کل رعایا واقف ہوجاوے کہ جب تک مہارانا صاحب براہ انصاف اور حسب اطمینان سرکار اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی صلاح کے بموجب عمل کرتے رہینگے سرکار اونکی واجبی حکومت مین مدد کرے گی اسواسطے سرکار کا یہہ حکم ہے کہ قولنامہ ذیل جو پہلے قولناموں پر مبنی ہے مشتہر ہوکر اوس پر حکماً عمل کرایا جاوے جو شخص اوسکے بموجب کاربند نہوگا مجرم سرکار انگریزی متصور ہوکر مستوجب سزا ہوگا تنازعات کا اپیل اول بخدمت صاحب پولیٹکل ایجنٹ وبعدازان پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مین ہوا کرے گا اور بمطابقت قولنامہ حال اور رواج قدیم کے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کا فیصلہ ناطق و آخرین سمجھا جاوے گا۔

قلم اول چھٹوند بحساب فی روپیہ ڈھائی آنہ اصل پیداوار پر دسمبر و جون کی دو قسطون سے ساہوکار یا وکیل کی معرفت ریاست میواڑ مین ادا ہوتی رہیگی جو قسط معینہ پر ادا نکریگا اوسکو فیصدی بارہ روپیہ سال کے حساب سے سود دینا پڑے گا اور سال تمام تک ادا نہوگی تو اراضی بقدر بقایا ضبط کیجاوے گی۔

جو اصل پیداوار کا حساب داخل کرنے مین تغافل کرینگے اونپر بروے پنچایت چھٹوند لگایا جاوے گا مگر پھر اوس سے زیادہ مطالبہ نہوگا۔

سلومر کا سردار چھٹوند نہین دیتا ہے مگر دوازدہ ماہی نوکری کرتا ہے علاوہ اداے چھٹوند کے سردار لوگ خواہ میواڑ کے اندر یا غیر ملک مین بجاے دوسوا

اور ایک پیادہ فی ہزار روپیہ کے جواب نوکری کیواسطے بھیجتے ہین ایک سوار
اور دو پیادہ نوکری ہین اور بھیجا کرینگے۔
اگر اسکے سوا نوکری مطلوب ہو تو مہارانا صاحب کو فی سوار سولہ روپیہ اور
فی پیادہ چھہ روپیہ ماہوار کی تنخواہ دینی ہوگی اور نوکری ہین نہ پہونچنے پر
سردارون سے بھی اسی حساب سے لیا جاوے گا کل سردار مع اپنی جمعیت
کے دسہرہ سے دس روز پیشتر سے اور پانچ روز بعد تک مہارانا صاحب
کی خدمت مین حاضر رہا کرینگے اور اوسیوقت مین اونکی نوکری اور تعینات
تقسیم ہوا کرے گی اور وقت ضرورت سب سردار مع اپنی جمعیت کے مہارانا
صاحب کا دستخطی رقعہ پہونچنے پر حاضر ہوا کرینگے۔
جنکی جاگیرین مہارانا صاحب کیطرف سے علیحدہ ہین وے چھٹوند اور نوکری
علیحدہ علیحدہ دینگے۔

قلم دوم قید یعنی رسم تلوار بندھن کی بابت سردارون سے اصل
آمدنی سالانہ پر بحساب فی روپیہ بارہ آنہ وصول کیا جاوے کا جس سردار
سے رسم تلوار بندھن لیجاوے گی وہ اوس سال کی چھٹوند کے مطالبہ سے
بری رہیگا۔
امیٹ - گوگوندا - کانہور - مانیرہ کے سردار اور کل کشنا وت اس
رسم سے بری ہین اور بالعوض اوسکے نذرانہ دیتے ہین مگر بجاے اسکے
کہ تعداد نذرانہ مہاراجب کی مرضی پر منحصر ہو سالتمام کی اصل آمدنی پر بحساب فی
صدی آٹھہ روپیہ مقرر کیا گیا ہے۔

قلم سوم کل رقمین جو مہارانا صاحب نے بالعوض مقدمات چوری و غارتگری کے جو بذمہ سرداران ثابت ہوئی ہین ادا کی ہین یا آیندہ ادا کرین سردارون سے مع سود کے دلائی جاوینگی جو روپیہ ابتک دیا گیا ہے اوسکا سود بحساب فی صدی چھہ روپیہ سالانہ اور جو آیندہ دیا جاوے اوسکا بحساب بارہ روپیہ سالانہ لگایا جاوے گا۔

قلم چہارم سردارون کو لازم ہے کہ سارق۔ ڈکیت۔ تہوری۔ باوریہ یا سوگہیہ۔ اور بار وٹہیون کو پناہ ندین کل اشخاص جو مال مسروقہ و مغروقہ سے متمتع ہوسلتے ہین یا اوسے خریدتے ہین یا چورون کو پناہ دیتے ہین مثل چورون کے مجرم قرار دئے جاوین گے اونکو باتفاق راے صاحب پولیٹکل ایجنٹ قید و جرمانہ کی سزا دیجاوے گی کل سوداگر کاروان و بنجارہ و مسافرون کی حفاظت وقت گذرنے اونکے علاقہ جات سے سردارون کے ذمہ ہوگی اور بشرطیکہ اونہون نے پہونچتے ہی اطلاع کر دی ہے اور حفاظت کے واسطے معمولی خبرداری بخوبی تمام کی ہو تو چوری یا غارتگری ہو جانے پر سردار جوابدہ سمجھے جاوین گے ہر قسم کے مجرم گرفتار کرکے مہارانا صاحب کے سپرد کئے جاوین اگر سردار خود نہ کرسکین تو مہارانا صاحب کو اطلاع کردین صاحب پولیٹکل ایجنٹ باتفاق مہارانا صاحب ذمہ وری کی بابت تصفیہ کرینگے۔

کل مقدمات چوری مین جنکا سراغ علاقہ میواڑ مین پہونچے موقع انتہائی سراغ سے حق رسی کرائی جاویگی۔

قلم پنجم کل قرضہ جو سرداروں نے مہارانا صاحب سے یا اونکی کفالت سے لیا ہے ادا کیا جاوے مہارانا صاحب کے قرضہ پر سود بحساب فی صدی چھہ روپیہ اور کفالت کے قرضہ پر بشرطیکہ کوئی شرح قرار نہ پائی ہو بحساب فی صدی نو روپیہ لگایا جاوے گا اور جو کوئی شرح خاص قرار پائی ہو تو وہ قایم رہیگی صاحب پولیٹکل ایجنٹ قسطین مقرر کرینگے۔

قلم ششم بجز مندرجہ ذیل رقموں کے ہر قسم کا نذرانہ موقوف کیا گیا ہے

۱۔ مہارانا صاحب کی مسندنشینی اور شادی پر اور اونکے ولیعہد کی شادی پر اول درجہ کے سولہ سرداران اور راجگان سے پانچ سو روپیہ نقد اور ایک یا دو گھوڑہ حسب رواج قدیم اور چھوٹے سرداروں سے اونکی اصل پیداوار سالانہ پر دو روپیہ فیصدی راج مین لیا جاوے گا۔

۲۔ جب مہارانا صاحب کی بہن یا بیٹی کی شادی ہو تب ایک سال کی اصل پیداوار پر بحساب فی روپیہ ڈہائی آنہ اور گھوڑہ حسب دستور زمانہ مہارانا بہیم سنگہ صاحب کے راج مین لئے جاوین گے۔

۳۔ جب مہارانا صاحب جاترا کو جاوین تب اوس سال کی اصل پیداوار پر فی روپیہ سوا آنہ لیا جاوے گا۔

قلم ساتوین مہارانا صاحب حال کی ہمشیرہ کی شادی کی بابت سرداروں مین جو کچھہ باقی ہے سال حال کی اصل پیداوار پر بحساب فی روپیہ ڈہائی آنہ لیا جاوے گا۔

قلم آٹھوین خلعت گیری و نذرانہ کی بابت سردار راج مین داخل کرین

اوس سے زیادہ اپنی رعایا سے وصول نکرین۔

قلم نوین اکثر سردار انواع جرایم اور بدخواہی راج کی مجرم ہوکر مستوجب سزا و جرمانہ ہوئے ہین مگر مہارانا صاحب نے حسب صلاح پولیٹکل ایجنٹ بجز سرداران سلومر و دیوگڈہ کل دیگر سردارون کی سزادہی سے درگذر کی ہے ان دونون سردارون نے اپنے دیہات منضبطہ کو بہ زبردستی چہین لیا اور راج کی فوج کو نکالدیا اس قصور مین ہر ایک سے پچیس پچیس ہزار روپیہ جرمانہ لیا جاوے مہارانا صاحب نے کل پہلے قصور بجز قتل کے معاف کئے ہین اور آیندہ کو کل مجرمون کو بموجب حکم محکمہ عدالت سزا ہوا کریگی۔

قلم دسوین اراضی بہوم گہر جاگیر و دیہات و قطعات اراضی مرہونہ بموجب اسناد دستاویزات واودک وغیرہ قابضان حال کے قبضہ مین رہین گے جنپر مہارانا بہیم سنگہ صاحب کے عہد سے قبضہ ہے یا دستاویزات تحریری کپتان ٹوڈ صاحب و کوپ صاحب کی ہین بلا وجوہات معقول ضبط نہون گی اور اونکے حقوق کی تحقیقات صاحب پولیٹکل ایجنٹ بشرط مناسب بامداد چار یا چہہ سرداران کے جو اپنے آقا سے خلاف نہین ہین کرین گے بہومیان یعنی زمیندار جو مہارانا صاحب کیطرف سے ہین جیساکہ اب تک رواج ہے حفاظت دیہات اور چوری و غارتگری کے نقصانون مین جوابدہ متصور ہون گے۔

قلم گیارہوین دان بسوہ یعنی محصول آمد رفت مال تجارت لاگت یعنی محصول گہر لاکہہ یعنی ہیزم و کاہ شتران ربیاری و خانہ شماری سب سرکاری رہین گے مگر جنہون نے ٹوڈ صاحب و کوپ صاحب کے زمانہ مین استحقاق

تحصیل حاصل کیا ہے اور جنکے پاس اسناد موجود ہین وے تحصیل کرتے رہین گے۔

قلم بارہوین کپتان ٹوڈ صاحب اور کوپ صاحب کے زمانہ سی جو مطالبہ کسی کے ذمہ ہے بدستور رہیگا اور بعد ازآن لگایا گیا ہے وہ موقوف ہوگا دان کی لاگت یعنی محصول مال تجارت اور برار یعنی جرمانہ وغیرہ کی بابت مہارانا صاحبان سابق اور مہارانا صاحب حال کی اسناد معافی بدستور جاری اور واجب التعمیل رہین گے۔

قلم تیرہوین جیلخانہ۔ ڈاکن۔ بہوپا یعنی ڈاکنون کے مخبر بہاٹ چارنون کے تیاگ کی نسبت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے جو احکام بمنظوری مہارانا صاحب جاری کئے ہین اونکے ملک میواڑ کے سب لوگ اطاعت کرین۔ قیدیون کی حسب حیثیت ہر شخص کی کامل خبرگیری کیجاوے۔ ایک آنہ روز سے کم اور آٹھہ آنہ روز سے زیادہ خوراک کیواسطے کسی کو نہ دیا جاوے اور کسی پر بیرحمی و تشدد نہو۔

قلم چودہوین مہارانا صاحب و صاحب پولیٹکل ایجنٹ و سرداران راج مین سے ہر ایک کیطرف سے دو دو مختار یعنی پہہ کس نیک رویہ و باعلم مقرر کئے جاوین اور وے سب ملکر ایک اور ساتوان شخص تجویز کرین اور ساتون باتفاق رائے ایک مجموعہ قانون و قواعد کہ راجپوتانہ کے رواج اور طریقہ انصاف سے مطابق ہو تحریر کرین کہ آیندہ کو مقدمات فوجداری و دیوانی اوسکے بموجب فیصل ہوا کرین اس مجموعہ کو صاحب پولیٹکل ایجنٹ

منظور کرینگے۔

قلم پندرہوین مقدمات سنگین و نیز جو کسی خاص وجہ سے آجاوین عدالتون مین فیصل ہوا کرین۔ مقدمات خفیف و نیز مقدمات درمیانی رعایا و ملازمین سردارون کے بہ تجویز سرداران فیصل ہون گے سردارون کو ایک مہینے تک کی قید کا بھی اختیار ہے مگر کسی پر تشدد و بیرحمی نکرین۔ سردارون کی تجویز کا مرافعہ دیوان کے محکمہ مین ہوگا اور وہان کا صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی خدمت مین۔

قلم سولہوین سرنا یعنی منصب پناہ دہی بجز مقدمات خون و ڈکیتی و ٹھگی کم جنکو حاصل ہے بدستور جاری رہیگا۔

قلم سترہوین بہانجگریا یعنی مصاحب موروثی کپتان ٹوڈ صاحب کے کے وقت مین ناجایز تہا اور اوس وقت سے ابتک جایز نہین سمجہا گیا ہے مگر مہارانا صاحب کی خوشی پر موقوف ہے آیندہ کو مہارانا صاحب مقدمات ضروری مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور چار پانچ خیرخواہ سردارون کی صلاح کے بموجب کاربند ہون گے۔

قلم اٹھارہوین مندرون اور مذہبی جماعتون اور سردارون کے قدیم حقوق بدستور جاری رہین گے اور آن یعنی دوہائی واجب التعمیل متصور ہوگی۔

قلم انیسوین ڈاکنی بہوت جادوگر وغیرہ ہونے کے الزام سے کوئی شخص ماخوذ نہو سکیگا و زہر خورانی و فعل شنیعہ وغیرہ مین کہ عدالت سے متعلق ہین

راج سے دست اندازی ہوگی۔

قلم بیسوین مہارانا صاحب صرف بذریعہ احکام تحریری دیوان کی معرفت جرمانہ کر سکتے ہین اور اونہین بہی جرمانہ کرنے کے وجہات درج ہونے چاہئیں اور جرمانہ کی مقدار بہی بمقتضاء انصاف اور اعتدال سے ہو اور یہی قاعدہ سردار بہی مستعمل رکہین یعنی حسب رواج خفیف جرمانہ کیا کرین اور ایجنسی کے دفتر مین اوسکی شرح و مقدار لکہا دیا کرین د ہونس و دستک صرف دیوان کے تحریری حکم سے ہون گے یا صرف وے لوگ جاری کرینگے جو ٹوڈ صاحب و کوپ صاحب کے وقت مین کرتے تہے۔

قلم اکیسوین سرحدون کے تنازعات حال و آیندہ کے فیصلہ کے واسطے ایک افسر انگریزی یا اور کوئی مقرر ہوگا دونون فریق خرچ ادا کرین گے۔ مگر جب کسی فریق نے نشانات سرحدی کو مسمار کر دیا ہوگا تو کل خرچ اوسی کو دینا پڑے گا اور بقدر مناسب اوسکو دیگر سزا بہی ہوگی۔

قلم بائیسوین سردارون کو جایز ہوگا کہ مہارانا صاحب کو اطلاع دیکر بموجب رواج اور دہرم شاستر کے قریب ترین وارث کو متبنیٰ لے لین اور سردار کے مرنے کے بعد اوسکی بیوہ بہی معززا ور خیرخواہ مصاحب کی صلاح سے لیوے اگر اختلاف راے ہو تو صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی خدمت مین مرافع ہوگا۔

قلم تیئسوین اراضی ہبہ دیہات اکلنگ جی و ناتہہ دوارہ و کنچولی و ہاریدا اور چوبے کے قابضون کو جاری رہینگی اور کل بانگ یعنی محاصل مروجہ مشل سوگ

عدالت جسکا حق ہے اوسکو ملے اور چہٹوندکے ساتہہ وصول نکیا جاوے۔

قلم چوبیسوین سرداروں کے مکان جو اوسے پورین ہین جب آباد ہون اور مرمت وغیرہ سے اچہی طرح رہین بلا اصلاح صاحب لوبلیکل ایجنٹ ضبط نہ کئے جاوین اور نہ کسی دوسرے کو دلائے جاوین اور اونکے باغون مین بموجب تالاب کا پانی بلاقیمت لگتا ہے۔

قلم پچیسوین مہارانا صاحب رہن مکانات واراضی وغیرہ مین مداخلت نکرینگے ہان البتہ اونکو اختیار ہے کہ حکمت عملی سے جہانتک ممکن ہو کمی کرین اپنی فوج سے پیشگی روپیہ دینے پر کچہہ سود نہ لینگے اور ہر چہار مہینے مین فوج کی تنخواہ تقسیم کردیا کرینگے۔ اور اپنے نام سے کوئی سوداگری کی دوکان جاری نکرینگے۔

قلم چہبیسوین پہلے قولنامون مین سردارون کو باہم متفق ہونیکی ممانعت تہی اس پر اب کچہہ لحاظ نہین ہے ایسے اتفاق کی اب کچہہ ضرورت نہین ہے کیونکہ جس شخص کو کچہہ رنج ہو فوراً اپنی دادرسی حاصل کرسکتا ہے پس جو ایسے اتفاق مین کہ راج کے خلاف کیا جاوے شامل ہونگے اونکو سردار اپنا دشمن سمجہینگے۔

قلم ستائیسوین ہر سردار کی طرف سے ایک مختار کچہری مین رہیگا اوسکی معرفت معاملات انصرام پاوینگے مگر صرف معزز آدمی مقرر کئے جاوینگے اون کی عزت حسب رواج اور سردار کے درجہ کے ہوگی

قلم اٹہائیسوین کل رعایا یعنی کاشتکار خواہ راج کے ہون یا

سرداروں کے جہان اونکی خوشی ہو بے تکلیف رہین اون سے کوئی
مزاحمت نکر سکے گا-

مگر اس قولنامہ پر صرف مہارانا صاحب اور چار سرداران مفصلہ ذیل-
مہاراج شیر سنگہ — راو دیوگڈہ - راو بھیسرور گڈہ - راو کانور سکے دستخط
ہوئے اور کسی کی طرف سے اوسکے شرایط کا ایفا نہوا اسواسطے سرکار نے اوسکو
منسوخ و کالعدم کر دیا مگر جن سرداروں نے دستخط کئے تہے اونکی حفاظت کی
سرکار کفیل ہوگئی چنانچہ اس کفالت کے ذریعہ سے مہاراج شیر سنگہ کی جاگیر جو مہارانا
صاحب نے سنہ ۱۸۵۸ء مین ضبط کر لی تہی واپس دلائی گئی -

بتاریخ ۱۷- نومبر سنہ ۱۸۶۱ء مہارانا سروپ سنگہ صاحب کا انتقال ہوا اور اونکے
بھتیجے مہارانا شمبہو سنگہ صاحب بعمر چودہ سال بجائے اونکے متبنی و مسند نشین
ہوئے اونکی نابالغی کی وجہہ سے اول انتظام ریاست باہتمام پنچایت سرداران
راج زیر نگرانی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کرایا گیا مگر سرداران پنچایت سے جلد سرکشی
و بدچلنی ظہور مین آئی کہ ظلم و تشدد بلا باز پرس ہونے لگا صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی
کارروائی مین خلل واقع ہوا اور مہارانا صاحب کو لوگون نے اوباشی پر آمادہ کیا
آخر کار لابدآیا کہ یا تو از سر نو دوسری پنچایت مقرر کیجاوے یا کسی ایک شخص کو
منتظم کار ریاست کیا جاوے - چونکہ ایسا ایک سردار جسکو نظم و نسق ریاست
سپرد کیا جاوے کوئی میسر نہ آیا اسواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ تین سرداروں کی
پنچایت جسمین ایک سرپنچ اور دو پنچ ہون مقرر کیجاوے جس سردار کو پنچ
مقرر کیا گیا اوس نے اختیار مطلق بلا شراکت غیرے چاہا اس سے یہہ تجویز

بہی کارآمد نہوئی اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو ہدایت ہوئی کہ دو پنچون کے اتفاق سے خود انتظام ریاست کرین اور صغیر سن مہارانا صاحب کو انصرام کار کیوقت اپنے شریک کرین تاکہ اونکو خود کام کرنے کی لیاقت اور عادت ہو اس انتظام سے ریاست کی آمدنی مال مین بڑی ترقی ہوئی اور ہر طرح ریاست کو فروغ ہوا اور نیمچ کو سڑک تیار ہوئی —

دیوگڈہ کے سردار نے ۱۸۴۱ء مین بعہد مہارانا سروپ سنگہ صاحب اپنے دیہات منضبطہ مین سے راج کی فوج کو نکالکر اپنا قبضہ کرلیا تہا اور ۱۸۵۴ء مین وقت انضباط تولنا سہ اوس پر اس جرم مین پچیس ہزار روپیہ جرمانہ ہوا بعد ازان نزاع بدستور جاری رہا تا وقتیکہ ۱۸۶۲ء مین بزمانہ صغیر سنی مہارانا شمبہو سنگہ صاحب میجر ٹیلر صاحب قایم مقام پولیٹکل ایجنٹ نے معرفت پنچ سرداران راج بذریعہ سوال و جواب تحریری رفع نزاع کرکے حسب شرح ذیل منظوری گورنمنٹ حاصل کی —

مراسلہ میجر ٹیلر صاحب بہادر قایم مقام پولیٹکل ایجنٹ میواڑ

بخدمت میجر جنرل لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ

مورخہ ۷ - فروری ۱۸۶۲ء

مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کی مسندنشینی پر اہلکاران و ٹہاکران دربار کو تنازعات مدت دراز کے تصفیہ پر آمادہ پاکر مین نے اونکو جلد اس معاملہ پر متوجہ ہونے کی فہمایش کی اور درمیان مہارانا صاحب او دیسے پور اور سردار دیوگڈہ کے تصفیہ تنازعات کیا اوسکے مفصل حال سے اطلاع دیتا ہون چونکہ یہان سب لوگ

اسپر رضامند ہین یقین ہے کہ آپ کو بہی پسند ہوگا۔

سوال وجواب

نمبر	سوال سردار دیوگڈہ	جواب دربار	تجویز پنچ سرداران راج
۱	حسب قاعدہ مستمرہ اداے خراج ونوکری کیاکرون ۲۴ سوار اور ۴۰ پیادہ سال تمام مین تین مہینے نوکری کرین اور [illegible] روپیہ خراج کو دیئے جاوین	تعداد خراج صحیح نہین ہے مگر نوکری حسب حساب سے اور سب کرتے ہین کیا کرے۔	فیصلہ قطعی منحصر ہو آیندہ رہ کرادا ے خراج حسب شرح مندرجہ ہوتی ہے
۲	میرے بزرگون نے کبہی مسندنشینی کا نذرانہ نہین دیا ہی میری والد کے انتقال پر مین نابالغ تہا مہارانا صاحب مرحوم نے دریا بہائی کو دہمکا کر اوس سے پچاس ہزار روپیہ کا رقعہ لکہوالیا اور مین سے پچیس ہزار روپیہ دئے گئے ہین اب مین اس روپیہ کی واپسی اور آیندہ کی معافی چاہتا ہون	اوسکا باپ ناہر سنگہ وارث باستحقاق نہ تہا اسواسطے اوس نے ریاست لینے کیلواسطے راج کو ڈیڑہ لاکہہ روپیہ دیا تہا سو یہہ نظیر کارآمد نہین ہوسکتی اس خاندان سے نذرانہ مسندنشینی نہین لیاجاتا اسواسطے پچیس ہزار روپیہ واپس کیاجاوے	پچیس ہزار روپیہ واپس کیاجاوے اور آیندہ یہہ خاندان نذرانہ مسندنشینی سے معاف رہے۔
۳	مہارانا صاحب مرحوم نے مجہہ سے رام سنگہ زیر مخروج کی ضمانت لی اور اوسکے عوض اٹہارہ ہزار روپیہ	چونکہ رام سنگہ کی کل جاگیر ضبط ہوگئی ہے یہہ	روپیہ واپس کیاجاوے

نمبر	سوال سردار دیوگڑھ	جواب دربار	تجویز پنچ سرداران راج
	وصول کیا بعد ازان رام سنگہ کی جایداد ضبط کرکے اوسکو دیس سے نکالدیا مین اپنا روپیہ اوس سے وصول نکر سکا۔	روپیہ واپس ہونا چاہیئے۔	
۴	مہارانا صاحب مرحوم نے میرے چند دیہات ضبط کرلیئے تہے اونکی کل جمع زمانہ ضبطی کی بقدر [illegible] مالیت چاہتا ہون۔	محاصل [illegible] خزانہ راج مین جمع ہوا ہے واپس ہوسکتا ہے باقی اوسوقت کے مختارون نے خرچ کردیا۔	یہہ ضبطی بمنظوری جناب پولیٹکل [illegible] ہوئی تہی اسواسطے مصارف [illegible] کا معاوضہ نہین ملسکتا ہے مگر زر وصول واپس کیا جاوے۔
۵	بہگوان پورہ کا خراج بہ تعداد [illegible] واپس ہو۔	[illegible] روپیہ مین راو گزشتہ والے شریک ہین اسواسطے دعوی صحیح ہے	روپیہ دیا جاوے۔
۶	موضع تنکہ و کہاکرمالہ کا خراج بقدر [illegible] واپس ہو۔	منظور ہے۔	روپیہ دیا جاوے۔
۷	اودیپور کا چودہری بعوض مطالبہ سواری بار برداری کے اونٹ لیگیا تہا مع بچون کے جو اون سے پیدا ہوئی ہون واپس کیئے جاوین۔	مطالبہ ناواجب تہا اسواسطے اونٹ واپس کیئے جاوین	اونٹ مع بچون کے واپس ہون۔

نمبر	سوال سردار دیوگڑہ	جواب دربار	تجویز پنچ سرداران راج
۸	خراج وقت معینہ پر ادا ہوا ہے اسواسطے حسب ہدایت جنرل لارنس صاحب سود واپس ہونا چاہیئے ۔	ساہوکاروں کو قسط بروقت وصول ہوتی رہی ہے سود کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہے ۔	راو نے خراج بروقت ادا کیا تھا مگر مہاراناصاحب نے نہیں لیا اسواسطے سود واجب نہیں ہے
۹	جو روپیہ میرے ذمہ ہو دینے کو تیار ہوں ۔	حساب خراج کا مت بار سے ۱۰۹ باقی ہے ۔	روپیہ وصول کرکے رسید اور فارغخطی دی گئی ۔
۱۰	ہر مرتبہ کی مسند نشینی پر ایک گانو ملا کرتا ہے ۔	جہان نذرانہ مسند نشینی نہیں لیا اتا اونکو گانو نہیں دیا جاتا ہے	گانو نہ دیا جاوے

العبد
رنجیت سنگہ سردار دیوگڑہ
देवगढ़

العبد
کیسری سنگہ وزیر راج

العبد
بخت سنگہ بیدلہوال
वेदला

العبد
لال سنگہ سردار گوگونڈہ
गुगोंदा

العبد
ناہر سنگہ سردار بہینسرگڑہ
भैंसरोरगढ़

العبد
ہمیر سنگہ سردار بہیندر
भींदर

العبد
مہتا شیر سنگہ
महता शेरसिंह

العبد
شیام سنگہ پروہت
श्यामसिंह परोहित

مراسلہ کرنل ڈیورنڈ صاحب سیکرٹری گورنمنٹ ہندوستان

صیغہ ممالک غیر بخدمت لفٹنٹ جنرل لارنس صاحب ایجنٹ

گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۴ - اپریل سنہ ۱۸۶۲ء

آپ کے مراسلہ ۴ - ماہ گذشتہ متضمن تصفیہ دعوی دربار اودےپور بنام ٹہاکر دیوگڑہ کے جواب مین حسب الحکم گورنمنٹ مین آپکو اطلاع دیتا ہون کہ گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل میجر ٹیلر صاحب کے کارروائی کو منظور فرمایا ہے حکم صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ۔

اطلاع کے واسطے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے پاس بہیجا جاوے - ۱۴ اپریل سنہ ۱۸۶۲ء

ڈونگر سیوں کے سردار سنہ ۱۸۲۵ء سے پیشتر اپنے پہاڑی مسکنون سے نکلکر قرب وجوار کے لوگون پر تاخت وتاراج کیا کرتے تہے اوس سال مین افواج مہاراجہ صاحبان سندہیہ وہلکر و مہارانا صاحب میواڑ بسروری افسر انگریزی مجرمون کی سرکوبی کیواسطے متعین ہوئے کچہہ مقابلہ کے بعد قلعہ فتح ہوگیا اجیت سنگہ اور اوس کے دو بہائی نکالدیے گئے سنہ ۱۸۴۲ء مین دربار میواڑ نے سفارش کرکے گورنمنٹ ہندوستان سے اجیت سنگہ کے پہر آباد ہونے کی اجازت حاصل کی اجیت سنگہ نے اول تیج سنگہ کو متبنی لیکر اپنا وارث قرار دیا پہر بیجےپور کے کہان سنگہ کو لیا اسکو مہارانا صاحب نے منظور کیا کہ اجیت سنگہ کے انتقال پر وہ وارث ریاست ہوا اور مدت تک قابض رہا سنہ ۱۸۵۹ء مین دربار نے تیج سنگہ کو مدد دیکر کہان سنگہ کو نکلوادیا اور تہوڑے دنون بعد تیج سنگہ پہر مخروج ہوکر پنج سرداران راج کے پاس آکر مستغیث ہوا پنچایت نے اوسکو مستحق سمجہا اور سنہ ۱۸۶۲ء مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل

سے پنچایت کی تجویز منظور کی مگر عرصہ تک اوسکا عملدرآمد نہوا ۱۸۶۳ء مین پنچ سرداران کو تاکید ہوئی آخرکار بہت توقف و تساہل سے ۱۸۶۴ء مین دربار نے تیج سنگہ کو سنا تشین کیا مگر بجے پور کے رئیس کہان سنگہ نے مسلح فوج لیکر اوسکو فی الفور نکال دیا شل کے کاغذات سے واضح ہے کہ تیج سنگہ کے باب مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے کئی دفعہ راج کو لکہا بجز ایک جواب اکتوبر ۱۸۶۵ء کے جسمین لکہا ہے کہ اس مقدمہ مین بصلاح سرداران میواڑ فیصلہ ہونا چاہیئے کچہہ تعمیل نہوئی ظاہرا خود تیج سنگہ بہی مایوس ہوگیا ہے کہ کچہہ کوشش و پیروی نہین کرتا۔

میواڑ کے سردارون مین کوٹھیڑہ کا سردار سرکشی مین سب سے فایق ہے کہ نومبر ۱۸۶۵ء مین اوس نے اپنے علاقہ کے گانو موضع نیموتہ مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کا ڈیرہ نصب نہونے دیا اور علانیہ مقابلہ کیا اور صاف کہدیا کہ اگر نمانوگے تو تمکو قتل کرڈالونگا اس علت مین اوسکا ایک گانو ضبط کیا گیا یقین ہے رئیس حال کی حیات مین واگذاشت نہوگا۔

راؤ کوٹھیڑہ کی دوسری شرارت یہہ ہوئی کہ اوس نے مہتا شیر سنگہ سابق وزیر راج کو کہ چیتوڑگڈہ کا حاکم بہی تہا پناہ دی مہتا شیر سنگہ پرگنہ کی جمع وصول کرکے اور راج مین ایک کوڑی داخل نکرکے راؤ کوٹھیڑہ کے پاس چلا گیا اب بہی ڈیڑہ لاکہہ روپیہ اوسکے ذمہ ہے۔ راؤ کوٹھیڑہ سے بہ ضبطی جایداد وصول کرنیکی تجویز کی گئی تو وہ بہاگ کر سلومر کے علاقہ مین چلا گیا کہ وہان موجود ہے یہہ سردار اور علی العموم اوسکے کل ہمقوم راج کی حکومت کو مطلق خیال نہین کرتے اور ہمیشہ مستعد مقابلہ رہتے ہین۔ اس سردار پر اجیت سنگہ بارو ٹہیہ کی پناہ دہی کی علت

مین بہی سرکار کا عتاب ہے اوسکے دو عمدہ دیہات ضبط ہین اور چار سو پچاس روپیہ کی دہونس جاری ہے۔

بتاریخ ۱۷ نومبر ۱۸۶۵ء سن بلوغ کو پہونچنے پر مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کو نظم ونسق امور ریاست کا اختیار دیا گیا اور اوسکے ساتہہ تیس لاکہہ روپیہ موجودہ خزانہ مفوض ہوا اونکے مشیرون نے اونکو خود کام کرنے سے منع کیا مگر کرنل نکسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی صلاح سے اونہون نے مشیرون کی مخالفت پر مطلق خیال نکیا اور کام کرنے سے باز نہ آئے منتظمان ریاست مین سے مہتا گوکل چند تو اپنے علاقہ مانڈل گڈہ کو چلا گیا پنڈت لچہمن راو راج کا کارکن اور ٹہاکر ظالم سنگہ بیجلی والہ مہارانا صاحب کے اول مشیر رہے۔

۱۸۶۶ء مین راوت کیسری سنگہ والی سلومبر مرگیا اہالیان قبیلہ نے متوفی کے بعید رشتہ دار جودہ سنگہ نامی کو مسند نشینی کیواسطے تجویز کیا وہ خلاف حکم دربار وخلاف دستور مروجہ ریاست پر قابض ہوگیا دربار کی خواہش یہہ تہی کہ راو بہدلیسر کو جو وارث جایز ہے مسند نشین کرے مگر بمقابلہ جودہ سنگہ قابض ریاست کے اوسکی امداد کی قابلیت نہ دیکہکر انگریزی فوج ملنے کی صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے درخواست کی صاحبان پولیٹکل ایجنٹ وایجنٹ گورنر جنرل نے تو فوج کے حکام کو لکہدیا تہا کہ سرکش سردار کی سزادہی اور دربار کے حکم کی تعمیل کے واسطے تیار رہین مگر گورنمنٹ ہندوستان نے فوج بہیجنا نامنظور کرکے دربار اور مجمع سرداران کو اطلاع دی کہ سرکار انگریزی کو منظور نہین ہے کہ راج اودیپور کو مدد دیکر اوسکے فرایض سے سبکدوش کرے اور فوج انگریزی کی دستاندازی

سے پیشتر سرداروں کو لازم ہے کہ بغور و تامل سمجھہ کر لکھین کہ سلومر کی مسند نشینی کی
بابت کل سردار متفق الراے ہین یا نہین اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ جودہ سنگہ نے دولاکہہ
روپیہ راج مین داخل کیا اوسکا قبضہ بحال رہا اور راو بہوپال سنگہ کی نسبت یہہ
تجویز ہوئی کہ جودہ سنگہ لاولد مرے تو وہ مستحق مسند نشینی سمجہا جاوے اکتوبر ۱۸۶۶ء
مین مہاراناصاحب سلومر جاکر بعد اداے رسم ماتم پرسی وہان کے سردار جودہ سنگہ
کو لے آئے مہارانا سروپ سنگہ صاحب مرحوم نے اس رسم کو ادا نکیا تہا اسسے
چونڈاوت راجپوت بالاتفاق اون سے مخالف ہوگئے تہے اور اونکے عہد مین
بڑی خرابی رہی تہی مگر بہوپال سنگہ بہدیسر والہ پہر بہی سلومر کا دعوی کرتا رہا
کچہہ عرصہ بعد اوس نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اطلاع دی کہ اگر مجہکو سلومر نملیگا
تو مین فساد کرونگا لیکن اس وجہہ سے کہ وہ خود موضع چاونڈیہ سے متبنی لیا گیا
ہے اور حسب رواج راجپوتانہ و دہرم شاستر دوبارہ متبنی نہین ہوسکتا اوسکا
کچہہ استحقاق نہین شاستر کے بموجب صرف ایک دفعہ متبنی ہونا جایز ہے اور سوا ان
کے ٹہاکر بیوہ کے متبنی لینے کو جایز سمجہتے ہین پس اوسکا دعوی غلط متصور ہوا جودہ سنگہ
نے اپنی جاگیر کا بندوبست اچہا کیا ۱۸۷۸ء کے دورہ مین صاحب سپرنٹنڈنٹ
اضلاع کوہی سلومر گئے وہان چند روز قیام کرکے دیکہا تو جاگیر بہت رونق پر پائی
راو نے پرانے محل پر نئی تعمیر کرائی اس سے وہ بہت خوشنما ہوگیا رعایا سب خوش
ہے کسی نے کچہہ شکایت نہ کی راو خود سبکی سماعت کرکے انصاف کرتا ہے اور
دیگر جاگیروں سے جہان کا انتظام کامدارون کو مفوض ہے یہان کا کام ہر طرح
اچہا ہے ـ

ستمبر سنہ ۱۸۶۶ع مین راجہ نیمبہیڑہ اور راو دیوگڈہ کے درمیان فساد ہوا اوسمین
۱۴- آدمی مارے گئے اور ۲۲ زخمی ہوئے اور وجہہ متنازعہ فرق ہوا صاحب
پولیٹکل ایجنٹ کی تحقیقات برسر موقع سے دریافت ہوا کہ بمرور عرصہ ساٹھہ سال
راو دیوگڈہ نے موضع رایکہ کلان کو درگاہ اجمیر سے بذریعہ رہن لیا تہا اور وہہ
مذکور راجہ نیمبہیڑہ کی جاگیر سے ملحق ہے راو نے وہان قلعہ بنایا ہے اور بدنظمی
کے اوقات مین موقع پاکر زمین وابلی ہے اصل مین تین ہزار بیگہہ زمین بتعین
آٹھہ سو روپیہ سکہ عالم شاہی سالانہ دئے گئے تہے اور یہہ روپیہ دیوگڈہ کا
راؤ اب بہی اجمیر کی درگاہ مین داخل کرتا ہے اسکا مقدمہ مدت سے دایر ہے
اور خادمان درگاہ نے کئی دفعہ نالش کی ہے اور راج اودے پور بہی اس
گانو کو پہیر لیا چاہتا ہے اس وجہہ سے کہ سردار راج کے قبضہ مین ایسے گانو
رہنا جسمین قلعہ ہے اور ملک کے وسط مین واقع ہے مناسب نہین کہ مبادا
کسی زمانہ مین وہ باغی ہوکر فتور کرے اور راج کو یہہ بہی خیال ہے کہ درگاہ مین
گانو بطور استمرار دیا گیا تہا اور ہر وقت مین ضبط ہو سکتا تہا مگر چونڈاوتون
کے قبضہ ہونے سے احتمال ہے کہ طرز حقیقت بدلجاوے اور پہر ضبط نہو سکے مگر
عرصہ ۲۰ بیس سال دیوگڈہ کے راو نے اس وجہہ سے کہ اوس زمانہ مین نیمبہیڑہ کا
راجہ کمزور تہا موضع لمبیہ علاقہ نیمبہیڑہ کی زمین پر بند و تالاب بنالیا تہا اس بند پر
بڑے درخت ہوگئے ہین اس مین شک نہین کہ ابتدا مین راؤ دیوگڈہ جبرا قابض
ہوا تہا مگر اب آغاز فساد اول نیمبہیڑہ کی طرف سے ہوا ہے دربار کے فیصلہ کے
واسطے اہلکار متعین ہوا مگر اوس سے فیصلہ ہونا محال نظر آیا اور تعلق علاقہ غیر

نہوسنے اونسے تعلق ایجنسی سے کچھہ دست اندازی نکی گئی ۱۸۶۷ع مین راوت بخت سنگہ
والی دیوگڈہ کا انتقال ہوا اوس نے باعتبار پنج سرداری کو ٹہیاری کیسری سنگہ
کی ذلت مین بہت کوشش کی تہی اوس کا بیٹا کشن سنگہ بعمر پچیس سال مسندنشین
ہوا مگر باوجود جاری ہونے دہونس کے کہ تا وقت اطاعت و اداے نذرانہ
جاری رہیگی وہ مدت تک اپنے آقا کو سلام کرنے کیواسطے حاضر نہوا آخرکار
یکم مئی ۱۸۷۰ع کی رپورٹ مین دربار سے لکہا کہ مسندنشینی دیوگڈہ کیواسطے جو
تجویز پیشتر حسب خواہش صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر ہوئے اوسی پر عمل ہونا
مناسب متصور ہوکر رسم مسندنشینی کردی گئی ہے —
۱۸۵۷ع مین امیٹ کا سردار پرتہی سنگہ لاولد مرگیا اوسکی بیوہ نے امرسنگہ
کو گود لیا مگر قبل اسکے کہ قید تلوار بندی یعنی نذرانہ مسندنشینی قرار پاوے تین مہینہ
بعد چتر سنگہ سردار حال نے غدر کے زمانہ مین دربار سے حکم مسندنشینی حاصل
کرکے بذریعہ حکم دربار قلعہ پر قبضہ کرلیا امرسنگہ کو نکالدیا اور اوسکے بہائی پدم سنگہ
اور دوسرداروں کو مارکر اور چند آدمیون کو مجروح کرکے جاگیر چہین لی راؤ ستوژان
کی بیوہ مع امرسنگہ چتر ہوج جی کے مندر مین پناہ پذیر ہوئے وہان سے صاحبان
ایجنٹ گورنر جنرل و پولٹیکل ایجنٹ کو واقعات کی اطلاع دیکر دادخواہ ہوئے اوسکی
عرضیون پر حکم ہوا کہ حکام انگریزی کو ایسے مقدمات مین دست اندازی کا اختیار
نہین ہے اسواسطے سایلہ کو چاہئے کہ دربار مین اپنا استغاثہ پیش کرے سلومر
کے راؤ اور دیگر سرداران نے امرسنگہ کی طرفداری کرکے نواب گورنر جنرل صاحب
کو لکہا مہارانا شمبہو سنگہ صاحب نے امرسنگہ کو سردار امیٹ قبول کرکے دربار مین

مقام معینہ پر نشست دی اور اوسکی پنشن مقرر کر دی، اس سے احتمال ہوا کہ فساد وقوع مین آوے اور چتر سنگہ جو قابض ہوگیا ہے انجام بیدخل ہوا اسمین شک نہین کہ امر سنگہ باستحقاق ہے کیونکہ پرتہی سنگہ کی بیوہ مہتر تنی جی امر سنگہ اور اپنی دختر صغیر سن کو لیکر سلومبر چلی گئی تہی چتر سنگہ نے جب سے جاگیر پر قبضہ کیا ہے راج کی چہٹوند یا اور کسی قسم کا محصول ادا نہین کیا ہے اوسکے ذمہ ایک لاکہہ دس ہزار روپیہ مسند نشینی کا نذرانہ ہے اور خراج علاوہ بران امید نہین کہ اس نا امیدی کی حالت مین اوسکو روپیہ میسر آوے راج سے امیٹ کا محاصرہ ہو رہا ہے اوس نے مقابلہ کے واسطے سوائی کی فوج رکہہ چہوڑی۔ اس مین جاگیر کی کل آمدنی خرچ ہوتی ہے ــــ

سنہ ۱۸۶۴ع مین مہارانا صاحب نے راج میواڑ کے حصہ میرواڑہ کی واپسی کی صاحب ایجنٹ سے بذریعہ خریطہ درخواست کی مگر کچہہ نتیجہ حاصل نہوا اوسی سال مین مہارانا صاحب نے میتہ کہیراڑ کے دیہات کا سنہ ۱۸۶۳ع کا جرمانہ معاف کیا اس سے بہی وہان کے باشندے بہت خوش ہوئے ــ

حسب صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر مہارانا صاحب نے تہوار ہولی پر فحش تصویرون کا سر بازار رکہنا منع کر دیا ہے اور سواری کے وقت پاپڑ مارنے کی جاہلانہ رسم بہی موقوف کر دی۔ دسمبر سنہ ۱۸۶۵ع مین مہارانا صاحب نے پچہمن راو کارکن کو برخاست کرکے کوٹہیاری کیسری سنگہ کو وزیر مقرر کرنا چاہا تعجب ہے کہ حسب بیان عوام الناس اتنی بڑی ریاست مین کوٹہیاری کیسری سنگہ کے سواے اس عہدہ کے لائق کوئی آدمی متصور نہوا اگرچہ کہ مہارانا صاحب کی

نابالغی کے زمانہ مین کیسری سنگہ سے کہ پنچ سردار تہا ایک ناپسندیدہ حرکت ظہور مین آکر اوسکی موقوفی بحکم گورنمنٹ ہوئی تہی اسواسطے اوسکی بحالی بہی بلا اجازت گورنمنٹ ناممکن متصور ہوکر درخواست اجازت کیگئی گورنمنٹ نے مہارانا صاحب کی درخواست کو منظور کیا اس منظوری سے اونکو نہایت خوشی حاصل ہوئی کیونکہ اوسکی بیقصوری مقبول ہونیکی اونکو امید نہ تہی چونکہ میواڑ کی رعایا اور امرا سب اوس سے خوش تہے اوسکے ازسرنو مقرر ہونے سے سبکو اطمینان ہوا کسی نے بلکہ اوسکے مخالفون نے بہی کسی طرح ناراضگی ظاہر نکی کیسری سنگہ بڑا محنتی اور دیانت دار آدمی تہا معاملات مال مین بہت سمجہتا تہا اور اس عظیم الشان عہدہ کے ہرطرح لایق تہا احکام دربار کو صدق و صفائی سے بجالاتا تہا مگر اوسکا میلان فراخ تدبیری پر نہ تہا اس سبب سے بندوبست مال قدیم رواج پر رہا اور رعایا مفلس ہوتی رہی۔

۱۸۷۹ء کی رپورٹ مین کرنل ہچنسن صاحب نے لکہا ہے کہ مہارانا صاحب اور اونکا پردہان کوٹہیاری کیسری سنگہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی ہر ایک صلاح و تدابیر پر بہت کوشش و توجہہ سے عمل کرتے ہین اونمین کسی طرح کا اختلاف و کشیدگی و نااتفاقی نہین ہے مہارانا صاحب کسیقدر خوش طبعی کے شوق مین ہین مگر کاروبار ریاست پر متوجہ ہین معاملات ریاست مین بہت ہوشیاری و لیاقت سے بحث کرتے ہین اصلاح و ترقی کرنے پر آمادہ اور سرکار انگریزی کی خواہشون پر عمل کرنے مین مستعد ہین اور ہرطرح اپنی رعایا کی عافیت و بہبودی چاہتے ہین مگر عدم موجودگی مشیران باتدبیر اور پابندی قواعد قدیم سے اونکو بڑی مشکل ہے

ہر ایک معاملہ مین خواہ کیسا ہی خفیف ہو اونکی منظوری کی ضرورت ہوتی ہے۔
پردہان ہر روزہ حاضر ہوکر کل معاملات پیش کرتا ہے اور احکام حاصل کرتا ہے
عدالتون سے بہی مقدمات حکم اخیر کیواسطے آتے ہین اور ریاست کا کل کام اونکی
مرضی سے چلتا ہے اگر اونکے دل نے چاہا کام کیا ورنہ وقت آیندہ پر منحصر رکہا
محکمہ ایجنسی کے کاغذات اول پیش ہوتے ہین اگر زیادہ یا غور طلب ہوئے تو
اور کام ملتوی رہتا ہے اس سبب سے تساہل اجراے کار کی شکایت ہوتی
ہے دہرم شاستر اور رواج ہنود پر عمل ہوتا ہے اور تنخواہ دار پنڈت ہوستہ
دیا کرتے ہین اس سے بہی بہت توقف ہوتا ہے اور اکثر فضول بحث ہوا
کرتی ہے مہارانا صاحب کو اس طریقہ مین بتدریج ترمیم کرنیکی صلاح دی گئی
ہے اور امید ہے کہ میواڑ مین عنقریب مختصر مجموعہ قانون جاری ہو مگر یہہ امر
بہت نازک ہے کیونکہ باعتقاد ہنود دہرم شاستر کو حکم الٰہی اور خاندان اودیپور
کو متبرک اور شاسترون کا ہمزمانہ اور محافظ سمجہتے ہین اسواسطے اون سے
خلاف ورزی محال ہے۔
اوسی رپورٹ مین لکہا ہے کہ مشیر باتدبیر نہونے سے بڑا نقصان ہے چند مصاحب
جو صحبت مین رہتے ہین اس لایق نہین ہین ان مصاحبون مین سے راوظالم سنگہ
کرسش و بے اعتقاد وضع کا آدمی ہے مہارانا صاحب کے مزاج پر حاوی ہے
اور وہ اکثر اونکو ناواجب حرکات پر آمادہ کرتا ہے ۱۸۷۶ء مین فوج پولیس کا
افسر تہا ریاست مین بدنظمی تہی اور کوئی وزیر نہ تہا اس سے ظالم سنگہ کا قدم جم
گیا اس فوج کا اب وہ وزیر سے بہی علیحدہ خود اختیار حاکم ہے حالانکہ سٹرک نیچ

ونصیر آباد کی پولیس کا اختیار وزیر کو ہے اگر ظالم سنگہ کوئی عام شخص ہوتا تو لوگوں
کو ایسا گران نگذرتا مگر راؤ امر سنگہ کا والد ہونے سے نصف سرداران میواڑ کو
دربار مین اوسکا رسوخ ازبس ناگوار ہے راؤ امر سنگہ کی حکایت منجملا ون عجیب
واقعات کے ہے جو نحوست زمانہ سے میواڑ مین اکثر ہوتے ہین مگر ۶۹-۱۸۶۸ء
مین کرنل نکسن صاحب نے ظالم سنگہ کی نسبت ایسا لکہا ہے کہ ہندوستانی ریاستون
مین جس شخص پر رئیس کی مہربانی ہوتی ہے اوسکے بہت دشمن ہوجاتے ہین
اور وزیر ریاست اوس سے بخصوصیت عداوت رکہتا ہے چونکہ یہہ شخص
مہتمم پولیس تہا اکثر لوگ اوسکے مخالف ہوگئے تاہم میواڑ کی کثیر التعداد غارتگرون
کو اعمال ناقصہ سے باز رکہکر اوس نے کار نمایان کیا ہے علاوہ اسکے اوسکی
بڑی خوبی یہہ ہے کہ سرکار انگریزی کا خیر خواہ ہے اوس نے مہارانا صاحب
کو جو صلاح دی ہوگی اوسمین حکام انگریزی سے موافقت رکہنا ضرور ملحوظ شرط
ہوگا مگر افسوس ہے کہ امسال ظالم سنگہ مرگیا۔

مہارانا صاحب کل کام خود کرتے تہے اس سے بڑی ابتری رہتی تہی اور گورنمنٹ
سے بہی محکمہ جات مقرر کرنے کی فہمایش ہوئی اسپر مہارانا صاحب نے باقاعدہ
محکمہ جات عدالت فوجداری و دیوانی مقرر کئے اور حکام محکمہ جات مذکور کو اختیار
دیکر بذریعہ کیفیات مندرجہ ذیل صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اطلاع دے ۔

کیفیت دربار اودے پور بخدمت لفٹننٹ کرنل سجے آئی نکسن صاحب بہادر پولیٹکل
ایجنٹ میواڑ مورخہ ۳۰ مارچ ۱۸۷۰ء ۔

آج مہارانا صاحب نے حکم دیا ہے کہ اودے پور مین عدالت فوجداری کا

بند وبست جدید کیا جاوے اور حاکم عدالت کو اختیارات دیئے جاوین اور مجموعہ
قواعد جاری کیا جاوے اسواسطے کل علاقہ راج اور شہر کی عدالت فوجداری کا
کام منشی تامسن علیخان کو مفوض ہوا ہے اور اوسکو پانچ سو روپیہ تک جرمانہ
اور ایک برس تک کی قید کا اختیار دیا گیا ہے اور ترتیب قواعد فوجداری کی
تجویز درپیش ہے وقت تیاری جاری کیئے جاوینگے اوسوقت تک کام حسب معمول
ہوتا رہیگا اور حاکم فوجداری کو ہدایت ہوئی ہے کہ تہانجات از سر نو مقرر ہونے
کی بابت رپورٹ کرے اس حکم کی تعمیل کے واسطے وزیر کو لکہا گیا ہے اور
صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر کو بہی اطلاع دیجاتی ہے ۔

کیفیت ایضاً

مہارانا صاحب نے حکم دیا ہے کہ اودے پور کی عدالت دیوانی کا بندوبست
جدید کیا جاوے اور حاکم عدالت کو اختیارات دیئے جاوین اسواسطے داروغہ
عدالت دیوانی کو دو ہزار روپیہ تک کے مقدمات فیصل کرنے کی اور سو روپیہ
تک جرمانہ کرنیکی اجازت دی گئی ہے اور اوسکو اطلاع دی گئی ہے کہ مجموعہ
قوانین مرتب ہوگا تب جاری کیا جاویگا تاوقت اجراے اوسکے حسب معمول
کام ہوتا رہیگا کل علاقہ کے دیوانی کی بابت رپورٹ کرنیکی اجازت ہوئی ہے
وزیر کو اس حکم کے اجرا کی ہدایت ہوئی ہے اور آپکو بہی اطلاع دیجاتی ہے
ان تحریری قواعد کی ترتیب مین سرداران میواڑ کو بڑا اعتراض ہوا کہنے لگے
کہ معاملات فوجداری مین قدیم دہرم شاستر رہنما ہونا چاہیئے مگر سرداران کی یہہ
کیفیت کل راجپوتانہ مین ہے کہ اپنی جاگیرون مین رئیسون کا اختیار کامل ہونا

نہین چاہتے ہین وجہہ یہہ کہ سردار لوگ اکثر حرکات ناشایستہ وخلاف قانون
کرتے ہین اور باضابطہ نگرانی نہونے سے سزا سے محفوظ رہتے ہین بیسون
اور سردارون کے بیشتر اوقات نااتفاقی صرف اسی وجہہ سے رہتی ہے کہ
شرشتۂ فوجداری کے احکام کی عدم تعمیلی بلکہ عدول حکمی کرتے ہین۔
سردار لوگ اختیارات فوجداری و دیوانی بالکل اپنے ہاتہہ مین رکہا چاہتے
ہین اور دربار اس وجہہ سے کہ کل معاملات مین سرکار انگریزی دربار کو جوابدہ
سمجہتی ہے اختیارات سرداران کو معدوم اور اونکو محکوم رکہنے مین کوشش
کرتا ہے اور سردارون کی خاص غرض اس خودسری مین یہی ہے کہ ظلم وتشدد
اور روارواٹین جو وے خود کرتے ہین یا اپنے توابعین سے کراتے ہین آنکی
سزا سے محفوظ رہین پس لازم آتا ہے کہ جہانتک روسا وحسب منشار گورنمنٹ
اپنے ملک کی حکمرانی کرین گورنمنٹ سے اونکے اختیارات جایز کے اجرا مین
اعانت کیجاوے تاکہ وے سردارون کو مغلوب کرسکین مگر اکثر صورتون مین
اسکے خلاف ہوتا ہے۔
یہہ تو تحقیق ہے کہ رئیس لوگ جرایم شدید مین شریک نہین ہوتے ہین اور سردار
باستثنار بعض کے کل مرتکب جرایم ہوتے ہین پس مخفی نہین رہ سکتا کہ سردار
سرکار انگریزی کو جوابدہ نہین ہین اور جنکو جوابدہ ہین اونکی حکومت جایز
مین خلل انداز اور اونکے مخالف ہین اسواسطے سردارون کے اعمال پر نگرانی
رکہنے اور کل حرکات مجرمانہ وخلاف قانون کے اطلاع دیتے رہنے کیواسطے
اہلکاران راج متعین رہین تو مناسب ہے۔

ذات خاص مہارانا شمبھو سنگہ صاحب سے سب سردار خوش ہین مگر اونکے حکام انگریزی کی صلاح پر عمل کرنے کو پسند نہین کرتے ہین مہارانا صاحب اپنے محکوم قوابعین سے دانشمند و عقیل ترین اور سردار رسمیات قدیم کے پابند ہین اور اونکی عاقلانہ حکومت سے خائف ہین سرکش سردارون کے درمیان مہارانا صاحب تن تنہا ہین اگر وے اونمین سے کسیکو فعل قبیح کی پاداش مین سزا دینا چاہین تو کل سردار متفق ہوکر حصول منشاء معدلت مین خلل انداز ہون اور یہہ عمل کل راجپوتانہ مین جاری ہے بالتحقیق مہارانا شمبھو سنگہ صاحب کو ہر فرقہ رعایا اونکے متقدمون سے زیادہ چاہتا ہے اور یہہ امر واجبی ہے کہ وے رعایا پر ظلم و تشدد نہین کرتے ہین۔

یہہ امر کہ مہارانا صاحب راج کی اصلاح و ترقی کے خواہان اور منشاء گورنمنٹ پر عمل کرنے والے اور اپنی رعایا کی بہبودی مین ساعی ہین ایام قحط مین بخوبی ثابت ہوگیا کہ ہزارہا قحط زدون کا گروہ کثیر ممالک قرب و جوار سے میواڑ مین آیا اور ایسا گروہ کہ اکثر اونمین سے نہ فقط گرسنگی سے جان بلب تہے بلکہ اسیوجہ سے مبتلاء امراض بہی تہے مہارانا صاحب نے حسب صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور خاص اپنی دلسوزی اور رحم دلی سے دستگیری محتاجان کی ایسی تدبیرین کین کہ آفت عظیم کے مقابلہ مین بہت کارگر ہوئین اور ہزارہا بندگان خدا کی جانین بچین چنانچہ کیفیت مفصل اوس قحط کی اور مہارانا صاحب کی عمدہ تدبیرات پرورش رعایا ذیل مین لکہی جاتی ہین۔

قحط سنہ ۶۸ و ۱۸۶۹ع

اس سال مین بارش کی کشش سے سخت قحط ہوا اور راج سے اوسکے دفعیہ اور نرمی کی تدبیرات کامل بڑی فیاضی سے ظہور مین آئین سرداران ریاست نے باوجودیکہ اونکی آمدنی مین بہت کمی ہوئی تدبیرات مجوزہ جلسہ اجمیر مین شامل ہوکر بخوبی تمام غلہ کا محصول معاف کردیا۔

مہتا ارجن سنگہ کو کہ جلسہ اجمیر مین میواڑ کیطرف سے شریک ہوا ہدایت ہوئی تھی کہ بڑی ریاستون کیطرف سے جو تدبیرات قبول کی جاوین اون مین اتفاق کرے چنانچہ اوس نے اس خدمت کو حسب اطمینان صاحب ایجنٹ گورنر جنرل انجام دیا۔

سنہ ۱۸۶۷ء مین بارش کم ہوئی تھی اس سبب سے جون سنہ ۱۸۶۹ء مین میواڑ کے جھیل و تالابون مین پانی معمولی عمق سے پندرہ فیٹ کم رہگیا اور پھر بھی بارش کم ہوئی اس سے کچھہ اضافہ نہوا تاہم اون مین پانی بکثرت رہا آیا اور ملک کو فائدہ عظیم پہونچا یعنی نہ فقط رقبہ کثیر زراعت گرد نواح کی آبپاشی ہوئی بلکہ اون کے سبب سے کوسون تک کنوون مین پانی بافراط رہا بلکہ نہرون سے گرد نواح کی زمین سیراب ہوکر اوس پر عمدہ فصل تیار ہوئی اور صدہا آدمیون کو جو قحط سے مرجاتے وجہہ معاش ملی۔

ان تالابون مین چادر و چرخی نہونے سے پانی قابو مین نہین رہتاہے زیادہ تر نکل جاتاہے دربار کو ان ذریعون کے فوائد سے آگاہ کرکے بند دیبر پر لگانیکی فہمایش ہوئی یہہ بند جسمین باوصف خشک سالی قریب تیس میل کے محیط مین پانی بھرا رہا مدت سے مرمت طلب ہے اور خراب پڑا ہے دیوارون پر درخت اور

جہاڑی پیدا ہوکر نہر علیحدہ ہوگئے ہین مہارانا صاحب نے سنگین دیوار اور
خام پشتہ بندی کی لاگت کا تخمینہ بہ تعداد ایک لاکہہ تیس ہزار آٹھہ روپیہ تیار کرایا تہا
مگر بہرا ہالیان دربار کو اسقدر روپیہ خرچ کرنا منظور نہوا اس سببسے کہ اگرچہ اس
تالاب کو روسار سابق نے بصرف کثیر تیار کرایا تہا مگر اب اوسکے پانی سے زیادہ تر
اراضی مقبوضہ سرداران کی آبپاشی ہوتی ہے راج کا چندان فائدہ نہین ہے
کشش بارش سے پیداوار خریف کا بہت نقصان ہوا کہ بجز اضلاع جنوبی کل
ملک مین اس فصل کی پیداوار بہت کم ہوئی اور شہر مین غلہ جمع نہ تہا اس سے
بازار مین گرانی ہوئی ستمبر و اکتوبر مین غلہ بمشکل میسر آتا تہا اور شب و روز فکر و
تردد رہتا تہا مگر معافی محصول و دلجوئی و خاطرداری بیوپاریان اور اونکو خرید
غلہ کیواسطے زر پیشگی دینی اور سرکاری غلہ کی کھاس کہولنے کی فراخ تدبیرون سے
راج میواڑ نے اس آفت کا بخوبی مقابلہ کیا اور ہر طرح کوشش کرکے بازار
مین غلہ کی روبہادی نرخ البتہ گران رہا کہ سرکاری روپیہ اور وزن سے گیہون
آٹھہ سیر کے نرخ سے بکا مگر اس سے راج و رعایا کو تردد نہ ہا رعایا صرف
افراط چاہتی ہے اور راج اس بات کا نازان ہے کہ جب تک نرخ نہایت
گران نہو جاوے رعایا ے میواڑ قحط کو خیال مین نہین لاتی ہے ۔
حسن اتفاق اور عمدہ دوراندیشی سے راج کے کوٹھیار مین غلہ کے کئی کھاس
موجود تہے کہ اسوقت مین کارآمد ہوئے یعنی تا وقت بہم رسی دیگر غلہ کے کوٹھیار
کہولکر لوگون کو تقسیم کیا گیا اگر ایسا نہوتا تو روپیہ و محنت و حکم وغیرہ کسی ذریعہ سے
غلہ میسر نہ آتا اور سخت مصیبت ہوتی کہ اوس سے قحط زدون کا جانبر ہونا غیر ممکن

ہوجاتا۔
ربیع کی زراعت جو تالابون کی زمین پر اور دور تک بذریعہ نہرون کے پانی پہونچا
کر کرائی گئی تہی ایک دفعہ اچہی ہوئی مگر مارچ و فروری سنہ ۱۸۶۹ع مین بارش ہونے
سے پیداوار کم ہوگیا اور گیہون کا نرخ صرف چہہ سیر کا رہگیا مگر دربار نے مستعدی
سے خیرات خانجات جاری کردئے اور پرگنات کے حاکمون کو لکہہ بہیجا کہ سرکاری
حصہ کے غلہ کو وہین سے خرچ و فروخت کے واسطے رکہین جانے ندین چیتوڑ
وبہیل واڑہ وکومل گڈہ و جہازپور وکیلاش پور و گدور و خاص شہر مین سدابرت
جاری ہوئے اور محتاجون کو غلہ اور پکا ہوا کہانا تقسیم کیا گیا۔
تدبیرات ترقی تجارت غلہ اور دفعیہ آفات قحط و خشک سالی کی قدردانی کرکے
گورنمنٹ سے مہارانا صاحب کو تحسین وآفرین ہوئی اوس سے بہت خوش ہوکر
اونہون نے مفصل خریطہ مشعر منظوری اجراے تعمیرات بنظر پرورش محتاجان
گورنمنٹ مین بہیجا اوسکا یہہ مضمون ہے۔

مضمون خریطہ مہارانا صاحب

گذشتہ برسات مین بارش کی کشش ہونے سے دریافت ہوا کہ ملک مین قحط
ہوگا اسواسطے اسوج سدی یکم مطابق ۱۷ استمبر سنہ ۱۸۶۸ع سے غلہ پر راہداری مایہ
کا محصول نصف معاف کیا گیا پہر اوسی مہینے کی ۲۲۔ تاریخ کو کل غلہ پر جو شہر
اودے پور مین آیا محصول و مایہ بالکل معاف کیا گیا مگر جب دریافت ہوا کہ مصیبت
مین تخفیف نہوئی ۱۲۔ اکتوبر کو ملک میواڑ سے غلہ بہرتی کرنے کی قید موقوف

کی گئی اور ۵ - نومبر ۱۸۶۵ء سے اسا ڈھ سدی ۱۵ - مطابق ۲۲ - جولائی ۱۸۶۶ء تک درآمد و برآمد ورا ہداری ملک میواڑ کا کل محصول معاف کیا گیا اور مضافات کے اہلکارون کو تاکید ہوئی کہ تجارت غلہ مین کسی طرح متعرض نہون علاوہ اسکے اکثر تاجرون کو خریداری غلہ کیواسطے خزانہ راج سے روپیہ اور کفالت دی گئی دربار سے پینتیس ہزار روپیہ کا غلہ اس تفصیل سے خرید کیا ہے -

آکلدر سے	اندور سے	اور مبلغ یک لاکھ [illegible] ساہوکارون کو
[illegible]	[illegible]

خرید غلہ کیواسطے حسب تفصیل دیا گیا - سیٹھ چاند مل [illegible]

بقالان کو معرفت ناظم اضلاع کوہی	ہیراج حکم چند	حیدر حبیب اللہ عیسی تاج خان
[illegible]	[illegible]	[illegible]

ابراہیم	رسول بوہرہ	رام نراین مندرہ	دہن راج چودہری
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

عیسی تاج خان

[illegible]

اسکے علاوہ وہ چہاونی نیمچ کے تاجرون کو معافی جزو محصول غلہ کی اسناد برائے دوام عطا ہوئین -

گنگا دہر نند رام	ہنونت رام بلدیو	شیوجی رام نراین	گنگارام گنپتی رام
نصف	چہارم	چہارم	چہارم

اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ غلہ جو دسہرہ سے پیشتر بمشکل میسر آتا تہا باافراط ملنے لگا پہر چارہ

سے احتمال ہوا کہ غلہ کی بہرتی کیواسطے دواب بار برداری میسر نہ آوینگے اسواسطے تاجران غلہ کو حکم ہوا کہ تین لاکہہ پینتالیس ہزار روپیہ کا غلہ جمع کرکے اوسکو ۲۶ اپریل سنہ ۱۸۶۹ء تک خرچ نکرین اون سے اقرارنامجات تحریری لئے گئے اور حکام مفصلات کو بہی ایسا ہی بند وبست کرنے کی اجازت ہوئی —

بنظر دستگیری غربا منتظمان پرگنات کو حکم ہوا کہ اپنے اپنے علاقہ کی رعایا کو خوراک اور تخم ریزی کے واسطے غلہ دین اور محتاج کاشتکارون سے جمع کا مطالبہ نکرکے اون سے رعایت کامل کرین اور یہہ بہی کہ تالابون کے گرد اور چاہات پر جسقدر زمین ملے اوسکو کاشت کرنے کیواسطے کاشتکارون کو آمادہ کرین اس سے یہہ فایدہ ہوا کہ تالاب وچاہات کی کل زمین پر ربیع کی زراعت بہت افراط سے ہوئی اور ناظمون کو پرگنات مین تعمیرات پرورش غربا جاری کرنے کی بہی اجازت ہوئی شہر وپرگنات مین تعمیرات پرورش غربا جاری کرنیکے واسطے دو لاکہہ روپیہ سے زیادہ خرچ کی اس تفصیل سے منظوری ہوئی —

اودےپور خاص	پرگنہ جہازپور	قصبہ بہیلواڑہ	ضلع چیتوڑ	کومل گڈھ
یک لاکھ	[illegible] سیار	[illegible]	[illegible] سیار	[illegible]
تالاب کہیلی (तालाब [illegible])	ضلع کہیرواڑہ	ناہرمگرہ (नाहरमगरा)	سڑک منو ونصیرآباد	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

اودےپور مین ایک کوٹہی خیراتی غلہ کی مقرر ہوئی اوسمین نرخ بازار سے ارزاں غلہ فروخت ہوا اوسکے چندہ مین راج سے پچیس ہزار روپیہ دیا گیا میواڑ کے سردار اور جاگیردارون نے بہی اپنی اپنی جاگیرون مین دستگیری محتاجان کیواسطے

خیرات خانجات مقرر کئے شہر و پرگنات مین اکثر مقامات پر سدا برت مقرر ہوئے اونکی تفصیل مع خرچ کے یہہ ہے ۔					
نام مقام	تعداد مردمان یابندہ غلہ و آرد	آرد	غلہ	تعداد مردمان جنکو پختہ کہانا دیا گیا	کیفیت
اودیپور	۳۰۰۰	[illegible]	۰	۷۵۰۰	
جہازپور	۴۰۰	معہ من ۲۰ ثار	۰	۰	
چیتوڑ	۹۰۰	[illegible] ۲۰ ثار	۰	۵۰۰	
کومل گڈہ	۵۵۰	[illegible]	معہ من ۲۰ ثار	۲۰۰۰	
کیلاش پور	۲۰۰۰	[illegible]	[illegible] ۳۰ ثار	۰	
گدلور	۴۰۰	معہ من ۲۰ ثار	۰	۰	
بہیلواڑہ	۰	۰	۰	۷۰۰	

پرورش و خبر گیری محتاجان قحط کی ان تدبیرات سے علاوہ نقصان آیندہ معافی نصف و چہارم محصول غلہ کی جو ہمیشہ ہوتا رہے گا اوسی سال مین مایہ اور محصول کا نقصان بہ تعداد دو لاکہہ روپیہ ہوا مگر رعایا کو جو فایدہ ہوا وہ اوسکا معاوضہ کافی ہے ۔

مہارانا صاحب کی یہہ عمدہ تدبیرات صعوبت قحط کی تخفیف اور نوع بشر کی

جان بچانے مین بہت کارگر ہوئین بہیلواڑہ مین اور نیمچ نصیر آباد کی سڑک پر
ہزار ہا مخلوق کو تعمیرات سے روزی میسر آئی اس سڑک کی تعمیر مین ایک لاکھ
بیس ہزار روپیہ تو اول شروع سال مین دیا گیا اور بعد ازان دوسرے سال
مین پانچ ہزار روپیہ ماہوار کے حساب سے ملتا رہا اور کوٹہی خیرات اودے پور
سے شریف محتاجون کے جو بپاس عزت گداگری نہین کرسکتے بڑی دستگیری
ہوئی اور دیہلی کے چندہ مین بہی مہارانا صاحب نے ایک ہزار روپیہ دیا
علاوہ سڑک مذکور صدر کے شہر و پرگنات مین تعمیرات مفید عام جاری ہوئین اون
مین بصرف ایک لاکھ معہ للعہ ۷/۴ پائی ۴۲۱۴۱۶ محتاجون کو مزدوری ملی۔
محتاجون کو بصیغہ خیرات کہانا کہلایا گیا اوسمین علاوہ فقیر اور معمولی سدابرت
کے ۱۹۳۲۹۲۰ مرد و عورتون کو بصرف اسی ہزار روپیہ کہانا تقسیم ہوا اسمین
سے خاص شہر مین ۱۱۶۳۷۶۶ محتاجون کی پرورش بصرف للعہ ۴/ ہوئی خیرات
خانون سے اوبالا ہوا اور بہنا ہوا غلہ تقسیم ہوتا تہا اوبالا ہوا غلہ وزن مین ڈیوڑہا
ہوجاتا ہے اگرچہ اوسمین غذا کم ہوتی ہے مگر محتاجگی مین یہہ بہی غنیمت سمجہا جاتا
ہے مزدور لوگ اول گہاس بیچتے تہے اور شام کو گہر کے سب آدمی فراہم ہوکر
محتاج خانہ سے غلہ لیجاتے تہے اس خیرات سے ایک عمدہ نتیجہ یہہ پیدا ہوا کہ چوری
کی وارداتین جو پیشتر زیادہ ہوتی تہین بالکل موقوف ہوگئین۔
اگرچہ قحط سخت تہا مگر اوسکی تکلیفات جیسی اور ملکون مین ہوئین میواڑ مین نہوئین
البتہ گہاس پیدا نہونے سے مویشیان کا بہت نقصان ہوا اور علاوہ اسکے
ہوا خراب ہوجانے سے امراض ہیضہ و بخار کا زور ہوا اوس سے دو ڈہائی ہزار

آدمی تلف ہوا۔

سنہ ۱۸۶۹ء مین مہارانا صاحب کو عارضہ ناسور سے بہت تکلیف ہوئی مراسلہ ۲۱- فروری سنہ ۱۸۷۰ء مین ڈاکٹر کیننگ ہیم صاحب نے لکہا ہے - کمال خوشی کی بات ہے کہ مہارانا صاحب کو عارضہ لاحقہ سے جسمین ۱۹- ستمبر سے مبتلا تہے شفا حاصل ہوئی اس سخت وپراذیت بیماری مین کہ نہ فقط مرض کی تکلیف تہی بلکہ متواتر عمل جراحی کا ناکامیاب ہونے سے مایوسی ہوتی تہی مہارانا صاحب نے جو ہمت وجرأت دکہلائی تعریف کے لایق ہے - بیماری اور عمل جراحی کے تحمل اور مدت تک بستر پر پڑے رہنے کے ضبط اور بردباری اور اس پر بہی ہمیشہ خوش طبع رہنے سے اونکا کمال استقلال طبیعت اور خوش مزاجی ظاہر ہوئی ہین کہ یہہ اوصاف اونکے عظیم الشان رتبہ کے ازبس شایان ہے -

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے عدالتون کی کارروائی کیواسطے قواعد تجویز کیئے اونکا مسٹر انگلس صاحب نے ہندی ترجمہ کیا مگر اونکے اجراء کی ہنوز تجویز درپیش ہے - اگرچہ حکام انگریزی کیطرف سے اجراء قواعد مین کوشش کیجاتی ہے مگر ہندوستانی ریاست مین باوجودیکہ حاکم نیک صلاح پر عمل کرنے کے واسطے مستعد ہو تاہم اجراے قوانین جدید مین وقت اور صبر درکار ہے -

سنہ ۱۸۷۰ء مین اس خبر سے کہ لارڈ میو صاحب بہادر ویسراے وگورنر جنرل کشور ہند اجمیر مین آنیوالے ہین اور مہارانا صاحب کو طلب کیا گیا ہے اودیپور مین شور ہوگیا اور آپس مین سازش وسرگوشی کرنے لگے اکثر مجتہد پوراسے

سرداروں نے اس طلبی کے اقبال مین خلل پیدا کیا اور بہت ہارج ہوئے اونہوں
نے حجت کی کہ ۱۸۳۲ء مین لارڈ ولیم بنٹنک صاحب سے خانگی ملاقات ہوئی تھی
اور یہہ دربار باضابطہ ہوگا ابتک اودے پور کے کسی مہارانا نے آداب
دربار کی بجا آوری نہین کی ہے اسواسطے اگر مہارانا صاحب اجمیر کو جاوین
تو یہہ شرط ہوجاوے کہ رسمیات مروجہ ملحوظ رہین اور صرف خانگی ملاقات ہو
۱۸۳۲ء کے کل کا عذرات پیش ہوئے نظایر سابقہ کا حوالہ دیا گیا مہارانا صاحب
سے تبدل تعلقات فیما بین نواب ویسرائے صاحب ہند اور روساء راجپوتانہ
کا حال دربار مین اور بطور خانگی مفصل کہا گیا اور فہمایش ہوئی کہ جسطرح خوشی
سے بلایا ہے اوسی طرح جانیکا اقبال کرین اونہوں نے کسیقدر پس و پیش
سے اقبال کیا اور عذرات موقوف ہوئے جب اجمیر مین گئے تو لارڈ میو صاحب
بہادر نے ملاقات خانگی اور دربار مین ایسی تعظیم و خاطرداری کی کہ مہارانا صاحب
خوش ہوگئے خود بہی سنجیدہ طبیعت عالی حوصلہ ذی رتبہ اور متواضع ہین اس
سے اونہوں نے قایم مقام ملکہ معظمہ کے عمدہ طرز و طریقہ کو بخوبی سمجہکر پسند کیا
اور مابعد کی گفتگو اور متواتر ذکر کرنے سے ثابت ہوا کہ مہارانا صاحب اس
ملاقات سے ازبس محفوظ ہوئے ہین اور اونکی خیرخواہی بجانب سرکار انگریزی
زیادہ اور مستحکم تر ہوئی۔

اجمیر مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ میواڑ کو راج رانا صاحب والی جہالاواڑ کے
استقبال کیواسطے بہیجا گیا تہا اثناء راستہ مین راج رانا صاحب نے صاحب
سے درخواست کی کہ مہارانا صاحب سے ہماری ملاقات کرا دیجیے بعد ازان

چند مرتبہ پیغام بہیجا اور کپتان ہیور صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی بہی ساعی ہوئے
چنانچہ اس باب مین صاحب نے گفتگو کی تو بڑے سرداران نے اس ملاقات
مین اعتراض کیا مہارانا صاحب کی روانگی کے روز یہہ معاملہ پہر پیش ہوا صاحب
پولیٹکل ایجنٹ نے سمجہایا کہ چند سال پیشتر سرکار انگریزی نے راج رانا صاحب
جہالاواڑ کے بزرگ ظالم سنگہ کو راجہ کیا تہا مگر ابتک راجپوتانہ کے کسی رئیس نے
اونکو راجہ تسلیم نہین کیا ہے اور ہر ایک رئیس کو اونکو اپنی برابر سمجہنے اور گدی
پر برابر بیٹہانے مین عذر ہے پس جسکو سرکار انگریزی نے راجہ کیا ہے اوسکو راجہ
قبول کرنے اور کل راجپوتانہ مین نظیر پیدا کرنے کی امید رئیس اودے پور کے سوائے
اور کس سے کیجاوے جب اسطرح کہا گیا تو مہارانا صاحب نے قبول کیا اور
نصیر آباد مین ملاقات کی راج رانا صاحب کو راجون کی سی تعظیم و تکریم کرکے گدی
پر برابر بٹہایا اس ملاقات سے پیشتر کپتان ہیور صاحب اور سرداران جہالاواڑ
چاہتے تہے کہ ملاقات مین صاحب ایجنٹ بہی شریک ہون مگر اونہون نے بالکل
انکار کیا اس خیال سے کہ انگریزی افسر کی موجودگی سے ملاقات کا لطف جاتا رہیگا
اور حکمی سمجہی جاویگی اسواسطے بالکل آزادی طور پر کرائی گئی میواڑ کے اکثر سرداروں
نے مہارانا صاحب اور راج رانا صاحب جہالاواڑ کی برابرانہ ملاقات ہونے
مین اس غرض سے اعتراض کیا کہ اون کا رتبہ ہم سے بڑا نہو جاوے مگر کچہہ
پیش نگیا جاگیر باگور کی مسند نشینی کا مقدمہ کہ مدت دراز سے زیر تجویز تہا ۔
سنہ ۱۸۶۷ ؁ء مین فیصل ہوا سمرتہہ سنگہ نے بمنظوری مہارانا سروپ سنگہ صاحب
سوہن سنگہ کو گود لیکر اپنا وارث بنایا تہا اسواسطے وہ مستحق ہے سکت سنگہ

جو بجائے سمرتھہ سنگہ جانشین ہونیکا دعویدار ہے کچھا استحقاق نہین رکھتا کیونکہ بجیات مہارانا سروپ سنگہ صاحب یہہ معاملہ ازروے دہرم شاستر و رواج ملک طے ہوگیا تہا اسواسطے سمرتہہ سنگہ کا خلف متبنی سوہن سنگہ کسیطرح بید خل نہین ہوسکتا ہے مگر سکت سنگہ کی معاش کیواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ اوسکو باگور کی جاگیر سے بارہ ہزار روپیہ کی جمع کی دیہات علیحدہ کردیے جاوین پانچہزار کے دیہات پہلے سے اوسکے قبضہ مین ہین سات ہزار کے اور دیئے جاوین دوسرے سال مہاراج سکت سنگہ نے ارادہ فساد کیا کہ دربار کو اوسطرف فوج بہجنی پڑے اوسکو قید کرلائے اور یقین ہوا کہ تاوقتیکہ وہ نیک چلنی آیندہ کی ضمانت نہ دیگا مہارانا صاحب بہ پاس قرابت اوسکو ہرگز رہا نہ کرینگے ۔

بتاریخ ۶ - دسمبر ۱۸۷۱ء کرنل بروک صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے بڑے تکلف و تجمل کے دربار مین بموجودگی صاحبان انگریز مقامات گرد نواح و سرداران راج مہارانا صاحب بہادر کو تمغاے ستارہ ہند درجہ اول دیا اور مہارانا صاحب نے بہت خوش ہوکر شکریہ ادا کیا چونکہ اس دربار مین سرداران ریاست بہت خوشی سے شریک ہوئے اور مہارانا صاحب کے بحصول تمغا ممتاز ہونے پر سب نے خوشی مانی اس سے ثابت ہوا کہ مہارانا صاحب اور سردارون کے درمیان اتفاق ہے سب سردارون کو اون سے دلی محبت ہے اور مہارانا صاحب اپنی خوش اخلاقی اور شفقت سے روز بروز اپنے سردارون کی نظرون مین عزت و اعتبار حاصل کرتے جاتے ہین اور فی الجملہ میواڑ کا حال مہارانا صاحب سابق کے زمانہ سے بالکل مختلف ہے

اس سال مین کوٹھیاری کیسری سنگہ سابق وزیر ریاست وحال افسر شتر مال کا انتقال ہوا دربار کو بہت افسوس ہوا کہ وہ اس ملک مین سب سے زیادہ لیق تہا اوسکی وفات سے راج میواڑ کا بڑا نقصان ہوا۔

مینون کا گروہ جو رہ میر پور کے راؤ کے علاقہ مین پناہ پذیر ہوا اوسکو مہارانا صاحب نے نکلوا دیا اس سے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہت خوش و محظوظ ہوئے۔ فروری ۱۸۶۲ء مین کسی سے صلاح لئے بغیر خلاف سردار بہنڈور کو دربار مین سردار گہاسنے راؤ علاقہ جودہ پور کی نشست عطا کی کہ وہ عرصہ سے غیر حاضر ہے اور سالہا سال سے اپنی نشست کہو بیٹھا تہا۔ بہنڈور کی اس ترقی پر بجولیہ - دیوگڈہ - بیگون - دلواڑہ - امیٹ - گوگوندا - کانوڑ - کے سردارون کو رنج ہوا اونہون نے بالاتفاق عہد کیا کہ نہ دربار مین جاوین اور نہ بہنڈور والہ سے نیچے بیٹھین مگر دسہرہ پر بہنڈور والہ سے کہدیا گیا کہ نہ آوے جب سب حاضر ہوئے۔

جون ۱۸۶۲ء مین مہارانا صاحب نے ایسا مقدمہ فیصل کیا کہ ۱۸۵۶ء سے زیر تجویز تہا۔ اور موضع تسواریہ بطور خون بہا ٹہاکر لامہ کو دیکر فیصلہ مہارانا سروپ سنگہ صاحب مرحوم کو بحال رکہا۔ لامہ اور روپاہیلی کے سردارون مین سرحد کا تنازعہ تہا روپاہیلی والہ نے یکایک حملہ کرکے سردار لامہ کے بیٹے اور دو بہائی اور ایک ٹہاکر اجمیر کو مار ڈالا اور چار پانچ آدمیون کو مجروح کیا جنرل لارنس صاحب نے کہ اوس زمانہ مین پولیٹیکل ایجنٹ تہے تسواریہ موقع واردات کو ضبط کیا اور مہارانا صاحب مرحوم نے لامہ کو دلے جانے کا حکم دیا

اس حکم کی تعمیل کیواسطے مارچ ۱۸۷۲ء مین ایک اہلکار مع فوج دربار بہیجا گیا
تہا مگر دریافت ہوا کہ ملازمان ٹہاکر مقابلہ پر آمادہ ہین اسپر کمک بہیجی گئی اور کل
سرداران گرد وپیش کو ہدایت ہوئی کہ اپنی اپنی جمعیت سے حکم دربار کی تعمیل کرین
چنانچہ سب ٹہاکرون نے تعمیل کی مگر سرداران دیوگڈہ واسیند نے واجبیت
حکم دربار پر اعتراض کرکے تعمیل نہ کی آخرکار روپاہیلی والون نے کہ ٹہاکر
صغیر سن اور دوم درجہ کا سردار ہے تسوارہ خالی کردیا مگر ٹہاکر لامہ بلا اعانت
اوسپر قبضہ نکرسکا اسواسطے دربار نے خالصہ مین رکہا ہے۔ یقین ہے کہ یہہ
سردار اپنے فرایض بجانب آقا ونعمت کو بالکل فراموش نکرینگے مگر سرداران
میواڑ کا عام قاعدہ ہے کہ بجاے امداد واعانت اپنے ملک کے اوسکا مقابلہ
کرنے کے واسطے متفق ہوجاتے ہین اور یہہ امر ہمیشہ انتظام واصلاح ملک
مین خلل انداز رہیگا سردارون کو سزاے سرکشی دینے کی دربار کو قوت نہین
ہے اس علم سے اون کے غرور وتمرد ولاپروائی مین اضافہ ہوتا ہے۔
کوٹہیاری کیسری سنگہ مستوفی ہوا جب سے عہدہ وزارت خالی رہا اور
کاروبار ریاست محکمہ خاص مین ہونے لگا اس محکمہ کا منشی مہتا پنالعل کوٹہاری
کیسری سنگہ کا رشتہ دار ہوا اگرچہ مہارانا صاحب ہر کام پر خود متوجہ تہے
مگر منشی مذکور ہر امر کو اونکی خدمت مین پیش کرکے حکم جاری کرتا تہا اور ہمیشہ اونکے
ساتہہ رہتا تہا منشی محکمہ خاص کے اہتمام سے کام کا ہونا لایق اطمینان نہ تہا
کیونکہ اگرچہ احکام اوسی کی تجویز سے صادر ہوتے تہے مگر اون کے حسن وقبح
کی جوابدہی سے بری تہا جو کچہہ وہ لکہدیتا تہا رئیس کو اپنا حکم قبول کرنا پڑتا تہا

مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کے عہد حکومت کے اخیر برسون کی رپورٹون مین
صاحبان پولیٹیکل ایجنٹ نے اونکی تعریف مین ایسا لکہا ہے کہ مہارانا صاحب اودیپور
سرکار انگریزی کے خیر اندیش رفیق ہین مگر اونکے ساتہہ ایسی پرتعصب قیدین
لگی ہوئی ہین کہ اگرچہ عوام کی نظر مین کیسی ہی خفیف ولاحاصل ہون مگر راجگان
ہنود کے سرپرست اور بموجب اعتقاد مذہبی بمنزلہ اوتار متصور ہونے کی وجہہ
سے مہارانا صاحب اون سے یکبارگی گریز نہین کرسکتے ہین وے بہت ہوشیار
اور دانشمند ہین اور جسقدر عمر پاتے جاوینگے امید ہے کہ اپنے ملک کا عمدہ تر
انتظام کرینگے اگرچہ اب بہی اونکو بہت فکر ہے مگر بپابندی دستور قدیم اور حریص
وخودغرض اہلکارون کی بددیانتی سے بہت سستی سے ترقی ہوتی ہے ۔
دوسرے یہہ کہ مہارانا صاحب بہت خوش مزاج ہین اور ہمیشہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ
سے صلاح لیتے ہین اس سبب سے اونکا انتظام بہت اچہا ہے ہر روزہ صاحب
سے ملاقات کرتے ہین اور توجہہ سے گفتگو کرتے ہین اور جو صلاح دیجاتی ہے اوسپر
بخوبی عمل کرتے ہین اونکو عجب ہوشیاری وتمیز حاصل ہے خصوص بلحاظ اسکے
کہ جس شخص نے عیش وآرام مین پرورش پائی اور اودے پور سے باہر کبہی جانیکی
ضرورت نہ پڑی وہ ایسے عمدہ اوصاف اور علم اور دانشوری سے بہرہ مند ہو
ازبس تعجب انگیز ہے اونکے ہر ایک فعل مین خیرخواہی ہے اور ریاست کے بالکل
حسب خواہش سرکار حکومت کرتے ہین اور اونکو دیگر ممالک مین جاکر وہان کی
ترقی حالات کے دیکہنے کا اتفاق ہو تو اونکے علم کو بڑی ترقی ہو اور ہر قسم کی
انواع اصلاح جاری ہون مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کو اصلاح وترقی مین کچہہ

پس و پیش نہین مگر اونکو معلوم نہین ہے کہ کیونکر ہونی چاہیئے اس سے البتہ
ہرج ہے -

مگر افسوس ہے کہ ایسے عمدہ رئیس کی عمر نے وفا نکی بتاریخ ۷ - اکتوبر ۱۸۸۴ء
مہارانا شمبھو سنگھ صاحب نے بعمر ستائیس سال تین مہینے تک بیمار رہکر انتقال
کیا اونہون نے ہر شخص سے جسکو اون سے ملنے کا اتفاق ہوا محبت اور تعریف
حاصل کی تھی اونکی رعایا اونکو دل و جان سے چاہتی تھی اونکی حکومت نہایت
عمدہ اور کل ملک کیواسطے نہایت مفید تھی اونہون نے سرداران ریاست
کو رضامند کرلیا تھا اور مدت کے نزاع و فساد رفع کردیے تھے رعایا کی ضرورت
اور شکایتون سے وقوف حاصل کرکے اونکا رفع کرنا شروع کردیا تھا اونکے انتقال
سے کل باشندگان ملک کو نہایت غم والم ہوا -

رسمیات تجہیز و تکفین بہت اچھی طرح ہوئین اور سجن سنگھ خلف مہاراج سکت سنگھ
جنکو مہارانی صاحبہ اور کل نامی سردارون نے بالاتفاق مہارانا میواڑ قبول
کیا مسندنشین ہوئے -

کرنل رائٹ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے اس نازک و امتحانی موقع پر کمال چستی و
ہوشیاری سے کام کیا کہ کوئی تکرار و فساد ظہور مین نہ آیا زنانہ ڈیوڑہی سے
چار عورتون نے مہارانا صاحب مغفور کے ساتھہ تلف جان کرنا چاہا تھا مگر بکوشش
تمام اونکو باز رکھا گیا اور اسطرح میواڑ مین ستی کا بیرحم رواج مطلق موقوف ہوا
کرنل رائٹ صاحب نے لکھا ہے کہ بخت سنگھہ راؤ بیدلہ نے اس موقع پر بہت
امداد و اعانت کی اور اس نازک و دقیق وقت مین اوسکا طریقہ لایق تحسین و

آخرین رہا۔

مہتا پنالال منشی محکمہ خاص کہ منتظم راج تہا مہارانا صاحب کے انتقال سے تہوڑے دنون پیشتر ملزم سازش و رشوت ستانی ہوکر عہدہ سے معزول ہوا تہا اور بجائے اوسکے دو شخص مہتا گوکل چند وزیر سابق اور ارجن سنگ صحیح والہ عرف ساہی والا جو منتظم راج مقرر ہوئے۔ کہتے ہین کہ مہتا پنالال محنتی و خیرخواہ و لئیق وزیر تہا اوس نے مواخذہ سے صفائی حاصل کر لی تہی مگر اوسکے دشمنون نے لوگون کو اوس سے رنجیدہ کر دیا تہا اوسکی ہلاکت کا اقدام ہوا اور مرتکب جرم بلا سزا دئے چہوڑ دیا گیا کہ ایک سردار کے علاقہ مین علانیہ رہتا ہے اس صورت مین مناسب متصور ہوا کہ مہتا پنالال کچہہ عرصہ کے واسطے اودے پور سے چلا جاوے اسواسطے حسب صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ وہ اجمیر کو گیا اور عرصہ تک وہان رہا۔

اس عرصہ مین انتظام ریاست باہتمام مہتا گوکل چند و ارجن سنگ ساہی والہ با امداد چار سرداران پنچایت کہ سرداران ریاست سے ہین بہ تحت نگرانی صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہوتا رہا اجتماع پنچایت کیواسطے برائے نام ہفتہ مین ایک روز مقرر ہوا مگر ہفتہ مین تین چار روز جمع ہوتے تہے اور کل بڑے مقدمات یا جنمین سردار لوگ متعلق تہے پیش ہوتے رہے۔

جولائی ۱۸۷۵ء مین ارجن سنگ ساہی والہ نے اپنے عہدہ محکمہ خاص کو استعفا دیا چند روز کوٹہیاری چہنگل لعل افسر سررشتہ مال نے کہ عمدہ شخص ہے اوسکا کام کیا مگر سررشتہ مال کا کام بہی مقدم و ضروری ہے اسواسطے اوسکے ذمہ زیادہ کام کرنا مناسب نہ سمجہا گیا اور مہتا پنالال کو کہ اودے پور کو واپس آنیکی بہت خواہش

رکہتا تہا بماہ ستمبر واپس آنیکی اجازت ہوئی وہ پہونچتے ہی محکمہ خاص مین مقرر
ہوا جب سے وہ مقرر ہوا ہے کام بہت اچھی طرح ہوتا ہے۔
پنچ سردارون مین سے پارسول والہ راؤ نے ایام گرماو بارش مین اپنے وطن
کو جانے کی رخصت لی اوسکی غیر حاضری مین راج دلواڑہ نے کہ بہت ہوشیار اور
خوش رویہ آدمی ہے بجاے اوسکے کام کیا۔ سرداران پنچایت کو بہ نسبت
سابق معاملات مین بحث کرنے اور تجویزون کا اظہار کرنیکی بہت عادت ہوگئی
ہے۔ دوسرے سردار مہاراج گج سنگہ اول بنارس وغیرہ کی جاترا کو گئے اور
پہر اونکے گہر مین کچہ حادثہ ہوگیا اسواسطے بجاے اونکے منوہر سنگہ ٹہاکر لاوہ
کہ ہوشیار وخوش رویہ ہے مقرر ہوا۔ بعد ازان پارسول والہ راؤ معالجہ
کیواسطے ڈاکٹر سور صاحب کے پاس آبو کو گئے تب بجاے اونکے راج دلواڑہ پہر
مقرر ہوئے۔
فروری ۱۸۸۰ء مین دیوان جانی بہاری لال صاحب سردار وکیل راج پہرتپور
صغیر سن مہارانا صاحب کی تعلیم کیواسطے مقرر ہوئے ان سے بہتر آدمی اس
کام کیواسطے ملنا دشوار تہا وے محل مین رہتے تہے اور بڑی کوشش سے
تعلیم وتادیب اخلاق کرتے تہے مہارانا صاحب ہر روزہ پہار گہنٹہ انگریزی
اور اردو وہندی سیکہتے تہے چنانچہ ہندی مین تو اونہون نے کمال حاصل کرلیا
اور جولائی تک اونکی کل مصروفیت توشتخوانہ مین رہی مگر بعد ازان اونکی شادی
قرار پائی کہ مہاراجہ صاحب ایڈر کی ہمشیرہ سے شادی کرنے کیواسطے وہان
کو گئے اس سفر مین میجر گننگ صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی ساتہہ گئے تہے

اول تو اوسوقت مین شغل نوشتخواند چھوٹ گیا اور پھر چند ماہ بعد جناب شہزادہ
پرنس آف ویلز صاحب بہادر کے استقبال کے واسطے بمبئی جانے کا اتفاق
ہوا اس عرصہ مین بھی تحصیل علم مین ہرج رہا مگر تجربہ بہت حاصل ہوا اکتوبر ۱۸۷۶ع
مین مہاراجہ صاحب بہادر والی بھرت پور نے بدر پیشی ضرورت شدید دیوان
جانی بہاری لال صاحب کو طلب کرلیا اور عہدہ اتالیقی مہارانا صاحب پر
مسٹر فراجی بھیکاجی دوم اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہوئے کہ اپنے دقیق
و دشوار کام کو بڑی مستقل مزاجی اور باتمیزی سے کرتے ہین مہارانا صاحب
نے باوجودیکہ ابھی اونکی عمر کم ہے اور بمقتضاے رتبۂ عالی اکثر ضروریات مانع
نوشتخواند ہوتی ہین بہت ترقی کی ہے کہ سرداران ریاست بھی اس امر کو تسلیم
کرتے ہین اور واقعی اونکی ثقاہت اور نوازش فرمائی و دانائی لایق تعریف کے
ہین کہ اونکے اخلاق کے سبب سے سب لوگ اون سے محبت کرتے ہین اور
اونکے حسن انتظام سے بہبودی ریاست کی امید رکھتے ہین —

موضع تسواریہ منضبطہ سابقہ کی بابت پھر بحث ہوئی ٹھاکر اگر سنگہ لامہ وانہ نے
حسب منشاء حکم سابق ملنے دیہہ مذکور کے درخواست کی اور ٹھاکر روپاہیلی نے
بامداد تعداد کثیر سرداران اعتراض کیا سرداروں کی یہہ راے ہے کہ مہارانا صاحب
مرحوم کا فیصلہ خلاف رواج ملک تھا اوس سے نظیر ناجایز پیدا ہوکر فریقین مین
نزاع وخونریزی ہوگی اسواسطے مناسب ہے کہ تاوقتیکہ مہارانا صاحب اختیار
ریاست حاصل کرکے خود فیصلہ کرنے کے لایق ہون قرقی موضع تسواریہ بدستور
رہی —

مہاراج سوہن سنگھ جسپر سابق مین مہارانا شمبھو سنگھ صاحب کی مہربانی تہی اور
۱۸۶۹ء مین اپنے بہائی سمرتہہ سنگ کے انتقال پر باگور کی جاگیر حاصل کی تہی
ایام اخیر بیماری مہارانا صاحب مین مورد عتاب ہوکر ایک مقام پر شہر سے دو میل
چلا گیا تہا اور انتقال مہارانا صاحب سے چند روز بعد تک وہان رہا بنظر انتظام
لازم آیا کہ وہ اودے پور سے اپنی جاگیر کو چلا جاوے چنانچہ بمشکل تمام اوسکو بہیجا
گیا وہ باگور کا مالک ہوجانے کی وجہہ سے اپنے تئین اودے پور کی گدی کا مستحق
سمجہتا تہا اور اپنے حق کو اپنے بہتیجے مہارانا سجن سنگھ صاحب خلف سکت سنگھ
کے حق سے کہ سکت سنگ کے انتقال پر سوہن سنگھ کے باگور مین مسندنشین ہونے
سے اونکی حق تلفی ہوئی تہی فایق جانتا تہا باوجودیکہ گورنمنٹ سے صاف حکم ہوگیا
کہ تمہارا دعوی واجب نہین تاہم کوشش کرتا رہا اور باوصف متواتر ہدایت کے
مہارانا سجن سنگھ صاحب کی اطاعت اور دربار کے احکام کی تعمیل نہین کی
تب مجبور لازم آیا کہ بہ تعیناتی فوج اوسکو گرفتار کرکے باگور سے علیحدہ
کردیا جاوے اور اوسکی جاگیر ضبط ہو اسواسطے فوج جسمین پیادہ - ۹۷۵ - سوار
۲۴۷ - توپ - ۶ - راج کے پیادہ - ۱۰۴ - سوار - ۱۰۹ - سرداروں کے اور
۲۷۳ سپاہی میواڑ بہیل کورپس کے بہ تحت حکومت و نگرانی میجر گننگ صاحب
کمانڈنٹ بہیل کورپس اول اسسٹنٹ پولیس ایجنٹ و پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ قطعات
کوہی بتاریخ ۱۸ - ستمبر ۱۸۸۰ء اودے پور سے روانہ ہوئے اگرچہ بسبب کثرت
بارش وطغیانی پانی کے روانگی مین توقف ہوا مگر میجر گننگ صاحب نے اپنا کام
بلا خونریزی انجام دیا اور مہاراج سوہن سنگھ کو گدی سے اوتار کر اور گرفتار

کرکے بتاریخ ۸- اکتوبر اودے پور مین سے آئے اون کے کامدار اور دیگر متوسلین جیلخانہ مین بہیجے گئے اور جاگیر ضبط ہوکر دربار کیطرف سے ایک شخص انتظام کیواسطے سپرد ہوئے ۔

بمبئی مین جناب شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب سے ملاقات کرکے مہارانا صاحب مع اہالیان دربار بجلدی تمام اودے پور کو واپس آئے کہ جناب نواب لارڈ نورتہہ برورک صاحب ویسرائے وگورنر جنرل بہادر کشور ہند کی اودے پور مین تشریف آوری پر اونکا استقبال ومہانداری کرین نواب ویسرائے صاحب کی رونق افروزی سے مہارانا صاحب واہالیان دربار کو کمال خوشی حاصل ہوئی اور شفقت وعنایات کے بہت مشکور ہوئے اس سبب سے کہ بہت تہوڑے دنون پیشتر اطلاع ہوئی تہی سامان مہانداری اور تواضع کی بہم سانی مین بہت تردد اور محنت کرنی پڑی کہ مہتا پنالال نے محنت وروپیہ سے کسیطرح کوتاہی نکی اپنالال مہتمم سررشتہ عمارت نے تیاری سڑک مین نہایت تندہی وجانفشانی کی ستمبر مین بارش بکثرت ہونیسے یہہ سڑک بہت مرمت طلب بلکہ بعض مقامات سے بالکل شکست ہوگئی تہی اور اس سبب سے اوسکی مرمت کیواسطے بہت قلیل وقت ملا ۔

سندر ناتہہ دوارہ کے گسائین نے سردارون کا طریقہ اختیار کرکے دربار سے سرکشی کی ۱۸۷۶ء مین اوسپر فوج بہیجی گئی مگر راج کی حکومت قایم کئے بغیر برخاست ہوگئی مگر گسائین کے دیہات علاقہ میواڑ عرصہ تک قرق رہے تاہم شرارت سے باز نہین آیا پہر یہہ حکم ہوا کہ گسائین کا وکیل صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے پاس

نرہنے پاوے اس سے امید تھی کہ وہ اطاعت پذیر ہوکر اپنے ظلم و تعدی
کے طریقہ کو چھوڑ دے مگر دریافت ہوا کہ زنانہ ڈیوڑھی سے اوسکی رعایت
ہوتی ہے اس سبب سے وہ بدستور خودسری و عدم تعمیل کیے جاتا ہے اور
اوسکو دیکھکر دیگر سرداران خراج گذار ریاست کو حوصلہ شرارت و تمردی ہوتا ہے
آخرکار ۱۸۷۵ع مین تحقیق ہوا کہ جبتک گشتائین حال کو بیدخل و خارج کرکے اوسکے
بیٹے کو مسندنشین نکیا جاوے رفع نزاع نہوگا دسمبر ۱۸۷۵ع مین اوسکی تنبیہ
کیواسطے فوج تیار ہوئی تب اوس نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو لکھا کہ معاملات
ملکی مین راج کا ماتحت رہکر احکام کی تعمیل کرونگا جیلخانہ کے قیدیون کو چھوڑ دونگا
و دیہات متعلقہ مندر مین رعایا کو تکلیف نہ دونگا راج سے مقدمات فوجداری و
دیوانی کی مثلین طالب ہونگی سو بہیجتا رہونگا اور جو پردیسی آدمی نوکر ہین اونکو
موقوف کردونگا چنانچہ اوس نے اکثر پردیسی آدمی موقوف کردئے اور قیدی
بہی بہت رہا کیے مگر مثلہ مطلوبہ نہین بہیجین اور اختیارات فوجداری و دیوانی مین
راج کی مداخلت نہونے دی اور اطاعت کرنے سے صاف انکار کردیا تب تاریخ
۸ مئی ۱۸۷۶ع پنچ سرداران راج ناتہہ دوارہ کو گئے اور گشتائین کو گرفتار کرکے
اودےپور کو بہیجدیا اور اوسکے بیٹے کو بجاے اوسکے مسندنشین کیا مندر کی
حفاظت کیواسطے راج کی فوج براے دوام متعین ہوئے اور تا وقتیکہ گشتائین
جدید سن تمیز کو پہونچکر اپنا کام سنبہالے کل کام فوجداری و دیوانی و مال متعلقہ مندر کا اہتمام
ایک شخص کو راج سے مقرر کرکے مفوض ہوا گشتائین مخروج کو اجازت ہوئی کہ
حسب الحکم سرکار انگریزی حدود راج میواڑ سے باہر کسی مقام پر جسکی نسبت

کچھہ اعتراض نہو رہا کرے۔

راج اودے پور کے سردار سرکشی و خود اختیاری و نا اتفاقی مین مشہور ہین اور اس سے راج مین بڑی بڑی خرابیان واقع ہوئی ہین بعض ٹہاکر سارقون کو پناہ دیتے ہین اور مال مسروقہ مین حصہ لیتے ہین اکثر یہہ حرکات بحیلہ اوس استحقاق پناہ دہی کے وقوع مین آتی ہین جو بموجب قولنامہ ۱۸۵۴ء منظور ہوا ہے۔

ہر ایک سردار اپنے علاقہ کا حاکم مطلق ہے اور فوجداری و دیوانی مین اختیارات کلی کا استعمال کرتا ہے اس صورت مین اگر بدنظمی ہو تو مہارانا صاحب بیچارہ کا کیا قصور ہے جب کسی سردار سے انتظام کی تاکید کیجاتی ہے تو وہ قدیم دستور کا حیلہ کرتا ہے اسطرح قولنامہ نے اودے پور مین بڑی ابتری پیدا کی ہے وہ منسوخ ہوکر مہارانا صاحب کو اختیار مطلق ہونا چاہئے اسکے سوای سردارون کا مقروض ہونا بہی بڑی خرابی کا باعث ہے کہ عدم ادائے قرضہ سے بڑے فتور پیدا ہوتے ہین۔

مہارانا صاحب اور سردارون کی باہمی نزاع مین گورنمنٹ کا طریقہ عدم مداخلت رہا ہے اسی سبب سے اوسکا کبہی خاتمہ نہین ہوا مگر دربیولا خود گورنمنٹ نے قبول کیا ہے کہ رئیسون اور اونکی جاگیردارون کے درمیان مداخلت ہونا لازم بلکہ ضرور ہے کہ صاحبان پولٹیکل ایجنٹ و ایجنٹ گورنر جنرل خود فیصلہ تنازعات کرکے بدنظمی و ظلم کا انسداد کیا کرین۔

دربار کو یہہ بہی شکایت ہے کہ سردار لوگ جو میواڑ کے زیادہ تر زمین پر قابض ہین راج کی ضروریات و مصارف مین شریک نہین ہوتے براے نام چہٹوند وتچ

ہین مگر اصل مین اونکی آمدنی پر فی روپیہ ایک آنہ بہی نہین پرتا ہے دربار سے
ہمیشہ سرداروں سے خراج وصول کرنے مین کوشش ہوتی ہے مگر وے ادا
نہین کرتے اور جب تاکید ہوتی ہے برسر مقابلہ ہوجاتے ہین یہہ خراج سنہ ۱۸۲۲ع
مین جب ریاست مین بدنظمی و تکلیف تہی کرنل ٹوڈ صاحب نے مقرر کیا تہا اوس
زمانہ سے پچپن برس بہت امن و آسایش سے گذرے ہین اور میواڑ کے سردارون
کو بہت فائدہ حاصل ہوا ہے تحقیق ہے کہ ان سردارون کی آمدنی اوسوقت سے
اب چار چند ہوگئی ہے دربار سے سردارون کی آمدنی حال پر خراج لینے کا دعوی
ہوتا رہا ہے اور دربار کے کل مصارف سڑک و مدرسہ جات و شفاخانجات و ترقی
و اصلاح ملک پر لحاظ کرنے سے سرکار انگریزی کو لازم آتا ہے کہ جمعبندی خراج
از سر نو کرنے مین راج کی مدد کرے کیونکہ ہندوستانی ریاستون کا قوی کرنا
سرکار انگریزی پر فرض ہے یہہ ریاستین ممالک انگریزی کے ناراض لوگون کے
واسطے جاے پناہ ہین جو لوگ عملداری انگریزی سے ناخوش ہین وہان جاکر
رہتے ہین اور ہندوستانی ریاستون مین باہم ایسا اتفاق نہین ہے کہ کسیطرح
سرکار کیواسطے پرخطر ہوسکین بلکہ کئی طرح سے ممد و معاون ہین ایسے بڑے معاملہ
پر کم توجہی بیجا ہے سردارون مین اکثر مشورہ ہوا کرتا ہے کہ محکمہ ایجنسی کو دار الحکومت
سے برخاست کرا دین تاکہ وے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی نگرانی سے بچین مگر یہہ
امر مہارانا صاحب کے حق مین مضر ہے اسیواسطے اونکو پسند نہین ہے۔

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چہوٹند	کیفیت
۲۲۹	چہوٹے جاگیردار		۷۱۵	لعہ لاکہہ [illegible]	[illegible]	٠
	میزان	٠	۱۲۰۴	لعہ لاکہہ [illegible]	[illegible]	٠
میزان ہر دو درجہ سرداران			۲۵۱۶	لاکہہ [illegible]	یک لاکہہ [illegible]	٠

اضلاع کوہی

سیواڑ کا وہ حصہ جو بنام نہاد اضلاع کوہی مشہور ہے اور اوسکا انتظام صاحب سپرنٹنڈنٹ کہیٹر واڑہ کو مفوض ہے اودے پور سے جنوب مین سرحد باہی کانٹہ تک اور مشرق مین سرحد ڈونگرپور سے سروہی تک قریب ستر میل شمال و جنوب اور اسی میل مشرق و مغرب ہے یہہ ملک چہوٹی جاگیرون مین جنکے سردار راجپوت ہین منقسم ہے سرداران مذکور مہاراناصاحب اودے پور کے خراج گذار ہین سرکار انگریزی کو کچہہ خراج نہین دیتے ہین ان سردارون کے دو فریق ہین۔

اول فریق مین سلومبر کا راؤ۔ اور گگوندہ کا راج ہین۔

دوم فریق مین کوڑا ورکا راؤ۔ جہاڑول کا راج۔ جاسند کا راؤ۔ تہانہ کا ٹہاکر جاؤاس کا راو۔ پاڑہ کا ٹہاکر۔ جانی کا ٹہاکر۔ پاڑہ تہانہ کا ٹہاکر۔ مادری کا راو اڈگہنہ کا راو۔ پنروہ کا راٹہ۔ جوڑہ کا راؤ۔

سابقًا اس ملک مین بہیلون کی آبادی تہی جب راجپوتون نے فتح کیا اونہون نے عمدہ زرخیز قطعات اراضی اون سے چہین لئے اور بہیل پہاڑون کے قرب وجوار

کے جنگل مین رہنے لگے اب اس ملک مین بہیل راجپوت اور دیگر قومون کی آبادی
ہے مگر خانہ شماری نہونے سے باشندون کی تعداد معلوم نہین ہے -
زرخیز حصہ جات ملک سے بیدخل ہونے کی وجہ سے بہیل ایک بستہ [illegible]
دیگر ہوگئے اور اس سے زیادہ وحشی صفت رہزن پیشہ ہوگئے ہین موسم برسات
مین بقدر مصارف سال تمام باجرہ وغیرہ غلہ کاشت کرلیتے ہین اسکے سوا
سن - کوری - تل - اوڑد - دال - چاول - اور کہین کہین آبپاشی [illegible]
بہی کاشت کرتے ہین - راجپوت اور کسی قدر دوسرے بہیل ربی جیسے گیہون
جو - نخود - سرسون - نیشکر کاشت کرتے ہین اور بہت اچہی فصل پیدا
ہوتی ہے -

ان اضلاع مین زیادہ تر پہاڑ اور پہاڑی زمین ہین اون مین کچہہ زراعت
نہین ہوسکتی ہے اور کل ملک کے ایک ثالث بلکہ چہارم پر بہی کبہی زراعت نہین
ہوئی ہے اور رقبہ کثیر بن اور جہاڑی سے بہرا ہے کہ بحسب ضرورت باشندگان
ملک مزروعہ ہوسکتا ہے -

ان اضلاع مین چہوٹی ندیون کی دہارون مین لوہے اور تانبے کی پوری ملتی
ہے اس سے ظاہر ہے کہ ان اضلاع مین کسی قسم کی معدنی پیداوار ہوسکتی ہے
اور کہین کہین سونا بہی ملتا ہے مگر یہہ امر مشتبہہ ہے کہ اوس سے محنت وخرچ
کا معاوضہ کافی ہوسکے یا نہین بالفعل صرف ایک کان جاور مین ہے کہ سابق مین
آباد تہا اب ویران ہے اور اودےپور سے بجانب سڑک کہیرواڑہ پچیس میل
کے فاصلہ پر واقع ہے کسی زمانہ مین یہہ کانین مشہور تہین اور فرمانروایان میواڑ کو

اون سے آمدنی کثیر ہوتی تہی اون مین جست اور چاندی و دیگر دہاتون کے
کارخانے سنہ ۱۲ اور ۱۳ھ کی قحط سالی تک بکثرت جاری تہے اوسوقت سے رعیت
تباہ ہوکر دیہات ویران ہوگئے اور جا ور بہی اون مین سے ہے -
سرداران مندرجہ صدر سے بعض سردار بہومیہ جاگیردار اور رعیت خاص صاحب
سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی مقیم کہیرواڑہ ہین اونکی یہہ تفصیل ہے -

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار بہومیہ	مقبوضہ دیہات	دیہات جاگیر	دیہات انعام	جمع تخمیناً	ٹانکہ یعنی خراج	سواران نوکری	کیفیت
۱	پاڑہ	راوت ناہر سنگھ	۱۷	۹	۳	لعـــہ	للعار	۴۰	
۲	جاواس	راوت بہیروں سنگھ	۰۳۴	۱۸	۶	عـــہ	اعـــہ صا	۶۰	
۳	مادری	راو جگناتھ سنگھ	۰۱۲	۰	۰	عـــہ	عمار	۴۰	
۴	چانی	ٹھاکر کہمان سنگھ	۵	۱	۰	اعـــہ	صمار	۱۰	
۵	تہانہ	ٹھاکر پرتاب سنگھ	۳	۰	۱	الصمار	ماصـــہ	۱۰	
۶	پاٹیہ	ٹھاکر گلاب سنگھ	۲	۲	۰	المار	مار	۱۰	

خان پور کا ٹہاکر ایک گانوکی بابت پاڑہ کی راوت کو چالیس روپیہ ٹانکہ دیتا ہے
اور کتوسی کا ٹہاکر اٹہارہ روپیہ دیتا ہے - بابلواڑہ کا ٹہاکر جاواس کے راوت
کو چار گانوکی بابت دوسو روپیہ دیتا ہے - اور بیری کا ٹہاکر ایک گانو کے

ایک سو تیس ۱۳۰ روپیہ دیتا ہے باقی ماندہ ٹہا کر فی روپیہ چہہ آنہ دیتے ہین برہمن فی گہر ڈیڑہ ۱½ روپیہ پٹیل کاشتکار چہارم پیداوار اور سوا ۱¼ روپیہ فی قلبہ دیتے ہین بہیل غیر معینہ جمع دیتے ہین کہیرواڑہ کے بہومیان کچہہ محصول نہین لیتے ہین اس ملک مین قریب ۲ لاکہہ بہیل ہین میواڑ ڈونگرپور اور بانسواڑہ کے علاقہ مین بہیلون کی کل سولہ پالین ہین بموجب تفصیل ذیل۔

نمبر	نام پال		نمبر	نام پال		نمبر	نام پال	
۱	ابورہ	अबोरा	۲	دارپوتی	धारपोती	۳	دامور	दामोर
۴	باہیرہ	आहेरा	۵	نینامو	नैनाम्	۶	دوداوت	डूदावत
۷	بہناوت	बहनावत	۸	اہاری	अहारी	۹	کالہاہور	कालहाहूर
۱۰	مچار	मचार	۱۱	تجور	तिजोर	۱۲	اگوداوامور	[illegible]
۱۳	کراری	करारी	۱۴	پارگی	पारगी	۱۵	دامہ	दामा
۱۶	بابریہ	बाबरया						

بہیل لوگ قدیم سے بدپیشہ مشہور ہین کہ چوری و غارتگری بیخوف و خطر و کما بیرحمی سے کرتے تہے مگر جب سے کہیرواڑہ اور کوٹڑہ مین چہاونیان ہہ[illegible] علی العموم کل بہیلون نے اور علی الخصوص بہومیہ جاگیرون کے بہیلون نے عادا

غارتگری کو چھوڑ کر نیک چلنی اور شایستگی اختیار کی ہے انسداد غارتگری کی غرض
سے بیبلیہ اور پرشاد کے درمیان جھاڑی کٹ گئی ہے اور اودے پور و
کھیرواڑہ کی سڑک پر گجرات سے رکھب دیوجی و اکلنگ جی و ناتھ دوارہ و
کانکرولی کے جاتریون کی آمد رفت بکثرت جاری ہے۔
ان اضلاع مین انتظام عدالت کا اختیار مہارانا صاحب والی میواڑ کو ہی اور
صاحب سپرنٹنڈنٹ اوسکے نگران حال ہین مگر کاحاکم کل مقدمات فوجداری
مین صاحب سپرنٹنڈنٹ کو رپورٹ کرتا ہے مگر تحقیقات و تجویز اونکے راج کے
اختیار مین ہے اس دوہرہ حکومت کیوجہ سے ہمیشہ ابتری و نزاع رہتی ہین یعنی
راج سے بھیلون پر ظلم و تشدد ہوتا ہے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ اونکو
پناہ دیتے ہین۔
بھیلون کی شرارت کی نسبت کرنل ہیکنزی صاحب نے لکھا ہے کہ نالایق و
ناکردہ کار حاکم اور بے ایمان و رشوت خوار کامدار مقرر ہونے سے اونکے ایمان
اور منصفی کا بالکل اعتبار جاتا رہا ہے اور دربار کی حکومت اسقدر ضعیف ہوگئی
ہے کہ بھیل لوگ جبر اور تعدی کے بغیر اوسکو مطلق خیال مین نہین لاتے اور جو
مراتب بلا رو رعایت و عادلانہ سماعت سے بآسانی فیصل ہوجاوین اونکے
واسطے سرکشی و فساد کرتے ہین۔
ان اضلاع کی جمع مع آمدنی جاگیرات خراج گذاران چار پانچ لاکھ روپیہ سالانہ کی
ہے مگر راج مین صرف ایک لاکھ ساٹھہ ہزار روپیہ سکہ عالم شاہی کے ہوتے
ہی اور انتظام کیواسطے ۱۸۰ اسوار اور ۵۴۴ پیادون کی جمعیت متعین ہے

بحجہ چالیس سواروں کے جو کرنل ایڈن صاحب نے پولیس کیواسطے بھرتی
تھا اور صاحب سپرنٹنڈنٹ کھیرواڑہ کے پاس متعین رہ کر کھیرواڑہ اور ڈیپور
لی سڑک پر گشت کیا کرتے ہین کل دیگر سواران راج نہایت محتاج و شکستہ حال
اور گھوڑے بالکل خراب و ناکارہ ہین اونمین زیادہ تر سندھی اور میواڑ کے
مسلمان ہین اور سہ بندی پیادگان بے قواعد و بد اسلحہ ہے۔
تحت حکومت حاکم دربار کے سواران کی تنخواہ پندرہ سولہ روپیہ سکہ اودےپو
لی ہے اسمین وے گھوڑہ و ہتیار رکھتے ہین اور اسی مین خور و نوش و پوشش
کا بندوبست کرتے ہین اور اسیطرح سپاہی اودےپوری چھ روپیہ ماہوار
دفع الوقتی کرتے ہین۔

فہرست تھانجات و تقسیم عملہ و فوج

نمبر	نام تھانہ	کامدار	فوطہ دار	جمعدار	منشی	سوار	پیادہ	کیفیت
۱	حاکم کے پاس سرمین	یک	یک	۰	یک	۵۰	۵۴	
۲	سرارہ	للعہ	یک	۲	۰	۲۵	۴۵	
۳	کھیرواڑہ و پیچہ	ھ	یک	۰	۰	۲۰	۳۵	
۴	کلیان پورہ	یک		۰	۰	۳۵	۳۵	
۵	رتورہ	یک	۰	۰	۰	۱۵	۱۴	

نمبر	نام تہانہ	کامدار	فوطدار	متصدی	منشی	سوار	پیادہ	کیفیت
۶	لسیرہ	یک	٠	٠	٠	۱۵	۵٠	
۷	کالی بہنت	٠	یک	٠	٠	٠	۷	
۸	پرسولہ	یک	یک	٠	٠	۵	۱۴	
۹	سوم سیگری	یک	٠	٠	٠	٠	۷	
۱٠	راگھوگڑہ	یک	٠	٠	٠	٠	۳۹	
۱۱	وئی پور	٠	٠	٠	٠	۵	٠	
۱۲	کیوڑہ کانل	یک	٠	٠	٠	٠	٠	
۱۳	چناوڑہ	یک	٠	٠	٠	٠	۴	
۱۴	رکھب ناتھہ	یک	٠	٠	٠	٠	۷	
۱۵	جاور	یک	٠	٠	٠	۱٠	۱۴	
۱۶	سیلوری	یک	٠	٠	٠	٠	۱۴	
۱۷	بھنیہ	یک	٠	٠	٠	٠	۱۴	

نمبر	نام تھانہ	کامدار	فوطہ دار	متصدی	منشی	سوار	پیادہ	کیفیت
	میزان	لعہ	ے	دو	ایک	۱۸۰	۴۳۴،	

سنہ ۱۸۴۱ء مین بنظر انتظام و شایستگی ملک اور باشندون کو جو کوئی جایز پیشہ نہ رکھنے کی وجہہ سے مرتکب واردات چوری و غارتگری ہوئی ذریعہ معاش بہم پہونچانے کی غرض سے ایک فوج کہ بنام نہاد میواڑ بھیل کورپس مشہور ہے اس ملک کے بھیل و گراسیہ لوگون سے بھرتی ہوئی تہی اس فوج مین ۶۵۳ مسلح آدمی ہین اور قریب سوا لاکھہ روپیہ سالانہ کا خرچ ہے اسمین سے پچاس ہزار روپیہ مہارانا صاحب والی میواڑ سے لیا جاتا ہے اور باقیماندہ خزانہ عامرہ شاہی سے دیا جاتا ہے صدر چہاونی اس فوج کے کہیرواڑہ مین ہے اور کچھہ جمعیت کوٹڑہ مین رہتی ہے کل پہاڑیون مین اس فوج کی نوکری اب ایسی مرغوب العوام ہوگئی ہے کہ بھیلون کے لڑکے نوکر ہونے سے پیشتر از خود کر ایک ایک برس تک قواعد سیکھتے ہین جب کوئی اسامی خالی ہوتی ہے تیار سپاہی فوراً بھرتی ہوکر کام کرنے لگتا ہے اوسکی تیاری مین سرکار کو کچھہ خرچ کرنا نہین پڑتا ۔ میواڑ کی پہاڑی قومین شراب خواری مین مشہور ہین مگر جو بھیل و گراسیہ فوج مین بھرتی ہوتا ہے فی الفور اس بد عادت کو چھوڑ دیتا ہے کہ فوج مین شراب خواری بالکل نہین ہوتی ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ جنہون نے ہر قسم کے ہندوستانی لوگ دیکھے ہین براہ انصاف لکھتے ہین کہ بھیل کورپس سے زیادہ مطیع اور شایستہ سپاہ کسی ہندوستانی فوج مین نہین دیکھی ۔

۱۸۶۹ء میں برگڈیر جنرل منٹگمری صاحب نے میواڑ بہیل کور پس کا ملاحظہ کرکے کرنل ہیکنی صاحب کمانڈنٹ فوج مذکور کے نام مراسلہ ذیل تحریر کیا بہیل کور پس کو ملاحظہ کرکے اوسکی نسبت جو میری راے ہوئی اوس سے مین آپکو بخوشی تمام اطلاع دیتا ہون کہ جو کچھہ میرے دیکھنے مین آیا اوسمین خوبیان زیادہ اور نقص بہت کم ہین اس فوج مین قواعد اور پابندی ضابطہ ایسی ہیز کہ جیسے چاہئین اور کل سپاہ کی بشاشت اور فارغ البالی دلالت کرتی ہے کہ بڑا سلوک ہے پیریڈ کے میدان مین اونکے حرکات بہت با استقلال ہین کسی طرح کا تزلزل نہین ہے قدم بہت اچھا ہے اور ڈبل مین مینے اس سے بہتر چلتی ہوئی کوئی رجمنٹ نہین دیکھی بہیلون کے حرکات مین ایسی چستی وچالاکی ہے کہ اونکو اوسکا نازان ہونا چاہئے بعد موجودات کے جو کہیل ہوئے وہ بہی نہایت دلچسپ تہے اونکے اجرا مین تمہاری تدبیرات نہایت مستحسن ہین اور بہیل بہت خوشی سے شامل ہوتے ہین اس سے ثابت ہے کہ اونکو پسند ہین اون سے دل لگی کے سواے اور بہی فائدہ ہوگا کیونکہ ایسے افسرون سے جو کہیل مین شریک ہون لوگون کو زیادہ اُنس ہوتا ہے بہ تقرر انعام چاندماری کرانے سے اونکو بندوق رانی کے فن مین کمال حاصل ہوگا اور دیگر کہیلون سے چستی وچالاکی پیدا ہوگی کپتان بیٹی صاحب اور ڈاکٹر ملن صاحب کی رہنمائی سے یہہ عمدہ نتایج ضرور حاصل ہونگے اس فوج کے بہرتی کرنے سے غرض خاص یہہ تہی کہ بہیلون مین انسانیت پیدا ہو اور تربیت جاری ہو اس حال کو دیکہنے سے یقین ہے کہ امید پوری ہوگی اور بہیلون کو انگریزی افسرون کے تحت مین نوکری کرنیکی

خواہش پیدا ہو گی۔

سنہ ۱۸۷۴ء مین سیواڑ بہیل کورپس کو لفٹننٹ کرنل ہچنسن صاحب اور میجر جنرل رسل صاحب سے ملاحظہ کیا اور ہر طرح عمدہ وکارگذار پایا سپاہیون کو کار تعمیر مین رکھا جاتا ہے اور وے خوشی سے کرتے ہین۔

نومبر ۱۸۷۵ء مین لارڈ نورتہہ بروک صاحب ویسرائے وگورنر جنرل ہندوستان اودے پور مین تشریف لائے تب افسران ودستہ میواڑ بہیل کورپس اونکی ار... مین رہے لارڈ صاحب موصوف فوج کا ملاحظہ کرکے ملازمان سپاہ اور اونکی قواعد دانی سے بہت خوش ہوئے بلکہ عمدہ فنون سپہ گری دیکہکر متعجب ہو صرف بسبب عدیم الفرصتی چاند ماری ندیکہہ سکے سو اسباب مین اونہون نے مسٹر لیال صاحب اور کرنل ہربرٹ صاحب سے کہ ہر دو صاحبان نے نشانہ لگا... بخوبی دیکہا تہا کیفیت مفصل سنکر اطمینان کر لیا۔

مارچ ۱۸۷۶ء مین میجر جنرل فوربس صاحب کمانڈنٹ قسمت شمالی فوج بمبئی بارادہ ملاحظہ اس رجمنٹ کے ہرسول تک آئے مگر راستہ مین یہہ حال سنکر کہ صدر مین جمع... صرف اسقدر ہے کہ پہرہ بدلوانے کیواسطے بہی بمشکل کافی ہو اور افسرون مین سے صرف ایک صاحب ہین واپس چلے گئے۔

چہاونی مین سپاہیون کا چلن ورویہ ہر طرح نہایت عمدہ ہے اور بماہ ستمبر واکتوبر باگور کے مشکل سفر مین یہہ بہی ثابت ہو گیا ہے کہ وے بلا شکایت اور بغیر کسی طرح کی عدول حکمی کے دور ونزتک بہوکے اور ایک ہفتہ تک بہوکے کے متحمل ہو سکتے ہین اس کل عرصہ مین اونکو کثرت بارش سے متواتر بہیگنے

اور تر زمین پر رہنے کا اتفاق ہوا کہ یہہ امر ہر کسی کو اور بخصوص ہندوستانی لوگون کو پر مضرت ہے ۔ اس مہم مین لڑائی کی تو نوبت نہین پہونچی مگر ایک دفعہ البتہ بہت مشکل وقت آگیا تہا مگر فوج کے لوگون نے بجز اسکے کہ پیش قدمی کر کے دشمن پر حملہ آور ہون اور کچہہ نہ چاہا ۔

سنہ ۱۸۶۰ء مین کرنل میکنزی صاحب نے چہاونی کہیرواڑہ مین شفاخانہ مقرر کیا تہا اوسکا کل خرچ بقدر چالیس روپیہ ماہوار راج اودے پور سے ملتا ہی ابتدا مین یہہ خیال تہا کہ شاید بہیل لوگ ادویات انگریزی سے پرہیز اور عمل جراحی سے خوف کر کے علاج نکراوین مگر اب اگرچہ ڈاکٹر صاحب اپنی طرف سے عمل جراحی مین باوصف ضرورت اصرار نہین کرتے بہیل معالجہ کیواسطے اسقدر آتے ہین کہ معالجون کو فرصت کم ہوتی ہے تا بحدیکہ عورتین بہی علاج کیواسطے بکثرت آتی ہین ۔ میواڑ بہیل کورپس کے ڈاکٹر اس کام کو بلا تنخواہ کرتے ہین مگر کام کی اس کثرت پر اگرچہ خود اونہین کے خوش اخلاق اور حسن تدبیری سے ہوئی لازم ہے کہ اسکے عوض اونکو علیحدہ تنخواہ ملے ۔

سنہ ۱۸۶۳ء مین ان اضلاع مین گجراتی روگ بکثرت ہوا یہہ ایک مرض ہے کہ پہیپڑہ اور سینہ پر ورم اور آشوب ہو کر اکثر انجام مہلک ہوتا ہے انگریزی طب مین نہ اوسکا نام ہے اور نہ ڈاکٹر لوگ اوسکے علاج مین متفق الراے ہین اکثر اوقات موسم سرما مین ہوتا ہے دار الشفاء کہیرواڑہ سے یہہ ایک بڑا فائدہ ہوا ہے کہ بہیلون کا ڈاکن سے اعتبار جاتا رہا ہے اور علم طب کے معتقد ہو کر علاج کرانے لگے ہین اور اوس سے بہت فائدہ اوٹہاتے ہین ۔

بہیل لوگ بے سبب ارتکاب جرائم کا ارادہ نہین کرتے اور بذاتہ نیت مین اچھے
ہین مگر جہل اور سریع الاعتقادی سے سیانہ و بہوپا کی باتون پر گمراہ ہوکر باتہام
ڈاکن آدمیون کو اذیت پہونچانی اور ہلاک کرنے پر آمادہ ہوجاتے ہین اور اکثر
جرائم اونکے باہمی فساد سے ظہور مین آتے ہین اکثر صورتون مین سبب نزاع زمین
و عورت کے جھگڑون سے پیدا ہوتا ہے اور زیادہ تر شرابخواری کی حالت مین
قدیم عداوتون کو یاد کرکے باہم فساد کرتے ہین چنانچہ ڈاکن کا خوف تو شفاخانہ
کے علاج کے نتایج اور بعلت ڈاکن کشی مجرمان کو سزا سخت ہونے اور بہیل کو لپیر
کے شایستہ سپاہیون کی صحبت سے روز بروز کم ہوتا جاتا ہے اور تنازعہ زمین
یا عورت یا انتقام عداوت قدیم سے تاوقتیکہ کوئی کل پال دوسری پال پر حملہ آور
نہو ملک کی امن و عافیت مین چندان خلل واقع نہین ہوتا۔
اودے پور و کہیر واڑہ کی سڑک تیار کرنے مین مہارانا صاحب کی کمال دانشمندی
ظہور مین آئی ہے کہ علاوہ فائدہ ازدیاد آمد رفت و تجارت کی اوس نے قرب و
جوار کے بہیلون کی خصوصاً پدونہ کو سرکشی و ارتکاب جرائم سے باز رکہا ہے خالصہ
بہیلون کی اکثر پالین صرف اس سبب سے کہ اونکے مسکنون تک کسی کی رسائی
نہین ازبس مفسد و سینہ زور ہین وہان بہی سڑکین بنوا دیجاوین تو اونکی شرارت
کا انسداد ہوجاوے اور بہیل لوگ با ایمان و صلح شعار و محنتی ہوجاوین۔
دستور بولاوہ کا یعنی بہ اخذ اجرت غارتگری سے محفوظ رکہنے کی کفالت کا کل
ملک مین جاری ہے ہر ایک گانو مسافر و بیوپاری وغیرہ کو اجرت پر چوکیدار دیتا
ہے اور جو کوئی یہہ اجرت نہ دیوے تو بشرطیکہ مسلح جمعیت سے اپنی حفاظت نکرے

ضرور ضرر و نقصان اوٹھاوے گا او دسے پور و کہیرواڑہ کی سڑک پر بھی بولاوہ
لیا جاتا ہے اگرچہ اس سڑک پر سواران راج گشت و گرداوری کرتے ہین اس
سبب سے وارداتین کم ہوتی ہین مگر جو مسافر جمع ہوکر جاتے ہین محفوظ رہتے
ہین متفرق جانیوالے بولاوہ نہ لین تو ضرور لٹ جاتے ہین چونکہ اُجرت بولاوہ
بصورت وقوع غارتگری سند یافتگی معاوضہ ہوتی ہے ہر ایک گروہ مسافران
خواہ کم ہو یا زیادہ بہیل بولاوہ کو اپنے ساتھ لیجاتا ہے۔

سرحد میواڑ و گجرات پر سُرجو ناجی بہیلون کا گرو چند سال سے اپنی قوم کے لوگون کو تلقین
کرتا پھرتا ہے ایک خدا کی پرستش اور صلح پیشہ اور خیر طلبی کی ہدایت کرتا ہے اوسکے
پیرو کل جرائم و گناہ و شراب خواری و ہلاکت جاندار سے پرہیز کرنے کی قسم کہاتے ہین
اور پیداوار زمین سے حیات بسر کرنی اور غسل کرکے کہانا کہانیکا عہد کرتے
ہین سُرجے کے پیرو قریب ایک ہزار بہگت ہوگئے ہین اور تین کو اوس نے
اپنا خلیفہ بناکر تلقین و تادیب کیواسطے بہیج رکہا ہے اوس نے صاحب اسسٹنٹ
سپرنٹنڈنٹ سے ملکر شکایت کی کہ اوسکے ہمراہیون کو دیگر بہیل مسلمان و کافر قرار
دیکر اذیت پہونچاتے ہین اونکا بندوبست ہوجاوے اوسکی نصیحت کا اثر کہیرواڑہ
اور کوٹرہ تک پہیل گیا ہے اوسکے پیرو کہتے ہین کہ جب سے گرو نے رہنمائی کی
ہے ہم لوگ بہت خوش ہین اور واقع ہین وے قدیم بہیلون سے بہت بہتر
معلوم ہوتے ہین۔

ایسے موجبات سے بہیلون کی حالت مین روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے مالوہ
کے بہیلون سے ان اضلاع کے بہیل خوش اور فارغ البال ہین زیادہ ترکاشتکاری

مین مصروف رہتے ہین اونکی آبادی بہی بتدریج زیادہ ہوتی جاتی ہے - اجناس
مصرف روزمرہ ارزان ہین مگر مہرہ پینے کا شوق جیسا ہمیشہ سے ہے بدستور
جاری ہے -
شروع ۱۸۶۵ع مین خالصہ کے بہیل ایسے سرکش ہوگئے کہ وہان کے حاکم نے
دربار کو لکہا کہ تاوقتیکہ ان مین سے دو ایک نہایت شریر و سرکش پالون کو سزا
نہ دیجاوے اس ملک مین امن رکہنا اور تعمیل حکم کرنا غیر ممکن ہے اسپر دربار کو
چند مفسد و سرکش پالون کی سرکوبی کرکے اپنی حکومت قایم کرنی لازم آئی مگر راج
کمزور ہو رہا تہا بجاے اسکے کہ فی الفور سزا دیجاتی سامان نہونے کے سبب سے
فوج کی تیاری اور روانگی مین توقف ہوا بہیلون نے حکام کی یہہ سستی اور
غفلت دیکہکر اور بہی وارداتین کین اور کل مجموعہ اعمال کی پاداش مین ایک
دفعہ سزا پانے کی امید سے سرکشی مین اضافہ کیا - ستمبر مین اونکی شورش انتہای
درجہ کو پہونچی مہارانا صاحب کو صلاح دی گئی کہ پہاڑی اضلاع مین مناسب
مقامات پر فوجین متعین کرکے سزادہی کا بندوبست کرین مگر قبل عمل درآمد اس
تجویز کے سرغنہ پالون کو طلب کرکے ہدایت کی کہ مجرمون کو فوراً گرفتار کرا دو اور
مال مسروقہ مسترد کرادو ورنہ بصورت خلاف ورزی سزاء سخت دیجاوے گی
مگر چونکہ یہہ ہدایت بلا سزا تہی اوسپر کچہہ عمل نہوا - مہارانا صاحب کو اس سرکش
قوم کی سزادہی و تربیت و انسداد فساد کا بہت فکر ہوا اور چاہا کہ ایک دفعہ حکومت
قایم کرکے اس ضلع کو تحت انتظام خاص مین رکہین مگر یہہ امر مشکل معلوم ہوا کیونکہ
ان مفسدون کو ضبط مین لانے کیواسطے جو تحمل و چستی و دیانت و لیاقت چاہیے

راج کی حکومت مین کہان تہی اہالیان راج علی العموم یہہ سمجہتے ہین کہ بہیلون مین
عقل وتمیز ودیگر قوا انسانی نہین ہین اور اس سبب سے اونکو صرف ظلم وتشدد
کے ذریعہ سے مغلوب رکہا چاہتے ہین مگر اس اعتقاد کا بطلان اور مظلومون کی
کیفیت میواڑ بہیل کور پس کی دانائی اور صداقت اور رہومیہ جاگیرون مین
بہیلون کے اسودہ وصلح شعار ہوجانے سے بخوبی ثابت ہے اس وجہہ سے
کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ ان جاگیرون اور اونکی رعایا کے باب مین اہلکاران
دربار کی مداخلت نہین ہونے دیتے اور اونکے استغاثہ وشکایتون پر فی الفور
متوجہ ہوکر شفقت وانصاف سے پیش آتے ہین بہیلون نے نہ فقط شرارت
وبدمعاشی سے پرہیزگاری اختیار کی ہے بلکہ اپنے فرایض کو تحقیق کرکے اطاعت
حکام مین بدل ساعی وسرگرم رہتے ہین اور ہر معاملہ مین بہ اطمینان وصفائی طبیعت
دادخواہ وجوابدہ ہوتے ہین اس سے صاف عیان ہے کہ خالصہ کے بہیلون
کی سرکشی وبغاوت جسکے اہالیان دربار شاکی ہین خود اونہین کی بے انصافی اور
بدتدبیری کا نتیجہ ہے۔

چونکہ اس معاملہ مین بہت طوالت سے تحریر ہوئی ہتی امید ہوئی کہ ایک دفعہ
سرکوبی مفسدان کرکے مہارانا صاحب اون کے ساتہہ زیادہ حلم اور
رضاجو تدبیرون سے پیش آوینگے اور چند سال مین اس تدبیر کی
خوبی بمقابلہ تشدد کے جسمین ہمیشہ دربار اور رعایا کے درمیان عداوت
رہتی ہے اور دونون کے حق مین مضر ہے ثابت ہوجاوے گی۔

راج کی رپورٹ مورخہ یکم مئی سنہ ۱۸۶۶ع مین لکہا ہے کہ کہیرواڑہ کی طرف بہیلون نے

پہاڑمین سرکشی کی اور تاخت و تاراج شروع کیا اسپر حسب صلاح کرنل میکنزی جنا
اونکی تنبیہہ کے واسطے فوج متعین ہوئی جس مقام پر مقابلہ کیا بخوبی سرکوبی کرکے
ملک مین امن کیا گیا سابقًا ان اضلاع مین فوجداری دیوانی کی عدالتین ایک
شخص کے اہتمام مین تہین بندوبست جدید کے بعد دو شخصون کو مفوض ہوئے
ہین جن دیہات نے مفسدہ کیا تہا اونمین تہانجات مقرر کئے گئے اور ایک
اہلکار مع فوج گرداوری تہانجات کی نگرانی کے واسطے مقرر ہوا ہے۔
مارچ ۱۸۶۹ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو خبر ہوئی کہ حاکم اضلاع کوہی نے صاحب
سپرنٹنڈنٹ کو لکہا ہے کہ خالصہ کے پالون کے نتہارا۔ سرارہ۔ بہورائی۔
کربر۔ ڈہنک واڑہ۔ بہیلون نے مفسدہ کیا ہے جہہ سے اوسکا انتظام
و انسداد مطلق نہین ہوسکتا اسواسطے ایک دو نہایت زبردست پالونکی سزا دہی
ضرور ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ نے اس اعتبار سے کہ دربار کے اقتدار سرکوبی
مفسدان کی ظہور پذیر ہونے سے اوس فساد کا جو سستی انتظام سے وقوع
مین آیا تہا انسداد ہوجاویگا اور اگر زیادہ سختی و تشدد کی ضرورت ہو تو بدترین
پال مثل نتہارا پر حملہ قرار واقعی سے عمدہ نتیجہ حاصل ہوگا اس تجویز کو مناسب سمجہا
اسمین یہہ غرض تہی کہ جب مفسد اقوام کو سزا واجب اعمال ہوکر دربار کی ہیبت
قایم ہوجاوے تب اہلکاران حال سے زیادہ معتمد اہلکارون کی معرفت اونکے
ساتہہ رحم و رضاجوئی سے پیش آوین چنانچہ مہارانا صاحب اور اونکے وزیر
نے ایسا ہی کیا کہ دربار کا تسلط قایم ہوکر بہیلون کو یقین ہوگیا کہ روز حساب جو
بہت دنون تک التوا مین رہا تہا قریب آگیا اور بفور ارتکاب جرم سزا ملے گی

ہمدران حال اونکے دلون مین اپنے مالک کے عدل و انصاف کا بہی یقین پیدا ہوا اس مراد سے دربار کی فوج اور جاگیرداروں کی جمعیت بہ تعداد دو ہزار کس اودے پور مین جمع ہوکر ۱۹ - اپریل ۱۸۶۹ع کو بسرداری ظالم سنگہ پانچی والہ پہاڑی اضلاع مین آئے اور نتہارا - سرارہ - کربر اور بہورائی پالون پر متواتر حملہ آور ہوئے طرفین سے کشت و خون بہت کم ہوا دربار کی فوج سے صرف چار آدمی مارے گئے اور بارہ زخمی ہوئے اور بہیلون کیطرف سے ۱۴ مقتول و ۴۹ مجروح ہوئے گئے حسب دستور بہیل پہاڑون مین بہاگ گئے مگر قحط و بیماری کی وجہہ سے اونہون نے جلد اطاعت قبول کرلی اسکا نتیجہ بہت اچھا ہوا کیونکہ سزادہی کے بعد فی الفور محکمہ جات فوجداری و دیوانی علیحدہ کئے گئے پنڈت آنند راؤ حاکم دیوانی مقرر ہوا اور مرزا رحیم بیگ حاکم فوجداری ہوا دونون نے اپنا کام اچھی طرح انجام دیا علاوہ اسکے مہارانا صاحب کی رحیم تدبیرات دفعیہ آفات قحط و خشک سالی نے پہاڑیون کے اس مجمع پر کہ اکثر محنت مزدوری مین مصروف ہوگئے اور جو ضعیف تر تہے خیرات خانون مین بسر اوقات کرنے لگے بڑا اثر پیدا کیا اس سبب سے ارتکاب جرم مین بہت کمی ہوگئی ہے قحط سے جو تکلیفین ان قومون کو ہوئی ہین اونکو دیکہتے ہوئے ایسے عمدہ نتیجہ کی امید نہ تہی دربار میواڑ اور سرکار انگریزی کو اس سے نہایت خوشی ہوئی -

دستگیری قحط زدون کے واسطے تعمیرات مفصلہ ذیل منظوری دربار تیار ہوئے ہین - مرمت کچہری کہیرواڑہ - جاوداد و اس کا کوٹہیار - تالاب سرارہ - مرمت قلعہ سرارہ - مرمت قلعہ کلیان پور - تالاب برگو نگ - اسکا کل خرچ بہ تعداد

دس ہزار روپیہ ہوا ان تعمیرات کے ساتھ قلعہ دیلیچہ واقع سرحد میواڑ و گجرات
کی مرمت ہونی چاہیئے تھی کہ یہہ قلعہ بمرور عرصہ تیس سال تعمیر ہوا تھا اور سرحد
کے بندوبست مین بہت کار آمد ہوا اب مرمت طلب ہوگیا ہے اگر مرمت نکیجاوے
تو جلد برباد ہوجاوے گا۔

سنہ ۱۸۷۰ء مین معلوم ہوا کہ مثل سابق ایک شخص کو ذمہ وار کرکے شکل انتظام
بدلی جاوے یعنی حاکم مگرہ کے تحت مین دو نائب مقرر ہون ایک فوجداری کا
کام کرے اور دوسرا دیوانی کا اور حاکم مگرہ دونون کی بابت جوابدہ رہے بھیلون
کے دیہات کی سزادہی کا نتیجہ زایل ہوگیا اور اونہون نے امن و عافیت خلایق
مین بہر خلل اندازی شروع کی سبب اسکا کسیقدر مرزا رحیم بیگ حاکم فوجداری
کی کاہلی تھی کہ وہ مقدمات کو کم فیصل کرتا تھا کہ بہت مقدمات زیر تجویز رہے
اور جواب نہین آتا اور پنڈت آنند راؤ حاکم دیوانی حاکم مگرہ کے تحت مین
نہ تھا۔

سنہ ۱۸۷۲ء مین اودے پور کے علاقہ کے خالصہ پال اور ڈونگرپور کے علاقہ
کے دیوپال سرکش ہوئین آنند راؤ حاکم مگرہ نے کئی دفعہ بہت ضرورت سے
صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ کیخدمت مین پالون کی سزادہی کی درخواست کی
لیکن صاحب نے منظور نہین کی اس نظر سے کہ تاوقتیکہ دیگر تدبیرات انسداد فساد
و رفع شر عمل مین آکر ناکامیاب نہون سزا دینا مناسب نہین ہے بلکہ صاحب
موصوف کی راے یہہ ہوئی کہ بھیلون کی ناراضگی زیادہ تر خالصہ کے کامدارون
نے اپنے فائدہ کیواسطے پیدا کی ہے اور چند روزہ حملہ و سزادہی کیجاوے

تو اوس سے کچھہ نیک نیتجہ حاصل نہین ہوتا بلکہ حاکم محکوم کے درمیان نا اتفاقی
زیادہ ہوتی ہے بہیلون کو دربار کے کامدارون کا کچھہ اعتبار نہین ہے کیونکہ
جب تک کوئی شخص ضلع کوہی مین حاکم رہتا ہے اوسکے ماتحت کامدار با اختیار
رہتے ہین بلکہ وے اوسی کے آدمی ہوتے ہین اور وہ اونکو روپیہ پیدا
کرنیکی غرض سے مقرر کرتا ہے اور اونکی یہہ خواہش رہتی ہے کہ جب تک
وہ حاکم رہے جسقدر ممکن ہو روپیہ پیدا کرلین اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے
کامدارون کی بدلی سے کچھہ فرق نہین ہوتا بہیلون کو برابر وہی تکلیف رہتی
ہے خالصہ پالون مین سرکشی کی مطلق ضرورت نہین کیونکہ پہاڑی ملک مین
جاگیرون اور بہومیہ سردارون کے علاقہ کے بہیلون کی مثل خالصہ کے
پالون کے ہر تیسرے یا چوتھے سال سرکشی نہین ہوتی ہے سبب اسکا یہہ
کہ ان جاگیرون مین منتظم و اہلکار نہین بدلتے ہین اور بہیلون کو اونکا اعتبا
ہے بلکہ اہلکاران مذکور انتظام آیندہ کی ذمہ وری سے خائف رہتے ہین اور
راج کے اہلکار و تہانہ دار انتظام آیندہ پر کچھہ نظر نہین رکھتے مناسب ہے
کہ کل تہانہ دار و کامدار و حاکم مگرہ و حکام فوجداری دیوانی پیشگاہ مہارانا صاحب
سے مقرر ہوا کرین اور حاکم مگرہ کسیکو اپنی طرف سے مقرر نکرے اس سے کامدا
لوگ حاکم کے مطیع اور خوشامدی کم رہین گے اور انصاف و انتظام بہتر ہوگا
مگر بخلاف راے صاحب سپرنٹنڈنٹ کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے لکہا کہ یہہ
فساد بہیلون کی باہمی نا اتفاقی سے پیدا ہوا ہے ان اضلاع کے انتظام سے
تعلق نہین رکھتا اول خون کے دعوی سے نزاع شروع ہوا اوسوقت اونکا

باآسانی دفعیہ ہوسکتا تہا مگر رفتہ رفتہ کئی پالون مین فساد ہوگیا بیشتر دیول اور
دلانہ کے پالون مین فساد ہوا تہا دیول والون نے دلانہ کا ایک آدمی مارڈالا
تہا ہمارے نزدیک اگر صاحب سپرنٹنڈنٹ اندر راو حاکم بگرہ کو مدد دین اور خود
بہی مفسدون کو سزا دین تو انسداد فساد ہوجاوے مگر جب اون کے نزدیک
مناسب نہین ہے تو مین دربار کو بہیلون کی سزادہی کی فہمایش نہین کرسکتا
اور کارداروں کی پیشگاہ مہارانا صاحب سے مقرر ہونے کی کئی دفعہ فہمایش
ہوچکی ہے مگر دربار اپنا قدیم دستور بدلنا نہین چاہتا ہے لیکن یقین ہے کہ مہارانا
صاحب بشرتہ جدید کے فواید سے آگاہ ہوکر کچہہ تدبیر کرینگے۔

۱۸۷۱-۷۲ع مین بہیلون نے پہر شورش کی اور کئی وارداتون کے مرتکب ہوئے
دربار نے اونکے زیادہ مفسد پالون کی سزادہی کی اجازت چاہی مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ
کی صلاح کے بغیر نہین دی گئی ان وحشیون کی سرکوبی کی تدبیرات جو راج سے
ہوتی ہین مناسب نہین ہین زبردست اور سرغنہ لوگون تک رسائی مشکل ہے
غریب مارے جاتے ہین مہارانا صاحب اپنی ریاست کے انتظام اور ان لوگون
کی ترقی بدل چاہتے ہین مگر اونکی یہہ حجت ہے کہ اس دوہرہ حکومت مین کوئی
حسب اطمینان نتیجہ حاصل نہین ہوسکتا ہے یا تو صاحب پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ کو
اونکا اختیار مطلق ہوجاوے اور اونکی حرکات کے ذمہ وار سمجہے جاوین یا اہلکاران
دربار کو اجازت ہوکہ بلا مداخلت صاحب موصوف احکام دربار کی بجا آوری کرین
زیادہ تر مناسب یہہ ہے کہ صاحب پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ کے اختیارات زیادہ ہوکر
اونکو دربار اور بہیلون کے درمیان ذریعہ مطلق بنادیا جاوے سوائے بہیل کور پس کا

افسر ہونے کی وجہہ سے کہ یہہ فوج انہین لوگون کی تربیت کیواسطے بھرتی ہوئی تہی صاحب موصوف کو عجب اقتدار حاصل ہے بھیلون کا اوپر اعتبار ہے اون کے بلانے سے سرگروہ فوراً آجاتے ہین اہلکاران دربار کے بلانے سے ہرگز نہین آتے وے پلٹن مین سے مقامات مناسب پر چوکیان مقرر کرکے انسداد واردات کرسکتے ہین اور بہدران حال ملازمین پلٹن کی صحبت سے بھیلون کو شایستگی پہونچا سکتے ہین۔

سنہ ۱۸۵۵ء مین راج کی فوج کا دہنک واڑہ پال کے بھیلون سے مقابلہ ہوا اگرچہ راج کی فوج قواعد وہتہیار مین بہت ناقص ہے اور کسی غیر فوج کا مقابلہ کرنے کیواسطے بالکل کارآمد نہین ہے مگر بھیلون کی سزادہی مین کہ اونکے پاس سوائے تیر کمان اور پہاڑون کی پناہ کے اور کوئی ذریعہ نہین ہے بخوبی کارگر ہوئی۔

سواران گرد اور سڑک اودے پور وکہیرواڑہ نے کہ بتحت حکومت صاحب سپرنٹنڈنٹ حفاظت مسافرین کیواسطے متعین ہین اس خوبی سے اپنا کام انجام دیا کہ اونکے علاقہ مین ایک واردات کی بہی شکایت نہوئی۔

مگرہ کا حاکم خالصہ کے بھیلون کو باسندگان قرب وجوار پر غارتگری وفساد کرنے سے باز نہین رکھہ سکتا ہے جب اونکا فساد انتہا درجہ کو پہونچا تب بمجبوری صاحب سپرنٹنڈنٹ نے راج کی فوج سے دہنکواڑہ اور نتہواڑہ پالون کو سزا دینا منظور کیا تہا چنانچہ دہنک واڑہ پر حسب تذکرہ بالا حملہ ہوا تو بھیل لوگ اپنے بال بچون کو لیکر جنگل وپہاڑ مین بہاگ گئے تہے اب ازسرنو آباد ہونے لگے ہین

اور نتہواڑہ پر دو ہزار آدمی کی فوج بہ افسری برادر راؤ سلوم متعین ہوئے کہ
اوس نے اونکی بخوبی سرکوبی کی ان پالون کے سزا پانے سے قرب وجوار کے
پالون کو عبرت ہوگئی اور امید ہوئی کہ ان تدبیرون سے بہیلون کی تمردی اور
سرکشی براے دوام موقوف ہوجاوے گی۔

سڑک اودے پور و کہیرواڑہ پر چوری کی صرف ایک واردات ہوئی اوسمین خود
بولوہ شریک جرم تہا مجرمون مین سے تین گرفتار ہوئے اور مال مسروقہ برامد ہوا
مقدمہ سنگین تہا کیونکہ باوصف نہونے مقابلہ کے چوری کے ساتہہ تشدد بہی
ہوا تہا اسوجہہ سے کہ مدعی علاقہ ڈونگرپور کے تہے حاکم مگرہ نے واپسی مال یافتہ
سے زیادہ کچہہ کارروائی نکی آخرالامر مقدمہ پنچوکلار میواڑ کے محکمہ مین سپرد
ہوا اور وکلاء محکمہ کو تاکید ہوئی کہ جن مقدمات مین مختلف ریاستون کی رعایا
متعلق ہو بفور حصول شہادت کافی فیصلہ کیا کرین توقف نکرین اس مقدمہ مین
حاکم مگرہ سے بہت غفلت ولاپروائی ظہور مین آئی کہ بولاوہ کو باوصف ثبوت
اس امر کے کہ جس مسافر کی حفاظت کا کفیل ہوا تہا اوسیکو لوٹا اور مجروح کیا
کچہہ سزا ندی یہہ عین موقع تہا کہ اوسکو سزاے قرار واقعی دے کر کل بولاؤن کے
واسطے عبرت پیدا کیجاتی ہے۔

سنہ ۱۸۷۵ع مین دہنک واڑہ اور نتہواڑہ کے پالین نیک چلن رہین بابت
معاوضہ جرائم وقوعی قبل سزادہی کے صاحب سپرنٹنڈنٹ اور پنالال وزیر دربار
کے باہم گفتگو ہوئی تو صاحب نے وزیر کو فہمایش کی کہ اونکے حال کی نیک چلنی
اور اصلاح کے لحاظ سے لازم ہے کہ اونکے ساتہہ حلم اور رعایت کیجاوے۔

جولائی ۱۸۶۸ء مین مہارانا صاحب شادی کرنے کے واسطے ایڈر کو گئے تب صاحب سپرنٹنڈنٹ نے بہوتیرے سردارون کو اون کی خدمت مین پیش کیا سردارون نے نذرین دین اور دربار مین مہارانا صاحب کے روبرو بیٹھے اور خلعت اور گہوڑے حسب دستور قدیم حاصل کئے۔

بہوتیرے جاگیردار اپنے علاقہ کے بہیلون کو مغلوب رکہنے کیواسطے ولایتی اور مکرانہ سپاہیون کو نوکر رکہا کرتے تہے مگر یہہ سپاہی ایسے شریر اور مفسد تہے کہ بجائے اسکے کہ اپنے مالکون کی فرمان برداری کرین انواع حیلہ و بہانہ سے اونکو تنگ کرتے تہے اسواسطے جہان موقع ہوا ونکو موقوف کیاگیا اور آئندہ کو اونکے نوکر ہونیکی ممانعت ہوئی مگر وے سردارون کے ذمہ تنخواہ چڑہا کر یا روپیہ قرض دیکر ایسی صورت پیدا کرتے ہین کہ سردارون کو اونکی علیحدگی مشکل ہوجاتی ہے بہیل لوگ بدوضعی کے سبب سے اون سے متنفر ہین مگر اونکے پاس اچہے اچہے ہتہیار ہین اس سے خوف بہی کرتے ہین۔

۱۸۷۰ء مین راج میواڑ اور پرتاب گڈہ کے درمیان ایک مقدمہ تہا اوسکی تحقیقات کی ضرورت سے صاحب سپرنٹنڈنٹ کو دریاود مین جانیکا اتفاق ہوا اس ضلع مین مدت سے کوئی حاکم نہین گیا تہا اس سبب سے بدنظمی ہورہی تہی یہانتک کہ باشندون کو یہہ بہی معلوم نہ تہا کہ ہم میواڑ کے کوہی اضلاع مین ہین ہرطرف کو جنگل و جہاڑی ہے اور مالوہ و میواڑ کی سیراب سرزمین کے کنارہ پر واقع ہے اگر کوئی ایک دفعہ مویشیون کو کسیطرف لیجاوے تو پہر پتہ لگنا مشکل ہے جاگیر کے حاکم اور منتظم جو چاہتے ہین کرلیتے ہین غارتگرون سے مال مسروقہ

مین حصہ لیکر اونکی امداد و اعانت کرتے ہین تصفیہ مقدمات مین صاحب سپرنٹنڈنٹ
کی کارروائی مین خلل انداز ہوتے ہین صدق سے علی العموم کل کو پرہیز ہے
شکایتین بہت ہوئین مگر شاکی یعنی مستغیث لوگ آیندہ کے خوف سے لرزان
تھے کامدار بدل جاہتا تھا کہ صاحب جلد چلے جاوین اس صورت مین دربار کو
لازم ہے کہ اس جاگیر پر زیادہ نگرانی کرنے کی ہدایت کرین اور صاحب سپرنٹنڈنٹ
کو مناسب ہے کہ ہر سال دریاود کا دورہ کیا کرین۔

مادری بہومیہ جاگیرون مین سب سے بہتر مادری کی جاگیر کا انتظام
ہے وہان کا سردار رگھناتھ سنگہ کل سردارون مین سب سے زیادہ ہوشیار ہے
خود کام کرتا ہے اور کسی کے فریب مین نہین آتا اس جاگیر کا انتظام دیگر جاگیرون
سے بیشتر ہوا تھا یعنی ۷۷-۱۸۷۶ء مین کپتان بلیک صاحب نے کیا تھا اس وجہہ
سے سب سے بہتر ہے موسم بارش ۱۸۸۰ء مین مقدمات چوری و کشت و خون
وغیرہ درمیانی مادری و جاواس پنچایت سے فیصل کئے تھے اور کانکون اور
سنگوارہ کے مشہور پالون کے ذمہ [illegible] بابت معاوضہ تجویز کیے گئے تھے مگر
اوسکے اداے کی صورت نہین ہوئی اس اثنا مین پھر فساد ہو گیا یہہ پال نہایت
شریر و بدمعاش ہے اوسکے اور مادری کے درمیان اکثر نزاع رہتا ہے
مادری کی [illegible] سالانہ کی آمدنی ہو گئی ہے اور اسیقدر خرچ ہے۔

چاٹی اس جاگیر کی ڈیڑہ ہزار روپیہ سالانہ آمدنی ہے پانچ سو روپیہ
خراج راج اودے پور کو دیا جاتا ہے کہ اوسکی حیثیت سے زیادہ ہے
ٹھاکر گمان سنگہ جاگیر کا کام اچھی طرح کرتا ہے مگر پانچ ہزار روپیہ کی قرضہ سے

زیر بار ہے —

تہانہ یہان کا ٹہاکر پربت سنگہ کل معاملات مین خبردار اور ہوشیار ہے
اوسکی ہزار روپیہ سال کی آمدنی ہے اور آٹہہ سو روپیہ سال کا خرچ ہے
اوسکے ذمہ بہی قرضہ ہے مگر اوسکی تفصیل و تعداد دریافت نہین ہوئی —

چیواس جسکو چاواس بہی کہتے ہین بہومیون مین سب سے بڑی
جاگیر ہے اوسکی آمدنی سولہ ہزار سے اٹہارہ ہزار تک سالانہ ہوتی ہے راؤ
بہیرون سنگہ سردار سابق کہ سنہ ۱۸۷۰-۷۱ء مین بعمر پچیس سال تہا از بس متلون
طبع اور بد وضع تہا اپنا کل وقت اوباشی و بدچلنی مین صرف کرتا تہا کام پر
بالکل متوجہہ نہ تہا اوسکے ملازم لوٹتے تہے اس سبب سے قریب پچاس ہزار
روپیہ کے مقروض ہو گیا تہا سنہ ۱۸۷۲-۷۳ء مین کچہہ اسلوبی کار کی تجویز ہوئی
راؤ اور اوسکے کامدار نے انصرام کار کیا اور اونہون نے چاہا کہ روپیہ قرض لیکر
ولایتی اور مکرانون کی تنخواہ یکمشت ادا کر دے مگر یہہ لوگ پنچایت سے راضی
ہونے والے نہ تہے اس سے صاحب سپرنٹنڈنٹ کی مداخلت کی ضرورت ہوئی
اور گجراتی کامدار جو گمراہی کا باعث تہا موقوف ہوا اور یہہ بہی تجویز ہوئی کہ سردار
کے لڑکون مین سے کسی کو تحصیل علم کے واسطے احمد آباد کے مدرسہ مین بہیجا جائے
مگر اس وجہہ سے کہ وے اپنے پہاڑون مین بہت خوش رہتے ہین امید نہی
کہ کوئی جانا قبول کرے —

کانکون اور سگواڑہ کے بہیل مدت سے غارتگری کر کے اس سردار کے خرچ
اور تکلیف کے باعث ہوئے ہین چنانچہ مقدمات و قومی سابقہ کا جو فیصلہ ہوا

مادری سکے ذکر مین لکہا گیا ان پالون کے بہیل بہت شریر وسرکش ہین –
مقدمہ ڈاکہ زنی جلفان مین راؤ جیواس اور امر سنگہ ٹہاکر بابلواڑہ سے کہ
امر سنگہ رجیمنٹ مین بمشاہرہ سو روپیہ ماہوار نوکر ہے اور عندالضرورت ضلع
مین نوکری کرتا ہے بہوپا کو گرفتار کرادیا کہ اوسکو اودے پور بہیجا گیا اور
بعد تحقیقات پانچ برس کی قید ہوئی اور دیگر دو کس ماخوذ مقدمہ مذکور جنکو
راؤ نے گرفتار کرکے ایک ایک برس کو قید کیا تہا پہرہ والے کی غفلت اور سازش
سے مفرور ہوگئے تا وقت گرفتاری اونکے امر سنگہ کی تنخواہ سو روپیہ ماہوار
یکم اکتوبر ۱۸۷۸ع سے بند کر دے گئے چند روز بعد امر سنگہ راؤ جیواس ہو گیا
تب بہی اونکی گرفتاری مین مصروف رہا کہ اونمین سے ایک گرفتار ہوکر بڑی
میعاد قید سزایاب ہوا اور جس نے بر سر موقع صاحب سپرنٹنڈنٹ پر تلوار
چلائی تہی وہ بہی قلعہ کہیرواڑہ مین بمیعاد ایک سال قید ہوا مگر مجرمان مفرور
ومرتکب جرم سے ایک ہاتہہ نہ آیا بدستور مطلق العنان و آزاد ہے –
دسمبر ۱۸۷۸ع مین راؤ بہیرون سنگہ لاولد مر گیا مرنے سے پیشتر اوس نے
اپنے چچا امر سنگہ ٹہاکر بابلواڑہ کو کہ سابق مین منتظم جاگیر تہا اپنا بیٹا اور وارث
قرار دیا تہا راؤ پاڑہ نے بد صلاحی سے جیواس کا دعوی کیا اور یہہ عذر کیا
کہ امر سنگہ بہیرون سنگہ کا چچا ہے وہ متبنی نہین ہو سکتا ہے مین بہی اوس
خاندان مین ہون میرا حق ہے لچہمن سنگہ راؤ پاڑہ نے اودے پور مین
اہالیان دربار سے سازش کر لی اس سبب سے مسند نشینی امر سنگہ مین بہت
دیر ہوئی مگر ہمارا ان حال کل رہا کہ جیواس سرداران بہومیہ اور مہنت مندر

رگھناتھ نے امر سنگھ کو راؤ قبول کر کے رسمیات مسند نشینی بجالائے آخرکار
دربار نے بھی بتاریخ ۲۹ - جنوری ۱۸۷۵ء منظور کیا قبل وفات بھیرون سنگھ
امر سنگھ نے کانکون اور سگواڑہ کے پالون مین ہوکر مادری کو طرفین سے
سوسو گز جھاڑی کٹواکر راستہ بنوایا تھا اور صاحب سپرنٹنڈنٹ واسطے اجرای
راستہ کے جانیوالے تھے مگر اس عزل و نصب کے سبب سے ہرج واقع
ہوا اور دوسرے سال پر جانا موقوف رہا -
جون ۱۸۷۵ء مین میجر گننگ صاحب نے قرضخواہون کو جمع کر کے کل قرضہ کی
تعداد مقرر کی بقدر لاکھ روپیہ سکہ اودے پور ہوا اس قرضہ کے عوض مدد دیہات
اوبری - ورلہ - ناگپور - بھودر - پادری

पादरी भूदर नागपुर वरला ओवरी

جمعی پانچہزار روپیہ سکہ اودے پور علیحدہ کر دیے اس انتظام اور امر سنگھ
کی خوش انتظامی اور کفایت شعاری سے امید ہے کہ قرضہ سے جلد سبکدوشی
ہوجاوے -
پاڑہ ۱۷ - اکتوبر ۱۸۶۹ء کو پاڑہ کے راوت ناہر سنگھ کا انتقال ہوا
یہہ شخص ضعیف العمر تھا اور چند سال سے نابینا ہوگیا تھا اوسکے اندھے ہونے
سے لوگون نے جاگیر کے کام مین ابتری کر دی تھی اور زیر باری بہت
ہوگئی تھی اوسکا پوتا لچھمن سنگھ بعمر چودہ سال بجاے اوسکے مسند نشین ہوا
حسب ایماے صاحب سپرنٹنڈنٹ اوسکے سن بلوغ تک بہ تحت صاحب
موصوف ایک ہوشیار کامدار مقرر ہوا اور راوت کی والدہ کے معتمد کو اس

کامدار کے شریک کیا گیا اس بندوبست سے نہایت عمدہ نتیجہ پیدا ہوا۔
جاگیر کی آمدنی جو ایک سال مین دس ہزار تھی دوسرے مین پندرہ ہزار ہو گئی
پردیسی ملازم جنکا للعہ سالانہ چڑھا ہوا تھا موقوف کئے گئے اور اونکی تنخواہ باقساط
ادا کرنیکا بندوبست ہوا۔

سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ع مین صورت بندوبست بدستور رہی مگر قحط کے سبب سے جمع صرف
بقدر للعہ سالانہ ہوئی سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ع مین نوجوان راوت کو اختیار دیا گیا اوس
نے جاگیر کا اچھا انتظام کیا اور میواڑ بھیل کورپس کے بگلچی کو اپنا کامدار مقرر
کیا مگر اوسکے با اختیار ہونے کے بعد آمدنی صرف چھ سات ہزار روپیہ سالانہ
کی ہوتی ہے وہ کسی قدر مقروض ہے مگر بہت زیربار نہین ہے اوس نے
فروری سنہ ۱۸۷۶ع مین مادری کے سردار کی دختر سے شادی کی ہے۔

کوٹڑہ

کوٹڑہ بلند سرزمین پر جہان بگھیل اور سبرمتی ندیان ملی ہین چار میل عریض
گھاٹہ مین جسکے گرد دو ہزار سے چھتیس سو فیٹ تک کی بلندی کے پہاڑ بجز
جنوب اور مغرب کے ہر طرف ہین کھیرواڑہ سے ۵۶ میل شمال و مغرب مین
واقع ہے۔ جنوب اور مغرب کی طرفون سے پہاڑون کا احاطہ کشادہ ہے
اور سبرمتی اور دلواڑہ کے گھاٹہ سے ملا ہے۔

صاحب جو کوٹڑہ مین رہتے ہین میواڑ بھیل کورپس کے دوم کمانڈنٹ اور صاحب
پولٹیکل ایجنٹ میواڑ کے دوم اسسٹنٹ ہین یہہ ضلع اونکے تحت حکومت
مین ہے اور اضلاع کوہی کا ایک حصہ شمار کیا جاتا ہے۔

اس چہاونی مین میواڑ بہیل کورپس کی دو کمپنی رہتی ہین اون مین باستثنا
چند آدمیون کے سب گراسیہ لوگ بہرتی ہین اور یہہ مقام اونکی رضاجوئی
کیواسطے پسند کیا گیا ہے -

اس علاقہ مین تین جاگیر ہین جوڑہ اوگہنہ پنرڑہ

पनरवा ओघना जूड़ा

اونکے سردار راج میواڑ مین خراج مفصلہ ذیل دیتے ہین -

جوڑہ	اوگہنہ	پنرڑہ
سمار	امار	صمار

ان جاگیرون مین دربار کو کچہہ مداخلت نہین ہے بالکل صاحب پولٹیکل
سپرنٹنڈنٹ اور صاحب اسسٹنٹ دوم کا اختیار ہے بجز بعض کے یہہ
سردار اپنی جاگیرون کا اچہا بندوبست کرتے ہین اونکی بہیل رعایا نے
عادات غارتگری کو بالکل چہوڑ دیا ہے اور خالصہ کے پالون کی نسبت
بہت شایستہ ہوگئے ہین پنرڑہ اور جوڑہ کے سردار دربار میواڑ کے بہت
مقروض ہین اور جوڑہ کا سردار بہت کاہل اور غافل ہے اوسکی رعایا
اوسکو خیال مین نہین لاتی ہے اور حدود جاگیر سے باہر وارداتین
کرتے ہین -

ان جاگیرون کی بابت عجب دستور ہوگیا ہے کہ مالک میواڑ جو اونکے کاروبار
مین دست اندازی نہین کرسکتا اوس سے اونکی وارداتون کی بابت
معاوضہ دلایا جاتا ہے اونکے عوض دربار نے زرمندرجہ حاشیہ ادا کیا ہے

نام جاگیر	آمدنی سالانہ	مطالبہ راج	کہ اب اوسکا مطالبہ درپیش
پنفرودہ	[illegible]	[illegible]	ہے اہالیان دربار کہتے ہین
جورہ میرپورہ	[illegible]	[illegible]	کہ ان ہوسیہ سردارون کی رعایا
اوگہنہ	[illegible]	[illegible]	علاقہ غیر مین وارداتین کرتے

ہین اونکے عوض ہم کہانتک زرمعاوضہ دیتے جاوینگے اسمین سردارون کا فایدہ ہے کہ اونکی حرکات ناشایستہ کی بابت راج معاوضہ دیتا ہے اور خود محفوظ رہتے ہین اسی سبب سے اونکو علاقہ غیر مین واردات کرنیکا حوصلہ ہوتا ہے اگر ہوسیون سے یہہ زرمعاوضہ وصول کیا جاوے یا بالعوض اوسکے اونکی جاگیرین ضبط ہون تب وے اپنی بدپیشہ رعایا کو ان حرکات سے باز رکہین بڑی مشکل یہہ ہے کہ دربار سے یہہ روپیہ کئی سال سے چڑہا دیا ہے اب بلحاظ آمدنی جاگیرون کی یہہ رقم اس تعداد کثیر کو پہونچ گئی ہے کہ کسی مناسب مدت کے اندر اوسکا ادا ہونا غیر ممکن ہے —

اس قرضہ کے ایصال مین صاحب اسسٹنٹ مدت سے مصروف ہین اور یہہ کام جو اونکے ذمہ ہے بہت ضروری سمجہا جاتا ہے اور راج براہ واجب عذر آور ہے کہ ان ہوسیون کی رعایا کے جرائم کے عوض مین باوجودیکہ اونپر کچہہ اختیار نہین ہے غیر ریاستون کو زرمعاوضہ دیتے ہوئے تنگ آگئے ہین اگرچہ دربار کا قرضہ پنفرودہ کے ذمہ بہی بہت ہے مگر بمقابلہ سردار جورہ کے اوسکی حالت غنیمت ہے اوسکی رعایا ضبط مین ہے اور انتظام جاگیر لایق تعریف کے ہے جب تک جاگیر اوسکے اہتمام مین ہے اداے قرضہ کچہہ

مشکل نہین ہے اور نہ زیادہ مقروض ہونیکا احتمال ہے او گہنہ کا قرضہ جورہ
اور پنرورہ کے مقابلہ مین بہت خفیف ہے علاقہ کوٹڑہ کے سردار محصول
راہداری اپنے علاقہ کے مقامات مفصلہ ذیل پر اس شرح سے لیتے ہین -
غلہ بار بنر گاو   پارچہ نیشکر و ہلدی وغیرہ بار بنر گاو - شیر افیون فی بار پانچ سر

۱۲ ۴ ۸

علاقہ جورہ مین

علاقہ جورہ مین   گوگرود   مہدپور   بکرنی

विकरनी   महदपुर   गुगरोद

علاقہ اوگہنہ مین بمقام اوگہنہ خاص -

علاقہ پنرورہ   مان پور   मानपुर نوگام   नोगाम

مالگذاری اوگہنہ اور پنرورہ مین ایک چہارم پیداوار اور فی گھر ایک روپیہ
یا زیادہ حسب حیثیت مالک و مرضی سردار لیجاتی ہے - اور جورہ مین گراسیہ
اور بہیلون کی مالگذاری مین فرق ہے - گراسیون سے بصورت اچہی
پیداوار ہونے کی فی قلبہ ڈیڑہ من بختہ غلہ اور ایک روپیہ لیا جاتا ہے اور
بو عدیگر حسب مرضی سردار اور جن دیہات سے غلہ نہین لیا جاتا ہے اون
سے دو روپیہ فی گھر حسب حیثیت لیا جاتا ہے اور بہیل سوا روپیہ اور
بارہ سیر غلہ فی گھر حسب حیثیت دیتے ہین -
کوٹڑہ کی جمعیت بہیل کور پس کیواسطے قاعدہ مقرر ہوا ہے کہ تا وقتیکہ لکہنا
پڑہنا نہ سیکہے اوسکی ترقی عہدہ نہو اس سبب سے سب لوگ نوشتخواند مین مصروف

رہتے ہین اور اونکی تعلیم کیواسطے مدرسہ بنایا گیا ہے اوسکے مکان کی تعمیر کیواسطے دربار میواڑ نے دوسو روپیہ نقد دیا ہے اور بیس روپیہ ماہوار عملہ کا خرچ منظور کیا ہے کل سپاہیون کو دو برس پڑہنا پڑتا ہے اس قاعدہ سے نوکری کے پسندیدہ ہونے مین کچہہ فرق نہین ہوا ہے امیدوار بکثرت آتے ہین اور خالی عہدہ پر مقرر ہونے کی درخواست کرتے ہین -

اوگہنہ اوگہنہ کی جاگیر مین راوت کیسری سنگہ جاگیر دار بہومیہ سردار ہے اوسکے پاس ۳۲ دیہات ہین اور خود حاکم ہے - یہہ جاگیر اودے پور سے قریب ہونے کے سبب سے جورہ اور پنروہ کی نسبت راج میواڑ کی زیادہ محکوم ہے - چند پشت پہلے اول بطور استمرار ملی تہی مگر بہ تدریج اودے پور سے زیادہ متعلق ہوکر پنروہ سے علیحدہ ہوگئی اس سردار کا لڑکا پنروہ کا رانا ہے اگرچہ وہ مستحق نہین ہے مگر راج مین رشوت دیکر استحقاق حاصل کیا ہے جورہ اور پنروہ کی نسبت اوگہنہ کی زمین زیادہ مزروعہ ہے رعایا اچہی صلح پیشہ ہے اس سے محصول وغیرہ بآسانی وصول ہوتا ہے تحت مین کوئی جاگیر دار نہین ہے کل علاقہ خالصہ کا ہے سردار جوان اور بہت ہوشیار ہے اور جاگیر کی خوش انتظامی اور رعایا کے آرام کی خواہش رکہتا ہے اوسکے والد کشن سنگہ کے انتقال پر جب وہ مسندنشین ہوا دربار نے اوس سے بہی تلوار بندی کا دعوی کیا تہا مگر اوسنے بہی وہی عذر کیا جو پنروہ کے راؤ نے کیا ہے - اس جاگیر کا علاقہ میواڑ کی مغربی سرحد کی نسبت زیادہ کشادہ و ہموار ہے یہان ہلدی اور شکر کی تجارت پنروہ اور جورہ

سے زیادہ ہے —

پنڑوہ اوگہنہ کے سردار کا بیٹا رانا بہوانی سنگہ جاگیر پنڑوہ کا سردار ہے اس علاقہ مین ۴۴ دیہات تین ٹہاکرون کے قبضہ مین ہین اور باقی ۴۸ رانا کے خالصہ مین ہین —

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد خراج	کیفیت
۱	ادی واس	ٹہاکر بدن سنگہ	۱۰	•	•
۲	اورہ	ٹہاکر جیت سنگہ	۱۱	ماعدہ	•
۳	اومریہ	ٹہاکر دولہ سنگہ	۲۳	سار	•
۴	خالصہ	رانا بہوانی سنگہ	۴۸	[illegible]	•
میزان	•	•	۹۲	[illegible]	

اُمریہ کے ٹہاکر کو دیہات کی نصف جمع ملتی ہے اور علاقہ کا بندوبست پنڑوہ کا سردار کرتا ہے —

۱۸۶۸ و ۶۹ء مین اس علاقہ کے اوس حصہ مین جو بہاندر کر کے مشہور ہے کثرت بارش سے فصل خراب ہو گئی اوسی سال مین خراج واجب الاداسے اوردیون بتعداد پانچ سو روپیہ سالانہ قرار پایا اور بقایا خراج کی قسطین تین سو روپیہ سالانہ کی مقرر ہوئین گیارہ ہزار روپیہ بقایا ئے خراج اور چہہ ہزار روپیہ نذرانہ

مسند نشینی جملہ سترہ ہزار روپیہ واجب الادا ٹہارا نا اور اوسکے ولیعہد کے
درمیان نا اتفاقی ہے رانا سنے اپنے اقرار کا ایفا نہین کیا ہے اور بدن سنگ
ٹہاکرا وسے واس سنے صرف اسیوجہہ سے خراج ادا نہین کیا ہے کہ جس حالت
مین اوسکو بنزوہ کی گدی دی ہے توکچہہ معاش بہی ملنی چاہیئے۔
پانچ سو روپیہ خراج اور تین سو روپیہ بقایا خراج حسب قرارداد سال بسال
ادا ہوتا ہے مگر رانا کو اوسے مبلغ چہہ ہزار روپیہ مین جو دربار سے بابت
تلوار بندی یعنی نذرانہ مسند نشینی طلب ہے محض انکار ہے اسوجہہ سے کہ
یہہ مطالبہ دستور قدیم سے بالکل خلاف ہے۔
سنہ ۷۷-۱۸۷۶ع مین شدت بارش سے خریف کی پیداوار خراب ہوگئی صرف بقدر چہارم
مال حاصل ہوا ندیون کے کنارہ کے کہیت بالکل بہ گئے اور مالکون کا بڑا نقصان
ہوا مگر ربیع کی پیداوار نہایت عمدہ ہوئی۔

جورہ جورہ کی جاگیر مین ۱۱۸ دیہات ہین اور راوت زورا ور سنگہ وہانکا
بہومیہ سردار ہے ان دیہات مین سے ۶۲ دیہات سنہ ۶۹-۱۸۶۸ع تک سابق ٹہاکران
مفصلہ ذیل کے قبضہ مین تہے۔

تفصیل ٹھاکران

نمبر	نام دیہہ	نام ٹھاکر	تعداد دیہات	خراج سالانہ	کیفیت
۱	سمدیچہ	ٹھاکر بھوانی سنگہ	۱۲	مار	
۲	موم دلائی	ٹھاکر دولت سنگہ	۲	ہعہ	
۳	مادرہ	ٹھاکر انار سنگہ	۴	للعہ	
۴	نرسنگ پورہ	ٹھاکر بھار تھ سنگہ	۱	صعہ	
۵	باس	ٹھاکر بھیرون سنگہ	۱	صعہ	
۶	پاروی کلان	ٹھاکر دولہ سنگہ	۴	لعہ	
۷	پاروی خورد	ٹھاکر چندن سنگہ	۲	ہعہ	

سنہ ۱۸۷۰و۶۹ء مین جورہ کے سردار نے اپنے بھائی بھتیجون کو جایداد تقسیم کی راوت زورا ور سنگہ سردار جورہ کی والد گمان سنگہ کے وقت انتقال سے اوسکے چھوٹے حقیقی بھائی بھیم سنگہ اور دیوی سنگہ اور سوتیلے بھائی رتن سنگہ اور دولت سنگہ کی پرورش اوسی کے ذمہ تھی اور جب اوسکا چچا جودہ سنگہ مرا تو

بختاور سنگہ و مان سنگہ و کیسری سنگہ پسران جودہ سنگہ کی پرورش بہی اوسی کے ذمہ عاید ہوئی صغیرسنی مین یہہ سب اوسکی سرپرستی مین رہے جب ہوشیار ہوگئے صاحب سپرنٹینڈنٹ نے صلاح دی کہ اونکی جاگیرین علیحدہ کردیجاوین چنانچہ کپتان بیٹی صاحب نے بندوبست مندرجہ ذیل کیا۔

اول ٹہاکر بہیم سنگہ برادر دوم سردار کو تلوئی اور پاوٹی دوگانو دے اور دس روپیہ سالانہ اوسکے ذمہ خراج مقرر کیا اسکے علاوہ بڑے بہائی کے ذمہ بعض مصارف رہے جس سے وہ بخوبی گذارہ کرسکے۔

دوم ٹہاکر دیوی سنگہ برادر سیوم سردار کو ستوپاو۔ اجنجی اور ٹیکانیہ ملے اور اوسکے ذمہ دس روپیہ سالانہ خراج قرار پایا یہہ معاش کافی ہے۔

سیوم رتن سنگہ و دولت سنگہ سوتیلے بہائیون کو چوہان کا سیرہ۔ کودرلہ اورگوریہ تین گانو ملے اور راونکے ذمہ ۵ روپیہ خراج قرار پایا ہے۔ یہہ معاش اونکے گذارہ کے واسطے کافی نہین ہے کیونکہ جاگیر جودہ سے اونکو کچہہ مدد نہ ملے گی سابق رتن سنگہ کی آمدنی قریب ہزار روپیہ سالانہ کی تہی اب سو روپیہ نقد اور سو روپیہ کی جنس کل دوسو روپیہ کی ہے علاوہ اسکے شاید وہ بہیم سنگہ سے بڑا ہے اگر واقع مین ہے تو اوسکو بہیم سنگہ سے زیادہ معاش ملنی چاہیے کیونکہ اگر سردار کی اولاد نہوئی تو وہ مستحق مسندنشینی ہوگا۔

چہارم ٹہاکران بختاور سنگہ مان سنگہ و کیسری سنگہ پسران جوان سنگہ کو کہام گاررو۔ فوبرود تین گانو ملے ہین اور سالانہ خراج آٹہہ روپیہ ہے یہہ معاش اگرچہ سردار کے سوتیلے بہائیون کی معاش سے بہتر ہے مگر اونکے گذارہ

کیواسطے کافی نہین ہے کیونکہ جاگیر سے کچھہ نہ ملیگا اونکا باپ بہت زبردست تہا بہیلون سے گجرات کی غارتگری کا مال نکلوایا کرتا تہا وہ مال اونکو ہاتھہ آیا ہے اوس سے گذارہ کرتے ہین اسطرح جورہ کے ٹہاکر جو ایک سال پیشتر سات تہے سنہ ۶۹ و ۱۸۷۰ع مین گیارہ ہوگئے اسکے بعد دوسری تقسیم ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ رپورٹ ۷۱ و ۱۸۷۲ع مین نقشہ ذیل درج ہوا۔

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد خراج	کیفیت
۱	سمدیجہ	بہوانی سنگہ	۱۱	[illegible]	
۲	مادرہ	ناہر سنگہ	۴	[illegible]	
۳	نرسنگ پورہ	بہارتہہ سنگہ	۱	[illegible]	
۴	باسس	بہیروان سنگہ	۱	[illegible]	
۵	سوم ولالی یا سوزاولی	دولت سنگہ	۲	[illegible]	
۶	پارولی خورد	چندن سنگہ	۲	[illegible]	
۷	پارولی کلان	دولہ سنگہ	۹	[illegible]	
۸	اوکہلاٹہ	روپ سنگہ	۳	[illegible]	

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد خراج	کیفیت
۹	مادری	دہول سنگہ	۱	للوعہ	
۱۰	تہاسیہ	کہان سنگہ	۲	عہ	
۱۱	ملاٹہ کا باس	چندن سنگہ	۲	عہ	
۱۲	مانتہ والہ	ڈولہ سنگہ	۲	لہعہ	
۱۳	تلوئی	بہیم سنگہ	۲	عہ	
۱۴	کہام	بختاور سنگہ	۳	سہ	
۱۵	چوہان کا بیڑ	رتن سنگہ	۴	صعہ	
۱۶	سولام	دیوی سنگہ	۳	عہ	
۱۷	موہولہ	خوشحال سنگہ	۱	لہعہ	
۱۸	خالصہ	۰	۶۶	سمہ سا ے	
میزان	۰	۰	۱۱۹	سمہ لا لعہ	

ستمبر سنہ ۷۱ء مین بدریافت اس امر کے کہ باغی مینون کا گروہ رعایا سے
علاقہ گودوار سرحد جورہ کے پہاڑون مین آکر پناہ پذیر ہوا اوسکی سزادہی
کیواسطے فوج کا بہیجنا ضرور پڑا اوسمین کہیرواڑہ اور کوٹڑہ کی مختلف جمعیتین
اودے پور سے راج کی فوج اور راو جورہ کے ملازم شامل ہوئے راؤکے
بہائی ٹہاکر بہیم سنگہ نے ایک گروہ کو اونکی جاے پناہ مین جاپکڑا لڑائی مین
اونکو شکست دی اور اوسکے سرگروہ تیملا کو مار ڈالا اور دیگر چارون کو
زخمی کیا مگر کثرت درختان سے کل گروہ بہاگ گیا کوئی گرفتار نہوا۔
اس فوج کشی اور ٹہاکر بہیم سنگہ کی مقابلہ آرائی سے گودوار اور سروہی کے
مینہ اور بہیلون نے فی الفور میواڑ کے پہاڑون کو چہوڑ دیا۔ جنوری و فروری
سنہ ۷۲ء مین صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ سروہی کے پاس سے اطلاع آئی
کہ مینہ لوگ علاقہ جورہ مین پہر پناہ پذیر ہوتے ہین مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع
کوہی نے یقین نہ کیا آخرکار ۴۔ مارچ کو وکیل میواڑ نے اطلاع دی کہ پوشیدہ
مقام پر ایک گروہ کا پتہ لگا ہے جورہ کے راؤ کو لکہا گیا ہے کہ جسقدر فوج ممکن
ہو فی الفور بہیجے اور کوٹڑہ سے انگریزی فوج طلب ہوکر بہ تعاقب و تلاش
مجرمان روانہ ہوئی دسوین مارچ کو ٹہاکر بہیم سنگہ سے مقابلہ ہوکر ایک سرغنہ
اور ایک اور آدمی مارے گئے اور چار زخمی ہوئے ان دو معرکون مین
بہیم سنگہ نے کمال بہادری کی ہے۔ چونکہ جورہ کا راؤ سست اور کاہل وجو
ہے اور اوسکا بہائی چست اور ہوشیار ہے دیہات واقع سرحد سروہی کا
راؤ سے انتظام نہین ہوسکتا اسواسطے مناسب ہے کہ دیہات مذکورہ کا

انتظام بھیم سنگہ کو سپرد کیا جاوے اس تجویز سے عمدہ نتایج حاصل ہون گے اور کچھہ نقصان نہو گا کیونکہ کل دیہات خالصہ کے ہین جاگیردار کا کوئی گانو نہین ہے -

سرحد متنازعہ ناہی کانٹہ کا ہمرور چند سال فیصلہ ہو گیا تھا مگر بینارہ بندی نہوئی اس سبب سے کل باشندگان قرب وجوار کو اوس سے تکلیف تھی صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ اور سپجکٹ صاحب نے اوسکی بینارہ بندی کرادی -

۱۸۷۳ع مین راؤ چند سینہ سرحد ملحقہ مارواڑ کے فیصلہ مین مصروف رہا جس تدبیر سے واسطے استحکام حکومت دربار کے تھانہ جات مقرر کرنے لازم آوین باشندگان ملک کو ناگوار ہوگی اسواسطے بہت ہوشیاری سے کرنی چاہیے - ایسی تدبیر کے اجرا مین دربار کو ۱۸۳۸ع کی مصیبت یاد کہنی چاہیے کہ بھیلون نے شورش کر کے ایک رات مین راج کے سترہ تھانون کو مار کر اوٹھا دیا تھا

جولائی ۱۸۸۵ع مین کپتان کونولی صاحب قایم مقام دوم اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ منڈوہ اور بکھیل مین ڈاکہ زنی کے دو مقدمات شروع سال مین وقوع مین آئے ہین اور منڈوہ مین نوبت بہ ہلاکت پہونچ گئی اور اونہون نے یہہ بھی لکھا کہ ان دیہات مین بالکل غدر ہو رہا ہے اور راؤ چجرہ کو اوسکے انسداد کی بالکل قابلیت نہین ہے اور باشندگان قرب وجوار اس فساد سے بہت خائف ومتردد ہین اس

صورت مین اونکی سرکوبی کیواسطے دربار کی فوج جانی چاہیئے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ
اضلاع کوہی سنے اس حال کی تصدیق کرکے درخواست سزادہی کی اور
خود ہی بہت کوشش سے مدد دی صاحب پولیٹیکل ایجنٹ سنے اطلاع پاکر فوج
بہیجنے کی تیاری کی اگریہہ فوج فی الفور روانہ ہوجاتی تو یقین تہا کہ فوج کے
پہونچتے ہی یا حملہ شروع ہوتے ہی بہیل اطاعت پذیر ہوجاتے مگر نحوست اتفاق
سے اوسی زمانہ مین باگور پر فوج کشی ہوگیی اور یہہ کام التوا مین رہا جب
وہ مہم ختم ہوئی تو صدر مین اتنا جلد دوسری طرف فوج کشی کرنے کی نسبت بحث
ہوئی اس سے توقف ہوا آخرکار میواڑ بہیل کورپس اور راج کی متفق فوج بہ تحت
میجر گننگ صاحب ۱۷ مارچ کو اودے پور سے روانہ ہوئی درمیانی عرصہ مین
صاحب سپرنٹنڈنٹ سنے یہہ بہی تجویز کی تہی کہ دونون دیہات کے درمیان
تہانہ مقرر کردیا جاوے مگر سابقا کوہی اضلاع مین راج تہانجات کی ایسی ذلت
ہوئی تہی کہ یہہ تجویز پسند نہوئی ۔
اس توقف سے بہیلون کو مستعد مقابلہ ہونے کی فرصت ملگئی کہ لڑائی کیواسطے
تیار ہوگئے اور اپنے مویشی و مال قرب وجوار کے پالون مین دوست واشناؤن
کے پاس بہیجدئے اور پہاڑون مین چہپنے کی غرض سے غلہ جمع کرلیا تاہم فوج
کشی کا نتیجہ اچہا ہوا یعنی دونون سرگروہ مع اونکے بڑے آدمیون کے گرفتار
ہوئے صدہا مویشی اور غلہ ناتیار پر راج کا قبضہ ہوگیا اور بہیلون کو بخوبی ثابت
ہوگیا کہ بندوقین خواہ کیسی ہی ناقص ہون اونکے تیر وکمان سے ہر طرح بہتر
ہین آخرکار ایک مضبوط تہانہ متعین کرکے راج کی فوج واپس آئی اور بہیلون

کو بعد اقرار نیک چلنی آیندہ کے آباد ہونے کی ہدایت ہوئی یقین ہے کہ اس سزایابی کو اگر ہمیشہ نہین تو سالہا سال تک یاد رکھکر اپنے اقرار کا ایفا کرین گے جورہ کی جاگیر مین مدت سے بدنظمی ہو رہی ہے اسواسطے تین آدمیون کی کمیٹی مقرر ہوکر انتظام اوسکو مفوض ہوا راؤ نے بہی اس انتظام کو پسند کیا امید ہے کہ بندوبست خاطر خواہ ہوکر راج کا اور دیگر قرضخواہون کا قرضہ جلد ادا ہو جاوے گا۔

سررشتہ مال

سررشتہ مال بہت سادہ اور ابتدائی حالت مین ہے زمیندار اگرچہ حق مالکانہ رکہتے ہین مگر اونکو کاشت اراضی کیواسطے ہر سال پٹہ جات دیے جاتے ہین اور مالگذاری کی بابت ضمانت لیجاتی ہے اور فی بیگہہ محصول حسب شرح ذیل لیا جاتا ہے۔

افیون [illegible] سے [illegible] تک۔ نیشکر [illegible] سے [illegible] تک۔ مخلوج [illegible] سے [illegible] تک۔ میوہ جات [illegible] سے [illegible] تک۔ غلہ پر محصول نقد لیا جاتا ہے مگر مختلف پرگنات مین نصف سے چہارم تک جنس لیجاتی ہین اس سررشتہ مین کچھ نقص ہین مگر رعایا ملک کے موافق ہے راج مین محصول زیادہ آتا ہے اور کاشتکار اس سبب سے رضامند ہین کہ تیاری فصل سے پیشتر اجناس خرچ کرنے لگتے ہین۔ دوسرے جب پیداوار اچھا ہوتا ہے کل محصول لیا جاتا ہے اور جب کم ہوجاتا ہے بقدر کمی معافی ہوجاتی ہے۔ تیسرے باشندگان دیہات خفیف معاملات مین خود اپنا انتظام کرتے ہین اور مقدم و نمبرداران دیہہ ان معاملات

ہین با اختیار اور وقوع جرائم کی بابت ذمہ وار ہین اور جو مقدمات رسم و رواج
ملک پر مبنی ہین اون کی تجویز یا راے سے فیصل ہوتے ہین اس وجہہ سے
میواڑ کی زراعت پیشہ رعایا خوش اور آسودہ حال ہے بے انصافی کم ہوتی
ہے اور ہوتی ہے تو دادخواہ اپنے انصاف کو جلد پہونچ جاتا ہے سررشتہ مروج
اضلاع انگریزی کی نسبت یہہ سررشتہ پسندیدہ تر ہے دلیل یہہ ہے کہ یہان دعوی
کاشت اراضی کے مقدمات بہت کم ہوتے ہین اور وہان عدالتین مستغیثون
سے بہری رہتی ہین علی العموم کل ملک کی آمدنی بہ تعداد اڑتالیس لاکہہ اس تفصیل
سے سمجہی جاتی ہے۔

خالصہ	جاگیرداران	پن ارتہہ	میزان
[illegible] لاکہہ	[illegible] لاکہہ	[illegible] لاکہہ	[illegible] لاکہہ

اور آمدنی کے مدات مال۔ سایر۔ متفرقات چہٹوند یعنی خراج سرداران ہین
مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کی نابالغی کے زمانہ مین سررشتہ مال کی اصلاح شروع ہوئی
تہی اور زمینداران سے بندوبست کیا گیا تہا مگر یہہ بندوبست اہلکاران بے ایمان
کی معرفت ہوا اس سبب سے چہہ لاکہہ روپیہ جمع مین باقی رہگیا پٹہ جات منسوخ
ہوئے اور بندوبست از سر نو خام ہوا۔
پہر پانچ پرگنون مین زمیندارون سے سہ سالہ بندوبست کیا گیا اس تجویز سے
اگرچہ مہارانا صاحب رضامند تہے مگر اہالیان راج کو ناگوار ہوئی اور حسب قول
اون کے زمیندارون کو بہی پسند نہین ہے اسواسطے انقضاء میعاد کے
بعد پہر نکیا گیا۔

با اختیار ہونے پر مہارانا صاحب نے بندوبست با قواعد کے فوائد سے آگاہ ہو کر بنظر رفع ابتری شرشتہ مال و تعین حد مالگذاری زمینداران و انسداد و تغلب و زیادہ ستانی اہلکاران اوسط جمع دہ سالہ گذشتہ لیکر دس سال آیندہ کیواسطے پٹہ جات اس شرط سے جاری کئے کہ ٹہیکہ دار کاشتکارون کو اراضی مقبوضہ پر بشرح لگان مستمرہ قدیم قابض رکہکر اپنے تعہد کا ایفاء بخوبی کرینگے تو ٹہیکہ دار اور اونکے وارث انقضائے میعاد ٹہیکہ پر آیندہ ٹہیکہ پانیکے مستحق سمجھے جاوینگے۔

مہارانا صاحب کو یقین تہا کہ اس تدبیر سے پیداوار ملک مین بہت اضافہ ہوگا اور ہماری رعایا کو وہی فارغ البالی حاصل ہوگی جو نرم جمع کے سبب سے رعایا مہاراجہ سیندہیا اور ٹونک کو حاصل ہے مگر یہہ اندیشہ تہا کہ اہلکاران راج جو قدیم شرشتہ کو پسند کرتے ہین اور اوسمین زراعت غلہ پر نقد لگان نہین لیجاتی مگر ایک ثلث سے نصف تک حصہ پیداوار لیا جاتا ہے مہارانا صاحب کی تدبیر مین خلل انداز ہونگے اور دوسرے مشکل یہہ تہی کہ تشخیص جمع اور بندوبست مالگذاری کے واسطے مشاق و تجربہ کار اہلکار کمیاب تہے چنانچہ مہارانا صاحب و کرنل ہچنسن صاحب کو جو مشکلات نظر آتی تہین واقعی ظہور مین آئیں اسواسطے مجبور رعیت کو پٹہ جات نرم جمع پر بہ تقرر نقد بجائے جنس دہ سالہ میعاد کیواسطے دئے گئے مگر آخر کار شرشتہ تجربہ ناکار گر ہوا رعایا نے اوسکو بالکل منظور نکیا اور ۱۸۶۵ء مین کثرت بارش سے پیداوار خریف کم ہوئی تو اوس فصل کی جمع مین منہائی کرنی پڑی او

آیندہ کو جنس لینے کا طریقہ از سر نو جاری کیا گیا۔

جاور مین شیشہ او رجست کی کانین مدت سے بند پڑی تہین اونکے جاری کرنے کی غرض سے سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ع مین پروفیسر بوشل صاحب کو بہ اجازت گورنمنٹ نوکر رکہکر کانون کو دیکہنے کیواسطے بہیجا گیا اونہون نے کام شروع کیا مگر کلون کے بغیر کان مین سے پانی نہ نکل سکا اور مہارانا صاحب نے کلون کا خرچ گوارا نکیا اور دہات کو صاف کرنے سے تحقیق ہوا کہ تیس من شیشہ مین ۱۸ تولہ ۲ ماشہ ۱ رتی چاندی نکلتی ہے اس سبب سے صورت فائدہ بہی معلوم نہوئی مجبور بتاریخ ۳۱۔ جنوری سنہ ۱۸۷۴ع مسٹر بوشل صاحب کو تنخواہ دیکر برخاست کیا گیا اور کارخانہ بند ہوا اس کارخانہ مین پندرہ ہزار روپیہ خرچ ہوا تہا۔

جمع و خرچ

سنین حال مین راج میواڑ کا جمع خرچ اس تفصیل سے ہوا ہے۔

سمت ہندی	سنہ انگریزی	جمع	خرچ	باقی	فاضل
سمت ۱۹۲۲	سنہ ۱۸۶۶ و ۶۵ع	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]	•	[illegible]
سمت ۱۹۲۴	سنہ ۱۸۶۸ و ۶۷ع	[illegible] لکھہ [illegible] ۶ر۱ پائی	[illegible] لکھہ [illegible] ۱ر۹ پائی	[illegible] لکھہ [illegible] ۴ر۴ پائی	•
سمت ۱۹۲۶	سنہ ۱۸۷۰ و ۶۹ع	[illegible] لکھہ [illegible] ۳ پائی	[illegible] لکھہ [illegible] ۳ر۷ پائی	•	[illegible] لکھہ [illegible] ۷ر

مصارف تعیناتی چھاؤنی پرگنات	ایجنسی افیون	متفرقات	میزان
[illegible] ا/	[illegible] ۹/	[illegible] ۵/۶ پائی	

میواڑ کی فوج

سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ء میں اودے پور کی فوج کا جدید بندوبست ہوا جن سواروں کو چودہ روپیہ ماہواری ملتی تھی اور محض ناکارآمد تھی موقوف ہوئی اور باقی ماندہ کی بیس روپیہ ماہوار تنخواہ ہوگئی اور پیادوں کی پلٹنوں کو قواعد وردی اور ہتھیار سے اصلاح دی گئی کل فوج کی تعداد یہہ ہے

سوار	پیادہ	اور ے لکھہ [illegible] سال کا خرچ ہے ۔
۱۱۵۲	۳۶۹۴	

افیون

میواڑ اور اوسکے گرد نواح کے علاقجات میں افیون بکثرت پیدا ہوتی ہے سابقًا یہہ افیون سرکار انگریزی کی ایجنسی افیون واقع اندور و اوجین میں جاکر وزن ہوتے اور محصول ادا کرنے کی بعد بمبئی کو روانہ ہوتی تھی اِس میں تاجروں کو دو طرح کا نقصان تھا اول بمقام پیدایش سے اوجین یا اندورا اور وہان سے بمبئی کو جانے میں بسبب بعد مسافت کرایہ کا خرچ بکثرت ہوتا تھا دوسرے وسط ہند کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں علیحدہ محصول دینے کی زیر باری زیادہ ہوتی تھی اسواسطے جون سنہ ۱۸۶۹ء میں بمقام اودے پور وزن اور ایصال محصول کیواسطے ایجنسی مقرر ہوئی اوسی سے تاجروں کو دونوں صورتوں سے

فائدہ ہوا احمد آباد کی ریل کا سٹیشن اودے پور سے ڈیڑہ سو میل ہے اس
فاصلہ کا کرایہ بمقابلہ راستہ سابقہ کے بہت کم ہے دوسرے اودے پور سے
انگریزی علاقہ کو جاتے ہوئے راستہ مین صرف ڈونگر پور اور ایڈر کی دو
ریاستین آتی ہین اس سے اداے محصول مین بہی بہت کفایت ہوتی ہے
اودے پور مین شرح محصول کی افیون پیداوار ملک میواڑ پر فی صندوق
بیس روپیہ اور علاقہ غیر کی افیون پر کہ جہالرا پاٹن بوندی کوٹہ اور ٹونک
کے علاقون سے آتی ہے بلحاظ اوس مسافت کے جو سوداگرون کو اودے پور
مین پہونچنے سے پیشتر طے کرنی ہوتی ہے صرف دس روپیہ فی صندوق ہے
غیر ملک کو بہرتی ہونے سے پیشتر افیون کارخانہ مین صاف ہوتی ہے اور
اوسکی صفائی مین کارخانہ والون کو بہت فایدہ ہوتا ہے یہان افیون
کا کارخانہ جاری ہونے سے اوجین واندور کے کارخانون مین کمی اور وہان
کے تاجرون کو نقصان ہوا اس سبب سے تاجران مذکور نے متفق ہو کر
کچھہ عرصہ تک افیون کو کارخانہ اندور واوجین واودے پور یعنی کسیکی کارخانہ
مین نہ آنے دیا چونکہ مہاراجہ صاحبان سیندہیہ وہلکر تاجران کو روپیہ
دیتے ہین اور خفیہ شریک تجارت ہین اسوجہہ سے سرکار انگریزی کی آمدنی
افیون مین خلل انداز ہوئی۔

کسیقدر افیون مارواڑ وکاٹہیاواڑ کی ریاستون اور انگریزی علاقہ سندہ
مین جانے کے واسطے ابتک اودے پور مین تیار ہوتی ہے اوس مین
سے کسیقدر بمبئی مین بہی پہونچ جاتی ہے مگر تہوڑی افیون کا بہی محصول داخل

ہونے سے سرکار کا نقصان کثیر ہوتا ہے کیونکہ فی صندوق چھہ سو روپیہ محصول لیا جاتا ہے اسواسطے ڈونگرپور و بانسواڑہ مین ہوکر میواڑ و مارواڑ سے گجرات مین جاتی تہی اوسکے محصول کی چوری کا انسداد کرنے کی غرض سے صاحب اسسٹنٹ بانسواڑہ کو ہدایت ہوئی کہ اوس ملک مین افیون جانے کا جو حال معلوم ہو اوسکی بابت حکام گجرات کو تحریر کرین۔

جو افیون بمبئی کو جاتی ہے اوسکی تیاری مین بمقابلہ افیون روانگی مغربی و شمالی حصص راجپوتانہ کے بہت فرق ہے اوسمین آمیزش کم ہوتی ہے اور دوسری شکل کی بنائی جاتی ہے بمبئی کیواسطے گولی بناتے ہین اور راجپوتانہ کیواسطے بشکل ٹکیہ تیار کرتے ہین۔

اس بلا محصول جانے والی افیون کی نسبت اگرچہ کرنل کٹنگ صاحب نے اپنے مراسلہ ۱۳-اپریل ۱۸۶۰ء مین لکھا کہ میری راے مین کرنل نکسن صاحب کا یہہ خیال غلط ہے کہ راجپوتانہ سے جانے والی کل افیون پر سرکار انگریزی کا محصول واجب ہے اونکو یاد نہین رہا کہ مارواڑ سندہ اور کاٹھیاواڑ کے دیسی خرچ کیواسطے مقدار کثیر مطلوب ہوتی ہے اوسپر کبھی محصول نہین لیا گیا ہے مگر کرنل نکسن صاحب کی پہر بھی یہی راے ہوئی کہ مارواڑ مین ہوکر بہت افیون بلا ادائے محصول سمندر تک پہونچ جاتی ہے اسواسطے مہارانا صاحب سے تحریک کرکے بلا ادائے محصول افیون کے میواڑ سے باہر نہ جانے کا بندوبست کرایا چنانچہ حد جنوبی پر تو جانا بالکل بند ہوگیا مگر شرقی و شمالی حد پر نیا نگر و اجمیر کے ساہوکارون کی معرفت جو علانیہ

ممالک انگریزی اور ملحق ریاستون کیواسطے خرید و فروخت کرتے ہین بدستور
نکلتی رہی اوسکے واسطے پالی ہین ایجنسی مقرر ہونا تجویز ہوا اور جنوب اور
مغربی حدپر پہاڑ ہین اون مین ہوکر بلا اداے محصول لیجانا محال ہے
اسلیئے لکہا گیا کہ کسیقدر نگرانی ہونے سے غیر ممکن ہوجاوے گا۔
کرنل بروک صاحب نے بمطابقت راے کرنل نکسن صاحب لکہا کہ میواڑ
کی افیون صفائی و تیاری کیواسطے پالی کو جاتی ہے پالی سے بمبئی کو سابقًا
پہلن پور ہوکر جاتی تہی اب احمد آباد ہوکر جاتی ہے اسمین شبہہ نہین کہ ہنڈی
سے بلا محصول نکلجاتی ہے۔ مسٹرس نونن و کمپنی سوداگران کراچی لیجاتا
تہا کہ کراچی سے افیون بہرتی کیا کرین اس سے پالی مین افیون کا ٹنک
جاری ہوا ہے مگر مسٹرس نونن و کمپنی کی امید براری اور پالی کی ٹنک کا
مفید ہونا مشتبہہ ہے۔
وزن افیون کا حسب الحکم صاحب ڈپٹی ایجنٹ متعینہ اندور اسطرح ہے
کہ دس صندوقون مین سے ایک وزن کرکے اوسط نکالا جاتا ہے فاضل
افیون مالک کو واپس ملجاتی ہے اور فاضل لانے کیواسطے کچہہ سزا نہین
ہے اس سبب سے ہر ایک صندوق مین فاضل ہوتی ہے بمبئی مین صندوق
بند وزن ہوتا ہے مگر اس سے کچہہ انسداد نہین کیونکہ اوسمین علاوہ افیون
برگ درختان بہی ہوتے ہین کہ اومین لپٹی ہوتی ہے۔
اودے پور مین افیون کا بیوپار کرنے والے ساہوکار روز بروز زیادہ
اور دولت مند ہوتے جاتے ہین اونکی خواہش ہے کہ اودے پور سے

روانہ جات ملجایا کرین کیونکہ ایجنسی افیون تحت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند سے ملتے ہین اور بہت توقف اور تکلیف ہوتی ہے اور یہہ بھی چاہتے ہین کہ محصول بھی اودے پور کی ایجنسی افیون مین داخل ہو کر بینک بمبئی مین بھیجا جاوے اندور کی ہنڈویان دیتے مین اونکو خسارہ رہتا ہے چنانچہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند نے ایسی تجویز کی کہ جس تکلیف کی اونکو شکایت ہی رفع ہوجاوے گی۔

۱۸۷۲ء و ۱۸۷۱ء مین دریافت ہوا کہ مہاراجہ صاحب سیندہیہ نے اپنے علاقہ کی افیون کے اودے پور مین لیجانے کی ممانعت کر کے جبراً اوجین کی تک پر پہونچائی اگر ایسا نہوتا تو اودے پور کی ایجنسی مین افیون زیادہ آتی اور چاوونیچ وغیرہ کے ساہوکار منصارف کرایہ اور ریاستون کی محصول کی کفایت سے محروم نرہتے۔

اودے پور سے سٹیشن ریل احمد آباد تک کا راستہ میواڑا ور ڈونگر پور کے بھیلون کی مفسد و بدمعاش آبادی سے ہمیشہ دشوار گذار اور پر خطر سمجھا گیا ہے مگر جب سے افیون کی بھرتی اس راستہ سے جاری ہوئی ہے عجب تبدل واقع ہوا ہے کہ بھیلون کے حقوق ملحوظ ہونے سے وارداتون کا انسداد اور مال کے صحیح وسالم پہونچنے کی کفالت ہو گئی ہے وے کل مال کی بخوشی تمام حفاظت کرتے ہین۔ ۱۸۶۵ء مین یہہ سڑک جاری ہوئی تھی اوسوقت سے ابتک ایک بھی غارتگری نہونے سے انتظام سالج اودے پور اور وحشی بھیلون کی خوش عہدی لایق تحسین و آفرین

مگر کفایت خرچ اور امنیت راستہ کی غرض سے افیون کی آمد رفت زیادہ ہوئی تو میواڑ کے سردار اور ٹہاکر بہی اپنی اپنی جاگیرون کے علاقہ مین محصول ناجایز لینے لگے کہ اوس سے کسیقدر کوٹہ بوندی جہالاواڑ ٹونک کی آمد مین کمی واقع ہوئی مہارانا صاحب کو اسکے امتناع کی فہمایش ہوئی اور اونہون نے بند وبست بہی کیا مگر سرداران راج میواڑ بہت سرکش ہین اگر بالکل باز نہ آئے تو بنظر فائدہ سرکار انگریزی اونکے ساتہہ سختی کرنی لازم آوے گی۔

سنہ ۶۲و۱۸۶۳ء مین دربار کے ذریعہ سے دریافت ہوا کہ اضلاع میرواڑہ کی افیون بقدر تین سو صندوق ابتدائی حالت مین یعنی بلاصفائی مارواڑ کو چلی جاتی ہے اگرچہ اسکی مقدار کی صحت کا اعتبار نہین لیکن اگر اسقدر جاتی ہے تو صریح ایک لاکہہ اسی ہزار روپیہ سالانہ محصول سرکار انگریزی کا نقصان ہے۔

سنہ ۷۳و۱۸۷۴ء مین افیون کی پیداوار بہت افراط سے ہوئی اور راہالیان دربار نے بہی چوری محصول کا بند وبست کیا اس سے افیون بکثرت آئی مگر صاحب ایجنٹ افیون نے لکہا کہ بہل پہوٹرہ قسم کا پوست کم کاشت کیا جاوے تو بہتر ہے کیونکہ اگرچہ اوسمین سے افیون زیادہ نکلتی ہے مگر ناقص ہوتی ہے۔

سنہ ۷۴و۱۸۷۵ء مین بمبئی کے بازار مین افیون بہت ارزان ہوگئی اس سبب سے بہرتی کم ہوئی مگر سنہ ۷۵و۱۸۷۶ء مین پہر بکثرت گئی اور اگر بمبئی مین نرخ گران ہوتا تو اوس سے زیادہ جاتی۔

مسٹر انگلس صاحب بہادر اسسٹنٹ ایجنٹ افیون بہت ہوشیار اور
محنتی ہین اونہون نے اپنی خوش اطواری اور حسن معاملگی سے ساہوکارون
مین بڑا اعتبار حاصل کیا ہے اور دربار مین سفارش کرکے اونکے واسطے
کئی طرح کی رعایت کرائی ہے۔

ایجنسی افیون اودے پور کا خرچ بقدر [illegible] راج میواڑ سے لیا جاتا
ہے مگر یہہ امر خلاف دستور اور انصاف سے بعید ہے کیونکہ تقرر اوسکا
بغرض ایصال محصول سرکار انگریزی ہوا ہے پس واجب ہے کہ خرچ بھی
سرکار انگریزی سے دیا جاوے۔

سنہ ۷۵-۱۸۷۶ع تک اس ایجنسی سے ۳۹۰۰۸ صندوق افیون حسب تفصیل
ذیل وزن ہوکر روانہ ہوئے ہین اور دو کروڑ چونتیس لاکھ چار ہزار
آٹھہ سو روپیہ سرکار انگریزی کو حاصل ہوا ہے۔

تفصیل افیون وزن شدہ ایجنسی اودے پور۔

۳۹۰۰۸ [illegible]

سنہ	صندوق	روپیہ	سنہ	صندوق	روپیہ
سنہ ۷۰-۱۸۶۹ع	۴۴۴	۵ لکھہ [illegible]	سنہ ۷۳-۱۸۷۲ع	۵۴۶۰	[illegible]
سنہ ۷۱-۱۸۷۰ع	۴۴۸۸	[illegible]	سنہ ۷۴-۱۸۷۳ع	۸۰۶۸	[illegible]
سنہ ۷۲-۱۸۷۱ع	۴۸۸۱	[illegible]	سنہ ۷۵-۱۸۷۴ع	۵۷۹۴	[illegible]
سنہ ۷۶-۱۸۷۵ع	۹۸۶۳	[illegible]			

سڑک

میواڑ مین سڑکین بفصلہ ذیل ہین -

سڑک اودے پور و کہیرواڑہ -

سڑک نیمچ و نصیرآباد -

سڑک اودے پور و نیمچ کہ سڑک نیمچ و نصیرآباد مین شامل ہوئی ہے -

سڑک اودے پور و دیسوری براستہ راج نگر -

سڑک اودے پور و کہیرواڑہ - میواڑ کے علاقہ کی روئی و افیون وغیرہ اجناس بمبئی کو جاتی ہین اور احمد آباد و بمبئی کے درمیان سڑک ریل تیار ہوگئی اسواسطے لازم آیا کہ احمد آباد کیطرف اودے پور و کہیرواڑہ کے درمیان سڑک تعمیر کیجاوے کہ اس راستہ سے احمد آباد اودے پور سے صرف ڈیڑہ سو میل ہے اور نیمچ و اندور ہوکر بمبئی کو جانے مین بہت پہیر پڑتا تہا اسواسطے سنہ ۶۹ و ۱۸۷۰ء مین اس سڑک کی تعمیر شروع ہوکر آٹہہ میل تیار ہوئی پہلا راستہ جو بیس میل پہاڑون مین ہوکر گذرتا تہا یہہ سڑک ہموار و کشادہ زمین پر تجویز ہوئی اور راستہ کی نسبت سیدہی بہی ہے سنہ ۷۰ و ۱۸۷۱ء مین ایک بند کے ٹوٹنے سے پل شکست ہوگیا اور ایک عمیق نالہ پر پل تیار کرنے مین توقف ہوا اس سے سڑک کی تیاری مین کسیقدر ہرج ہوا اور زمین پہاڑی ہونے کے سبب سے بہی کام سستی سے ہوا -

سنہ ۱۸۶۱ و ۶۲ء مین دس پل تیار ہوئے اور تین کی تعمیر شروع ہوئی اور مقامات
پرساد و بارہ پال پر ڈانک بنگلہ تیار ہوئے سنہ ۱۸۶۳ و ۶۴ء مین اودے پور
و کہیرواڑہ کے درمیان کل سڑک قابل گذر گاڑیون کے تیار ہوگئی مگر پلون
کی تعمیر باقی رہی راج سے پانچہزار روپیہ ماہوار ملتے تہے مگر ایک مندر کا
تاریخ معینہ پر تیار ہونا ضرور تہا اور پچیس ہزار روپیہ سڑک نیمچ و نصیرآباد کے
خرچ کیواسطے دیا گیا اس سے بکلی تین ہزار روپیہ ماہوار کے دو ہزار روپیہ
کا خرچ رہا سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶ء مین اگرچہ سڑک بہمہ جہت تیار ہوگئی مگر چند پل تعمیر سے
باقی رہ گئے ۔ سڑک اول درجہ کی کہلاتی ہے لیکن واقع مین اوسمین بہت
نقص ہین نالون اور پہاڑون وغیرہ سے نیچے یا اونکو رفع کرنے کی کچھہ
تدبیر نہوئی اور نہ نشیب و فراز ہموار کیئے گئے سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷ء مین صرف ایک سوم ندی
کا پل باقی رہا اگرچہ امید تہی کہ یہہ پل بہی جلد تیار ہو جاتا مگر کثرت بارش نے
راج کا اسقدر نقصان ہوا کہ غالباً کئی سال تک اس پل کی تیاری کیواسطے
روپیہ بہم نہ پہونچ سکے اور جب تک روپیہ کا بندوبست ہو شاید نیمچ تک
سڑک ریل تیار ہوکر اوسپر آمد رفت جاری ہو جاوے اور اس پل کی چندان
ضرورت نرہی اس سڑک کی تعمیر کا اہتمام نہایت محنتی اور مستقل مزاج شخص
مسٹر ولیم صاحب کو تہا اونہون نے اپنی حسن اخلاق سے وحشی باشندگان
ملک کو رضامند کرلیا بہیل لوگ جمع ہوکر سڑک پر مزدوری کرنے آتے تہے
اور مثل سابق اوسمین خلل انداز نہین ہوتے تہے سنہ ۱۸۶۷ء مین مسٹر
ولیم صاحب بحصول رخصت دو سال تحصیل علم انجنیری کیواسطے انگلستان کو

گئے تہے بماہ مارچ سنہ ۱۸۶۶ء گلاسگو کی یونی ورسٹی سے سارٹیفکیٹ سول
انجنیری حاصل کرکے واپس آئے اور بمشاہرہ مبلغ چارسو روپیہ اپنے
کام پر مقرر ہوئے۔

سڑک نیمچ ونصیر آباد - یہہ سڑک چیتوڑ وہمیرگڈہ وبہیلواڑہ وغیرہ
ہوکر گذری ہے اور میواڑ کے علاقہ مین چوراسی میل ہین اوسکی لاگت کا
ایک لاکہہ اسی ہزار روپیہ بذمہ راج اودے پور قرار پایا تہا کہ ایک لاکہہ
تیس ہزار سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء تک اور باقیماندہ پچاس سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ء مین وصول
ہوگیا اہالیان دربار نے بہت عذر کیا تہا کہ نیمچ ونصیر آباد کی سڑک صرف
دونون چہاونیون کی فوج کے کام آوے گی اوس سے میواڑ کی تجارت
کو کچہہ فایدہ نہین ہے کہ وہ کسی طرف کنارہ سے نہین ملی ہے اور
اودے پور کے خالصہ کے علاقہ مین صرف تہوڑی دور گذری ہے
زیادہ تر جاگیردارون کے علاقہ مین ہے وے برائے نام خراج دیتے
ہین پس سڑک سے اگر کسیقدر فایدہ ہو تو وہ بہی راج کو نہوگا مگر مہارانا
صاحب کو فہمایش کی گئی تو پہر کچہہ عذر نہوا مگر اس سبب سے کہ اثنا راستہ
اوسپر دیہات واقع نہین مسافرون کو بہی پسند نہین ہے اور آمد رفت
کم ہے سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء مین یہہ سڑک بہیلواڑہ تک تیار ہوکر جاری ہوئی
اور سالہاے آیندہ مین کل تیار ہوگئی۔

سڑک اودے پور ونیمچ - یہہ سڑک اودے پور سے بمقام نیماہیڑہ نیمچ و
نصیر آباد کی سڑک مین شامل ہوئی ہے اور ایجنسی افیون اودے پور

کیواسطے نہایت مفید ہے کہ باڑہ دتی و نیماڑہ کی کل افیون اودے پور مین اسی راستہ سے آتی ہے اب یہہ سڑک تمام وکمال تیار ہے صرف وقتاً فوقتاً بحسب ضرورت مرمت ہوتی ہے۔

سڑک اودے پور و دیسوری براستہ راج نگر۔ چونکہ بیاور سے کہیرواڑہ تک دو سو میل کے فاصلہ مین کوہ ارابلی کے درمیان کوئی گاڑی کا رستہ نہ تہا اور راجپوتانہ سے وسط ہند کو نمک بہت جاتا ہے اور آمدرفت مسافرون کی بہی بہت ہے۔ ۱۸۶۵ء مین اودے پور سے راج نگر ہوکر دیسوری کو تجویز ہوئی تہی مگر روپیہ کا بندوبست ہونے سے صرف خام تیار ہوئی ۱۸۷۵ء مین اوسکی مرمت ہوئی اور یہہ بہی تجویز ہوئی کہ بشرط گنجایش روپیہ کے اوسکو پختہ تیار کرایا جاوے گا۔

ان سڑکون کے سواے کرنل گورڈن صاحب نے سڑک اودے پور و کہیرواڑہ کا سومیرہ کو کہ بفاصلہ ۲۶ میل سرحد گجرات پر ہے اور وہان سے ہرسول کو تیار ہونا تجویز کیا ہے ہرسول سے تیسو کو سڑک تیار ہے اوسکے شامل ہوجانے پر گجرات و راجپوتانہ کے درمیان بہت عمدہ راستہ تیار ہوجاویگا راج میواڑ نے اپنے علاقہ مین تیاری کا بندوبست کردیا ہے پہر ۱۴ میل نیچی واڑہ تک ڈونگر پور کے علاقہ مین ہے اور بعد ازان گجرات مین ہے

عدالت و پولیس

عدالت دیوانی مہارانا شمبہو سنگہ صاحب نے باجرا حکم عام

اور بذریعہ کیفیت مورخہ ۲۳ - مارچ سنہ ۱۸۷۰ء صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو اطلاع
دیکر محکمہ عدالت مقرر کیا تہا اوسکا حال پیشتر درج ہو چکا ہے -
سنہ ۶۹ و ۱۸۷۰ء مین حاکم دیوانی ارجن سنگہ تہا اوسکی کارروائی بہت بیضابطہ
تہی مگر رعایا شکایت کم کرتی تہی سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء مین دو نقص اور پائے گئے
اول سرداروں کا محکوم عدالت نہونا - دوسرے فریقین مقدمہ سے
زر رسوم کا لیا جانا - جولائی سنہ ۱۸۷۳ء مین بجاے نقد رسوم لینے کے
کاغذ سٹامپ جاری ہوا اوس سے راج مین بہت فائدہ ہوا سابق
مین دس روپیہ فیصدی مدعی سے اور پانچ روپیہ فیصدی مدعاعلیہ
سے لیا جاتا تہا اب عرضی دعوی پر صرف پانچ روپیہ فیصدی کاغذ سٹامپ
لیا جاتا ہے اور محکمہ رجسٹری وثیقہ جات مقرر ہوا اوس مین بہی
خوب کام ہونے لگا -
سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ء مین اس سررشتہ کا حاکم متہرا داس ہوا اوسکی کارروائی
کی کچہہ تعریف یا شکایت دریافت نہین ہوئی ہے -

نقشہ کارگذاری عدالت دیوانی بہ تعداد مقدمات

نام سال	قرضہ: تعداد مقدمات	قرضہ: تعداد زر ڈگری	شادی	حقیت اراضی	متبنی	قوم	سرحد	متفرقات	میزان
سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء	۲۱۹	۰	۱۷	۶۶	۴	۵	۴	۱۹۵	۰
سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ء	۱۲۲۳	[illegible]	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

میزان	متفرقات	سرحد	قوم	تبنّی	حقیت اراضی	شادی	قرضہ تعداد زر دعوی	قرضہ تعداد مقدمات	نام سال
۰	۱۴۵۵	۰	۱۲	۲۰	۰	۵۰	ایک لاکھ [illegible]	۸۵۶	سنہ ۱۸۷۲و۷۳ع
۵۸۰	۲۰۲	۰	۱۰	۷	۰	۱۱	ایک لاکھ [illegible] ۲۰۳	۳۵۰	سنہ ۱۸۷۳و۷۴ع
۰	۲۵۰	۰	۱۰	۲	۰	۴۰	ایک لاکھ [illegible] ۱۰	۲۵۱	سنہ ۱۸۷۴و۷۵ع
۲۲۴	۶	۳	۱	۳	۸۸	۵	۰	۱۱۸	سنہ ۱۸۷۵و۷۶ع

عدالت فوجداری انتظام فوجداری اور حفاظت رعایا کے واسطے راج مین تہانجات تو پیشتر سے تہے مگر سنہ ۱۸۶۴ع مین اونکی اصلاح ہوکر شہر و مفصلات کیواسطے ایک عدالت مقرر ہوئی اور منشی شاہ علیخان کو کہ بہت ہوشیار اور شریف آدمی تہا اوسکا اہتمام مفوض ہوا اوسکو ایک برس تک کی قید اور پچاس روپیہ تک جرمانہ کا اختیار دیا گیا اور کل تہانجات وافسران نگران حال اوسکے تحت مین کئے گئے۔

اس عدالت سے سردار لوگ بہت ناراض ورنجیدہ ہوئے اس خوف سے کہ ہماری رعایا تحت حکومت عدالت مین ہوجاوے گی بفور تقرر عدالت کو ٹہیاری کیسری سنگہ وزیر نے بحیلہ بیماری استعفا دیا مگر دربار کی رپورٹ مین صاف لکہا ہے کہ وہ دستور جدید جاری ہونے سے مستعفی ہوا ہے ریاست کے دیرینہ اہلکار رسم قدیم کے بہت پابند ہین اور ہر ایک

تبدل مین خفیہ وعلانیہ خلل انداز ہوتے ہین کہ اس سے بعض اوقات صاحب
پولیٹکل ایجنٹ کو بہت رنج ہوتا ہے۔
تاہم تقرر عدالت غنیمت متصور ہوکر امید ہوئی کہ جو مجرم اوسوقت تک بے
عقوبت رہتے تھے یا صرف جرمانہ دیکر رہا ہوجاتے تھے گرفتار ہوکر سزاے
اعمال کو پہونچین گے۔
اوسوقت تک ریاست مین مقدمات فوجداری و دیوانی بطور نزاع خانگی
سمجھے جاتے تھے اور اہلکاران وحاضرین دربار اونمین مداخلت
کرتے تھے اسواسطے منشاء عدالت وقانون سقط ہوتا جاتا تھا تقرر عدالت
سے یہہ بہی امید ہوئی کہ آیندہ ایسی دست اندازی نہوگی تقرر عدالت
کے ساتھہ مختصر مجموعہ قانون بہی جاری ہوا اوسمین بپاداش جرایم زیادہ تر
سزاے قید رکہی گئی مگر انتظام پولیس کی کچھہ اصلاح نہوئی پرگنات خالصہ
دربار مین تو پولیس کسیقدر اچہی تہی مگر جاگیرون مین نہایت خراب تہی بلکہ
جاگیردار سارق وڈکیتون کو پناہ دیتے ہین۔
سنہ ۱۸۷۶و۷۷ع مین منشی تامن علیخان کے بیمار ہوجانے سے کام مین ابتری
واقع ہوئی اسپر اوسکی برخاستگی عمل مین آئی۔ مگر دوسرے سال ڈکیتی وغارتگری
وخودکشی بذریعہ غیر قیدگی وافیون خوری بکثرت وقوع مین آنے سے مہارانا
صاحب کو انتظام فوجداری وپولیس کا فکر ہوا منشی تامن علی خان کو از سرنو
نوکر رکہکر اوسی عہدہ پر مقرر کیا اور ملک میواڑ کو سات حلقون مین منقسم
کرکے پانچ حلقون مین ایک ایک مجسٹریٹ پولیس بمشاہرہ ڈیڑہ ڈیڑہ سو روپیہ

مقرر کئے اور جمعیت پولیس مین اضافہ کرکے تیس تیس روپیہ ماہوار تنخواہ
کے تہانہ دار متعین کئے اور مجموعہ تعزیرات ہند ومجموعہ ضوابط فوجداری
مروج علاقہ انگریزی بطور قانون ملک جاری ہوئے صرف دو حلقون یعنی
جہازپور اور اضلاع کوہی مین بندوبست جدید نہوا اسوجہہ سے کہ جہازپور
صاحب پولٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی کے تحت انتظام مین ہے اور اضلاع کوہی
کا بندوبست صاحب سپرنٹینڈنٹ کو مفوض ہے۔

مگر یہہ سب انتظام صرف خالصہ کے ملک مین ہوا ہے۔ جاگیرون کا کل کام
خود سردار کرتے ہین اور ایسے خود اختیار ہین کہ راج مین واردات کی
اطلاع نہین کرتے اور عندالوقوع واردات سنگین مثل ڈکیتی وغیرہ جواب
طلب ہوتا ہے تو جواب بہی توقف وتساہل سے بہیجتے ہین وہان بدستور
وہی حال رہا جو سابق مین تہا۔
منشی تامن علیخان کی برخاستگی کا یہہ بہی سبب تہا کہ یہہ شخص زمانہ نابالغی
رئیس مین بحکم صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوا تہا اسوجہہ سے ایجنسی کا آوردہ
سمجہا جاتا تہا اور ریاست کے لوگ اوس سے حسد وتعصب وبغض رکہتے
ہین اور اکثر اوقات کاروبار پولیس وعدالت مین اس سبب سے ہرج
واقع ہوتا تہا۔
سنہ ۱۸۷۶ء مین ڈکیتی وغارتگری کی وارداتین کم ہوئین مگر چوریان
زیادہ ہوئین خالصہ کے علاقہ مین ارتکاب جرم فی الجملہ کم ہوا اور جوداروں

ہوئین اون مین سے سنگین جرمون کا مرتکب مہاراج سکت سنگہ تہا جب وہ باغی ہوا تمام زمانہ کے بدمعاشون نے اوسکے ساتہہ ہوکر ملک مین ہنگامہ برپا کردیا تہا۔

بتاریخ ۱۲۔ مئی سنہ ۷۶ء منشی ثنا من علیخان حاکم عدالت فوجداری کہ مدت سے بعارضہ شل بیمار تہا مرگیا وہ نہایت عمدہ اہلکار تہا اوسکے انتقال سے راج کا بڑا نقصان ہوا ہے۔

۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
زنا	قطع اعضا	خودکشی	خلاف مذہبی	مفروری قیدیان	اقدام ستی	ستی	جعل	جرایم خفیفہ	میزان
۰	۲	۰	۰	۰	۲	۱	۰	۰	۰
۷	۲	۹۱	۱	۴	۰	۰	۳۰	۰	۱۲۳۷
۰	۳	۱۰۸	۱۱	۴	۰	۰	۰	۵۴۵	۱۱۲۵
۰	۲	۵۷	۰	۳	۰	۰	۰	۵۶	۷۰۱
۰	۰	۹۶	۰	۰	۰	۰	۰	۴۹۷	۱۱۰۰

اودے پور مین جیلخانہ کا مکان اگرچہ اس کام کے لایق نہین ہے مگر صاف رہتاہے قیدیون کے خور و نوش کی خبرگیری اچھی ہوتی ہے اور بیمار ون کا معالجہ ہنٹو ڈاکٹر کرتا ہے سابق مین ہر قسم کے قیدی شامل حال رہتے تھے تا بحدیکہ زیر تجویز اور محبوس دوام مجرم قتل کو ایک ہی کوٹھری مین رکھا جاتا تھا سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳ع مین مہارانا صاحب کو اسکے نقص سے آگاہ کیا گیا تو اونہون نے فوراً علیحدہ کروا دئے قیدیون سے سڑک پر مشقت لیجاتی ہے قالین بنانے اور دیگر اندرونی مشقت کی بھی تجویز ہوئی مگر اوسکے واسطے مکان کافی نہین ہے سالہاے گذشتہ مین محبس مین قیدی بحساب اوسط حسب تفصیل ذیل رہے ہین۔

سنہ ۶۸ و ۱۸۶۹ع	سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳ع	سنہ ۷۳ و ۱۸۷۴ع	سنہ ۷۴ و ۱۸۷۵ع	سنہ ۷۵ و ۱۸۷۶ع
۱۲۱	۱۸۹	۱۸۶	۱۱۴	۶۶

عدالت اپیل مہارانا شمبھو سنگہ صاحب کے انتقال سے پیشتر محکمہ عدالت اپیل بہ اہتمام مولوی عبد الرحمن خان مقرر ہوا تھا وقت تقرر سے اس محکمہ کا کام بہت عمدگی سے ہوتا ہے فیصلہ جات بہت واجب اور انصاف سے ہوتے ہین اور سب لوگ رضامند رہتے ہین کل کچہریون مین سب سے عمدہ اس عدالت کا کام ہے کوئی فیصلہ منسوخ نہین ہوتا ہے۔

تنازعہ جات و اقوام جرایم پیشہ

اگرچہ زمانہ انتظام ایجنسی مین جب تک مہارانا شمبھو سنگہ صاحب نابالغ تھے

سرقت پیشہ لوگون کا حوصلہ پست رہا مگر جب سے نیماہیڑہ ریاست ٹونک کو
اور جاود و نیمچ مہاراجہ سیندہیہ صاحب کو دیئے گئے ہین ڈکیتی متواتر ہوتی
ہین اسمین سرکار انگریزی کا قصور ہے اور دربار میواڑ براہ واجب معذور
ہے میواڑ کے عین وسط مین ۱۸۵۷ء سے دو غیر ریاستون کا علاقہ پیدا ہوئے
سے بجز بدنظمی اور کیا نتیجہ ہوسکتا تہا دونون علاقجات دار الریاستون سے
بہت دور ہین ہر ایک حاکم جو مقرر ہوا کرتا ہے خوب روپیہ پیدا کرتا ہے اور
سرکارین بہی جرمانہ لیتا ہے اور مجرم اودے پور کے علاقہ مین اسرا ئین
کرکے ادا کرتے ہین —
۱۸۵۷ء مین بخشی غلام محی الدین خان ملازم ٹونک حاکم نیماہیڑہ سرکار انگریزی
سے علانیہ باغی ہوگیا اور ولایتی میواتی و مکرانہ سپاہ لیکر نیمچ کی چہاونی
پر حملہ آور ہوا اور مہارانا سروپ سنگہ صاحب والی میواڑ خیر خواہی سرکار
مین ایسے ثابت قدم رہے کہ ایک صاحب نے جو چہاونی نیمچ سے بہاگ کر
اودے پور مین پناہ پذیر ہوئے لکہا تہا کہ اس ہنگامہ مین دربار اودے پور
کا طریقہ ایسا عمدہ رہا ہے کہ اوسکی تعریف نہین ہوسکتی ہے رانا صاحب
دل و جان سے ہماری طرف ہین اگر اس زمانہ مین وے سرکار انگریزی
کے خیر خواہ اور حکام کے مددگار نہوتے تو معلوم نہین راجپوتانہ کی کیا
کیفیت ہوتی —
بظہور ان صورتون کے نیماہیڑہ کا پرگنہ ٹونک سے ضبط ہوکر بطور عارضی
راج میواڑ کو سپرد کیا تہا سنہ ۱۸۶۰ء مین بعد رفع مفسدہ گورنمنٹ نے نیماہیڑہ

ٹونک کو واپس کر دیا بلکہ اوسکی آمدنی کا ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ راج
اودے پور سے ٹونک کے نوابصاحب کو دلوایا۔
اسیطرح کسی زمانہ مین راجپوتانہ سے مرہٹون کو بمشکل تمام بیدخل کیا تھا اور
نیمچ اس ملک کی کل مہمات کیواسطے عمدہ ہے حکام راجپوتانہ کی صلاح ومشورہ
کے بغیر نیماہیڑہ ٹونک کو واپس کرنا اور نیمچ مہاراجہ صاحب سندھیہ کو دینا
لارڈ کیننگ صاحب کے عہد حکومت کی بڑی غلطی ہوئی ہے اور تینون ریاستون
کا علاقہ مخلوط ہونے سے بڑی ابتری پیدا ہو گئی۔
ان پرگنات مین زیادہ تر آبادی موگہیون کی ہے کہ کاشت اراضی مطلق
نہین کرتے اور نہ کوئی اور وجہہ معاش رکھتے ہین اونکی بسر اوقات چوری
وغارتگری پر منحصر ہے عموماً مارچ و اپریل ومئی مین جب افیون کی فصل
تیار کر کے زمیندار اپنے گہر کو لیجاتا ہے مرتکب غارتگری ہوئی ہین تو وقت
شب خفیہ جمع ہو کر یکایک اس چستی وچالاکی سے واردات کرتے ہین
کہ جس گانو کو لوٹین اوسکے باشندون کو مطلق اوسان نہین لینے دیتے
زیادہ تر سبب اسکا یہہ ہے کہ چوکیدار وہہ سے اونکی سازش
ہوتی ہے دربار میواڑ نے موگہیہ و نیز نایک وباوریہ وغیرہ جملہ اقوام
سرقت پیشہ کو علاقہ سے نکال لینے مین بڑی کوشش کی مگر اونکو علاقہ نیماہیڑہ
وجاورد ونیمچ وعلاقہ ہلکر مین فوراً پناہ ملتی ہے اور وہان مسکن گزین
ہو کر بطور انتقام علاقہ میواڑ مین وارداتین کرتے ہین پیشہ ور اور شاطر
چور دن کے وقت اپنے مسکن سے غیر حاضر رہتے ہین اور رات کو

جمع ہوکر دور دور تک واردات کرتے ہین ایک دفع اون سے ہتھیار لینے کی بہی تجویز ہوئی تہی مگر ہندوستانی ریاستون مین کسی کام پر متواتر کوشش نہین ہوتی ہے —

سنہ ۱۸۶۷ء کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ افسوس ہے کہ غارتگری ڈاک و رہزنی وڈاکہ کی وارداتین بکثرت ہوتی ہین مگر ظاہرا اسمین راج کا کچھہ قصور نہین معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگرچہ یہان بہی پولیس کا بندوبست نہایت عمدہ نہین ہے مگر ان وارداتون کے مرتکب نیماہیڑہ علاقہ ٹونک اور جاود ونیمچ علاقہ گوالیار کے غارتگر ہوتے ہین کرنل نکسن صاحب نے بذریعہ رپورٹ مورخہ ۲۱ - فروری سنہ ۱۸۶۷ء حال مفصل لکہا تہا مگر ہنوز کچھہ بندوبست نہین ہوا ہے - مہارانا صاحب کو حفاظت تاجران ومسافران کیواسطے جو صلاح دی گئی اوس پر اونہون نے بخوبی عمل کیا وے کل معاملات مین ہوشیار اور صحیح الخیال ہین ہمیشہ دانشوری سے کام کرتے ہین اور کاروبار ریاست کو لائق تحسین وآفرین وحسب اطمینان سرکار انگریزی انجام دیتے ہین مگر اونکو بہت مشکلات ہین اونمین مقدم تر یہہ ہے کہ اونکے پاس کوئی ایماندار اور لایق مشیر نہین ہے —

میواڑ وگوالیار وٹونک کے جو پرگنات بہ تحت ایجنسی میواڑ ہین اونمین باوریہ ومو گہیہ پیشہ ور ڈکیت رہتے ہین اون کے پاس تیز رو اونٹ اور عمدہ ہتھیار ہین اور اس عمدگی سے وارداتون کی تجویز کرتے ہین کہ کبہی ناکامیاب نہین ہوتے اس سے اونکا ڈکیتی وغارتگری مین نام

ہو گیا ہے اور ریاستین اون سے خوف کہا کر فکر انسداد مین رہتی ہین
کچھہ قانون بنائے گئے ہین کہ میواڑ اور ٹونک نے منظور کر لیے ہین
مہاراجہ صاحب سیندہیہ کی منظوری کا انتظار ہے اوسکے حاصل ہونے
پر جاری ہون گے۔ ان قوانین کے بموجب حکام موقع کو موگھیون کا
رجسٹر رکہنا ہوگا اور اونکو کاشتکاری پر آمادہ کرنا ہوگا بلا اجازت کسی
حیلہ سے کہین نہ جانے دینگے اون کے اونٹ لیکر عوض مین آلات
کشاورزی دیئے جاوین گے اور ہتہیار لیکر اونکی قیمت دیجاوے گی
ان قواعد مین خلاف ورزی کی سزا بہی لکہی ہے اور تعزیرات ہند کی دفعہ
۳۹۰ مشعر ڈکیتی و رہزنی پر مبنی ہین۔
سنہ ۱۸۷۰و۶۹ع مین میواڑ اور ٹونک کے درمیان سلوک رہا اور جاودہ
ونیمچ سے بہی بہ نسبت سابق میواڑ پر کم زیادتی ہوئی مگر اہالیان راج
گوالیار رعایا میواڑ کو گرفتار کر کے سزا دیتے ہین عہدنامہ کے بموجب مجکہہ
پنچوکلا ایجنسی میواڑ مین نہین بہیجتے۔
موضع دولت پورہ پرگنہ نیماہیڑہ علاقہ ٹونک مین بماہ اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ع بہت
سنگین واردات ہوئی دولت پورہ کے موگھیون نے ایک مینہ ساکن موضع
بہانیہ پرگنہ کانور علاقہ میواڑ کو مار ڈالا اسپر مینہ ہاے میواڑ و نیماہیڑہ
نے جمع ہوکر دولت پورہ پر حملہ کیا گانو جلا دیا اور دو آدمیون کو مار ڈالا
صاحب ایجنٹ نے ملاحظہ کیا تو گانو جسمین چوبیس گھر تہے بالکل برباد ہوگیا
تہا اس نواح کے مینے صلح و زراعت پیشہ اور نیک چلن ہین اور واردات

نہین کرتے ہین حکام نیماہیڑہ نے جو چار مینون کو باختیار خود مار ڈالا
ازبس قابل بازپرس ہین ۔
پرگنہ نیماہیڑہ کہ موگہیہ ڈکیتون کا جاے قیام ہے اور وہین اونکو غارتگری
اور چوری کے بعد پناہ ملتی ہے میواڑ کی بدنظمی کا باعث ہے اوسکا اہالیان
میواڑ کو ہمیشہ تردد رہتا ہے اس باب مین صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل
استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی کو چٹہی لکہی گئی اوسکی نقل ذیل مین درج ہے

مراسلہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ میواڑ بخدمت صاحب سپرنٹنڈنٹ
جنرل استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۷۲ع

آپ کی چٹہی نمبری ۲۰۷ مورخہ ۲۳ فروری مشعر اسکے کہ موگہیہ ڈاکوون کی
غارتگری موقوف نہوئی اور معلوم ہوتا ہے کہ اہالیان پولیس اون کا
انسداد نہین کرسکتے بدین ایما وصول ہوئی کہ انتظام کامل کی تدبیر کرو
اور موگہیون مین سے مخبر پیدا کرو اوسکے جواب مین لکہتا ہون کہ موگہیون
کی غارتگری کا مجہکو بہی مدت سے تردد ہے اور سال گذشتہ مین مین نے
کچہہ قواعد اون کے انسداد کے واسطے جاری کیے تہے اور تینون دربار
یعنی میواڑ ٹونک اور گوالیار نے منظور کرلیے مگر اونپر عمل نہوا موگہیہ قوم
کے آدمی آپ کے پاس پہنچونگا مگر مشکل یہہ ہے کہ ایسے آدمی جنکی نسبت جرم
ثابت ہو ملنے مشکل ہین واردات کرکے بلاشناخت نکلجاتے ہین اور اونکا
جرم شاذ و نادر دریافت ہوتا ہے ۔
دربار میواڑ ہمیشہ تیار ہے کہ جسوقت آپ اپنے گارڈ کی معرفت کسی موگہیہ

نشاندہی کرین فوراً گرفتار کرادین بلکہ کل قوم موگہیہ کو علاقہ میواڑ سے جلاوطن کردینے کیواسطے مستعد ہے مگر یہہ تجویز کسی طرح جایز نہین اگرچہ ظاہر ہے کہ موگہیہ لوگ بجز غارتگری کوئی وجہہ معاش نہین رکہتے ہین تاہم ایجنسی کے دباؤ سے اس بدپیشہ قوم کے واسطے جو کچھہ مناسب ہوا وسکے کرنے کو دربار ہمہ تن تیار ہے مدت سے دربار میواڑ نے ان لوگون کی سزادہی مین کوشش کی ہے اہالیان پولیس میواڑ اون کی گرفتاری کے واسطے اطراف مین پھرتے ہین۔

میرے نزدیک مناسب یہہ ہے کہ آپ کے نجیبون کی ایک جمعیت بہ تحت ایک معتمد اور باتمیز ہندوستانی افسر کی نیماہیڑہ مین متعین کیجاوے کہ اس قوم کی حرکات پر نگرانی رکہے۔ یہہ لوگ اکثر مارچ واپریل ومئی کو جس زمانہ مین افیون کی فصل تیار ہوتی ہے غارتگری کیواسطے پسند کرتے ہین اسواسطے تجویز کی ہے کہ اون ایام مین اونکی نگرانی کیواسطے مین خود اوس نواح مین مقیم رہونگا۔

مختلف دیہات مین موگہیہ بکثرت ہین اور کچھہ وجہہ معاش نہین رکھتے اور اچھی طرح مسلح اور دلیر ہین دن کے وقت تلاش کیا جاوے تو نہین ملتے رات کے وقت سب جمع ہوجاتے ہین سنا ہے کہ اکثر موگہیہ لاکہہ لاکہہ روپیہ رکھتے ہین کثرت سے رشوت دیتے ہین اس سبب سے اون پر جرم ثابت نہین ہوتا آپ کا ایک آدمی اسمعیل خان مدت سے نیماہیڑہ مین ہے مگر نہین معلوم اوس نے کیا کیا اوسکی کارروائی دریافت کرنے کیواسطے مین نے اوسکو

طلب کیا ہے۔

۱۸۷۱ و ۷۲ء مین علاقہ جاود فتیح مین بہت فساد ہوا تو مہاراجہ سیندہیہ صاحب نے پربہو دیال نائب سرصوبہ اوجین کو انتظام کیواسطے بہیجا اوس نے کسی قدر ڈکیتی کا انسداد کیا اور بینا نامی ڈاکو کو جو وکیل گوالیار متعینہ ایجنسی میواڑ کے پاس سے مفرور ہوگیا تہا گرفتار کیا یہہ امر عنایت اللہ خان نائب صوبہ کی عمدہ کارگذاری کا نتیجہ ہے۔

۱۸۷۲ و ۷۳ء مین باوریہ اور موگھیہ کی سزادہی مین بہت کوشش ہوئی اکثر سے ہتہیار اور اونٹ لئے گئے اور ضمانت طلب ہے بصورت ندینے ضمانت کے قید کیے جاتے ہین سرکار ٹونک نے ان لوگون کو علاقہ نمابیڑہ سے بیخ و بنیاد سے نکالدیا ہے ان بے رحم و بداطوار ڈاکوون سے اوسیطرح پیش آنا چاہیے جسطرح زمانہ سابق مین ٹھگون کو قید رکھکر بادیانت و پیداوار کے پیشون کی مشقت کرائی گئی تہی اور اوسکی منفی سے اونکی اور اونکے عیال و اطفال کی پرورش کی گئی تہی خارج کرنے سے اونکا صرف نقل مکان ہوتا ہے عادات نہین چہوٹتے ہین اب میواڑ و ٹونک سے نکلکر وے کسی کمزور ریاست مین چلے جاوینگے کہ مقابلہ کی طاقت نرکہکر مجبوراً اونکو پناہ دیگی۔

پولیس حفاظت ڈاک انگریزی

۱۸۶۸ و ۶۹ء مین انگریزی ڈاک کی حفاظت کا اہتمام منشی سمیع علی خان گرداور

کو مفوض ہوا اوسکی محنت اور کوشش سے اوس سال مین غارتگری
ڈاک کی کوئی واردات نہوئی اوسکے تحت مین عملہ پولیس حسب تفصیل ہے

[illegible]

گرداور	نایب	عملہ	سواران	پیادگان
ماہانہ	[illegible]		۲۵۵	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

یہہ عملہ پولیس ۱۳۸ میل سڑک نپنچ نصیر آباد ۹۳ اودے پور نپنچ ۴۵
کی حفاظت کرتا ہے اور مبلغ [illegible] فی میل خرچ ہوتا ہے۔
اوسی سال اس پولیس کے علاقہ مین دو مقدمات ہوئے اول دیوا سنگہ
نامی سوار نے ایک بقال کو جسکی حفاظت کیواسطے گیا تہا قتل کرکے اوس کا
چہہ سو روپیہ کا مال لوٹ لیا اوسکی گرفتاری کی تجویز صاحب رزیڈنٹ
حیدرآباد کی معرفت ہوئی۔ دوم۔ جمعدار نبی بخش دیوا سنگہ کی گرفتاری
کے واسطے گیا تہا اوس نے اوسکو چہوڑ دیا اس جرم مین اوسکو نوبرس
کی قید ہوئی۔

اس سڑک پر غارتگری مسافران کی بہت شکایت ہے اس دلیری سے
واردات کرتے ہین کہ انگریزی فوج کے لشکر کو بہی جسکی اونہین سے ہمراہ
وچوکیدار حفاظت کرتے ہین نہین بخشتے معاوضہ کا دعوی ہوتا ہے تو اہالیان

دربار اعتراض کرتے ہین کہ مسافر چوکیدار کو بلاتے ہین مگر اوسکا
زر چوکیدارہ نہین دیتے مگر اس سے دربار کی ذمہ وری حفاظت مسافرین
مین کسیطرح کمی عاید نہین ہوتی ہے چوکیدار بالکل ناکارہ و بدمعاش ہین
اور سبب اسکا اہلکاران دربار کی کاہلی و لاپروائی ہے اگر غفلت و شرارت
کی چوکیدارون کو سزا ہوا کرے تو چوریان بالکل موقوف ہوجاوین ۔

جہاز پور

راج اودے پور کا پرگنہ جہاز پور مینہ کہیڑا رمین واقع ہے وہان مینون کی
آبادی ہے اور سابق مین بہت بدنظمی رہتی تہی مگر کوٹہ کنٹنجنٹ فوج مقرر
ہوئی تب سے وقوع جرایم مین تخفیف ہوگئی ہے ۱۸۵۷ء کے غدر مین
کوٹہ کنٹنجنٹ باغی ہوگئے اوسکے بعد دیولی مین چہاونی مقرر ہوکر فوج دیولی
اررگیولر فورس بہرتی ہوئی اوس مین مینہ لوگ بہرتی ہوگئے ہین ایک سالہ
سکہہ سوارون کا رہتا ہے اور دو رسالے دوم رجمینٹ سواران بنگالہ کے
اس علاقہ کا انتظام صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی کو سفوض ہے ۔

شرح تعلیم

مدرسہ مردانہ اول ۱۸۶۹ء مین پادری روبسن صاحب مشن
اجمیر نے اودے پور کے مدرسہ کا امتحان لیا تہا اور بہت تعریف لکہی
تہی ۔

سنہ ۶۸ و ۱۸۶۹ع مین مسٹر انگلس صاحب کو کہ ڈپٹی ایجنٹ افیون ہین اور سا لہا سال تک ہائی سکول سیہور کے ہیڈ ماسٹر رہے ہین مدرسہ کا اہتمام مفوض ہوا اونکی تعلیم سے بہت ترقی ہوئی مگر کوئی دوسرا مستعد انگریزی کا مدرس نہونے کے سبب سے طالب علم کم ہو گئے۔

سنہ ۷۲ و ۷۳ ۱۸ع مین مہارانا شمبہو سنگہ صاحب نے کہ تحصیل علم انگریزی سے خود بہی شایق تہے مسٹر جارج بیرڈ صاحب کو بمشاہرہ مبلغ ڈیڑہ سو روپیہ ماہوار ہیڈ ماسٹر مقرر کیا اور بہیلواڑہ و چیتوڑ مین بہی بصرف چہ سو اٹہی روپیہ سالانہ مدرسہ جات مقرر ہوئے اور مسٹر انگلس صاحب کل شرشتہ تعلیم کے افسر رہے۔ اسی سال مین مہارانا صاحب نے مئو کالج مین طلبا راج میواڑ کیواسطے بورڈنگ ہوس تیار ہونے کی غرض سے چہتیس ۳۶ ہزار روپیہ دیا سنہ ۷۳ و ۱۸۷۴ع مین جارج بیرڈ صاحب ہیڈ ماسٹر کی تنخواہ باضافہ مبلغ پچاس روپیہ دوسو روپیہ ماہوار مقرر ہوئی اور اونکے اعلیٰ جماعتون کو پڑہانے کیواسطے دوم مدرس مقرر ہوا مسٹر انگلس صاحب انسپکٹر نے بہت تعریف لکہی کہ طالب علمون کا مخرج الفاظ بہت صحیح ہے اور ترجمہ انگریزی کا دیسی زبان مین اور دیسی زبان کا انگریزی مین کرتے ہین اس سے ثابت ہے کہ جو پڑہا ہے اوسکو بخوبی سمجہتے ہین ہندی مین چہہ جماعتین اور چہہ اوستاد ہین۔ پنڈت کہیمراج مدرس اول سنسکرت کے مرنے سے مدرسہ کا بہت نقصان ہوا جبکہ اوسکے بجائے ایک شاستری مدرسہ بنارس سے آکر مقرر ہوا اوسکی علم سنسکرت مین بہت تعریف ہے اسکے سوا اور بہی لیاقت

یکجا ہے اسلیے اوسکو علاوہ انتظام مدرسہ ہندی کے سنسکرت جماعت
سپرد مہتمی ہے سپرنٹنڈنٹ کی راے مین بوجہ افزونی طلبا سنسکرت ایک
مدد پنڈت کی اور ضرورت ہے فارسی جماعتون کا اہتمام مولوی عبدالرحمن
کو مفوض ہے یہہ شخص نہایت عالم اور محبوب العوام ہے اوسکے دو نایب مین
بہیلواڑہ کا مدرسہ بہت رونق پر بسبب کثرت طالبعلمون کے ہے مہارانا صاحب
نے مکان فراخ تعمیر کرنیکا حکم دیا کل شرشتہ تعلیم کا خرچ سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ع مین بمبلغ [illegible]
ہوا اور سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع مین بمبلغ [illegible] اودےپور کے مدرسے مین سنین ماضیہ
مین تعداد طلبا راس تفصیل سے رہی ہے۔

سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷ع — سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸ع — سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ع — سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ع — سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ع

۵۱۲ ۵۸۳ ۴۴۵ ۳۳۶ ۳۰۹

انگریزی فارسی ہندی

۳۰ ۵۵۳

سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ع — سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ع — سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ع — سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع

۲۴۶ ۴۳۹ ۴۶۵ ۵۳۸

انگریزی ہندی فارسی انگریزی ہندی فارسی

۸۵ ۲۴۶ ۹۴ ۶۵ ۳۶۲ ۱۱۱

سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع مین — مدرسہ بہیلواڑہ — مدرسہ چیتوڑ — طالب علم تھے

۱۹۷ ۱۳۸

مدرسہ زنانہ اودےپور مین زنانہ مدرسہ مدت دراز سے ہے مگر

سابق مین دو کم استعداد معلمہ تہین ۷۵-۱۸۷۴ء مین مسٹرس لونورکن صاحبہ معلمہ مقرر ہوئین اور لڑکیون کو نوشتخواند اور سوئی کا کام سکہاتی ہین

سررشتہ حفظان صحت

۶۹-۱۸۶۸ء مین ڈاکٹر ملن صاحب و گیلوری صاحب نے علاوہ اپنے خاص خدمت معالجہ مریضان کے خیرات خانجات محتاجان قحط کا کام بہت کوشش و محنت سے انجام دیا ۱۸۷۱ء مین میواڑ مین اول مرتبہ ایک حاملہ عورت کے رحم سے مردہ بچہ نکالنے کا عمل جراحی ہوا کہ اوسکی جان بچ گئی لوگون کے تعصب سے سیتلا کا ٹیکا لگانیکا عمل جاری نہو سکا۔ برہمن جتی اور مسلمان ویکسینیٹرون سے علانیہ برسر مقابلہ ہوجاتے ہین اور دیگر اقوام بہی پسند نہین کرتی ہین راج سے بذریعہ چپراسی و پروانہ مدد لیتے ہین ظلم و زیادتی ہونے لگی اس سے مجبور چہوڑ دیا گیا صرف شہر و دیہات گرد نواح جاے قیام ڈاکٹر صاحبان مین کسی قدر بچون کے ٹیکے لگائے گئے۔

شہر اودے پور بہت گندہ ہے اور صفائی کی بہت ضرورت ہے دربار سے بغرض صفائی شہر محصول چنگی لگانے کی تجویز ہوئی مگر اہالیان دربارے اوسکی تعمیل مین معلق کوشش نہ کی بڑا بازار گو نہ صاف ہے مگر کوچون مین صفائی نہین خصوص بوہرون کا محلہ نہایت گندہ رہتا ہے۔

۱۸۷۱ء مین حسن انتظام حفظان صحت کے ڈاکٹر صاحب نے رپورٹ کی

اوس پر گورنمنٹ نے بذریعہ مراسلہ ۲۲ - جولائی ۱۸۷۱ء اپنی خوشنودی
ظاہر کی کہ مہارانا صاحب کو اوس سے مطلع کیا گیا - اس باب مین قواعد
مقرر ہوئے تھے اون پر بسبب خلاف ورزی اکثر باشندگان شہر کے
خاطر خواہ عمل نہو سکا اون کا اس بات پر اعتبار نہین ہے کہ گندگی شعاع آفتاب
مین رہنے سے تندرستی کو ضرر پہونچاتی ہے اور چونکہ ہر ایک تدبیر
ترقی مین کسیقدر محصول جاری ہوتا ہے اسوجہہ سے ناگوار ہے مسلمانون
کے محلہ مین صفائی نہونے کے سبب سے زیادہ شکایت رہتی ہے باوجود
اس کوتاہی کے بہی اودے پور مین کسی مرض کا زور نہوا دربار کی اس
باب مین بڑی کوشش ہے کہ قواعد مندرجہ ذیل جاری کئے ہین -

خلاصہ قواعد حفظان صحت

۱ پرانے غیر آباد مکانات صاف رکھے جاوین بصورت عدم صفائی
مالکون سے جرمانہ لیا جاوے اور مکانات فروخت کئے جاوین -

۲ مقامات متنازعہ کے اخراج پانیکا انتظام کیا جاوے اور اوسکا
خرچ مالکون سے لیا جاوے -

۳ مکانات اور چہتون کی بدرو مین خلل واقع نہو -

۴ گلی کوچون مین مویشیون کیواسطے چارہ نہ ڈالا جاوے اور آوارہ
پہرتے ہوئے مویشی آٹھہ روز کے بعد نیلام کئے جاوین -

۵ حسب حیثیت کل مکانات و دوکانات کے باشندون سے محصول

لیا جاوے۔

۶ ہر محلہ مین جاے ضرور بنوائے جاوین۔

۷ بیوہ عورتون سے محصول نہ لیا جاوے۔

۸ نگرانی حفظان صحت کیواسطے شہر کے شریف آدمیون کی پنچایت ہوکر صفائی شہر کی نگرانی رکھے اور محصول وصول کرے۔

۹ محصول وصول کرنے والے ذمہ ور رہون کہ کل آمدنی انتظام حفظان صحت مین خرچ ہو جو محصول اس خرچ سے پس انداز ہوگا تعمیر سڑک مین خرچ کیا جاوے گا۔

۱۰ ایک سپرنٹینڈنٹ اور چار چپراسی بہ تحت کوتوال شہر نگرانی حفظان صحت کیواسطے مقرر رہون۔

۱۱ ایک اعلے اہلکار مختلف علاقجات کی نگرانی کیواسطے مقرر ہو۔

۱۲ کوتوال اور اوسکے سپاہی سپرنٹینڈنٹ کے کام کی نگرانی رکھین اور اوسکی نسبت رپورٹ کیا کرین۔

۱۳ کمیٹی حفظان صحت صفائی کیواسطے حلال خورون کو مقرر کرے۔

۱۴ گاڑیان اور بھینسے بہم پہونچائے جاوین۔

۱۵ کوڑہ جمع ہونیکا مقام شہر سے باہر تجویز ہو۔

۱۶ جو کوڑہ جمع ہو کہات کیواسطے فروخت کیا جاوے۔

۱۷ گہرون کا کوڑہ جمع کیا جاوے راستون مین نہ پہنکا جاوے۔

۱۸ جاے ضرورات کے وقت صاف کئے جاوین اور بازار علی الصباح

صاف ہوجایا کرین ۔

۱۹ کوئی شخص جو بیمحل رفع حاجت کرے یا نوعدیگر باعث ناپاکی ہو اوس سے چار آنہ تک جرمانہ لیا جاوے ۔

۲۰ منصرم کوچہ ہاے شہر کی صفائی کا ذمہ ور ہو ۔

۲۱ اگر حلال خور اپنا کام اچھی طرح نکرین تو منصرم اون سے ایک مہینے تک کی تنخواہ کا جرمانہ لے ۔

بعد اجراے ان قواعد کے بھی باشندگان شہر خلاف ورزی کرتے ہے یہہ خلاف ورزی غریبون کی طرف سے نہین ہوئی اونکی یہہ مجال نہین ہے مگر دولتمند و زبردست آدمی جنہون نے سنہ ۱۸۷۲ء مین خانہ شماری نہین ہونے دی تھی قواعد مرتبہ کی تعمیل مین مخل ہوتے ہین زیادہ تاکید ہوتی ہے تو بازاریون کو اغوا کرکے ہڑتال کرا دیتے ہین تاہم تاکید مین غفلت و کوتاہی نہوئی بلکہ مہارانا صاحب نے ایک اہلکار کو کلکتہ و جاورہ کو بہیجا کہ وہان کی تدبیرات صفائی کو دیکہکر ویسی ہی یہان بھی جاری کرے ۔

سمت ۱۹۳۰ و ۱۸۷۳ء مین شہر اودیپور مین مرض ہیضہ کا بہت زور رہا ۲۳۱ آدمی اس مرض سے مرے ملازمان دار الشفا نے معالجہ مین بہت کوشش کی تو مہارانا صاحب نے بجلدوے اس حسن خدمت کے تین تین مہینے کی تنخواہ اونکو بطور انعام عطا کی سمت ۱۹۳۲ و ۱۸۷۵ء مین کنہیا لال نیٹو ڈاکٹر کی غفلت سے شفاخانہ کے کام مین ابتری ہوئی مریض کم آنے لگے تو

اوسکو برخاست کیا گیا۔
قواعد حفظان صحت پر باوصف خلاف ورزی باشندگان بدستور عمل ہوتا رہا اور را واسے مصارف سٹرتہ کے واسطے خفیف محصول جاری ہوا ہے۔

نقشہ کارگزاری و مصارف شفاخانجات

نام سال	تعداد مریضان	تعداد عمل جراحی	تعداد مصارف سالتمام	کیفیت
سنہ ۶۹-۱۸۶۹ء	۵۴۵۴	۰	[illegible] ۱۵ ر ۴ پائی	
سنہ ۷۰-۱۸۷۰ء	۶۱۹۵	۰	[illegible]	
سنہ ۷۱-۱۸۷۱ء	۶۱۹۳	۰	[illegible] ۴ ر ۷ پائی	
سنہ ۷۲-۱۸۷۳ء	۶۲۸۶	۰	[illegible] ۱۲ ر ۸ پائی	
سنہ ۷۳-۱۸۷۴ء	۵۲۴۱	۱۸۱۲	[illegible] ۱۳ ر ۴ پائی	
سنہ ۷۴-۱۸۷۵ء	۵۴۶۳	۲۲۲۳	[illegible] ۳ ر ۴ پائی	

شہر اودے پور کی غربی فصیل کے نیچے تالاب ہے معمولی برسون مین اوسمین پانی بافراط رہتا ہے مگر سنہ ۱۸۷۰ء مین بباعث کمی بارش اوس مین پانی نہ آیا تو خوف ہوا کہ بالکل خشک ہوجاوے گا اور بیماری پیدا

ہو گئی سنہ ۱۸۶۸ء مین ملک میواڑ کے کل تالابون مین پانی بہت کم رہ گیا
اور اکثر چاہات بالکل خشک ہو گئے اور پانی کی بہت قلت ہوئی تو تالاب
بڑی ست کہ شہر سے ایک میل ہے اور ایک اور تالاب سے کہ بفاصلہ پانچ
میل ہے پانی لانے کی تجویز ہوئی مگر دریافت ہوا کہ صاحب علم و مشاق انجنیر
کے بغیر اس کام کا اہتمام مشکل ہے چنانچہ مہارانا صاحب نے ارادہ بھی کیا
کہ کچھہ عرصہ کیواسطے ایک انگریز انجنیر کو رکھکر قرب وجوار کے پہاڑون کی
پیمایش کرا کے شہر مین پانی پہونچانیکی معقول تجویز کرین مگر پھر اسپر کچھہ
عمل نہوا سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء مین زیادہ تر ضرورت پیش آئی کہ پچولہ تالاب مین
جس سے کل شہر پانی لیتا ہے کشش بارش سے صرف تین فیٹ پانی آیا
کہ بہت جلد خرچ ہو کر نیچے کا گدلہ اور ناقص پانی رہ گیا اور اوسکے استعمال
سے بیماری پیدا ہونے کا خوف ہوا ڈاکٹر صاحب نے اوسکا امتحان کیا تو
اوسمین مادہ حیوانی و نباتی بہت مخلوط پایا سنہ ۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ء کی برسات مین ۴۴
انچ پانی برسا پچولہ تالاب کہ کئی سال سے خشک رہا تھا لبالب بھر گیا بلکہ فاضل
پانی اوسمین ہو کر نکل گیا اور گھاٹہ اودے پور کے کل تالاب اور کنوئے
سیراب ہو گئے پھر سنہ ۱۸۷۵ء کی ستمبر مین کثرت بارش سے پانی کا طوفان آیا
کہ کل زراعت غرق ہو کے خراب ہو گئی اور تالاب اودے پور کے اوس حصہ
پر سے جو سروپ ساگر کہلاتا ہے پانی روان ہو گیا اور خوف ہوا کہ اگر اس
تالاب کا پشتہ شکست ہوگا تو شہر اودے پور کا جزو اعظم اور کل پست زمین
غرق آب ہو کر جان و مال کا بہت نقصان ہوگا چنانچہ پچھاڑی سے پختہ

دیوار اور اوسکا پشتہ دونون ٹوٹ گئے مگر مقابل کی دیوار بچ گئی یہا ڑیان
کاٹ کر پانی کو راستہ دیا گیا اور خلقت کی خوش نصیبی سے اوسی عرصہ مین
بارش بند ہو گئی اور مصیبت رفع ہوئی۔
نیچ واو دسے پور کی سڑک پر اسی پانی کے زور سے ایک عمدہ پل تین
محرابون کا شکست ہو گیا کہ اوسکی مدت تک مرمت نہوئی اور مسافرون کو
بڑی تکلیف رہی۔
اوسی زمانہ مین خوف ہوا کہ شاید ڈیبر کا تالاب جسے جے سمند رکہتے ہین
شکست ہو جاوے بلکہ گجرات کے لوگون نے تو احمد آباد مین یہہ انتہا
درجہ کی طغیانی دیکھکر یہی خیال کیا تہا کہ تالاب ڈیبر ٹوٹ گیا ہے اسواسطے
بنظر دوراندیشی اس تالاب کی مرمت ضرور متصور ہو کر جنوری ۷۶ء
مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ سے خود جا کر کار تعمیر شروع کر دیا کیونکہ ۶۹ء
کی رپورٹ سالانہ کے احکام گورنمنٹ ہندوستان کی دفعہ ۷ کا یہہ مضمون
ہے کہ سنگین تعمیرات مندرجہ دفعہ ۴۷ رپورٹ کرنل ہچنسن صاحب کی مرمت کی
واسطے مہارانا صاحب کو تاکید ہونی چاہیئے۔
اس بند کی مرمت کا خرچ غالباً ڈیڑہ لاکھ روپیہ سے کم نہوگا اسواسطے
یہہ تجویز ہے کہ جو زمین اس سے سیراب ہوتی ہے اوسپر نرم محصول لگا کر
یہہ روپیہ وصول کیا جاوے۔

ڈاک خانہ جات

علاقہ میواڑ مین ڈاکخانجات مفصلہ ذیل ہین۔

اودےپور۔ کہیرواڑہ۔ کوٹڑہ۔ چیتوڑ۔ بہیلواڑہ۔ شاہپورہ۔

ان مین سے اول تین پوسٹماسٹر جنرل بمبئی کے تحت مین ہین اور باقیماندہ

ممالک مغربی وشمالی مین سنہ ۱۸۷۵-۷۶ء مین ایک ڈاکخانہ بمقام سنگوارہ

اور مقرر ہوا ہے۔

ڈاک بنگلہ جات

میواڑ مین مسافرون کے آرام وآسایش کے واسطے مقامات مفصلہ

ذیل پر ڈاک بنگلے ہین۔

چیتوڑ = ہمیرگڈھ۔ بنیرہ۔ ڈابلہ۔ منگلواس۔ میرتہ۔ کہیرواڑہ

मेरता मंगलवास बनेरा हमीरगढ़

دوسری فصل

ڈونگرپور

ریاست ڈونگرپور کے مشرق مین راج میواڑ جنوب مشرق مین بانسواڑہ اور جنوب وجنوب مغرب مین اضلاع ماہی کانٹہ ہین۔

اس ریاست کا طول مشرق ومغرب مین ۴۰ میل اور عرض شمال وجنوب مین ۳۵ میل ہے اور قریب ایک ہزار مربع میل کے رقبہ ہے۔ خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۲۵ دقیقہ اور ۲۴ درجہ ۳ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۰ دقیقہ اور ۷۴ درجہ ۱۰ دقیقہ کے درمیان واقع ہے لاکھہ آدمیون کی آبادی اور تخمیناً ایک لاکھہ چھتیس ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے رئیس کی فوج مین پچاس سوار تین سو پیادے اور پانچ توپین ہین۔

دارالریاست ڈونگرپور کہ بڑا شہر اور قلعہ ہے دامن کوہ پر چھاونی کھیرواڑہ سے ۴۰ میل جنوب مشرق مین اثناء راستہ نیمچ وڈیسہ نیمچ سے ۱۳۹ میل جنوب مغرب مین اور ۱۲۱ میل جنوب شمال شرق ڈیسہ سے خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۵۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۵۰ دقیقہ پر واقع ہے یہہ ریاست چھہ پرگنات مفصلہ ذیل مین منقسم ہے۔

چاسٹ - ترپود - کٹارہ - چوراسی - بارہ - باریل اور انتظام فوجداری کیواسطے ریاست مین ۹ مقامات ذیل پر تھانہ جات ہین۔

دبہورہ - سگواڑہ - آسپورہ - پرڈلہ - شابلہ - آنتری - واڈل -

کشنبہ - ڈامری - رئیس ڈونگر پور جس کا لقب راول ہے رئیس دیپور کے خاندان کی بڑی شاخ مین سے ہے اکبرشاہ کے وقت سے اوسکے بزرگ مغلیہ سلطنت کے مطیع و ماتحت ہوئے تھے جب اورنگ زیب کی وفات کے بعد اوس سلطنت مین زوال آیا یہہ ریاست مرہٹون کی مغلوب ہوئی کہ اونہون نے رئیس کا ناک مین دم کردیا اور مبلغ پینتیس ہزار روپیہ سالانہ خراج مقرر کیا کہ اول سیندہیہ و ہلکرادر دہار مین باہم تقسیم ہونا ٹہیرا تہا مگر اخیر مین صرف دہار کے حصہ مین بلا شرکت غیرے رہا -

سنہ ۱۸۱۸ء مین اس ریاست نے بہ انضباط عہدنامہ مندرجہ نقشہ دوم عہدنامجات سنہ ۱۸۱۸ء سرکار انگریزی کی حفاظت مین آکر اور مبلغ پینتیس ہزار روپیہ بحساب فی روپیہ چہہ آنہ آمدنی کل ریاست بہ بابت خراج سالانہ دینا قبول کرکے مرہٹون کے پنجہ سے رہائی پائی - ریاست کے ذمہ مرہٹون کا اوسوقت تک خراج بتعداد کثیر باقی تہا اوسکے عوض بذریعہ عہدنامہ مندرجہ ذیل صرف پینتیس ہزار روپیہ ادا ہونا قرار پایا اور تین سال کے خراج مین تخفیف ہوکر آیندہ کیواسطے مبلغ ... روپیہ سکہ انگریزی کہ پینتیس ہزار سکہ عالم شاہی کے برابر ہے خراج سالانہ مقرر رہوا -

عہدنامہ

عہدنامہ فیما بین سرکار انگریزی و مہاراول سری جسونت سنگہ صاحب

راول ڈونگرپور — ازآنجا کہ آٹھوین قلم عہدنامہ درمیانی سرکار انگریزی
وہ مہاراول سری جسونت سنگہ صاحب راول ڈونگرپور مورخہ اگہن بدی
۱۴ سمت ۱۸۷۵ مطابق ۱۱ – دسمبر ۱۸۱۸ء مین راول صاحب نے کل بقایا
خراج واجب ریاست دہار و دیگر سرکارون کا تاریخ عہدنامہ مذکور تک
باقساط سالانہ مقررہ سرکار انگریزی سرکار موصوف کو ادا کرنے کا اقرار
کیا تہا اور سرکار انگریزی نے بلحاظ مفلسی ریاست اور کمی آمدنی مہاراول
صاحب کی بجاے کل بقایا خراج محولہ قلم مذکور صرف پینتیس ۳۵ ہزار روپیہ
عالم شاہی کہ بحالت ترقی ریاست بابت خراج ایک سال کے دیگر ریاستون
کو دیا جاتا تہا لینا منظور کیا ہے مہاراول صاحب اب منظور کرتے ہین کہ
زر مذکورہ بموجب اقساط ذیل سرکار مین داخل کرینگے۔

[illegible]

ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۶ مطابق ۱۰ جنوری ۱۸۲۰ء — بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ مطابق

[illegible] [illegible]

۱۵ – اپریل ۱۸۲۰ء — ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ مطابق ۱۸ جنوری ۱۸۲۱ء

[illegible]

بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ مطابق ۱۵ – اپریل ۱۸۲۱ء — ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ مطابق ۸ جنوری ۱۸۲۲ء

[illegible] [illegible]

بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ مطابق اپریل ۱۸۲۲ء — ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ مطابق جنوری ۱۸۲۳ء

[illegible] [illegible]

بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ مطابق اپریل سنہ ۱۸۲۳ء - ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ مطابق جنوری سنہ ۱۸۲۴ء

[illegible] [illegible]

بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ مطابق اپریل سنہ ۱۸۲۴ء - ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ مطابق جنوری سنہ ۱۸۲۵ء

[illegible] [illegible]

بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۲ مطابق اپریل سنہ ۱۸۲۵ء

[illegible]

از آنجا کہ عہدنامہ مذکور کی نوین قلم کے بموجب مہاراول صاحب نے بالعوض حفاظت ریاست خراج سالانہ حسب ترقی ریاست فی روپیہ چھہ آنہ آمدنی ریاست پر سرکار انگریزی کو دینا قبول کیا ہے اور سرکار انگریزی نے اس خواہش سے کہ مہاراول صاحب کے ملک کی جلد ترقی ہو سنہ ۱۸۱۹ء و سنہ ۱۸۲۰ء و سنہ ۱۸۲۱ء کا خراج حسب تفصیل ذیل تجویز کیا ہے مہاراول صاحب منظور کرتے ہیں کہ بموجب تجویز سرکار کے ادا کرینگے -

سنہ ۱۸۱۹ء [illegible]		سنہ ۱۸۲۰ء [illegible]		سنہ ۱۸۲۱ء [illegible]	
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۶ جنوری سنہ ۱۸۲۰ء	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ اپریل سنہ ۱۸۲۰ء	ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ جنوری سنہ ۱۸۲۱ء	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ اپریل سنہ ۱۸۲۱ء	ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ جنوری سنہ ۱۸۲۲ء	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ اپریل سنہ ۱۸۲۲ء
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

یہہ بندوبست صرف تین برس کے واسطے ہے بعد انقضاء اس میعاد کے بموجب شرط قلم نمبر ۹ عہدنامہ مذکور کے سرکار انگریزی ایسا بندوبست

کریگی جو سرکار کی حسن نیتی اور مہارا ول صاحب کے ملک کی ترقی اور
دونون سرکارون کی فوائد کی رُو سے مناسب ہوگا یہہ عہدنامہ بمقام
ستومواڑہ کپتان الے میکڈونلڈ صاحب نے حسب الحکم جنرل سرجان مالکم
صاحب منجانب سرکار انگریزی اور رکہنہ گاموا سے وزیر ڈونگرپور منجانب
مہارا ول سری جسونت سنگہ صاحب بتاریخ ۲۹ جنوری سنہ ۱۸۲۰ع مطابق
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۶ مرتب کیا۔

دستخط میکڈونلڈ صاحب ولی اسسٹنٹ — دستخط و مہر

سرجان مالکم صاحب — راول جسونت سنگہ صاحب

وقت انضباط اس عہدنامہ کے دریافت ہوا تہا کہ ملک کی آمدنی بہت
کمی ہوگئی ہے اور امید تہی کہ پہر اصلی حالت مین آجاوے مگر یہہ امید
حاصل نہوئی۔

سنہ ۱۸۲۴ع مین رئیس نے بموجب اقرارنامہ مندرجہ ذیل علاوہ خراج
کے مبلغ آٹہہ ہزار چارسو روپیہ سالانہ بابت مصارف فوج کے ادا کرنا
قبول کیا مگر اس اقرارنامہ پر کبہی عمل نہوا کہ آخرکار منسوخ ہوا۔

اقرارنامہ

اقرارنامہ مقبولہ مہارا ول جسونت سنگہ صاحب والی ڈونگرپور۔ کپتان
الکزینڈر میکڈونلڈ صاحب اونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی سے مبلغ سات سو
روپیہ ماہوار یعنی آٹہہ ہزار چارسو روپیہ سالانہ بابت تنخواہ سوار و پیادہ دو

جو میرے پاس مقیم رہین گے یکم جنوری ۱۸۲۴ء سے باقساط معینہ وقت معمولی پر سرکار انگریزی کو بلا عذر ادا کرتا ہون گا اس سے ہرگز انحراف ہوگا اور مین اس اقرار نامہ کو اپنی رضا و رغبت سے لکھتا ہون۔
تاریخ ۱۲۔ جنوری ۱۸۲۴ء مطابق پوس سدی ۱۱ سمت ۱۸۸۰۔

۱۸۲۴ء مین سرکش سردارون کے اغوا سے بھیلون نے فساد کیا اور مہار اول صاحب سے برسر مقابلہ ہوگئے کہ سرکار انگریزی سے مدد لینے کی ضرورت ہوئی سرکار نے فوج بھیجی مگر لڑائی و مقابلہ کی نوبت نہین پہونچی ٹھاکرون نے اطاعت اختیار کی اور بھیلون کو مغلوب کر کے اون سے اقرار نامجات حسب مضمون ذیل لکھائے گئے اور فوج چھاونی کو واپس گئی۔

اقرار نامہ بھیلان۔ لیمبارواڑہ بخدمت سرکار آونرایبل کمپنی بمعرفت کپتان سیکڈونلڈ صاحب منجانب میجر ملٹن صاحب مورخہ ۲۔ مئی ۱۸۲۵ء۔

۱۔ ہم اپنے تیر و کمان اور کل ہتیار دیدینگے۔
۲۔ مفسدہ گذشتہ مین جو کچھ لوٹا ہے اوسکا عوض دینگے۔
۳۔ آیندہ کو ہم شہر و دیہات اور سڑکون پر غارتگری نہ کرینگے۔
۴۔ کسی سارق و غارتگر راسیہ یا ٹھاکر یا کسی اور دشمن سرکار انگریزی کو خواہ ہمارے ملک کا ہو یا پردیسی اپنے گانو مین پناہ نہین دینگے۔
۵۔ سرکار کمپنی کے احکام کی تعمیل کرین گے اور عند الضرورت حاضر ہون گے۔

۶ - علاوہ اپنے جایزا ورقدیمی حقوق کے ہم راول صاحب اور ریہاکردن کے دیہات سے کچھہ نہین لینگے -

۷ - راول صاحب والی ڈونگرپور کو خراج سالانہ دینے مین کبہی انکار نکرینگے

۸ - اگر کوئی رعایا سرکار کمپنی بہادر کا گانوین ٹہیریگا تو اوسکی حفاظت کرینگے -

۹ - اگر ہم حسب اقرار اپنے عمل نکرین تو سرکار انگریزی کے مجرم متصور ہونگے -

دستخط با تیم صورت - اسی مضمون کے اقرارنامجات

امرجی ، امرناتہا ، سلاوامیر ، منا ، کونرجی

अमरजी अमरनाथा सलादामेर मन्ना कोरजी

سادجی ، مینا ، ناتہو ، کوٹیر ، لالو

सादजी मेना नाथू कोटेर लालू

راجیا ، لکہیا ، لالجی ، بجنیا ، منیا

राजया लखया लालजी बजनया मनया

بہنادامر ، لالو ، جیتو ، بہیندو ، تاجو

भनादामर लालू जीतू भींदू ताजू

تہانو کوٹیڑ

थानू कोटेड

اور ایسے ہی اقرارنامجات پر -

سرواڑہ دیول اور ناندوکی بہیلون کے دستخط کرائے گئے

पर्सवाड़ा देवल नांदोकी

تہاجا	کانجی	گڈرا	سالجی	دہرما	منگا	سرنگا
थाजा	काञ्जी	गडरा	सालजी	धरमा	मंगा	सरंगा

یہہ فساد زیادہ تر خود راول جسونت سنگہ کی بداطواری سے ظہور مین آیا تہا کہ وہ نہایت ذلیل اور پر مضرت عیبون کا عادی ہوگیا تہا اور حکومت کے لایق مطلق نہ تہا اس بدانتظامی اور نالایقی کے سبب سے وہ ۱۸۲۵ء مین بذریعہ اقرار نامہ مندرجہ ذیل سند سے اوتارا گیا اور اوسکا متبنّی بیٹا دلیپ سنگہ کہ سانونت سنگہ رئیس پرتاب گڈہ کا نبیرہ تہا منتظم ریاست مقرر ہوا۔

اقرار نامہ

مقبولہ راول جسونت سنگہ والی ڈونگرپور بحضور آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی معرفت کپتان میکڈونلڈ صاحب مورخہ دوم مئی ۱۸۲۵ء بمقام پیتھ

قلم اول جس شخص کو سرکار انگریز مختار ریاست کرے اوسی کو مین بہی منظور کرون گا انتظام امور ریاست اوسکو مفوض کرون گا اور کسیطرح دست اندازی نہ کرون گا۔

قلم دوم جو کچہہ سرکار انگریزی میرے مصارف کیواسطے مقرر کرے مین منظور کرون گا اور ملک ڈونگرپور کے اندر جو مقام میری سکونت کے واسطے مقرر ہوگا وہان رہون گا۔

قلم سیوم شریر آدمیون کی صلاح سے میرے ملک مین چند مرتبہ

فساد ہوا ہے اسواسطے مین لکہدیتا ہون کہ مین کسیکی صلاح پر توجہہ نکرونگا اور نہ کچہہ فساد کرونگا اور اگر کرون تو جو کچہہ سزا سرکار انگریزی تجویز کرے مین تسلیم کرونگا۔

اس رئیس کے انتظام سے آمدنی ریاست مین کمی واقع ہوئی اور وہ ٹہاکرون کو قابو مین نہ لاسکا اس ضرورت مین اوس نے سنہ ۱۸۳۱ء مین سرکار انگریزی سے مدد کی درخواست کی تاکہ مفسد ٹہاکرون کی سرکشی رفع کرکے اونکو راول کی اطاعت مین لاوین اسکے جواب مین اوسکو آگاہ کیا گیا کہ سرکار انگریزی ہر ایک رئیس کو اپنی حکومت قایم رکہنے اور امن و عافیت ملک محفوظ رکہنے کا ذمہ ور سمجہتی ہے تاہم بہیل اور غارتگرون کا انسداد کرنے مین افواج انگریزی سے اکثر مدد ہوتی رہی۔

سنہ ۱۸۴۴ء مین بسبب انتقال اپنے دادا رئیس پرتاب گڈہ کے دلیپ سنگہ اوس ریاست کا وارث ہوا و بحث پیدا ہوئی کہ اگر دونون ریاستون کو اوسکے تحت حکومت مین شامل کردیا جاوے تو کیا ہرج ہوگا اگرچہ ڈونگرپور مین متبنیٰ و مسندنشین ہونے سے دہرم شاستر کے بموجب دلیپ سنگہ کا استحقاق وراثت راج پرتاب گڈہ زایل ہوا تہا۔ مگر ڈونگرپور کے ٹہاکرون نے بہت عذر و اعتراض کیا اسواسطے بنظر رفع تکرار اوس تجویز سے درگذر ہوکر یہہ قرار پایا کہ دلیپ سنگہ متبنیٰ بیٹا لیکر اوسکو ڈونگرپور مین مسندنشین کرے اور خود پرتاب گڈہ کی مسند پر رہے اوس نے ٹہاکر سابلی کے لڑکے کو گود لیکر مسند ڈونگرپور پر بٹہایا مگر وہ صغیر سن تہا

اسواسطے دلیپ سنگہ کو اجازت ہوئی کہ پرتاب گڑہ کا راجہ ہوکر کاروبار
ریاست ڈونگرپور کو بطور منتظم انجام دیتا رہے۔
یہہ تجویز جسونت سنگہ راول سابق کو ناپسند ہوئی اوس نے کوشش کی
کہ از سر نو حکمران ہوکر ہنونت سنگہ پسر ٹہاکر منگلا کو متبنی لے مگر اوسکی تدبیر
کارگر نہوئی بلکہ بطور سزا سرتابی وہ بتقرر بارہ سو روپیہ ماہوار متہرا مین
رہنے کیواسطے بہیجا گیا۔
ڈونگرپور و پرتاب گڑہ کی حکومت ایک جا مجتمع ہونے سے اجراے کار مین
خلل واقع ہوا کیونکہ جب حاکم ڈونگرپور مین رہتا تہا تب بہی انتظام اچہا تہا
اوسکے پرتاب گڑہ مین چلے جانے پر اور بہی خرابی و ابتری پیدا ہوئی۔
آٹہہ برس تک یہہ بدنظمی جاری رہی انجام مین جب تحقیق ہوا کہ مطلق کام
نہین چلسکتا تو سنہ ۱۸۵۲ع مین دلیپ سنگہ کو ڈونگرپور کے کام سے بیدخل
کیا گیا اور سرکار انگریزی کیطرف سے ایک منتظم مقرر ہوا چند سال بعد مہارا
اودے سنگہ صاحب جوان اور ہوشیار ہوگئے اور اپنا کام خود کرنے
لگے بسبب قربت چہاونی کہیرواڑہ اونکو ابتدا سے صاحب سپرنٹنڈنٹ
اضلاع کوہی کی صحبت رہی اور وقتاً فوقتاً بدرپیشی ضرورت صاحب موصوف
سے مدد ملتی رہی اس صحبت اور اعانت کے ذریعہ سے اونہون نے انتظام
ریاست مین بڑی لیاقت و نیکنامی حاصل کی۔
سنہ ۱۸۶۶و۱۸۶۵ع کی رپورٹ مین کرنل نکسن صاحب نے ثبت کیا ہے کہ باوجودیکہ
باشندگان ملک گردنواح کے بہیلون کی حملہ آوری و زیادتی سے خوف و خطر

ہین رہتے ہین عرصہ چودہ برس ہین جسکے بعد مین نے اس ملک کو پہر دیکہا ہی
بہت ترقی ہوئی ہے کاشت اراضی روز بروز زیادہ ہوتی ہے جس سرزمین
پر سابقاً جنگل وجہاڑی کے سواے کچہہ نہ تہا مزروعہ ہوگئی ہے مہاراول
اودے سنگہ صاحب کہ بعمر ۱۸ سال اور ازبس لائق وہوشیار ہین بڑے
ضبط ولیاقت سے اپنے راج کا بندوبست کرتے ہین اسیطرح سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ع
کی ریپورٹ مین لکہا ہے کہ مہاراول صاحب بہت خوش رو بہ صحیح المزاج کشادہ
دل تیز فہم اور فراخ حوصلہ ہین سنہ ۱۸۶۴ع مین بمقام بمبئی سر بارٹل فریر صاحب
گورنر نے اونکی بہت خاطر وتواضع کی اوسوقت سے مہاراول صاحب انتظام
ریاست مین زیادہ دلدہی وتوجہ کرتے ہین اس غرض سے لیاقت وخوش
انتظامی کی گورنر صاحب نے جو تعریف کی ہے مستقل اور روزافزون
رہی ۔

سنہ ۶۹ و ۱۸۷۰ع کے قحط مین مہاراول صاحب نے بہرتی غلہ کی ممانعت موقوف
کردی اور کہیرواڑہ ومیواڑ کی آمدرفت غلہ پر محصول معاف کردیا اور بنظر
پرورش محتاجان قحط زدہ پچیس دیہات مین تالاب کہدوائے اور محل
اور شہر پناہ اور شہر کے چار دروازونکی مرمت کرائی اور ایک باولی وچاہ تعمیر کرائے جو لوگ محنت
نکرسکتے تہے اونکو خیرات خانون سے غلہ وکہانا تقسیم کرایا اسطرح دو برس
کے عرصہ مین ۔

تالاب باولی وچاہ مین	محل وفصیل دروازہ ہاے شہر	بصیغہ خیرات پرورش قحط زدگان	
للعـــہ	صـــہ	عـــہ	ـــہ

کل نوہ ہزار روپیہ خرچ ہوا باوصف اسکے کہ ریاست کی آمدنی قابل ہے اور اس غیر معمولی خرچ کی بدشواری کارروائی ہوئی - مہارا اول صاحب کی خوش انتظامی اور حسن تدبیری سے ریاست بالکل مقروض نہوئی الغرض بجز کرنل ہیکسن صاحب سکے۔ اون کی رپورٹ کا مضمون انتظام فوجداری مین درج ہوگا صاحبان سپرنٹنڈنٹ کہیرواڑہ وپولٹیکل ایجنٹ میواڑ مہارا اول آدونگہ صاحب کی عمدہ تدبیرات نظم ونسق امور ریاست اور رونق وبہبودی ڈونگرپور کی تعریف لکھتے رہے ہین دیوان نہال چند کہ بہت عمر رسیدہ وتجربہ کار اور ریاست کا خیرخواہ تہا مدت دراز سے انصرام کار ریاست کرتا تہا ماہ فروری ۱۸۷۵ء مر گیا باوجودیکہ وہ عرصہ سے بیمار اور ضعیف تہا اور بجز صلاح دینے کے محنت کرنے کے لایق نرہا تہا اوسکے مرنے سے راج کا بڑا نقصان ہوا ہے بعد انتقال نہال چند مدت تک مہارا اول صاحب نے بامداد تین چار اہلکارون کے خود کام کیا اون کے کام کرنے سے انتظام ریاست مین بہت چستی اور رفع شکایت ہوئی اور اسوجہہ سے کہ اپنے صاحبزادہ کو انصرام کار کیوقت روبرو بٹہاکر اوس سے کام کراتے تہے اور مثل اپنے ہوشیار ومستعد کیا چاہتے تہے امید تہی کہ ہمیشہ خود کام کرینگے مگر فروری ۱۸۷۶ء مین اونہون نے گندی شیولال کو عہدہ دیوانی راج پر مقرر کیا اوسکی لیاقت وکارگذاری کا حال ابہی کچہہ تحقیق نہین ہوا ہے —

۱۸۷۶ء مین مہارا اول صاحب کے صاحبزادہ اور صاحبزادی کی شادیونکی بہت بحث رہی اول دختر کی شادی راج جودہ پور کے ولیعہد سے بتقرر لاکہہ روپیہ

جہین قرار پائی تہی مگر موقوف رہی آخرکار مہارادل صاحب جیسلمیر کے ساتہ
تہیری کہتے ہین کہ شیولال گندہی نے جو اس کام کیواسطے جیسلمیر گیا تہا
ڈہائی لاکہہ روپیہ دینا قبول کیا تہا ۱۸۴۳ء مین اس شادی کی غرض
سے سامان کثیر بصرف مبلغ پیتالیس ہزار روپیہ فراہم کیا گیا۔ دسمبر
۱۸۴۳ء مین والی جیسلمیر ڈونگرپور مین آئے اور باحسن الوجوہ شادی
ہوگئی اس شادی مین اگرچہ زر کثیر خرچ ہوا مگر اوسیقدر بابت بدہوڑ کی
جو ملازمان و رعایاء ریاست سے لیا جاتا ہے اور بابت ٹیکا کے جو
رئیس جیسلمیر نے دیا آمدنی بہی ہوئی کنور کہان سنگہ کہ بعمر تخمیناً بیس سال
ہین عرصہ تک بیمار رہے اس سبب سے اونکی شادی ملتوی رہی تہی
اونکی نسبت دختر مہاراجہ صاحب رتلام سے ہوئی اور فروری ۱۸۵۰ء
مین شادی ہوئی برات مین کل جاگیردار و ٹہاکر اور اکثر اہلکاران ریاست
گئے تہے رسمیات شادی اور سفر مین بہت روپیہ خرچ ہوا اور اسوجہہ سے
کہ ایک سال پیشتر شادی دختر پر بدہوڑ وصول ہوگیا تہا اس شادی مین
کسی سے کچہہ نہین لیا گیا۔

ہرسال خرچ آمدنی سے زیادہ ہوتا ہے مگر ریاست مین قرضہ وزیر باری
نہین اس سے عیان ہے کہ عوض اوسکا سود و نذرانہ و جریانہ و تحصیل
بیع مکانات واراضی کی رقمون سے کہ خارج از حساب مین ہوجاتا ہے ۔
قلت آمدنی اور کثرت خرچ کے لحاظ سے سنہ ۶۶ و ۱۸۶۷ء مین کرنل نکسن صاحب
نے لکھا تھا کہ مہارادل صاحب کہتے ہین کہ ہماری ریاست کی آمدنی پر
پنتیس ہزار روپیہ سکہ عالم شاہی خراج کا بہت گران ہے واقعی آمدنی
ریاست کو دیکھتے ہوئے کہ عہد انتظام انگریزی مین یک لکھہ ساٹھ ہزار ہوئی
تھی یہہ خراج بلاشبہہ گران ہے اور ریاست کو قرضہ سے بری رکھنے کیواسطے
نہایت جزرسی اور خوش انتظامی کی ضرورت ہے اس نظر سے مین بلا تامل
اوسکی تخفیف کیواسطے سفارش کرتا ہون کیونکہ سنگین خراج کا لابدی نتیجہ
یہہ ہے کہ ریاست سے رعایا پر زیادہ ستانی ہو اوسکے انسداد کیواسطے
آپ کی راے مین کیا تدبیر مناسب ہے شاید ایک انگریز افسر کے بخصوصیت
ڈونگرپور و پرتاب گڈہ و بانسواڑہ مین مقرر ہونے سے اونکی پیداوار مین
ترقی ہو اور تخفیف خراج کی ضرورت نرہی تہوڑے دنون مین اس ملک
مین ہوکر نیمچ کو ریل جاری ہوجاوے گی اور زیادہ نگرانی اور انسداد
بدنظمی کی ضرورت پیدا ہوگی اور اوس ضرورت سے بہی ان ریاستون
مین کسی افسر کا تقرر لازم آوے گا اور میری راے مین ان ریاستون
کے خراج مین سے کہ بعوض حفاظت لیا جاتا ہے کسیقدر اوس افسر کی
تنخواہ مین خرچ ہونا چاہیئے کہ اوسکی موجودگی سے اون کو فائدہ عظیم حاصل

ہوگا پرتاب گڈہ سے خراج مہاراجہ ہلکر کیطرف سے وصول کیاجاتا ہے
اوس مین سے اگر بجیس روپیہ فیصدی اوس افسر کی تنخواہ کیواسطے خرچ
کیاجاوے تو واجبی ہے ایسا کب تک ہوگا کہ ہم اس خراج کو وصول کرکے
دیتے رہین اور حق الخدمت کچھہ نہ لین اصل مین یہہ خراج بموجب قلم چہارم
عہدنامہ مندسور مورخہ ۱۶ - اکتوبر ۱۸۱۸ء کے سرکار انگریزی کا ہے
اور مہاراجہ صاحب ہلکر کو صرف بلحاظ تلافی نقصان اوس ملکی اقتدار
کے دیاجاتا ہے جسکے وے بموجب عہدنامہ مذکور متحمل ہوئے ہین -
پرتاب گڈہ - بانسواڑہ - اور ڈونگرپور کی سرحد پر تین افسر ماتحت ایجنسی
وسط ہند کے ہین -

۱ - صاحب پولٹیکل ایجنٹ مالوہ مغربی -

۲ - رتلام کے صاحب سپرنٹنڈنٹ ہندوستانی -

۳ - بھوپاور کے صاحب ایجنٹ بھیلان - اور بمبئی کی گورنمنٹ کیطرف سے
صاحب ایجنٹ گورنر پنچ محال - صاحب پولٹیکل ایجنٹ ریواکانٹہ - صاحب
پولٹیکل ایجنٹ ماہی کانٹہ اور صاحبان پولٹیکل ایجنٹ ریواکانٹہ اور ماہی کانٹہ کی تحت مین
چند اسسٹنٹ ہین مگر میرے تحت مین ان تینون ریاستون مین کوئی اسسٹنٹ
نہین ہے -

میجر سیکسن صاحب قایمقام کمانڈنٹ میواڑ بھیل کور ریس میواڑ کے ملکی معاملات
مین میرے اسسٹنٹ ہین مجھکو جب ضرورت ہوتی ہے ڈونگرپور کا کام
اونہین سے لیتاہون اور قربت کے سبب سے اونکو وہان کے معاملات

مین واقفیت اور رسائی بہی بہت ہے مگر اس ملکی کام کی اونکو کچہہ تنخواہ نہین
ملتی ہے مگر جن وحشی لوگون کے درمیان مین مدت سے ہین اون کی
بہبودی مین دل لگا کر کوشش کرتے ہین اور اون کے حالات سے
اسقدر واقف ہین کہ اس رشتہ مین کوئی دوسرا شخص نہین ہے اوس
فوج کے دوم کمانڈنٹ میرے دوم اسسٹنٹ ہین اور سو روپیہ ہوار
پاتے ہین مگر وے ایک گوشہ مین بمقام کوترہ کہیرواڑہ ہے ۹۰ میل نیچے
مین متعین ہین کہ وہان سے کسی اور جگہہ کام کیواسطے نہین جا سکتے اس
صورت مین درباب تقرر ایک اسسٹنٹ اس ایجنسی کے اگر آپ کی راے
میری راے سے متفق ہو تو اسباب مین آپ گورنمنٹ کو تحریر کرین و اگر
تجویز منظور ہو تو اس عہدہ کیواسطے کوئی ایسا شخص تجویز کیا جاوے کہ
جنگلون مین تنہا رہنے سے گریز نکرے سابقًا ایسے عہدون پر مقرر کرنے
کی تجویز صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ کے اختیار مین رہی ہے امید ہے کہ
وجوہات معقول سے کہ ظاہر ہین یہہ اختیار موقوف نہ کیا جاوے گا —
مگر اس تجویز پر تخفیف خراج ڈونگرپور کے باب مین کچہہ التفات نہوا البتہ
کسیقدر بلحاظ اس تحریر کے اور کسیقدر بنظر ضروریات ریاست بانسواڑہ
ایک اسسٹنٹ کا تقرر ریاست بانسواڑہ مین عمل مین آیا — سنہ ۱۸۶۶ء و ۱۸۶۷ء
کے بعد کئی دفع اہالیان راج ڈونگرپور کی زیادہ ستانی کی شکایت ہوئی
اور کسیقدر یہہ شکایت واجب و قرین قیاس پائی گئی کیونکہ سمت ۱۹۲۳ مین
آمدنی مالگذاری یک لکھہ معہ تعلقات تہی اور لاگی کوتوالی ڈونگرپور

اور تلاتہ گلیا کوٹ یعنی چونگی اور نذرانہ ریاب ریان یعنی راہداری بقدر چوبیس ہزار یعنی کل ملکر اوسیقدر ہوئی تھی جسقدر اب ہے اور خرچ صرف ایک لاکھ آٹھہ سو بیالیس روپیہ کا تھا اب جو خرچ اوسوقت سے بہت زیادہ ہوگیا ہے تو ایسے مصارف کثیر کی کارروائی بغیر اسکے کہ جمع مین بسبختی اضافہ ہوا ہو کیونکر ہو سکتی ہے —

سنہ ۱۸۴۷ و ۴۸ء مین مہاراول صاحب کے صاحبزادہ اور صاحبزادی کی شادیون مین زر کثیر خرچ ہوا اوس سے بھی ریاست مین کچھہ قرضہ یا زیر باری نہوئی کسیقدر آمدنی بدہوہ سے کہ بقدر ایک لاکھہ سولہ ہزار تین سو چالیس روپیہ ملازمان و رعایا ریاست سے لیا گیا اور بیس ہزار آٹھہ سو تریسٹھہ روپیہ بارہ آنہ زر تیاگ سے جو مہاراول صاحب جیسلمیر سے لیا گیا کارروائی ہوئی اور باقی ماندہ ایک لاکھہ دس ہزار تین سو چالیس روپیہ مہاراول صاحب کی دوکانات تجارت خانگی واقع ڈونگرپور و سگوارہ سے آگیا کہ اسیطرح کسی سے قرض لینے کی ضرورت نہوئی —

بندوبست سایر کا اس ریاست مین بطور ٹھیکہ کے ہے سابقاً بتعداد اٹھائیس ہزار روپیہ سالانہ تھا بعد ازان چند سال اڑتیس ہزار پانسو پر ہوا اور آخر مین پینتیس ہزار روپیہ سالانہ قرار پایا محصول راہداری اجناس پر بحساب بار نرگاوان حسب شرح ذیل لیا جاتا ہے —

محلوج	پارچہ	افیون	نمک
عہ ۹ر	عہ ۸ر	۱۴ار	۲ر

سنہ ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ء مین عدالت فوجداری کا کام نظام الدین نامی ایک شخص کرتا
عدالت مین کسی ضابطہ و قاعدہ کی پابندی نہ تھی ہر امر مین مہاراول صاحب کا منشا
قانون ملک ہے ۔

سابق مین سرکار انگریزی سے ڈونگرپور سے بندوبست حفاظت راستہ اور
بھیلون کی وارداتون کا انسداد کرادیا تہا وہ موقوف ہوگیا اور بھیل از سرنو
سرکش و بداطوار ہوگئے تا بحدیکہ خود مہاراول صاحب دورہ کیواسطے
گئے تب عدوپال کے بھیلون سے اونکا مال اسباب لوٹ لیا اور ظروف
نقرئی لے گئے اسیطرح صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے لشکر کا اسباب لے گئے
تھے ۔ سنہ ۱۸۶۷ء مین دیول پال سے باغی ہوکر کہیرواڑہ اور ڈونگرپور
کی سڑک پر ایسی شرارت کی کہ تاوقتیکہ فوج میواڑ بھیل کورپس کی جمعیت
سے اونکی سرکوبی کی حرکات ناشایستہ سے باز نہ آئے الغرض اس
نواح کے بھیل کل ہندوستان مین نہایت سرکش و بدپیشہ لوگ ہین
مہاراول صاحب اور اونکا دیوان نہال چند ہمیشہ سے انتظام ریاست
و امنیت خلایق مین ساعی تھے مگر اجراے تدبیرات اسلوبی رعایا و انسداد
وارداتِ مین ٹہاکرون کی خلاف ورزی اور خلل اندازی سے بڑی
مشکل واقع ہوتی تہی کہ ٹہاکر لوگ اپنے اپنے علاقہ مین خود اختیاری سے
حکومت کرتے تھے خصوص ٹہاکران ابہی سنگہ و رگہناتہہ سنگہ والد کہ سابقًا
کامدار تھے رئیس کی بدنامی کیواسطے انتظام ریاست مین ہرطرح حارج
ہوتے تھے مہاراول صاحب نے کل علاقہ مین اپنے اختیار سے انتظام

فوجداری کرنا چاہا اور کرنل نکسن صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور کرنل کٹنگ صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل نے اس نظر سے کہ ہر ایک چھوٹے چھوٹے ٹہاکر کے
خود اختیار و سرکش ہونے سے جو خرابی و ابتری کار واقع ہے رفع ہو
اور مہاراول صاحب با اختیار مطلق ہو کر نیک و بد ریاست کے ذمہ دار
و جوابدہ سمجھے جاوین بحصول منظوری گورنمنٹ ہندوستان کل ریاست
مین اختیارات کامل فوجداری مستعمل کرنے کی اجازت دی اگرچہ یہ امر
ٹہاکرون کو جو مدت سے باختیار خود جو چاہتے تھے کرتے تھے نہایت ناگوار
ہوا مگر اس سے بہت عمدہ نتیجہ حاصل ہوا کہ کل مفسد و جرایم پیشہ لوگون کا حوصلہ
پست ہو گیا وارداتین بند ہو گئین راستون پر مسافر و تاجر امن و عافیت
سے چلنے لگے الغرض کل کاروبار ریاست مین ترقی ہوئی اور ٹہاکران
گینجی نے بہی کہ سب سے زیادہ ناراض اور برخلاف تہے مجرمون کو
عدالت راج مین سپرد کرنا منظور کر لیا شکل انتظام کی اوسی قاعدہ و عملدرآمد
پر مبنی ہوئی جو صفدر حسین نے ۱۸۶۰ء مین گورنمنٹ سے بعہدہ سپرنٹنڈنٹی
مقرر ہو کر جاری کیا تہا اور یہان کا انتظام ہر طرح سے مگرہ علاقہ راج
اودے پور کے انتظام سے بہتر ہو گیا چونکہ مہاراول صاحب نہایت
ہوشیار و عقیل ہین اور اپنے علاقہ کے کل معاملات سے واقفیت کامل
رکہتے ہین اور ہر امر کی نسبت معقول و پسندیدہ تجویز کرتے ہین اونکی
کارکردگی کو جملہ حکام نے پسند کیا ہے اور ہر ایک نے وقتاً فوقتاً موقع
مناسب پر تعریف لکہی ہے مگر کرنل ہیکس صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع

کو بہی کو یہہ تبدل انتظام اور اوسکے نتایج پسند نہوئے کہ اونہون نے اپنی رپورٹ سنہ ۱۸۶۲-۶۳ء مین ایسا لکہا ہے۔

عدالت فوجداری و دیوانی کی کچہریون مین کام بدستور جاری ہے مگر اونکی کارروائی حسب اطمینان نہین ہے اگر اچہی ہوتی تو رعایا شاکی ہوتی مگر بخلاف اوسکے بہت شکایتین آتی ہین یہہ ابتری انتظام کا مدار ونکی سازش سے ہے اس سازش کا سرغنہ بلکہ اصل مین ریاست کا مالک دیوان نہال چند ہے کیونکہ مہاراول صاحب کو نوشت وخواند مین کچہہ استعداد نہین ہے پس کل کاروبار ریاست کا مدارون کے اختیار مین ہین انصاف کو صرف وہی شخص پہونچتا ہے جو اوسکی قیمت ادا کرے کل رعایا اس مجمع سے خائف ہین جو استغاثہ کرتے ہین مثل بید لرزان ہین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی صلاح پر کچہہ عمل نہین ہوتا ہے۔

سنہ ۱۸۶۸ء سے پیشتر اس ابتری کار عدالت پر ایک طرح کی روک تہی کہ جاگیردار ٹہاکران کو بہی کسیقدر اختیار تہا کوئی بے انصافی ہوتی تہی تو صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ کی معرفت مہاراول صاحب کو تحریک ہوکر اوسکا دفعیہ کرایا جاتا تہا کہ اونکو برابر کا اختیار مالکانہ حاصل تہا مگر انتظام جدیدکے انقلاب سے ٹہاکر لوگ برباد ہوگئے اور ریاست کا بڑا فایدہ ہوا۔ زرجرمانہ جو سابق مین ٹہاکر لیتے تہے اور وہ اون کا حق تہا اب راج مین آتا ہے اور اونکو اوسکا کچہہ عوض ملا ہے اس سبب سے کل ٹہاکر ناراض ہین اور زیادہ تر سبب ناراضگی یہہ ہے کہ یہہ بندوبست

صرف اسی ریاست مین ہوا ہے اگر کل راجپوتانہ مین ہوتا تو جا شکایت نہوتی۔

افعال جایز کے حیلہ سے ٹہاکر و رعایا دونون پر ظلم ہوتا ہے تہانہ دار جو کامدارون کے مقرر کئے ہوئے ہین دیہات خالصہ مین رہ کر جاگیردارون کے علاقہ مین مجرمون کو طلب کر لیتے ہین اور ڈونگرپور کو چالان کرتے ہین چونکہ راج مین قید با مشقت کی سزا کا دستور نہین ہے اون سے جرمانہ لیا جاتا ہے یہی عمل اگر دیانت داری سے کیا جاوے تو خوش انتظامی کا باعث ہو مگر کامدارون اور ٹہاکرون کی عداوت ہے اسوجہہ سے اونکی رعایا پر دوچند و سہ چند جرمانہ ہوتا ہے اور اس جرمانہ کیوجہہ سے ٹہاکرون کے ایصال مالگذاری مین ہرج واقع ہو کر اونکا بہت نقصان ہوتا ہے اور اکثر صورتون مین راج سے زر جرمانہ ذمگی رعایا ٹہاکرون سے طلب ہوتا ہے کہ از بس خلاف انصاف ہے بہیل لوگ بہت قلیل البضاعت ہوتے ہین اونپر جرمانہ حسب حیثیت جرم ہونا چاہیئے نہ کہ بمقدار اوس عداوت کے جو اون کے ٹہاکرون سے ہو۔

سابق مین ڈونگرپور کی ریاست ٹہاکرون کی بے انصافی کے انتظام کے واسطے صرف بطور عدالت اپیل تہی اب بجز کچہری صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی کوئی اپیل کی جگہہ نہین ہے یہہ امر مجمع کامدارون کو ناگوار ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کی کارروائی مین خلل انداز ہوتے ہین اور صاحب سپرنٹنڈنٹ صرف بے انصافی کا دفعیہ کرتے ہین کہ اسکو ڈونگرپور

مین بہت ضرورت ہے اہالیان ڈونگرپور سمجھتے ہین کہ ہمکو فوجداری و
و دیوانی کے اختیارات کلی حاصل ہین اور جو چاہینگے کرین گے کوئی باز
پرس کرنے والا نہین ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کسی مقدمہ مین انصاف
کیواسطے لکہین تو اوسپر کچہہ لحاظ نہین ہوتا ہے اور کام مین بڑی طوالت
ہوتی ہے سنہ ۱۸۶۶و۱۸۶۷ع مین جب تک یہہ سشرنہ جاری نہوا تہا صاحب سپرنٹنڈنٹ
کی تحریر پر بہت عمل ہوتا تہا اب ریاست کی زیادتی اس درجہ کو پہونچی ہی
کہ ایک بقال کو جو حقیقت مین سچا تہا صاحب کے پاس استغاثہ کرنے کی
علت مین سزا دی اب بہی بہت مقدمات سپرنٹنڈنٹی مین زیر تجویز ہین
واجب یہہ ہے کہ جس حالت مین سرکار انگریزی مہارا ول صاحب کی
حکومت کی امداد و دستگیری کرتی ہے اور کوئی ٹہاکر مثل زمانہ سابق
بغرض حقرسی سرکشی کرے اوسمین مداخلت کرتی ہے تو راج کو بہی اونپر
کچہہ ظلم و تعدی نہ کرنے دی اور جو وے شکایت واجب کرین اوسکی
سماعت کرے۔

مگر بخلاف اسکے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے لکہا کہ انتظام فوجداری جسکی نسبت
کرنل میکسن صاحب نے لکہے ہین حسب درخواست کرنل کیٹنگ صاحب
بمنظوری گورنمنٹ ہوا ہے میرے نزدیک بجاے اسکے کہ ہر ایک ٹہاکر اپنے
اپنے شعور کے موافق انتظام عدالت کرے مہارا ول صاحب کو کل اختیار
کا ہونا اسلوبی انتظام کیواسطے بہت مفید ہے اب ڈونگرپور کو دیکہنے
سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر اور دیہات مین آبادی کسقدر زیادہ ہوگئی ہے

اور زراعت مین کسقدر افزونی ہوئی ہے افسوس ہے کہ کرنل میکسن صاحب کا رابطہ مہاراول صاحب سے اچھا نہین ہے مہاراول صاحب لکہنا پڑہنا بخوبی جانتے ہین اور بہت ہوشیار وعقیل ہین اگر ایسے نہون تو سرکار انگریزی کی بدنامی ہے کیونکہ ایام نابالغی مین سرکار کے اہتمام سے تربیت پائی ہے پس اونکی نسبت جو گمان کرنل میکسن صاحب کو ہے غلط ہے ۔

سنوات گذشتہ مین ریاست کی فوج اس تفصیل سے رہی ہے ۔

سال	ولایتی و مکرانہ	دیسی	بہیل وغیرہ	میزان	کیفیت
سنہ ۱۸۶۹و۶۸ع	۲۷۵	۲۹۱	۰	۵۶۶	
سنہ ۱۸۷۳و۷۲ع	۱۳۳	۲۷۰	۴۹	۴۵۲	
سنہ ۱۸۷۴و۷۳ع	۱۳۳	۲۸۸	۴۹	۴۷۰	

مکرانہ اور ولایتی سپاہی بہت شریر ہوتے ہین رعایا کو تنگ کرتے ہین اور بعض اوقات رئیسون کو بہی باعث تکلیف ہوتے ہین اس سبب سے حکام انگریزی ورئیسون کی کوشش اسمین رہی ہے کہ یہہ لوگ فوج میز سے کم کئے جاوین چنانچہ ڈونگرپور سے سنہ ۱۸۶۹و۶۸ع مین ۵۲ اور سنہ ۱۸۷۰و۶۹ع مین ۱۲۰ ولایتی و مکرانہ موقوف ہوئے اور اگرچہ اب بہی یہہ لوگ فوج مین

بہت ہین مگر اون سے کچہہ تکلیف نہین ہے اور عنقریب کل مہاراول صاحب کے قدیمی ملازم ہین ۔

ڈونگر پور مین کوئی شفاخانہ نہین ہے صرف ایک حکیم ادویات تقسیم کیا کرتا ہے اس نواح مین گجراتی روگ اکثر ہوتا ہے اور اس سبب سے کہ آب نوشیدنی ناقص رہتا ہے اور بارش کے پانی کے اخراج کی کوئی صورت نہین ہے مگر گرد و پیش کے ملک کی نسبت خاص ڈونگر پور مین بخار کا بہت زور ہوتا ہے سنہ ۱۸۶۹ع مین ہیضہ اور گجراتی روگ سے دو ہزار آدمی مرے اور سنہ ۱۸۷۱ع مین صرف گجراتی روگ سے پانچ سو آدمی فوت ہوئے سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ع مین بخار کے مریضون کو مہاراول صاحب نے کونین بہت تقسیم کی سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع مین بارش کی طغیانی سے سب تالاب بہر گئے بلکہ پانی کی کثرت سے اکثر تالاب خراب ہو گئے ۔

اس ریاست مین صرف ہندی کا ایک مدرسہ ہے کہ اوسمین سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ع مین ساٹہہ طالب علم تہے ۔

جہان **سوم** اور **مہی ندیان** ملی ہین بنیشر مہادیو کا مندر ہے اس مقام کی بابت ڈونگر پور اور بانسواڑہ کی ریاستون مین باہم سولہ برس تک سخت تنازعہ رہا اس سبب سے میلہ بند ہو گیا تہا تاہم بنیشر مہادیو اور سوجی بہگت کی زیارت کیواسطے ماہ سدی ۱۵ ۔ یرجاتری بکثرت آتے تہے سنہ ۱۸۶۴ع مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے صاحب اسسٹنٹ کو فیصلہ کیواسطے متعین کیا اونہون نے بخوبی

تحقیقات کرکے وہ زمین ڈونگرپور کو دی اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے
فیصلہ کو منظور کیا اور واقعی یہہ فیصلہ ایسا واجب ہوا ہے کہ دربار بانسواڑہ
نے بھی اوسکی واجبیت کو تسلیم کیا اس فیصلہ کے بعد مہاراول صاحب نے
پانچ برس کے واسطے کل محاصل اجناس تجارت معاف کرکے اجراے
میلہ کا اشتہار جاری کیا اول میلہ مین مہاراول صاحب اور صاحب اسسٹنٹ
گئے اور بنظر انسداد فساد فوج بھی لیگئی مگر کچھہ فساد نہوا اول سال مین
میلہ کم ہوا مگر بعد ازان زیادہ ہونے لگا یہہ میلہ دو ہفتہ رہتا ہے اور
قریب بیس پچیس ہزار آدمی جمع ہوتے ہین مہاراول صاحب بندوبست
اچھا کرتے ہین بمزید احتیاط اونھون نے ایام میلہ مین انتظام میلہ کے
واسطے میواڑ بھیل کورپس کی کمپنی متعین ہونیکی درخواست کی چونکہ فوج
انگریزی سے انتظام اچھا ہوتا ہے اور اونکی درخواست واجب
تھی منظور ہوئی اور ہر سال میواڑ بھیل کورپس کی کمپنی بندوبست کیواسطے
جایا کرتی ہے مہاراول صاحب ہر سال خود جاکر میلہ کا بندوبست کیا
کرتے ہین اور جس سال فرصت ہوتی ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کھیرواڑہ
بھی جاتے ہین مگر چند سال سے بدرپیشی ضروریات اونکا جانا نہین ہوسکتا
سنہ ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ع کے میلہ مین ریاست بانسواڑہ نخلل انداز ہوئی جو مال
اوس علاقہ مین ہوکر آیا اوس پر نو روپیہ فی نرگاو محصول لیا مگر صاحب
سپرنٹنڈنٹ کو تحریک ہوکر آیندہ کیواسطے یہہ محصول موقوف کرایا گیا۔

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت
۱۰	مادہ	سولنکی خوشحال سنگہ	صمالہ پیہ	•
۱۱	سابلی	ادہ ابھی سنگہ	•	برادر مہارادل صاحب ہیں خراج نہیں دیتا ہی مگر نذرانہ مسند نشینی دیتا ہے
۱۲	نانڈلی	ادہ امید سنگہ	•	بشرح ایضاً
۱۳	رام گڈہ	چندراوت پرتاب سنگہ	•	خراج نہیں دیتا ہے مگر نذرانہ مسند نشینی دیتا ہے
۱۴	لوداول	چوہان کشور سنگہ	•	بشرح ایضاً

درجہ دوم تعظیمی

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد خراج	کیفیت
۱۵	وگاری	چوہان ہنونت سنگہ	سالانہ ۱۲/	•
۱۶	بڑمی بادری	چوہان سورج مل	سالانہ ۱۲/	•
۱۷	سمرواڑہ	چوہان بہارتہ سنگہ	[illegible]	•
۱۸	سووگڈہ	سکتاوت چتر سنگہ	ماعہ	•

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد خراج	کیفیت
۱۹	بور	بہومیہ دہیر سنگہ	ماد عدر	•
۲۰	چوندواڑہ	بہومیہ دولت سنگہ	ماعسہ ۴ر	•
۲۱	سیسود	ادہ درجن سنگہ	للدیسہ ۱۰ر	•
۲۲	گامری	ادہ ہمت سنگہ	ماہعہ ۴ر	•
۲۳	گریالہ	چوہان آودے سنگہ	صہ	•
۲۴	اندور	سکتاوت بخت سنگہ	للعہ مار	•
۲۵	پاڑہ تورکہ	چونداوت ارجن سنگہ	ہہعہ مار ۱۰ر	•
۲۶	پاوری خورد	چوہان مان سنگہ	لہسہ ۴ر	•
۲۷	رسانہ	راناوت ظالم سنگہ	للہعہ مار ۴ر	•
۲۸	رامہ	چوہان ناہر سنگہ	لہعہ ۱۲ر	•
۲۹	سکہانی	چونداوت روپ سنگہ	صلہ مار ۴ر	•

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیر دار	مقدار خراج	کیفیت
۳۰	گڑہ	چونڈاوت کیسری سنگہ	للعہ ۱۲/	٭
۳۱	کہیٹرہ	کچھوایہ دولت سنگہ	ماللعہ ۴/	٭
۳۲	گوداپلہ	چوہان بہوانی سنگہ	ماللعہ ۱۲/	٭
۳۳	پاردہ	باجنیہ نول سنگہ	لعہ ۱۲/	٭
۳۴	پہاوتہ	اودہ ارجن سنگہ	سعہ ۲/	٭

درجہ دوم

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیر دار	مقدار خراج	کیفیت
۳۵	بیدسہ	چوہان کنک سنگہ	ساعہ ۲/	٭
۳۶	نتودہ	راناوت پرتاب سنگہ	االاللعہ	٭
۳۷	بنواسہ	چوہان بہاری جی	مارعہ ۴/	٭
۳۸	ریچہ	چوہان ہندو سنگہ	مار	٭

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت
۳۹	کنوریہ	چوہان جیت سنگہ	ما ر عصا ۱۲/ر	•
۴۰	گامری	چوہان گمبھیر سنگہ	سا معہ ۸/ر	•
۴۱	تمبوریہ	چوہان جھنجی	ما معہ	•
۴۲	چکلی	چوہان راگھوداس	اما عہ	•
۴۳	جھوساوہ	چوہان دہیرجی	اا سہ ۸/ر	•
۴۴	سکودرہ	چوہان گمان سنگہ	بااللعہ ۱۲/ر	•
۴۵	کہان پور	واجنیہ گلاب جی	ما للعہ ۹/ر	•
۴۶	گنڈہ	واجنیہ نول سنگہ	معہ ۱۲/ر	•
۴۷	گامرہ	چوہان نرہی سنگہ	للعہ	•
۴۸	والائی	چوہان بہوان سنگہ	•	کچھہ خراج نہین دیتاہے
۴۹	نوری واڑہ	چوہان رتن سنگہ	معہ ۱۲/ر	•

درجہ سیوم

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد خرچ	کیفیت
٨٨	بارہ	واجنیہ جوان سنگہ	صہ ۴/ر	•
٨٩	پرتلی	دسودیبی لچہمن سنگہ	معہ	•
٩٠	پردلہ	چوہان دہیرجی	صہ ٨/ر	•
٩١	جہورہ	واجنیہ رتن سنگہ	لعہ	•
٩٢	رام سور	میڑتہ سردار سنگہ	ععہ	•
٩٣	راتریہ	میڑتہ محکم سنگہ	عہ	•
٩٤	نینس ولڑہ	چونڈاوت بہوان سنگہ	معہ ٨/ر	•
٩٥	بارالی	چوہان رتن سنگہ	جہ ۱۴/ر	•
٩٦	بہیڑہ	سولنکی نول سنگہ	للعہ	•
٩٧	دہول درہ	چوہان کودر سنگہ	عہ ٩/ر	•
٩٨	کہوداوہ	چوہان لالجی	ماعہ ١٢/ر	•
٩٩	لیکہی	داموروا کہہ	ماعہ ٦/ر	

اوس سے بہت فائدہ اوٹھاتے ہین یقین ہے کہ آمدنی بہت ہوجاویگی
بھیلون کو ہرکارون مین نوکر رکھا گیا ہے کہ وسے بخوبی کام دیتے ہین۔
پیشتر اجرت بولادہ یعنی حفاظت ڈاک کی ریاست کے ذمہ تھی اب مہاراول
صاحب نے بنظر کفایت اس خرچ کے بذریعہ اقرار تحریری ڈاک کی
حفاظت اپنے ذمہ کرلی ہے

تیسری فصل

بانسواڑہ

ریاست بانسواڑہ کے شمال مین ڈونگرپورا اور وسے پور شمال شرق
اور مشرق مین پرتاب گڈھ جنوب مین ممالک ہلکر وجاورہ اور مغرب مین
ریواکانٹہ واقع ملک گجرات ہین یہہ ریاست خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ
۱۰ دقیقہ اور ۲۳ درجہ ۴۸ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۲ دقیقہ
اور ۷۴ درجہ ۴۱ دقیقہ کے درمیان طول مین شمال سے جنوب کیطرف
۴۵ میل اور عرض مین مشرق سے مغرب کی جانب ۳۳ میل ہے اوسکا
رقبہ ۱۴۴۰ مربع میل آبادی ۱۴۴۰۰۰ باشندون کی اور اوسط
جمع سالانہ ۱۲۶۰۰۰ روپیہ ہے۔

شہر بانسواڑہ مئو وڈلیسہ کی سڑک پر مئو سے ۱۲۳ میل شمال مغرب
مین اور ماہی ندی کے کنارہ چپ سے آٹھ میل مغرب مین واقع ہے
اوسکی بہت وسیع شہر پناہ ہے مگر اس احاطہ کے اندر زیادہ تر رقبہ پر باغات

ہین آبادی صرف ایک جزو پر ہے۔
مہارا ول صاحب کا محل شہر سے بلندی پر مضبوط اور قلعہ کے ہمشکل عمارت ہے اوسکے قریب ایک تالاب ہے اور سیر سرسبز درختی سے بڑی رونق رہتی ہے اور تالاب کے پختہ گہاٹ بنے ہوئے ہین شہر مین ہنود کے چند عمدہ مندر ہین اور بازار بہت وسیع ہے زیادہ تر برہمنون کی آبادی ہے مگر مسلمان بہی بہت ہین یہہ شہر عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۳۲ دقیقہ اور طول بلد شرقی ۷۴ درجہ اور ۲۴ دقیقہ پر واقع ہے مگر قدیم شہر بانسواڑہ جسکو جگمل سنگہ نے بونگر نامی بہیل سے یہہ ملک فتح کرکے آباد کیا تہا اس دارالریاست حال سے کسیقدر فاصلہ پر ہے اس شہر مین ۱۸۶۸ء کی خانہ شماری کے بموجب ۱۶۴۸ گہر ہین اور ۵۸۲۵ آدمیون کی آبادی اس تفصیل سے ہے۔

مرد ۱۶۳۹ عورت ۲۱۷۶ طفل ۱۳۳۵ دختر ۶۷۵

قلعہ کے نیچے ایک چہوٹی ندی بہتی ہے۔
علاوہ بانسواڑہ کے اس ریاست مین خوشحال گڈہ وکلنجرہ و ڈنگواڑہ بڑے قصبات ہین۔

نمبر	نام قصبہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
۱	خوشحال گڈہ	۲۳	۱۰	۷۴	۲۷	بانسواڑہ سے ۲۲ میل جنوب مین
۲	کلنجرہ	۲۳	۲۴	۷۴	۴۸	نیمچ و برودہ کے راستہ پر نیمچ سے ۹۹ میل جنوب و مغرب مین
۳	سنگواڑہ	۲۳	۲۷	۷۴	۱۴	منڈو سے ٹیکے راستہ مین مئو سے ۱۳۶ میل شمال و مغرب مین

ان مین سے کلنجرہ جسے کنجرہ بہی کہتے ہین بہت پرانا قصبہ ہے وہان ایک قدیم عمدہ مندر ہے کہ دریغولا متروک پڑا ہے بشپ ہیبر صاحب نے لکہا ہے کہ یہہ عظیم الشان عمارت جینیون کا مندر ہے اوسمین گنبد و مینار مین بہت ہین کل عمارت چند حصون مین منقسم ہے چھتین سنگین ہین اور کل در و دیوار باریک و عمدہ نقش و نگار سے منقوش ہین سابقاً جینی لوگ بہت دولتمند اور تجارت پیشہ تہے مگر مرہٹون کی ظلم و زیادتی سے سب چہوڑ کر چلے گئے مہاراول صاحب والی بانسواڑہ اودے پور کے مہارانا صاحب کے خاندان مین سے ہین اور ملک بانسواڑہ بہی کسی زمانہ مین راج اودے پور مین داخل تہا یہان کے رئیس بانی ریاست ڈونگرپور کے چہوٹے بہائی کی اولاد مین سے ہین اور اون کے توابعین جاگیردار بہی اوسی قوم سے ہین۔ مثل ڈونگرپور کے بانسواڑہ کی ریاست کو بہی مغلون اور

مرہٹون کی ظلم و تعدی سے بہت تکلیف پہونچی ہے بخصوص مرہٹون نے یہان کے رئیس اور رعایا کو ایسا تنگ و تباہ کیا تہا کہ سرکار انگریزی کے فتح ہونے پر رئیس بانسواڑہ نے صرف اس شرط پر کہ مرہٹون کو ملک سے نکالدیا جاوے سرکار کا خراج گذار ہونیکی درخواست کی اور سیندہیہ ہلکر اور دہار کی افواج کو خارج کرنے کی غرض سے ملک کی آمدنی مین سے فی روپیہ چہہ آنہ خراج دینا منظور کیا۔ اس مراد سے ۱۸۱۲ء مین اپنے وکیل کو مع مسودہ عہدنامہ صاحب رزیڈنٹ بڑودہ کیخدمت مین بہیجا صاحب موصوف نے ہدایت کی کہ صاحب رزیڈنٹ دہلی سے درخواست کرین اسپر وکیل اون کے پاس گیا اور اگرچہ اوسوقت تعہد پختہ نہوا مگر پانچ برس بعد وکیل نے اونہین کاغذات کے ذریعہ سے اور اونہین شرائط پر تاریخ ۱۶۔ستمبر ۱۸۱۸ء عہدنامہ مندرجہ نقشہ دوم منضبط کیا مگر رئیس نے جسکا نام مہارادل امید سنگہ تہا شاید اس خیال سے کہ خوف کا وقت گذر گیا یا شرائط کو جو خود اونہین کی درخواست کے بموجب تجویز ہوئین تہین بہت سخت اور خلاف مطلب اپنے تصور کرکے عہدنامہ کو تصدیق نہ کیا اور اوسپر عمل کرنے سے انکار کیا۔ اول تو سرکار انگریزی نے اوسی عہدنامہ کو واجب التعمیل قرار دیکر اوسپر عملدرآمد رکہنے کی ہدایت کی تہی مگر اونہین ایام مین ریاست دہار سے عہدنامہ منضبط ہوا اور اوسکے بموجب جو خراج کہ ڈونگرپور بانسواڑہ سے اوس ریاست مین لیاجاتا تہا سرکار انگریزی مین منتقل ہوا سرکار کو بہی ترمیم عہدنامہ مین کچہہ عذر نہوا ۲۵ دسمبر ۱۸۱۸ء

دوسرا عہدنامہ مندرجہ نقشہ منضبط ہوا اس عہدنامہ کے بموجب مہارادل صاحب نے بالعوض حفاظت انگریزی اور اقرار دستگیری اپنے اور اپنے جانشینون کے بمقابلہ سرکش رشتہ دار و توابعین کے سرکار انگریزی کو بقایا خراج واجب الطلب پہلے سرپرست سرکارون کا اور آیندہ کو سالانہ خراج جو مصارف حفاظت و امداد کیواسطے کافی نہو مگر آمدنی ملک کی فی روپیہ چھہ آنہ سے زیادہ نہو ادا کرنا قبول کیا بعد ازان بموجب عہدنامہ مندرجہ ذیل بقایا خراج بقدر پینتیس ہزار روپیہ بذریعہ اقساط اور خراج تین سال بہ تخفیف ادا ہونا قرار پاکر آیندہ کیواسطے مبلغ ــــــ روپیہ سالانہ کہ آمدنی حال کے چھٹے حصہ سے زیادہ ہے مقرر ہوا۔

عہدنامہ

درمیان سرکار انگریزی و مہارادل
سری بھوانی سنگہ صاحب رئیس بانسواڑہ

ازانجاکہ عہدنامہ درمیانی سرکار انگریزی و مہارادل سری بھوانی سنگہ صاحب راول بانسواڑہ مورخہ ۲۵ - دسمبر ۱۸۱۸ء مطابق ۱۳ - ماگھ سمت ۱۸۷۵ کی آٹھوین قلم مین مہارادل صاحب نے کل بقایا خراج واجب الطلب ریاست دہار و دیگر سرکارون کا تاریخ عہدنامہ مذکور تک ایسی قسطون سے کہ بمقتضاے گنجایش آمدنی ریاست و حسب مرضی سرکار انگریزی واجب ہون داخل کرنے کا اقرار کیا ہے اور سرکار انگریزی بلحاظ کمی

آمدنی و مفلسی ریاست مہاراول صاحب بجائے کل بقایا خراج مندرجہ قلم مذکور صرف پینتیس ہزار روپیہ سکہ عالم شاہی کہ اسقدر خراج ترقی ریاست کے زمانہ مین دیگر ریاستون کو ہر سال دیاجاتا تہا لینا منظور کیا ہے ۔ مہاراول صاحب اقرار کرتے ہین کہ زر مذکور بموجب اقساط مندرجہ ذیل داخل کرینگے ۔

پہاگن ۱۸۷۶ سمت فروری ۱۸۲۰ء الصمار	بیساکہ بدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ اپریل ۱۸۲۰ء الصمار
ماہ سدی ۵ سمت ۱۸۷۷ جنوری ۱۸۲۱ء الصمار	بیساکہ بدی ۵ سمت ۱۸۷۸ اپریل ۱۸۲۱ء الصمار
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ جنوری ۱۸۲۲ء سمصار	بیساکہ سدی ۵ سمت ۱۸۷۹ اپریل ۱۸۲۲ء سمصار
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ جنوری ۱۸۲۳ء سمصار	بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ اپریل ۱۸۲۳ء سمصار
ماہ سدی ۵ سمت ۱۸۸۰ جنوری ۱۸۲۴ء سمصار	بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ اپریل ۱۸۲۴ء سمصار
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ جنوری ۱۸۲۵ء سمصار	بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۲ اپریل ۱۸۲۵ء سمصار

از آنجا کہ عہدنامہ مذکور کی نوین قلم کے بموجب مہاراول صاحب سے بعوض حفاظت ریاست خراج سالانہ حسب ترقی ریاست مگرفی روپیہ

یہہ آنہ تک سرکار انگریزی کو دینا قبول کیا ہے اور سرکار انگریزی نے
اس خواہش سے کہ مہاراول صاحب کے ملک کی جلد ترقی ہو خراج سنہ ۱۸۱۹ء
و سنہ ۱۸۲۰ء و سنہ ۱۸۲۱ء کا حسب تفصیل ذیل بندوبست کیا ہے اور مہاراول
صاحب اقرار کرتے ہین کہ اوسی کے بموجب ادا کرینگے —

سنہ ۱۸۱۹ء [illegible]		سنہ ۱۸۲۰ء [illegible]	
پھاگن سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۶	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷	ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸
فروری سنہ ۱۸۲۰ء	اپریل سنہ ۱۸۲۰ء	جنوری سنہ ۱۸۲۱ء	اپریل سنہ ۱۸۲۱ء
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۸۲۱ء [illegible]	
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹
جنوری سنہ ۱۸۲۲ء	اپریل سنہ ۱۸۲۲ء
[illegible]	[illegible]

یہہ بندوبست صرف تین برس کیواسطے کیا گیا ہے بعد انقضاء اس میعاد
کے بموجب شرط نوین قلم عہدنامہ مذکور کے سرکار انگریزی خراج کا ایسا
بندوبست کریگی جو سرکار کی حسن نیتی اور مہاراول صاحب کے ملک
کی ترقی اور دونون سرکارون کے فوائد کی رو سے واجب و مناسب
متصور ہوگا —

اس عہدنامہ کو کپتان آئی سیکاٹ ونلڈ صاحب نے حسب الحکم سرجان مالکم صاحب منجانب سرکار انگریزی اور مہاراول سری بہوانی سنگہ صاحب نے منجانب اپنے بتاریخ ۱۵ فروری سنہ ۱۸۲۰ع مطابق پہاگن سدی ۲ سمت ۱۸۷۶ و ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۵ ہجری بمقام بانسواڑہ مرتب کیا۔

سنہ ۱۸۲۴ع مین ایک عہدنامہ بابت ادائے ساڑہے آٹہہ ہزار روپیہ سالانہ مصارف فوج جیساڈونگرپور کی ریاست سے ہوا تہا منضبط ہوا مگر اوسپر کبہی عملدرآمد نہوا اس سے وہ منسوخ سمجہا گیا سنہ ۱۸۲۴ع تک بانسواڑہ مین بہیل و دیگر غارتگرون کی شرارت سے بہت فساد رہا اوسکے انسداد اور مفسدون کو سزا دینے مین محنت و کوشش عمل مین آئی اوسوقت سے اس ملک مین امن و امان ہوگیا رفع بدنظمی کے بعد آمدنی ملک مین بہت اضافہ ہوا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ لکہتے ہین کہ کہ اگر مہاراول صاحب اور اونکا دیوان کہ دوست بہی تہا بدچلن اور کاروبار ریاست سے غافل نہوجاتے تو اوس سے زیادہ اضافہ ہوتا اونکی زیادتی کا نتیجہ روز بروز ظہور پذیر ہونے لگا جو روپیہ سرکاری خراج مین دیا جاتا تا مہاراول بہوانی سنگہ اور اون کے مختار نے عیش و عشرت مین خرچ کردیا عرصہ دراز کا خراج باقی رہگیا تب صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو جہد بلیغ کرنی پڑی آخرکار مہاراول صاحب نے بمشکل تمام دیوان کو موقوف کرنا قبول کیا اور کسیقدر زرخراج واجب الطلب مین سے بہی ادا کیا اور غارتگری کی واردا تین بکثرت ہونے لگین اون کے

انسداد کار ریاست پرتاپ گڈھ کی مدد سے بندوبست کرایا گیا۔
سنہ ۱۸۲۹ء مین کپتان سپیرس صاحب نے کہ ریاست کی اصلاح و انتظام کیواسطے گئے تہے بہ ثبوت جرم ایک پولیس کے اہلکار کو موقوف کیا اوس نے چند مرتبہ از سر نو اپنے عہدہ پر بحال ہونے کی درخواست کی مگر صاحب نے منظور کرنا مناسب نہ سمجہا جب اوسکو تحقیق ہو گیا کہ صاحب مقرر نکرینگے تو ایک مسلمان ملازم سے سازش کرکے اون کے قتل کا اقدام کیا مگر قبل اسکے کہ ارتکاب جرم وقوع مین آوے راز فاش ہو گیا تحقیقات سے ثبوت جرم مین کچہہ شبہہ نہ رہا تاہم اس وجہہ سے کہ صرف قراین کی شہادت تہی مجرمون کو جلا وطنی بعبور دریاے شور کی سزا دی گئی اس نرم سزا پر بہی مقدم مجرم اثناء راستہ بمبئی سے مفرور ہو گیا۔
دیوان کی موقوفی کے بعد مہاراول بہوانی سنگہ صرف تہوڑے عرصہ تک زندہ رہے اونکا کوئی وارث نہ تہا اسواسطے سردار ورنج بالاتفاق صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر سنگہ نامی سردار کو کہ سب سے زیادہ مستحق تہا متبنی و مسندنشین کیا۔ اسیطرح جب بہادر سنگہ کا انتقال ہوا مہاراول لچہمن سنگہ صاحب رئیس حال کو متبنی لیا مگر اس مرتبہ مان سنگہ کہنڈو کے ٹہاکر نے اون کی مسندنشینی مین رخنہ انداز ہو کر دعوی کیا کہ میرا بیٹا زیادہ مستحق ہے وہ رئیس ہونا چاہیئے مگر جب اوس کے خراج واجب الاداے ریاست مین سے تیرہ سو روپیہ سالانہ معاف کر دیا تو وہ اپنے دعوی سے دست بردار ہو گیا۔

اوسوقت سے مہارا ول لچھمن سنگھ صاحب ریاست مین حکمران ہین بعض صاحبون نے اونکو بہت ہوشیار مستعد اور محنتی لکھا ہے مگر بدانتظامی ریاست کی اکثر شکایت ہوئی ہے اس سے ظاہر ہے کہ کاروبار ریاست پر متوجہ و دل نہاد نہین ہوتے ہین تا بحدیکہ حکام انگریزی نے بھی اونکو نصیحت کی تو کچھہ کارگر نہوئی چنانچہ ۷۱-۱۸۷۰ع کی رپورٹ مین لکھا گیا ہے کہ مہارا ول صاحب خوش مزاج ہین اور ہر ایک صلاح کو بخوشی قبول کرتے ہین مگر اوسکو یاد نہین رکھتے اور نہ اپنے اقرار کا ایفا کرتے ہین ریاست مین جو ترقی ہوئی ہے تاکید متواترہ سے کرائی گئی ہے مہارا ول صاحب کو مخملی دستانہ کے اندر فولادی پنجہ کہا جاوے تو زیبا ہے ۔

مہارا ول صاحب کی نو رانیان ہین اون مین سے ساتوین رانی رائو بیری جی سے بوریدہ مین جاکر ۷۱-۱۸۷۰ع مین شادی کی تھی اور دوسرے سال اوسی رانی کی بھتیجی سے آٹھوین شادی کی اور اپریل ۱۸۷۶ع مین موٹا گانو کے ٹھاکر جاگیردار ریاست کی ہمشیرہ سے نوین شادی کی ہے آخر ۱۸۷۳ع تک مہارا ول صاحب کے چھہ پسر اور ایک دختر ہوئی تھی منجملہ اون کے چار پسر رانیون سے پیدا ہوئے اور دو کنیزکون سے لڑکون مین سے کنور جی سنگھ کا کہ سب سے بڑا تھا نومبر ۱۸۶۹ع مین اور دوسرے کنور ساد ول سنگھ کنیزک زاد کا یکم جون ۱۸۷۰ع کو انتقال ہوگیا باقی چار کنور حسب تفصیل ہین ۔

اگر سنگھ بعمر ۲۳ سال ۔ سنگرام سنگھ بعمر ۱۷ سال ۔ سمندر سنگھ بعمر نو سال

جو ۱۴ - اپریل سنہ ۱۸۸۵ء کو پیدا ہوا تھا -

مہارادل صاحب کو لڑکون کی تعلیم و تربیت کا بہت شوق ہے سنہ ۱۸۹۰ء مین اگرسنگ سنسکرت اور فارسی پڑہتا تہا اور سنگرام سنگہ نے ہندی شروع کی تہی یقین ہے اب اونہون نے اچہی استعداد حاصل کرلی ہوگی ستمبر سنہ ۱۸۸۳ء مین رانی چہوٹی راٹہوری جی سے دختر پیدا ہوئی تہی کہ اگست سنہ ۱۸۸۴ء مین مرگئی -

اس ریاست کے وسط کی زمین ماہی ندی سے دارالحکومت تک سیراب اور آباد ان ہے مگر گرد نواح کے جنگلون مین بہیل بکثرت اور نہایت کثیر و بد پیشہ ہین مہارادل صاحب کا بیان ہے کہ سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر مین اونکو بندوقین بہت ہاتہہ آگئی ہین جب سے از بس مفسد ہوگئے ہین مہاراجہ سیندہیہ کے علاقہ مالوہ کے زمیندار بانسواڑہ پرتاب گڈہ کے بہیلون کو چوتہہ یعنی چہارم پیداوار بطور حق حفاظت و امداد وقت ضرورت کے دیتے ہین مگر فی زمانہ ملک مین ترقی ہونے سے زمینداران نے اداے زر چوتہہ مین انکار کیا اسپر بہیلون نے فساد کیا اور سنہ ۱۸۹۵ء مین بانسواڑہ کے بہیلون نے بافسری گنگا راول - موضع تہوکہیری پر حملہ کیا مگر اونکو شکست ہوئی اور گنگا راول کا بہائی بیجا راول مارا گیا اس سے خون کا جہگڑا پیدا ہوگیا کہ اب تک چلا جاتا ہے اور اسوجہہ سے کہ مہاراجگان ہلکر و سیندہیہ کے ممالک سے بہی بندوبست کامل نہوا اس فساد کے انسداد کی صورت ظہور مین نہ آئی علی العموم کل ہندوستانی ریاستین

عملہ پولیس بہت غیر مکتفی رکھتے ہین اور حکام انگریزی سے مدد کے امیدوار رہتے ہین او نہین ایام مین ریاست سونتہہ تحت گورنمنٹ بمبی کے بہیلون سے لڑائی ہو رہی تھی اور پوسینہ واقع گجرات ماتحت ایجنسی ماہی کانٹہ مین فساد تہا اور علاقہ سروہی کے بہاکر بہیل باغی ہو رہے تہے اسلیئے بنظر انسداد فساد بہیلون کے دربار بانسواڑہ سے صاحب پولٹیکل ایجنٹ مغربی مالوہ کی خدمت مین وکیل متعین کرایا گیا اور مہاراول حال کو ٹہیا جی کیسری سنگہ دیوان بانسواڑہ سے کہ قوم سے بقال اور نہایت لایق و ہوشیار اور بہادر شخص ہے بہیلون کو ارتکاب واردات سے باز رکہا مگر یہہ بندوبست بطور عارضی کار آمد ہوا کوئی تدبیر کہ ہمیشہ کو فساد رفع کرنے کے واسطے کافی ہو عمل مین نہ آئی —

بانسواڑہ کے بہیل ہندو ہین مسلمانون کا کہانا کہانے سے پرہیز کرتے ہین برہمنون کو بزرگ سمجھتے ہین مگر بقول راول صاحب اونکو مارتے ہین کثرت سے شراب خوار اور افیونی ہین اور مہوہ کی شراب پیتے ہین اون کی شادی و غمی اور ولادت کی رسمیات وہی ہین جو ہنود مین جاری ہین مگر جو لوگ مرض ہیضہ سے مرین اونکو داغ نہین دیتے دفن کرتے ہین ۱۸۶۷ء مین کرنل ہیکسن صاحب و میجر ہوارڈ صاحب و میجر مکنزی صاحب کی رپورٹون سے دربار بانسواڑہ کی خرابی و ابتری کی مفصل کیفیت معلوم ہوئی کہ تحت ایجنسی میواڑ مین اس ریاست کا حال کل دیگر ریاستون سے بدتر ہے راو کوشل گڈہ اور اس ریاست کے درمیان تنازع ہے

اور اس انتہائی درجہ کو پہونچ گیا ہے کہ اوسکے فیصلہ کیواسطے سرکار انگریزی کو مداخلت کرنی لازم آوے اوس نے یہانتک سرکشی و عدول حکمی کی کہ عندالطلب صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے صاف جواب دیا کہ میری ریاست بانسواڑہ سے بالکل علیحدہ ہے اگر بانسواڑہ کی معرفت مجھکو تحریر آویگی ہرگز جواب ندونگا ہرچند فہمایش ہوئی کہ سرکار کا عہدنامہ بانسواڑہ سے ہے تم سے نہین ہے تم بانسواڑہ کے ماتحت ہو مگر مطلق اثر پذیر نہوئی راو کوشل گڈہ کی جاگیر رتلام کے علاقہ مین بھی ۵ گانو ہین اور راجہ رتلام کا ہمقوم و ماتحت ہونے سے اوسکو بانسواڑہ سے دعوی ہمسری کی یہانتک جرأت ہوئی کہ عندالطلب صاحب پولیٹکل ایجنٹ بانسواڑہ مین آیا مگر مہاراول صاحب سے ملاقات کرنیکے واسطے نہ گیا تحقیقات سے اوسکا دعوی خودسری محض بے اصل ثابت ہوا اور یہہ بھی دریافت ہوا کہ ۱۸۵۵ع مین راو کشل گڈہ اور راجہ رتلام کے تنازع کی تحقیقات ہوئی تب فیصلہ ہوچکا ہے کہ راو کشل گڈہ ریاست بانسواڑہ کا ماتحت ہے رتلام سے تعلق نہین رکھتا مگر مشکل یہہ نظر آئی کہ اس مختصر ریاست کے رئیس سے بلا امداد سرکار انگریزی اپنی ماتحت سردار کو ضبط و اختیار مین رکھنے کی امید نہین اور چونکہ مواخذہ ذمگی راو مذکور کی تحقیقات مین اسناد مدخلہ بانسواڑہ مصنوعی ثابت ہوئین ایسے بے ایمان رئیس کو مدد دینا بھی ناواجب اور خلاف مصلحت معلوم ہوا۔

سنہ ۱۸۶۹ء میں ریاست کی بدنظمی اور اوسکے انسداد کی تدبیرون کی پھر مفصل رپورٹ ہوئی اور رئیس نے اپنے ماتحت پر استغاثہ باطل کیا تھا اور گورنمنٹ سے دھوکہ کہا کر چند مہینے تک اوسکی جاگیر قرق رکھی تھی اسکے ثابت ہونے پر رئیس پر گورنمنٹ کا بہت عتاب ہوا آخر الامر سٹر فراجی بھیکاجی صاحب اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ بانسواڑہ مین مقرر ہوئے اور اونہون نے بتاریخ ۲۷ - دسمبر سنہ ۱۸۶۹ء اپنے عہدہ کا کام شروع کیا اور اول رپورٹ مین لکہا ہے کہ اس ریاست کا حال ابتر ہے تہوڑا سا ملک خالصہ مین ہے باقی سب جاگیرداران اور سردارون مین منقسم ہو رہا ہے اونہون نے مدت سے ریاست کی اطاعت نہین کی ہے اور نہ اب کرتے ہین اگرچہ ہر ایک ٹہاکر کے ذمہ فرض ہے کہ کسیقدر جمعیت سے راج کی نوکری کرے مگر یہہ امر کہ فلان ٹہاکر کو کسقدر جمعیت نوکری مین رکہنی چاہیے راج کے کسی کاغذ سے تحقیق نہین ہوتا دیگر ریاستون مین چند سردار سرکش ہوتے ہین یہان صرف چند سرکشی سے مستثنی ہین یہان تک سرکش ہین کہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل تشریف لائے تب اونکو رئیس نے طلب کیا تہا صرف چند سردار آئے اگر اسکا انتظام نہوا تو احتمال ہے کہ فساد ہو جاوے انتظام ریاست برائے نام ایک شخص کم حیثیت کو ٹہیاری چمن جی کو سپرد ہے مگر اصل مین مہارا ول صاحب کہ ہوشیار ہین خود کرتے ہین —

کانگڑہ کے مقدمہ مین زک اوٹہانے سے پست ہمت ہو رہے ہین اور

بعض خود غرض اہلکارون کے شاکی ہین کہ اونہون نے اسمقدمہ
مین بے وجہہ اونکا نام شامل کرکے بدنام کردیا ہے اونکا بیان ہے
کہ جس جرم مین مجہکو سزا ہوئی ہے اوسکا بانی کوٹہیاری کیسری سنگہ
تہا گورنمنٹ نے اوسکو بے قصور سمجہا ہے اوس نے اہلکاران دربار
کو اس معاملہ مین ضد کرنے پر خفیہ وغیر معلوم طور پر آمادہ کیا تہا اور
گورنمنٹ کو یقین ہے کہ اوس نے اس دغابازی مین شامل نہونے کی
غرض سے اپنے عہدہ کا نقصان اوٹہایا ہے اقبال تحریری صرف نظر
ترحم اہلکارون کو عتاب گورنمنٹ سے بچانے کے واسطے کیا تہا اور
اس مین بہی کوٹہیاری کیسری سنگہ نے دبایا تہا کہ اگر نہ کروگے تو
ریاست ضبط ہوجاویگی چنانچہ جہارا ول صاحب کی یہہ تقریر راست معلوم
ہوتی ہے مدت تک کوٹہیاری کیسری سنگہ سے بہت ناراض رہے اور
حکم دیا کہ وہ کسی سے ملنے نہ پاوے مئی ۱۸۷۲ع مین اس الزام سے
کہ ایام ہولی مین وہ اپنے رشتہ دارون سے ملا تہا اوسکو ریاست
سے خارج کردیا علی العموم ٹہاکر لوگون کا یہہ اعتقاد ہے کہ ریاست صرف
خراج کی مستحق ہے جاگیرون کے اندرونی انتظام مین مداخلت کرنے کی
مجاز نہین ہے اگرچہ وے زبانی اقرار کرلیتے ہین کہ ہم ہر معاملہ مین راج
کے مطیع ہین مگر مجرمون کے سپرد کرنے مین پس وپیش کرتے ہین
اسوجہہ سے مجرمون کو پناہ دینے سے اور اون سے خفیہ جرمانہ لینے
سے اونکو بڑا فائدہ ہے اور ارتکاب جرم زیادہ ہوتا ہے۔ اسکے سوائے

اونکو یہہ بہی شکایت تہی کہ ہم سے خراج کے علاوہ اونکے جاگیرون سے فی روپیہ دو آنہ و چار آنہ اور لیا جاتا ہے اور ہمارے منصب کے موافق تعظیم و تکریم نہین ہوتی ہے۔

مگر صاحب اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ کی فہمایش سے مہاراول صاحب سردارون کی حسب رتبہ تعظیم و تکریم کرنے لگے اور خراج کے باب مین اول تو اونہون نے عذر کیا تہا کہ اسکے بغیر مصارف کا بندوبست ممکن نہین ہے مگر جب زیر باری رفع ہوگئی تو اوسمین بہی تخفیف کردی کہ اسطرح بجز چند سرداران کوشل گڑہ وگڑہی وغیرہ کے کل سردارون کی شکایت رفع ہوگئی اور اون کے اور رئیس کے درمیان یگانگت اور محبت کا رابطہ قایم ہوگیا۔

کاروبار ریاست کا اہتمام کوٹہیاری چمن لال کہ ایک کم حیثیت اور سادہ لوح شخص ہے کرتا رہا ہے وہ ایسا بزدلہ ہے کہ اوسکو متصدی ڈراتے رہتے ہین وہ گنپت لال نامی ایک شخص سے جسپر مہاراول صاحب کی بہت مہربانی ہے ازبس خوف کہاتا ہے یہہ گنپت لال اوسی انجہب لال کا بہائی ہے جسکو گورنمنٹ نے رئیس کو گمراہ کرنے کی علت مین ریاست سے نکالا تہا دستور قدیم سے انحراف کرتے ہین خواہ وہ دستور کیسا ہی خراب ہو کوٹہیاری چمن لال کامدار کو بہت مخالفت ہے وہ صاحب اسسٹنٹ سے ہر ایک امر مخفی رکہتا ہے بلکہ اسی نظر سے کہ اظہار حال کرنا پڑے اونسے نہین ملتا ہے۔

بماہ ستمبر ۱۸۶۵ء موضع نوری پچیری مین پرتاب گڈھ اور بانسواڑہ کی ریاستون مین باہم ملکیت دیہہ مذکور کی بابت تنازعہ اور سخت مقابلہ ہوا اوسمین پرتاب گڈھ کے ۲۹ - آدمی مقتول اور ۴۵ مجروح ہوئے اور بانسواڑہ کے دو آدمی مقتول اور چار مجروح ہوئے اور پرتاب گڈھ کا لاکھ روپیہ کا مال واسباب غارت ہوا اس مقدمہ کی تحقیقات ہوکر کوٹھیاری چمن لال کامدار بانسواڑہ بہ ثبوت جرم حسب الحکم گورنمنٹ ہند دس برس کیواسطے ملک سے جلاوطن ہوا اور اوس سے ہزار روپیہ جرمانہ لیا گیا - اور پانچ دیگر اہلکار جو واردات مذکور مین شریک تہے پانچ پانچ برس کیواسطے قید ہوکر بانسواڑہ اور اودے پور کے جیلخانون مین بہیجے گئے - اور میجر گننگ صاحب دوم کمانڈنٹ بہیل کورپس نے مع جمعیت فوج مذکور موقع پر جاکر بعد فیصلہ سرحد متنازعہ کے مینارہ ہای سرحدی تعمیر کرائے -

کوشل گڈھ کے راو نے جب اوسپر بہت تاکید ہوئی ۹ - اپریل ۱۸۶۸ء کو اپنا وکیل محکمہ اسسٹنٹی مین متعین کیا مگر خود اختیاری کا دعوی اور ریاست سے سرکشی و عدول حکمی مدت تک نہ چہوڑی بلکہ جب سے کانگڑہ کے مقدمہ مین حکم اخیر ہوا اوس نے اپنی جاگیر کو ریاست سے علیحدہ سمجھ لیا باوجودیکہ بہ اتباع حکم گورنمنٹ مندرجہ چٹھی مسٹر سیٹن کار صاحب سیکرٹری محکومہ ۲۲ - جولائی ۱۸۶۹ء اوسکو متواتر ہدایت و تاکید ہوئی کہ ریاست بانسواڑہ مین خراج ادا کرے اور رئیس کی اطاعت کرے

مگر عرصہ تک تعمیل نکی آخر کار جنوری ۱۸۳۲ء مین خراج داخل کیا مگر غرور وخودسری سے باز نہ آیا انتظام جاگیر کیواسطے صلاح دی گئی اوسپر مطلق عمل نہوا اور راوسکے علاقہ مین کنجر غارتگرون سے ۴۴ تہان گلوبارچہ کر بازیافت ہوئے تہے اونکو باوجودیکہ پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے کئی دفعہ احکام جاری ہوئے واپس نہ کیا اوسکی جاگیر کا کل کاروبار قادر بوہرہ کے اختیار مین تہا اور یہہ شخص نہایت رشوت خوار تہا اوسکے ظلم سے رعایا نالان تہی ۱۸۵۵ء ۵۶ء مین مطالبہ تلوار بندی یعنی نذرانہ مسندنشینی جسکی بابت ریاست سے متواتر تاکید تہی اور راوکو اوسکے اداکرنے مین مطلق انکار تہا حسب سفارش صاحب پولٹیکل ایجنٹ بحکم گورنمنٹ معاف ہوگیا۔

مئی ۱۸۵۸ء مین صاحب سپرنٹنڈنٹ کو خبر پہونچی کہ کوشل گڈہ مین مسماۃ چندو بہیلنی عمر ہشتاد سالہ کو بحکم کامدار راو ڈاکن ہونیکی علت مین لٹکا کر مار ڈالا ہے اسکی حسب الحکم صاحب پولٹیکل ایجنٹ میواڑ تحقیقات ہوئی جرم ثابت ہوکر بمنظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل قادر بوہرہ کامدار کوشل گڈہ اور وستہ بہوپا ڈاکن پکڑنے والے کو سزاے قید پانچ پانچ سال اور علی کوتوال کوشل گڈہ کو قید ایک سال ہوکر محبس اجمیر مین بہیجے گئے اور راو کوشل گڈہ پر دو ہزار روپیہ جرمانہ ہوا کہ منجملہ اوس کے ایک ہزار روپیہ مسماۃ چندو متوفیہ کے دو پسران کو بطور خون بہا دلوایا گیا اس ملک کے لوگون خصوصا سکنا بانسواڑہ وکوشل گڈہ کا ڈاکن پہ

بہت اعتقاد ہے اس مقدمہ کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ ڈاکنون کا لٹکانا
اور مارنا مروج عوام تہا صرف زمانہ حال مین کم ہوگیا ہے اس مقدمہ مین سزا
ہونے سے کل بہیلون کو عبرت ہوگئی -
کوشل گڈہ مین قریب ۱۲۰۰ آدمیون کی آبادی ہے اور راو کی آمدنی
بہتر ہزار روپیہ سالانہ کی ہے ملک آباد ان اور سیراب ہے بنام نہاد شفاخانہ
ایک حکیم سات روپیہ تنخواہ کا نوکر ہے اور ایسا ہی ایک مکتب ہے جسمین
چند لڑکے پڑہتے ہین اوسکا بہی خرچ راو اپنی رعایا سے وصول کرتا ہے
کہ اوسکو ممانعت کی گئی ہے مسافران گجرات و مالوہ کی آسایش کیواسطے
سڑک اعظم پر جو کوشل گڈہ ہوکر گذری ہے بصرف مبلغ الالعہ روپیہ کی سرای
تعمیر ہوئی اوسمین ایک ہزار روپیہ جرمانہ منجملہ ڈاکن کشی فرمگی راو سے
دیا گیا ہے اور باقی خرچ راو نے اپنے پاس سے ادا کیا ہے -
ستمبر ۱۸۷۵ء مین صاحب اسسٹنٹ نے سرحد بانسواڑہ و کوشل گڈہ
پر ۱۵۰ مقدمات فیصل کئے اور سالتمام مین صرف ایک جدید مقدمہ پیدا
ہوا اس سے ثابت ہوا کہ اب اون کی خصومت رفع ہو گئی ہے -
موضع جیتا تہلہ و مینڈہی کہیڑہ پرگنہ چلکاری علاقہ بانسواڑہ اور موضع
ظالم پور علاقہ کوشل گڈہ کے درمیان مدت سے فساد تہا اور طرفین
سے چند آدمی مارے گئے تہے صاحب نے جانبین کے سرگروہون
کو جمع کرکے تلوار کی قسم لے لی اور آیندہ کو رفع شر کر دیا -
۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ء مین گڈہی کے ٹہاکر رتن سنگہ نے بہی ریاست سے سرکشی

اختیار کی اوسکی دختر مہارانا صاحب میواڑ سے منسوب ہوئی ہے مہارا
صاحب نے اوسکو راو کا خطاب دیا اسپر دربار بانسواڑہ کو خصوص
اسوجہہ سے کہ خطاب لینے سے پیشتر اجازت کیون نہین لی رشک وحسد
ہوا دوسرے رتن سنگہ نے بلا استمزاج دربار بیٹا تبنی لیا تیسری
عندالطلب حکام انگریزی مجرمان مرتکب واردات کو سپرد نہین کیا
مہارا ول صاحب نے اوسکے باغ واقع بانسواڑہ کا ایک حصہ سڑک
بنانے کے حیلہ سے لے لیا دوسرے اوسکے علاقہ مین محصول راہداری
کہ حسب بیان اوسکے ہمیشہ معاف رہا ہے وصول کرنا شروع کیا عرصہ
تک طرفین سے بہت شکایت رہی مگر چونکہ یہہ سردار یہان کے معزز
وزبردست ٹھاکرون مین سے ہے اور بخلاف راو کوشل گڈہ کے کہ
وہ مغرور و نامعقول ہے صاف طبیعت اور راست باز ہے اور ہر ایک
کی صلاح پر عمل کرتا ہے اور ریاست کے سب آدمی اُسکی عزت و توقیر کرتے
ہین لوگون نے متوسط ہوکر صلح کرادی کہ مہاراول صاحب نے خطاب
راو عطیہ مہارانا صاحب میواڑ کو قبول کرلیا اور باغ کے عوض اَور
زمین دیدی اور محصول راہداری کی نسبت بہی مناسب تجویز کردی اور
جب کوٹھیاری چمن لال بوہری پچیری کے مقدمہ مین ماخوذ ہوکر ریاست
سے خارج کیا گیا راو رتن سنگہ عہدہ دیوانی راج پر مقرر ہوا۔
سنہ ۱۸۷۶ ء مین ہمت سنگہ نامی ٹھاکر گڑہ کا جاگیردار باغی ہوگیا اور ضلع
بانسواڑہ مین انواع فساد کئے مدت تک راج کی فوج اوسکو گرفتار نکرسکی

وقت تا قتب میواڑ و ڈونگرپور کے علاقہ مین چلا جاتا تہا اور وہان اوسکو پناہ ملتی تہی ۔ ۱۷ مئی ۱۸۸۱ع کو اوسکا راج کے سپاہیون سے مقابلہ ہوا اور وہ اون کے ہاتہہ سے مارا گیا ۔

ٹہاکر اونکار سنگہ اور بے واڑہ والہ کہ اول درجہ کا تعظیمی سردار تہا نومبر ۱۸۸۱ع مین مرگیا اوسکی بیوہ نے پربت سنگہ نامی بہتیجے کو گود لیا اور ریاست کے ٹہاکرون نے بہی منظور کرلیا تہا مگر اس وجہہ سے کہ اونکار سنگہ کی مسند نشینی بہی حسب قاعدہ نہین ہوئی تہی اور ریاست کے ٹہاکر سابق کا رشتہ دار دولت سنگہ بہتر استحقاق رکہتا تہا دربار نے پربت سنگہ کو فریب سے بانسواڑہ مین بلا کر قید کر دیا اور خلاف مرضی بیوہ اونکار سنگہ کے دولت سنگہ کو اوریواڑہ کی جاگیر پر مقرر کر دیا ٹہاکرون نے یہہ سمجہکر کہ وارث باستحقاق کو محروم کرکے غیر مستحق شخص مقرر کیا گیا ہے دولت سنگہ کو خارج از برادری کیا اس پر اورنا اتفاق کی وجہہ سے جب ٹہاکر کوآنیہ کے بہائی کی برسی کی تقریب ہوئی اوس نے دولت سنگہ کو نہ بلایا یہہ امر مہاراول صاحب کو ناگوار ہوا اونہون نے ٹہاکر کوآنیہ کے باپ کو قید کر دیا اس سے کل ٹہاکر ناراض ہوگئے راو رتن سنگہ گڑہی والہ نے صاحب اسسٹنٹ سے شکایت کی اسپر حسب اجازت صاحب پولٹیکل ایجنٹ اوسکی رہائی ہوئی اس وجہہ سے کہ معاملات برادری مین مہاراول صاحب کو مداخلت کرنے کا اختیار نہین ہے ۔

سنہ ۲۷ و ۱۸۳۳ء میں ٹھاکران امجہ وگلکیہ کا انتقال ہوا دونوں کے بھتیجے جانشین ہوئے ہیں۔

اس ریاست میں چودہ سردار اول درجہ اور اٹھارہ سردار دوم درجہ کے حسب تفصیل ذیل ہیں۔

فہرست جاگیرداران راج بانسواڑہ

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	آمدنی سالانہ	تعداد خراج	کیفیت
۱	موٹاگانو	چوہان سرداسنگہ	۷	ممـــ ؎	صمالہ معہ	اول درجہ تعظیمی
۲	میتوالہ	چوہان بلونت سنگہ	۷	ممـــ ؎	لاہ معہ	ایضاً
۳	ارتھونہ	چوہان بھگونت سنگہ	۲۴	صـــ ؎	ممالہ صہ	ایضاً
۴	گڈہی	چوہان رتن سنگہ	۱۵۱	لـــ ؎	سمـــ ؎	ایضاً
۵	سورپور	بھائی مادہو سنگہ	۵	للعـــ ؎	سالہ سہ	برادر راول صاحب ایضاً
۶	کھادو	بھائی فتح سنگہ	۴۰	سـ ؎	امار	رشتہ دار ایضاً
۷	گنورا	چوہان خوشحال سنگہ	۱۱	عـــ ؎	سماعہ سہ	ایضاً
۸	کوشل گڈہ	راٹھوڑ زورا سنگہ	۱۶۹	ـــ ؎	الـمار ؎	ایضاً
۹	تلواڑہ	میر سید بختاور سنگہ	۷	اعـــ ؎	ساعہ سہ عار	ایضاً

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	آمدنی سالانہ	تعداد خراج	کیفیت
۱۰	اودریاوڑہ	میر تیج دیت سنگھ جانشین اوفکار	۱	الـ ۃ	ما معہ ۶ ر	ایضاً
۱۱	خوشحال گڑھ	سکتاوت بلونت سنگھ	۱۶	للعہ ۃ	۔	شرح ایضاً مگر خراج نہیں دیتا ہے مگر نذرانہ مسند نشینی دیتا ہے
۱۲	نواگانو	چوہان ڈونگر سنگھ	۱	الـ ۃ	الما سہ ۲ ر	ایضاً
۱۳	مور	چوہان کیسری سنگھ	۵	اعہ ۃ	لما الہ عہ ۱۲ ر	ایضاً
۱۴	کھیڑہ روینہ	چوہان گمبھیر سنگھ	۲	الـ ۃ	معہ	ایضاً
۱۵	اجبہ	بھائی لچھمن سنگھ	۵	سمہ ۃ	لالہ عہ	دوم درجہ
۱۶	بسی	چوہان زور آور سنگھ	۳	سمہ ۃ	صما عہ ۱۲ ر	ایضاً
۱۷	چھاج	چوہان نول سنگھ	۸	سمہ ۃ	سما الہ عہ ۶ ر	ایضاً
۱۸	بھوکھیہ	چوہان گمان سنگھ	۱۹	للعہ ۃ	لما اللہ عہ	ایضاً
۱۹	بھیم سور	اودہ بہند سنگھ	۵	سمہ صما ۃ	ما عہ ۹ ۱۰ ر	ایضاً
۲۰	گلکیہ	چونڈاوت دولہ سنگھ	۴	سمہ صما ۃ	ما لہ سہ ۱۲ ۱۰ ر	ایضاً

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد اخراج	کیفیت
۲۱	اومارا	چوہان گلاب سنگھ	۱	الــــ ۃ	ماصــہ ۱۱ر	ایضاً
۲۲	بیچواڑہ	چوہان پرتھی سنگھ	۴	سمــــ صمارۃ	اماعــہ	ایضاً
۲۳	بہواسہ	چوہان سورج مل	۳	للعمــ امارۃ	ماسـہ ۱۱۰ر	ایضاً
۲۴	سوئی واسہ	چوہان رتن	۱	الــــ ۃ	ماعــہ ۱۳ر	ایضاً
۲۵	گمانیہ	ادہ دیپ سنگھ	۳	اعــــ ۃ	ساللعہ ۱۳ر	ایضاً
۲۶	دیلودہ	ادہ بخت سنگھ	۱	الــ صمارۃ	ماسـہ ۱۰۲ر	ایضاً
۲۷	دیلواڑہ	چوہان ہمیر سنگھ	۲	الــــ ۃ	ماصہ ۱۴ر	ایضاً
۲۸	شریالی	سکتاوت گلاب سنگھ	۵	للعــــ ۃ	ماللعہ ۱۰ر	ایضاً
۲۹	کونرلہ	کوتہاوت سورام	۸	اعـــ صمارۃ	ماسـہ ۵ر	ایضاً
۳۰	سملیہ	سکتاوت بخت سنگھ	۴	اعــــ ۃ	۰	صرف نذرانہ نشینی کا دیتا ہے
۳۱	تولیہ بیل	راٹھوڑ دیپ سنگھ	۱	صمار	ماصہ	ایضاً

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد خراج	کیفیت
۳۲	تمیسرہ	سیر تہ بخت سنگہ	۲۰	[illegible]	۰	راؤ کوشل گڑہ کا رشتہ دار ہے
میزان	۰	۰	۵۴۲	[illegible]	[illegible]	۰

بانسواڑہ کا ملک بہت سیراب ہے اور قدیم تالاب وغیرہ ذریعہ آب پاشی بہت ہین دیہات علاقہ حسب تفصیل منقسم ہین -

۱۱۸۸ دیہات [illegible]

قصبہ جات و دیہات خالصہ		انعام		پن ارتھ		چارنون کو نوکری پر		متصدیان	
۴۸۸	[illegible]	۳۶	[illegible]	۲۲	[illegible]	۸	[illegible]	۶	[illegible]
خاصگی یعنی مصارف خاص رئیس		بھیل سرداران		راجپوت جاگیرداران		زنانہ ڈیوڑھی		۰	
۲۴	[illegible]	۴	[illegible]	۵۴۳	[illegible]	۲۱	[illegible]	۰	۰
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

اس تفصیل مین سے دیہات خاصگی اور زنانہ ڈیوڑھی کی جمع باوجودیکہ راج مین خرچ ہوتی ہے جمع و خرچ ریاست مین نہین لکھی جاتی ہے پیشتر بقالون اور اہلکارون کو دیہات ٹھیکہ دینے کا دستور بہت جاری تہا اور ٹھیکہ دار لوگ اپنی طرف سے تہانہ دار مقرر کیا کرتے تھے اس سے رعایا پر بہت ظلم ہوتا تہا اور رئیس کو اونکی خبر گیری اور فریادرسی کا

موقع نہین مل سکتا تہا چنانچہ یہہ دستور تو موقوف ہوگیا اور اہلکار جمع وصول کرتے ہین مگر زمینداروں سے بندوبست نہین ہوا ہے مہارا ول صاحب کا ارادہ ہے کہ پیمایش کرا کے بندوبست پختہ کرا دین -

دوسرا دستور علاوہ جمع کے رقم سواے غیر معمولی وصول کرنیکا بہی بہت مضر ہے اوسکی نسبت مہارا ول صاحب کہتے ہین کہ بوجہہ زیر باری بحالم مجبوری لیا جاتا ہے یقین ہے کہ زیر باری رفع ہونے پر یہہ بہی موقوف ہوجاویگا -

قحط ۶۹ و ۱۸۶۸ء مین رئیس کو معافی محصول غلہ و رفع امتناع بہرتی غلہ کی ہدایت ہوئی تہی چنانچہ ممانعت بہرتی تو موقوف کردی مگر محصول غلہ بہت پس و پیش سے معاف کیا عرصہ تک ۱۲ سوا دو آنہ من کا محصول وصول ہوتا رہا اور معاف کرنے کے بعد بیس ہزار روپیہ نقصان معافی محصول مذکور کی بارہا شکایت کی البتہ تعمیر محل جاری رہی اوسمین قریب سات سو غریب لوگون کی پرورش ہوئی ہے -

علاوہ شکایت نقصان بیس ہزار روپیہ محصول غلہ کے اضافہ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ خراج جو بجرم استغاثہ باطل مقدمہ کالنگڑہ کی ہوا ہے - مہارا ول صاحب کو بہت گران گذرا ہے اس اضافہ خراج کی نسبت گورنمنٹ کا حکم ہے کہ بعد منہائی مصارف محکمہ اسسٹنٹی تعمیرات مفید عام ملک بانسواڑہ مین خرچ ہوا کرے کامدارون سے ہرچند چاہا کہ اس روپیہ کو اپنے طور پر خرچ کرین مگر تعمیل حکم گورنمنٹ مقدم ہے - مہارا ول صاحب کو

تخفیف مصارف ریاست کیواسطے متواتر فہمایش ہوئی تو انہون نے سنہ دان [illegible] مین [illegible] سالانہ خرچ کی تخفیف کی اگرچہ اس سے زیادہ تخفیف ممکن ہے مگر کارداروں کو بہت ناگوار ہے اس سے مشکل نظر آتی ہے ۔ مگر اوسی سال مین مہارا ول صاحب بوریدہ واقع گجرات کو شادی کرنے کے واسطے گئے اور صاحب اسسٹنٹ کیواسطے مکان تعمیر کرایا ان مصارف مین [illegible] زیادہ خرچ ہوگیا انہین برسون مین تیرہ چاہات جدید دیہات مین تعمیر ہوئے ہین اور پرانے تالابون کی مرمت ہوئی ہے ۔

ڈونگرپور بانسواڑہ اور پرتاب گڑہ کی ریاستون مین ولایتی اور مکرانہ بہت نوکر ہین یہہ امر خلاف عہدنامہ اور قابل بازپرس ہے اون سے اکثر فساد ہوتا ہے چنانچہ پوسینہ واقع گجرات کا کامدار باغی ہوا تب پندرہ کے ٹہاکر کے ولایتی جاکر شریک فساد ہوئے ایام فساد مین سپاہیونکو اجرت زیادہ ملتی ہے اس طمع اور لوٹنے کی غرض سے یہہ لوگ ہر جگہہ جاکر فساد مین شریک ہوجاتے ہین اکثر ٹہاکر ولائیون کے مقروض ہوجاتے ہین پہر اونکو موقوف نہین کرسکتے۔

۱۸۶۸ و ۶۹ء مین بانسواڑہ مین فوج اس تفصیل سے تہی۔

میزانکل	دیسی	ولایتی	مکرانہ	سوار
۴۸۰	۲۷۷	۱۳۲	۳۱	۴۰

بہت تاکید ہوئی تو مہاراول صاحب نے ۱۸۷۰ و ۷۱ء مین ۴۳ ولایتی موقوف کئے مگر دوسرے سال بجیش پہر نوکر رکھہ لیئے اسکا سبب دریافت کیا گیا تو کامدار نے بیان کیا کہ دیسی آدمی نوکری کیواسطے نہین مل سکتے تہے اسواسطے رکھے گئے ہین۔

عدالتون کا کام لائق آدمی نہونے کے سبب سے خراب ہے ۱۸۶۸ و ۶۹ء مین حاکم فوجداری شنکرلال ناگر برہمن اور حاکم دیوانی گوردہن لال اقبال سنار بانسواڑہ تہے بعض مقدمات دیوانی ذی عزت مہاجنون کی پنچایت سے طے ہوتے ہین مگر مقدمات کی ترتیب اچہی نہین ہے مسٹر فرامجی حسنجی نے کاٹہیاواڑ کے قوانین دیوانی و فوجداری کو گجراتی مین ترجمہ کیا تہا

کہ یہہ زبان یہان کی زبان سے بہت ملتی ہوئی ہے - مہاراول صاحب نے ایک مستعد وہوشیار شخص کو فوجداری کے کام پر مقرر کیا تہا اوس نے عرصہ تک حسب قاعدہ کام کیا مہاراول صاحب کا ارادہ تہا کہ خود کام کرنے یہہ امر ٹہاکرون کو ناگوار ہوا اپنی حق تلفی سمجہہ کروسے خفیہ خلل انداز ہوئے کہ اسطرح کام نہ چل سکا اور پہر وہی ابتری وخرابی جو سابق مین تہی ہوگئی مجرم جرمانہ دیکر بری ہونے لگے اور مظلوم حقرسی سے محروم رہنے لگے پولیس کا انتظام بہی اچہا نہین ہے مگر تعجب ہے کہ وارداتین نہین ہوتی ہین رعایا مکان کا دروازہ کہولکر سوتی ہے اور چوری نہین ہوتی ہے تاہم مضبوط عملہ پولیس کے خصوص مفصلات مین بہت ضرورت ہے - تلواڑہ کا گہاٹ بہت خطرناک مقام ہے - پرگنہ شیرگڈہ علاقہ جاگیردار گڈہی سے بہیل سارق بکثرت آسکتے ہین - یہہ علاقہ گڈہی کے راو اور مہاراول صاحب کی ایک رانی کے تحت مین ہے قتل وغیرہ جرایم کی وارداتین اکثر وقوع مین آتی ہین اور راو کچہہ انتظام نہین کرتا - اسواسطے ایک جمعدار اور پندرہ سپاہی کا تہانہ مقرر کیا گیا ہے -

اس ریاست مین کوئی جیلخانہ نہین ہے سابق مین قیدیون کو محل کے قریب رکہتے تہے میعادی قید کی سزا نہین دیجاتی ہے صرف تخویف اور استحصال روپیہ کیواسطے قید کرلئے ہین جن دنون فوجداری کا بندوبست ہوا تہا چند قیدیون کو میعادی قید کی سزا ہوئی تہی اونہین دنون سے قیدیون کی بودوباش کیواسطے دروازہ شہر کے پاس ایک مکان تجویز

ہوا ہے اور جیلخانہ کا علیحدہ مکان بنانے کے واسطے رئیس کو چند مرتبہ فہمایش ہوئی ہے۔

سنہ ۷۴-۱۸۷۳ء مین سعادت خان نامی ریڈنسی اندور کے باغیون کا مشہور سرگروہ جو مدت سے گرفتار نہین ہوتا تہا بموجودگی صاحب اسسٹنٹ کرنل ہچنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ بماہ نومبر بانسواڑہ مین گرفتار ہوا اور جنوری مین اندور کو بہیجا گیا اس شخص نے اپنا نام اکبر خان رکہہ چہوڑا تہا اور دس برس سے بانسواڑہ مین بعہدہ جمعداری نوکر تہا صاحب کمشنر سرحد مالوہ کا چپراسی کہ جان پورہ جان پالیہ کی سرحد پر متعین تہا اپنے دیرہ واقع موضع سرون متعلق رتلام مین کسی نے مار ڈالا امین خان نامی ولایتی جمعدار ملازم بانسواڑہ اس جرم مین ماخوذ ہوا اور تحقیقات کے واسطے صاحب سپرنٹنڈنٹ رتلام کے پاس بہیجا گیا مگر وہان سے بر ضمانت رہا ہو گیا۔

چند سال سے اس ملک مین ایک عجب دستور دریافت ہوا ہے کہ غریب لوگ علی الخصوص بہیلون مین سے جو مقروض ہین یا شادی کرنا چاہتے ہین مگر شادی کا قرض ادا نہین کر سکتے یا تو دوام کیواسطے یا تا وقت ادائے قرضہ دولتمندون کے غلام ہو جاتے ہین اور ساگری کہلاتے ہین قرضہ پر سود سخت ہوتا ہے کہ بہت کم ادا ہوتا ہے ایک غلام مر جاوے تو اوسکی جورو بچی وغیرہ کو غلام ہونا پڑتا ہے بلکہ کئی پشتون تک یہی سلسلہ جاری رہتا ہے اگر غلامون کے بچون مین سے کوئی مفرور ہو جاوے تو

وہ پتہ لگاکر گرفتار کیا جاتا ہے اگر وہ روپیہ ادا کرے تو رہا ہوجاتا ہے
اس دستور کو قدیمی بتلاتے ہین بلکہ کامدار کہتا ہے کہ اس زمانہ مین کم
ہوگیا ہے اب گورنمنٹ مین اطلاع کرکے اوسکے انسداد کی تجویز کی گئی۔
بہیل لوگ اگرچہ مشہور چوری پیشہ و غارتگر ہین مگر حسن انتظامی سے تربیت
پذیر ہوسکتے ہین۔ فروری سنہ ۱۸۵۸ء مین چندور کے بہیلون نے کہ بانسواڑہ
سے دس میل پر ہے ایک عورت کو بالزام ڈاکن ہونے اور ایک لڑکے
کو بیمار کرنے کے گرفتار کیا راج کی فوج بہیجکر بہیل اور عورت کو طلب کیا
عورت نے اپنے فعل سے اقبال کیا۔ لوگون کا اعتقاد ہے کہ ڈاکن عورت
کو جہولانے سے سحر رفع ہوجاتا ہے مگر اس عورت کو صرف قید رکہا گیا طفل
کو آرام ہوگیا۔ اور بہویا وغیرہ جنہون نے عورت کو اذیت پہونچائی
تہی سزایاب ہوئے۔
چاکاری واقع شیرگڈہ کے بہیل نہایت سرکش ہین اضلاع ڈاہود اور
سونتہہ واقع پانچ محال اور ریوا کانٹہ سے اونکی زیادتی کی متواتر شکایت
آتی ہے وہان کے صاحبان ایجنٹ گورنر جنرل اور پولیٹیکل ایجنٹ
اونکی طلبی کرتے ہین مگر گڈہی کا راول اونکی گرفتاری اور سپردگی مین حیلہ
کرتا ہے اس سبب سے اونکو سزا نہین ہوسکی ہے۔
سنہ ۱۸۴۱ و ۱۸۴۲ء مین سوڈل پور کا دلا راوت کہ بہیلون کا زبردست
سردار ہے ایصال بقایا خراج پر دربار سے نا اتفاقی ہوگئی راج سے
دو ہزار روپیہ خراج طلب ہوتا تہا اور دلا کہتا تہا کہ اصلی خراج نو سو

سے راج سے وقتاً فوقتاً بڑھا کر دو ہزار کر لیا ہے - پیشتر بہیل غارتگری کرتے تھے او سہین سے دیا جاتا تہا مگر اب اتنا روپیہ دینے کی گنجایش نہین ہے کہ امن وامان کا زمانہ ہے اور بہیلون نے غارتگری چھوڑ دی ہے او سپراج سے دہونس جاری ہوئی اور وہ گانو چھوڑ کر علاقہ پرتاب گڑہ کو بہاگ گیا وہ زبردست اور سرگروہ ہے اور سات آٹھ ہزار آدمی جمع کرسکتا ہے اس سے احتمال ہوا کہ شاید فساد ہو جاوے اور راج کو فہمایش کی گئی کہ دلا کو رضامند کرکے آباد کرین چنانچہ وہ بعد تصفیہ کے آباد ہو گیا مگر سنا گیا کہ آباد ہونیکے بعد اوس نے پرتابگڑہ کے علاقہ مین وارداتین کین -

سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ع مین بانسواڑہ و کوشل گڑہ کے بہیلون نے سرکشی کرکے سلانہ واقع مغربی مالوہ اور سرحد جہابوہ ایجنسی بہوپاور مین چند وارداتین کین اسواسطے بہوپاور کے صاحب ایجنٹ نے مالوہ بہیل کور پس کی جمعیت اوس سرحد کے انتظام کیواسطے متعین کی اور حسب ہدایت صاحب پولٹیکل ایجنٹ میواڑ بانسواڑہ اور کوشل گڑہ کو بہی بہیلون کے انتظام کی ہدایت ہوئی کہ سلانہ اور جہابوہ مین نجانے دین اور میجر کنکیڈ صاحب کی اعانت کرین بانسواڑہ سے ایک افسر اہتمام گیرائی کیواسطے متعین ہوا - سبب اسکا کسیقدر یہہ تہا کہ پیداوار غلہ کم ہوا تہا اور کسیقدر بورسے رچپیری کے مقدمہ سے بانسواڑہ کے بہیلون کا حوصلہ بڑہ گیا تہا مگر اس تدبیر سے بہی انسداد فساد نہوا تب فروری سنہ ۱۸۷۴ع مین

صاحب ایجنٹ بہیلان کوشل گڈہ آئے اور راؤ کو تاکید و تنبیہہ کرکے
بند وبست کرایا۔
۱۸۶۵ و ۱۸۶۶ء مین سالہاے گذشتہ کی نسبت بہیل بہت صلحجو رہوگئے بہیل
کی ایجنسی سے ڈکیتی و رہزنی وغیرہ کی کوئی شکایت نہ آئی اور صرف ایک
مرتبہ جب موری کہیڑہ کے بہیلون کی پالون اور پیپل کہونٹ علاقہ بانسواڑہ
کے درمیان فساد ہوا ملک مین شورش ہوئی یہہ فساد اصل مین اسطرح
شروع ہوا تہا کہ پیپل کہونٹ کے لوگون نے موری کہیڑہ والون کی
ڈکیتی کی مخبری کی تہی پہر اوسکے سبب سے تین چار سال مین متواتر وارداتین
ہوتی رہین۔ جون ۱۸۶۵ء مین موری کہیڑہ والون نے بہ افسری اونکا
راوت پیپل کہونٹ والون پر حملہ کیا اوسمین دو آدمی مارے گئے ایک کی
ناک کاٹلی اور گانو کو لوٹ کر جلا دیا اہلکاران راج اوسکا فیصلہ نکرسکے مگر
صاحب اسسٹنٹ نے موری کہیڑہ مین جاکر فریقین کے سرگروہونکو جمع
کیا اور اونکا آپسمین راضی نامہ کرا کے بعد اداے رسم اتفاق و تعہد کے
جسمین فریقین نے ایک دوسرے کے ہاتہہ سے افیون کا گہولیا نوش کیا
اور پتہر دفن کیا رفع شر کردیا ایک غار کہودا اور ہر ایک شخص نے اوسمین
ایک ایک پتہر ڈالا اور غار کو بہر دیا اس سے یہہ سمجہا گیا کہ پتہرون کے
ساتہہ نزاع ہمیشہ کیواسطے دفن ہوگیا ہے موضع موری کہیڑہ ایک بڑے
جنگلی قطعہ کے درمیان واقع ہے وہان دربار کے اہلکار بہی کم پہونچتے
ہین صاحب اسسٹنٹ کے پہونچنے سے باشندگان دیہہ مشکور ہوئے

کہ گانو خالی پڑا پایا جب صاحب کی اردلی کا بھیل حوالدار مسمی والہ سے
فہمایش کی تو دو عمر رسیدہ سردار مسمیان دیوجی و اونکاریہ راوت
مع اپنے ہمراہیان و پسران کے پہاڑ سے اوتر کر آئے اونکاریہ راوت
شب و روز صاحب کے پاس رہا مگر دیگر لوگ رات کیوقت پہاڑ مین
چلے جاتے تھے اور ہمیشہ خایف رہتے تھے کہ شاید صاحب فوج منگا کر
اون پر حملہ نکرین -

صاحب نے سودل پور کے دلا راوت سے بھی ملاقات کی کہ بانسواڑہ کے
علاقہ مین وہ سب سے بڑا بھیل سردار ہے اور گونہ شایستہ بھی ہے صاحب
سے دوستانہ طور سے ملا اوس نے بیان کیا کہ اس گانو مین اول
سرجان مالکم صاحب آئے تھے اور دوسرے آپ آئے ہین - سنا ہے
کہ دلا راوت کا باپ اسیر گڈہ کے قلعہ مین بحالت قید مرا تھا اوس سے دریافت
کیا گیا کہ وہ گرفتار کیونکر ہوا تھا تو اوس نے بیان کیا کہ اوس پر کئی دفعہ
دوڑ آئی مگر گرفتار نہوا آخر کار خوشحال پورہ کا ٹھاکر جو غالباً غارتگری
مین اوسکا شریک تھا گرفتار و قید ہو گیا اسپر وہ بشرط رہائی ٹھاکر اور
اوسکے قبایل کے کپتان میکڈونلڈ صاحب اسسٹنٹ سرجان مالکم
صاحب کے پاس جا کر از خود گرفتار و قید ہو گیا -

بماہ دسمبر سنہ ۱۸۷۵ء موضع چٹا تھلہ واقع چلکاری مین ایک سردار کی وفات
کی دعوت تھی اوسمین بھیلون کے باہم فساد ہوا کہ ایک بھیل چٹا تھلہ کا
اور ایک جھالود علاقہ پانچ محال سرکار انگریزی کا دو آدمی مارے گئے -

اس ریاست مین گرد و پیش ملحق السرحد ریاستون سے تنازعات سرحدی
بہت ہوتے ہین - سنہ ۱۸۶۷ و ۱۸۶۸ء مین کپتان ہیرڈ صاحب کمشنر سرحدات
وسط ہند نے بانسواڑہ اور رتلام کے درمیان چار مقدمات سرحدی
فیصل کیے - اول لانبی صدر علاقہ بانسواڑہ مدعی بنام چہپیان مقبوضہ
سروان علاقہ رتلام مدعا علیہ - دوم موضع ہیرڈہ علاقہ رتلام و فیقر علاقہ
بانسواڑہ - سیوم - گلبیلی علاقہ رتلام و پنیا کہیڑی علاقہ بانسواڑہ بنظر
حفظ فواید ریاست بانسواڑہ اور اطمینان رعایا ریاست مذکور کے کہ
فیصلہ مقدمات سرحدی سے واقف نہین ہین و نیز واسطے امداد و اعانت
ضروری کے حسب الحکم صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ سپرنٹنڈنٹ بانسواڑہ
۳ - مارچ سنہ ۱۸۶۸ء ۹ رمئی سنہ مذکور تک کپتان ہیرڈ صاحب کی ساتھ
رہے ان مقدمات مین سے صرف ایک نمبر اول کا رتلام والون نے اپیل
کیا باقی فیصلون سے فریقین رضامند ہوگئے - ایک سنگین مقدمہ بابت آنبہ
اور جان پورہ کا درمیان بانسواڑہ اور سروان علاقہ رتلام کے اس
سال مین غیر منفصلہ رہگیا تہا کہ سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء مین فیصل ہوا اور اوسکے ساتہ
سات مقدمات درمیان کوشل گڈہ و رتلام اور ایک مقدمہ کوشل گڈہ
وسلانہ کا طے ہوئے -

موضع آجندہ واقع پرتاب گڈہ کا مقدمہ کہ سنہ ۱۸۶۰ء مین ریاست بانسواڑہ
نے بزبردستی چہین لیا تہا سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء مین فیصل ہوا اور دیہہ مذکور پرتابگڈہ
کو دیا گیا اس مقدمہ مین بہی کاغذات پیش کردہ دربار بانسواڑہ جعلی ثابت

ہوسکے اور دربار کی بہت بے اعتباری ہوئی پرتاب گڈہ مین شامل ہوسکنے کے بعد مضبوط مینارہ ہائے سرحد پر تعمیر کرا دیئے گئے۔
مسٹر فرامجی بہیکاجی صاحب کہ مدت تک اس ریاست مین بہت نیکنامی سے بعہدہ اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ رہے مہارانا صاحب والی میواڑ کے اتالیق مقرر ہوکر اودے پور کو گئے اور لفٹننٹ چارلس ٹیٹ صاحب نی بجاے اونکے مقرر ہوکر یکم جولائی ۱۸۶۵ء سے کام شروع کیا لفٹننٹ ٹیٹ صاحب نے پرتاب گڈہ و بانسواڑہ کے کل مقدمات سرحدی کا فیصلہ کر دیا صرف ایک مقدمہ جسمین ٹہاکر کانٹہہ گڈہ علاقہ پرتاب گڈہ کو موضع کیرواٹیہ و مکن پور واقع علاقہ بانسواڑہ کا دعوی ہے بہ سبب عدم موجودگی ٹہاکر مذکور کے کہ تیرتہہ کرنے گیا تہا بانتظار واپسی اوسکے باقی رہ گیا۔
ریاست بانسواڑہ کا موضع وانتیار پر دعوی تہا اوسمین ریاست پرتابگڈہ نے فتح پائی اور درمیان موضع وانتیار اور سوبیانہ علاقہ بانسواڑہ اور کوماری علاقہ میواڑ کے کہ یہان تینون ریاستون کا سرحدہ ہے سرحد قایم ہوئی اور ہر سہ ریاستون نے منظور کر لی۔
سنہ ۱۸۶۵ و ۶۹ء مین مہارادل صاحب نے ایک حکیم نوکر رکہہ کر دارالشفا مقرر کیا تہا اور نیٹو ڈاکٹر کیواسطے سرکار مین درخواست کی چنانچہ اگست سنہ ۱۸۶۸ء مین رام لال نیٹو ڈاکٹر کہ بہت ہوشیار اور شریف آدمی ہے مقرر ہوا اوس نے شفاخانہ کے کام کو بہت رونق دی علاج کیواسطے

بہت مریض آنے لگے اور ٹیکا لگانے کا عمل بہی بہت جاری ہوا مگر پہر رئیس
و ملازمان ریاست کی حاضر باشی اور معالجہ مین اوسکا اسقدر وقت صرف
ہونے لگا کر شفاخانہ کے کام کی فرصت نرہی ۱۸۸۵ء مین وہ حسب درخواست
خود بیکانیر کو تبدیل ہوگیا دربار کا ارادہ ہے کہ اوسکو پہر بلاوین۔
باوجود خلاف ورزی رعایا بخصوص ناگر برہمنون سکے کہ ہر ایک جدید عمل
کو ناپسند کرتے ہین اس ریاست مین تدبیرات حفظان صحت پر اچہی طرح
عمل ہوتا ہے۔
سشتہ تعلیم کا کچہہ بندوبست نہین ہے مہاراول صاحب کو مطلق توجہہ نہین
ہے صرف ایک برہمن پونے نو روپیہ ماہوار تنخواہ کا لڑکون کو ہندی پڑہاتا
اب ۱۸۷۲ء مین نسو لڑکے پڑہتے تہے۔
دسمبر ۱۸۷۰ء مین مہاراول صاحب نے دارالضرب جاری کرنا چاہا تہا اور
بطور نمونہ کچہہ روپیہ بہی تیار کرایا تہا مگر حسب الحکم گورنمنٹ ہندوستان
محکومہ ۶ر اکتوبر ۱۸۷۰ء کو کوئی رئیس جدید دارالضرب جاری نکر سکے
ممانعت ہوگئی
مالوہ وگجرات کی تجارت کیواسطے مہاراول صاحب ڈونگرپور کیطرف سڑک
بنانا چاہتے ہین چند میل کی داغ بیل ہوگئی اور کسیقدر سڑک تیار ہوگئی
ہے۔ کہیرواڑہ سے رتلام کی سڑک جو ڈونگرپور و بانسواڑہ ہوکر گذری
ہے نہ پختہ ہے نہ باقاعدہ تیار ہوئی ہے مگر اوس پہ گاڑیان اچہی طرح
چل سکتی ہین۔

بانسواڑہ مین سنہ ۱۸۶۷ء مین ڈاکخانہ مقرر ہوا تہا مگر آمدنی کم ہونے کے سبب سے مارچ سنہ ۱۸۶۸ء مین برخاست ہوگیا پہر متواتر ضرورت پیش ہوتی رہی اسواسطے ۱۲- دسمبر سنہ ۱۸۷۴ء سے مستقل ڈاکخانہ از سر نو مقرر ہوا اور آمدرفت ڈاک کی لائن کہیرواڑہ سے شامل کی گئی ہے پانچ سال گذشتہ سے بانسواڑہ مین مکان ایجنسی اور کونسل باغ کے درمیان جہان مہارا ول صاحب بیشتر اوقات رہتے ہین آنند مہادیو کی پرستش اور افزونی تجارت کیواسطے میلہ ہوتا ہے اور پندرہ روز رہتا ہے محصول معاف ہورہا ہے اس سے جاورہ رتلام و مندسور کے سوداگر بکثرت آتے ہین -

چوتھی فصل

پرتاب گڈھ

ریاست پرتاب گڈھ کہ دیولیہ پرتاب گڈھ کے نام سے مشہور ہے شمال مغرب مین اودے پور سے مشرق مین مندسور جاورہ اور رتلام سے اور جنوب مشرق مین بانسواڑہ سے محدود ہے اوسکا موقع خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۴۱ دقیقہ اور ۲۴ درجہ ۱۴ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۲۷ دقیقہ و ۷۵ درجہ کے درمیان ہے - اوسکا طول پچاس میل اور عرض کہین سے بیس میل اور کہین سے تیس میل ہے -

ضلع معروف باگر کا ایک حصہ اور کل ضلع جو کانٹل نام سے مشہور ہے اس ریاست مین داخل ہین سرزمین کوہستانی اور کم مزروعہ ہے بلندی کی وجہہ سے پالا بہت پڑتا ہے وہ زمین جسکو کانٹل کہتے ہین پست ہے اوسمین زراعت کم ہوتی ہے بھیلون کی آبادی زیادہ ہے اور بن مین عمارتی درخت بہت عمدہ اور بکثرت ہوتے ہین ان درختون کی لکڑی بہت موٹی اور بڑی نہین ہوتی ہے مگر مضبوطی مین ڈونگرپور و بانسواڑہ کی لکڑی سے بہتر ہوتی ہے -

شہر پرتاب گڈھ مالوہ کی بلند زمین پر جو باگر کہلاتی ہے اور سطح سمندر سے ۱۶۵۰ فیٹ بلند ہے اثنا راستہ نیمچ و برودہ نیمچ سے ۲۲ میل جنوب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۵۰ دقیقہ

پر واقع ہے کل ریاست کا رقبہ ۱۴۵۷ مربع میل اور آبادی ۱۴۵۰۰۰ باشندون کی اور ریاست کی آمدنی سالانہ ۲۵۰۰۰۰ روپیہ ہے مگر اسی ملک مین سے قریب دو لاکھ روپیہ سالانہ آمدنی کا ملک جاگیردار ٹہاکرون کے قبضہ مین ہے۔ پرتاب گڈہ کے رئیس کہ مہاراوت لقب سے معروف ہین خاندان مہارانا صاحب اودے پور کی ادنیٰ شاخ مین سے ہین اون کے بزرگ شاہنشاہ دہلی کے امرا مین سے تہے چنانچہ سالم سنگہ پر محمد شاہ کی ایسی مہربانی تہی کہ اوسکو اپنے نام سے سکّہ جاری کرنے کی اجازت دی اوسوقت سے وہان دارالضرب مین سالم شاہی روپیہ اب تک بنتا ہے زمانہ حال کے رئیسون مین سے بعض نے دارالضرب مین غیر خالص وکم وزن روپیہ تیار کراکے کاسد بازاری کی کہ اسپر سرکار انگریزی کو تاکید وتنبیہہ کرنی پڑی۔

سلطنت مغلیہ کی شکست پر راوت سانونت سنگہ خلف سالم سنگہ ہلکر کا خراج گذار ہوگیا اور جب تک وسط ہند ومالوہ مین سرکار انگریزی کا تسلط ہوا ہلکر کے تحت مین انواع تکلیفین اوٹہائین کہ اس سبب سے اوس نے ۱۸۰۴ء مین اوس قید سے رہا ہونے مین کوشش کی اور اس غرض سے بذریعہ عہدنامہ مندرجہ نقشہ اول حمایت انگریزی مین آکر جو خراج ہلکر کو دینا تہا سرکار انگریزی کو منتقل کیا مگر لارڈ کورنوالس صاحب کی تجویز سے وہ عہدنامہ منسوخ ہوگیا اور چودہ برس اور بہی ریاست پرتابگڈہ کو مرہٹون کے ظلم وتعدی کا مبتلا رہنا پڑا۔

سنہ ۱۸۱۸ء مین سرکار انگریزی کی وہ تدبیر بدل گئی اور عہدنامہ مندسور
کی چوتھی قلم کے بموجب پرتابگڈہ کا خراج واجب الطلب مہاراجہ ہلکر
سرکار انگریزی کو حاصل ہوا مگر اقتدار و اختیارات ملکی کے نقصان کے
عوض مین کہ ہلکر کو عہدنامہ مندسور سے ہوا تہا آمدنی خراج جو بقدر
بہتر ہزار سات سو روپیہ سکہ سالم شاہی سالانہ تہی - سال بسال خزانہ
سرکار انگریزی سے مہاراجہ ہلکر کو ادا ہونی قرار پائی اور بشمول
راجپوتانہ کے دیگر ریاستون کی ریاست پرتابگڈہ بہی بذریعہ عہدنامہ
مورخہ ۹ - اکتوبر سنہ ۱۸۱۸ء مندرجہ نقشہ دوم ظل حمایت سرکار انگریزی
مین لی گئی اور مبلغ [illegible] سکہ چہرہ شاہی خراج سالانہ کہ مہاراجہ ہلکر
کو دیا جاتا ہے سرکار انگریزی مین وصول ہونا قرار پایا اوسی عہدنامہ
کی چوتھی قلم مین رئیس پرتابگڈہ نے پچاس سوار اور دوسو پیادون
کی فوج سرکار انگریزی کی نوکری مین رکہنے کا اقرار کیا تہا جب اوسکا
ایفا نہو سکا تو بموجب اقرارنامہ مندرجہ ذیل بارہ ہزار روپیہ سالانہ
سنہ ۱۸۲۶ء تک اور بعد ازان چوبیس ہزار روپیہ سالانہ ادا کرنا قبول کیا مگر
اسپر کبہی عمل نہوا اسواسطے سنہ ۱۸۴۱ء مین منسوخ ہوکر ابتدائی قلم چہارم
مندرجہ عہدنامہ ۵ اکتوبر سنہ ۱۸۱۸ء واجب التعمیل سمجہی گئی -

اقرارنامہ

مقبولہ راوت ساونت سنگہ والی پرتابگڈہ بخدمت کپتان
اے میکڈونلڈ صاحب منجانب او نرابیل ایسٹ انڈیا کمپنی -

عہدنامہ مین دوسو پیادہ اور پچاس سوار درج ہین اون کے خرچ کے
واسطے ایک ہزار روپیہ ماہوار کہ بارہ ہزار روپیہ سالانہ ہوتے ہین
سرکار مین اداکرتا رہونگا اور ۱۸۱۸ء سے دو ہزار روپیہ ماہوار کہ چوبیس
ہزار روپیہ سالانہ ہوتے ہین اداکرونگا اس سے بہی انحراف نہوگا
اور یہہ روپیہ سکہ سالم شاہی ہوگا - متی اگہن سدی ۷ سمت ۱۸۷۰ مطابق
۹ - دسمبر ۱۸۱۳ء سے ۱۸۲۶ء تک راجہ ساونت سنگہ صاحب اور اونکے
کنور دیپ سنگہ صاحب کی نااتفاقی سے ریاست مین بہت فتور اور
بدنظمی پیدا ہوئی چند سال پیشتر خود راجہ صاحب نے نظم ونسق ریاست
کنور صاحب کو سپرد کردیا تہا اونہون نے چند لوگون کو جو اونکے کام
مین خلل انداز تہے ہلاک کرڈالا سرکار انگریزی نے اونکو ریاست سے
بیدخل کرکے دیولیہ مین رہنے کا حکم دیا -
کنور دیپ سنگہ دیولیہ کو بہت ناراض ہوکر گئے مگر وہان پہونچنے پروہان
کی بود وباش جسقدر پیشتر سے معلوم ہوتی تہی اوس سے زیادہ ناگوار
ہوئی اس سبب سے چند ماہ رہکر دارالحکومت کو واپس آگئے وہان
اونہون نے ایسا فساد کیا کہ بامداد فوج انگریزی قید کرکے قلعہ گرنورہ
مین بہیجنا لازم آیا - ۲۱ - مئی ۱۸۲۶ء قلعہ گرنورہ مین دیپ سنگہ کا انتقال
ہوگیا اور راجہ ساونت سنگہ صاحب جنہون نے چند سال پیشتر کاروبار
ریاست ترک کردیا تہا ازسرنو انصرام کار کرنے لگے کنور کے انتقال سے
پیشتر راجہ صاحب نے اونکا قصور معاف کردیا اور سرکار انگریزی نے

بہی اونکی رہائی کی درخواست کی تہی یقین ہے کہ منظور ہوجاتی مگر تاوقتیکہ حکم منظوری صادر ہوا ونکی عمر نے وفا نکی۔

ضعف وپیری کے سبب سے راجہ صاحب کار ریاست مین جیسی چاہئے توجہہ نکرسکے اسوجہہ سے بدنظمی واقع ہوئی اور بہیل ٹہگ اور دیگر اقوام غارتگر وجرایم پیشہ کی زیادتی سے اس ابتری کو اور بہی اضافہ ہوا مگر سرکار انگریزی کی امداد سے اوسکا انسداد کامل ظہور مین آیا راجہ ساونت سنگہ کا اکلوتا پوتا دلپت سنگہ پہلے ہی ۱۸۲۵ء مین ڈونگرپور مین متبنی ہوچکا تہا پس ۱۸۴۴ء مین ساونت سنگہ کے انتقال پر دہرم شاستر کے بموجب پرتاب گڈہ مین کوئی وارث نرہا لاچار جیساکہ ڈونگرپور کے تذکرہ مین لکہا گیا ہے یہہ تدبیر عمل مین آئی کہ دلپت سنگہ پرتاب گڈہ مین اپنے دادا کی جگہہ مسندنشین ہوا اور ایک لڑکا متبنی لیکر اوسکو ڈونگرپور مین مسندنشین کرے اور اوسکی صغرسنی مین ڈونگرپور کا بہی کام انجام دے آٹہہ سال بعد اس تجویز سے ایسی خرابی پیدا ہوئی کہ دلپت سنگہ کو پرتاب گڈہ مین رہنا پڑا۔

۱۸۶۴ء مین دلپت سنگہ کے انتقال پر مہاراوت اودے سنگہ اونکے صاحبزادہ ریاست اودےپور مین مسندنشین ہوئے اگرچہ اوس زمانہ مین بعمر ۱۷ سال اور اسوجہہ سے صغیرسن تہے تاہم اون کی لیاقت وتیزفہمی اور نیک چلنی ایسی مشہور تہی کہ اونکو یکبارگی اختیار ریاست دیا گیا یہہ اختیار خود صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے پرتاب گڈہ

تشریف لیجاکر بتاریخ ۱۷- دسمبر ۱۸۶۵ء دیا تھا مہاراوت صاحب نے
جیسی اون سے امید تھی ویسی ہی لیاقت ظاہر کی سارق و غارتگر لوگون
کو بکوشش تمام ارتکاب جرم سے باز رکھا ریاست کے کام کو خود انجام دیا
صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی نصیحت پر عمل کیا فوجداری و دیوانی کی عدالتین
مقرر کین اور حسن سلوک سے رعایا کو ایسا خوش و محظوظ کیا کہ سب
اون کے خیر خواہ و ثناخوان ہوئے نومبر ۱۸۶۶ء مین نواب ویسرا ے
و گورنر جنرل صاحب کا دربار آگرہ مین ہوا اوس مین شامل ہوئے
۱۸۶۹ء مین دریافت ہوا کہ اونکی طبیعت کسیقدر عیش و آرام پر
مایل ہوگئی ہے اور اونھون نے نورالدین و نظام الدین نامی دو شخصون
کو ریاست مین بہت اختیار دیا ہے کہ اس سبب سے کام مین ابتری
و خرابی پیدا ہوئی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی تحریرون کے جوابات
پہونچنے مین بہت دیر ہونے لگی صاحب نے بہت تاکید سے وکیل کو
پرتاب گڈہ بھیجا کہ اس فہمایش و تاکید سے مہاراوت صاحب نے پھر
ریاست کی خبرگیری کی اور مسلمانون کو موقوف کرکے اونکا ر بنام
اہلکار رتلام کو خاص اسی کام کیواسطے طلب کرکے بجاے اونکے مقرر
کیا اور ان لوگون کو بعلت غبن و فریب دہی قید کیا گیا فروری ۱۸۶۹ء
مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جاکر دریافت کیا تب اونھون نے
جرم سے اقبال کیا نہ روپیہ ادا کرسکتے تھے اور نہ حساب دے سکتے
تھے اور کہتے تھے کہ مواخذہ سب صحیح ہے مگر بجز عفو و رحمت رئیس کے

کچھ چارہ نہین ہے اونکار بیاس اگرچہ بہت ہوشیار نہین ہے
مگر تلام مین کام کرنے کے سبب سے ہندوستانی ریاست کے
نظم ونسق کے طریقہ سے بخوبی واقف ہے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ
تلام نے نیک چلنی کی تعریف لکہی ہے۔

سنہ ۶۹ء کے قحط مین مہارادت صاحب نے غریب محتاجون کی
بہت پرورش کی اور معافی محصول غلہ وخبرگیری قحط زدون کیواسطے
اشتہار مندرجہ ذیل جاری کیا۔

اشتہار

مجریہ دربار پرتاب گڈہ موخرہ ۱۳ دسمبر سنہ ۶۸ء

بارش نہونے کے سبب سے مارواڑ ودیگر ممالک مین غلہ اور
گھاس پیدا نہین ہوا ہے اسواسطے وہان کے لوگ مع مویشیون
کے مالوہ مین بکثرت آئے ہین اور جسکو تن کال یعنی غلہ وچارہ وپانی
قحط لکہتے ہین وقوع مین آگیا ہے خدا اپنے خلایق پر رحم کرے قحط
شروع سال سے ہے اور سال آیندہ کی شروع فصل تک رہے گا
پس لازم ہے کہ اس ملک کیواسطے غلہ بہم پہونچانے کی تدبیر کیجاوے
اسواسطے حکم ہوتا ہے کہ کل جاگیردار ومتصدی وپٹیل وپٹواری احکام
مندرجہ ذیل کی تعمیل کرین تا خشکی اور گرانی نرخ سے باشندگان
ملک اور پردیسیون کو تکلیف نہ پہونچے۔

اول - سانون سدی ۵ اتک غلہ کا کل محصول درآمد و برآمد معاف کیا گیا ہے -

دوم - پردیسی لوگ جو محنت کرسکتے ہین تعمیرات مفید عام شل کہودا ئے چاہات و تالاب مین رکہے جاوین تاکہ وقت مصیبت مین معاش پیدا کرسکین

سیوم - پرتاب گڑہ مین ایک راج کا اور چند ساہوکارون کے دوامی سدابرت ہین منتظمان سدابرت کو ہدایت ہوتی ہے کہ مارواڑی ودیگر لوگ جو خیرات مانگین اونکو خاطرخواہ دین کہ ہر ایک شخص کو سیر بہر آٹہ سے کم نہ ملے -

چہارم - بہرتی برآمد غلہ کی اب ہی کچھہ ممانعت نہین ہے تاہم اشتہار دیا جاتا ہے کہ تجارت غلہ پر کسی قسم کی کچھہ قید نہوگی اس ملک کے کل سوداگران غلہ آزادانہ خرید فروخت کرین بلکہ اونکو سرکار سے مدد ملیگی اگر کوئی پردیسی سوداگر علاقہ پرتاب گڑہ مین غلہ لانا چاہے اور حفاظت کیواسطے پہرہ چاہے تو بشرطیکہ پیشتر سے راج مین اطلاع کردے پہرہ ملیگا اگرچہ سڑکین بخیر محفوظ نہین ہین مگر اس قحط اور خشکی کے زمانہ مین احتیاط وخبرداری ضرور ہے -

پنجم - جو مویشی مارواڑ و دیگر ممالک سے آئے ہین دامن کوہ پر درو رکندہ گہاس کے بیڑ مین بلا محصول چرین اگر کوئی شکایت آویگی کہ کسی سے اون سے محصول طلب کیا ہے تو طلب کرنے والون کو بعد تحقیقات سزا دیجاوے گی -

ششم اہلکاران ریاست وجاگیردار ومتصدیان کو لازم ہو کہ اس باب
مین پیشگاہ جناب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ سے اشتہار آیا
ہے اوس پر لحاظ کامل رکھین —
ایک دفعہ مشہور ہوا کہ اونکار بیاس نے تحصیلداران وتہانہ داران
کو موقوف کردیا اور ریاست زیر بار قرضہ ہوگئی اور اوس سے بندوبست
ریاست نہو سکا سو اسکی کچھہ اصل نپائی گئی متواتر تحریرون سے ثابت
ہے کہ اونکار بیاس نے بندوبست اچھا کیا البتہ بسبب ضروریات ریاست
اور رئیس کے فضول خرچ ہونے سے ریاست پر قرضہ ہے مگر مہارادت
صاحب نے بہ تقرر اقساط سالانہ اوسکے ادا کا بندوبست کردیا ہے صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل نے لکھا ہے کہ انتظام ریاست اگرچہ بیقاعدہ ہے مگر
رعایا خوش ہے کوئی شاکی نہین ہے ٹہاکران وساہوکاران ودیگر شرفا
سے ملے مگر کسی نے کسیطرح کی شکایت خفیہ یا علانیہ نکی بلکہ اون کی
تقریر سے ثابت ہوا کہ سب مہارادت صاحب سے محبت رکہتے ہین اونکی
تعظیم وادب کرتے ہین اور اونکو اپنا محسن وشفیق سمجہتے ہین اور یہی
اونکی خوش انتظامی کی قوی دلیل ہے مہارادت صاحب کو شکار کا بہت شوق
ہے اور عملہ پولیس کی نگرانی بذات خود کرتے ہین اکثر وقوع واردات
پر تعاقب مجرمان مین خود جاتے ہین اور بر سر موقع پہونچکر تحقیقات و
عدل گستری کرتے ہین اس سبب سے پرتاب گڈہ کا انتظام فوجداری
ایسا عمدہ ہے کہ ایجنسی میواڑ کے تحت کی ریاستون مین ویسا کسی کا ہے

میواڑ و نیناہیڑہ کے مخروج ہو کہیہ لوگون نے اس ریاست مین قیام کرنا
چاہا تہا اور چند آدمی چوکیدارون مین نوکر ہو گئے تہے مگر مہارا وت
صاحب کو اطلاع ہوئی تو ادنہون نے کسیکو نہین ٹہیرنے دیا - مہاراوت
صاحب نے اپنی فوج کو آراستہ کیا ہے اور قواعد سکہائے ہین
گردنواح کے ملک سے اس ریاست کی زمین بہت سیراب اور مزروعہ ہے
کل عرض وطول مین غلہ اور پوست کاشت ہوتے ہین کہین خالی زمین
نہین رہتی البتہ علاقہ بانسواڑہ کی سرحد پر ایک گانو بانسواڑہ کے بہیلون
کی زیادتی سے ویران ہے ریاست کے ۶۶ دیہات کی آمدنی کا حال
نقشہ جمع خرچ ریاست سے واضح ہوگا مگر بہت ٹہاکرو جاگیرداران و
سندرون کی جایداد کی وسعت و مقدار تحقیق نہین ہے مثل میواڑ
کے جاگیردار اپنے اپنے علاقہ مین اختیارات فوجداری و دیوانی مستعمل
کرنے کا دعوی کرتے ہین اور زبردست ٹہاکر نوکری و حاضر باشی مین
پہلوتہی کرکے راج کی عدول حکمی کرتے ہین کل جاگیردار مقروض ہین
اور اکثر کو قرضہ بکفالت رئیس ملتا ہے اوسکے وصول کرنے مین بہت
جہد کرنا پڑتا ہے بلکہ بارہا سرکار انگریزی کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے
جون ۱۸۷۳ء مین اونکا ریاس کامدار کو ایک سرکش سپاہی نے مجروح
شدید کیا کہ اوسکے صدمہ سے چند روز مین مرگیا قاتل بہی بر سر موقع قتل
کیا گیا اور دیگر سپاہی جو اوسکے شریک تہے گرفتار ہو کر مختلف میعادون کیواسطے
قید ہوئے مہاراوت صاحب نے بجائے اوسکے کسیکو مقرر نکیا اگرچہ برائے نام

اوسکا بیٹا کول رام کام کرتا ہے مگر اصل مین خود کام کرتے ہین اور کام
کرنے کیواسطے معمولی وقت مقرر کر رکہا ہے۔
بہیلون کی اگرچہ شکایت ہے مگر اول تو بانسواڑہ کے بہیل دیہات علاقہ
پرتاب گڈہ سے چوتہہ یعنی آمدنی چہارم کا دعوی کرتے ہین دوسرے
سالگذشتہ مین گانگیا کے پال کے بہیلون نے کہ میواڑ کے دریاود
کے ضلع مین رہتے ہین کپتان چارلس سٹراہن صاحب پر حملہ کیا تہا پہر
اب مسٹر بولٹ صاحب کو سامان رسد ملنے مین اور خط کتابت کی آمدورفت
مین بہت دقت ہوئی اور شکایت پہونچی تو صاحب پولیٹکل ایجنٹ مع کپتان
سٹراہن صاحب اون کے پاس گئے اور دیکہا کہ صاحب موصوف خوش
ہین اور اون کے اور بہیلون کے درمیان اچہی راہ و رسم ہے کپتان
سٹراہن صاحب اور بولٹ صاحب ٹوپوگرافیکل سرویر چند سال سے اس
علاقہ مین پیمایش کرتے تہے اس سال مین کام ختم ہوگیا۔
اس سال مین کثرت بارش سے دیولیہ دار الریاست قدیم کے پرانے
محل بہت خراب ہوگئے مہاراوت صاحب دسہرہ پر وہان رہتے ہین
اور ہمیشہ پرتاب گڈہ سے نصف میل پر ایک بنگلہ مین رہتے ہین اس
سبب سے دیولیہ کے قدیم قصبہ کی آبادی روز بروز کم ہوتی جاتی ہے۔
نومبر ۱۸۸۰ء مین مہاراوت صاحب نے نیمچ مین جاکر نواب گورنر جنرل صاحب
سے ملازمت حاصل کی اور پہر فروری مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے
ملاقات کرنیکے واسطے گئے۔

دسمبر ۱۸۸۵ع مین مہارادت صاحب نے مہاراجہ صاحب سکانہ کی دختر سے شادی کی ۔

چند سال سے پرتابگڈھ مین شفاخانہ مقرر ہوا ہے ماتوگی پاٹھک نیٹو ڈاکٹر اچھی طرح کام کرتا ہے مریض بہت آتے ہین ۔ تدبیرات حفظان صحت مین بڑی مشکل ہے کہ اگرچہ اس شہر مین ساہوکار و آسودہ حال لوگ بہت ہین مگر کسی مفید عام کام مین خرچ کرنا بالکل پسند نہین کرتے تاہم باوصف بے احتیاطی آب و ہوا ایسی عمدہ ہے کہ جس زمانہ مین کل ملک مین ہیضہ کا بہت زور تھا یہان کسیکو نہوا۔

مدرسہ مین طالب علمون کی کثرت ہے مگر درس باقاعدہ نہین ہوتا ہے بجز ہندی حساب اور لکھائی کے کچھ نہین سکھایا جاتا ہے ۔

چوتھا باب

ایجنسی جیپور

اس ایجنسی سے جے پور اور کشن گڈہ کی خود اختیار ریاستین متعلق ہین
اور لاوہ کی جاگیر بھی جب سے ریاست ٹونک سے علیحدہ ہوئی ہے اس
ایجنسی کے تحت انتظام ہین ہے صاحب پولٹیکل ایجنٹ لاوہ کے ٹھاکرون
سے خراج وصول کرتے ہین اور وہی زرخراج ٹونک کے نواب صاحب کو
دیا جاتا ہے -

پہلی فصل

راج جیپور

کرنل بروک صاحب کی تاریخ جے پور اور کرنل ٹوڈ صاحب کے واقعات
راجستان اور صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کی مفصل رپورٹون کے ذریعہ سے
اس راج کی کیفیت بہت تشریح سے لکھی جاوے گی اسواسطے اوسکو
چند حصون مین منقسم کیا گیا ہے تاکہ مضامین کی تحریر و ترتیب و فہمید مین
آسانی ہو جاوے -

حصہ اول

جغرافیہ

راج جے پور مع شیخاواٹی خطوط عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۴۱ دقیقہ و

۲۷ درجہ ۴۰ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۱ دقیقہ و ۷۸ درجہ ۲۰ دقیقہ کے درمیان واقع ہے - اوسکے شمال مین راج بیکانیر اور اضلاع انگریزی حصار فیروزہ و گورگانوہ و راج پٹیالہ کے پرگنات نارنول و کانونڈ کی سرحد ملی ہے مشرق مین الور و بھرت پور ہین جنوب مین کرولی گوالیار بوندی ٹونک میواڑ و اجمیر ہین اور مغرب مین کشن گڈہ اجمیر مارواڑ و بیکانیر ہین یہہ راج طول مین قریب ۱۵۰ میل اور عرض مین ۱۴۰ میل ہے اور ۱۵۲۵۰ مربع میل کا رقبہ ہے -

ملک کی ہیئت بہت مختلف ہے وسط مین زمین بلند ہے اوسکا ارتفاع سطح سمندر سے ۱۴۰۰ فیٹ سے ۱۶۰۰ فیٹ تک ہے اس بلند زمین کا اعلیٰ ترین حصہ کہ جنوب مغرب سے شمال مشرق کیطرف یعنی جھیل سانبہر سے جہان کوہ ارابلی سلسل ہوا ہے کہیتڑی اور تورا واٹی کے کوہستان تک واقع ہے اور میدان ریگ مین اکثر مقامات خصوص ٹونک پر دو ہزار فیٹ بلند اور کھڑا ہوا ہے اس ملک کا تقاطع کرتا ہے یہی بلند دہار ملک کی سیرابی کی باعث ہے اور شمال مغرب مین شیخاواٹی و بیکانیر وغیرہ کے ریگستان اور جنوب مشرق مین علاقہ جیپور کی سیر حاصل سرزمین کے درمیان قدرتی حد ہے اس حد سے جیپور کیطرف ہر مقام پر کنوون مین پانی سطح زمین کے قریب ہے مگر شیخاواٹی کیطرف اس دہار سے جسقدر زیادہ فاصلہ ہوگا اوسیقدر کنوون مین پانی زیادہ عمق پر ملیگا اور طرفہ یہہ ہے کہ جسطرف پانی زیادہ عمق پر ملتا ہے اوسیطرف کی زمین

نشیب کی ہے اس سے ثابت ہے کہ جتنا شمال و مغرب کیطرف بڑہتی ہین
زمین پر ریت زیادہ ہوتی جاتی ہے اس سلسلہ مین جہان جہان گھاٹے ہین
وہین موسم گرما کی تند ہوا سے کوسون تک ریت کے ٹیلے جمع ہین۔
شہر جیپور کے قریب بھی بالو ریت کی یہی کیفیت ہے مگر اسکا سبب
اور ہے پہاڑون کے متقاطع سلسلون کیوجہ سے تین چار مربع میل
زمین پر اون سے مغرب مین ریتہ جمع ہو گیا ہے یہہ عجیب قطع ملک
ریگستان کا مختصر نمونہ ہے ریت کے ٹیلے ہوا کے زور سے ایک مقام سے
دوسرے مقام کو بدلجاتے ہین مگر حد معینہ سے باہر نہین جاتے ہین۔
سرحد راج الور پر پست پہاڑون کا سلسلہ شمال و جنوب مین واقع ہے
اور اوسکے انتہا پر شہر جیپور واقع ہے یہی پہاڑ کہیتڑی کے قریب بڑے
متقاطع سلسلہ سے ملے ہین اور اون کے مقام تقاطع پر بڑی معدنی افراط
و تفریط پیدا ہوئی ہے ارابلی کے سنگ خارا اور دوسری کی دہارین
دیگر پہاڑون کی پتھر پہٹ اور سلی مین ہو کر نکلی ہین اور پہٹکڑی تانبے
کی دہات اور سیتہ بہ افراط پیدا ہوتے ہین قلعہ کہیتڑی کا بلند پہاڑ نیچے
سے خارا اور دیگر ابتدائی پتھرون کا ہے اور اوپر سے پتھر پہٹ کا دار
کوہ پر شہر ہے اوس سے ۱۲۰۰ فیٹ کی بلندی پر قلعہ طول مین نصف میل
اور عرض مین چہارم میل ہے اوسمین ۴۰۰ سو آدمیون کے خرچ
کے لایق پانی کافی ہے پتھر پہٹ کی تہ ۳۰ سے ۴۰۰ فیٹ تک ہے اور
پہاڑون کا کنارہ ہر طرف سے عمود وار کھڑا ہے صرف چند مقامات پر

پہیلا ہوا ہے۔

زمین کا مثلث نا قطعہ جسکی اضلاع سلسلہ جات متقاطع اور سلسلہ جیپو ہین اور اوسکا قاعدہ جےپور سے مغرب کو گیا ہے ۱۵۰۰ سے ۱۶۰۰ فیٹ تک بلند ہے اس مثلث کے قاعدہ سے جنوب مشرق کی زمین دائی اور بناس ندیون کیطرف ڈہلوان اور بہت سیراب اور زرخیز ہے یہہ زمین بجز خال خال پست پہاڑیون کے کل ہموار میدان چکنی مٹی کا ہے اوسمین افیون و نیشکر وغیرہ اعلےٰ اجناس پیدا ہوتی ہین اور دیہات بہت آباد ان ہین اونمین سے بیشتر کہنگاروت راجپوتون کے قبضہ مین ہین کہ یہہ لوگ کچھوایون کی بارہ کوٹہری مین سے ہین پہاڑون کا سلسلہ واقع شمال و جنوب کہ جےپور پر ختم ہوا ہے اور نہایت روہ دار پتہر بہٹے کا ہے جےپور سے چالیس میل ٹونڈہ کے قریب پہر نمودار ہوا ہے اور راج محل واقع لب دریاے بناس تک چلا گیا ہے راج محل مدت سے نفضا کا مقام مشہور ہے یہہ سلسلہ بناس ندی کے قریب آکر دو پہاڑون مین منقسم ہوا ہے ایک بشکل دیوار عمود وار عرض مین صرف چند فیٹ مگر بلندی مین پانسو فیٹ زردی مائل سفید درخشان پتہر کا ہے اور دوسرا جو اوسیطرح کی دیوار سے گلابی روہ دار پتہر بہٹے کا ہے دونون کے درمیان تین میل کا فاصلہ ہے ندی جو بڑے عمق سے پہاڑ کے موقع پر بطور عمود کے واقع ہے بہت تنگ گہاٹہ مین ہوکر نکلی ہے پانی کے زور سے پہاڑ بہت عمق تک کٹ گیا ہے

اور اسطرح عمیق نیلگون دھارا ور پانی کی شورش اور سبز جنگل کی خوبصورتی مین طرفین کے بلند پہاڑون سے بہت اضافہ ہوا ہے اس ندی کے جانبین پہاڑون پر پیرانے قلعون کے کھنڈرات ہین اونکی راہ بہت پیچیدہ ہین درمیان مین قدیم راجونکا تعمیر کیا ہوا محل کہ باوصف انقضا ء مدت مدید اتبک بنا ہوا ہے مع آبادان قصبہ کے لب دریاے دامن کوہ پر واقع ہے کہ بالاتفاق ان سب کی کیفیت لایق دید ہے۔
راج محل سمندر کے سطح سے صرف ایک ہزار فیٹ بلند ہے کیونکہ چیپور ۱۲۱۵۱ فیٹ کی بلندی پر ہے۔ ان دونون مقامات کے درمیانی خط سے مشرق مین جو سرزمین ہے مثل مغربی زمین کے سیراب و زرخیز ہے اور مشرق کیطرف کو بشکل زینہ پست ہوتی گئی ہے اوس مین ہوکر بناس ندی پیچدار راستہ سے گذری ہے اور جسطرح راج محل پہونچنے سے پیشتر شمال کیطرف روان ہے یہان سے جنوب کیطرف چلکر قرولی کے جنوب مغربی سرحد کے قریب چھیل مین شامل ہوئی ہے جسقدر جھیل کے قریب پہونچی ہے اوسیقدر زیادہ پہاڑی اور سر درخت زمین آتی گئی ہے اس نواح مین۔ رنتھمبور وکھنڈار کے قلعات کو زیادہ دشوار گذار کرنے کے واسطے کاشت موقوف کرکے بن رکھا گیا ہے اوران دون قلعون کو جاہل لوگ ناممکن الدخل سمجھتے ہین وہان پہاڑون پر چبوترہ نما ہموار زمین ہے۔
چیپور کے مشرقی حصہ مین چھوٹے چھوٹے بہت پہاڑ ہین اور سرحد قرولی کے

قریب اونمین بہت عمیق نالے ہین یہہ پہاڑ الور کے سلسلہ کی شاخین ہین اور سب اونہین کی طرح شمال اور جنوب ہین واقع ہین مٹی زرد اور چکنی ہے آبپاشی کیواسطے تالاب بہت تعمیر ہوسکتے ہین اور بناس ندی مین چند مقامات پر بند تیار ہونے سے فائدہ عظیم حاصل ہوسکتا ہے۔ حد مشرقی کا ملک ہنڈون کے قریب ریتہ کا ہی مگر سیر حاصل ہے اس ملک مین روئی اور افیون بکثرت پیدا ہوتی ہے اور زمین نیشکر اور تماکو کے لایق ہے چونکہ اس نواح مین سنگین کولھو ہر گانو مین بہت ملتے ہین اون سے ثابت ہے کہ سابق مین نیشکر بکثرت پیدا ہوتا تھا اور باشندگان ملک خوشحال تھے۔

جیپور سے مشرق مین زمین پست ہے شہر سے آگرہ کیطرف پہاڑ سے نکلتے ہے مسافر کو معلوم ہوتا ہے کہ گویا آسمان سے زمین پر نزول کرتا ہے اور دو میل مین تین سو چار سو فیٹ اوترنا ثابت ہوتا ہے۔ بان گنگا ندی کے برابر چلکر بہرتپور کے علاقہ مین پہونچتا ہے کہ وہ سمندر سے صرف سات سو فیٹ بلند ہے وہان کی زمین چکنی اور زرخیز ہے اور ریتہ بہت کم مقامات پر ہے۔

جیپور کی آب وہوا نہایت صحت بخش ہے ریتہ اور بلندی کے سبب سے ایسی مقامات کم ہین جہان پانی ٹھیرتا ہو اس سے عفونت کا بخار بالکل نہین ہوتا ہے موسم سرما مین خصوص شیخاوائی مین سردی بہت سخت ہوتی ہے بعض اوقات سفید پالہ جو رات کیوقت گرتا ہے دوپہر تک رہتا ہے

شمال مین تو بہت سخت چلتی ہے مگر ریتہ مین گرمی نہین رہتی اسس
سب سے راتین خوشگوار ہوتی ہین اور صبح کو سردی ہوجاتی ہے بجز
شیخاواٹی کے کل ملک مین بارش بافراط ہوتی ہے جے پور و شیخاواٹی
کے منقاطع خط سے جنوب مشرق مین مثل دیگر اضلاع کے قحط کم ہوتا ہی
زمین کی جنوب مغربی اور جنوب مشرقی دونون حرکات بارش آور کے
کنارہ پر واقع ہونے سے دونون موسمون مین بارش ہوتی ہے
اگر ایک موسم مین کمی رہی تو دوسرے کی بیشی سے اوسکا معاوضہ ہوجاتا
ہے جیپور خاص کی بارش کا اوسط علی العموم ۲۲ - انچ سے ۲۸ -
انچ تک ہے -
زراعت کے باب مین علاقہ جے پور کی کوئی خاص پیداوار نہین ہے جنوب
مشرقی حصہ مین تماکو افیون و نیشکر پیدا ہوتی ہین اور رقبہ کثیر پر -
گیہون - جو - ارہر - تل - سرسون - مسانہ وغیرہ کاشت ہوتے ہین
ایسے ملک مین جہان کوئی تحریری حساب نہین رہتا فردعہ و غیر مزروعہ
رقبہ کی تعداد دریافت ہونا غیر ممکن ہے اور بعض فصلین صرف موسم بارش
مین ہوتی ہین کہ اونکے دیکھنے کا صاحبان انگریز کو اتفاق نہین ہوتا
ہے اب سلسلہ منقاطع شیخاواٹی کے شمال مغرب کا حال دیکھنا چاہیے کہ
اوسمین چار ہزار مربع میل کا رقبہ ہے اور اوسکا ڈھال شمال مغرب کی
طرف ہے شمالی حصہ مین کاٹلی ندی ہے کہ اوسمین بلند پہاڑ کا پانی جاتا
ہے یہہ ندی صرف کثرت بارش مین زور سے بہتی ہے اوسکا عرض

علی العموم ایک دو میل ہے اوسکے ریتہ کی دہارون مین بہت لہرین پڑتی ہین اور روش کی تیزی اور ریگ روان کیوجہہ سے عبور کرنا مشکل ہوتا ہے کل شیخاواٹی مین سے گذر کر جہان اوسکے بڑہنے کی امید ہووے وہان جاکر کم ہوجاتی ہے اور بیکانیر کی سرحد مین ساتکہو کے قریب خاک مین جذب ہوجاتی ہے —

شیخاواٹی زراعت کا ملک نہین ہے سال تمام مین ایک فصل ہوتی ہے اور کبہی کبہی وہ بہی نہین ہوتی کل ملک ریت کے ٹیلون سے بہرا ہے اوسمین صرف آک اور پہوک پیدا ہوتے ہین پہوک ایک بے برگ درخت ہوتا ہے اوسکے پہولون کو آدمی کہاتے ہین شاخون سے اونٹون کو عمدہ چارہ ملتا ہے اور اوسکی جڑ سے کہ زمین مین دور تک پہیلتی ہے جلاکر کوئلے بنالیتے ہین کہ جلانے کے کام آتے ہین مقدم پیداوار جوار — باجرہ — مونگ - اور موٹہہ کی ہے موٹہہ بجاے چنے کے دانہ کے کام آتی ہے اور ضرورت کے وقت محتاج لوگ بہورٹ اور گوکہرو پیسکر کہاتے ہین ریت کے ٹیلون کو بڑے ہلون سے بذریعہ اونٹون کی کاشت کہیلتے ہین اونٹ تیز رو ہوتے ہین دو دفعہ کے جوتنے سے زمین درست ہوجاتی ہے اور تہوڑے عرصہ مین بہت زمین کاشت کرلیتے ہین باقیماندہ زمین پر گہاس بہ افراط ہوتی ہے —

جس سال بارش کثرت سے ہوتی ہے اسقدر پیداوار ہوتا ہے کہ زمیندار اچہی طرح خرچ کرلین تب بہی مویشیون کیواسطے بہت بچ رہتا ہے

مگر ابھی بارش کم ہوتی ہے خفیف بارش زراعت کی بالیدگی اور ریتہ کو
اوڑنے سے باز رکہنے کیواسطے کافی نہین ہوتی اور بارش کثرت سے
ہوتی ہے تب ریتہ اوڑکر زراعت کو دبالیتا ہے - کاٹلی ندی مین خربوزہ
اور تربوز بہت پیدا ہوتے ہین ہر ایک گانوکے قریب ایک دو کنوؤن پر جو و
گیہون بہی ہوتے ہین مگر اکثر صرف ٹہاکرون کے گہوڑون کے سبز چارہ
کیواسطے کنوے بہت کم ہین اور پانی اتنے عمق پر ہے کہ اون سے آبپاشی
نہین ہو سکتی ہے تعمیر چاہ کا خرچ پانچہزار روپیہ سے آٹھہ ہزار روپیہ تک
ہے کنوون کو بڑے عمق پر غرق کرنا پڑتا ہے اور چونکہ اون کے اندر پانی
سُوت سے نہین نکلتا ہے مگر ریتہ مین سے چہنکر آتا ہے اسواسطے یہہ بہی
ضرور ہے کہ حوض نما ہونیکی غرض سے اونکا محیط وسیع تر ہو علاوہ اسکے ریتہ
نکلنے کا بہی خطرہ رہتا ہے جس کوئے مین ریتہ نکلتا ہے وہ چہوڑ دیا جاتا ہے
چنانچہ قصبون اور دیہات کے قریب اکثر کنوون کی کوٹہیان بشکل مینار ہوجود
ہین جب کنوان بہمہ جہت تیار ہوجاتا ہے اوس سے فائدہ بہی بہت ہوتا ہے
گرد و پیش کے دیہات کے مویشی پانی پینے کو آتے ہین اونیز محصول
لیا جاتا ہے خشک موسمون مین مویشی اون کے قرب وجوار مین رکہے
جاتے ہین اور وہان کی چراگاہون کی بہی قدر زیادہ ہوجاتی ہے اس
سے ثابت ہے کہ شیخاواٹی مین مویشی زیادہ نہین ہین -
جہان کنوان ہوتا ہے وہان ہی آبادی زیادہ ہوتی ہے اسیوجہہ سے
دیہات آپسمین بڑے فاصلہ پر ہین جہان زمین مین کنکر کی تہ نکلتی ہے وہان

گانو آباد ہو جاتا ہے شیخاواٹی مین کنکر متفرق نہین نکلتا ہے مگر زمین مین سخت اور سفید کنکر کی تہ بہت تر نکلتی ہے اوس تہ مین سے ٹکڑے ٹکڑے کاٹ لیتے ہین اور وہی پکا لیئے جاتے ہین اس چونہ کی دیوار بہت مضبوط اور سفید تیار ہوتی ہے اور آب و ہوا کی خشکی سے سفیدی مدت تک قایم رہتی ہے اکثر دیوارون پر نقش کھینچے جاتے ہین وہ بہی عرصہ تک خوبصورتی سے بنے رہتے ہین —

ایسے جنگل مین قصبون کے اندر جاکر اجنبی لوگون کو خوبصورت و بلند مکان دیکھنے سے بہت تعجب ہوتا ہے مگر اونکی یہہ رونق انگریزی عملداری سے ہوئی ہے کیونکہ مارواڑی ساہوکار جنہون نے بمبئی و کلکتہ مین تجارت کر کے دولت حاصل کی ہے انہین قصبون کے رہنے والے ہین ان قصبون کے کوچہ و بازار چوپڑ کیطرح باہم عمود وار متقاطع ہین جہان بڑی حویلی تعمیر ہوتی ہے وہان سے غریب لوگ اوٹھکر شہر کے کنارہ جا بستے ہین اسطرح ہر ایک قصبہ کا وسط بڑی عمارتون کے سبب سے خوشنما ہے اور کنارون پر صرف جھونپڑیان نظر آتی ہین —

شیخاواٹی کے بڑے قصبون مین سے اول رامگڈہ ہے کہ پچاس برس کے عرصہ مین اوسکی آبادی دوچند ہوگئی ہے اور ہندوستان کی نہایت دولتمند پچاس ساہوکار اوسمین رہتے ہین اوسمین بیس ہزار باشندے ہین اور دیگر قصبون کی آبادی اس تفصیل سے ہے

سیکر	فتح پور	بسا او	ہنبڑ اوہ	نول گڈہ
۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۲۰۰۰۰	۵۰۰۰	۱۵۰۰۰

جہونجہنون ہین کہ شیخاواٹی کے سب ٹہاکرون کا مشترک دارالحکومت ہے اور جےپور کا ناظم بہی وہان رہتا ہے بیش ہزار آدمیون کی آبادی ہے باشندون کی یہہ تعداد بظاہر زیادہ معلوم ہوتی ہے مگر یاد رکہنا چاہیے کہ کل آبادی مین سے فیصدی اسّی آدمی انہین قصبون مین ہین ان مین باہم بیس میل کا فاصلہ ہے اور درمیان مین شاید کوئی ایسا محلہ یا ڈہانی آتا ہے جسے گانو کہہ سکتے ہین —

نگلون کے گہرون کا حال قصبون کے مکانات سے بہت مختلف ہے مدوّر گہاس کے خس پوش چہپر ہین اور اون کے گرد خاردار باڑ لگی ہوئی ہے اور اوس سے مویشی اور بہیڑون کیواسطے احاطہ بناتے ہین کسیقدر پرانی باڑ اوڑنے سے باز رہنے کیواسطے کسیقدر گردنواح کی ریت کو نظر سے چہپانے کیواسطے یہہ باڑ ہرسال نئی لگائی جاتی ہے —

راج جےپور کے اکثر حصون مین شور پانی ہے اور شور پانی کے چند قدرتی تالاب بہی ہین مگر اونمین سے کسی مین اسقدر نمک نہین نکلتا جسکے جمع کرنے سے کچہہ فائدہ ہو — البتہ سانبہر کی جہیل پر نمک کا اتنا بڑا کارخانہ ہے کہ کل ممالک مغربی وشمالی اور بندیل کہنڈ وہان کا نمک کہاتا ہے —

سانبہر کا جہیل جےپور اور مارواڑ کی سرحد پر واقع ہے برسات کے موسم مین اوسکا طول ۲۴ میل اور عرض آٹہہ میل ہوجاتا ہے مگر ایسا پایاب ہوتا ہے کہ آدمی ہرجگہہ پہر سکے اسکے جنوب مشرقی کنارہ پر قصبہ سانبہر آباد ہے اوسکے سامنے گرمی کے موسم مین جہیل کا حصہ سیاہ گدلہ پانی کا دوہیا

طویل اور ایک میل عریض عمیق ترین مقام ہوتا ہے۔
یہہ جہیل مع ساٹھہ دیہات متعلقہ کے جے پور و جودہ پور کی مشترک ملکیت
تہا ہر ایک ریاست نے وقتاً فوقتاً انقلاب زمانہ سے موقع پاکر دیہات
علیحدہ کر لیئے کہ آخر کار علاوہ سانبہر کے صرف بارہ گانو مشترک رہگئے ان
دیہات مین نوحہ اور گڈہہ واقع کنارہ جہیل پر جودہ پور والون نے قبضہ
کر لیا اور فروخت نمک کیواسطے علیحدہ کارخانجات جاری کہ دسئے مگر غالباً
ان کارخانون مین نمک بہت کم ہوتا ہے کیونکہ جب جہیل کا پانی خشک ہوتا
ہے صرف سانبہر کیطرف رہجاتا ہے مگر سانبہر کیطرف جانے سے باز رکہنے
کیواسطے مارواڑی لوگ اوسکے اندر لکڑی اور تختون کا بند باندہ دیتے
ہین اوسمین کسی قدر پانی رہ کر کارخانہ جاری رہتا ہے نمک کیاریون
مین بنایا جاتا ہے جس مقام پر ڈیڑہ فیٹ پانی ہوتا ہے وہان اتنے
اونچی ڈولی بناتے ہین کہ کیچڑ خشک ہو کر جم جاوے یہہ ڈولی ہر طرف
سے تین سو گز ہوتی ہے اور اوسکی پشت پر چار انچ عریض جہاڑ اور
لکڑیون کا پشتہ لگا یا جاتا ہے تاکہ ہوا اور لہرون سے پشتہ ٹوٹ کر روہ
جمنے مین خلل واقع نہو اس گل کے اندر کیاریان بیس فیٹ طول اور دس
فیٹ عرض کی بنالی جاتی ہین مگر انکی ڈولیان بڑے احاطہ کے پشتہ سے
پست ہوتی ہین درخت فراس کی شاخین کیاریون مین ڈالی جاتی ہین
جون جون پانی خشک ہوتا ہے عمدہ صاف رو دار نمک ان شاخون پر
جمتا جاتا ہے اونکو صاف کر لیا جاتا ہے پہر جہیل مین سے تازہ پانی بہر دیا

جاتا ہے اور جب تک موسم وفا کرتا ہے اسیطرح ہوتا رہتا ہے ایک دفعہ
کے بنائے ہوئے احاطے اور کیاریان تین سال تک کام دیتے ہین پھر
مرمت طلب ہوجاتی ہین سانبھر مین نمک بنانے کے قریب سولہ احاطے
ہین غیر خالص نمک بھی جو زمین پر جم جاتا ہی فراہم کیا جاتا ہے مگر اوسکی قیمت نہین
ہوتی ہے سانبھر مین قریب نو لاکھ من نمک ہر سال تیار ہوتا ہے تعجب ہی
کہ جھیل مین اسقدر نمک کہان سے آتا ہے کوئی شور ندی اوسمین
شامل نہین ہوتی ہے اور شمال مین نوحہ پرا اور جنوب مین سانبھر پر
کنوؤن مین بالکل شیرین پانی ہے نہ اوسکے گرد مین کوئی نمکین پہاڑ
ہے غالباً یہہ مادہ جھیل کے کسی مختصر حصہ مین موجود ہے کہ نمکین چشمہ
کے سبب سے کبھی خشک نہین ہوتا ہے یا اوسی کے اندر نمکین پہاڑ
ہے کہ کسی اور مقام پر زمین سے نہین نکلا ہے دلدل مین غرق ہوجانے
کے خوف سے کسی نے اس جھیل کا امتحان نہین کیا ہے نمک کا حساب
بورون سے ہوتا ہے ہر ایک بورہ مین سینتیس ۳۷ من بھرتے ہین اسطرح
سال تمام مین چوبیس ۲۴ ہزار بورہ آٹھہ لاکھہ اٹھاسی ہزار من نمک کے پیدا
ہوتے ہین اور سولہ روپیہ بورہ کے حساب سے کہ فی من آٹھہ آنہ بورہ
سے بھی کم ہوا فروخت ہوتا ہے اس حساب سے چار لاکھہ روپیہ کی آمدنی
ہے نوحہ اور گڈہ مین جو نمک پیدا ہوتا ہے وہ اسکے علاوہ ہے۔
نمک کے سوا جے پور کے علاقہ مین کھیتڑی کیطرف تانبہ پھٹکری
آہن اور سیتہ کی کانین بہت ہین تانبہ کی دہا کثرت سے ہے مگر

اوسکے کمانے کی ترکیبین جاہلانہ اور ابتدائی ہین اور کانین پہاڑ کے اندر صرف بطور سوراخ بلالحاظ راستہ آمد رفت جہان سے اچھی دہا نکلی ہے بنالی ہین چونکہ عمدہ دہا پانی کے اندر غرق رہتی ہے پانی نکالنے مین کہ سواے ہاتھہ کے اور کوئی ذریعہ نہین ہے بڑی دقت ہوتی ہے ایک کان مین کہ ساٹھہ درجہ کی ڈہال سے تین سو فیٹ کے نشیب مین ہے ستر آدمی صرف اسی کام مین مصروف رہتے ہین اسکا یہہ نتیجہ ہے کہ اکثر بہترین کانین چہوڑ دی گئی ہین اور کان والے بے سرمایہ و محتاج ہین اسواسطے جہان کچھہ پیشتر رہگیا ہے وہین کہودتے ہین بہترین دہا مین سے فیصدی بارہ جزو تانبہ نکلتا ہے مگر اوسط پیداوار فیصدی نو سے زیادہ نہین ہوتا ہے کان والون کا بیان ہے کہ نیچے کی تہ مین اسقدر دہا ہے کہ پانی نکالدیا جاوے تو فیصدی بیس بلکہ پچیس تک تانبہ نکلسکتا ہے —

کارخانہ مین دہا اول کنکرون سے علیحدہ کرکے اور باریک پیسکر اوپلہ کے ساتھہ پکائی جاتی ہے پہر گول بھٹون مین گلائی جاتی ہے یہہ بھٹیان دو فیٹ بلند اور ایک فیٹ کے قطر کی ہوتی ہین تین موسّس یعنی دہونکنی چلتی ہین اور بارہ گہنٹہ مین گلجاتی ہے اور کل دہا بھٹی کی تہ مین جمجاتی ہے اوسکو ہزور کوٹ کر صاف کرلیتے ہین اور شلاخین بناکر ٹکسال مین ٹکے کاٹ لیتے ہین —

اکثر کانومین نیلہ تہوتہا اور پہٹکڑی کا پانی کہ پہاڑ کی تہ مین بکثرت ہین

بہار رہتا ہے پانی جوش دینے سے نیلہ تہو تہا علیحدہ ہوکر زرہ دار
ڈلے بندہ جاتے ہین اور دوسری دفعہ جوش دینے سے بالکل
صاف ہوجاتا ہے اور پانی مین پہٹکڑی رہجاتی ہے اوسکو شورہ انیز
تیجی سے جمالیتے ہین —
باگور کے پہاڑ مین کہ کہیتڑی کے قریب اور قلعہ کہیتڑی سے بلندی پر
واقع ہے تانبہ کی دہا مین سے نکلتا ہے اوسکا مینا کاری مین بہت
خرچ ہے کہ دہلی وجےپور وحیدرآباد کو بکثرت بہیجا جاتا ہے۔ قصبہ
سنگہانہ کے پہاڑون مین بہی کہ اونکا سلسلہ کہیتڑی سے ملا ہوا ہے
تانبہ بہت نکلتا ہے۔
سرحد الور کے پہاڑون مین سنگ مرمر کی قسم کا سفید پتہر نکلتا ہے اور
خوشنما تعمیرات مین بہت کام آتا ہے عمدہ سنگ مرمر جو آگرہ کے روضہ
تاجگنج اور موتی مسجد وغیرہ مین خرچ ہوا ہے کان مکرانہ واقع مارواڑ کا
ہے کہ سانبہر کی جہیل سے بیس میل مغرب مین ہے وہان سے جیپور مین
آکر تراشا جاتا ہے اور عمدہ چیزین بنائی جاتی ہین مکرانہ کے پتہر پر
سرد وگرم ہوا کم اثر کرتی ہے اور جیپور کے سفید پتہر سے جو کسیقدر
مدت بعد ہوا کی تاثیر سے زرد ہوجاتا ہے اوسکے اجزا بہت باریک
ہین موٹی سیاہ پتہر کی ایک کان اب موضع پہسلانہ پرگنہ کوٹ پوتلی
علاقہ کہیتڑی مین نکلی ہے اوس سے بہت چیزین تیار ہوتی ہین۔
قرب وجوار راج محل مین لاٹری بہت نکلتی ہے مگر اوسکا رنگ سیاہ

اور چمک کم ہوتی ہے اور پہاڑ کے شمالی کنارہ پر توڈہ کے پاس نیلم کی کان بتلاتے ہین مگر اب اوسکی صرف روایت باقی ہے جس زمین مین ملتی تہی اب اوسکا کچہہ پتہ ونشان نہین ہے۔

راج جیپور کی آبادی کا اندازہ صحیح نہین ہوسکتا ہے لوڈ صاحب نے شیخاواٹی مین فی مربع میل اسّی باشندہ لکہے ہین اور قصبون کی آبادی دیکہتے ہوئے یہہ زیادہ نہین ہے۔ اگر ہر قصبہ مین بیس میل کے فاصلہ پر بیس ہزار آدمی خیال کیے جاوین تو علاوہ دیہات کے فی مربع میل پچاس آدمی ہوتے ہین پس شیخاواٹی کیواسطے فی مربع میل پچاس کے حساب سے دو لاکہہ پچاس ہزار کی آبادی قریب بصحت ہے اور اگر باقیماندہ ملک مین فی میل مربع ۵۰ اکس کہ بہت واجبی اندازہ ہے خیال کرین تو پندرہ لاکہہ ہوتے ہین کہ اسطرح کل ملک کی آبادی ساڑہے سترہ لاکہہ آدمیون کی ہوتی ہے۔

جےپور کے آبادان حصون کی آبادی راجپوتانہ کے دیگر ممالک سے مختلف نہین ہے مگر شیخاواٹی کی خصوصیت لکہنے کے لایق ہے یہہ کل ملک شیخاوت راجپوت ٹہاکرون کے قبضہ مین ہے شیخ جی اونکا مورث اعلے جےپور کے بارہوین مہاراجہ صاحب اودے کرن کا پوتا تہا سابق مین شیخاواٹی پر قایم خانی لوگ کہ چوہان راجپوتون سے مسلمان ہوئے ہین قابض تہے مہاراجہ اودے کرن نے اونکو مغلوب کرکے شیخاواٹی کو فتح کیا مگر اونکی بود و باش ملک مین رہی آئی آخرکار شیخاوت بہی اونسے

مانوس ہوگئے اور اکثر مسلمانی رسمین اختیار کین کہ مثل ہندو دیوتون
کے مسلمان پیر و پیغمبرون کی پرستش کرتے ہین بچہ پیدا ہونے پر کلمہ پڑہا
جاتا ہے اور بکرہ ذبح کرکے بچہ کو اوسکے خون سے نہلاتے ہین اور
جنگلی سور کا گوشت جو دیگر راجپوتون کی پسندیدہ غذا ہے شیخاوتون مین
ممنوع ہے جب سے شیخاوت ملک کے مالک ہوئے ہین قایم خانی غارتگری
کرکے یا سوارون مین نوکری کرکے بسر اوقات کرتے ہین اور ہمیشہ
بہادر وفادار اور بلا تعصب ثابت ہوئے ہین انکا مجمع کثیر سرکار انگریزی
کی فوج بنگالہ و بمبئی و کنٹنجنٹ نظام مین نوکر ہے اور پانچہزار آدمی سرسالار
جنگ صاحب وزیر حیدر آباد کے پاس نوکر ہین جس گانو مین قایم خانیون
کی آبادی ہے اوسمین فوج سواران کے ہر درجہ کے ملازم تمغا پہنے ہوئے نظر
آتے ہین اور شیخاواٹی کے برابر سوارون کی بہرتی کیواسطے ہندوستان
مین کوئی سرزمین نہین ہے شیخ جی کے وقت سے ابتک شیخاوت بہت
بڑہ گئے ہین اونکی قوت کم کرنے کیواسطے بمرور عرصہ سو برس راج جیپور
نے اونکی خانگی نزاع کو موقع غنیمت سمجھکر یہہ دستور جاری کیا کہ جب
کوئی ٹہاکر مرتا ہے اوسکی اولاد جایداد کو برابر حصون مین منقسم کرلیتی
ہے صرف سیکر اور کہیتڑی کی ریاستین اس خلل انداز تقسیم سے بچ رہی
ہین سیکر مین جس چہوٹے بہائی نے دعوی کیا اوسیکو مار ڈالا۔
اور کہیتڑی مین کسی راجہ کے ایک سے زیادہ لڑکا پیدا نہوا۔ اس
تقسیم مین ایک بڑا نقص یہہ ہے کہ ہر ایک قصبہ ہر ایک گانو ہر ایک گہر اور

ہر ایک کہیت برابر تقسیم ہوجاتا ہے سلطانہ و گانگیا سر و کہیالی و ٹاپیلو وغیرہ دیہات مین اتنے ٹہاکر ہین کہ ہر ایک کے حصہ مین صرف چند بیگہہ اراضی ہے۔

شیخاوتون مین راجگان کہنڈیلہ اپنے مورث اعلے گردہر سنگہ کے نام سے گردہرجی کے کہلاتے ہین اگرچہ وہان پانہ یعنی حصص صرف دو ہین اور ہر ایک مین علیحدہ راجہ ہے مگر اس خاندان مین جتنے آدمی غریب یا امیر ہین سب ملقب راجہ معروف ہین تابحدیکہ جو افلاس و کم استعدادی سے مزدوری کرتے ہین وہ بہی راجہ کہلاتے ہین اور اس نواح مین ایک عام مقولہ ہے کہ گردہرجی کے سب راجہ۔

منوہرپور کے راؤصاحب قدیم سردار اور ذی رتبہ ہین مگر بخلاف کل شیخاوتون کے کہ خراج گذار ہین راؤ منوہرپور جاگیردار ہین کہ اونکے سواے راج مین نوکری کرتے ہین سیکر کے سردار ملقب راؤ راجہ ہین اون کے علاقہ مین خاص سیکر اور رام گڈہ لچہمن گڈہ و فتح پور وغیرہ قصبات دولتمند ساہوکارون کی آبادی کے ہین اور اونکے بہائی بیٹون مین سے چند ٹہاکر بہوتہہ و پاٹودہ و شیام گڈہ وغیرہ کے بہت زبردست و سرکش ہین چنانچہ ڈونگر سنگہ ٹہاکر عرف ڈونگ جی جس نے باروٹہیہ یعنی باغی ہوکر چند سنگین وارداتون کا ارتکاب کیا تہا اور گرفتار ہوکر محبس آگرہ مین قید ہوا اور اوسکا بہتیجا جواہر سنگہ جیلخانہ توڑکر اوسے فرار کرلایا موضع بہوتہہ علاقہ سیکر کا رہنے والا تہا۔

مگر شیخاوتون مین سب سے بڑا گروہ جو شیخاواٹی کے جزو اعظم پر بتعداد کثیر پہیلا ہوا ہے سادول سنگہ جی والون کا ہے اونکا نکاس قصبہ اودیپور سے ہے - اون کے بزرگون نے قایم خانی نواب سے فتح کرکے جہونجہنون پر قبضہ کیا تہا اس خاندان مین اول نامور شخص اور کل ٹہاکرونکا مورث اعلے سادول سنگہ تہا اوسکے پانچ بیٹے ہوئے کشن سنگہ - نول سنگہ - زورآور سنگہ کیسری سنگہ - اکہے سنگہ انمین سے اکہے سنگہ لاولد رہا باقی چارون نے اور اونسیطرح اون کی اولاد نے ملک موروثی کو مساوی حصون مین تقسیم کیا کہ اسطرح اوقات مختلفہ پر بساؤ - سورجگڈہ - نول گڈہ - منڈاوہ ڈونڈلود - السیسر - ملسیسر - منڈریلہ - اسمعیل پور - جکہوڑہ - پرسرام پورہ ڈلوراواس - چنڈانہ - ہیرودہ - بارن گڈہ - ڈوڈمرہ - گانگیاسر - تائین سلطانہ - بیسیون جایداد ہوگئین اور اون مین سے بہی اکثر مین بیالیس اور بعض مین بیس تیس حصہ دار ہوگئے ہرایک کی آمدنی مختلف ہے - ڈونڈلود و سورج گڈہ - ونولگڈہ - منڈاوہ وغیرہ بیس پچیس تیس تیس ہزار اور نہایت درجہ بساؤ کے ساٹہہ ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے اس مین سے ہرایک حسب حصہ وحیثیت اپنے خراج دیتا ہے - باوجود اس تقسیم اور ٹہاکرون کے مقامات مختلفہ پر مسکن گزین ہونیکے قصبہ جہونجہنون سب کا مشترک دارالریاست رہا اتفاق حسنہ سے کشن سنگہ کے زیادہ اولاد ہوئی اور بجز حق وارثان بہار سنگہ کے اوسکا حصہ غیر منقسم رہا اور اوسکی اولاد نے اپنی ہمت ولیاقت سے ملک اور رتبہ مین ترقی کرکے کل خاندان مین

فضیلت حاصل کی کہ اونکا حال بعد کہیتڑی کی لکہا جاویگا یہان صرف اولاد ٹہاکر سادول سنگہ کا شجرہ کرسی نامہ لکہا جاتا ہے - علاوہ صاحب جاییداد شیخاوتون کے اونکی چند شاخ ایسی ہین کہ کچہہ آمدنی نہین رکہتے ہین صرف چند دیہات مین باکثرت آباد ہین پیداوار دیہہ سے بسر اوقات نہین ہوتی بعض کسی ٹہاکر کی نوکری کرتے ہین اور بعض غارتگری و ڈاکہ زنی کرتے ہین انہین بڑا گروہ سلہدی والون کا ہے کہ اونکا اول بزرگ سلہدی سنگہ ٹہاکر سادول سنگہ کا بہائی تہا مگر اپنی کوتہ اندیشی اور تندمزاجی سے شریک جاییداد نہوسکا اوسکی اولاد کہیروڑ - جاکہل - نگلی - سوہن واڑی - کہرب - ڈیوتہ - چہاروڑہ وغیرہ یہہ سات دیہات مین رہتے ہین اور راج جیپور یا ٹہاکران سادول سنگہ جیکی نوکری کرکے وجہہ معیشت پیدا کرتے ہین -

راجپوتون کے سواے شیخاواٹی مین اور بخصوص کہیتڑی و شمال مشرقی حصہ مین ایک اور قوم بتعداد کثیر مینون کی ہے راج جیپور مین قلعہ اور خزانہ کے محافظ ہونیکے سبب سے مینون کا بہت زور ہے اونکی شاخین کل ملک مین پہیلی ہوئی ہین البتہ یہہ لوگ ہمت و جوانمردی مین بوندی و میواڑ کے کہیراڑ کے مینون سے کمتر ہین مگر چوری اور دور دور کی ڈاکہ زنی غارتگری کی مہمات و تدبیرون مین اون سے فایق ہین شیخاواٹی مین جہان راجپوت اور قایم خانی باکثرت ہین ایسے لوگون کیواسطے سردار ملنا دشوار نہین ہے ہر تجارتی شہر مین مینون کے مخبر رہتے ہین اور روانگی مال اور نقد وغیرہ کی صحیح اطلاع دیتے ہین ہر مجمع مین راجپوت یا قایم خانی

افسر ہوجاتا ہے اور وقت اور مقام غارتگری مقرر ہوکر وہین سب جمع ہوجاتے
ہین ساہوکار بھی مینہ مجرون کو نوکر رکھتے ہین اور اونکی حملہ آوری سے آگاہ
ہوکر ارسال مال مین بحسب ضرورت توقف یا سرعت عمل مین لاتے ہین ساہوکار
اور غارتگرون کے درمیان یہہ کارروائی ہمیشہ رہتی ہے اور اسکے سبب سے زبردست
راجپوت اور قایم خانیون کو مال بحفاظت پہونچانے مین اُجرت ملتی ہے مگر
چونکہ ان لوگون کی بھی کثرت ہے جسقدر اونکو ہندوستانی ریاستون مین
ہوکر جانے مین محصول دینا پڑتا اوسکی نسبت اس اُجرت مین کفایت رہتی
ہے علی العموم غارتگری صرف اوسی حالتمین ہوتی ہے جب حفاظت مال کا پیشتر
سے بندوبست نہین کیا گیا ہے۔

علاقہ کہیتڑی مین شیخاوت اور قایم خانی غارتگر نہین ہین وہان کے مینہ باتفاق
مینہ ہاے علاقہ الور و شاہجہان پور ضلع گوڑگانوہ دور دور جاکر وارداتین
کرتے ہین زیادہ تر اونکی وارداتین اندور و بمبئی و حیدرآباد دکن کی سڑکون
پر ہوتی ہین۔

علی العموم جےپور کے ملک کی آمدنی کروڑ روپیہ سالانہ کی سمجھی جاتی ہے مگر خالصہ
مین صرف بتیس یا اڑتیس لاکھہ روپیہ کی آمدنی کا ملک ہے اور باقی جسمین
بعض خوشترین حصص ہین کسیقدر سردارون کے قبضہ مین ہین اور کسیقدر
بصیغہ پن ارتھہ مندر یا برہمنون کو دیا ہوا ہے عطیات کی چار قسمین ہین
اول خراج گذار یعنی عطیات راج جنکے قابض صرف خراج دیتے ہین نوکری
نہین کرتے ہین راجاوت راجپوت کہ خود مہاراجہ صاحب کے خاندان مین ہین

اسمین داخل ہین۔

دوم رؤساے اطاعت گزین جنکے بزرگ فتح کرکے یا استحقاق قبضہ قدیم مہاراج صاحب کی فتح سے بیشتر قابض تہے اون کے ممالک مقبوضہ راج سے نہین ملے ہین یا جنہون نے اپنی خوشی سے راج کی پناہ لی اونمین علی العموم شیخاوت داخل ہین۔ ان ہین سیکہ بقدر چار لاکہہ کہیتڑی بقدر ڈہائی لاکہہ اونیارہ ڈیڑہ لاکہہ داخل ہین۔

ان دو قسمون کی جایداد بالاجتماع پندرہ لاکہہ کی ہے اور جیساکہ نقشہ آمدنی سے واضح ہوگا ساڑہے تین لاکہہ روپیہ خراج دیتے ہین۔

سیوم جاگیردار جو کچہہ خراج نہین دیتے مگر جاگیر کے عوض نوکری کرتے ہین خود اونکی ہی تحریر سے اونکی آمدنی اٹہائیس لاکہہ روپیہ کی ہے مگر اصل مین زیادہ تبلاتے ہین۔

چہارم انعام وپن ارتہہ شہر جیپور کی مشہور عبادت شعاری اور اوقات مختلف مین مندرون کو عطیات کثیر ملنے کے سبب سے و نیز ملکی وجنگی خدمتون کے معاوضہ اور خادمان وغیرہ کے انعام کیوجہہ سے اس قسم مین بہت ملک داخل ہوگیا ہے یہہ عطیات اٹہائیس لاکہہ کے قریب ہین مگر اورون کی نسبت یہہ اندازہ کم معتبر ہے کیونکہ اونکا بصحت حساب ہوا ہے اور انکا اندازہ کرنا دشوار ہے۔ پس ملک کی کل آمدنی حسب تفصیل ذیل ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۱۰۷۰۰۰۰۰

خالصہ	خراج گذار واطاعت گزین	جاگیردار	پن ارتہہ
۳۶۰۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰	۲۸۰۰۰۰۰	۲۹۰۰۰۰۰

یہہ تفصیل کرہ ورستے زیادہ ہے مگر جرمانہ و مال لاوارث ستروہ سارقان و جرمانہ و نذرانہ سند نشینی کی رقمین کہ اسمین داخل ہین ملک کی آمدنی ہے علاوہ جیپور کے انتظام مین نرمی اور سستی کا نقص ہے باشندگان شہر و منتظمان ملک آسایش پسند ہین اور جس کام مین تکلیف ہو اوس سے متنفر ہین سب عیاش و دل لگی مین مصروف رہتے ہین غبن اور رشوت ستانی کا بازار گرم ہے کیونکہ موجبات ترغیب بہت ہین اور سزا کا خوف بالکل نہین ہے اظہار بہت کیواسطے قوت کی کمی نہین ہے مگر سختی یا خود اختیار عمل کرنیکی کسیکو خواہش نہین ہے اجراے کار مین طوالت بہت ہوتی ہے مگر انسانی عدل کی خواہش موجود ہے فی الجملہ ہر امر پر لحاظ کرنے سے ظاہر ہے کہ دانشمند ہے اور انتظام ملک مین جیپور راجپوتانہ کی دیگر ریاستون سے فایق ہے

اب راج جیپور کے علاقہ کے شہر و قصبون کا حال لکھا جاتا ہے -

کل قصبات و دیہات راج [illegible]

خالصہ کے [illegible] ٹھاکران و معاملت گذاران [illegible] انعام و بخشش و خیرات [illegible] ہین -

جے پور دار الحکومت کہ بجز جنوب کے ہر طرف سے پہاڑون سے محروس ہے مختصر میدان پر واقع ہے شمال مین شہر سے ملحق کئی سو فیٹ کی بلندی کا پہاڑ اور اوسپر عالیشان محل ہین جنوب کیطرف اس پہاڑ کی چڑھائی بہت کہڑی اور ناقابل گذار ہے مگر البتہ شمال کیطرف بتدریج آمیر قدیم دار الریاست تک پست ہوتا گیا ہے شہر جے پور کا طول مشرق و

مغرب مین دو میل کے قریب ہے اور عرض شمال و جنوب مین تخمیناً ایک میل ہے اوسکے ہر طرف پختہ شہر پناہ مع بلند برجون اور دروازون کے ہے مگر اس شہر پناہ کا عرض اتنا کم ہے کہ میدانی توپخانہ کیواسطے کافی نہین ہے اور بلندی بہی کم ہے کہ اس سبب سے ریت جو ہمیشہ اوڑتا رہتا ہے اکثر مقامات پر فصیل سے ملحق کنگورون تک جمع ہو گیا ہے اور اگر کبہی اس فصیل کے گرد خندق تہی تو اوسکا نشان مٹا دیا ہے فصیل شہر پناہ سے باہر دروازون کے مقابل مین دیوارین ہین جنکو گہوگہس کہتے ہین اون مین توپون کے واسطے مدمے اور بندوقون کے مورچے بنے ہوئے ہین شہر کے سات دروازے یکسان ساخت کے ہین ہنود کے آباد کیئے ہوئے جتنے شہر ہین اون کے مقابلہ مین جے پور کی قطع نہایت باقاعدہ اور خوبصورت ہے — صدر بازار جو مشرق سے مغرب کیطرف دو میل کے طول مین واقع ہے چالیس گز عریض ہے اور اسیقدر عرض کے چند بازار شمال و جنوب مین اوس سے عمود وار متقاطع ہین اور ہر تقاطع کے چوک پر گذری جمع ہوتی ہے ان متقاطع بازارون کے مقابل مین دوم درجہ کے بازار و کوچے بیس بیس گز کے عریض باہم اوسیطرح عمود وار تقاطع کرتے ہین اور اسیطرح سیوم درجہ کے کوچے تنگ عریض مگر بالکل راست اور قایمہ زاویہ پر ملتے ہوئے ہین ہر ایک مقام تقاطع چوپڑ کے نام سے مشہور ہے اور کل شہر صحیح مربع قطعون مین منقسم ہو رہا ہے بڑے بازارون مین سب دوکانین ہمشکل پختہ تعمیر کی ہین اور سب کے آگے سائبان ہین اور اب بازارون کو مختلف رنگون سے رنگین کیا گیا

مہاراجہ صاحب کا محل و باغ مع مکانات متعلقہ وسط کے مربع ہین کہ طول ہین نصف میل ہے واقع ہے محل کا اول مکان کہ ہوا محل نام سے مشہور ہے بازار کے کنارہ پر سات آٹھہ منزل کی بلندی کا ہے اوسکے جانبین کو بلند برجین اور اون پر چھتریان ہین احاطہ کے اندر دو بہت وسیع اور چند چھوٹے چھوٹے دیوانخانے سنگین ستونون کے ہین اور باغ جسکے گرد بلند سور چہار فصیل ہے نہایت خوبصورت اور رونق کا مقام ہے اوسکی روشون پر فوارہ اور سرو و شمشاد کے درخت اور پھلواڑ اور جابجا آرایش کے چبوترے بکثرت ہین اور اگرچہ فرداً فرداً ہر ایک تختہ چندان خوبصورت و خوش قطع نہین مگر فی الجملہ کل باغ ازبس عمدہ و دلچسپ ہے۔ جیکومنٹ صاحب نے لکھا ہے کہ اس وسیع احاطہ کے اندر قریب بارہ محل ہین کہ ہر ایک سے دوسرے کو نال یا باغ ہین ہوکر راستہ آمد رفت کا ہے سب سے عمدہ مکان دیوان خاص بشکل مستطیل بالکل سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے اور یہی پتھر کل مکانات ہین بکثرت خرچ ہوا ہے بڑے بازار اور کوچون ہین بہی مکانات اسی پتھر کے بہت خوبصورتی سے بنے ہین اور ایسی ہی عمدہ تعمیر و عظمت کے کثیر التعداد مندرون اور چند مسجدون سے شہر کی رونق و ترقی ہوئی ہے۔

توپخانہ ہین توپین ڈہالنے اور سوراخ کرنے کی کلین ہین مگر دریتولا وہان کوئی توپ تیار نہین ہوئی ہے البتہ بڑی بڑی جسامت کی چند پرانی توپین ہین کہ اون ہین کمائے ہوئے لوہے کی شلاخین اوپر سے مرکب دہات کا غلاف لگاکر جاڑی گئی ہین مگر وے بطور آلہ حرب کسی کام کی نہین ہین۔

مہاراجہ جے سنگہ صاحب کا عظیم الشان مناظرہ گاہ ابتک صحیح وسالم و درست ہے مگر فی زمانہ یہان کا کوئی پنڈت اوسکا استعمال نہین کرسکتا ہے علاوہ بڑے بڑے دوایر درجہ نما وارتفاع محرف وسمت الراس وستون وغیرہ سکے کہ پختہ مصالحہ سے تعمیر ہوئے ہین پیتل کے بڑے اور بہت وزنی دایرے لگے ہوئے ہین اگر کوئی سمجہنے والا ہو تو تحقیقات علم نجوم اور گردش اجسام فلکی کیواسطے نہایت کار آمد ہین مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب والی آمیر وڈہونڈار نے اٹہارہوین صدی سنہ عیسوی کے شروع مین اس شہر کو آباد کرکے اپنے نام سے نامزد کیا تہا اور اپنی بود و باش اور کل راج کا کارخانہ قدیم شہر آمیر سے یہان کو منتقل کیا تہا کہ جب سے روز بروز کم ہوکر اب آمیر ویران ہوگیا ہے سنہ ۱۸۵۵ء و ۱۸۶۱ء مین جے پور کی مفصل مردم شماری ہوئی تہی اوسمین ہر ایک گہر کے مالک کا نام و پیشہ و تعداد مردمان قبیلہ بہ تفصیل مرد وعورت و ملازمان وغیرہ مفصل لکہے گئے ہین فصیل شہر کے اندر چالیس ہزار گہر شمار مین آئے مگر اون مین سے ہزار گہر ٹہاکران و برہمنان کی تفصیل نہین لکہی گئی گرد نواح کے محلہ جات مردم شماری مین داخل نہ تہے اونکو تخمیناً دس ہزار تصور کیا جاوے تو کل پچاس ہزار گہر ہوتے ہین اور شہر کے اندر و باہر کل آبادی قریب دو لاکہہ آدمیون کی ہے مگر جولائی سنہ ۱۸۷۰ء مین باہتمام منشی رام نراین خانہ شماری ہوئی اوسمین گہر ۱-۲۷۶۸۹ اور ۱۳۷۸۸۶ آدمی درج ہوئے تہے اس اختلاف کا سبب تحقیق نہین ہوا ہے ۔

اندرون شہر ۲۲۳۵۶ گھر ۱۱۶۵۶۲ کس				بیرون فصیل شہر ۵۳۲۰ گھر ۲۱۳۲۴ کس			
مرد	عورت	طفل	دختر	مرد	عورت	طفل	دختر
۴۵۲۱۶	۴۴۰۲۱	۱۶۳۹۷	۱۰۸۱۹	۹۴۰۰	۶۵۸۹	۳۰۵۵	۲۲۸۰

شہر کے گرد ہر طرف کو کہین بلند پہاڑون پر اور کہین زمین کے سطح پر حملہ آور
فوج کے مقابلہ کیواسطے قلعات بنے ہوئے ہین اون مین سے اکثر مین توپین اور
سب مین جمعیت سپاہ رہتی ہے - جے پور کا عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۶ دقیقہ
اور طول بلد شرقی ۷۵ درجہ ۵۵ دقیقہ ہے -

آمیر جے پور سے چار میل شمال مین پہاڑون کے اندر ایک مختصر تالاب
کے کنارہ پر واقع ہے اوسکے مندر و مکانات اور گلیان پہاڑون کے نالون
پر کہ تالاب سے ملے ہین متفرق ہین ان گلیون مین کہ بہت پیچدار اور درختان
کثیر کے سایہ سے تاریک ہین اب بجز برہنہ خاک آلودہ لٹادہاری بیراگیون کے
کہ ویران مکانات اور مندرون مین رہتے ہین کوئی بود و باش نہین کرتا ہے
تالاب کے مغربی کنارے اور پہاڑ کے دامن پر آمیر کا عظیم الشان محل اور
سلادیوی کا مندر ہے اوسکی تعمیر بہت مضبوط اور عریض آثارون کی اور کاشمیر
کی ابتدائی تعمیرات سے بہت مشابہ ہے جیکو سنٹ صاحب اور ہیبر صاحب دونون
نے لکہا ہے کہ ہم نے ایسا عجیب خوشنما اور خوبصورت مقام اور کوئی نہین دیکہا
ہے پہاڑ کی ڈہال کے اوپر اور اندرونی تاریک مقام مین مگر چار برجون سے

محفوظ زنانہ محل ہے اور اوس سے برتر مگر بذریعہ برجون اور دروازون کے محل سے ملا ہوا بڑا قلعہ ہے اوسکے ہرطرف دمدمے اور مورچے بنے ہوئے ہین اور سب سے بلندی پر ایک عمدہ خوشنما مینار ہے زمانہ جنگ وجدل مین بطور قلعہ مستعمل ہونے کے سواے یہہ مقام بطور خزانہ اور جیلخانہ راج کے کارآمد ہے کہتے ہین کہ سلا دیبی کے مندر مین ہنود کے زیادہ جاہلانہ اور بیرحم زمانہ مین ہرروز آدمی مارا جاتا تہا اب بجاے اوسکے بکرا مارا جاتا ہے۔ جیپور کے آباد ہونے سے پیشتر آمیر دارالریاست تہا اوسکا موقع عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۹ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۵۸ دقیقہ ہے۔

رنتھمبور راج جیپور کی جنوبی سرحد پر بوندی کیطرف عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۲۶ دقیقہ پر ایک مضبوط قلعہ ہے کہ ایک پہاڑ پر جسکے ہرطرف عمیق اور پیچدار نالے ہین اور صرف ایک تنگ راستہ سے اوسکی بلندی پر پہونچ سکتے ہین اور ہرطرف سے بلند کہڑے ہوئے پہاڑون سے محروس ہے واقع ہے۔

اوپر جاکر پہاڑ کی بلندی ایسی سیدہی ہوگئی ہے کہ صرف زینون سے اوس پر چڑہتے ہین اور راستہ مین متواتر چار دروازے آتے ہین پہاڑ کی چوٹی پر کہ قریب ایک میل طول مین اور اسیقدر عریض ہے بڑے آثار کی سنگین فصیل بنی ہوئی ہے پہاڑ کی بلندی و پستی کے موافق بلند و پست ہوگئی ہے اور بنظر استحکام وحفاظت جابجا برجین اور مورچے ہین احاطہ کے اندر حاکم یعنی قلعدار کی سکونت کیواسطے محل ہے اور ایک مسلمان پیر کا مزار اور مسجد ہے اور قلعہ کی

سپاہ کیواسطے مکانات ہین برساتی چشمون اور تالابون سے کہ قلعہ کے اندر
ہین پانی آتا ہے قلعہ سے مشرق کیطرف بذریعہ تنگ وسنگین زینہ کے ملا ہوا
قصبہ ہے یہہ قلعہ جیساکہ توپون کے ایجاد سے پیشتر ناممکن التسخیر سمجہا جاتا تہا
ویسا ہی زمانہ حال کے سامان جنگ کے مقابلہ مین اسوجہہ سے کہ ہر طرف بلند
پہاڑون کا لگاؤ ہے کچہہ کارآمد نہین ہوسکتا ٹفنتہلر صاحب نے لکہا ہے کہ
اس قلعہ کو رانا ہمیر نامی راجپوت رئیس نے تعمیر کرایا تہا سنہ ۱۲۹۱ع مین دہلی کے
جلال الدین پٹھان بادشاہ نے اوسکا محاصرہ کیا مگر کامیاب نہوسکا۔ اور اوسکے
جانشین علاؤالدین کے عہد مین اوسپر ہمیر دیو راجہ قابض تہا کہ اوس نے
سنہ ۱۲۹۷ع مین ایک امیر شاہی کو جو اپنے آقا کے غضب سے مفرور ہوکر آیا تہا
اس قلعہ مین پناہ دی تہی سنہ ۱۲۹۹ع مین علاؤالدین کے وزیر نصرت خان نے
اس قلعہ کا محاصرہ کیا مگر قلعہ والون نے کل کے ذریعہ سے ایسا پتہر مارا کہ نصرت خان
مرگیا اور راجہ نے قلعہ سے باہر نکلکر پٹہانون کی فوج کو بہت کشت وخون کے
ساتہہ شکست دی۔ تہوڑے عرصہ بعد علاؤالدین نے بذات خود آکر لڑائی
پہر شروع کی اور گرد نواح کے ایک بلند مقام سے گل اندازی کرکے فصیل کے
اوپر تک پشتہ بنا لیا اور یکبارگی حملہ کرکے راجہ کو مع اہل قبیلہ اور سپاہ قلعہ کے
قتل کیا اور قابض ہوگیا کچہہ عرصہ بعد غالباً چودہوین صدی کے اخیر مین جب
تمورلنگ کے حملہ سے ہندوستان مین شورش ہوئی یہہ قلعہ بہی پٹہانون کے
قبضہ سے جاتا رہا اور لکہا ہے کہ سنہ ۱۵۱۶ع مین شاہ مالوہ کے قبضہ مین تہا سنہ ۱۵۲۸ع
مین راجہ بکرماجیت راجہ نے شاہنشاہ بابر کو خالی کردیا اور بالعوض اوسکے شاہنشاہ

سے شمس آباد مع ملک متعلقہ لیا سنہ ۱۵۵۵ع مین ہمایون نے دہلی کے پٹھان بادشاہ محمد شاہ سور عادلی کو خارج کیا قلعہ دار نے یہہ قلعہ بوندی کے راجہ کو خالی کر دیا اوس نے تہوڑے عرصہ بعد اکبر کو دیدیا اور عوض مین بہت ملک اور عزت حاصل کی انجام کار غالباً سنہ ۱۷۶۱ع مین جب احمد شاہ درانی کی حملہ آوری سے سلطنت مغلیہ تباہ ہوئی مہاراجہ صاحب جے پور کے قبضہ مین آیا اب اوسپر مہاراجہ صاحب اور چند ٹہاکران مطیع ریاست کا بشراکت قبضہ ہے اور ہر فریق کے ذمہ کسیقدر فصیل اور دروازون کی حکومت منقسم ہو رہی ہے یہہ قلعہ جے پور سے ۵۲ میل جنوب مین ہے —

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
۱	بامنواس	۲۶	۳۴	۷۶	۳۷	بڑا قصبہ آگرہ نصیر آباد کی سڑک پر ۱۰۲ میل آگرہ سے جنوب بمغرب مین ہے
۲	بگڑو	۲۶	۴۹	۷۵	۳۸	راستہ آگرہ و اجمیر پر ۱۴۷ میل جنوب بمغرب آگرہ سے
۳	بسوہ	۲۷	۷	۷۶	۴۰	جے پور سے ۵۰ میل شمال مشرق مین بڑا قصبہ ہے اوسکی خام فصیل شہر پناہ ہے
۴	بیراٹھ	۲۷	۲۷	۷۶	۱۴	یہہ بہت قدیم قصبہ جے پور سے ۴۱ میل شمال مشرق مین ہے

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی — درجہ	عرض بلد شمالی — دقیقہ	طول بلد شرقی — درجہ	طول بلد شرقی — دقیقہ	کیفیت
۵	چاکسو چاٹسو	۲۶	۳۶	۷۶	۰	یہہ بہی قدیم قصبہ راستہ آگرہ و نصیر آباد پر ۱۴۴ میل آگرہ سے جنوب مغرب مین ہے ÷
۶	چوموں	۲۷	۱۲	۷۵	۵۰	قدیم قصبہ ہے اوسکے گرد مضبوط شہرپناہ اور اندر پختہ قلعہ اور خوشنما بازار ہے زمین سیراب اور باغات و سرسبزی کی بہت رونق ہے ناتہاوت ٹہاکرون کی یہان بود و باش ہے ٹہاکر کی آمدنی یکلاکہہ بیس ہزار سالانہ ہے ÷
۷	ٹوڈگی	۲۶	۲۴	۷۵	۲۶	راستہ نصیر آباد و گوالیار پر نصیر آباد سے ۸۴ میل شرق مین بڑا قصبہ ہے یہان کا ٹہاکر کنہگاروت راجپوتان مین سرگروہ ہے ملک سیراب اور زرخیز شہر مین کلیان جی ٹہاکر کا مندر ہے اوسکی پرستش کیواسطے ہندو لوگ دور سے آتے ہین ÷
۸	ملارنہ ڈونگر	۲۶	۱۴	۷۶	۴۱	سجے پور سے ۶۶ میل جنوب مشرق مین ہے
۹	دونی	۲۵	۵۳	۷۵	۴۷	بہت آبادان قصبہ اور اوسکے گرد خام شہرپناہ ہے اگرچہ اوسپر توپین نہین

نمبر	نام قصبه و دیہات	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجه	دقیقه	درجه	دقیقه	
						مین گزشتہ ۱۸۰۹ع مین دولت راو سیندہیہ نے حملہ کیا تب اوسکا خوب مقابلہ ہوا اور ہٹا دیا ؛
۱۰	ڈوڈو	۲۶	۴۰	۷۵	۱۸	اس قصبہ مین سات سو گہر اور سو دوکانین مین آبادی کے گرد سخت کنکرون کی خام فصیل ہے اور اوسکے گرد عمیق خندق اور ریتی ہے ؛
۱۱	دوسہ	۲۶	۵۰	۶۶	۲۹	یہہ وسیع اور آباد وان قصبہ ایک پہاڑ کے دامن پر واقع ہے یہہ پہاڑ اوپر سے چوڑا اور ہموار ہے اوسکا چار میل کا محیط ہے علاوہ اسکے کہ پہاڑ پر بہی ہر طرف سے چڑہنا محال ہے اوسکے کنارہ پر مورچہ دار دیوار بنی ہوئی ہے اور پہاڑ کے ایک سمت مین اوس سے ملحق دو برجین ہین فی زمانہ یہہ قلعہ بطور محبس کے مستعمل ہے قصبہ کی سنگین مگر شکستہ فصیل ہے اور اوسمین ایک

نمبر	نام قصبہ و دیہات	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						عمدہ مندر اور چند چھوٹے مندر اور ایک مسجد ہین انکے سوا اور بھی اچھی اچھی عمارتین ہین ۔
۱۲	گوڑہ	۲۷	۴۰	۷۶	۳۱	جے پور سے ۳۹ میل شمال مشرق مین بلند کھڑے ہوئے پہاڑ کے نیچے واقع ہے
۱۳	ہنڈون	۲۶	۴۱	۷۷	۱۰	راستہ آگرہ و مئو پر آگرہ سے ۷۱ میل جنوب مغرب مین ہے سابق مین یہہ بڑا قصبہ تہا مرہٹون کی ظلم و تعدی سے تباہ ہوگیا مگر اب بہی بہت آبادی ہے ۔
۱۴	جیلو	۲۷	۵۰	۷۶	۰	ضلع توراواٹی مین بڑا قصبہ ہے جیپور سے ۶۳ میل شمال مین ۔
۱۵	جہلاے	۲۶	۸	۷۶	۱۰	راستہ نصیر آباد و گوالیار پر نصیر آباد سے ۸۲ میل مشرق مین قصبہ اور قلعہ ہے یہان کے راجاوت سردار مہاراجہ صاحب جے پور کے خاندان مین قریب ترین ہین
۱۶	لال سوٹ	۲۶	۳۲	۷۶	۲۹	جے پور سے ۴۳ میل جنوب مشرق مین ہے
۱۷	مادہو راجپورہ	۲۶	۳۵	۷۵	۴۲	راستہ دہلی و مئو پر۔ ۱۹ میل جنوب مغرب

کیفیت	طول بلد شرقی		عرض بلد شمالی		نام قصبہ و دیہہ	نمبر
	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	درجہ		
دہلی سے ٭						
راستہ دہلی و نیمچ پر ۲۱۶ میل جنوب مغرب دہلی سے	۲۵	۷۵	۱۸	۲۶	مالپورہ	۱۸
راستہ دہلی و مئو پر دہلی سے ۱۳۲ میل جنوب مغرب مین ٭	۶	۷۶	۱۹	۲۷	منوہرپور	۱۹
۱۷۲ میل جے پور سے جنوب مشرق مین بڑا قصبہ سرحد بوندی پر واقع ہے بروٹن صاحب لکہتے ہین کہ اس نواح مین اس سے بڑا شہر جے پور کے سوا اور کوئی نہین ہے ٭	۳۳	۷۶	۵۵	۲۵	مادہوپورہ عرف نیا شہر	۲۰
یہہ قصبہ ریاست اونیارہ کا صدر ہے اوسمین راؤ راجہ کی سکونت کا پختہ قلعہ ہے شہر کے گرد فصیل اور خندق ہے ٭	۱۰	۷۶	۵۵	۲۵	اونیارہ	۲۱
یہہ مقام تورا واٹی کی بتیسی کا صدر ہے جب ۱۸۳۵ء مین بائلو صاحب وہان گئے تہے یہان کا حاکم اور تور راجپوتون کا سرگروہ راو لچہمن سنگہ تہا اس نے اپنے باپ کو قتل کرکے مسند حاصل کی تہی مگر بعد ارتکاب اس فعل کے اتنا پشیمان ہوا کہ جس محل مین	۹	۷۶	۴۷	۲۷	پاٹن	۲۲

نمبر	نام قصبہ دیہات	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						مرتکب جرم ہوا تہا وہان کی بود و باش چہوڑ دی اور علیحدہ مکان مین رہنے لگا لوگون کو یقین تہا کہ رئیس مقتول کی روح جس مکان مین حین حیات رہتا تہا رہتی ہے اور اوسکے استعمال کیواسطے فرش و گاہ وغیرہ اشیاء مہیا رکہتے تہے۔ اس علاقہ مین پہاڑ بکثرت ہین اور اونکے درمیان کی زمین بہت سیراب ہے یہان کا رئیس راج چیپور کا خراج گذار ہے مینون کی آبادی بہت ہے کہ چوری مویشی و غارتگری سے بسر اوقات کرتے ہین اور پیادہ اور تیز رو اونٹون پر سوار ہوکر دور تک واردات کرتے ہین اور پہر بعد از گذر سکنون مین آکر مال مغروقہ کو تقسیم کرتے ہین ایک دفعہ فوج انگریزی نے اون کو کسیقدر سزا دی تہی کہ بعض نے یہہ پیشہ چہوڑ کر کاشتکاری اختیار کر لی ہے قصبہ پاٹن

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						پہاڑ کے قلب مین دامن کوہ پر آباد ہے اور پہاڑ پر قلعہ ہے قلعہ اور آبادی کے درمیان وسط بلندی کوہ پر رئیس کا محل ہے دہلی سے سو میل جنوب مغرب مین ہے
۲۳	رامگڑہ دانتہ	۲۷	۱۵	۷۵	۲۱	۱۴ میل شمال مغرب جےپور سے ؛
۲۴	سامود	۲۷	۱۲	۷۵	۵۴	بڑا قصبہ راستہ دہلی و مئو پر دہلی سے ۱۴۳ میل جنوب مغرب مین دامن کوہ پر واقع ہے پہاڑ پر قلعہ ہے اور قصبہ کے گرد فصیل ہے یہان کے ٹھاکر ناتھاوت اور بلقب راو ملقب ہین ؛
۲۵	سانگانیر	۲۶	۴۹	۷۵	۵۲	جےپور سے ۹ میل جنوب قصبہ ہے یہان کپڑے کی رنگت کا بڑا کارخانہ ہے اور عمدہ چھینٹیں اور رومال رنگے جاتے ہین ؛
۲۶	سینتھل گڈہ	۲۷	۵	۷۶	۲۳	راستہ دہلی و جیپور پر جےپور سے ۲۶ میل شمال مشرق مین خام فصیل کا قصبہ ہے ؛
۲۷	شاہ پورہ	۲۷	۲۵	۷۶	۱۲	راستہ دہلی و مئو پر بڑا قصبہ ہے اور اوسکے گرد فصیل ہے دہلی سے ۱۲۵ میل جنوب مغرب

نمبر	نام قصبہ وغیرہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد شرقی درجہ	طول بلد شرقی دقیقہ	کیفیت
						مین واقع ہے
۲۸	ٹوڑہ	۲۶	۴	۷۵	۳۹	جےپور سے ۴۳ میل جنوب مغرب مین ہے
۲۹	بجرو	۲۶	۲۵	۷۶	۲۷	جےپور سے جنوب مشرق پہاڑ پر قلعہ ہے
۳۰	لامہ کلان	۲۶	۲۰	۷۵	۱۴	راستہ نصیرآباد و گوالیار پر نصیرآباد سے ۴۹ میل مشرق مین شہر پناہ خام ہے
۳۱	چونہہ کاٹرواڑا	۲۶	۳	۷۶	۱۹	ٹونک سے ۲۲ میل جنوب مشرق مین
۳۲	ڈانگر تھل	۲۶	۲۳	۷۵	۵۶	جےپور سے ۳۶ میل جنوب مین ٹونک سے ۱۵ میل شمال مین
۳۳	وریسہ	۲۷	۳۹	۷۵	۵۹	جےپور سے ۵۰ میل شمال مین
۳۴	الشیروده	۲۶	۱۰	۷۶	۱۰	جےپور سے ۶۰ میل جنوب مین بناس ندی کے کنارہ چپ پر واقع ہے بروٹن صاحب لکھتے ہین کہ شہر کی خام فصیل ہے اور اوسکے گرد خندق ہے اندر ٹھاکر کا محل اور قلعہ ہے
۳۵	گھاٹہ	۲۶	۳۸	۷۶	۳۵	جےپور سے ۴۵ میل جنوب مشرق مین
۳۶	جوبنیر	۲۶	۵۶	۷۵	۲۸	راستہ دہلی و نصیرآباد پر نصیرآباد سے ۶۶ میل شمال مشرق مین

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
۳۷	کہیلہ	۲۶	۴۱	۶	۵۵	راستہ آگرہ و نصیر آباد پر ۸۲ میل جنوب مغرب آگرہ سے ؛
۳۸	کہرنی	۲۶	۱۲	۷۶	۲۳	راستہ آگرہ و بوندی پر بوندی سے ۷۰ میل شمال مشرق مین ؛
۳۹	خوشحال گڈہ	۲۶	۳۰	۷۶	۴۷	راستہ آگرہ و مئو پر آگرہ سے ۱۰۹ میل جنوب مغرب ہے دوہرہ فصیل کا خام قلعہ ہے اوسکے گرد عمیق خندق ہے اور مکانات پختہ و سنگین ہین ؛
۴۰	لکوڑہ	۲۶	۲	۷۶	۴	اودیپارہ کے علاقہ مین خوشنما قلعہ اور قصبہ پہاڑ کے جنوب مین واقع ہے کنارہ پر تالاب ہے بوندی سے ۴۰ میل شمال مشرق مین ؛
۴۱	کانوتہ	۲۶	۵۰	۷۶	۳	جے پور سے ۱۱ میل مشرق مین ؛
۴۲	کنواڑہ	۳۵	۴۶	۷۵	۵۰	۸۱ میل جنوب مین جے پور سے ؛
۴۳	لمبیہ	۲۷	۱۹	۷۵	۳۲	جے پور سے ۳۵ میل شمال مغرب مین ؛
۴۴	لواین	۲۶	۴۶	۷۶	۱۶	راستہ آگرہ و نصیر آباد پر ۱۲۱ میل جنوب مغرب آگرہ سے ؛

نمبر	نام قصبہ	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
۴۵	مادہوپورہ	۲۷	۲۶	۷۵	۴۲	راستہ ہانسی ونصیرآباد پر ۱۰۰ میل نصیرآباد سے شمال مشرق مین ؛
۴۶	مادہوپورہ	۲۷	۲۸	۷۵	۳۳	۳۹ میل شمال مغرب جیپور سے ؛
۴۷	مادہوپور	۲۵	۵۶	۷۶	۷۴	۷۹ میل جنوب مشرقی جے پور سے ؛
۴۸	مان پور	۲۶	۵۸	۷۶	۴۴	راستہ اجمیر وآگرہ پر آگرہ سے ۸۷ میل مغرب مین بان گنگا ندی کے کنارہ پر سولہ فیٹ بلند خام فصیل ہے ۸۰۰ گہر ۴۰۰۰ آدمیونکی آبادی ہے ؛
۴۹	علینہ پاڑہ	۲۶	۳۰	۷۶	۴۷	راستہ آگرہ ومئو پر ۱۰۷ میل جنوب مغرب مین آگرہ سے بنہن ندی پر واقع ہے
۵۰	موہن پورہ	۲۶	۵۲	۷۶	۱۰	راستہ آگرہ اجمیر پر ۱۲۸ میل آگرہ سے مغرب مین ؛
۵۱	موضع آباد	۲۶	۴۰	۷۵	۴۵	راستہ آگرہ واجمیر پر اجمیر سے ۸۴ میل مشرق مین ؛
۵۲	نہنجہو	۲۷	۳۴	۷۴	۵۹	اجمیر سے ۸۰ میل شمال مشرق مین ؛
۵۳	نصیردہ	۲۶	۰	۷۵	۳۰	۷۱ میل جنوب مغرب جے پور سے ؛
۵۴	نوائی	۲۶	۲۱	۷۶	۲	جے پور سے ۵۰ میل جنوب مشرق مین

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی — درجہ	عرض بلد شمالی — دقیقہ	طول بلد شرقی — درجہ	طول بلد شرقی — دقیقہ	کیفیت
						یہان سنہ ۱۸۰۴ء مین بغرض فتح رام پورہ کے جنرل لیک صاحب کی فوج کا مقام ہوا تہا کہ اوسمین سے کرنل ڈن صاحب کے دستہ نے رام پورہ پر حملہ کیا تہا ۔
۵۵	پالی	۲۵	۵۰	۷۶	۳۷	جہیل کے کنارہ چپ پر واقع ہے جیپور سے ۸۸ میل جنوب مشرق مین ۔
۵۶	پہاگی	۲۶	۳۴	۷۵	۳۸	راستہ دہلی و نیمچ پر نیمچ سے ۱۸۰ میل شمال و مشرق مین ۔
۵۷	پلودہ	۲۶	۲۷	۷۶	۵۳	آگرہ و کوٹہ کے راستہ پر آگرہ سے ۹۰ میل جنوب مغرب مین دامن کوہ پر ہے ہزار گہر کی آبادی ہے ۔
۵۸	پیپلاسے	۲۶	۲۱	۷۶	۳۵	جے پور سے ۵۵ میل مشرق مین قصبہ کی شہر پناہ اور قلعہ ہے ۔
۵۹	پچیور	۲۶	۳۰	۷۵	۲۶	راستہ آگرہ و نصیر آباد پر نصیر آباد سے ۴۰ میل شمال مشرق مین ۔
۶۰	پنواڑہ	۲۵	۴۸	۷۵	۳۶	۸۱ میل جنوب مغرب جے پور سے ۔
۶۱	رحیم گڈہ	۲۷	۳	۷۶	۵۸	راستہ آگرہ و اجمیر پر آگرہ سے ۷۲ میل

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد شرقی درجہ	طول بلد شرقی دقیقہ	کیفیت
						مغرب مین اس گانو مین دوہرہ مورچون کی فصیل اور چہ برجون کا قلعہ ہے ؛
۶۲	ریوال	۲۶	۴۱	۷۵	۴۵	راستہ دہلی و مئو پر ۱۸۱ میل دہلی سے جنوب مغرب مین ؛
۶۳	روپ گڈھ	۲۷	۲۱	۷۵	۲۲	سجے پور سے ۵۴ میل شمال و مغرب مین
۶۴	سکون	۲۶	۴۲	۷۵	۱۱	سجے پور سے ۹۴ میل جنوب بمغرب مین
۶۵	سرساپ	۲۶	۱۰	۷۶	۱۰	پہاڑ پر قلعہ ہے آگرہ و نیمچ کے راستہ پر آگرہ سے ۱۴۷ میل جنوب مغرب ؛
۶۶	ساور	۲۶	۸	۷۶	۹	آبادان گانو اور پہاڑ پر قلعہ ہے راستہ آگرہ و نیمچ پر ۱۴۷ میل جنوب مغرب آگرہ سے
۶۷	شیرگڈھ	۲۶	۲	۷۶	۳۵	سجے پور سے ۴۷ میل جنوب مشرق مین
۶۸	تہلی	۲۶	۳۵	۷۵	۵۷	سجے پور سے ۲۴ میل جنوب مین ؛
						شیخاواٹی
۶۹	سیکر	۲۷	۳۶	۷۵	۲۰	ایک ریاست کا صدر ہے ٹوڈ صاحب نے راؤ راجہ صاحب سیکر کی آمدنی بقدر آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ کی لکھی ہے

نمبر	نام قصبہ وغیرہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						مگر یہہ اندازہ اونکا صحیح نہین ہے رئیس کی آمدنی چار پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ ہے اور چالیس ہزار روپیہ راج جیپور مین خراج دیتا ہے ۱۸۳۵ع مین انگریزی فوج گئی تب سیکر بلا مقابلہ خالی ہوگیا تہا
۷۰	رانگڈہ	۲۸	۲۹	۷۵	۵	مغربی سرحد شیخاوائی ملحق بیکانیر پر بہت آبادان اور دولتمند ساہوکارون کی بود و باش کا قصبہ ہے اوسکے گرد مضبوط فصیل ہے جے پور سے ۱۰۰ میل شمال مغرب مین ہے
۷۱	فتح پور	۲۷	۵۸	۷۵	۵۸	اس قصبہ کے گرد پست اور نا مضبوط سنگین دیوار ہے مگر قلعہ البتہ مضبوط اور بلند فصیلون کا ہے اوسکے گرد خندق اور ریتی ہے راو راجہ لچہمن سنگہ کے زمانہ مین یہہ قصبہ بہت آباد اور رونق پر تہا مگر اوسکے انتقال کے بعد ویران ہوگیا پانی کہاری ہے اور ۹۰ فیٹ عمق سے کہینچا جاتا ہے

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
۷۲	لچھمن گڈہ	۲۷	۴۸	۷۵	۱۱	خوبصورت قصبہ شہر جے پور کی وضع پر باقاعدہ آباد ہے بلند پہاڑی پر قلعہ ہے سنہ ۱۱۰۴ھ میں راؤ لچھمن سنگہ نے اس قصبہ کو آباد کیا تہا ‬
۷۳	جہونجہنون	۲۸	۵	۷۵	۳۲	خوشنما قصبہ ہے کثرت درختان اور باغوں کی بہت رونق ہے خصوص اسوجہ سے کہ گرد نواح کا ملک خشک و بے برگ جنگل ہے یہہ قصبہ شیخاوت ٹہاکران اولاد ٹہاکر ساڈول سنگہ کا مشترک دار الحکومت ہے ہر ایک ٹہاکر کا علیحدہ مکان بنا ہوا ہے یہان مدت تک انگریزی فوج کی چہاونی رہی تہی اور اب راج جیپور کی نظامت ہے
۷۴	کہیتڑی	۲۸	۰	۷۵	۵۳	ایک ریاست کا صدر ہے کہ وہان کے راجہ کے علاقہ کہیتڑی اور پرگنہ کوٹپوتلی عطیہ لارڈ لیک صاحب کی چہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے ‬
۷۵	سنگہانہ	۲۸	۶	۷۵	۵۶	الفنسٹن صاحب نے لکہا ہے کہ یہہ خوشنما

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						قصبہ سنگین عمارتون کا دامن کوہ پر جسکا ارتفاع ۶۰۰ فیٹ ہے واقع ہے یہان سے جنوب بمغرب مین دو میل فاصلہ پر پہاڑ ہے اوسمین تانبہ کی دہا بکثرت ہے اور دو میل طول مین کانین کہودی جاتی ہین کہنوالون کا پیشہ کہ سب جگہہ وقت طلب ہے یہان بخصوصیت مشکل ہے مفلسی اور بے ہنری کے سبب سے اون کو محنت کا اجر کافی نہین ملتا ہے دہا بہت خفیف یعنی فیصدی دو سے سات مقدار تک نکلتی ہے اور کہنوالی علاوہ چودہ ہزار روپیہ سالانہ خراج مقررہ کی پیداوار کا چہٹا حصہ کہیتڑی کے راجہ کو دیتے ہین کارخانون کے خنگرون کا کہ سالہا سال سے جمع ہوئے ہین ایک علیحدہ پہاڑ سیکڑون فیٹ طول مین اور تیس ۳۰ سے ساٹہہ فیٹ

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		عرض بلد شرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						تک بن گیا ہی علیحدہ پہاڑیون پر چار برج جنین بنے ہوئے ہین ٭
۷۶	کوٹ پوتلی	۲۷	۴۳	۷۶	۱۶	یہہ قصبہ دراصل توراواٹی مین ہے مگر کہیتڑی سے متعلق ہونیکی وجہہ سے شیخاواٹی مین سمجھا جاتا ہے کوٹ یعنی قلعہ اور اوسکے قریب موضع پوتلی ہے دو لفظون سے کوٹ پوتلی مرکب ہوا ہے اونیسوین صدی کے شروع مین یہہ قلعہ بہت مستحکم تہا اور مرہٹے قابض تہے لارڈ لیک صاحب نے اونکو بیدخل کرکے قلعہ مع پرگنہ کے راجہ کہیتڑی کو دیدیا ٭
۷۷	بساؤ	۲۸	۱۴	۷۵	۱۱	جہونجہنون سے ۲۲ میل شمال مغرب مین
۷۸	سورجگڈھ	۲۸	۱۷	۷۵	۴۹	جے پور سے ۹۵ میل شمال مین ٭
۷۹	نول گڈھ	۲۷	۵۱	۷۵	۲۶	آباد ان قصبہ اور پختہ فصیل ہے ٭
۸۰	منڈاوہ	۱۸	۱	۷۵	۱۸	جے پور سے ۱۶ میل شمال مغرب مین ٭
۸۱	کہنڈیلہ	۲۷	۳۴	۷۵	۴۰	راجگان کہنڈیلہ راج جیپور مین سالانہ [illegible] روپیہ خراج دیتے ہین ٭

نمبر	نام قصبہ وغیرہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
۸۲	بہالوٹ	۲۸	۱۰	۷۶	۶	۸۲ میل جنوب بمغرب دہلی سے ؛
۸۳	بگڑ	۲۸	۱۳	۷۵	۳۸	جہونجہنون سے ۱۰ میل شمال مشرق مین
۸۴	بلہرہ	۲۷	۵۳	۷۵	۱۵	پیشتر بڑا قصبہ تہا جہہ گز بلند پختہ فصیلون اور پختہ گہوگس کا قلعہ ہے اوسکے گرد تنگ وعمیق خندق ہے غارتگرون کا مسکن ہونے کے سبب سے ۱۸۳۵ع مین مسمار کیا گیا
۸۵	برائی	۲۷	۵۱	۷۵	۵۱	جہونجہنون سے ۲۵ میل جنوب مشرق مین
۸۶	بسئی	۲۷	۵۸	۲۶	۱	جہونجہنون سے ۲۵ میل جنوب مشرق مین
۸۷	گوہالہ	۲۷	۳۹	۷۵	۴۳	راستہ ہانسی ونصیر آباد پر قصبہ ہے ہانسی سے ۱۲۷ میل جنوب مین ؛
۸۸	گڈھہ	۲۷	۵۰	۷۵	۴۰	جے پور سے ۶۶ میل شمال ومغرب مین ؛
۸۹	لوہسل	۲۷	۲۳	۷۵	۲	اجمیر سے ۷۶ میل شمال مشرق مین ؛
۹۰	ہنڈائی	۲۸	۱۳	۷۶	۳	دہلی سے ۸۰ میل جنوب مشرق مین ؛
۹۱	سندریلہ	۲۸	۸	۷۵	۳۲	جہونجہنون سے ۱۳ میل شمال مین ؛

حصہ دوم

تاریخ قدیم

کچھواہہ نسل کے راجپوتون کو دعوی ہے کہ ہم اجہ رام چندر والی اجودھیا کے دوسرے پسر کش کی اولاد مین سے ہین کش یا اوسکے بیٹے پوتون مین سے کسی نے اپنی موروثی دار الریاست سے نقل وطن کر کے سون ندی کے کنارہ پر روہتاس کا مشہور قلعہ تعمیر کیا تہا اور چند پشتون کے بعد ایک نامور شخص راجہ نل نے ۲۹۵ء مین مغرب کیطرف چلکر نرور مین جسکو قدیم لوگ نشدہ کہتے تہے قلعہ اور سلطنت بنائی بعض یہہ بہی روایت کرتے ہین کہ نرور پہونچنے سے بیشتر اونہون نے لاہار واقع کچھواہا گار اور گوالیار بہی آباد کیے تہے مگر اسکی تصدیق اچہی طرح نہین ہوتی ہے اور زمانہ کے کل راجپوتون کیطرح راجہ نل کی اولاد کے نام بہی پامال پر ختم ہوتے رہے بتیسوین پشت مین سوراسنگہ ہوا اوسکے پسر ڈہولارائے نے موروثی ریاست سے مخروج ہوکر ۹۶۶ء مین ڈہونڈار کا راج قایم کیا ۔

کہتے ہین کہ جب سوراسنگہ رئیس نرور کا انتقال ہوا اوسکے بہائی نے راج چہینکر ڈہولارائے کو اوسکے موروثی حق سے محروم کیا اوسکی والدہ مفلسون کا لباس پہنکر اور لڑکے کو ٹوکرہ مین اپنے سر پر لیکر مغرب کیطرف روانہ ہوئی اور قصبہ کہوگنگ مین جو شہر جے پور کے موقع سے پانچ میل کے اندر تہا اور وسین مینون کی آبادی تہی پہونچی راستہ کی تکان اور اشتہا سے لاچار ہوکر اوس نے ٹوکرہ کو رکہدیا اور جنگلی بیر کہانے لگی یکایک ٹوکری پر نظر پڑی تو دیکہا کہ ایک

سانپ پہن چوڑا ئے ہوئے اوسپر کہڑا ہے خوف زدہ ہوکر شور وغل کرنے لگی
اوسکی آواز سنکر ایک شکونی برہمن آیا اوس نے تشفی کی کہ خوف کی بات ہنیں
ہے بلکہ اس مبارک فال پر خوش ہونیکا موقع ہے کہ یہہ لڑکا بہت صاحب نصیب
ہوگا اوس نے جواب دیا کہ اسوقت تو بہوک کے غلبہ سے جان نکلی جاتی ہے آیندہ
دیکہا چاہیئے کیا ہوگا برہمن کو اوسکے افلاس پر رحم آیا اور اوسکو کہوگنگ کا راستہ
بتلایا کہ وہان تیری حاجت رفع ہوجاویگی وہ لڑکا لیکر اوٹہاکر پہاڑون کے اندر
اوس شہر مین گئی اور مینہ رئیس کی کسی کنیز سے ملکر روٹیون کے عوض مزدوری
کرنیکی التجا کی مینہ کی رانی نے اوسکو کنیزون مین نوکر رکہا ایک روز اوس نے
کہانا پکایا اور مینہ رئیس نے جسکا نام (رالسنی) تہا کہایا تو اوسکو اپنے معمولی کہانے
سے ایسا خوشگوار معلوم ہوا کہ پکانے والی کو طلب کرکے اوسکی کل سرگذشت دریافت
کی اور جب اوسکو اس آفت زدہ عورت کے خاندان کی عظمت کا حال معلوم ہوا
تو اوسکو اپنی بہن اور ڈہولارا ئے کو بہانجہ قرار دیکر بہت عزت و توقیر سے رکہا جب
یہہ لڑکا چودہ برس کا ہوگیا اوسکو کہوگنگ کا خراج ادا کرنیکیواسطے دہلی کو کہ وہان
تور بادشاہ حکمران تہے بہیجا وہان اوسکو پانچ برس رہنے کا اتفاق ہوا اور یہہ
خیال پیدا ہوا کہ مینہ رئیس کی ریاست کو لینا چاہیئے اس باب مین اوس نے مینون
کی ڈہولی سے مشورہ کیا اوس نے صلاح دی کہ دیوالی کے تہوار پر کل مینے
جمع ہوکر ایک تالاب مین غسل کرتے ہین اوسوقت یہہ عمل کرنا چاہیئے چنانچہ
اوس نے ایسا ہی کیا کہ دہلی سے اپنے ہمقوم راجپوتون کا گروہ ہمراہ لاکر جس
تالاب مین مینے نہاتے تہے اوسکو اونکی نعشون سے بہر دیا اور اونکے ساتہ

نمک حرام ڈہولی کو بہی قتل کیا کیونکہ جس نے ایک آقا سے دغا کی اوسپر دوسرا
کیونکر اعتبار کرسکتا تہا کہوگنگ پر قبضہ کرکے وہ دوسہ کو گیا وہان بڈگوجر نسل
کا راجپوت راجہ تہا اوسکی دختر کو اپنے ازدواج مین لانا چاہا اوس لئے کہا
کہ یہہ امر کیونکر ہوسکتا ہے کہ ہم تم دونون سورج بنسی ہین اور ابتک سو پشت کا
تفاوت نہین ہوا ہے مگر جب یقین ہوا کہ بہ تعداد معینہ پشتین گذر گئی ہین شادی
کردی اس بڈگوجر راجہ کے اولاد نتہی اسلئے اوس نے اپنے داماد کو راج کا
اختیار دیا اسطرح اضافہ ملک سے زور پاکر پیروہ قوم کے مینون کو جنکا سردار
راو نہو ماچ کا رئیس تہا فتح کرنا چاہا کہ اسپر بہی کامیاب ہوا اور مقام مفتوحہ جدید
کو اپنی بود و باش کیواسطے بہتر سمجہکر وہان دارالحکومت بنایا اور اپنے بزرگون
کے نام سے ماچ کا نام رامگڈہ رکہا۔

بعد ازان ڈہولا نے مارونی دختر رئیس اجمیر سے شادی کی ایک دفعہ جمواے
دیبی کے مندر سے مع مارونی رانی واپس آتا تہا کہ اثنا راستہ مینون نے
بہ تعداد گیارہ ہزار فراہم ہوکر اوسپر حملہ کیا ڈہولا نے اون سے لڑائی کی اور
اکثر آدمیون کو مارکر خود بہی مارا گیا اور اوسکے ساتہی بہاگ گئے۔

مارونی رانی حاملہ تہی اوس سے بعد وفات ڈہولا راے کن کل پیدا ہوا اس نے
ڈہونڈار کا ملک فتح کیا اور اوسکے بیٹے میدل راؤ نے سوساوت مینون سے
شہر آمیر کہ اون کے سردار بہاٹو راؤ کا دارالریاست تہا فتح کیا آمبا یعنی جگدمبا
کے نام سے آمیر نامزد ہوا ہے اور نا ندلہ مینون کو مغلوب کرکے گتور گہٹی کا
ضلع اپنے ملک مین شامل کیا اور آمیر مین سکونت اختیار کی میدل راؤ کے بعد

ہتون دیو راجہ ہوا اور منل اپنے متقدموں کے مینوں سے لڑتا رہا اوسکے
بعد کونتل مسند نشین ہوا اسکی حکومت شہر کے گرد نواح کے کل پہاڑی قوموں
پر پہیل گئی جسوقت وہ بہٹوار کے چوہان رئیس کی دختر سے شادی کرنیکے
واسطے چلنے لگا اوسکی رعایا مینوں نے پہلی خونریزیوں کو یاد کرکے اور ہر طرف
سے جمع ہوکر اوس سے کہا کہ اگر سرحد سے باہر جاتا ہے تو راج کے نقارہ ونشان
کو ہماری حفاظت مین چھوڑ جا اوس نے انکار کیا اسپر لڑائی ہوئی مینوں نے
شکست کہائی اور اوس کی حکومت ڈہونڈار مین اور بہی استقلال پکڑ گئی۔
کونتل کے بعد پجون ہوا اوسکا نام بہادری مین مشہور ہے اور چند شاعر نے
پرتہی راج راسہ مین اوسکی تعریف لکہکر زندہ دوام کردیا ہے عظمت خاندان
اور پجون کی ذاتی لیاقت سے اوسکی شادی پرتہی راج چوہان شاہنشاہ
دہلی کی ہمشیرہ سے ہوئی پرتہی راج نے ہندوستان کے ایک سو آٹہہ راجگان
کو طلب کیا تہا اون مین پجون کو عمدہ مقام پر جگہہ دی اور اپنی فوج کے ایک گردہ
کا افسر مقرر کیا ایک دفعہ پجون نے جس زمانہ مین سرحد کا حاکم تہا شہاب الدین
غوری کو درخیبر پر شکست دی اور اوسکا غزنین تک تعاقب کیا اوس نے
چندیلہ راجپوتون سے مہابہ فتح کیا اور وہان کا حاکم مقرر ہوا چونسٹہہ رئیسون نے
پرتہی راج شاہ دہلی کو قنوج کے رانی سے اوڑا لیجانے مین مدد دی اونمین
پجون بہی تہا مگر اسی معرکہ مین وہ مارا گیا۔
پجون کے بعد مالیسی ریاست آمیر مین اپنے باپ کا جانشین ہوا اوس نے
بہی اکثر نمایان کام کئے اونمین رُوتتراہی کی فتح تہی کہ منڈو کے رئیس پر

حاصل کی تہی۔
نالیسی کے بعد بجل۔ راج دیو۔ کیتن۔ کونتل۔ جونسی۔ پانچ راجہ ہوئے اونکے
عہد مین کوئی امر قابل تحریر وقوع مین نہ آیا۔ جونسی کے بعد اودے کرن ہوا
اوسکے پسر بالوجی نے باپ کا گہر چہوڑکر امرتسر کے شہر وضلع کو حاصل کیا شیخ جی
جسکی اولاد مین کل شیخاوت ہین اودے کرن کا پوتا تہا سیکرو کہیتڑی دلبا اُو
وغیرہ کے شیخاوتون کے سوائے الور اور راونیارہ سکے نروکہ بہی اونہی کی اولاد
مین شمار کیے جاتے ہین۔
درمیان مین نرسنگ۔ بن بیر۔ اودہارن۔ کہندر سین چار راجہ ہوئے جنکے
زمانہ مین کوئی واقعہ تحریری ظہور پذیر نہوا۔
راجہ پرتہی راج اودے کرن سے پانچوین پشت مین تہا اوسکے سترہ بیٹے ہوئے
اونمین سے بارہ جوان ہوئے تب اوس نے ہر ایک کو علیحدہ جاگیرین دین
کہ وہ جاگیرین بنام بارہ کوٹہری کچہوایون کے نامزد ہین اگرچہ اب کوٹہریان تعداد
مین زیادہ ہین بعض علیحدہ جاگیرین پہلے رئیسون کے وقت سے کوٹہری مشہور
ہوگئی ہین اور بعض کوٹہریان معدوم ہوگئی ہین خود پرتہی راج کا یہہ حال ہے کہ
وہ سندہ ندی کے دہانہ پر دیول کی زیارت کیواسطے گیا تہا اور اوسکو خود
اوسکے پسر بہیم نے جسکا جنون کا سا چہرہ تہا مار ڈالا تہا اس والدکشی کا خوب بدلا
ہوا کہ اسکرن خلف بہیم نے بہائیون کے اغوا سے بہیم کو مار ڈالا اور بطور تنبیہ
تیرتہہ جاترا کو چلا گیا پہر اسکرن نرور مین متبنی ہوگیا پرتہی راج کے بعد بہارمل
اسکے رئیسون مین سے یہی شخص اول تہا جس نے مسلمان بادشاہونکی

اطاعت اختیار کی وہ بابر کا شریک رنج و راحت ہوا اور ہمایون سے پنجہزاری منصب
اور راجہ امیر کا خطاب حاصل کیا الفنسٹن صاحب نے اپنی تاریخ ہندوستان
کی ۴۳۹ صفحہ مین لکھا ہے کہ بہارمل نے اپنی دختر کو اکبر سے منسوب کیا تھا مگر ٹوڈ
صاحب سے اوسکی تصدیق نہین ہوتی ہے بھگوانداس خلف بہارمل نے سلطنت
مین اوس سے زیادہ رسوخ حاصل کیا اوس نے اکبر سے دوستی پیدا کی اور
سلیم عرف جہانگیر شہزادہ سے اپنی دختر کی شادی کی کہ اوس سے بدنصیب
خسرو پیدا ہوا تھا۔

مان سنگہ کہ بھگوانداس کا بھتیجا اور جانشین تھا اکبر کے دربار اور ہندوستان
کی جنگی تاریخ مین بڑا نامور ہوا ہے اوس نے بادشاہ کیطرف سے کل اڑیسہ
فتح کیا اور اس حسن خدمت کے جلدو مین بنگالہ بہار اور دکن کا حاکم مقرر
ہوا اوسی نے ملک آسام کو سلطنت کا خراج گذار کیا اور صوبہ کابل ہوکر وہان
کا انتظام کیا۔

راجہ مانسنگہ کے طریقہ سے ثابت ہوا کہ راجپوت رئیسون کو رفاقت مین رکھکر اکبر
نے اپنی سلطنت کو زبردست کرنا چاہا تھا یہہ امر خالی از شر و خطر نہ تھا اس اختلاط
کیوجہہ سے اونکو کاروبار سلطنت مین ایسا اقتدار ہو گیا تھا کہ اکثر بادشاہ
کے منشار سے خلاف ورزی کرتے تھے خصوص مانسنگہ نے ایسی طاقت حاصل
کی تھی کہ عین عروج سلطنت کے زمانہ مین اکبر کو اوسکے مغلوب کرنیکے واسطے
بجز ناشایستہ تدبیر مروج ممالک ایشیائی یعنی زہر خورانی کے اور کچھہ نہ سوجھا اوسنے
معجون تیار کرائی اوسمین سے کسیقدر مین زہر ملایا مگر مشہور ہے کہ چاہ کن را

چیاہ در پیش جسوقت معجون تقسیم کی مانسنگہ کو خالص دیدی اور زہر آلودہ کو خود کہاکر
مرگیا۔ جس خوف سے عالی حوصلہ شخص مثل اکبر کو ایسی نامعقول حرکت پر آمادہ کیا
تہا یہہ تہا کہ اکبر کے انتقال پر بمقابلہ سلیم یعنی جہانگیر کے مان سنگہ خسرو خلف
جہانگیر اپنے بہانجہ کو تخت نشین کرنا چاہتا تہا چنانچہ اکبر کی حالت نزاع مین مانسنگہ
نے اپنی تجویز کا عمل درآمد شروع کیا بادشاہ نے اوسکو بنگالہ کی صوبہ داری
[illegible] دیا راجہ مان سنگہ اگرچہ ایسا زبردست تہا کہ
بادشاہ کو اوسکے مقابلہ کی ہمت نہوئی مگر وہ علانیہ بغاوت کرنا مقتضائے مصلحت
نہین سمجہتا تہا بتعمیل حکم بنگالہ کو چلا گیا مسلمان مورخ لکہتے ہین کہ راجہ مان سنگہ
سنہ ۱۶۱۵ء مین بنگالہ مین مرگیا اور راجپوتانہ کے ایک مورخ نے لکہا ہے کہ
[illegible] برس بعد خلزیون کے مقابلہ مین میدان جنگ پر مارا گیا تہا۔
مان سنگہ کے بعد اوسکا بیٹا جگت سنگہ اور جگت سنگہ کے بعد مہا سنگہ مسند نشین
ہوئے جگت سنگہ کے دو بیٹے جہو جہار سنگہ کو جہلاے الیسر وده وغیره دیگر
مقامات ملے جگت سنگہ اور مہا سنگہ کی کم حوصلگی سے دربار سلطنت مین روسار
جودہپور کا اقتدار زیادہ ہوگیا۔
[illegible] جنگ آور اور نامور شخص یعنی مرزا راجہ جے سنگہ آمیر کا حکمران
ہوا کہتے ہین کہ اسکی مسند نشینی شاہنشاہ جہانگیر نے اپنی بیگم جودہ بائی دختر راجہ
راے سنگہ والی بیکانیر کی سفارش سے منظور کی تہی جسوقت راجہ محل سرا مین
بادشاہ کو سلام کرنیکو واسطے گیا اور وہان جودہ بائی بہی موجود تہی بادشاہ
نے اوسے جودہ بائی کو سلام کرنیکا حکم دیا کہ اوسی کے ذریعہ سے تمکو مسند حاصل

ہوئی ہے تو اوس سنے بلحاظ رشتہ داری راٹہور وکچہوا یون کے جواب دیا کہ حضور
کے محل سرا کی بیگمات مین سے جس کو آپ فرمادین سلام کرونگا مگر جودہ بائی کو نہین
کر سکتا اسپر جودہ بائی سنے خوش طبع ... منسک کہا کہ ... [illegible]
اسیر کا راج دیدیا ۔

... [illegible] خیر خواہی کی اور مرزا راجہ کا خطاب اور ... ہزاری کا
منصب حاصل کیا اوس سنے سیواجی مرہٹہ کو گرفتار کر کے دربار شاہی ...
تہا مگر جب دیکہا کہ میرے قول مین فرق آتا ہے اوس کی مفروری مین بہی
مددگار ہوا ۔
مگر اس خوش عہدی سے زیادہ اوسکی بدنامی دارا شکوہ کے ساتہہ دغا کرنے سے
ہوئی کہ اس سبب سے وہ مایوس ہو گیا اور اوسکا بیٹا سنہ ... [illegible]
جے سنگہ کے تحت حکومت مین بائیس ہزار راجپوت سوار تہے اور بائیس زبردست
سردار اوسکے محکوم تہے اس سے اوسکو کمال غرور تہا اوسکی عادت ہو گئی تہی
کہ اپنے سرداروں کو جمع کر کے اور دونون ہاتہون مین دو پیالہ لیکر کہتا کہ ایک
دہلی یعنی عالمگیر ہے اور دوسرا ستارہ یعنی سیواجی پہر ایک کو دست چپ سے پہینکر
کہتا کہ ستارہ تو یہہ جاتا ہے اور دہلی میرے دست راست مین جب چاہونگا اسی
طرح اوسکو بہی توڑ دونگا یہہ خبر اورنگ زیب کے کانون بہی پہونچی اوس سنے
اسکے غرور و سرکشی سے رنجیدہ ہو کر اوسکے مارنیکا قصد کیا مدت تک اس کام کا
انجام دینے والا کوئی آدمی نملا آخر کار اوسکے پسر خورد کیرت سنگہ سے یہہ اقرار
کر کے کہ بجائے رام سنگہ پسر کلان کی تجہکو ریاست مین مسند نشین کیا جاویگا انہون

تین زہر دیکر مروا ڈالا مگر ایسے نامعقول بدپرکش سے خلق اللہ کا رضامند ہونا محال
تہا رعیت نے سرکشی کی اور کیرت سنگہ کو قصبہ کامہ حال علاقہ راج بہرت پور مین بود
باش کرنی پڑی کہ اس گناہ کی پاداش مین اوسکی اولاد جا بجاسے دوام استحقاق
مسند نشینی سے محروم ہو گئی ہے رام سنگہ جو مسند نشین ہوا بعطاے منصب چار ہزاری
ملک آسام کی فتح کیواسطے بہیجا گیا اوسکے مرنے پر بشن سنگہ کا منصب سہ ہزاری
رہگیا اور تہوڑے دنون راجہ رہا ۱۶۹۹ء مین سجے سنگہ دوم اورنگ زیب کے
عہد کے چوالیسوین سال مین اور اوسکے انتقال سے چہہ برس پیشتر مسند نشین ہوا
اوس نے دکن مین عمدہ خدمتین کین اور تخت نشینی پر لڑائی ہوئی تب بیدار بخت
خلاف اعظم شاہ کا جو اورنگ زیب کی وفات پر بادشاہ ہو گیا تہا رفیق و خیرخواہ رہا
اونکے ساتہہ ہوکر جون ۱۷۰۷ء مین بمقام دہولپور لڑائی کی کہ اوسکے انجام مین
وے مارے گئے اور شاہ عالم بہادر شاہ تخت نشین ہوا اس مقابلہ آرائی کی علت
مین آمیر ضبط ہوئی اوسپر قبضہ کرنے کیواسطے شاہی حاکم متعین ہوا مگر جے سنگہ
اپنے راج مین دست بقبضہ ہوکر داخل ہوا اور بادشاہی سپاہ کو نکالکر اجیت سنگہ
والی مارواڑ سے بنظر حفاظت باہمی اتفاق پیدا کیا ۔

اگرچہ اپنے چوالیس برس کے عہد مین سجے سنگہ سلطنت کی ہر ایک عزل و نصب و
شورش و فساد مین کہ سلطنت تیموریہ کے زوال پر وقوع مین آئی دست اندازی
کرتا رہا مگر اوسکی سپاہیانہ لیاقت و جوانمردی ایسی نہ تہی جو صدہا سال تک شہرت
و ناموری کے باعث ہوتی بلکہ بخلاف اسکے اوسکو ہمت و جنگجوئی کا وہ جوش
نہ تہا جو راجپوت بہادر کیواسطے ضرور ہے البتہ علم انتظام و سیاست مدنی مین

وہ اپنے زمانہ کا افلاطون تہا اور انہین اوصاف سے اوسکا نام ایسا مشہور
ہوا ہے۔

کتاب کلید رم اور جے سنگہ لوگن اور خود اوسکے مراسلات اسمی روسا ہمزمانہ
سے ثابت ہے کہ راجہ جے سنگہ نہایت مدبر و منتظم و صاحب علم فرمانروا تہا کہ
راجپوتانہ کا کوئی رئیس اوسکا ہمسر نہین ہوسکتا جے پور شہر کو اوس نے آباد
کیا ہے کہ اوسکے نام سے موسوم ہو کر ریاست کا دارالحکومت ہوا کل ہندوستان
مین صرف یہی ایک شہر باقاعدہ آباد ہوا ہے جسکے بازار اور کوچے راست اور
باہم قایم الزاویہ ہین ودیا دہر نامی ایک شخص متوطن بنگالہ نے کہ جے سنگہ کے
دربار مین معزز اور علوم تاریخ و نجوم مین اوسکا مشیر باتدبیر تہا اس شہر کی تجویز
و تعمیر کی تہی اگرچہ راجپوتانہ کے کل رئیس نجوم سے کسیقدر وقوف رکہتے تہے مگر
جے سنگہ نے ایسا کمال حاصل کیا تہا کہ محمد شاہ نے پترہ نجوم کی اصلاح کا کام اوسکو
مفوض کیا اوس نے اپنے ہی آلات کے ذریعہ سے دہلی و جیپور و اوجین و
بنارس و متہرا مین عمدہ مناظر گاہ بنائی اور اون سے ایسے نتایج حاصل ہوئے
کہ بڑے باعلم لوگون کو تعجب ہوا ابتدا مین اوس نے الغ بیگ سمرقندی کے
آلات کا استعمال کیا تہا مگر اون سے اوسکی کاربراری نہوسکی مختلف مقامات کے
مناظرون سے سات برس مین اوس نے نجومی نقشہ تیار کیا جس زمانہ مین وہ
اس نقشہ کی تیاری مین معروف تہا پرتگال کے پادری مینیوول صاحب سے وہان
کی ترقی علم نجوم کا حال سنکر اون کے ساتہہ چند ہنرور شخصون کو ایمنوول بادشاہ
کے دربار مین بہیجا شاہ پرتگال نے زیویہر ڈسیلوہ صاحب کو بہیجا کہ اوس نے

ڈیلاہائر صاحب کا نقشہ راجہ جے سنگہ کو دکہایا راجہ نے اوس نقشہ مین نصف درجہ کی غلطی چاند کی گردش مین اور اوس سے کم دیگر سیارون کی حرکت مین ثابت کی اور یہہ بہی کہ اوسکے بموجب گرہن پندرہ پل یعنی چو تہائی گہڑی پہلے یا پیچہے نکلتا ہے اور جسطرح اوس نے ترکی منجم کے آلات کو ناقص سمجہا تہا اسیطرح ان غلطیون کو بہی نقص آلات اور کم قطر کے دائرون سے منسوب کیا اپنے مختلف مقامات کے مناظرون سے اوس نے نقشہ حرکات اجسام فلکی مرتب کیا اور اوسکا زیچ محمد شاہی نام رکہا اوسکے ذریعہ سے ابتک نجوم کے کل حساب اور ترتیب پترہ ہوتی ہے اور اوس نے تحریر اقلیدس واصول مثلث سطحی وکرّی اور ڈون جان نیپیر صاحب کا لوکارثم ترجمہ کرایا تہا اور باانیہمہ وہ نہایت خداپرست اور ایماندار تہا۔

علاوہ تعمیر مکانات وتیاری آلات استعمال علمی کے اوس نے اکثر ممالک مین مسافرون کے آرام کیواسطے اپنا روپیہ خرچ کرکے کاروان سراے تیار کرائی ہے۔ جب خیال کیا جاتا ہے کہ متواتر جنگ وجدل اور نزاع ومناقشہ درباری مین جوسنگہ نے اپنے پسندیدہ شغل کو چہوڑا اور اون کے بداخلاق ترغیب وتحریک سے گمراہ ہوا اور جس زمانہ مین سلطنت مغلیہ روز بروز معرض زوال مین آتی جاتی تہی اور مرہٹے زور پکڑتے جاتے تہے وہ نہ صرف اپنے طریقہ پر قایم ومستحکم رہا بلکہ اوس نے آمیر کو کل ریاستون سے برتر وبہتر کردیا تو یقین ہوتا ہے کہ اوسکو کمال دانائی اور بیدار مغزی حاصل تہی باوجودیکہ سلطنت مغلیہ کے زایل ہونے کے علامات اوسکو پیشتر سے نظر آگئے تہے اور اوسکے اجزار باقیماندہ سے اپنی ریاست

کو فروغ دینے پر آمادہ تہا تاہم اپنے سرپرست و مربی کے ساتھہ بیوفا نہوا اور
جب وہ سازش ہوئی جسمین فرخ سیر کی سلطنت اور جان دونون جاتی رہین
وہ منجملہ اون چند رئیسون کے تہا جو اوسکے خیرخواہ رہے اور اگر اوسمین ذرہ
بہی نسل تیموریہ کی ہمت و جوانمردی ہوتی تو اوسکا ساتھہ دیتے -
جب سیدونکو جنہون نے اپنے آقا فرخ سیر کو قتل کر کے اقتدار حاصل کیا اور
اونکو منظور نہوا کہ اپنے دشمنون کو بلا ضرورت ترقی دین جے سنگہ بدنصیب بادشاہ
کو اوسکی تقدیر پہ چہوڑکر اپنے موروثی ممالک کو چلا گیا اور وہان مطالعۂ تاریخ
و نجوم کے پسندیدہ شغل مین مصروف ہوا تین برس تک وہ امن و امان سے
اپنے گہر رہا اور جس نزاع کے اخیر مین ۱۷۲۰ء مین محمد شاہ نے اپنے قیدونکو
شکست دی اور سید مارے گئے اوسمین مطلق شریک نہوا مگر انجام کار دسمبر ۱۷۲۱ء
مین طلب ہو کر ممالک آگرہ و مالوہ مین بادشاہ کیطرف سے نایب مقرر ہوا اور
اسی زمانہ مین جب اوسکو کسیقدر فرصت رہی اوس نے وہ نقشہ جات تصنیف
کئے ہین جو تاریخ ہندوستان کی اوس جہل و تاریکی کے عہد مین رونق و فروغ
کے باعث ہین بہر ان حال وہ اپنے قوم کے فوائد اور آمیر کی عزت کے حفظ
و ترقی مین بہی غافل نہ تہا اپنے عہدہ کے رسوخ اور قوت سے اوس نے محصول
جزیہ کو منسوخ کرایا اور جاٹون کی روز افزون طاقت کو جو خصوص آمیر کے
حق مین مضر تہی پست کیا مگر جب ۱۷۳۲ء مین پہر مالوہ کا حاکم ہو گیا اوس نے دیکہا
کہ مرہٹون کی حملہ آوری کو روکنا اور سلطنت کو تباہی سے باز رکہنا عبث و
لاحاصل ہے تو اپنی ریاست کے فائدہ و ترقی مین کوشش کرنا بعید از انصاف

وواجبیت متصور نہوا یہہ تو تحقیق نہین کہ اوسکے اور باجی راؤ کے درمیان کیا
کیا عہد و پیمان ہوئے مگر یہہ ظاہر ہے کہ جے سنگہ کی سفارش وکوشش سے وہ
۱۷۳۴ء مین صوبہ دار مالوہ مقرر ہوا اگرچہ مورخ کہتے ہین کہ اسکا باعث صرف
دونون کی ہم مذہبی تہی مگر غالبًا باعث ترغیب اسکے سواے کچہہ اور بہی ہوگا اس
فعل کی نسبت خود اوسی کے ہموطن کہتے ہین کہ جے سنگہ نے دکہنیون کو ہندوستان
کی کنجی سپرد کردی مگر مرہٹون کے ساتہہ سلوک ہونا اوسکے آقا کے حق مین بہی
مفید پڑا کیونکہ وے اوس ظلم وتعدی سے جو اخیر مین دارالسلطنت تک پہونچ
گیا کچہہ عرصہ تک باز رہے چند سال بعد ۱۷۳۹ء مین نادر شاہ حملہ آور ہوا اور راجپوت
بنظر حفظ فواید خود ایسے معاملہ سے جسمین کسی کی دانشوری کارآمد نہین ہوسکتی
تہی کنارہ کش رہے بادشاہ کی تعظیم وتکریم کرتے رہے مگر ضابطۂ حکومت نے ان
بہادر ارکان سلطنت کو مدت سے نخیر اور بے تعلق کردیا تہا اب راجہ جے سنگہ کے
ایک سو نوگنون مین سے ایک جسمین اوسکی وفاداری کا امتحان ہوا بطور نظیر کے
لکہا جاتا ہے اور اوس سے یہہ بہی ثابت ہوگا کہ اخلاق اور ریاست داری
کی خرابیان جنہون نے راجپوتانہ کے شاہی خاندانون کو رنج پہونچایا ہے کم سے
کم نصف کثیر الازدواجی سے پیدا ہوئی ہین مہاراجہ بشن سنگہ کے دو بیٹے تہے -
اول جے سنگہ - دوم بجے سنگہ کی مان نے جان کا خطرہ سمجہکر بجے سنگہ کو اپنے
پیہر کہیچی واڑہ مین بہیجدیا تہا جب وہ جوان ہوا تو دربار مین بہیجا گیا بذریعہ
تحفہ تحایف خصوص زیور وجواہرات کے جو اوسکی مان نے دے رکہے تہے اوس نے
قمرالدین وزیر سے موافقت پیدا کی اول تو اوس نے صرف پرگنہ بسوہ کہ

راج جیپور کے بہترین پرگنات مین سے ہے لینا چاہا تہا مگر جب یہہ اوسکے بہائی
وآقا جے سنگہ نے دینا منظور کیا تو اپنی مان کی تحریک سے اوس نے اور
بہی ہوس پہیلائی اور ریاست حاصل کرنے کی غرض سے پانچ کروڑ روپیہ اور
پانچہزار سوار کی نوکری دینا منظور کیا بادشاہ نے ضمانت مانگی تو وزیر خود ضامن
ہوگیا اوسکو آمیر ملنے اور جے سنگہ کے بیدخل ہونے کی سند تیار ہوتی تہی کہ
خان دوران خان نے جو جے سنگہ کا پگڑی بدل بہائی تہا کرپارام وکیل
جے پور حاضر باش دربار کو اس حال سے مطلع کیا اوس نے جے سنگہ کو مطلع
کیا خط کے پہونچتے ہی جے پور مین شور ہوگیا اور ہر ایک کو جے سنگہ کی بیدخلی
صریح نظر آنے لگی کیونکہ قمرالدین با اختیار مطلق تہا جے سنگہ نے خط معتمد ناظر کو
حوالہ کیا اوس نے کہا اس معاملہ مین زور کر نہین سکتے دولت سے کاربراری
غیر ممکن ہے پس فقط فریب سے کرنا لازم ہے اور دغا کا علاج صرف دغا سے
ہی ہوسکتا ہے ۔

حسب صلاح ناظر سردارون سے مشورہ کیا موہن سنگہ ناتہاوت رئیس چومون
کہ راج کے موروثی سپہ سالار اور آمیر کے پٹیل ہین اور دیپ سنگہ کہومبانی
بانس کہوہ زور آور سنگہ شیوبرن پوتہ ہمت سنگہ نروکہ کسل سنگہ بہلاروالہ
بہوج راج موضع آباد کا اور فتح سنگہ ماولی کا یہہ سب سردار جمع ہوئے اون
سے کہا کہ تم نے مجہکو آمیر کی گدی پر بٹہایا ہے میرے بہائی کو جو لسوہ لینے پر
رضامند ہے نواب قمرالدین وزیر بہ زبردستی آمیر دیتا ہے اونہون نے کہا
آپ اطمینان رکہین بشرطیکہ آپ اپنے بہائی کو لسوہ دیدین ہم اسکا بندوبست

کر دینگے راجہ نے اوسیوقت لبسوہ کا پٹہ لکہوا کر اور سب طرح مرتب کرکے سردارون کو سپرد کیا اور اپنی طرف سے اونکو مختار کیا - آمیر کے پنچون یعنی سردارون نے بجے سنگہ کے پاس اپنے وکیل بہیجے اوس نے جواب دیا کہ مجہکو بہائی کا اعتبار نہین ہے اسپر اونہون نے اپنے اور کچہوا یون کی بارہ کوٹہری کے ستیارون یعنی کفالت دی اور کہلا بہیجا کہ اگر جے سنگہ اپنے قول پر ثابت قدم نرہیگا تو ہم تمہاری طرف ہون گے اور خود تمکو آمیر کی گدی پر بٹہا دینگے -

اوس نے اونکی ثالثی اور لبسوہ کا عطیہ منظور کیا مگر جب قمر الدین سے یہہ حال کہا گیا اوسکی تسلی نہوئی آخر الامر اوس نے خاندوران خان اور کرپا رام کو متعین کیا کہ اوسکو لبسوہ پر قابض کرا آوین سردارون نے اس غرض سے کہ دونون بہائیون مین سلوک ہو جاوے بجے سنگہ کو ملاقات پر آمادہ کیا مگر اوس نے آمیر جانے سے انکار کیا اسواسطے ملاقات کیواسطے چوسون کا مقام مقرر ہوا اور اخیر مین سانگانیر کہ جے پور سے چہہ میل جنوب مغرب مین ہے قرار پایا بجے سنگہ نے وہان اپنا ڈیرہ کیا جب جے سنگہ بہائی سے ملاقات کرنے کیواسطے چلنے لگا ناظر باجی کیطرف سے پیغام لایا کہ دونون لالجی کی ملاقات اور راضی نامہ مین بہی اپنی آنکہہ سے دیکہون تو کیا ہرج ہے راجہ نے سردارون سے پوچہا اونہون نے کہا کچہہ ہرج نہین ہے -

ناظر نے زنانہ سواری کیواسطے جہاڈول اور تین سو رتہہ تیار کئے مگر بجاے باجی کے سواری کے جہاڈول مین اودگر سین بہاٹی بٹہا اور ایک ایک رتہہ مین دو دو مسلح پوش سوار ہوئے اس دغا سے راجہ اور ناظر کے سواے

کوئی آگاہ نتھا شہر سے سواری روانہ ہوئی راستہ مین جو لوگ ملے اونکو امر رفع نزاع کی خوشی مین فرضی باجی کے ہمراہی زر کثیر بخشتے چلے گئے۔

سانگانیر مین سواری پہونچی دونون بہائی ملاقی ہوئے جے سنگہ نے بسوہ کا پٹہ دیکر براہ محبت کہا کہ اگر تم کو آمیر لینی ہو تو مین اوسکو چھوڑ دونگا اور بسوہ پر قناعت کرونگا بجے سنگہ نے فرط شفقت سے مغلوب ہوکر جواب دیا کہ میری مُراد پوری ہوئی اختتام ملاقات کیوقت ناظر باجی کیطرف سے پیغام لایا کہ اگر سردار علیحدہ ہوجاوین تو مین وہان آکر اپنے بچون کو دیکہون ورنہ وے دونون میرے پاس آجاوین جے سنگہ نے سردارون سے پوچھا کہ جیسا تم کہو ویسا کیا جاوے سردارون نے صلاح دی کہ آپ جاکر باجی سے ملین چنانچہ دونون ہاتھ مین ہاتھ ڈالکر محل کے اندر گئے۔ دروازہ پر پہونچکر جے سنگہ نے اپنی تلوار کمر سے کہولکر ناظر کو سپرد کردی اور کہا کہ یہان اسکی کیا ضرورت ہے بجے سنگہ نے بھی اس نظر سے کہ میری طرف سے اعتبار مین کوتاہی نہو اوسیطرح تلوار کہولکر دیدی ناظر نے دروازہ بند کیا اور اندر قدم رکہتے ہی بجے سنگہ بجاے باجی کے پر محبت آغوش کے بہا ہٹی کے فولادی پنجہ مین گرفتار ہوگیا اوس نے فوراً ہاتھ پانو باندہکر اور رہا ڈول مین رکھکر فرضی زنانہ سواری کو روانہ کیا ایک گہنٹہ بعد جے سنگہ کے پاس خبر پہونچی کہ قیدی بحفاظت تمام پہونچکر محل مین قید کردیا گیا ہے تب وہ اپنے سردارون کے پاس آیا اونہون نے دیکہا کہ صرف راجہ مع چند آدمیون کے آتا ہے ایک دوسرے کیطرف تکنے لگے اور پوچھا بجے سنگہ کیا ہوا راجہ نے جواب دیا ہمارے

پیٹ مین ہے ہم دونون بشن سنگہ کے بیٹے ہین اور مین بڑا ہون اگر تمہاری
یہہ خواہش ہے کہ وہ راج کرے تو مجھکو مار ڈالو اور اوسکو نکال لو مین نے تو
تمہارے واسطے اپنا ایمان کہویا ہے کیونکہ اگر بجے سنگہ حسب ارادہ اپنے
ہمارے اور تمہارے دشمنون کو لے آتا تو تم ضرور مارے جاتے یہہ سنکر سردار
حیرت مین آگئے اور خاموش ہوکر محل سے نکل گئے چہہ ہزار سوار شاہی جو بجے سنگہ
کی حفاظت کیواسطے متعین ہوئے تہے باہر کھڑے تہے اونہون نے پوچہا کہ
بجے سنگہ کہان ہے جے سنگہ نے جواب دیا تمہین کچہہ کام نہین ہے یا تو چلے جاؤ
ورنہ تمہارے گہوڑے مانگ لیے جاوینگے اونکو بجز اسکے کہ چلے جاوین کچہہ
چارہ نہوا مجبور چلے گئے اور اسطرح بجے سنگہ قید ہوگیا جے سنگہ کے اس گن
کی نسبت کہ واقع مین اوگن تہا اہل اخلاق خواہ کچہہ کہین اسمین شک نہین کہ
نہایت عقلمندی سے کیا تہا اور اس حالت مین کہ وزیر سلطنت بجے سنگہ کا
حامی تہا اور وہ پس وپیش جے سنگہ کو خارج کرکے بجے سنگہ کو رئیس کرتا ایسے فریب
وچالاکی کیے بغیر چارہ نہ تہا مثل دارالریاست کے ریاست کی بہی ترقی جے سنگہ
کے ہی عہد مین ہوئی تہی اوس سے پیشتر بجز اوسکے جو رئیس کی ذاتی لیاقت
یا عنایات دربار شاہی سے وقتاً فوقتاً کم وبیش ہوتی تہی ریاست کو کچہہ عظمت
وقوت حاصل نہ تہی اور باوجودیکہ راجگان آمیر کا بابر سے لیکر اورنگزیب
کے وقت تک خاندان شاہی سے بہت ربط وضبط رہا یہون کے بعد کہ
اخیر راجپوت بادشاہ دہلی کا ہم عصر تہا اونکے موروثی ملک مین نہایت خفیف
اضافہ ہوا تہا اور جب تک انتقال اورنگزیب کے بعد سلطنت تباہ ہوکر

اطراف سے منقسم نہوئی آمیر کی ریاست راج کہلانے کے لایق نہوئے اس
انقلاب کے زمانہ مین جے سنگہ کے حاکم آگرہ ہونے سے کہ اوسی صوبہ مین
اوسکے ممالک موروثی داخل تہے وہ اختیار حاصل ہوا جسکے ذریعہ سے اوسنے
اپنی ریاست مین اضافہ کیا اور استحکام دیا جسطرح سے اوس نے دیوتی
اور راجور کی ریاستون کو اپنے ملک مین شامل کیا علی العموم کل راجپوتون
اور خصوص جے سنگہ کے طریقہ کی عمدہ نظیر ہے۔
(راجہ جے سنگہ کے مسند نشین ہونے پر آمیر کے راج مین صرف تین پرگنات
آمیر دیوسہ اور بسوہ تہے مغربی پرگنات ضبط ہوکر اجمیر کے بادشاہی ضلع مین
داخل ہوگئے تہے ٹہاکران شیخاواٹی اپنے مرلی راج سے قوی تر اور خودسر
ہوگئے تہے راج کی حدود یہہ تہین جنوب مین چاٹسو کا تہانہ مغرب مین سانبہر
کا تہانہ شمال مغرب مین ہستنہ کا تہانہ اور مشرق مین دیوسہ اور بسوہ تہے
بارہ کوٹہری بندجاگیرون کے قبضہ مین بہت قلیل ملک تہا اور میواڑ کے
زبردست سردارون سے مغلوب ہو رہے تہے چنانچہ پیشوا سلومر کے سردار
کو رئیس جے پور کے برابر سمجہتا تہا۔)
راجور دیوتی کی قلیل ریاست کا بہت قدیم دارالحکومت تہا وہان کے
حاکم بڈگوجر نسل کے راجپوت تہے کہ نسل کچہوایون کے رام چندر کے دوسرے
پسر لو کی اولاد مین سے تہے راجور کے بڈگوجرون نے بادشاہون کی خوشامد
سے نفرت کرکے زمانہ حال کے راجپوتون مین بہت شہرت حاصل کی تہی اور
جس حالت مین کچہوایون نے بیمنزلت نظیر پیدا کرکے ترقی و اقتدار حاصل

کیا تہا بڈگوجرون نے حفظ عزت مین ساکہہ کرکے دوامی ناموری حاصل کی
جس زمانہ مین راجہ سوائی جے سنگہ بطور صوبہ کے ملکون کی حکومت کرتا تہا بڈگوجر
اپنے مختصر ریاستی سے سلطنت کی نوکری کرتے تہے اور اوس زمانہ مین انوپ شہر
لب دریاے گنگ مین تعین تہے رئیس نوکری پر تہا اوس زمانہ مین اوس کا
چہوٹا بہائی ریاست کا کام کرتا تہا وہ ایک روز سور کے شکار کیواسطے تیار
ہوا اور کہانا جلد تیار ہونے کی تاکید کی اوسکی بہاوج نے طعنہ دیا کہ ایسی
جلدی کرتا ہے کیا راجہ جے سنگہ پر بہالہ ماریگا اس قول نے اوسپر نہایت
تیز اثر کیا کیونکہ ندور سے آنیکے بعد کچہواہون نے اول بڈگوجرون سے دیوسہ
لیا تہا اور نہایت افروختہ ہوکر جواب دیا کہ ٹہاکر جی کی قسم پہلے جے سنگہ کے بہالا
مارونگا جب اکر تمہارے ہاتہہ سے کہانا کہاؤنگا یہہ کہکر اور دس سوار لیکر
راجوڑ سے چلا اور آمیر مین آکر دہولکوٹ کے نیچے ڈیرہ کردیا۔
مدت گذر گئی مگر اوسکا قابو نہ لگا ایک ایک کرکے سب گہوڑے بیچ کہائے اور
سپاہیون کو رخصت کردیا تاہم جہد کرتا رہا اور بجز بہالہ کے سب ہتیار اور
کپڑے بہی فروخت کردئے آخرکار تیسرے فاقہ مین نصف پگڑی بیچکر کہانا کہایا
اوس روز راجہ جے سنگہ سکہاسن مین سوار ہوکر قلعہ سے موڑ کے راستہ
سے نکلے اوس نے بہالا چلایا کہ سکہاسن مین لگا یکبارگی صدہا تلوارین
اوسکے قتل پر برہنہ ہوئین مگر راجہ نے حکم دیا کہ اسے زندہ گرفتار کرو اور
آمیر کو لیچلو وہان اوس سے پوچہا گیا تو کون ہے تو اوس نے بےباکانہ کہا کہ
مین دیوتی کا راجپوت ہون بہاوج کے طعنہ پر تمہاری ہلاکت کیواسطے بہالا

چلا یا تہا اگر چار روز کے فاقہ سے نہوتا تو بہالا ضرور کارگر ہوتا جے سنگہ
نے شاہانہ بردباری سے اوسکو رہا کیا اور گہوڑا اور خلعت دیکر اور پچاس
سوار ساتہہ دیکر راجور کو بہیجدیا جب وس نے جاکر اپنی بہاوج سے سرگذشت
بیان کی اوس نے کہا غضب کیا زہری سانپ کو زخمی کردیا
اور راجور کی ریاست کو پانی دیدیا اوسکو معلوم تہا کہ جے سنگہ کو صرف حیلہ
چاہیے سو ہوگیا بڑے بوڑہون کی صلاح سے عورت بچون کو انوپ شہر بہیجا
اور دیوتی اور راجور کے قلعجات مقابلہ کیواسطے تیار ہوئی۔
تیسرے روز جے سنگہ نے سردارون کا جلسہ کرکے دیوتی کے فتح کا بیڑہ رکہا
مگر موہن سنگہ چوہون کے سردار نے صلاح دی کہ اس ارادہ مین بڑا خطرہ
ہے کیونکہ بڑگوجر راجہ کی بادشاہی دربار مین بہت قدر و منزلت ہے اور
اسکے سواے وہ اپنی فوج سے نوکری کرتا ہے آمیر کے اول سردار کی اس
راے نے سب سردارونکو ڈرادیا اس مہم کے قبول کرنیکی کسیکو ہمت
نہوئی ایک مہینے بعد پہر حملۂ دیوتی کی تدبیر پیش ہوئی مگر کوٹہری بند دشمن سے
کسی کی تاب نہ تہی کہ اپنے سرگروہ کے خلاف عمل کرے آخر کار فتح سنگہ بنبیر پوتہ
نے کہ ڈیڑہ سو ٹہاکرونکا افسر تہا بیڑہ اوٹہایا اور اوسکے تحت مین جانیکے
واسطے پانچہزار سوارونکی تیاری کا حکم ہوا یہہ خبر سنکر کہ بڑگوجر گنگور منانی کیواسطے
راجور سے جاتا ہے وہ بہی روانہ ہوا اور قاصد کی زبانی کہلا بہیجا کہ فتح سنگہ
بنبیر پوتہ نے سلام کہا ہے اور خود بہی آتا ہے نوجوان بڑگوجر نے کہ لڑائی
سے بالکل بے خبر اور تہوار کی خوشی مین مصروف تہا قاصد کو مروا ڈالا

اور فوج کے پہونچتے ہی مرمار کر خود بہی قتل ہوا راجور کی رانی کہ چوہون کے
پچھوایہ سردار کی ہمشیرہ تہی اونہین ایام مین وضع حمل کرنیوالی تہی وہ فتح سنگہ
سے مخاطب ہوکر کہنے لگی بہائی مجھکو میری کوکہہ کا دان دے یعنی جو شئے میری
رحم مین ہے اوسکو بخش —
ہنوز اوس نے جواب ندیا تہا کہ رانی نے یاد کیا کہ یہہ سب فساد میری ہی
بدزبانی سے برپا ہوا ہے ایسی پر شر حیات کو طوالت دینا اور آیندہ کیواسطے
مایۂ نزاع پیدا کرنا عبث ہے یہہ کہکر اور اپنے ہاتہہ سے چہاتی مین خنجر مارکر
مرگئی فتح مند لوگ مقتول بڈگوجرون کے سرون کو رومال مین انکا بند سے باندہکر
واپس پہرے جے سنگہ نے اونمین سے اپنے قاتل کا سر روبرو طلب کیا
موہن سنگہ نے جسوقت اپنے رشتہ دار کا سر دیکہا اوسکی آنکہون سے آنسو
ٹپکنے لگے جے سنگہ نے اوسکی صلاح کو جس سے یہہ انتقال ایک مہینے موقوف
رہا تہا یاد کرکے اوس سے کہا کہ جس روز میرے قتل کے اقدام مین بہالا
چلا تہا تمہاری آنکہہ سے ایک بہی آنسو نہ نکلا یہہ کہکر جیوہون ضبط کیا اور
اوسکو ڈہونڈار سے نکالدیا اوس نے رانا اودے پور کے پاس جاکر پناہ
لی اسطرح جے سنگہ نے دیوتی اور راجور سے بڈگوجرون کو بیدخل کیا
اور اونکے ملک پر قبضہ کیا کل ملک جو اب الور کی ریاست مین داخل ہے اونہین
کے قبضہ مین تہا راجور بہت قدیم مقام اور بڈگوجرون کا دارالحکومت ہے
چند بہاٹ نے اوسکا حال بہت لکہا ہے اور یہہ تہی راج کی لڑائیون مین
بڈگوجرون کا بہت ذکر ہے —

جے سنگہ کے عیبون مین سے ایک شرابخواری تھی کہ اوسکے مورخ نے اکثر
مقامات پر اوسکی ہوشیاری اور بیہوشی کی حالتون کا بیان کیا ہے اور
ایک دفعہ نشہ کی حالت مین وکیل بیکانیر اور بخت سنگہ راجہ ناگور کی تحریک سے
ابہی سنگہ والی مارواڑ سے نا اتفاقی پیدا کر کے اور جودہ پور پر فوج کشی
کر کے شکست فاش کہائی۔

تاہم باوصف کئی عیبون کے جے سنگہ کا نام ہمیشہ بڑی شہرت و ناموری
سے یاد رہیگا۔

جے سنگہ کے وقت تک آمیر کا محل کہ مان سنگہ کا تعمیر کرایا ہوا اور جے پور کے
اکثر باشندون کے مکانات سے کمتر ہے راجونکی بود و باش کا مکان تہا۔
مرزا راجہ نے چند مکانات کا اضافہ کیا تہا مگر وہ بہت خفیف تہا سوای جے سنگہ
نے بود و باش کچہوایون کے مکان کو ایسا عمدہ تعمیر کرایا کہ اوسکی بلندی آفا
اودے پور کے محلون کی سی شہرت ہو گئی ۱۷۲۸ء مین اوس نے شہر جے پور
کی آبادی شروع کی تہی اوس زمانہ مین راجہ مل مصاحب کرپارام وکیل دہلی
ہد سنگہ کہو میانی وکیل آرد دینی لشکر دکن سب بہت ہوشیار اور مستعد اہلکا
تہے۔ انتظام مصارف شادی کے عمدہ قوانین جو بنظر انسداد جرایم دختر کشی
و ستی جہاراجہ سوائی جے سنگہ نے کل راجپوتانہ مین جاری کرنے کیواسطے
ترتیب دئے تہے برآمد ہو کر از سر نو جاری کئے جاوین تو مناسب ہے کہ اونمین
دہرم شاستر کے عمدہ قول مضمون تو ہین وا متناع ان جرایم قبیح کے منتخب کر کے
جمع کئے گئے ہین کہ باشندگان ملک کے دلون پر بجائے صرف حکم سرکار کے

بوجہ تعلق مذہبی زیادہ استحکام و تیزی سے اثر پذیر ہوسکتے ہین مثل دیگر ہنود کے جوسنگہ کو کچھہ مذہبی تعصب نہ تہا برہمن و مسلمان و جینیون پر اوسکی یکسان مہربانی تہی بلکہ فضیلت علمی کے سبب سے اوسکو جینیون سے بہت انس تہا اور اونکی تاریخ و عقائد مذہبی سے واقفیت کامل رکہتا تہا بدیا دہر جو تحققات نجوم مین اوسکا بڑا مشیر تہا اور جسکی تجویز سے شہر جے پور آباد ہوا ہے جین مذہب رکہتا تہا کہتے ہین کہ وہ ہیا چاریہ نہروالہ سِدہ راج جے سنگہ کے وزیر اور گوروکے چیلون مین سے تہا۔

راجہ جے سنگہ کی بیہودگی یہہ تہی کہ باوجودیکہ اوسکو شاستر سے معلوم ہوگیا تہا کہ جتنیے پانڈوکے وقت سے جے چند اخیر راجہ قنوج تک جس کسی نے ارادہ کیا وہی مرگیا اوس نے اسّو میدجگ کرنا چاہا تہا یہہ گویا فرمانروائی عالم کا دعوی تہا اگرچہ شاید اسوجہہ سے کہ اوسکو دہلی کے دربار مین رسوخ حال تہا دریاے گنگ کے کنارہ پر اوسکا گہوڑا پہرا کرتا کوئی مزاحم نہین ہوسکتا لیکن اگر جنگل کیطرف چلاجاتا تو راٹہوروں کے طویلہ مین باندہ دیاجاتا یا اگرچراگاہ لب دریاے چمبل پر چلاجاتا تو باوصف خطرۂ جان اورگدہی کے اوسکو ہاڑا پکڑ لیتے پس اوسکا یہہ ارادہ صریح خام خیالی تہی البتہ جگ شالا کا مکان بہت عمدہ تیار ہوا ہے کہ اوسکی چہت اور ستونون پر چاندی کے پترے لگے ہوئے تہے مگر اوسکے فضول خرچ و عیاش نبیرہ جگت سنگہ نے اونکو اوتار لیا اور بجاے اوسکے کچہہ کم قیمت آرائش بہی نکی تاہم یہہ مکان شہر کی عمدہ عمارتون سے ہے۔

راجہ جے سنگہ کو سلطنت سے سوائی کا خطاب ملا تہا کہ اون کے خاندان میں اب تک چلا آتا ہے لفظ سوائی کے معنی تو ظاہر ہین اور غرض اس سے یہہ ہے کہ اہل خطاب اپنے کل ہمعصرون مین سوایا ہے ۔

چوالیس برس حکومت کرکے ۱۶۹۹ء مین سوائی جے سنگہ نے انتقال کیا اوسکی ساتہہ تین رانیان اور چند کنیزین ستی ہوئین اور علم بہی اوسکے جنازہ کے ساتہہ ہندوستان سے اوٹہہ گیا ۔

اس زمانہ مین اودے پور وجے پور وجودہ پور کی تینون ریاستون کے درمیان مسلمان بادشاہون کے خلاف اتفاق ہوا تہا جس حالت مین اونہون نے گجرات کو مارواڑ مین داخل کیا کچھوایون نے گرد لواح کے ملک کو آمیر کے راج مین شامل کیا اور شیخاواٹی کے خود سر رئیسون کو مغلوب کرکے اپنا خراج گذار بنایا اور ہر طرح ریاست کو رونق وترقی دی جب ایشری سنگہ مسند نشین ہوا ریاست محدود اور وسیع تہے خزانہ مالا مال تہا اہلکار و خمین بہت زیرک وسنجیدہ ودانا آدمی جمع تہے اور فوج آراستہ وزبردست تہی مگر فتنہ وفساد کی بنا رجو باعث خرابی راج اور تباہی رعایا ہوئی پیشتر سے قایم ہو چکی تہی یعنی راجپوتانہ کی تینون بڑی ریاستون کے درمیان مسلمانون کے مقابلہ کیواسطے عہدنامہ ہوا تہا وسمین اس غرض سے کہ بادشاہان اہل اسلام کے ساتہہ رشتہ داری کرلنے سے روساء جے پور وجودہ پور کے خاندان کی اودے پور سے رشتہ داری متروک ہوگئی تہی از سر نو جاری ہوجاوے منجانب روساء جے پور وجودہ پور یہہ شرط بہی قرار پائی تہی کہ رئیس اودے پور

کی دختر سے جو لڑکا پیدا ہو با وصف موجودگی پسر کلان کسی اور رانی کے راج کا وارث ہووے راجہ سوائی جے سنگہ نے اس عہدنامہ کے استحکام و عمل درآمد کیواسطے رئیس اودے پور کی دختر سے شادی کی حالانکہ اوسکا بیٹا ایشری سنگہ اس شادی سے پہلے جوان ہو گیا تہا مگر اس شادی کے بعد یا شاید اودیپور والی رانی سے مادہو سنگہ پیدا ہونیکے بعد اوس نے اس تعہد کے خلاف انصاف و مصلحت ہونے سے آگاہ اور اپنے فعل سے پشیمان ہو کر اوسکے نتایج بد کے انسداد کی تدبیر کی یعنی ایشری سنگہ پسر کلان کی شادی دختر رئیس سلومر کے ساتہ کر دی کہ وہ رئیس راج اودے پور کا زبردست سردار اور وہان کی فوج کا موروثی سپہ سالار ہے اور بعدہ ان حال مادہو سنگہ کو چار پرگنات ٹونک و رامپورہ و پہاگی و مالپورہ دیکر علیحدہ جائداد مقرر کر دی بلکہ بالعوض پرگنات رام پورہ و بہان پورہ کہ اوسکو راج اودے پور سے ملے تہے بجمعیت ایکہزار سوار اور دو ہزار پیادون کے اوس راج مین بطور جاگیر دار نوکری کرنیکی اجازت دی تہی ۔

غرض ایشری سنگہ کے مسند نشین ہونے پر حسب شرایط عہدنامہ مادہو سنگہ دعویدار راج ہوا ایشری سنگہ نے اپنی مدد پر سیندہیہ کو بلایا اور رہارانا اودے پور اپنے نواسہ کا مددگار ہو کر اوسکے ساتہ بذات خود حملہ آور ہوا راج محل کے مقام پر لڑائی ہوئی مگر اس سبب سے کہ اودے پور کی فوج راو سلومر کی محکوم تہی اور وہ بخلاف خواہش اپنے آقا کے بپاس دامادی ایشری سنگہ کا خیرخواہ تہا سیسودیون نے عمداً گریز کیا اور رہارانا صاحب شکست فاش کہا کر

مفرور ہوئے اس فتح سے ایشری سنگہ کا حوصلہ بڑہ گیا اور اوس نے بانتا قد سینیدہیہ کے کوٹہ و بوندی کے ہاڑون پر جو اوسکے مخالف کے شریک حال تھے حملہ کیا کوٹہ کا محاصرہ ہوا ہاڑون نے کمال تہوری سے مقابلہ کیا کہ اس لڑائی مین آپاجی سینیدہیہ کا ایک ہاتہہ ٹوٹ گیا اور طرفین کا بہت نقصان ہوا مہارانا نے اپنے سردارون کے خلاف ورزی سے از حد ناراض ہوکر ملہار راؤ ہلکر کی فوج نوکر رکہی اور چہہ محالات مقبوضہ مادہوسنگہ اور چونسٹہہ لاکہہ روپیہ نقد دینا کرکے اخراج ایشری سنگہ کیواسطے جے پور پر تعین کی ایشری سنگہ آرام طلب اور ضعیف الطبع تہا ہلکر کے مقابلہ کی تاب نہ لاسکا اور ہتک آیندہ سے بچنے کیواسطے زہر کہاکر مرگیا اسطرح تہوڑے سے زہر نے مادہوسنگہ کو جے پور کی گدی اور ہلکر کو چونسٹہہ لاکہہ روپیہ اور عمدہ محالات دلوائے اور ہزارون مخلوق خدا کی جانین بچادین۔

مادہوسنگہ نے حکمران ہوکر کمال ہوشیاری ولیاقت ظاہر کی اور اگرچہ اپنے تعہدات زر نقد و ممالک سے منحرف نہوا مگر مرہٹون کو اچہی طرح ثابت کردیا کہ اس راج مین آیندہ کو مداخلت نکرنے پاوینگے اور اگر ہر تپور کے زبردست مہاراجہ سے نا اتفاقی ہوکر اوسکے راج مین خلل و ضعف واقع نہوا ہوتا اور اوسکی عمر نے بہی وفا کی ہوتی تو غالب ہے کہ وہ راٹہوروں سے ملکر مرہٹون کو بالکل مغلوب کرلیتا۔

بہرت پور مین مادہوسنگہ کے ہمزمانہ مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب تہے اس راج کی روز افزون ترقی سے جے پور کے رئیس اور سردارون کو گونہ حسد تہا مہاراجہ

جواہر سنگھ سنہ ۱۱۸۲ ہجری مین مع لشکر عظیم جے پور کے علاقہ مین ہوکر پشکر اشنان
کیواسطے گئے اور وہان مہاراجہ بجے سنگھ والی مارواڑ سے بہ تبادلۂ دستار
رابطۂ اتفاق و اتحاد مستحکم کیا یہہ امر باشتعالک ہرسہاے و گورسہاے مشیران
ریاست مہاراجہ مادہو سنگھ والی جے پور کو ناگوار ہوا کہ اونکی صلاح سے اوسنے
ایک خط بامتناع معاودت براستہ واقع ریاست خود بہیجا اور ہمدران حال دلاوران
ریاست کو مقابلہ کیواسطے جمع کیا مہاراجہ جواہر سنگھ نے والی جے پور کی اس
تحریر کو بیوجہہ اور بے معنی تہی لحاظ نکرکے اوسی راستہ سے مراجعت کی
اثناے راہ جے پور کی فوج سد راہ ہوئی اور بمقام ماؤنڈہ دونون افواج مین
سخت مجادلہ و خونریزی وقوع مین آئی مہاراجہ جواہر سنگھ باوصف نقصان
کثیر لازمان وفادار کی صحت و سلامتی سے داخل بہرت پور ہوئے مگر راج جیپور
یہان عنقریب کل نامی سردارون کے مارے جانے سے تباہ و برباد ہوگیا
ماچہڑی یعنی الور کی علیحدہ ریاست ہونیکا باعث بہی یہی لڑائی تہی راو پرتاب سنگھ
نروکہ والے ماچہڑی کو مادہو سنگھ نے کسی قصور پر ناراض ہوکر علیحدہ کردیا
تہا اوسنے جاکر بہرت پور مین مہاراجہ جواہر سنگھ کے پاس پناہ لی اور وہان
سے اوسکی جاگیر مقرر ہوگئی پرتاب سنگھ کے خانگی دیوان اور وکیل خوشحالی رام
اور نند رام تہے کہ اوسکی طرف سے دربار مین حاضر رہا کرتے تہے اوسکے
مخروج ہونے پر وے بہی اوسکے ساتہہ بہرت پور مین آکر پناہ پذیر ہوئے
جب مہاراجہ جواہر سنگھ کا ارادہ علاقہ جے پور مین ہوکر پشکر جانیکا ہوا پرتاب سنگھ
باوصف اس پناہ دہی اور مہمان نوازی کے یا تو بغرض حصول رضامندی

اپنے آقا رکے یا صرف اپنی قوم کی حمایت اور طرفداری کے جوش سے بہرتپور چہوڑکر آمیر کو چلا گیا اور بشمول دیگر کچہوایون کے بہرتپور والون سے برسر مقابلہ ہوا اس خیرخواہی کے عوض مین مادہوسنگہ نے اوسکا قصور معاف کردیا اور ماچہڑی کی جاگیر بدستور دیگر مورد عنایت کیا۔

اس لڑائی سے چار روز بعد سترہ برس راج کرکے مادہوسنگہ نے بعارضہ سہال انتقال کیا اگر وہ زندہ رہتا تو یقین ہے جو نقصان اوسکی سند نشینی اور بہرتپور کی لڑائی سے اس راج کو ہوا تہا اوسکا خاطر خواہ تلافی کرتا مگر اوسکے جانشین پسر کی نابالغی اور اوسکے لابدی نتایج سے کچہوایون کی طاقت اور جے پور کی رونق وبہبودی مین زوال آگیا مادہوسنگہ نے چند شہر آباد کئے تہے منجملہ اون کے مادہوپورہ جو اوسی کے نام سے مشہور ہے اور پہاڑون کے قلب مین مضبوط مقام پر قلعہ رنتہمبور کے قریب واقع ہے بڑی تجارت گاہ اور وسعت مین شہر جے پور سے دوم درجہ پر ہے۔

مادہوسنگہ کے بعد پرتہی سنگہ دوم راجہ ہوا وہ صغیرسن تہا اسواسطے اوسکے چہوٹے بہائی پرتاب سنگہ کی والدہ منتظم ومحافظ ہوئی یہہ چونداوتنی رانی بہت اولی العزم اور بلند ہمت تہی مگر اوسکی فیروز نامی فیلبان پر بہت مہربانی تہی اوسکو پنچایت سرداران راج مین مقرر کیا اس سبب سے سرداران راج ناراض ہوکر اپنی اپنی جاگیرون کو چلے گئے رانی نے بلا امداد سرداران اجراء کار ریاست کرنا چاہا اور اس غرض سے امباجی نامی پردیسی کے تحت مین فوج نوکر رکہکر اوسکی معرفت ملک کی جمع وصول کی اس زمانہ مین آڑہت رام دیوان اور خوشحالی رام

بوہرہ مصاحب تہے اگرچہ یہہ دونون شخص بہت ہوشیار تہے مگر فیلبان رانی صاحبہ
کے مزاج پر ایسا حاوی تہا کہ اوسکے روبرو کسی کی پیش نہین جاتی تہی نو برس کے
عرصہ مین بہت ابتری رہی کہ آخرکار پرتہی سنگہ گہوڑے سے گرکر مرگیا اوسکے
انتقال پر یہہ بہی شبہ ہوا کہ رانی نے اپنے بیٹے پرتاب سنگہ کیواسطے گدی خالی
کرانے کی غرض سے اوسے زہر دلواکر مارا ہے اوس روز کے غم آلودہ واقعات
رانی کی نیکنامی کے باعث نہین ہین اسوجہہ سے کہ پرتہی سنگہ کی وفات مین
اوسکی خاص غرض تہی باوصف پٹ رانی ہونیکے اوسکا مختار ریاست ہونا انصاف
ومصلحت کے خلاف تہا پرتہی سنگہ کی باوجودیکہ ہنوز سن تمیز کو نہین پہونچا
تہا اور راجی چونداوتنی جی کے پاس رہا کرتا تہا دو شادیان ہوگئین تہین ایک
بیکانیر مین دوسری کشنگڈہ مین کشنگڈہ والی رانی سے مان سنگہ لڑکا پیدا
ہوگیا تہا اوسکو بخوف ہلاکت اول کشنگڈہ لے گئے اور جب وہان بہی صورت
امن کی نظر نہ آئی تو گوالیار کے لشکر مین بہیجا گیا کہ مہاراجہ سیندہیہ کے ہان سے
پنشن پایا کیا دو تین مرتبہ اوسکی مسندنشینی کا موقع ہوا ایک دفعہ تو صاحب رزیڈنٹ
گوالیار نے بذریعہ مراسلہ ۲۷ - مارچ سنہ ۱۸۱۲ع گورنمنٹ مین سفارش کی تہی دوسری
دفعہ جب سنہ ۱۸۱۰ع مین سرداران جے پور جگت سنگہ کی بدوضعی سے ناراض ہوگئے
اور تیسری دفعہ سنہ ۱۸۱۸ع مین جگت سنگہ کے انتقال پر اخیر موقع تو واقع مین اوسکی
مسندنشینی کے واسطے مناسب تہا اور اوس زمانہ مین سرکار انگریزی حاکم ہوگئی
تہی مگر اوسکا حال یا تو کسی نے مفصل ظاہر نہین کیا یا سمجہہ مین نہ آیا پرتہی سنگہ
کے انتقال پر رانی چونداوت جی نے پرتاب سنگہ کو فوراً مسندنشین کردیا اور

خوشحالی رام خطاب راجہ سے ملقب ہوکر مصاحب ہوا اوس نے اپنے
مخالف فیروز فیلبان کو کمزور کرنا چاہا اور اس غرض سے جو تدبیرین کین اون
سے اوسکے آقا سابق یعنی راو ماچہڑی کو خود اختیاری حاصل ہوئی تراپ سنگہ
کی سند نشینی پہ وہ جے پور سے اپنے وطن کو چلا گیا تہا خوشحالی رام نے
فیروز کی بربادی کیواسطے ریاست مین ہر طرح بدنظمی پیدا کی یہانتک کہ
زمینداروں کو اداے مالگذاری راج سے خفیہ منع کردیا لیکن اگر وہ
بقیہ طاقت سلطنت مغلیہ کو حصول مدعا مین حاصل و مستعمل نکرتا تو شاید یہہ
خفیف تدبیرین کارگر نہوتین اونہین ایام مین افواج شاہی کا سپہ سالار
نجف خان مرہٹون کی مدد سے بہرتپور والون کو آگرہ سے بیدخل کرنیکیواسطے
آیا تہا اور اوس نے زمانہ حکومت مہاراجہ نول سنگہ کے بہرتپور پر بہی حملہ
کیا رئیس ماچہڑی شاہی فوج کی قریب الزوال طاقت سے متوقع حصول مراد
خود ہوکر مع اپنی فوج کے نجف خان کے شامل ہوگیا اس ضرورت کیوقت
شامل ہونے اور بہرتپور کے فتح ہوجانے سے اوسکو بادشاہی سے راو
راجہ کا خطاب اور ماچہڑی کی سند بلا تعارض جے پور حاصل ہوئی خوشحالی رام
جس نے یہہ طریقہ بتلایا تہا اپنے قدیم آقا کی کامیابی سے فیلبان کی بیخ کنی کا
خواہان ہوا جس خیر خواہی سے اوس نے راو ماچہڑی کو رہنمائی کی تہی اوسی
سے مع افواج آمیر شاہی لشکر مین شامل ہونیکا ارادہ کیا رانی صاحبہ نے خوشحالی رام
کی اس تجویز کو پسند کیا مگر بجاے اوسکے فیلبان کو بہیجکر اوسکی اور بہی ترقی
کرنی چاہی اسیطرح فیروز نے سپہ سالار فوج آمیر ہوکر افسر فوج شاہی کے

لشکر مین راؤ راجہ پاچھری سے مساوی درجہ کی ملاقات کی اوس سنے دلین
حسد نامہ ظاہر دوستی کرکے اوسے زہر دیکر مار دیا باتفاق بوہیرہ خوشحالی رام
کاروبار راج مین با اختیار ہوگیا اوسی اثنا مین باجی کا بھی انتقال ہوگیا اور
راجہ پرتاب سنگھ ایسا ہوشیار نہین ہوا تہا کہ بلا اعانت انتظام راج کرسکتا اور
راجہ اور بوہیرہ دونون حریص تہے اونمین بہت جلد نااتفاقی پیدا ہوگئی خوشحالی رام
سنے فوج شاہی کا ایک دستہ بہ افسری ہمدان خان طلب کیا اس پر وہ نزاع و
فساد پیدا ہوئی جنکے سبب سے مرہٹون کی مداخلت ہوئی ایک روز بادشاہی
فوج کو خارج کرنے کیواسطے تعہد ہوتا تہا دوسرے روز فسخ ہوجاتا تہا جب تک پرتاب سنگھ
سن تمیز کو پہونچا یہی حال جاری رہا اوس سنے ہوشیار ہوتے ہی اس قید سے
رہا ہونے مین جہد کیا اور وہ اتفاق پیدا کیا جسکے انجام مین تونگا کی فتح حاصل
ہوئی اور جس سے کچھہ عرصہ کیواسطے کل دشمن یعنی بادشاہی اور مرہٹہ پس پا کئے
گئے ۱۷۸۷ء مین اوس سنے مہاراجہ بجے سنگھ والی مارواڑ کے پاس وکیل بھیجکر
مرہٹون کو نکالنے مین مدد چاہی اوس سنے جے پور کی کل شکایتون کو سہو کرکے
اپنی بہترین فوج بہ تحت سردار ریاہ کہ نہایت وفادار تہا متعین کی اور پرتاب سنگھ
خود اس قوم کے ساتھہ چڑہا بمقام تونگہ کہ لال سوٹ کے قریب ہے اونکا مرہٹون
سے مقابلہ ہوا راٹھور وکچھواہون کی متفق فوج مین اسمعیل بیگ و ہمدانی افسران
فوج شاہی بھی مع اپنے دستون کے شامل ہوئی - ریاہ کے راٹھور نے کمال
بہادری سے حملہ کیا اور سیندھیہ کی فوج کو جسمین ڈیبائنی صاحب کی قواعددان
پلٹن بھی تھی شکست فاش دی سیندھیہ میدان جنگ سے بھاگ کر متھرا کو

گیا اور کئی سال تک اس شکست کے نقصان کی تلافی نہ کرسکا راجپوتون کو
فتح کامل حاصل ہوئی راٹھورون نے دہا بہائی کو بہیجکر اجمیر پر قبضہ کرلیا اور
عہدنامہ خراج گذاری کو منسوخ کردیا جنرل کومٹی ڈبائنی صاحب کو اس شکست
سے بڑی غیرت آئی اوس نے بامداد جوانمردی سیندہیہ کے ایسی قواعددان
فوج تیار کی کہ اوسوقت تک کبہی دیکہنے مین نہ آئی تہی اور راجپوتانہ کو روانہ
ہوئی راٹہورون نے اپنے علاقہ تک پہونچنے اور حملہ کرنیکا انتظار نکرکے اور
بمقام پاٹن واقع توراواٹی کہ جے پور سے شمال مین ہے کچہواہون کے شامل
ہوکر مرہٹون کی فوج محکوم افسران فرانس کا مقابلہ کیا اگر دونون ریاستون
کی فوج اوسی اتفاق واتحاد کے ساتہہ مقابلہ کرتی جیسا لونگہ کی لڑائی
مین رہا تہا تو ممکن نہ تہا کہ مرہٹے بآسانی فتح پاتے مگر ایک خفیف بات پر باہم نزاع
ہوگیا یعنی راٹہورون کے بہاٹ نے ایک کبت اس مضمون کا تصنیف کیا کہ آمیر
کو مفتوح ہونے سے راٹہورون نے بچایا ہے اسکا کچہواہون کو رنج ہوا انہون
نے اپنے ملک مین مداخلت نکرنے کی شرط پر مرہٹون سے خفیہ اقرار کرلیا کہ ہم
لڑائی سے علیحدہ رہینگے اپنی عادت معہودہ کے موافق راٹہورون نے ڈبائنی
کی توپون کی مہریون تک حملہ کیا اور جو مقابل مین آیا اوسکو تہ تیغ کیا مگر بغیر مدد
کے گراپ گولونکی بوچہار سے ہزارون طعمۂ اجل ہوکر مجبور میدان جنگ سے بہاگے
اور اونکو معلوم ہوا کہ اپنی اور پرائی زمین پر لڑنے مین بڑا تفاوت ہوتا ہے
عندالفرار راستہ مین عورتون نے بہی گہوڑے چہین لئے جے پور کے بہاٹون
نے جواب مین اس مضمون کا کبت تصنیف کیا کہ پاٹن کے میدان مین راٹہور

گہوڑا جوڑا پگڑی موچہین اور تلوار چہوڑ کر بہاگ گئے اسکے بعد راٹہوروں نے مقام میڑتہ پر بہی لڑائی کی مگر کامیاب نہوسے ان دونون لڑائیون کے بعد مرہٹون نے جودہپور سے ساٹہہ لاکہہ روپیہ لیا اور جسقدر روپیہ میسر نآیا اوسکے عوض مین مال واسباب فروخت کرایا اور آدمی اول مین رکہے

پرتاب سنگہ کے پچیس برس کے عہد مین اس ریاست پر بڑی آفتین آئین وہ بہادر اور صاحب تمیز رئیس تہا مگر اندرونی نزاع اور اطراف کے غارتگر دشمنون کے مقابلہ مین نہ اوسکی بہادری کام آسکتی تہی اور نہ دانائی ریاست باچہڑی کے علیحدہ ہوجانے سے جےپور پر سخت صدمہ پہونچا اور غارتگرونکو متواتر روپیہ دیا گیا اس سے خزانہ خالی ہوگیا مگر جےپور کے خزانہ مین اس کثرت سے روپیہ تہا کہ باوجودیکہ مادہو سنگہ نے حصول ریاست کے واسطے زرکثیر برباد کیا اور ایام نابالغی پرتہی سنگہ و پرتاب سنگہ مین مصارف عظیم ہوتے رہے ۱۷۸۹ء مین تونگہ کی فتح پر پرتاب سنگہ نے صرف خیرات مین چوبیس لاکہہ روپیہ تقسیم کیا ۱۷۹۱ء مین پاٹن کی لڑائی اور راٹہوروں سے اتحاد فسخ ہونیکے بعد تکاجی ہلکر نے جیپور پر حملہ کیا اور خراج سالانہ جو بعد ازان امیرخان کو اور پہر سرکار انگریزی کو منتقل ہوا مقرر کیا وقت انتقال پرتاب سنگہ یعنی ۱۸۰۳ء سے سیندہیہ کی فوجین بہ تحت ڈیبائنی صاحب جیمز پیرن صاحب و دیگر غارتگرون کے لشکر اس ملک کو متواتر تباہ کرتے رہے اور اکثر اوقات مال مغرورتہ کی تقسیم پر آپسمین فساد کرتے رہے ۱۸۰۳ء مین جگت سنگہ مسندنشین ہوا اور سترہ برس حکمران رہا وہ اپنی قوم اور زمانہ مین سب سے زیادہ عیاش اور بدچلن رئیس ہوا ہے اگر اوسکے

عہد کے واقعات لکھنے کے قابل ہوتے تو اوسکی تاریخ کی ایک علیحدہ جلد ہوتی مگر
وہ ایسے لغو اور فحش ہین کہ اونکے لکھنے مین اپنے وقت کا ضایع کرنا اور ناظرین
کے دلون مین مطالعہ کتاب سے نفرت پیدا کرنا ہے مگر مختصر یہہ ہے کہ اوسکے
عہد مین غیر ریاستون کی حملہ آوری شہرون کا محاصرہ غارتگرون کے تاخت و
تاراج ملک کی خرابی رعایا کی تباہی متواتر جاری رہین رس کپور نامی ایک آدنی
کسبی نے وہ فروغ پایا کہ اوسکے مقابلہ مین عمدہ خاندان کی جو دہی وجیسی مراٹہور
وبہٹیانی رانیان گرد ہوگئین اوسپر یہانتک عنایتین ہوئین کہ اوسکو راج کے
نصف ممالک کی رانی کردی اور راج کا کل سامان بلکہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ کا
کتب خانہ تک نصف اوسکو تقسیم کردیا جے مندر کا خزانہ جسکی حفاظت مین کاکی پوت
کے سینے دل وجان تصدق کرتے تہے مفت فضول خرچی مین تلف کردیا
تجارت مین خلل واقع ہوا زراعت جلد موقوف ہوگئی کسی وزروٹرا رام خیاط مختار ہوا دوسرے روز
کوئی بقال ہوا تیسرے روز برہمن مقرر ہوا اور ہر ایک باری باری سے ناہرگڈہ کے جیلخانے
مین بہیجا جاتا تہا رس کپور کے نام سے سکہ جاری ہوا راجہ کے ساتہہ ہاتہی
پر سوار ہوکر نکلتی تہی سردارون کو حکم تہا کہ مثل رانیون کے اوسکا ادب
اور تعظیم کرین اگرچہ مصر شیو نراین برہمن کہ مصاحب تہا اوسکو بائی جی یعنی
دختر کہکر بولتا تہا مگر چاند سنگہ سردار دونی نے ہر جلسہ مین جسمین وہ کسبی
موجود ہوتی شریک ہونے سے انکار کیا اس علت مین اوسپر دولاکہہ روپیہ
کہ اوسکی چار سال کی آمدنی تہی جرمانہ ہوا سرداران ریاست راجہ اور
اوسکی حکومت سے ایسے تنگ ہوگئے تہے کہ ایک دفعہ اوسکو گدی سے اوتارنیکے

تجویز کی اور اگر رس کپور کو ناہر گڈہ مین قید نہ کر دیا جاتا تو یقین ہے اس تجویز پر ضرور عمل کرتے آخرکار بتاریخ ۲۱- دسمبر ۱۸۱۸ء مین جگت سنگہ نے اپنی منحوس حیات کو اختتام کو پہونچایا اوسکی وفات پر کسیکو افسوس نہوا بلکہ کل راجپوتون نے بالاتفاق کہا کہ آج بیکنٹہہ کا دروازہ کہلا ہے راجہ جگت سنگہ لاولد تہا مسند نشینی کے واسطے کسیکا گود لینا ضرور ہوا اور ریکجدیون مین کوئی ایسا نہ تہا جو بلا اعتراض راجہ ہوسکے اسواسطے لوگون نے موہن سنگہ مخروج رئیس نرور کو کہ سیندہیہ نے نکالدیا تہا راجہ کرنا چاہا اس تجویز کے بانی مبانی موہن ناظر خواجہ سرا اور میگہہ سنگہ کہنگاروت ٹہاکر ڈگی کے تہے مگر سرداران ریاست اور رانیونکو منظور نہوا کیونکہ موہن سنگہ اسکرن خلف بہیم کی اولاد مین سے کہ منجملہ کوٹہریون کے ہے دور کا رشتہ دار تہا اوسکی مسندنشینی خلاف رواج راج اور باعث حق تلفی رئیس ہہلا اور دیگر قریب تر ریکجدیون کے تہی چنانچہ سردارون نے موہن سنگہ کو خارج کرنے کیواسطے فوج کشی کی مگر اوسیوقت بہٹیانی جی نامی ایک رانی نے آٹہہ مہینے کی حاملہ ہونا ظاہر کیا بڑے گہرون کی رانی اور ٹہکرانیون نے جمع ہوکر حمل کی تصدیق کی اور ۲۵- اپریل ۱۸۱۹ء کو مدت معینہ گذر کر لڑکا پیدا ہوا وہ راجہ ہوا اور نزور والہ مفقود الخبر ہوگیا اس راجہ کا نام جے سنگہ سیوم تہا اوس نے بہی ساڑہے سترہ برس کی عمر مین ایک لڑکا مہاراجہ سوائی رام سنگہ صاحب رئیس حال بعمر ۱۷ ماہ چہوڑ کر ۱۸۳۵ء مین انتقال کیا مہاراجہ کی ابتک کوئی اولاد نہین ہوئی ہے اور نہ اونہون نے کسیکو متبنی لیا ہے ــ

راج جے پور کی مسندنشینی کا استحقاق راجاوت نسل مین ہے اگرچہ رئیس حال سے

قریب تر کوئی نہین ہے مگر راجاوتون کا خاندان بڑا ہے اور پسند کرنے کیواسطے اشخاص بکثرت موجود ہین اگرچہ راجاوت کا لقب پرتھی راج کے خلف کلان کی اولاد کو مخصوص ہے اور چھوٹے بیٹون کی اولاد کو ٹھڑی دار ہے مگر بعض اوقات یہہ سب راجاوت کہلاتے ہین راجپوتون مین یہہ رواج ہے کہ اگر چھوٹا لڑکا ایکدفعہ بجاے بڑے کے قابض ریاست ہوجاوے توگو ہمیشہ ایسا نہو مگر عمدًا بڑے کی اولاد ہمیشہ کو اوس سے محروم ہوجاتی ہے اور بڑی اولاد کو عمدًا چھوٹا متبنی نہین لے سکتا ہے بھگوانداس نے جو پرتھی راج سے تیسری پشت مین تھا اپنی حیات مین سب سے چھوٹے بھائی جگت سنگہ کے بیٹے کو گود لیا تھا اور جگت سنگہ سے بڑے بھائی سورسنگہ اور مادہو سنگہ کی اولاد مین سے کسی کو نہین لیا کیونکہ خاندان حکمران سے بڑے درجہ پر ہونیکی وجہہ سے اونکا استحقاق زائل متصور نہوا اس سبب سے سورسنگہ اور مادہو سنگہ کی اولاد راجہ مانسنگہ کی اولاد سے مختلف خاندان سمجھی جاتی ہے اور مان سنگہ نے اپنی جنگی مہمات اور خوش چلنی سے اپنی نسل کو اور بھی فوقیت دی ہے اس سبب سے مانسنگوت کہ اوسکی اولاد کے لوگ کہلاتے ہین مسندجےپور پراورون سے زیادہ استحقاق رکہتے ہین اور کوئی دیگر ہمزمانہ شاخ نہونے کی وجہہ سے یہہ استحقاق بدستور قایم رہا ہے۔

راجہ مانسنگہ سے مہاراجہ رام سنگہ صاحب رئیس حال تک پندرہ پشتین گذری ہین اور راجہ مان سنگہ یا اون کے بیٹے جگت سنگہ کے بعد بجز کیرت سنگہ کامہ والہ کے جس نے اپنے باپ مرزا راجہ کو مارا تھا اور اسوجہہ سے اوسکی اولاد محروم الارث ہے کوئی ہمارے شاخ نہین ہے۔

دہرم شاستر اور رواج راجپوتانہ کے بموجب جے پور کی سندنشینی کیواسطے تمیز ہونیکا حق اول جہلا، والون کو ہے کہ وے جگت سنگہ خلف مان سنگہ کی اولاد مین ہین دوم مانسنگہ کے مساوی الدرجہ سرداران کو ہے جنمین جیندلاے وہمت سنگوتا ڈہوکیہ و بہارمل داخل ہین تیسرے سورسنگہ و مادہوسنگہ کی اولاد بڑی کی اولاد سمجھی جاتی ہے اور پسران پرتھی راج کی اولاد اوس سے بہت دور سمجھی جاتی ہے۔

کرسی نامہ مہاراجہ صاحبان جیپور

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ
ढोलाराय	١	ڈہولارائے	
कनकुल	٢	کنکل	
हनूजी	٣	ہنوجی	
जानरदेव	٤	جانڑدیو	
पचून	٥	پجون	
मालेसी	٦	مالیسی	
विजल	٧	بجل	

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ
राजदेव	٨	راج دیو	
कोलन	٩	کولن	
कुतल	١٠	کوتل	
जोनसी	١١	جونسی	हमीरजी ہمیر جی جسکی اولاد ڈونی کے گوگاوت ہین लखोजी لکھو جی کی اولاد بانسری مین ہے ؛
उदयकरण	١٢	اودے کرن	खम्वानी کہومبانی بانس کہوہ مین
नरसिंघ	١٣	نرسنگہ	वीतलपोता بیتل پوتہ पतिलपोता پتل پوتہ स्योवरणपोता شیوبرن پوتہ نیندڑ مین ہین शेखावत شیخاوت नरूका نروکہ
वनवीर	١٤	بنبیر	
उदयकरन	١٥	اودے کرن	वरनजी برن جی जरोजी جرو جی मलक ملک वेत بیت वरोजी بشرو جی ان سب کی اولاد نمبر پوتہ کہلاتی ہے

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ
चंद्रसेन	۱۶	چندرسین	
पृथीराज	۱۷	پرتہی راج	खुम्बावत کہوبباوت تہار کی
बहारमल	۱۸	بہارمل	पूरणमल پورنمل نبیرٹری भीमजी بہیم جی جسکا بیٹا آسکرن نرور مین تہی ابلی पचानोत پچانوت سرتہانوت सरथानोत سوروہہ مین کہنگاروت ڈگی مین खंगारोत ناتہاوت چوموں وساموہر नाथावत बलभद्रोत روپسنگوت راجاوت रूपसिंगोत بلبہدروت پرتاب جی پرताप سانی رانجی چترہوجوت चतुर्भुजोत کلیانوت कल्यानोत
भगवानदास	۱۹	بہگوانداس	माधोसिंह مادہوسنگ सूरसिंघ سورسنگ जगतसिंह جگت سنگ
मानसिंह	۲۰	مان سنگہ خلف جگت سنگ	अभयराज ابہی راج
जगतसिंह	۲۱	جگت سنگ	भीमसिंह بہیم سنگ अर्जुनसिंह ارجن سنگہ دیمہ शत्रुसिंह ستر سنگہ بہاولی कल्याणसिंह

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ
			کلیان سنگہ چاندلا ہمت سنگہ रहिम्मतसिंह ہمت سنگہ راجاوت
महांसिंह	۲۲	مہاسنگہ	جہوجہار سنگہ जुझारसिंह جہوجہار سنگہ جہلاو
जयसिंह	۲۳	جے سنگہ اول ملقب مرزا راجہ	•
रामसिंह	۲۴	رام سنگہ	کیرت سنگہ कीरतसिंह کیرت سنگہ کامہ والہ
किशनसिंह	۲۵	کشن سنگہ	•
विशनसिंह	۲۶	بشن سنگہ	•
जयसिंह	۲۷	جے سنگہ دوم ملقب سوائی	•
ईश्वरीसिंह	۲۸	ایشری سنگہ خلف جے سنگہ	•
माधोसिंह	۲۹	مادہو سنگہ خلف دوم جے سنگہ	•
पृथीसिंह	۳۰	پرتہی سنگہ خلف مادہو سنگہ	•
परतापसिंह	۳۱	پرتاب سنگہ خلف دوم مادہو سنگہ	•
जगतसिंह	۳۲	جگت سنگہ دوم	•

شیخاواٹی

اب شیخاوتون کے مجمع کا حال لکھا جاتا ہے جو اصل مین راج جے پور سے نکلکر انقضاء مدت اور اتفاقات زمانہ سے راج مذکور کے برابر زبردست اور صاحب حشمت ہوگیا ہے اگرچہ اوسمین نہ کوئی قانون تحریری ہے اور نہ اتفاق واحدیت ہے اور نہ کوئی اوسکا افسر مقبول العموم ہے مگر صرف بسبب شراکت فوائد اور یکسانی حالات ہر ایک جاگیر کے بنا ہوا ہے مگر یہہ بہی متصور نہین ہو سکتا کہ اس مجمع مین صلاح وتدبیرات کا کوئی رشتہ نہین ہے کیونکہ جب کسی معاملہ متعلق ذات خاص یا فواید عام مین خلل واقع ہوتا ہے سرداران شیخاواٹی تدبیر مناسب کرنیکے واسطے اوسمین جمع ہوتے ہین۔

راجہ اودے کرن ۱۳۸۹ع مین آمیر کا حاکم تہا اوسکے پسر سیوم بالوجی کی اولاد شیخاوت ہین کل ملک جو اب شیخاواٹی کہلاتا ہے اوس زمانہ مین چوہان اور تنور راجپوتون مین منقسم تہا اوس سے پیشتر تو اون کے بزرگ دہلی کے بادشاہ تہے مگر اسوقت مین بہی اونہون نے جسقدر مسلمانون کے زور شمشیر سے لابد آئی اوس سے زیادہ کسی کی اطاعت نکی۔

اگرچہ ابتدا مین علاقہ امرتسر کی جایداد بالوجی کو حاصل ہوئی تہی مگر نہ معلوم کس سبب سے اوسکے نبیرہ شیخ جی کی شہرت زیادہ ہوئی اوسکو کم جانتے ہین۔ بالوجی کے تین بیٹے تہے۔

موکلجی ۱ کہیمراج ۲ کہارد ۳

खारद खेमराज

انمین سے اول اپنے باپ کی جا ئیداد امرتسر کا مالک ہوا دوسرے کی اولاد بالا پوٹا مشہور ہوئی کہ اونمین سے ایک کچھوایون کی بارہ کوٹھری مین داخل ہے تیسرے کا بیٹا کوسن تھا اوسکی اولاد کو ھادت کہلاتی ہے اور اب بہت کم ہے ۔
ہوکل جی کے ایک اہل اسلام صاحب کرشمہ فقیر کے معجزہ سے جسکی دعا نے اس لاولد سردار کو اس گروہ عظیم کا کہ راجپوتانہ کے جز و اعظم پر قابض ہے مورث اعلیٰ بنا یا ایک لڑکا پیدا ہوا اس لڑکے کا نام شیخ جی رکھا گیا اس فقیر کا نام شیخ برہان تھا اور وہ اجمیر ول سے چھ میل اور ہوکل جی کے مسکن سے چودہ میل پر ایک مقام پر رہتا تھا چونکہ اوسی زمانہ مین تیمور ہندوستان پر حملہ آور ہوا تھا غالباً یہہ شخص ملانہ تھا کہ جنگجو مگر غیر متعصب راجپوتون کو راہ اسلام پر لانے کیواسطے یہان ٹہیر گیا تھا اس نظر سے کہ اگر یہہ لوگ اسلام قبول نکرینگے تو بھی خاطرداری و مہمان نوازی تو ضرور کرینگے دورہ کرتا ہوا شیخ برہان امرتسر مین بھی پہونچا اور ہوکل جی سے سوال کیا کہ کچھہ ہمارے واسطے بھی ہے اوس نے جوابدیا بابا جی جو آپ چاہین وہی ہے اوس نے صرف ایک پیالہ دودہ مانگا ہوکل جی نے بخوشی دینا کیا شیخاوتون کا اعتقاد ہے کہ شیخ برہان نے خالی بھینس کے تھنون سے بمقدار کثیر دودہ نکالا ہوکل جی کو یقین ہوا کہ وہ اور بھی معجزہ کر سکتا ہے اور اوسکی التجا کی کہ آپ کے ذریعہ سے مین لاولد ہون تھوڑے دنون بعد اوسکے لڑکا ہوا فقیر کی ہدایت کے بموجب اوسکا شیخ جی نام رکھا گیا اوس نے یہہ بھی نصیحت کی تھی کہ لڑکے کو بدہی یعنی ڈورہ پہنایا جاوے جب وہ اوتارے درگاہ کے گنبد سے باندہا جاوے وہ نیلہ کو رتہ لوٹا لی

پہنا کرے سور کا گوشت نکہاوے اور ہر ایک گوشت سے جسمین خون رہے یعنی جو شرعاً ذبح نکیا گیا ہو پرہیز کرے اور ہر ایک شیخاوت کے لڑکا پیدا ہونے پر بکرا حلال کیا جاوے کلمہ پڑہا جاوے اور بکرے کا خون بچہ پہ چہڑکا جاوے اب اگرچہ چارسو برس گذر گئے ہین مگر جو امور موکل جی نے قبول کیئے تہے شیخاوتون مین بدستور جاری ہین جنگلی سور کو جو قدیم سے راجپوتون کی پسندیدہ غذا ہے اور کم سے کم سال بہر مین ایک دفعہ کہانا فرض ہے شیخاوت شکار بہی نہین کرتے ہین اور اگرچہ بدہی کا درگاہ مین لٹکانا چہوٹ گیا ہے مگر اون کے نیچے بدہیان اور نیلہ کورتہ ٹوپی پہنتے ہین علاوہ اسکے زرد نشان پر کہ شیخاوتون کا خاندانی جہنڈا ہے نیلی جہنڈی اور لگتی ہے شیخاوتون کا اعتقاد ہے کہ جنہون نے غفلت یا بعد مسافت یا بے اعتقادی سے بدہی کے درگاہ مین رکہنے مین کوتاہی کی ہے وہ پہلے پہولے نہین ہین اور سب سے زیادہ راجپوتون کی سریع الاعتقادی اور بے تعصبی اس سے عیان ہے کہ باوجودیکہ امرتسر مع دیہات متعلقہ امیر نے ضبط ہو گیا ہے شیخ برہان کی درگاہ اب تک سرنا یعنی جاے پناہ گنہگاران سمجھی جاتی ہے اور اوسکی اولاد کے سو قبیلون کو جو قصبہ ٹاٹہ مین رہتے ہین معافی مل رہی ہے —

شیخ جی نے اپنی موروثی ریاست مین گرد نواح کا ملک فتح کرکے بہت اضافہ کیا اور تین سو ساٹہہ دیہات کو قبضہ مین لیکر اپنی حکومت اور اقتدار کو مستحکم کیا کہ اس سے اوسکے سرپرست والی آمیر کو حسد ہوا وہان سے فوج متعین ہوئی مگر اوس نے پہتنے پٹہانون کی مدد سے اوسکا خوب مقابلہ کیا مگر اوس وقت تک والی آمیر کو اپنا

آقا سمجھتے تھے اور ریاست مین جو جھگڑے پیدا ہوتے تھے بطور خراج دیتے
تھے اسپر نزاع پیدا ہوئی اور شیخاواٹی آمیر کے راج سے علیحدہ ہو گئی اور جب تک
راجہ سوائی جے سنگہ نے سلطنت کا صوبہ ہونیکی رسوخ سے اونکو مطیع و خراج گذار
کیا خود اختیار رہے شیخ کے بعد رائے مل اور رائے مل کے بعد سوجا ہوئے سوجا
کے تین بیٹے ہوئے لون کرن رائیسل گوپال لون کرن موروثی ریاست امرسر
اور اوسکے تین سو ساٹھہ دیہات کا مالک ہوا اور چھوٹے بھائیون کو لانبی اور
جھاڑلی جاگیر مین ملے رائیسل سے شیخاوتون کی ایسی ترقی ہوئی کہ جیسے ذی شعور
و بہادر و صاحب نصیب راجپوتون کی ہونی چاہیے ـ

لون کرن کا دیبی داس نامی بقال کہ یہہ قوم محنتی ہوشیار اور رذکی ہوتی ہے
کا مدار تھا اتفاقاً ایک روز لون کرن اور دیبی داس کے درمیان بحث ہو گئی
دیبی داس کہتا تھا کہ خدا تعالے کی مقدم نعمتین ہوشیاری و خوش نصیبی ہین اور
صرف وراثت سے ہزار درجہ فایق ہین اور لون کرن اوسکے خلاف کہتا تھا یہانتک
طول کھچا کہ لون کرن نے دیبی داس سے کہا کہ لانبی مین رائیسل کے پاس جاکر
اپنی ہوشیاری اور خوش نصیبی کا امتحان کر دیبی داس اسطرح حیلتاً موقوف
ہوکر اور اپنے مال و اسباب و اہل قبیلہ کو لیکر فوراً لانبی کو چلا گیا وہان رائیسل
نے بڑی مہمانداری کی مگر اوسکی جاگیر مین اسکے گذارہ کی گنجایش کہان تھی اور
نہ وہان ممکن تھا کہ وہ اپنے قول کی تصدیق پہونچاوے اوس نے دار السلطنت
کے جانیکا ارادہ کیا اور رائیسل کو بھی اپنے ساتھہ چلنے اور طالع آزمائی کرنے
کی صلاح دی رائیسل بھی بہادر اور بلند ہمت تھا مگر پچیس سوار سے زیادہ جمع نکر سکا

اونہین کو لیکر دہلی پہونچا اوسی زمانہ مین دہلی پر کوئی پٹہان حملہ آور ہوا تہا اور
بادشاہی فوج اوسکے مقابلہ کیواسطے تیار ہو رہی تہی یہہ بہی اوسمین شامل ہوا
لڑائی مین اوسکے ہاتہہ سے دشمن کی فوج کا ایک افسر مارا گیا اس چہپے رستم کی
سبکو تلاش ہوئی مگر وہ عمداً اپنے ہموطنون کے لشکر سے علیحدہ فروکش ہوا تہا
اس بہادر کی تلاش کیواسطے فوج کے کل سردارون کی دعوت ہوئی اور
ہر ایک سردار سپہسالار کے روبرو ہوکر گذرا اوس نے رائیسل کو شناخت کیا اور
شاہنشاہ اکبر کی خدمت مین پیش کیا اوس نے بعطاے خطاب رائیسل درباری
و پرگنات ریواسہ و کانسلی کہ اوسوقت تک چندیلہ راجپوتون کے قبضہ مین تہے
ممتاز کیا اوسکے بہائی لون کرن کو بہت حسد ہوا اور وہ اوسکے جانے پر بہت
ناراض ہوا مگر بادشاہی حکم کے مقابلہ مین اوسکی خفگی کیا پیش جا سکتی تہی یہہ
اوسکی ترقی کا آغاز تہا کیونکہ اوسکو ان پرگنات پر قابض ہو لئے دیر نہوئی تہی
کہ بہنیر کی فوج کشی مین شریک ہونے کیواسطے اوسکو بلایا گیا اس لڑائی کے فتح ہونے
پر اوسکی اور بہی عزت ہوئی کہنڈیلہ اور اودےپور کہ اوسوقت تک نربان
راجپوتون کے قبضہ مین ہے اور ملے اوس نے نربانون کو بیدخل کر کے اپنا قبضہ
کر لیا۔

اسوقت سے کہنڈیلہ شیخاواٹی کا صدر متصور ہونے لگا اور رائیسل کی اولاد کہ
کل جنوبی شیخاواٹی مین ہین رائیسلوت کہلانے لگی تہوڑے دنون بعد رائیسل نے
اودےپور پر بہی قبضہ کیا یہان بہی نربان تہے اور شہر کا نام [illegible] نبی تہا رانا
پرتاب والی میواڑ کے مقابلہ مین شاہی فوج کا افسر مانسنگہ ہوکر گیا تب اوسکے

ساتھ رایمل بھی تھا اوسکے انتقال کا حال کسی تاریخ سے ثابت نہین ہوتا ہے مگر اوسکی تاریخ سے راجپوتون کی بہادری اور روپی داس کے قول کی راستی بخوبی تحقیق ہوتی ہے۔

رایسل کے انتقال پر بہت آراستہ اور مالا مال ریاست تھی اوس نے اپنی سات بیٹون کو جنکی اولاد مختلف نامون سے مشہور رہے حسب تفصیل تقسیم کردی تھی ؎

۱	گردھر	جسکی اولاد گردھر جیکی کہلاتی ہے	کھنڈیلہ اور ریواسہ
۲	لاڈخان	ایضاً لاڈخانی ایضاً	کھاچریاداس
۳	بھوجراج	〃 بھوجانی 〃	اودے پور
۴	ترل راؤ	〃 〃	کانسلی
۵	پرسرام	〃 پرسرام پوتہ	بائی
۶	ہررام	〃 ہررام پوتہ	سوندری
۷	تاج خان	〃 تاج خانی	—

گردھر اپنے باپ کی طاقت اور جوانمردی کا وارث ہوا اوس نے بادشاہ سے راجہ کھنڈیلہ کا خطاب حاصل کیا اُس زمانہ مین سلطنت مین بدنظمی ہوگئی تھی اور سیوات کے باشندون نے بہت سرکشی کی تھی گردھر نے اپنی مختصر مگر جرار فوج سے اونکو شکست دیکر پست کیا مگر اوسکا فروغ زیادہ نرہا ایک اتفاقیہ نزاع سے جمنا مین نہاتا ہوا قتل ہوا۔

اس سردار کے ہمراہیون مین سے ایک شخص آہنگر کی دوکان پر تلوار صیقل کرانے گیا وہان سے کسی مسلمان نے اول اپنی زبان مین اوس سے مذاق کیا اور پھر

آگ کی چنگاری پگڑی مین رکہدی اول تو اوس نے ضبط سے تحمل کیا تا بجدیکہ پگڑی سر پر جلنگی مگر جب اوسکی تلوار تیار ہوگئی ایک ضرب سے سحرہ کا سر تن سے علیحدہ کر دیا وہ امرا سلطنت مین سے کسی کا آدمی تہا وہ مع اپنی کل جمعیت کے فوراً راجہ کہنڈیلہ پر حملہ آور ہوا راجہ مع اپنے ہمراہیون کے جمنا مین نہانے کیواسطے گیا تہا اور برہنہ تن وتہیدست غسل کر رہا تہا مسلمانون نے اوسی مقام پر کل ہمراہی اور خود راجہ کو قتل کیا۔

گردہر کے چند لڑکے تہے اون مین سے دوارکاداس وارث ریاست ہوا اگرچہ رئیس منوہر پور پر اولاد رنمل کے حسد سے مارا گیا بادشاہ نے شکار مین بڑی کوشش کر کے ایک شیر گرفتار کیا تہا رئیس منوہر پور نے کہا کہ میرا بہائی رایسلوت نرسنگہ جی کا اشنٹ رکہتا ہے وہ اس شیر سے لڑ سکتا ہے دوارکاداس اوسکی چالاکی کو سمجہ گیا مگر بخوشی منظور کیا اشنان پوجن سے فارغ ہوکر اور پوجن کا سامان لیکر وہ بےباکانہ شیر کے پاس گیا اور اوسکے چندن کا تلک لگاکر اور مالا پہنا کر حسب قاعدۂ پرستش اوسکو ڈنڈوت کی شیر آہستہ سے اوسکے پاس آیا اور زبان سے اوسکے جسم کو چاٹ کر کہ حیوانات مین محبت کی علامت ہے اوسکو رخصت کر دیا۔

بادشاہ نے اوسکے معجزہ پر نہایت متعجب ہوکر فرمایا کہ جو تیری خواہش ہو مانگ اوس نے عرض کی مین تو آپکے اقبال سے بچ گیا ہون مگر اور کسی شخص کو ایسے کام کا حکم نہوا کرے دوارکاداس اوس زمانہ کے نہایت دلاور شخص خانجہان لودہی کے ہاتہہ سے مارا گیا تہا اور شیخاوتون مین مشہور ہے کہ لودہی بہی اوسکے ہاتہہ سے مارا گیا دونون کے درمیان بڑی دوستی تہی ایکدفعہ خانجہان پر بادشاہ کا

ایسا سخت عتاب ہوا کہ اوس نے دوارکا داس کو اوسکے مارنیکا حکم دیا اوس نے دوستی کے لحاظ سے اوسکو اطلاع دیکر بہاگ جانے کی فہمایش کی مگر لودہی بہاگنے والا نہ تہا بادشاہ کے حکم سے دوارکا داس حملہ آور ہوا باہم مقابلہ ہوا اور ایک دوسرے کے ہاتہہ سے دونون مارے گئے بیر سنگہ دیو جو دکن کی مہم مین مع اپنی فوج کے گیا تہا اور خود فتح کرکے پرناله کا حاکم مقرر ہوا دوارکا داس کا بیٹا تہا کہنڈیلہ کا مورخ لکہتا ہے کہ یہہ شخص خود مختاری سے بادشاہ کی نوکری کرتا تہا مگر اوس زمانہ مین مرزا راجہ جے سنگہ کُل امراء سلطنت اور کل راجپوتون مین سب سے زیادہ زبردست اور ممتاز تہا غالباً یہہ اوس کے تحت مین تہا۔

بیر سنگہ دیو کے سات بیٹے تہے اونمین سے بہادر سنگہ ولیعہد ہوکر کہنڈیلہ مین رہا اور امر سنگہ۔ شیام سنگہ۔ جگدیو۔ بہوپال سنگہ۔ تموکری سنگہ۔ اور بہیم سنگہ کو جاگیرین مل گئین جس زمانہ مین راجہ بیر سنگہ دیو دکن مین تہا اوسکو خبر پہونچی کہ بہادر سنگہ نے راجگی کا خطاب اور اختیارات حاصل کرلئے ہین یہہ سنتے ہی چار سوار لیکر کہنڈیلہ کو روانہ ہوا جب کہنڈیلہ دو کوس رہگیا وہ ایک جاٹنی کے گہر ٹہرا اوسکے ہان کہانا کہاکر آرام کیا اور اوس سے اپنے گہوڑے کی حفاظت کیواسطے کہاکہ کوئی چورا نہ لیجاوے جاٹنی نے تیزی سے جواب دیا کیا بہادر سنگہ حاکم نہین ہے جو کوئی گہوڑا چورا لیجاوے تو جا ہے شاہراہ مین سونا رکہا رہو جا کوئی ہاتہہ نہ لگا سکیگا بیر سنگہ دیو کو اپنے سعادتمند بیٹے کی اداے فرائض حاکمانہ کی تعریف سنکر ایسی خوشی اور طمانینت ہوئی کہ وہان سے ہی دکن کو واپس چلا گیا

اور وہان ہی مرگیا۔
بعدازان بہادرسنگہ راجہ ہوا اور اورنگ زیب کے ساتہہ دکن کی مہم مین فوج لیکر شامل ہوا اپنے ہمنام کسی مسلمان سردار سے اوسکا نزاع ہوگیا اور بادشاہ نے انصاف نکیا اسواسطے چہوڑکر چلا گیا اوسکا منصب دارون مین سے نام کٹ گیا۔ اوسی زمانہ مین ظالم نے ہنود پر محصول جزیہ لگایا تہا اور اون کے مندرون کی مسماری کا حکم دیا تہا اوسکے دشمن کو کہنڈیلہ کا محصول وصول کرنے اور عظیم الشان مندر کو منہدم کرنے کی خدمت مفوض ہوئی مگر بہادر سنگہ اپنے نام کو بٹہ لگاکر بہاگ گیا کل ملک مین مشہور ہوا کہ بہادر سنگہ مفرور ہوا اور ترک مندر شکست کرنے پر آمادہ ہے سجان سنگہ رئیس چاپولی کو کہ بہوجراج خلف دوم رایسل کی اولاد مین سے تہا خبر پہونچی رایسل کیسی بہادری سے اوس نے مندر کو بچانے اور اوسکی حفاظت مین جان دینے کا ارادہ کیا خبر پہونچنے کے وقت وہ مارواڑ کی سرحد پر شادی کرنے کیواسطے گیا تہا اوسکے ہمراہیون نے فہمایش کی کہ یہہ بہادر سنگہ کا کام تہا تمکو اس سے کیا غرض ہے اوس نے بالکل نہ مانا اور جواب دیا کیا مین رایسل کی اولاد مین نہین ہون جو ٹہاکر کے مندر کو توڑنے دون اور اوسکے بچانے مین کوشش نکرون کیا یہہ راجپوتی ہے اسطرح وہ ساٹہہ آدمی لیکر چلا راستہ مین بہادر سنگہ کے آدمی بہی اوس کے شامل ہوئے اور کہنڈیلہ مین داخل ہوئے بادشاہی سپہ سالار نے اس غیر معلوم مقابلہ کی خبر پاکر یا تو بخوف بہادری راجپوتون کے یا اس قلیل جمعیت کی بمقابلہ فوج کثیر پر خوش ہوکر اونمین سے دو آدمیون کو اپنے پاس طلب کیا اور اون سے

کہاکہ اگرچہ بادشاہ کا حکم ہے کہ اس مندر کو زمین سے ہموار کردو لیکن اگر آپ التفات
کرلو تو مندر کے صرف طلائی کلسون کے توڑنے پر قناعت کیجاوے اونہون
نے اس ارادہ سے باز رہنے کی فہمایش کی گر جب وہ نمانا تو ایک نے مٹی کے
ڈہلے اوٹہاکر کہاکہ کلس توڑنا تو مشکل ہے اس ڈہلے کو نہ توڑ سکوگے اوسکی اس
ہمت پر دشمن بہی تعریف کرنے لگا اور دونون کو اپنے لشکر سے رخصت کردیا
اوس زمانہ مین کہنڈیلہ مین قلعہ یا فصیل نہ تہی صرف اثنا راستہ محل واقع بالائی
کوہ ایک دروازہ تہا اور مندر اوس سے ملحق تہا اون مین سے ایک گروہ تو
دروازہ پر بیٹہا اور خود سجانسگہ مع باقیماندہ جمعیت مندر مین مستعد مقابلہ رہا
جب مسلمان حملہ آور ہوئے اول دروازہ والے اور بعد ازان سجان کی جمعیت
برہنہ شمشیرون سے دشمن پر پڑی اور صدہا آدمیون کو مار کر خود بہی طعمہ اجل
ہوئے فوج نے مندر مسمار کردیا اور بت کو شکست کرڈالا اور بجائے اوسکے
اوسی مصالحہ سے مسجد تعمیر کرائی راجپوتانہ مین شاید کوئی ایسی ریاست ہو جسمین
اورنگ زیب کی ظالمانہ مداخلت مذہبی کے خلاف اپنے مندرون کی حفاظت
مین دلیری وہمت سے مر مارکرنیکی روایت جاری نہین ہے اوسوقت سے
کہنڈیلہ مین بادشاہی فوج متعین ہوئی مگر فتح مندون نے قدیم اہلکاران
ملکی ومالی کو بدستور بحال رکہا ۔

بہادر سنگہ اوسی قرب وجوار کے ایک قصبہ مین رہنے لگا اور اپنے دیوان کی
معرفت پیداوار زراعت مین سے فی من اور مال تجارت پر فی روپیہ ایک پیسہ
محصول لیتا رہا کچہہ مدت کے بعد اوسکے مکان سکونت اور باغ واگذاشت ہوئے

اور جب سلطنت مین سید با اختیار ہوئے وہ پھر ملک پر قابض ہو گیا مگر بادشاہی فوج کو رکھہ لیا اور اوسکی تنخواہ ادا کرتا رہا اوسکے تین اولاد کیسری سنگہ فتح سنگہ اور اودے سنگہ ہوئے

کیسری سنگہ نے مثل اپنے باپ کے بادشاہ کی نوکری کرکے جاگیر پر قابض رہنے کی غرض سے اپنے متوسلون کو جمع کیا اور چہوٹے بہائی فتح سنگہ کو ساتھ لیکر لشکر شاہی مین گیا سردار منوہر پور کہ بڑی شاخ مین ہے پہلے سے بادشاہی لشکر مین موجود تہا اور کہنڈیلہ کے تنزل سے اوسکا بہت رسوخ ہو گیا تہا کیسری سنگہ کے پہونچنے سے ناراض ہوا اوس نے فتح سنگہ کو اغوا کرکے اونکے گہر مین نزاع کرا دیا اور کل جایداد کو مساوی حصون مین سے تقسیم کرانے پر آمادہ کیا دیوان نے جب دیکہا کہ آپسمین فساد کرکے بگڑ جاوینگے اونکی والدہ گوڑجی کی معرفت تقسیم جایداد کرائی کل زمین کی پیمایش اور باشندون کی خانہ شماری کل جایداد پانچ حصون مین منقسم ہوئی اون مین سے دو فتح سنگہ کو ملے اور تین راجہ کیسر سنگہ کے پاس رہے قصبہ بہی اسطرح منقسم ہو گیا دونون بہائیون مین آمد و رفت و گفت و شنود نہ رہی کیسری سنگہ نے کاوٹہ کی بود و باش اختیار کی اور جب وہ کہنڈیلہ مین آتا فتح سنگہ چلا جاتا مدت تک یہی حال رہا آخر دیوان نے راجہ کو تحریک دی کہ فتح سنگہ کو مار کر جس تعہد سے شیخاوتون مین منوہر پور والون کا رسوخ ہو گیا ہے اوسکو فتح کرنا چاہیے اور کاوٹہ مین دوستانہ ملاقات مقرر کرکے فتح سنگہ کو بلایا اور مروا ڈالا مگر مفسد دیوان کو بہی وہان ہی سزا مل گئی وقت مقتولی فتح سنگہ تلوار کا پہلہ اونکی گردن مین لگا اور وہ مجروح ہو کر مر گیا۔

کیسری سنگہ کو اپنی کل حکومت اور گیا ہوا ملک ومال از سر نو حاصل کرنے کے بعد
یہہ خیال پیدا ہوا کہ خراج شاہی جو ریواسہ کی بابت خزانہ اجمیر مین اور کہنڈیلہ
بابت نارنول کے خزانہ مین دیا جاتا تہا بند کردیا جاوے سید عبداللہ وزیر
نے اوسکی سزا دہی کیواسطے فوج متعین کی رایسل کی اولاد کے کل ٹہاکرون
نے ٹرک کے مقابلہ کیواسطے فوج جمع کی بلکہ اونکے دشمن رئیس منوہرپور نے
بہی بحمایت قومیہ اپنی فوج بسرورہی دیا بہائی متعین کی اسطرح کیسری سنگہ نے
بجمعیت کثیر قصبہ دیوکی کے پاس بادشاہی فوج کا مقابلہ کیا جسوقت شیخاوتون
کی فتح ہونیوالی تہی منوہرپور والون کو از سر نو حسد و عداوت پیدا ہوئی اور
میدان جنگ مین سے علیحدہ ہوکر بہاگ گئے ہمدران حال کانسلی کا رئیس مارا
گیا اور تکمیل تباہی کیواسطے دانتہ کا لاڈخانی سردار بنظر فوائد خود ریواسہ پر
قابض ہونیکی غرض سے لڑائی سے کنارہ کش ہوا کیسری سنگہ اس خرابی کے
عین وقت مین بہت نا امیدی سے پکارا افسوس اگر فتح سنگہ ہوتا تو وہ اسوقت
نچہوڑتا مگر پہر بہی رایسلوتون کیطرح مرنے پر آمادہ ہوکر لڑتا رہا اودے سنگہ
نے برادر خورد کو میدان جنگ پر طلب کرکے گہر جانیکے واسطے کہا اوس نے
ایسے حکم کی کہ باعث ذلت تہا اطاعت کرنے سے انکار کیا بلکہ کیسری سنگہ کو جانے
کیواسطے کہا اوس نے کہا مجہکو اب زندگی نہین چاہئے میرے نام پر دو داغ
تو پہلے ہی سے لگ رہے اول اپنے بہائی کا قتل کرنا اور بیکانیر کے چارنون کو
شادی کی خیرات نہ دینا اگر یہان سے بہاگونگا تو تیسرا داغ اور لگیگا آخرکار اوسکے
کہنے سے اودے سنگہ چلا گیا اور کیسری سنگہ نے ہرچند اپنے اور اپنے چچا

محکم سنگہ کا گوشت وخون تصدق کرکے دیوی کی پوجا کی مگر کچھہ کارآمد نہوئی شاہی فوج غالب رہی کیسری سنگہ مارا گیا اودے سنگہ کو گرفتار کرکے اجمیر لیگئے وہان تین سال قید رہا اسوقت اودے پور کا نسلی کو سرداروں نے کہنڈیلہ کی فوج کو قتل کرنیکا ارادہ کیا مگر اس خیال سے کہ شاید یہہ امر اودے سنگہ کے حق مین مضر پڑی قبل بجا آوری اپنے ارادہ کے صوبہ دار اجمیر کو مطلع کیا تاکہ اوسکا شبہ اودے سنگہ کی نسبت نہو بعد ازان کہنڈیلہ پر حملہ کیا اور دیوتا تہہ اور تین سو ترکون کو قتل کر ڈالا صوبہ دار نے اودے سنگہ سے صلاح لی اوس نے بشرط رہائی پہر قابض کر دینے کا ارادہ کیا اور اپنی والدہ کو اوّل مین چہوڑ کر رہا ہوا اوس نے اپنے عہد کا وفاداری سے ایفا رکیا صوبہ دار ایسا خوش ہوا کہ نذرانہ لیکر کہنڈیلہ اوسکو دیدیا۔

اودے سنگہ نے اول ہی اپنے بہائیون کو جمع کرکے بالعوض دغابازی کے منوہر پور والہ کو سزا دینا چاہا در بہائی جو مشیر افسر فوج ہوکر آیا تہا پہر متعین ہوا مگر اودے سنگہ کے مقابلہ کی تاب نہ لاکر بہاگ گیا منوہر پور کا محاصرہ ہوگیا اونہون نے جب دیکہا کہ بغیر فریب کے اور کسیطرح چارہ نہین تو کہیجڑولی کے دو ٹہاکران اولاد نونکرن کو جنکی دیپ سنگہ کا نسلی والہ کا مدار راجہ کہنڈیلہ سے عداوت تہی منوہر پور کے شامل کیا اور اون کے زبانی دیپ سنگہ سے کہلا بہیجا کہ منوہر پور کے فتح ہوتے ہی اوسکو کانسلی سے بیدخل کیا جاویگا اس خوف سے جسوقت لڑائی شروع ہوئی کانسلی کا سردار اپنی جاگیر کو بہاگ گیا اودے سنگہ فتح منوہر پور کی قابلیت نہ دیکہکر دیپ سنگہ کا متعاقب ہوا دیپ سنگہ اوسکے مقابلہ کی تاب نہ لاکر

جے پور مین پناہ پذیر ہوا اور منوہر پور محفوظ رہ کر کانسلی معرض زوال مین آئی آمیر مین اوس زمانہ مین سوائی جے سنگہ راجہ تہا اوس نے دیپ سنگہ کی بہت خاطر کی اور بشرط اطاعت و خراج گذاری دستگیری کا اقرار کیا دیپ سنگہ نے اقرار ادا ے چار ہزار روپیہ خراج سالانہ کر کے آمیر کی اطاعت اختیار کی۔ اسطرح مدت دراز کے بعد شیخاوتون کے مجمع پر آمیر کی مداخلت از سر نو شروع ہوئی اتفاقاً اوسی زمانہ مین راجہ آمیر بہ تقریب گرہن گنگا اشنان کیواسطے گیا اور اشنان کیوقت دان لینے والے برہمن و کبیشر و پروہتون کو طلب کر کے کہا کہ دان لینے والہ کون ہے سردار کانسلی نے دامن پہیلا کر کہا مین دان مانگتا ہون راجہ نے متعجب ہو کر پوچہا تہا کر کیا چاہتے ہو اوس نے کہا آپکی مدد سے فتح سنگہ کے بیٹے کو کہنڈیلہ مین اوسکے باپ کا حصہ ملجاوے کہ یہہ درخواست منظور ہوئی۔

یہہ حال سنہ ۱۷۱۶ء مین واقع ہوا کہ اونہین ایام مین بہرت پور کی طاقت روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہی اور چہوٹے چہوٹے راجہ مع اپنی فوجون کے بحت جے سنگہ اعظم بادشاہ کی نوکری کرتے تہے قزولی۔ بہدا ور۔ شیوپور وغیرہ کے ساتہہ کہنڈیلہ کا اودے سنگہ بہی وہان تہا تہون کے محاصرہ پر بعلت غفلت اودے سنگہ کو تاکید و تنبیہہ ہوئی مگر باوصف دو طرح کی افسری راجہ جے سنگہ کی یعنی بزرگی خاندان اور حکومت عطیہ شاہی کے وہ جے سنگہ کی سخت گفتگو کا متحمل نہو سکا اور فوج مین سے علیحدہ ہو کر چلا گیا اور علین اوسوقت مین کہ تہون فتح ہونے والی تہی چوراہن والی تہون اور سید وزیر کی صلح

کرادی جے سنگہ کو مدت دراز کی محنت رائگان جانے اور جیپور امن کو شکست
ہونیکا بہت افسوس ہوا اور اپنی بادشاہی فوج محکوم بازید خان کو لیجاکر
اودے سنگہ کے قلعہ اودے گڈہ کو گہیر لیا اودے سنگہ نے ایک مہینے
مقابلہ کیا مگر آخر کار ترو واقع مارواڑ کو بہاگ گیا اور اوسکے خلف سوائی سنگہ
نے کلید قلعہ پیش کرکے فتحمند سے مغفرت چاہی راجہ نے اوسکی تشفی کی اور بشرط
خراج گذاری آمیر معاف کردیا اوس نے مثل سردار کے ایک لاکہہ روپیہ سالانہ
خراج دینے کا اقرارنامہ لکہدیا اسمین سے ایک دفعہ پندرہ ہزار اور دوسری
دفعہ بیس ہزار معاف ہوکر پینسٹھہ ہزار روپیہ سالانہ کہنڈیلہ کا خراج مقرر ہوا کہ جب
تک پٹہان اور مرہٹون کی حملہ آوری نے آمیر کو ضعیف اور کہنڈیلہ کو محتاج کرکے
اوسکی تعداد غیر معین کردی بدستور جاری رہا راجہ جے سنگہ نے اپنا اقرار انگے
یاد کرکے وہی تقسیم جو فتح سنگہ کے قتل سے پیشتر ہوئی تہی پہر بحال کردی یعنی تین
حصہ سوائی سنگہ کو دلواکر شیخاوتون کا سردار کیا اور دو حصص دہیر سنگہ خلف
فتح سنگہ کو دلوائے اور دونون بہائی اپنی اپنی فوج سے آمیر مین نوکری
کرنے لگے اودے سنگہ نے اونکی عدم موجودگی کو موقع غنیمت سمجھکر بامداد
باغی لاڈہنانیون کے یکایک حملہ کرکے کہنڈیلہ پر قبضہ کیا مگر اوسکے بیٹے سوائی سنگہ
نے بامداد فوج جے پور سعادتمندی سے اوسکو نکالدیا کہ وہ پہر نرو کو چلا گیا اور
تاحیات اپنے وہین اپنے بیٹے سے پانچ روپیہ روز لیکر بسر اوقات کرتا رہا
مگر وہ سوائی سنگہ کی وفات سے بعد تک زندہ رہا سوائی سنگہ کے تین بیٹے ہوئے
اون مین سے اول بندرابن کہنڈیلہ کا راجہ ہوا شمبہو سنگہ کو رانولی ملی اور کشن سنگہ

रानोली

بہیر ولی مین رہا مسند نشینی آمیر کے نزاع مین بندرابن داس نے مادہو سنگہ کی
ایسی خیر خواہی کی کہ اوسکی درخواست کے بموجب مادہو سنگہ نے تقسیم حصص کہنڈیلہ
منسوخ کرکے بندرابن داس کے مالک کلی کہنڈیلہ ہونیکا حکم دیا اور آندر سنگہ نبیرہ
دیو سنگہ کو خارج کرنے کیواسطے پانچہزار فوج اوسکے ساتہہ متعین ہوئی چندمہینے
تک اندر سنگہ لڑتا رہا مگر انجام مین تنگ آکر بہرسولی کو بہاگ گیا اور وہان بہی
لڑتا رہا عنقریب تہا کہ شکست کہاوے مگر بخیر مترقبہ جس اتفاق سے تقدیر نے ایسا
زور مارا کہ صرف جلا وطنی سے ہی نہ بچا بلکہ اپنے حقوق پر قابض ہوگیا۔
فوج متعینہ کا کل خرچ بندرابن داس کے ذمہ تہا اوسکے بزرگون نے کوئی خزانہ
نہین چہوڑا تہا اسوجہہ سے وہ اپنی رعایا سے مصادرہ لیکر کارروائی کرتا تہا
اور اس مصادرہ سے برہمن وغیرہ مذہبی لوگون کو بہی نہ بخشا ہرچند دولتمند
برہمنون نے اپنی معافی کیواسطے اوس سے التجا کی مگر چونکہ اوسکا کل کام اسی
پر منحصر تہا اونکی معروضہ پر مطلق التفات نہوا مجبور اونہون نے انتقام کا وہ طریقہ
اختیار کیا جسے راجپوتانہ مین چاندی کہتے ہین یعنی اپنے آپ کو قتل کرکے اپنے
خون سے راجہ کو افشان اور آخرین بددعا سے اوسکی حیات کو مکروہ وملعون
کیا کہ اسطرح بندرابن داس برہم ہتیا مین گرفتار ہوا اور اوسکے دوست آشنا وا اون
نے بہی اوسکو خارج از برادری کردیا مادہو سنگہ نے یہہ حال سنکر بغرض علیحدگی
اپنی شرکت گناہ سے فوج برخاست کرلی اور اپنے شہر کے برہمنون کو بیس ہزار
روپیہ تقسیم کیا اس عرصہ مین اندر سنگہ کو فرصت مل گئی اوس نے اپنے متوسلون
کو جمع کیا اور جے پور کی فوج بہ تحت بوہرہ خوشحالی رام راؤ ماچہڑی پر جاتی تھی

اوسمین شامل ہوگیا اس معرکہ مین اوس نے بہت اچھا کام دیا اور پچاس ہزار
روپیہ دیکر اپنا کھنڈیلہ کا حصہ بذریعہ پٹہ راج جےپور حاصل کیا مگر دونون سردارون
مین کہ ہر ایک علیحدہ محل اور قلعہ رکھتا تھا متواتر جنگ وجدل ہوتی رہی۔
بمقابلہ طاقت بندرابن داس کے اندر سنگہ محبوب العوام ہونے سے دعوی برابری
کرتا تھا اوس نے اودے گڈہ پر حملہ کیا اور رگناتہہ سنگہ پسر خورد بندرابن
اوسکا شریک ہوا اس لڑکے کو کوچری جاگیر مین ملی تھی اور تین گانو اوس نے
اپنی جایداد مین اور شامل کئے تھے بندرابن نے اپنے مخالفون مین تفرقہ پیدا
کرنے کے ارادہ سے کوچری پر حملہ کیا اوسکے مقابلہ کیواسطے رگناتہہ سنگہ مع
اپنے بھتیجے پرتھی سنگہ ٹہاکر راتولی اور اپنے متوسلون کے فتح گڈہ کا محاصرہ
چھوڑ کر گیا مگر اون کے پہونچنے سے پہلے ہی بندرابن کوچری سے پس پا ہوکر
کھنڈیلہ کو جاتا تہا کہ اونہون نے اثنار راستہ اوس سے لڑائی شروع کردی
شہر سے باہر لڑائی ہوئی اور شہر کے دروازے بند ہوکر فریقین کی آمدرفت
موقوف ہوئی بہرحال فتح گڈہ کا محاصرہ بدستور جاری رہا قلعہ کے اندر
سے بندرابن کا بڑا بیٹا گوبند سنگہ برسر مقابلہ تہا اور نرہر سنگہ چرانہ والہ کہ
قریب رشتہ دار تہا فوج حملہ آور کی افسری کرتا تہا چند روز تک ایسا ہنگامہ رہا
کہ باپ بیٹے چچا بھتیجے بہائی ایک دوسری کی خونریزی کرتا رہا آخرکار تنخا میں
تنگ ولاچار ہوگئے اور صلح ہوکر اندر سنگہ نے اپنے حقوق کو حاصل کیا۔
اس زمانہ مین نجف قلی خان سپہ سالار نے مع راؤ راجہ ماچہڑی اور فوج شاہی
شیخاواٹی مین آکر سرداروں سے مطالبۂ زر کیا اور نول سنگہ ٹہاکر نول گڈہ

اور باگہہ سنگہ ٹہاکر کہیتڑی اور سورجمل ٹہاکر بسائو وغیرہ سرداران سادہانی کو جو روپیہ نذر سے سکے گرفتار کرکے لے گیا اور اون سے کئی لاکہہ روپیہ لیکر رہا کیا اونہون نے یہہ روپیہ زمینداروں اور ساہوکارون سی وصول کیا۔

بندرابن نے حسب ہدایت برہمنان بطور کفارۂ قتل برادران وعزیزان کے قطعات اراضی اور زر کثیر برہمنون کو خیرات کیا اوسکے ولیعہد گوبند سنگہ نے اعتراض کیا اسکا انجام یہہ ہوا کہ بندرابن اپنی معاش کیواسطے پانچ گانو اور محصول راہداری کہنڈیلہ لیکر ریاست سے دست بردار ہوا اور اوسکے بیٹے گوبند سنگہ کہنڈیلہ مین اور رگناتہہ سنگہ کوچری مین مالک رہے گوبند سنگہ زیادہ عرصہ تک حکمران نرہا جس سال مین مسندنشین ہوا اوسی مین قلت بیدار کی شکایت سنکر حسب درخواست ٹہاکر رانولی بغرض تخفیف جمع زراعت کو دیکہنے گیا تہا اثناء راستہ مین ایک ملازم سے جو کہیجر ولی کا راجپوت تہا کوئی بیش قیمتی چیز گم ہوگئی اوس نے اوسکو چوری کا ملزم کرکے زجر وتوبیخ کی ہر چند اوس نے اپنی بے قصوری کا اظہار کیا مگر پذیرا نہوا مجبور جب دیکہا کہ گہر پہونچکر سزا سے سخت دیگا تو بوقت شب وہان ہی اوسکو قتل کرڈالا گوبند سنگہ کے پانچ پسر تہے نرسنگ داس سورجمل ٹہاکر دودیہ باگہہ سنگہ جوان سنگہ رنجیت سنگہ نرسنگہ داس مالک ریاست ہوا باوصف نا اتفاقی باہمی وتاکید وتنبیہہ ومطالبۂ زر افواج شاہی وراج آمیر کے مجمع شیخاوتون کے ملک اور آبادی کی روز بروز افزونی ہوتی رہی سلطنت

مغلیہ صرف برائے نام رہگئی تہی اور راج جے پور سوائے ادائے خراج و اطاعت کے اون کی خود اختیاری مین خلل انداز نہین ہوا تہا مگر اب ایک اور گروہ دشمنون کا پیدا ہوا کہ باوصف ہندو ہونیکے مسلمانون سے زیادہ ضرر رسان تہا میڑتہ کی مہلک لڑائی کے بعد خونخوار مرہٹے ملک شیخاواٹی مین غارتگری وکشت وخون کرنے لگے اور بمراد حصول زر سرداران اور اونکے بچون کو گرفتار کرکے لیجانے لگے جب کوئی اپنا مال واسباب بیچکر اون کے عوض زر کثیر ادا کرتا یا مدت تک قید رکہنے سے شب و روز کے کوچ و مقام مین اونکی ہی قیدیون کا رکہنا گران ہوجاتا تب اوسکو رہا کرتے تہے۔

جنگ میڑتہ کے بعد اونہون نے شیخاواٹی مین داخل ہوکر بابئی پر حملہ کیا باشندگان قصبہ اون کے خوف سے مال واسباب لیکر گردنواح کے دیہات کو بہاگ گئے اسّی راجپوتون کی جمعیت قلعہ مین تہی سو برسر مقابلہ ہوئے راجپوت ایک ایک کرکے مرگئے اور قلعہ شکست کرکے قصبہ کو لوٹ لیا وہان سے کہنڈیلہ کو روانہ ہوئے جب دو کوس کا فاصلہ رہا ہو وے گنگ پیر ٹہر گئے اور ایک پنڈت کو راؤ اندر سنگہ کے پاس بہیجا کہ اوس نے بیس ہزار روپیہ مصادرہ اور تین ہزار روپیہ گہوس یعنی رشوت اپنی مقرر کی نول سنگہ اور دلیل سنگہ دو سردار جنہون نے راجگان کہنڈیلہ کیطرف سے معاملہ کیا پنڈت کے ساتہہ مرہٹون کے لشکر کو گئے چونکہ اونکو اسقدر روپیہ کے دینے کا اختیار نہین تہا اون کے ساتہہ دو اہلکار مال بہی بطور اول کے آئے مگر دکہنیون نے اون کو قبول نکرکے سردارون کو اول مین رکہنا چاہا اسپر اوتمین تکرار ہوئی نول سنگہ

نے تلوار نکالی مگر اوسکا استعمال نکر سکا ایک مرہٹہ نے گولی ماری کہ وہ مرگیا دلیل
کے ساتہیون نے اوسکا انتقام لینا چاہا مگر وے بہی سب مارے گئے عین اوس
وقت مین کہ یہہ سب لوگ قتل ہو رہے تہے اندر سنگہ بہی پہونچ گیا اوسکو
لوگون نے فہمایش کی کہ چلا جا اوس نے کہا یہہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ مین اپنے
رشتہ دارون کے قتل کا بدلا لئے بغیر جا کر ذلت اوٹہاؤن اور اپنے گہوڑون
کو چہوڑ کر سب یکبارگی حملہ آور ہوئے اور وہین کام آ گئے صرف دلیل سنگہ
چند زخم کہا کر جانبر ہوا۔
پرتاب سنگہ جو اپنے باپ کے حصہ کا وارث ہوا اپنی والدہ کے ساتہہ بمقام
سکرائے کہنڈیلہ سے دس میل کے فاصلہ پہ تہا ٹہہرا اور صغیر سن سردار کو بچانے
کیواسطے اہالیان ریاست نے غلہ کی گہاس فروخت کی اور زر معاملہ ادا
کیا تب مرہٹے سادہانیون کے ملک کو روانہ ہوئے اول حملہ کرکے او دیپور کو
قتل کیا اور خزانہ کی تلاش مین مکانات کو مسمار کیا چار روز تک تباہ و ویران
کرکے جہونجہنون سنگہانہ اور کہیتڑی کو کوچ کیا اونکی روانگی کے بعد پرتاب سنگہ
اور نرسنگ نے کہنڈیلہ مین بود و باش شروع کی مگر دکہنیون کی ظلم و تعدی سے
ہنوز سبکدوش نہوئے تہے کہ راج آمیر نے خراج کا مطالبہ شروع کیا پرتاب سنگہ
نے اپنی ریاست کی چہارم آمدنی دینی کرکے صلح کر لی مگر نرسنگ داس نے
اس ناواجب مطالبہ سے محض انکار کیا اسی زمانہ مین دیبی سنگہ سردار سیکر نے
کہ راو ترمل کا نسلی والہ کی اولاد مین تہا کہوہ و لوہا کر وغیرہ پچیس محالات کو چہین
کر اپنی ریاست کو وسعت دی اوس نے اہالیان دربار سے سازش کرکے اس

موقع کو ریواسہ پر حملہ کرنے کے واسطے مناسب سمجھا تہا مگر اوسکے انتقال سے
ارادہ فسخ ہوگیا اوسکے اولاد نہ تہی اسواسطے لچھمن سنگہ خلف ٹہاکر شاہپورہ
کو متبنی لیا مگر دربار جے پور نے جسطرح۔ کہ رئیس سیکر کو کمال بے انصافی سے
ضعیف برادرون پر ظلم کرنے مین مدد دی تہی اوسیطرح نند رام ہلدیہ برادر
دولت رام ہلدیہ وزیر راج کو تحصیل خراج شیخاواٹی پر مقرر کر کے سیکر پر حملہ
کرنیکے واسطے متعین کیا دربار کا یہہ حکم مشتہر ہوتے ہی بارہ ٹہیہ لوگ اپنی
اپنی جاگیرون کے واگذاشت کیواسطے کہ سیکر مین ضبط ہوگئی تہین راج کی
فوج مین شامل ہوے علاوہ خود رئیس کہنڈیلہ کے سرداران کا نسلی بیلارہ
و دیگر سرداران خاندان سترل بہی شریک ہوئے بلکہ ساوہانی بہی جنہون نے
ابتک رایسلوتون کے معاملون مین بہت کم مداخلت کی تہی روز افزون ریاست
سیکر کے پست کرنے کی غرض سے اپنا اپنا خراج اور جمعیت لیکر راج کی فوج
مین آملی اسطرح عنقریب کل شیخاواٹی کے لوگ سیکر کے مقابلہ مین مجتمع ہوگئے مگر وہی ٹہاکر
جس نے کل ملک کو ناراض کیا تہا اوسکے نتایج سے غافل تہا اور جو ملک حاصل
کیا تہا اوسپر قابض رہنے کی مراد سے دربار کے اکثر لوگون سے دوستی کی
تہی خصوص وزیر سے اوسکی کمال راہ و رسم تہی کہ اب کار آمد ہوئی ایک نجیب زادہ
سردار اور سیکر کا دیوان اور دہابہائی ملکہ ہلدیہ کے پاس گئے اور رئیس
متوفی کیطرف سے اوسکی التجا کی کہ اوسکے نابالغ بچہ کو ہاتہہ سے خراب نہ کرائیے
اوس نے کہا صرف ایک صورت ہے جس سے مجہکو بجا آوری حکم دربار مین
تامل ہوجاوے کہ تم سیکر مین فوج کثیر جمع کر لو تاکہ میری نسبت گمان سازش

ہووی چونکہ دیبی سنگہ کا خزانہ فتح پور کے قایم خانیون کی لوٹ سے الا مال تہا
ہلدیہ کی صلاح پر بہ آسانی عمل ہوگیا اوسکے پہونچنے سے بیشتر سیکر مین دس ہزار
آدمی موجود ہوگئے براے نام شہر کا محاصرہ اور بمقدار کثیر باروت و گولہ خراب
کرکے اوس نے بذریعہ اپنے بہائی وزیر دربار کو لکہا کہ بغیر اسکے کہ روپیہ
آدمی اور وقت کا نقصان عظیم اوٹہایا جاوے سیکر کا فتح کرنا ممکن نہین
اسواسطے مناسب ہے کہ شرایط اطاعت کو منظور کر لیا جاوے اور بلا انتظار
جواب اس تحریر کے اوس نے دو لاکہہ روپیہ بابت نذرانہ راج اور ایک لاکہہ
روپیہ اپنا لیکر فوج برخاست کر لی اور سیکر کو بدستور ملک گیری کرنیکی اجازت
دی اور اوسمین وقتاً فوقتاً کہنڈیلہ سے بہی مدد ہوتی رہی پرتاب سنگہ نے
نرسنگ داس کی ذلت کو جو راج کی عدول حکمی سے ہوئی تہی موقع مناسب
سمجھکر چاہا کہ بزرگون کے وقت کا نزاع طے کرکے دونون حصون کو اپنے
قبضہ مین لاوے اور اس مراد سے کل ریاست کی خراج گذاری اور اپنی
فوج سے نوکری کرنا اور علاوہ اوسکے نذرانہ کثیر ادا کرنا منظور کیا قریب
تہا کہ ہلدیہ بہی اس درخواست کو منظور کرے مگر راول اندر سنگہ والی سامود
سردار نا تہا وتان نے نرسنگ داس کیطرف سے مداخلت کی اور اپنی بات
یعنی قول سے طلب کرکے اوسکو کل حال سے آگاہ کیا کہ تمہارے دشمن کے تام
بٹہ ہوتا ہے اور اوسکو کہنڈیلہ دیا جاتا ہے لیکن اگر اب بہی تم راج کے حکم
کی تعمیل کرو تو مین ملتوی کرا سکتا ہون مگر نرسنگ داس نے مطلق منظور نہ کیا
کہ آخر کار راول نے اوسکو امن سے اپنے لشکر سے باہر جانے کی اجازت دی

کیونکہ اگر اوسکو ٹہیراتا تو اوسکی حمایت مین جہد کافی کرنا پڑتا اور اپنے اوپر بھی
آفت لاتا اسواسطے ساٹہہ آدمی ساتہہ دیکر اوسکو سرشام نول گڑہ پہونچادیا
اور وہان سے صبح کیوقت وہ اپنے گوبندگڑہ کے قلعہ مین پہونچ گیا دربار سے
سردار چوہون پر تاکید ہوئی کہ نرسنگ داس کو کیون جانے دیا اوس نے جواب دیا
مین نے راجپوتی کا کام کیا ہے جو ہوگا سو دیکہہ لونگا۔
چوہون اور ساہو دنا تہا دتون کی مقدم جاگیرین ہین بڑے خاندان کو راول
کا لقب تہے اور رہی گروہ کثیر ناتہا دتون کا سرپرست ہے مگر دونون خاندانون
مین مدت تک نزاع رہا ہے جب نرسنگ داس کو بہیجدینے پر اندرسنگہ پر عتاب
ہوا چوہون والہ دربار مین حاضر ہوا اور بڑے خاندان کے حقوق اور منصب
حاصل کرنے کے عوض نذرانہ پیش کیا روپیہ کی طمع اور انتقام خلاف ورزی
کی نظر سے اندرسنگہ کے نام کہ ابتک تحصیلدار خراج کے ساتہہ نوکری پر تہا
حکمنامہ ضبطی ساہود جاری ہوا مثل اطاعت گزین محکومون کے اوس نے حکمنامہ
کو سر پر رکھا اور ساہود جاکر مع اپنے قبایل ورمال واسباب کے مارواڑ کو
چلا گیا کسیقدر عرصہ بعد اوسکی رانی کو بیلپیہ جاگیر مین ملا اندرسنگہ نے جب دیکھا
کہ موت کے دن قریب آگئے ہین تو اس مراد سے کہ کچھواہون کی زمین مین مرے
وہان آکر اپنی بقیہ عمر بسر کی اس نے اپنے سوآم دہرم پر عمل کیا کیونکہ اگر ایسے
ناواجب حکم کی تعمیل نکرسکے بر سر مقابلہ ہوجاتا تو بیجا نہ تہا۔
اسطرح پرتاب سنگہ نے کل کہنڈیلہ حاصل کرکے اوس دروازہ کو جہان سے
اوسکے مخالف نے اوسکے قلعہ پر حملہ کیا تہا مسمار کیا اور کہنڈیلہ مین بجزنی عمل

دوخل کرکے ریواسہ پر چڑہا اوسکو فتح کرکے باماد ہلدیہ گوبند گڑہ کا محاصرہ کیا
وہان سے دو کوس کے فاصلہ پر بمقام گوڑہ فروکش تہا کہ راتولی کے سردار
نے جو ابتک اپنے قریب رشتہ دار نرسنگ داس کی مدد پر تہا اپنے کامدار
کو ہلدیہ کے پاس بہیجا اور خراج ڈگی نرسنگ داس ادا کرنیکا اقرار کرکے
حقوق قدیمی پر قابض کرنیکے عوض مین نذرانہ دینا منظور کیا۔
وہ کہنڈیلہ گیا اور نرسنگ داس کے محل مین مضبوط جمعیت رکہکر اشارہ کردیا
کہ گوبند گڑہ سے نرسنگ داس کے آدمی آکر اوسکو نکالدین چنانچہ سورجمل
و باگہہ سنگہ برادران نرسنگ داس ڈیڑہ سو آدمی لیکر رات کیوقت پہونچے
اور ہلدیہ کی فوج سے برائے نام لڑائی کرکے اپنے قدیم مکان پر قابض
و متصرف ہوگئے اس سے پرتاب سنگہ بہت رنجیدہ ہوا اور اوس نے محل
سے اوپر ایک مقام پر قبضہ کرلیا اب نرسنگ داس کی فوج بکثرت آگئی اور
وہان ہی اوسپر حملہ کیا اوس نے کل تالاب وکنوون کا بندوبست کرکے اونکا
پانی بند کردیا اس سبب سے سخت مجادلہ ہوا طرفین سے بہت آدمی مارے گئے
جب دغاباز ہلدیہ نے راج کا پچرنگ جہنڈہ درمیان مین ڈال کر لڑائی موقوف
کرائی اسی اثنا مین نرسنگ داس ہی اپنے آدمیون مین آکر شامل ہوگیا
اور باہم صلح ہوکر ریواسہ بقبضہ پرتاب سنگہ رہا اور نرسنگ داس اپنے
کہنڈیلہ کے حصہ پر قابض ہوگیا۔

رائیسلوتون کی باہمی نزاع و فساد سے راج جےپور کی مداخلت زیادہ ہوتی
گئی اور سادہانیون یعنی سرداران شمالی حصہ شیخاواٹی کو ہی اوسکے بدنتایج

تکلیف دینے لگے اونہون نے اس وقت تک راج جیپور کو صرف بطور بزرگ
کے قابل ادب و تعظیم سمجہہ رکہا تہا مگر خراج گذاری قبول نہین کی تہی اب نوجون
کے متواتر آنے سے اونکو فکر ہوا اور اپنے بچاؤ کی کچہہ تدبیرین کین قصبات
تہوئی و نولگڈہ اون سے چہینے گئے اور پرتاب سنگہ کے تابعین کیواسطے اونولی
لی گئی اس رنج سے کل سادہانیون نے اپنی باہمی شکایت اور نا اتفاقی کو
رفع کرکے اودے پور مین پنچایت کی اوسمین اکثر رایسلوت بہی شامل ہوئے
اور بنظر استحکام احدیت و اتفاق اور رفع احتمال انحراف وخلاف ورزی کے
رسم نون ڈاب گلانے کی کہ دلیل عہد واثق ہے ادا کی اور یہہ قرار پایا کہ اتبک
آپسمین جس کسیکو دوسرے سے رنج ہے اوسے سہو اور رفع کردین اور آیندہ کو
کسی کو شکایت پیدا ہو اوسکا تصفیہ پنچایت برادری جمع کرکے بمقام اودے پور
کرلیا کرین راج جے پور مین کوئی استغاثہ نکرے مگر اس جلسہ مین سرداران کہنڈیلہ
کہ اون کے درمیان حال مین ہے کشت وخون ہوچکا تہا شریک نہوے۔
چونکہ شیخاوتون مین یہہ صورت مقابلہ آرائی افسر فوج راج کی کثرت تشدد سے
پیدا ہوئی تہی دربار مین اوسکی کارروائی ناپسند ہوکر بجاے اوسکے روڑارام
مقرر ہوا اور اوسکو یہہ بہی حکم ہوا کہ بلدیہ کو گرفتار کرے وہ تو مفرور ہوکر قیدی
سے بچ گیا مگر اوسکے بہائی وزیر کی جاگیر مع کل جایداد ضبط ہوگئی کیونکہ جے پور مین
معزول وزیر بمنزلہ دشمن متصور ہوتا ہے اور واقعی احتمال تہا کہ اگر اوس کو
قید نہ کیا جاوے تو راج سے مقابلہ آرائی پر مستعد ہوگا اسواسطے روڑارام کو
کہ قوم خیاط تہا ہدایت ہوئی کہ جسطرح ممکن ہو اوسکو گرفتار کرے اوس نے

شیخاوتون کے اجتماع کو غنیمت سمجھکر اون سے ہلدیہ کو گرفتار کرانا چاہا مگر اونکو تجربہ سے بہت عقل ہو گئی تہی اس موقع پر اونہون نے بہت مفید شرطین منظور کرالین اور راون کے ذریعہ سے صرف اسی خدمت کا اجر کافی نہین لیا بلکہ اپنے اور دربار کے درمیان روابط آیندہ کی بابت اطمینان کر لیا۔

شرط اول یہہ تہی کہ قصبات تہوئی وگوہاکہ وغیرہ جو ہلدیہ سے ضبط کیئے تہے فوراً واگذاشت کر دیئے جاوین۔

دوسرے یہہ کہ بجز اوس خراج کے جو اونہون نے بخوشی قبول کیا تہا اور دار الحکومت مین داخل کرتے رہینگے دربار دیگر خراج کے مطالبہ سے دست بردار ہو جاوے۔

تیسرے یہہ کہ کہنڈیلہ مین راج کی فوج کے جانے سے بڑی مصیبت نازل ہوئی اسواسطے آیندہ کو راج کی فوج شیخاواٹی مین نہیجی جاوے گی۔

چوتہے یہہ کہ شیخاواٹی سے نوکری کیواسطے فوج دربار مین رہے گی اور راج سے اوسکی تنخواہ ملے گی۔

یہہ عہدنامہ منضبط کر کے اور دس ہزار روپیہ بطور پیشگی تنخواہ لیکر شیخاوت اپنے آقا کی خدمت مین حاضر ہوئے اور بہ تعمیل حکم ہلدیون کی گرفتاری مین مصروف ہوئے مگر جلد دریافت ہوا کہ دربار کا قول وفعل یکسان نہین ہے اور ہلدیون کی فوج برخاست ہو جانے سے بجز اسکے کہ بجاے اوسکے روڑارام متعین ہوا اور کچہہ نتیجہ نہ نکلا مجبوراً اونہون نے بزور بازو انصاف حاصل کرنا چاہا یعنی جن مقامات پر فوج تہی حملہ کر کے فوج کو نکالدیا اور اپنے اپنے

قصبون پر دخل کر لیا۔
اسی اثنا رمین نرسنگ داس سے بقایا زر خراج کا تقاضا ہوا اوس نے براہ
نادانی اہلکار راج کو کہ وزیر کا بہائی تہا پتہرون سے مارا اوس نے فوراً جلپور
جا کر راجہ کے پیرون پر پگڑی ڈالی وہان سے ضبطی کہنڈیلا ور گرفتاری
نرسنگ داس کا حکم ہوا اوس نے قلعہ گوبند گڈہ مین بیٹہہ کر مقابلہ شروع کیا
مگر پرتاب سنگہ جس نے کوئی امر نا واجب نہین کیا تہا بدستور کہنڈیلہ مین رہا
راج کی فوج بحکوم آسارام نے کہنڈیلہ کو گہیر لیا اور دونون سردارون کو گرفتار
کرنا چاہا پرتاب سنگہ کو جو موجود تہا کچہہ تکلیف ندی اور نرسنگ داس کی گرفتاری
کیواسطے فریب پیدا کیا سردار منوہر پور کے بچن سے اوسکو بلوایا وہ بچن کے
اطمینان پر بخوشی آگیا آسارام نے براہ فریب اداے خراج کا اقرار کر دیا اور
وقت اداے مقرر کر کے وہان سے کوچ کیا اور نرسنگ داس کہنڈیلہ مین رہنے
لگا اسطرح اوسکو دہوکہ دیکر آسارام تیسرے روز اولٹا پہرا اور رات کیوقت
نرسنگ داس کا مکان گہیر کر اوسکے لیجانیکا حکم دیا اول تو اوس نے خودکشی کا
اقدام کیا مگر جب لوگون نے اوس سے باز رکہا تو مجبوراً آسارام کے پاس گیا
پرتاب سنگہ عند الطلب از خود آگیا نرسنگ داس سے رہائی کا پیغام ہو رہا تہا
اور پرتاب سنگہ کو کچہہ بہتری کی امید تہی کہ اسطرح دونون کے متوسل
غافل ہو گئے ایک روز جسوقت کہانا کہاتے تہے مسلح آدمیون نے گہیر لیا اور
بعد گرفتاری پردہ دار گاڑی مین سوار کرا کے پانسو سپاہیون کی حراست
سے صدر کو چالان کیا وہان سے پہونچتے ہی آمیر کے محبس مین قید ہو گئے

رئیس اور مصاحب اس تدبیر کی کامیابی پر بہت خوش ہوئے کہنڈیلہ خالصہ
ہوگیا اور فوج مین سے پانچ سو آدمی کی جمعیت متعین ہوئی چہوٹے سردار
باقرار اداے خراج وعدم مداخلت خالصہ کہنڈیلہ اپنی اپنی جاگیرون پر قابض
رہے۔

یہہ واقعات ۱۷۹۰ء کے ہین جس زمانہ مین دینارام بوہرہ جے پور کا وزیر
تہا بفور استماع خبر فتح آسارام کے وہ بہی اوسیطرف روانہ ہوا اور راو دیپور
مین اوسکے شامل ہوکر دونون سادہانیون نے خراج وصول کرنے کی غرض
سے کوچ کرکے پرسرام پورہ مین پہونچے اور بطور تاکید کل ٹہاکرون پر دہونس
جاری کی سادہانیون نے ازحد ناراض ہوکر دینارام کو لکہا کہ فوج برخاست
کرلے اور جہونجہنون کو چلا جاوے زرخراج کہ دس ہزار روپیہ سردست موجود
ہے کل جمع کرکے داخل کیا جاویگا اور ایسا نکریگا تو بہتر نہوگا یہہ امر سب نے
منظور کرلیا تہا مگر باگہہ سنگہ برادر سردار کہنڈیلہ کہ با وصف خیرخواہی راج کے
بدعہدی ہونے پر بہت افروختہ تہا بزور اسلاح مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوا پانچسو
آدمی کہیتڑی کے اوسکے شامل ہوگئے اونہون نے سنگہانہ اور فتح پور سے روپیہ
جمع کرکے جارج تامس صاحب کو ان ریاستون مین تلاش معاش پہرتا تہا
نوکر رکہا اس موقع پر جے پور کی کل نقدی اور جاگیر کی فوج جمع ہوگئی تہی مگر
باوجودیکہ وہ شیخاوتون سے تعداد مین زیادہ تہے تامس صاحب اور اونکی
قواعددان فوج کے ذریعہ سے شیخاوتون کے کہیے کا معاوضہ ہوگیا تہا لڑائی
شروع ہوتے ہی فوج جے پور محکوم روڑارام تاب مقابلہ نہ لاسکی چیند توپ چہوڑکر

بہاگ گئے اس سپہ سالار کی بزدلی اور بدچلنی سے جو نقصان ہوا اوسکا تلافی
کرنے کیواسطے سردار چوہون نے غول بنایا اور راوسے لیکر خود تاس صاحب
کے دستہ پر اونکی توپون تک حملہ آور ہوا طرفین سے بڑا کشت وخون ہوا اور
اوسکا مطلب یعنی راج کی توپون کا واپس لینا حاصل ہوگیا خود سردار چوہون
جسکا نام رنجیت سنگہ تہا مجروح شدید ہوا اور بہادر سنگہ و پہاڑ سنگہ کہنگار وتت
مع دیگر سرداران گراپ کے گولون سے مارے گئے توپین لے لے کر تاس صاحب
اور اون کے ہمراہی فتح سے محروم ہوکر انجام مین مفرور ہوئے کہنڈیلہ کے
قیدی سردارون نے اس فساد اور اپنے وطن دارون کی احدیت کو اپنی
رہائی کیواسطے موقع مناسب سمجہکر اونکو اس باب مین لکہا اور ہمدران حال
روڑارام سے امداد چاہی اوس نے اس شرط سے کہ رایسلوتون کی جمعیت
کثیر اوسکے شامل ہوکر اونکی درخواست کے موافق کام کرے مدد دینے کا اقرار
کیا سبنے باگہ سنگہ کو پسند کیا کیونکہ فریقین اوسکو معتزز سمجہتے تہے منتظم کہنڈیلہ
نے بہی کہ راج سے مقرر ہوا تہا بضرورت انتظام مالگذاری اوسکو رکہنا ضرور
سمجہکر بجمعیت قلیل برادران قلعہ کہنڈیلہ مین رہنے دیا تہا مگر جب وہ بہ تحت
سپہ سالار راج افسر فوج شیخاواٹی مقرر ہوا کہنڈیلہ مین اوس نے اپنی طرفسے
اپنے چہوٹے بہائی لچہمن سنگہ کو چہوڑا۔

باگہ سنگہ

جسوقت یہہ خبر ہنونت سنگہ سلحدی والد خلف پرتاب سنگہ محبوس کے پاس پہونچی کہ باگہ
فوج مین شامل ہوگیا اوس نے فوراً قلعہ مین دخل کرنیکا قصد کیا رات ہوتے
ہی کمند ڈالکر اندر داخل ہوا اور قلعہ کی سپاہ کو قتل کر ڈالا جب باگہ سنگہ نے

بمقام رانولی یہہ حال سُنا وہ وہان سے واپس آیا اور قلعہ پر حملہ کیا شہر کے لوگ
بہی جو جوان سردار کی ہلاکت پر بہت ناراض ہوئے تہے اوسکے شامل ہوئے گرمی
شدت سے پڑتی تہی اور قابضان قلعہ جنکو اپنے سردار کی معافی کی امید نہ تہی ہمہ تن
لڑائی مین مصروف تہے حملہ آورون کو سامان رسد خاطر خواہ پہونچتا تہا اور کسیکو
کچہہ خوف نہ تہا تا بحدیکہ عورتین بہی اون کے پاس بخیطر جاتی تہین اور جسوقت کہ
زینہ لگایا گیا مبارکباد گاتی تہین انجام قلعہ مین سے جادر پہری اور دروازہ کہلا
مگر قاتل گرفتار نہوسکا مفرور ہوگیا۔
جے پور مین دینارام کی جا پر مانجی داس مصاحب ہوا اور روڑارام باوصف شکست
اور ذلت کے شیخاواٹی مین تحصیل خراج کرتا رہا اوس نے کہنڈیلہ کی مالگذاری
ایک برہمن کو بیس ہزار روپیہ سال مین ٹہیکہ دی اوس برہمن نے بشراکت ایک
اور شخص کے جے پور کے ماپہ وراہداری کا ٹہیکہ لیا ان دونون ٹہیکون سے بہت
فایدہ اوٹہاکر اونہون نے کہنڈیلہ کے اراضی منضبطہ کا ٹہیکہ لیا اول سال مین بہت نفع
ہوا اسپر دو سال آیندہ کا ٹہیکہ لیا اوسکے ساتہہ سلح پوشون کی جمیعت تہی اوس کی
مدد سے اوس نے باشندگان علاقہ کو جا و بیجا مطالبہ سے تنگ کردیا اور جس نے
عذر وانکار کیا اوسکو زد وکوب کیا تا بحدیکہ بعض سردارون کے قلعات مین دخل
کرلیا اس تشدد و زیادتی سے رایسلوتون کا ضبط ہاتہہ سے جاتا رہا اور اوسی
اثناء مین محبوس سردارون کے پاس سے اپنی رہائی سے مایوس ہونیکا پیغام
آیا کہ اسپر وسے علانیہ باغی ہوگئے اور یکبارگی کہنڈیلہ پر حملہ کرکے باوجود مقابلہ
سات ہزار داؤدپنتہیون کے برہمن کو نکالدیا اور سپاہ کو قتل کیا بعد ازان

علاقہ جے پور مین جاکر تاخت و تاراج شروع کیا راج سے اور فوج متعین ہوئی اُس
اوسکے زور سے اونکی جمعیت منتشر ہوئی رالونی وغیرہ کے چند سرداروں نے اطاعت
کرلی مگر چہوٹے سرداروں نے یہان سے مفرور ہوکر ملک مارواڑ و بیکانیر مین
پناہ لی سنگرام سنگہ توجاواس کا کہ پرتاب سنگہ کا چچازاد بہائی تہا مارواڑ مین
گیا اور باگہہ سنگہ و سورج سنگہ کو رئیس بیکانیر نے زمین دی مدت تک بامید انصاف
و دستگیری راج کے بسر اوقات کرتے رہے مگر جب اوس سے مایوس ہوئے تب
شہر جے پور کے دروازہ تک شورش و فساد برپا کیا۔
سنگرام سنگہ نے سرگروہ باروٹہیہ یعنی باغیان ہوکر ڈہونڈار کو تباہ و ویران کیا
اکثر مقامات پر رکہوالی مقرر کی اور جہان کہین راج کا تہانہ تہا قتل کر ڈالا جے پور
سے چند میل پر قصبہ کہوہ ہے اوسکو لوٹ کر قتل کیا اور شہر جے پور کی فصیلون کے
نیچے سے اپنی سواری کے واسطے گہوڑے لیگئے انجام کار باغیون کے کئی گ
ہوگئے اور کل رعایا اونکی ظلم و تعدی سے نالان و دادخواہ ہوئی اسپر راج نے شیام
سادہانی سردار بساؤ کی معرفت بچن دیکر سنگرام سنگہ کو بلوایا جب وہ جے پور مین
آیا کل شہر والے اور خصوص سکہہ سوار ملازم راج اوسکے گرد جمع ہوئے اور سب نے
اپنے گہوڑے اونٹ و ہتیار وغیرہ مال مسروقہ شناخت کئے مگر اوسکے خوف سے
کی یہہ جرأت نہوئی کہ اونکے واپسی کا دعوی کرے مصاحب راج کا یہہ دعوی تہا
کہ خواہ شیام سنگہ کی بدنامی ہوجاوے سنگرام سنگہ کو گرفتار کرلینا چاہئے شیام
سنگہ نے اس حال سے مطلع ہوکر اوسکو بہی مطلع کردیا دن رات مین یہہ خبر پہونچی
سنگرام سنگہ تورا واٹی مین پہونچ گیا اور تورا اور لاڈخانیون مین سے اوس

ہزار آدمی جمع کر لئے ہین اوس نے قصبون کا لوٹنا اور ساہوکار و دیگر آسودہ حال باشندون
سے مصادرہ لینا شروع کیا جنہون نے اداے زر سے انکار کیا اون کو بطور اول
گرفتار کر کے لے گیا اور بعد ایصال زر رہا کیا قصبہ مادہوپور جاگیر رانی کا اوس نے
محاصرہ کیا تہا کہ عندالمقابلہ اوسکے گولی لگی اوس کی لاش کو رانولی ہین لیجا کر داغ
دیا اور بشمول دیگر جہوجہار یعنی شہیدان جنگ کے اوسکی چہتری تعمیر ہوئی اوسکا بیٹا
بہی مدت تک اوسیطرح غارتگری کرتا رہا آخرکار راج سے اوسکو قدیم جاگیر سوجاوا ن
واگذاشت ہوئی اور اوس نے وہان بود و باش اختیار کی۔
شیخاواٹی ہین یہہ شر و فساد ہو رہا تہا کہ اسی اثنا ہین تاریخ راجپوتانہ کا نہایت
مشہور واقعہ ظہور پذیر ہوا بظاہر اوسکا سبب دعوی مناکحت کشن کنور فخر راجستان
دختر رئیس اودےپور تہا مگر تمہید اوسکی شیخاواٹی خصوص ساد ہانی سرداروں کی
طرف سے پیدا ہوئی تہی اور مقصود خاص یہہ تہا کہ راجہ مانسنگہ والی جودہ پور کو
بیدخل کر کے دہونکل سنگہ کو بجاے اوسکے مسندنشین کیا جاوے اوس زمانہ ہین
جے پور کا مصاحب راے چند تہا اوس نے اس غرض سے کہ اوسکے آقا کا دعوی
ازدواج کشن کنور پیش جاوے دہونکل سنگہ کی تائید و دستگیری کی۔
وزیر نے شیخاوتون سے مدد لینے کیواسطے اپنے بہائی کرپارام کو بہیجا اونہون نے
اپنی طرف سے کشن سنگہ کو ثالث مقرر کیا اور اودےپور کے گہاٹہ ہین کہیڑ جمع
کی اوسی مقام پر عہدنامہ جدید منضبط ہوا اوسکی مقدم شرط یہہ تہی کہ راجگان کہنڈیلہ
کو قید سے رہا کیا جاوے اور تاوقتیکہ خراج معینہ ادا ہوتا رہے معاملات شیخاواٹی
ہین راج سے مداخلت نہوا کرے بعد ازان دس ہزار شیخاوت جمع ہو کر اپنے مالک کے

ساتہہ جہان اوسکا ارادہ ہوجانیکے واسطے تیار ہوئے اور صرف ایک پتیہ یعنی خوراک
روزمرہ جب تک پردیس مین رہین لینا قرار پایا اس قرارداد کے بعد شیام سنگہ چانپاوت
سردار پوکہرن کا بہتیجا اور کرپا رام ملکر کہیتڑی کو گئے اور وہان سے دہونکل سنگہ کو
لشکر مین لائے اثنا راستہ مین اونکو انندی کنور دختر راجہ پرتاب سنگہ مرحوم و
بیوہ راجہ بہیم سنگہ والی مارواڑ والدہ دہونکل سنگہ کو ملی اوس نے دہونکل سنگہ کو بطور
پسر متبنی اپنی گود مین لیا اور سب متفق ہوکر شہر جے پور مین جہان مارواڑ پر حملہ کرنے
کو فوج جمع ہوتی تہی پہونچے۔
فوج کا کوچ ہوکر بمقام کہاٹو کہ کہنڈیلہ سے دس میل ہے مقام ہوا وہان راجہ بیکانیر
و دیگر مددگارون کا انتظار تہا کہ شیخاوتون نے راجگان کہنڈیلہ کی رہائی کی تاکید
کی کہ ہم اپنے ہی سردارون کے تحت مین جو اس فوج متفق کی ہر ایک سردار سے
زیادہ نامور و مشہور ہین چلینگے اب اسمین عذر کرنا غیر ممکن تہا چندر و زمین انکے
سردار عزت و تکریم سے اونکے سپرد کئے گئے کہ اونہون نے شیخاوتون کی درمیان
کہ رائیسلوت - سادہانی - بہوجانی - لاڈخانی وغیرہ بلکہ باروتہیہ بہی زرد جہنڈہ
کے گرد سب جمع ستہے ڈیرہ کیا اور سب خوش ہوئے اس مہم کے حالات تاریخ
مارواڑ مین جہان اونکا مناسب موقع ہے مفصل لکہے جاوینگے یہان اسیقدر
کافی ہے کہ اس لڑائی کی نیکنامی و بدنامی مین شیخاوت ہر طرح شریک رہے اور
وطن کو معاودت کرنے سے پیشتر راؤ نرسنگ اور اوسکے باپ دونون کو کہو بیٹہی
ابہی سنگہ خلف نرسنگ داس اپنے باپ کا جانشین ہوکر فوج مین شامل رہا اور جب
لڑائی ختم ہوئی کہنڈیلہ کو واپس آیا مگر دربار جے پور یہہ نہین چاہتا تہا کہ کہنڈیلہ

کو واگذاشت کرے اسواسطے راجگان کہنڈیلہ بضرورت معاش ڈیڑہ سو سوار لیکر
راجہ بختاور سنگہ والی الورکے پاس گئے مگر اوس نے کچہہ التفات نہ کیا کہ وے پندرہ
روز بعد وہان سے چلے گئے پرتاب سنگہ مع اپنے بیٹے کے باپو سیندہیہ مرہٹہ
کے پاس کہ دیوسہ مین مقیم تہا گیا اور ہوہن سنگہ نے حسب رواج قدیم اپنے
خاندان کے گوبند گڈہ لینے کا ارادہ کیا اوس نے لباس بدلکر کل حال دریافت
کیا اور اپنے خاندان کے ساٹہہ آدمی جمع کرکے ایک نالہ مین چہپا دئے شب کو
کمند ڈالکر قلعہ مین داخل ہوا قبل اسکے کہ خفتہ سپاہ بیدار ہو پہرہ والون کو قتل
کر ڈالا قلعہ پر قبضہ کر لیا اور باقیماندہ سپاہ کو نکالدیا راپسلوتون کا نقارہ بجتے
ہی لاڈخانی اور مینا اور دیگر راجپوت قلعہ مین جمع ہوگئے اور چند ہفتون مین ہنونت سنگہ
کے تحت مین بد عہد راج کے مقابلہ کیواسطے دو ہزار آدمی جمع ہوگئے کہنڈیلہ
اور گرد نواح کے قصبے خالی ہوگئے فوجین بہاگ گئین اور خوشحالی داروغہ
اس ذلت وخرابی کی خبر لیکر جے پور کو گیا یہہ اوسی کی حرام خوری کا نتیجہ تہا کہ
راج سے سو آدمیون کی تنخواہ لیتا تہا اور صرف پینتیس ۳۵ آدمی رکہتا تہا جے پور
سے رتن چند مع دو پلٹن اور توپون کے متعین ہوکر خوشحالی کو حکم ہوا کہ اگر کہنڈیلہ
پر پہر قبضہ نہ کر لیگا تو سخت سزا پائیگا ہنونت سنگہ نے انتظار حملہ آوری نکرکے اور
شہر سے نکلکر مقابلہ کیا اور ایک حملہ مین خوشحال کو مفرور کر دیا اور اگر اوسوقت وہ
مجروح نہوتا اور لاڈخانی پیچہے نہ رہجاتے تو فوج دربار کو شکست مطلق ہوجاتی
مجبور ہنونت سنگہ بہاگ کر شہر مین گیا اور دو حملون کا مقابلہ کیا ایک معرکہ مین تیس ۳۰
سلیح پوشون کو کہ راجہ کی خاص چوکی کے لازم تہے ہلاک کیا قلعہ مین صرف ٹانکہ کا

پانی خرچ کیواسطے تہا اور اسوجہہ سے وہ قلعہ خالی کرنیوالا تہا کہ اس اثنا مین راج نے اوسکو پانچ قصبات دینے کا اقرار کیا اوس نے منظور کرلیا اور لڑائی ختم ہوئی ۔

جے پور کی وزارت مین اور انقلاب پیدا ہوا خوشحالی رام بعبر چوراسی سال جیلخانہ آمیر سے رہا ہوا اور پہر بہی ایک دفعہ عہدہ انتظام ریاست پر مقرر ہوا وہ راجہ پرتاب سنگہ کے عہد مین قید ہوا تہا اور بوقت انتقال راجہ نے دو وصیتین کی تہین اول یہہ کہ اول تو بوہرہ کو رہا نہ کیا جاوے اور خدانخواستہ کوئی آیندہ کا راجہ اوسکو رہا کرے تو لازم ہے کہ با اختیار مطلق منتظم ریاست مقرر کیا جاوے دوسرے یہہ کہ فوجداری کا عہدہ شبہوسنگہ گوگاوت کے خاندان مین رہے کہ مثل مارواڑ کے بیڑتون کے یہہ خاندان نہایت وفادار ہے ۔

اوسکے مقرر ہوتے ہی سرداران شیخاوالی کے وکیل اوسکے پاس آئے اور درخواست کی کہ تمہارے ذریعہ سے اپنی موروثی زمین پر قابض ہوجاوین بمقتضاء طبیعت و مصلحت وقت بوہرہ ٹہاکرون سے ہمیشہ راہ و رسم رکہتا تہا اوس نے اون کے حق مین اپنے آقا سے سفارش کی کہ بہائی بیٹون کی خیرخواہی سے راج کی مضبوطی ہے باوصف سرکشی و عدول حکم ہونے کے یہی وہی جب ریاست پر آفت آتی ہے امداد کرتے ہین مثلاً جب مارواڑ پر فوج کشی کی ضرورت ہوئی تو دس ہزار شیخاوت شریک حال ہوئے تہے اور مرہٹون کی مداخلت صرف جب سے ہوئی ہے کہ ان لوگون مین باہم اتفاق پیدا ہوا ہے غرض اس سفارش پر بوہرہ کو حکم ہوا کہ جیسا مناسب سمجہے کرے اوس نے کل راایسلوتون کے ذمہ پانچ ہزار

روپیہ سالانہ خراج مقرر کرکے اور چالیس ہزار روپیہ نذرانہ لیکر راجگان کہنڈیلہ
اور ماتحت سردارون کو پٹہ جات کر دئے مگر ریاستون مین اتنے لوگ با اختیار
ہوتے ہین کہ یہہ ضرور نہین ہے کہ حکم ہوتے ہی خواہ اوسکی تعمیل ہو باوجود
رئیس اور مصاحب دونون کا حکم ہوگیا تہا ناگون نے جو قلعہ کہنڈیلہ مین متعین تہے
کچھہ تعمیل نکی ہنونت سنگہ نے لوہرہ کیطرف سے اشتباہ بدعہدی کرکے راجگان کہنڈیلہ
کو بزور اسلاح لینے کی صلاح دی اور خود اوسکا مہتمم ہوا اون کے پاس پانچسو
آدمی تہے اونمین سے ہنونت سنگہ نے بیس آدمی منتخب کئے اور اونکو لیکر بہ
تبدیل لباس اودسے گڈہ مین چلا گیا اوسکے پیچھے سے بیس آدمی اور داخل
ہوگئے اور باقیماندہ قلعہ سے باہر لگے رہے یہہ سب بندوبست ہوگیا تب ہنونت سنگہ
نے اپنا اظہار کیا اور کہنڈیلہ کا پٹہ جدید دکہلایا ناگون نے اوسکی تعمیل مین پیش و پس
کیا تو وہ شمشیر برہنہ کرکے لڑائی پر مستعد ہوا تب مجبور ناگون نے قلعہ خالی کردیا
اور ابھی سنگہ و پرتاب سنگہ اپنے ویران مکانات مین مسکن گزین ہوئے مصیبت
و ناتجربہ کاری کے سبب سے اونہون نے اپنے رشتہ دار کی نصیحت قبول کی
اور اوسکی مہربانی سے ملک موروثی پر قائم ہوئے اور قدیم نزاع جو اونکے
محل کے پتہر پتہر پر لکھی ہوئی تھی ظاہرا رفع ہوگئی۔

اون کی دخل یابی سے تہوڑے دنون بعد شیخاوتون کی فوج میر خان غارتگر کے
مقابلہ کیواسطے طلب ہوئی اوسکے سپہ سالار محمد شاہ خان پہر قلعہ بہوم گڈہ قریب
ٹونک مین جے پور کی کل فوج نے بہ تحت راو چاند سنگہ دونی والہ کے حملہ کیا تہا
فتح ہونے والی تہی کہ اسی اثنا مین ایک واردات ہوگئی کہ اگرچہ اصل مین خفیف

تہی اوسکا نتیجہ نہایت پر مضرت ہوتا اس بیڈہنگی فوج مین سے کہ تحت امیر کے ہر قسم
کے لوگون سے مرکب تہی شیخاوتون کے گروہ نے ٹونک کے علاقہ کا ایک گانو
لوٹا وہان ایک گوگاوت راجپوت رہتا تہا اوسکا بہی سب مال لٹ گیا اوسکا لڑکا
فوج کے افسر چاندسنگہ کے پاس کہ اوسیکا ہمقوم تہا مستغیث ہوا چاندسنگہ نے
اوسکے ساتہہ سلح پوش کردئے کہ اوسکا مال واپس کرادین شیخاوتون نے انکار
کیا اور جمع ہو کر مستعد مقابلہ ہوئے چاندسنگہ نے بہی اور آدمی بہیجے راجگان
کہنڈیلہ بذات خود اور کل شیخاوت بجز راوراجہ سیکر موقع پر پہونچے ادہر سے
چاندسنگہ نے نہ فقط بطور سردار گوگاوتونکے بلکہ بحیثیت سپہ سالاری جے پور فوج
کا ایک ایک آدمی جو مل سکا بہیجدیا اسطرح اسباب کی چند گاڑیون پر جے پور
کی کل فوج جمع ہو کر آپسمین خونریزی پر مستعد ہو گئی تلوارین میان سے باہر
ہو گئی تہین کہ ایک کہنگاروت سردار نے درمیان مین آکر ثالثی کردی کہ اول
گاڑیان سرداران کہنڈیلہ کے ڈیرہ پر جاوین اور وے اونکو اپنی خوشی سے
سپہ سالار فوج کے پاس بہیجدین شیخاوتون نے منظور کرلیا اور فساد موقوف ہوا
مگر چاندسنگہ کو رنج ہوا کہ اگرچہ بطور سپہ سالار فوج کے میری اطاعت ہوئی مگر گوگاوتون
کی سرداری کیوجہہ سے سبکی ہو گئی۔
لچہمن سنگہ سردار سیکر جو شیخاوتون سے علیحدہ رہا اوسکی یہہ غرض تہی کہ اگر یہہ
لوگ مارے جاوین تو مجہکو حاکم کہنڈیلہ ہونیکا موقع ملجاوے شیخاوتون کی علیحدگی
سے بہوم گڑہ کا محاصرہ موقوف ہو کر فوج کا کوچ ہوا تو جس حالت مین سب
جے پور کے راستہ سے پہیر کہا کر جاتے تہے سیکر والہ براہ راست اپنے وطن کو

اور وہان سب تکلیف تہ کرکے تیسوہ پر حملہ آور ہوا اور ٹہاکرون کو جنسے ابھی
لڑرہا تہا بعد صلح و مصالحت دو لاکہہ روپیہ دیا کرکے اون سے دودستہ
فوج بہ تحت سنو و مہتاب خان حاصل کی مہتاب خان نے چند روز پیشتر ہی
ہنونت سنگہ منتظم جاگیر صغیر سن راجگان سے بالعوض عدم مداخلت و حفاظت جاگیر
مذکور کے پچاس ہزار روپیہ لیا تہا مگر اسپر بہی بے ایمان ہوگیا۔

بہادر ہنونت سنگہ جسنے اپنی دلاوری سے ریاست بحال کی تہی مستعد مقابلہ
ہوا اوس کے دشمن نے روپیہ کو کہ بے ایمانی سے جمع کیا تہا بہت فضولی سے
خرچ کرنا شروع کیا اور ریواسہ وغیرہ کچہہ چند سردار اوسکی طرف ہوگئے تین ہفتہ
تک عنقریب مسمار قلعہ سے دشمن کا مقابلہ کرکے وہ دست بقبضہ ہوکر باہر نکل آیا
اور کوٹ فتح کرلیا وہان اوس نے اپنے خاندان کے وفادار لوگون کو جمع کیا
اور کہنڈیلہ کیواسطے مرنے یا فتح کرنیکا قطعی ارادہ کرلیا دیگر سردارون نے
صغیر سن راجگان پر اسطرح بلا اشتعال و صرف بطمع زیادتی کرنیکو بہت برا سمجہا
اور نہ صرف بوجہہ بے انصافی بلکہ رایسلوت کے چہوٹے خاندان کی ناواجب
حرص اور کل کے دشمن کو حامی بنانیکے سبب سے بہت رنجیدہ ہوئے اکثر اوسکے
خلاف مستعد جنگ ہوئے اور بعض ملک کا حصہ بطور رشوت لینے کیواسطے اوسکے
شریک ہوئے بعض جو ایسے ایماندار تھے کہ رشوت لینے پر رضامند نہوئے
اپنے گہرونکو بچانیکی ضرورت سے بخوف فوج میرخان مطلوبہ سیکر علیحدہ ہوگئے
دربار نے بسبب فساد ہجوم گڑہ کے جسکو سب نے کہنڈیلہ والون کی شرارت
سے منسوب کیا کچہہ مزاحمت نکی۔

صرف ہنونت سنگہ اور چند سو آدمی اوسکے خاندان کے رہ گئے تین مہینے تک وے
قلعہ سے باہر ایک مقام سے لڑتے رہے آخر مین جب بہت قریب مورچے آگئے
لوگون نے اوسکو قلعہ مین جانیکی فہمایش کی اوس نے بہادری سے انکار کیا
کہ اگر ہم دیوار کے پیچھے جاکر پناہ لینگے تو کہنڈیلہ ہمیشہ کو جاتا رہیگا اور بہائیون کو
ہدایت کی کہ یا تو فوج کو پس پا کر دو یا مر جاؤ اونہون نے بزور شمشیر فوج کو توپون
سے ہٹا دیا اور مورچے خالی کرا لئے وہ بہت خوش ہوا مگر دشمن نے پہر لڑائی کی
کہ صبح سے شام تک جاری رہی پہر حملہ ہوا اور دشمن کو ذلت سے ہٹا دیا مگر جسوقت
ہنونت سنگہ اپنی جمعیت سے دشمن کی توپون پر پہونچا اوسکے گولہ لگا فتح تو اونکی
ہی رہی مگر اونکا افسر مارا گیا اس سے ہراسان ہوگئے اور قلعہ کے اندر چلے گئے
یا تو پٹہان اور سیکر والے اور اونکے ہمراہی سب اوسکے جنازہ کے ساتہہ گئے دوسرے
روز مجروح و مقتولون کو اوٹہانے کے واسطے وقفہ ہوا تب پیغام صلح ہوا مگر
قلعہ والون نے انکار کیا سردار اودے پور کے پاس جو ابتدا سے حق بجانب
رہا تہا جسوقت انتقال ہنونت سنگہ کی خبر پہونچی اوس نے آدمی اور رسد بہیجکر
مدد کی اور کہیتڑی کا سردار بہی اپنے گہر پر ہوتا تو وہان سے بہی بہت مدد ہوتی
مگر وہ دربار مین تہا اور اپنے بیٹے کو ہدایت کی تہی کہ جس طرح سردار لسا اوکی لاج
ہو ویسا کرے مگر وہ ملک مقبوضہ مین سے حصہ لینے کی طمع سے سیکر کا شریک ہوگیا
تہا تاہم قلعہ کی فوج باوصف ہر طرح کی تکلیف کے پانچ ہفتہ تک اور بہی لڑی
اور اونکی خورش خشک غلہ پر جو پیٹ لاسکتے تہے منحصر رہگئی اسوقت مین دس گانو
کا اقرار ہوکر اونہون نے قلعہ خالی کر دیا پرتاب سنگہ نے تو اپنے حصہ کے دیہات

پر قبضہ کر لیا مگر ابہی سنگہ کو جسمین رائیسل کی ہمت تہی گوارا نہوا کہ اپنے مجرم رشتہ دار و ماتحت کا احسانمند ہوا اگر پرتاب سنگہ بہی ایسا کرتا تو بہتر ہوتا کیونکہ لچہمن سنگہ مالک کہنڈیلہ کو ان سرداران کو اون کی موروثی زمین پر رہنے دینے کا بہت افسوس تہا اور اونکو خارج کر دینے مین وہ صرف اسیکا انتظار کرتا تہا کہ ملک مقبوضہ پر باستقلال قابض ہو جاوے سنہ ۱۸۱۲ع مین دونون شریک یعنی ابہی سنگہ و پرتاب سنگہ جہوجہنون مین جاکر رہے اور ہر ایک ساد ہانیون کے مشترک خزانہ سے پانچ روپیہ یومیہ پانے لگا اور اونکو پہر کہنڈیلہ ملنے کی کچہہ امید نرہی سنہ ۱۸۱۲ع مین مسٹر شیونارائن صاحب جے پور کو روپیہ کی ضرورت شدید پیش آئی اور میر خان کا مطالبہ ادا کرنے کیواسطے اوس نے چاہا کہ سرداران سیکر سے جو مدت سے خواہان تہا کہ میری تحصیلات ناجایز دربار سے منظور ہو جاوین کچہہ لیوے اسواسطے یہہ قرار پایا کہ پانچ لاکہہ اپنے پاس سے اور چار لاکہہ بامداد حکومت جے پور ساد ہانیون سے وصول کر کے کل نو لاکہہ روپیہ داخل کرے اور کہنڈیلہ کا پٹہ حاصل کرے میر خان وکیل طرفین اس زمانہ مین رانولی مین مقیم تہا لچہمن سنگہ نے اوس سے وہان ملکر روپیہ داخل کیا اور اوسکی رسید براج مین داخل کر کے پٹہ لیا۔

بعد ازان لچہمن سنگہ دربار مین گیا اور ایک سال کا خراج کہ آیندہ کیواسطے ستاون ہزار روپیہ سالانہ مقرر ہو گئی دیکر اپنے آقا راجہ جگت سنگہ سے خلعت مسند نشینی حاصل کیا اسطرح سیکر والون کی طمع اور دربار کی تلون طبعی اور ساد ہانیون کے حسد اور حرص سے وارثان رائیسل کا حق موروثی تلف ہو گیا۔

لچہمن سنگہ نے بذریعہ لیاقت اور دولت کے دربار جے پور مین جلد رسوخ

حاصل کیا مگر اس سے پروہت مصاحب کو حسد پیدا ہوا اور لچھمن سنگہ کا بہت
نقصان ہوا اسکا سبب یہہ کہ ایک برہمن نے دیہات کہنڈیلہ کا ٹھیکہ لیا تہا اور بسبب
تشدد و زیادہ ستانی کے وہ وہان سے بذلت نکالا گیا مگر وہ اپنی بلند ہمتی
کی تدبیرین کرتا رہا اوس نے اپنے مربی مصر شیو نراین کا اقتدار کم کیا کہ اوسکو
خودکشی کرنی پڑی اوسکے بیٹے کو بہی مایوس کر دیا اور فریب و دغا بازی سے
خود امیر کی مصاحبت پہ مقرر ہوا لچھمن سنگہ زبردست آدمی تہا اوس سے
ہر موقع پر صلاح لیجاتی تہی اوسکو یہہ امر ناگوار تہا اسواسطے اسکے بہی پست
کرنے کی تدبیر کی اور چاہا کہ وہ اپنے آقا سے برسر مقابلہ ہو جاوے اس
غرض سے کہنڈیلہ پر حملہ کرنیکا حکم ہوا ساد ہانی طمع اور حسد کے جوش مین آکر
اپنے اصلی فوائد کو بہول گئے اور راج کی فوج کے شامل ہو لئے کہنڈیلہ کا
محاصرہ ہوا اس موقع پر لچھمن سنگہ نے بڑی دانائی سے کام کیا خود تو باطمینان
جیپور مین موجود رہا کہ اس سے پروہت کا کینہ رفع ہوا اور کہنڈیلہ کی حفاظت
کیواسطے جمشید خان نامی ایک شخص کو روپیہ دیکر اوسکی پلٹن پر وہت پر چڑہوا دی
اسطرح لچھمن سنگہ کی حسن تدبیری سے لاچار ہو کر برہمن نے محاصرہ چہوڑ دیا
اور جے پور کو چلا آیا وہان اوس نے سب پردہ اوٹہا کر اوسکو قید کرنے
کی تدبیر کی رئیس سیکر بمشکل تمام بچکر گیا پچاس سوار لیکر بہاگا دشمن متعاقب
ہوا اوسکی اور اوسکے شریک سردار ساہو دکی جاید اد ضبط ہوئی ساد ہانیون
نے باقی سرداران کہیتڑی و لبہا آو پروہت کے چلے جانے پر بہی حملہ کیا
اور ابہی سنگہ نے جسکو ایک دفعہ پہر بہی اوسکے زادبوم دکہانے کیواسطے

لیگئے تہے پہر شکست کہائی ۔
آب لچہمن سنگہ کے خاندان کا مختصر حال لکہا جاتا ہے کہ شیخ جی کے بیٹون مین سے
اول رایسل کے سات بیٹے تہے اونمین سے چہوتہا ترمل جسکو راؤ کا خطاب
ملگیا تہا پرگنہ کانسلی پر جسمین چوراسی دیہات ہین قابض تہا اوسکے پسر ہرینگ
سنگہ نے فتح پور کے قایم خانیون سے پرگنہ بلارہ جسمین ایک سو پچیس گانوہین فتح
کیا اور بعد ازان پچیس گانو ریواسہ کے حاصل کیے شیو سنگہ خلف ہری سنگہ نے
قایم خانیون کے مسکن خاص فتح پور کو لیکر اپنا دار الریاست بنایا اوسکے بیٹے
چاند سنگہ نے سیکر آباد کیا اور اوسکی اولاد خاص مین سے دیبی سنگہ نے اپنے
یکجدی ٹہاکر شاہپورہ سے لچہمن سنگہ کو متبنی لیا لچہمن سنگہ مسند نشین ہوا تب
بہی سیکر کی ریاست رونق پر تہی اوس نے اور بہی ترقی دی اور کہنڈیلہ لینے
سے مدت پیشتر اوس نے اپنے بہائی بیٹون کے کل قلعات کو توڑ دیا تہا تا یکہ
شاہپورہ کو بہی جہان خود پیدا ہوا تہا نہ بخشا اور نہ بلارہ و ٹہوٹہ و کانسلی
کے قریب ترین بہائیون پر رحم کیا بلکہ خاندان سیکر مین شامل ہوکر اپنے اصلی
خاندان شاہپورہ سے اسقدر مغایرت پیدا کی کہ اوسکا باپ اوسکے تحت حکومت
مین رہنا گوارا نکرکے جے پور کو چلا گیا لچہمن سنگہ کے قبضہ مین پانچسو آباد ان
دیہات تہے اور آٹہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی تہی اپنا نام قایم رکہنے کی
غرض سے اوس نے لچہمن گڈہ کا قلعہ تعمیر کرایا اور چند قلعون کی مرمت
کرائی اوسکی فوج مین آٹہہ پلٹنین بنام نہاد علی غول تہین اور ہر ایک پلٹن مین
توپخانہ تہا اور ہزار اسقدر سوار جنمین نصف بارگیر دار تہے ایسی زبردست فوج

کے ذریعہ سے اور باتفاق راج جے پور غالب ہے کہ اگر سرکار انگریزی اور
جے پور کے درمیان عہدنامہ ہوکر جنگ وجدل وملک گیری کا انسداد نہو جاتا تو
بہجن سنگہ کل شیخاواٹی کا مالک ہوجاتا ۔
بعد اختتام حالات کہندیلہ کے شیخاوتون کے دوسرے فریق معروف سادہانیون
کی کیفیت لکہی جاتی ہے کہ وے رایسل کے خاص سوم بہوجراج کی اولادمین
ہین جب اوسکے سات بیٹون مین ملک تقسیم ہوا تہا او وے پور اوسکے حصہ مین
آیا بہوجراج کی اولاد کہ بہوجانی کہلاتی ہے بکثرت تہی اونہون نے بہی اپنے
وقت مین بہت عظمت حاصل کی اور نہ معلوم کسوجہ سے اونکا دارالحکومت
اودے پور کل شیخاوتون کی پنچایتون کے واسطے مقام اجتماع ہوگیا ۔
بہوجراج سے چند پشت بعد جگرام اودے پور کا مالک ہوا اوسکے چند لڑکے
تہے اونمین سے بڑا سادہو دسہرہ پر اپنے باپ سے لڑکر نکل گیا اس زمانہ
مین سادہانیون کا کل ملک قایم خانی نواب جہونجہنون فتح پور با تحت سلطنت کی
قبضہ مین تہا سادہو نواب کے پاس گیا اوس نے پرورش کی اپنی ہمت و
لیاقت سے ترقی پاکر منتظم ریاست ہوگیا اوسکی ترقی آیندہ کی دو روایتین
ہین شاید دونون صحیح ہون ایک تو یہہ کہ قایم خانی نواب لاولد تہا اوس نے
سادہو کو مثل بچہ کے پرورش کیا اور اوسکو پرگنہ جہونجہنون جسمین چوراسی
گانوہین دیدیا دوسری روایت یہہ ہے کہ جب سادہو بحیثیت عہدہ منتظمی ریاست
پر بخوبی متسلط ہوگیا اوس نے نواب کو بود و باش کیواسطے علیحدہ گانو تعلقات
اور اوسکی پنشن مقرر کردی اور قایم خانیون کو بیشتر سے ایسا برباد کردیا تہا

کہ وہ اس ناشکری شیخاوت کے اخراج کیواسطے آدمی جمع نہ کرسکا مجبور
وہ جہوںجہنون سے بہاگ کر فتح پور گیا یہہ مقام یا تو اوسی کے علاقہ مین تہا
یا اوسکے کسی رشتہ دار کے قبضہ مین تہا اور وہان سے اوسکے نکالنے کی
تدبیر کی اس ضرورت پر ساد ہو نے اپنے باپ سے درخواست کی کہ برادری
کے لوگ جمع کرکے وہان پہونچے اوس نے اوسکی ملک گیری کی لحاظ سے اوسکا
قصور معاف کرکے اپنے دوسرے بیٹے کو جو مرزا راجہ جے سنگ کے ساتہہ بادشاہی
فوج مین نوکری پر تہا مدد دینے کیواسطے لکہا اوس نے ساد ہو کی کمک پر
فوج و توپخانے بہیجے کہ اوسکے زور سے ساد ہو نہ صرف جہوںجہنون پر بدستور
قابض رہا بلکہ فتح پور بہی اوسکے قبضہ مین آگیا ساد ہو نے فتح پور مع اوسیقدر
دیہات کے جتنے جہوںجہنون مین ہین اس مدد کے عوض مین اپنے بہائی کو دیکے
اور حسب شرائط سابقہ دونون نے راجہ جے پور کو خراج سالانہ اور ولادت
مرنے پر نذرانہ دینا قبول کیا چند روز بعد ساد ہو نے دوسرے قایم خانی سے
سنگہانہ مع ایک سو چپیس دیہات کے چہین لیا اور اونہین ایام مین گوڑ
راجپوتون سے سلطانہ مع چوراسی دیہات کے اور نور راجپوتون سے کہیتڑی
مع متعلقات کے فتح کرکے اپنے قبضہ مین لایا اسطرح تہوڑے سے عرصہ مین
ایک ہزار قصبات و دیہات کا مالک اوسکے قبضہ مین آگیا اپنی وفات سے تہوڑے
دنون پیشتر اوس نے یہہ ملک اپنے پانچ بیٹون کو جنکی اولاد اوسکے نام سے
ساد ہانی کہلاتی ہے تقسیم کردیا - زور آور سنگ - کشن سنگ - نول سنگ -
کیسری سنگ - پہاڑ سنگ - علاوہ معمولی حصہ کے زور آور سنگ کو بوجہہ بزرگی

چوکڑی مع بارہ دیہات متعلقہ ملی اور نہ ہاتھی پالکی وغیرہ لوازمہ ریاست داری بھی اوسکو حاصل ہوئے اگرچہ انقلاب زمانہ سے رئیس کھیتڑی اولاد خلف دوم یعنی کشن سنگہ کو عظمت حاصل ہو گئی مگر ولادت کا امتیاز تقدیری اولٹ پھیر پر ہمیشہ فایق سمجھا جاتا ہے اسواسطے چوکڑی کا ٹہاکر جسکے علاقہ مین چھوٹے چھوٹے بارہ گانو ہین عزت مین کھیتڑی کی ابہی سنگہ سے جو پانچ سو گانو کا مالک تہا برتر سمجھا جاتا تہا باقی چار پسران سادہول سنگہ کی اولاد مین سرداران مفصلہ ذیل تھے۔ ابہی سنگہ والی کھیتڑی۔ شیام سنگہ بساؤ۔ گیان سنگہ نولگڈہ۔ ستر سنگہ سلطانہ۔ علاوہ جایداد موروثی تقسیم شدہ کے پرگنات سنگہانہ جھونجھنون و سورج گڈہ معروف اور کچھ چھوٹے لڑکون کی اولاد مین مشترک رہے چنانچہ سنگہانہ پر مع ایک سو پچیس دیہات کے ابہی سنگہ نے قبضہ کر لیا تہا مگر اوسکے اور بہائی بہی اپنے زور اور دعوی وراثت سے اوسمین شریک رہے آدے سادہانیون مین سے ابہی سنگہ نے وہی عظمت حاصل کی جو رایسلوتون مین سے لچھمن سنگہ نے کی تھی سیکر والہ نے کھنڈیلہ والون کو جو اون کے خاندان کی بڑی شاخ مین سے تھے محروم الارث کر دیا تہا مگر کھیتڑی والہ نے صرف بڑی شاخ کو ہی محروم الارث کرنے پر قناعت نکی بلکہ پانچوین مین سے چھوٹی شاخ کو بھی بیدخل کیا جس معاملہ کے انجام مین ستر سنگہ کی اولاد سلطانہ سے خارج ہوئی ایسا پر تشدد ہے کہ بنظر تشریح اس امر کے کہ زمین حاصل کرنے کے واسطے راجپوت کیا کیا ظلم و بے ایمانی کر سکتے ہین اوسکا لکھنا ضرور ہے۔

بہاڑ سنگہ کے صرف ایک لڑکا بھوپال سنگہ تہا کہ بمقام توہاڑو ایک لڑائی مین مارا گیا

लुहारू - भूपालसिंह

اوس نے اپنے بہتیجے باگہہ سنگہ والی کہیتڑی کے چہوٹے بیٹے کو تبنی لیا پہاڑ سنگہ
کے انتقال پر وہ لڑکا ایسا صغیر سن تہا کہ اپنی جائداد سلطانہ کے انتظام کی قابلیت
نہین رکہتا تہا اسواسطے وہ اپنے اصلی باپ کے پاس رہا آیا اب غور کرنا چاہیے
کہ انتقال حقوق ملکی نے محبت پدری کو کیسا کند بلکہ زایل کردیا کہ اس بیرحم باپ
نے اپنے بیٹے کو ہلاک کیا اور جایداد سلطانہ کو کہیتڑی مین شامل کیا مگر یہہ اوسکو
ایسا داغ لگا کہ کل برادری نے خارج از قوم وہشیارا کردیا خود اوسکی عورت نے
بہی اوسکی شکل دیکہنی چہوڑدی اور اپنے بڑے بیٹے ابہی سنگہ کی جایداد کا
بندوبست کرتی رہی اوس پر یہہ گناہ ایسا غالب آیا کہ وہ اپنی حیات کے
باقیماندہ بارہ سال مین اپنے مکان واقع قلعہ کہیتڑی سے باہر نہ نکلا۔

علاوہ رایسلوت وسادہانیون کے شیخاوتون مین لاڈخانی اور تاج خانی وشاخین
اور ہین یہہ نہین معلوم ہوتا کہ اون کے نام کے ساتہہ لفظ خان کیونکر لگا ہے شاید
مثل شیخ جی کے کسی مسلمان فقیر کی دعا سے پیدا ہوئے ہون لاڈخان نے اپنی
جایداد دانتہ رامگڈہ کو کہ سرحد مارواڑ علاقہ سانبہر مین ہے فتح کیا عجب نہین ہے اگر یہہ
جایداد اوسکو اپنے باپ کے دربار مین صاحب رسوخ ہونے سے ملی ہو اس علاقہ کے
سواے لاڈخانیون کے قبضہ مین لوہسل کا پٹہ اور ہے اور راجگان مارواڑ
وبیکانیر نے بہی اپنے علاقون مین واردات نکرنے کی مراد سے اونکو چند دیہات
دے رکہے ہین لاڈخانی مشہور غارتگر ہین مثل پنڈارہ وقزاقون کے اونکے
نام سے خلایق ترسان ولرزان رہتی تہی پانچ سو سوار تک جمع ہوجاتے تہے اور
ملک مین تہلکہ ڈالدیتے تہے اونکی تہیدستی اور رامگڈہ کے مضبوط مقام ہونے سے

راج جے پور نے اون سے بہت کم خراج لیا ہے امیر خان نے البتہ بیس ہزار روپیہ وصول کیا تہا۔

شیخاوالی کی آمدنی کرنل ٹوڈ صاحب کے زمانہ مین حسب تفصیل ذیل تہی اور امید تہی کہ ملک مین امن و امان ہوجانے پر زیادہ ہوگی عنقریب نصف ملک سرداران سیکر و کہیتڑی کے قبضہ مین تہا۔

۱	۲
پچہمن سنگہ سیکر والہ مع کہنڈیلہ چلے لکہہ	ابہی سنگہ کہیتڑی والہ مع کوٹ پوتلی عطیہ لارڈ لیک صاحب ے لکہہ
۳	۴
شیام سنگہ بساؤ والہ مع چالیس ہزار حصہ برادر رنجیت سنگہ جسکو اوس نے مارا تہا۔ [illegible]	گیان سنگہ منڈاوہ و نول گڑہ नवलगढ़ मंडावा [illegible]
۵	۶
پچہمن سنگہ ... سر والہ یکجدی نول سنگہ [illegible]	مناکین ۵ دیہات مقبوضہ ... نبیرہ ناز ورآور سنگہ दाई یک لکہہ
۷	۸
اودے پور والی یک لکہہ	منوہر پور [illegible]
۹	۱۰
لاڈخانی کیسہ لکہہ	ہررام جس کی [illegible]

حصہ سوم تاریخ زمانہ حال

راج جے پور کی تاریخ تعلقات سرکار انگریزی شروع ہونے کے بعد دیگر ریاستون
کے اوسی زمانہ کی تاریخ سے زیادہ دلچسپ اور عبرت انگیز ہے ممالک مقبوضہ سرکار
انگریزی اس راج سے بہت قریب ہین اور ہر ایک کو جے پور کی کثرت فوج کا مبالغہ
سے گمان رہا ہے اور انضباط عہدنامہ کے وقت سے مدت تک یہان کے فرمانروا
نابالغ اور اون کی ماجی مختار و منتظم امور ریاست رہی ہین ان متفق موجبات سے
سرکار انگریزی کو اس راج کے اندرونی انتظام کی ترقی و بہبودی مین زیادہ
کوشش اور توجہ کرنی پڑی ہے اور منتظمان وقت کو ثابت ہوا ہے کہ اس انتظام
مین جو سرکار سے مداخلت کی گئی ہے باوجود حسن نیت اور صدق ارادت کے مقتضا
مصلحت نہ تھی سبب اسکا یہی تھا کہ اوس ابتدائی زمانہ مین اونکو راجپوتون کی ریاست
کے متعلقین کے باہمی روابط کا علم صحیح نہ تھا روابط مذکور ابتدائی زمانہ کی
برادرانہ حکومت کے درجہ سے انتظام حاکمانہ کے درجہ کو پہونچ گئے تھے یا
پہونچنے والے تھے ان ابتدائی تجربون مین سرکار انگریزی اور راج جے پور
کے تعلقات کا اہتمام ہندوستان کے عمدہ ترین افسران مثل سر ڈیوڈ اکٹرلونی
صاحب و لارڈ مٹکاف صاحب و سر جان لو صاحب و سر جارج کلارک صاحب کی
اختیار مین رہا ہے کہ اونکی پہلی کارگذاری بہت تحسین و آفرین کے لائق ہے انہین
لوگون کی عمدہ لیاقت اور خوش تمیزی سے تدبیرونکا ناکامیاب ہونا زیادہ صراحت
و رسوائی سے ظہور مین نہ آسکا نتائج واقعات کی پیش بینی کرکے اونہون نے

اپنی ذوفنونی اور صاحب تمیزی سے اون خرابیون کو جو نوعدیگر بروے کار
آتین ظہور پذیر ہونے سے باز رکہا۔

راج جے پور کا تعلق سرکار انگریزی سے اول سنہ ۱۸۰۳ع مین شروع ہوا جب لارڈ لیک
صاحب نے عہدنامہ منضبط کیا تہا اس عہدنامہ کا اول نتیجہ یہہ ہوا کہ ریاست جیپور
نے نواب وزیر علی کو جو علاقہ سرکار انگریزی مین ارتکاب جرم قتل وخونریزی
کرکے جے پور مین پناہ پذیر ہوا تہا گرفتار کرا دیا از انجا کہ مستحق سزا یعنی مظلوم
ومجرمون کی پناہ دہی کل ہنود اور بخصوص راجپوتون مین نہایت متبرک
سمجہی جاتی ہے اوسکی گرفتاری سے راج جے پور کی بہت بدنامی ہوئی
تابحدیکہ وکیل مہاراجہ ہلکر نے وقت مباحثہ خراج جے پور و بوندی کے سرجان
مالکم صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے علانیہ کہا تہا کہ رئیس جے پور ضرور سرکار انگریزی
کا دوست اور مورد عنایت رہیگا کیونکہ اوس نے صاحبان انگریز کے
خوش کرنے کیواسطے وزیر علی کو جس نے اونکے انتقام کے خوف سے اوسکے پاس
پناہ لی تہی گرفتار کراکر ذلت اور بدنامی حاصل کی ہے صاحب نے اس گستاخانہ کلام
پر وکیل کو زجر و توبیخ کی کہ سرکار انگریزی کے دوست کی نسبت جس نے قاتل
کو کہ اوسکی پناہ دہی مین بدنامی ہوئی گرفتار کر دیا ہے بیہودہ بکنا نہ چاہیے
اگرچہ اس گرفتاری سے ہندوستانیون مین بدنامی ہوئی مگر وہی ثبوت کامل
ہے کہ ریاست جے پور اپنے عہد و پیمان پر بہت ثابت قدم ہے اور ابتدا سے
سرکار انگریزی کی رفاقت مین تہ دل سے سرگرم ہے نحوست وقت سے اوس
زمانہ کے مدبرون نے اس وفاداری کا احسان نہ مانا اس سے جیپور

کی تاخت اور سرکار انگریزی کی نیکنامی مین خلل واقع ہوا یعنی ۱۸۰۵ء مین
بہہ حکومت لارڈ کورن ولس صاحب جنکو ریاستون سے عہد و پیمان کرنا
ترین مصلحت معلوم ہنوا عہدنامہ فسخ ہوکر جے پور کو بے مدد چہوڑا گیا کہ مرہٹون
نے سرکار انگریزی کا رفیق ہونے کی وجہہ سے زیادہ تر بے باکانہ تاخت و
تاراج کیا تاہم مہاراجہ صاحب نے بشمول لارڈ لیک صاحب بلکرستے بدل و جان
مقابلہ کرکے اپنی طرف سے تعہد کو قایم رکہا اور صاحب موصوف نے سرکار انگریزی
کی حفاظت بدستور جاری رکہنے کا اقرار کیا مگر سر جارج بارلو صاحب کو بہی اپنی
متقدم لارڈ کورن ولس صاحب کی راے پسند ہوئی اور لارڈ لیک صاحب کے
عذرات پر مطلق التفات نکیا اسی موقع پر جے پور کے وکیل نے لارڈ لیک
صاحب سے عرض کیا تہا کہ ہندوستان مین انگریزی عملداری ہونیکے وقت
سے صرف اسی مرتبہ سرکار انگریزی نے اپنے ایمان کو آسایش پر موقوف رکھا
ہے اس عہد شکنی پر حکام انگلستان نے بہت اعتراض کیا اور ۱۸۱۳ء مین
حکم صادر ہوا کہ جب موقع ہو جے پور کو از سر نو حفاظت انگریزی مین لیا جاوے
مگر بسبب درپیشی جنگ نیپال بہتر متصور ہوا کہ جب تک بشمول تدبیر عام استیصال
پنڈارون کے پیش نظر ہو اس حکم کی تعمیل ملتوی رہے۔
اسی سبب سے جب ۱۸۱۷ء مین مارکویس آف ہیسٹنگس صاحب نے راجپوتانہ
کی ریاستون کو بالاشتراک سرکار انگریزی کے عقد اتحاد و یگانگت مین منعقد
کرنا چاہا تو عرصہ تک راج جے پور نے ایسی سرکار کے ساتہہ جس نے تہوڑے
دنون پیشتر اوسکو بے تکلف چہوڑ دیا تہا اتفاق کرنے سے کنارہ کیا۔

کچھ عرصہ مین راج کی ضرورتین زیادہ ہوئین قرب وجوار کی ریاستون سے عہد
وپیمان ہوئے سرکار انگریزی کی حفاظت سے خارج ہونیکا خوف ہوا امیر خان کی
فوج جسکو اجازت تھی کہ جب تک جے پور تدبیر عام استیصال پنڈارہ مین شریک
ہوا وس ملک مین رہے متواتر تاخت وتاراج کرتے تھے اور جے پور کے
تحت کی چھوٹی ریاستون سے تعہد سرکار انگریزی کہ اس سے راج جے پور
بہت خفیف رہجاتا شروع ہوا ان متفق موجبات سے آخر کار انکار رفع ہوا
اور تاریخ ۲ - اپریل ۱۸۱۸ع کو درمیان سر چارلس مٹکاف صاحب اور ٹھاکر
راول بیری سال کے وس تمام مون کا عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر دوم منضبط ہوا۔
اس عہدنامہ کی شرایط یہہ ہین راج جے پور اپنی حیثیت کے موافق اپنی فوج
سے سرکار انگریزی کی مدد کرے سرکار کو اپنا سرپرست سمجھے اور اطاعت کرے
خراج سالانہ کہ اس تعہد سے چھٹے برس مین بہ تدریج آٹھہ لاکھہ ہوجاوے اور
جب تک آمدنی ملک چالیس لاکھہ سے تجاوز نکرے اسیقدر رہے اور اوس سے
زیادہ آمدنی ہو تو اضافہ مین سے پانچ چھٹا حصہ جو علاوہ آٹھہ لاکھہ کے ہو داخل
کیا کرے سرکار انگریزی نے اپنی طرف سے دوامی دوستی واحدیت اور
غیر دشمنون سے محفوظ رکھنا کاروبار اندرونی کی مداخلت سے پرہیز کرنا اور
بدریاست جے پور کی بہبودی وتایدہ کا مدنظر رکھنا منظور کیا۔
بوقت انضباط اس عہدنامہ کے جے پور کے راجہ جگت سنگ عیاش وبدچلن تھے
کہ اونکی اوباشی وبدتدبیری سے ریاست معرض زوال مین آئی شبانہ روزی
زنانہ مین اور خوشامدی لوگون کی صحبت مین رہنے سے کاروبار ریاست بالکل

خواجہ سرایان اور بدمعاش درباریون کے اختیار مین ہو گئے تہے اسواسطے
بتاریخ ۲۱ - دسمبر سنہ ۱۸۱۸ء اون کے انتقال پر ناظر موہن رام افسر خواجہ سرایان
نے کہ لئیق و حریص آدمی تہا کل انتظام راج اپنے قبضہ مین لیکر اعلان کیا
کہ اپنی وفات سے پہلے مہاراجہ جگت سنگہ صاحب نے موہن سنگہ خلف راجہ مخزوج
نرور کو کہ اوس ابتدائی نسل مین سے ہے جسمین سے بمرور آٹھہ سو برس
مہاراجگان جے پور نکلے ہین متبنی لیا تہا باشندگان محل کی مدد سے جنکا ناظر
کے با اختیار رہنے مین بڑا فائدہ تہا موہن سنگہ مسند نشین ہوا اور سرداران
راج کو نذر دینے کیواسطے بُلایا مگر باستثنا رٹہاکر میگہہ سنگہ ڈگی والہ کے کہ نگروت
راجپوتون مین اول تو نہین مگر بڑی ریاست رکہتا ہے اور ناظر کی بے ایمانی مین
شریک ہوا تہا کل سردار اپنی اپنی جاگیرون کو چلے گئے سب نے مخالفانہ جواب
بہیجے اور ٹہاکر جہلائے کے جو بجز کامہ کے مخزوج خاندان کے مہاراجہ مرحوم کا قریب
ترین وارث تہا شامل ہو گئے۔

مہاراجہ جگت سنگہ کے انتقال کی خبر سنتے ہی سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب نے نگرانی
واقعات کیواسطے اپنے معتمد منشی کو جے پور مین متعین کیا ناظر نے منشی کو بآسانی
ملالیا اور صاحب رزیڈنٹ نے اونکی تحریرون پر کلی اعتبار کرکے گورنمنٹ
مین نرور والہ کی منظوری کی درخواست کر دی گورنمنٹ نے مبارکبادی
کا خریطہ لکہہ بہیجا اور موہن سنگہ بلقب مانسنگہ موسوم ہو کر مسند نشین ہوا۔
مگر حسب خواہش ایک ناظر کے یہہ جبریہ مسند نشینی ہونے سے رانیان علی الخصوص
راٹہورجی ہمشیرہ مہاراجہ مارواڑ و علی العموم کل باشندگان ملک بخوف ذلت

آئیندہ ازحدنا راض ہوئے سرداران راج آمادہ بغاوت ہوگئے اور متوسلان ناظر کے ظلم وتعدی سے تنگ آکر باشندگان شہر نے بہی سرکشی اختیار کی۔
اسوقت مین رانیون مین سے مہاراجہ جگت سنگہ مرحوم کی رانی بہٹیانی جی نے ظاہر کیا کہ مجہکو آٹہہ مہینے کا حمل ہے اس سے ہر فرقہ خلایق کو کمال خوشی ہوئی کیونکہ ناظر کی مفسدانہ تدبیرین فسخ ہوگیئن اور باہمی نزاع وفساد رفع ہوگیا اور سب سے زیادہ یہہ کہ باشندگان جے پور کو جو خوف تہا کہ رفع فساد کے حیلہ سے سرکار انگریزی مداخلت کرکے ملک ضبط کرلیگی وہ بہی جاتا رہا مگر اکثر لوگ اب بہی ناظر کے شریک رہے اور اکنہ نے اس وجہہ سے کہ عرصہ دراز تک اعلان نہوا تہا رانی بہٹیانی جی کے حاملہ ہونیکا یقین نکیا اسواسطے بسروری راول بیری سال راج کے بڑے سردار دربار کے محل مین جمع ہوئے اور یہہ قرار پایا کہ رئیس مرحوم کی دیگر رانیان اور ٹہکرانیان حاملہ رانی کو دیکہکر حمل کی تصدیق کرین اور اس تصدیق پر عمل کرنیکا سب نے اقرار کیا چنانچہ کل عورتون نے دیکہہ کر بالاتفاق شہادت دی کہ رانی حاملہ ہے اور سب نے اقرارنامہ پر دستخط کیئے کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا تو اوسکو اپنا مالک سمجہین گے۔
۲۵- اپریل ۱۸۱۹ء کو مہاراجہ جے سنگہ صاحب سوم نے جنکی ولادت کے سب منتظر تہے جنم لیا اور موہن سنگہ باوصف سازش وفریب ناظر متروک ہوکر تہوڑے دنون بعد مرگیا راول نے بالاتفاق ٹہاکر بہادر سنگہ والی جہلار وکشن سنگہ والی چومون صاحب رزیڈنٹ کو اس درخواست سے خط لکہا کہ بہٹیانی جی کے لڑکے کو بطور وارث تخت کچہواہہ اور اولاد صلبی مہاراجہ جگت سنگہ صاحب کے سرکار

انگریزی سے منظور کیا جاوے سرڈیوڈ اکٹرلونی صاحب نے فی الفور منظور کیا اور بڑے سرداروں اور رانیوں کی درخواست کی سرکار سے منظور ہوتی ہے کل ملک مین امن ہوگیا۔
اسوقت راج نے سرکار انگریزی سے یہہ درخواست کی کہ جو دیہات امرار ریاست نے چہین لئے ہین اون سے واپس دلائے جاوین اور جو درجہ و مراتب اونکا قدیم سے ہے اوسپر قایم کئے جاوین چنانچہ بوساطت سرڈیوڈ اکٹرلونی صاحب ملازمان و سرداران راج کیطرف سے عرائض بطور قولنامہ لکہی گئین اونکے ذریعہ سے اونہون نے دیانت و خیر خواہی سے راج کی نوکری کرنیکا اقرار کیا اور راج سے اونکے قدیم حقوق و مراتب مکفول ہوئے۔

عرضی

بخط ہندی دستخطی ٹہاکران و ملازمان راج بخدمت بائی بہٹیانی جی صاحبہ مورخہ ۱۲- مئی ۱۸۱۹ء جسکی نقل جنرل اکٹرلونی صاحب کے پاس رای جوالا ناتہہ اور دیوان امرچند کی معرفت پہونچی ٹہاکران و متصدیان کیطرف سے بائی صاحبہ کو واضح ہو کہ جبتک مہاراجہ سری سوائی جے سنگہ صاحب سن تمیز کو پہونچین ہم مین سے کوئی دیہات خالصہ کو اپنے تصرف مین نہ لاویگا اور سب اپنی اپنی نوکری راج مین کرتے رہین گے۔

دستخط

راول بیری سال - باگہہ سنگہ چترہہوجوت - کشن سنگہ - بہادر سنگہ راجاوت

قایم سنگه بلبهدروت - لچهمن سنگه جهونجهنون واله - اودے سنگه کهنگاروت -
راجه ابهی سنگه کهیڑی واله - راو چیتر بهوج - مان سنگه کهنگاروت - سرو سنگه نبروت
بخشی سری نارایں - بهار تهه سنگه چانپاوت - امان سنگه پچانوت - سلج سنگه
پچانوت - ساردول سنگه نروکه - کرپارام وقایع نویس لچهمن سنگه - کرپارام
چیت رام ساه - منگل سنگه کهوسبانی بانس کهوه - سوائی سنگه کلیانوت -
رائے جوالاناتهه - دیوان امرچند - رائے امرچند پلی وال - سنگی ہنالال -
بالم سنگه راناوت - رام لال دهابهائی - آڑہت رام مدکی - راول بیری سال

عرضی ہندی

متصدیان راج بخدمت بائی بهٹیانی جی صاحبه مورخه ۱۲ - مئی ۱۸۱۹ء سب متصدیان
کیطرف سے بائی جی صاحبه کو معلوم ہو که جب تک مہاراجه سری سوائی جے سنگه
صاحب سن تمیز کو پہونچین گے دربار سے جو کام ہمارے سپرد ہے اوسکی انجام
دہی مین اور احکام نافذه کی تعمیل مین شرایط ذیل سے کاربند ہونیکا اقرار
کرتے ہین اپنا کام دیانت داری سے انجام دینگے اور کسی سے رشوت نہین
لینگے فصل لفصل دیوان کی معرفت حساب داخل کرتے رہین گے بجزاون کے
جو قصور کرین کسی پر جرمانه نکرین گے معاملات راج مین ہم آپسمین خفیه وعلانیه
نزاع نه کہین گے -

دستخط

رائے جوالاناتهه - منشی دیاچند - دیوان امرچند - شوجی لال - کرپارام -

چیت رام ساہ - لچھمن - مدن چند - بوہرہ جی نارائن - رائے امرت رام - روپ چند دار وغہ - کرپا رام چارہوا - راول بیری سال - چترہوج - دیوان نوندہ رام - سنگی منا لال - گہاسی رام - اڑجیت رام - بخشی سری نارائن - سنپت رام - جیون رام - رام لال دہابہائی - گیان چند - دیورام داروغہ - منشی سری لال - اسوقت تک تعلقات فیمابین سرکار انگریزی و راج جیپور کا اہتمام سرڈیوڈاکٹرلونی صاحب کرتے تہے اور اوس زمانہ مین چند ماہ تک جے پور مین رہے اونکی موجودگی مین کل ابتری کا انسداد ہورہا تہا مگر اونکے جاتے ہی فتور پیدا ہوگیا مہاراجہ صاحب کی ولادت سے پیشتر رانی راٹہورجی پٹرانی تہین مگر جب بہٹیانی جی سے مہاراجہ صاحب پیدا ہوئے توحسب رواج ملک وے پٹرانی ہوئین اونہون نے ناقص طریقہ اختیار کیا کہ کل خلایق ناراض ہوگئی اور انواع فساد برپا ہوئے راول بیری سال کو کہ ناتہاوت کوٹہری کا دوم سردار تہا اور اوسکے بزرگون نے اپنی حسن لیاقت سے پیٹل یعنی ہورڈ مشیر کی خدمت حاصل کی تہی اور اوسمین بہی بزرگون کی سی لیاقت اور دانائی موجود تہی صاحب رزیڈنٹ کی فہمایش سے ماجی صاحبہ نے مصاحب مقرر کیا برائے نام وزیراعظم مقرر ہوا مگر اوسکا اختیار کچہہ نہ تہا اور اپنے عہدہ کے لحاظ سے ماجی صاحبہ کے خام خیالات اور فاسد خواہشونکی مناجوئی کرتا تہا اخیر سنہ ۱۸۳۲ء مین ماجی صاحبہ کی بدانتظامی سے شہر مین فساد برپا ہوا فوجی رام اہلکار اور چند دیگر اشخاص محل مین مارے گئے اور کل راج مین شورش وابتری ہوگئی -

گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل حکم دیا کہ ہرچند ہمکو خواہش مداخلت معاملات راج سے اجتناب ہے مگر شہر مین امن و عافیت رکھنے اور خطرہ عظیم کا انسداد کرنے اور مہاراجہ صاحب و رعایا کی بہبودی محفوظ رکھنے اور حالات واقعی کی خبر گیری کرنے کیواسطے لازم ہے کہ ایک افسر دربار جے پور مین متعین کیا جاوے چنانچہ کپتان سٹوورٹ صاحب قایم مقام رزیڈنٹ گوالیار تعینات ہوئے مگر جے پور کے کل نزاع و فساد کی مفصل کیفیت لکھنے سے پیشتر ضرور ہے کہ جس شخص کے حضرت اقتدار نے چند سال تک اسقدر فساد برپا کیا اور آخر کار ریاست کو تباہ کر دیا اوسکا بہی کچھہ تذکرہ کیا جاوے یہہ شخص سنگین جہوتہارام تہا کہ گو بدنامی سے اس راج کی تاریخ مین بہت مشہور ہے مگر خاندان مین کم رتبہ آدمی تہا اور سابقًا فوجی رام منوفی کا نائب تہا اوسکے اور گناہون مین ہی ایک یہہ بہی تہا کہ بنظر حصول عہدہ فوجی رام کی ہلاکت کا باعث ہوا ماجی صاحب بالکل اس شخص اور دو باندیون یعنی کنیزکون کے اختیار مین تہین اور اون پر کمال مہربانی تہی جہوتہارام بے ایمان فضول گو اور فاسد تہا بیباکی اور بیحیائی سے دغا و فریب کرتا تہا اور اپنا مطلب حاصل کرنے کیواسطے اوسکو کسی سختی اور کمینگی مین پس و پیش نہ تہا اوسی کے شامل حال دو باندیان تہین اون مین سے روپا بڈاارن خصوصًا نہایت شریر تہے۔

کپتان سٹوورٹ صاحب نے دیکہا کہ ماجی صاحبہ اونکی تقرر سے از حد ناخوش ہین اور منسوخی حکم تقرر کیواسطے راول جی کو دہلی بہیجا ہی شہر مین صاحب کے دروازہ پر پہرہ مقرر کر دیا تا کہ اونکے پاس کوئی آنے جانے نہ پاوے اہالیان دربار

ادن کی تدبیرون مین سد راہ ہوئی ادن کے اور راجی صاحبہ کے درمیان جو تہارام اور باندیون کی وساطت سے گفتگو ہوا کرتی تہی تحقیق نہتہا کہ ایک کا صحیح منشا دوسرے پر ظاہر ہوتا ہے یا نہین چونکہ صاحب رزیڈنٹ کو معلوم نہتہا کہ یہہ گفتگو جو ہوتی ہے راجی صاحبہ کرتی ہین یا اور کوئی راجی بہٹیانی جی صاحبہ کو سب لوگ ریاست کے کلی مالک سمجہتے تہے اور اونہون نے کل کام کا حصر جہوتہارام پر رکہا تہا راول کو جو برائے نام مصاحب راج تہا بدنظمی کی شکایت تہی اوسکے دو برس کی مصاحبت مین ریاست کی آمدنی بہت کم ہوگئی دونون فریق یکسان بد دیانت تہے سب رشوت خوار تہے مگر البتہ جسقدر اور کوئی ہوتا اوس سے راول کم تہا مہاراجہ سوائی جے سنگہ کے وقت تک جب الور و ٹونک جے پور مین شامل تہے ایک کرور کی آمدنی ہوتی تہی اور رہوہن رام ناظر کے سخت انتظام مین چونتیس۳۴ لاکہہ روپیہ بیٹہتے تہے مگر راول کے انتظام مین صرف دو لاکہہ رہگئی اپنے متوسلون اور دیگر زبردست اہلکارون کے رشتہ دارون کو پرگنات قریب نصف جمع پر ٹہیکہ دیدئے اور دیگر پرگنات کے پٹو مین بلا وجہہ بطور سرسری جمع اسقدر کم کردی کہ کسی بندوبست کے استقلال پر اعتبار نہ رہا۔

بدنصیبی ریاست سے بموجب شرط تعین خراج مندرجہ عہدنامہ کے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو لازم تہا کہ بنظر حفظ فوائد سرکار جمع زاید از چالیس لاکہہ پرچہہ مین سے پانچ جزو وصول کرنے کیواسطے مال کے حساب کی جانچ کرین صاحب ایجنٹ نے درخواست کی کہ راج کے اہلکار میرے ساتہہ سہ سالہ

بندوبست کرین اور شرائط مندرجہ پٹہ جات کی سرکار انگریزی سے کفالت ہوجاوے گورنمنٹ نے اس تجویز کو پسند کیا گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل تحریر فرمایا کہ جو حفاظت راج جے پور کی سرکار سے کیجاتی ہے وہ ریاست کیواسطے فایدہ بے بدل ہے پس اگر اسوجہہ سے کہ فریق ثانی ایسا مفلس ہے کہ اس مصارف کا ایک جزو ادا کرنے کی بھی قابلیت نہین رکھتا اور حسب شرائط مندرجہ عہدنامہ ہم مفت مین اعانت کرین تو براہ واجب خواستگار ہو سکتے ہین کہ اس مدت سے جو فوائد اونکو حاصل ہون اونکا اچھی طرح استعمال کیا جاوے —

اوسی مراسلہ اسمی اکٹرلونی صاحب مورخہ ۲۳ - جون ۱۸۲۱ء مین بعد اظہار مراتب رہنمائی تدبیر گورنمنٹ کے لکھا ہے کہ نواب گورنر جنرل صاحب نے تعلقات فیمابین سرکار انگریزی و راج جے پور اور رئیس کی نابالغی کے حالات پر ستوا تر بہت توجہہ سے غور کرکے اجازت دی ہے کہ جیسا آپ کے اور کپتان سٹورٹ صاحب کے مراسلون مین بہت لیاقت سے مشرح لکھا ہے انتظام ریاست مین بطرز واجب مداخلت کیجاوے اور بہت امتیاز و سہولت سے کہ شایان مصلحت وقت ہو عمل کیا جاوے —

اس خیر طلب مکر ریخ اور مداخلت کے پُر ضرر نتایج گو اوسوقت بالکل معلوم نہوئے مگر اب بخوبی ظاہر ہوگئے ہین اوسوقت دوہرہ حکومت کا تجربہ بہت کم ہوا تہا صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو اضافہ آمدنی راج کی بڑی توقع تہی یہہ خیال کرتے تہے کہ اول سال مین چالیس لاکھہ دوم مین پچاس لاکھہ اور سوم

مین ساٹھہ لاکھہ ہوجاوے گی مگر جو لوگ تجربہ کار تھے اون کے اندازہ مین
چالیس لاکھہ سے زیادہ ہونا محال تہا اور واقع مین چونتیس لاکھہ سے زیادہ
اوسوقت تک کبھی نہین ہوئی تہی —
کپتان سٹوورٹ صاحب کو گمان تہا کہ جب تک جےپور مین مختلف فریقون کی
یہی کیفیت رہیگی تدبیرات ترقی پیداوار کارگر نہونگی اور ماجی صاحبہ محافظ
ومنتظم راج کے حسد ورشک سے خلل واقع ہوتا رہیگا اسواسطے تا وقتیکہ راول
کو مختار مطلق کیا گیا اور اوس نے بالکل حسب ہدایت واحکام صاحب پولیٹیکل
ایجنٹ کام کرنا شروع نکیا تدبیرات مذکورہ کا عملدرآمد ملتوی رہا اپنے اختیار
کے احکام اور جہوتہارام کی بے اختیاری مطلق کیواسطے راول نے ماجی
صاحبہ سے درخواست کی کہ نظم ونسق ریاست مین ترمیم اور اپنے خانگی کاروبار
بار مین اصلاح کرین ماجی صاحبہ نے ناراض ہوکر ان درخواستون کو
نامنظور کیا مگر کمال ضبط کے ساتہہ اس ناراضگی کو عرصہ تک ظاہر نکیا اور راول
اور جہوتہارام کے درمیان صلح وصفائی کرانی چاہی مگر اوسی سال یعنی
سنہ ۱۸۲۱ء کے اگست مین راول نے اس شرط پر کہ خدمت مصاحبت کو
مستعدی ولیاقت ودیانتداری سے انجام دیکر انتظام کی اصلاح
کریگا صاحب پولیٹیکل ایجنٹ سے اپنے اختیار حکومت کے استقلال کی کفالت
حاصل کرلی اس کفالت کے ہوتے ہی راج کے کل حساب وکتاب وکاروبار
پیشگاہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ مین آگئے اور کل راج مین تین سال کیواسطے
پٹہ جات مالگذاری بکفالت صاحب ایجنٹ دئے جانیکا اشتہار جاری ہوا

ہرچند جہو تہارام اور اوسکے نائب امرچند نے کہ سررشتہ مال کا افسر تہا اسمین بہت اعتراض کیا مگر کچہہ سماعت نہوئی۔

صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کی زبردست حمایت سے جہو تہارام راول کا ماتحت ہوگیا مگر راجی صاحبہ کیطرف سے کہ اونکے مزاج پر جہو تہارام حاوی تہا اب بہی تنگ رہا اسواسطے یہہ تجویز کی کہ اگر راجی صاحبہ مخالفان تدبیرات سرکار انگریزی کے کہنے پر عمل کرین تو جسطرح مہاراجہ پرتاب سنگہ کی راجی کو کیا تہا اوسیطرح ٹہاکرون کو متفق کرکے اونکو بہی کاروبار راج سے بیدخل کیا جاوے مگر راول نے اس تجویز کو پسند نہ کیا اس نظر سے کہ ٹہاکرون کے اجتماع سے شور ہوجاویگا اور کچہہ نتیجہ حاصل نہوگا اسواسطے مناسب ہے کہ سرکار انگریزی صرف راجی صاحبہ کے بداصلاح کارون یعنی دونون باندیون کو علیحدہ کردے کہ یہی کافی ہوگا۔

بعد ازان حال صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے جو راول کے اختیارات کی کفالت دی تہی اوسکی بذریعہ مراسلہ ۲۲۔ستمبر ۱۸۲۱ع پیشگاہ گورنمنٹ سے منظوری آگئی اور انتظام راج کا کل اختیار صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو ہوگیا اونہون نے راول کی معرفت راج کے کل صیغہ جات مال و عدالت وغیرہ مین بمقتضاء فوائد راج ضروری اصلاح دی اس بند وبست سے راجی صاحبہ بہت ناراض ہوئین اور راول کے ساتہہ جہو تہارام کو شریک کرنے مین اصرار کیا اس پر راول نے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ سے درخواست کی کہ راجی صاحبہ کے معتمد مشیرون یعنی جہو تہارام و ہردو کنیز کالان اور اونکے گرد سرتی جی مہنت اور چند دیگر

اشخاص کو نکالا جاوے اور اس کام کیواسطے فوج انگریزی کی امداد ضرور
سمجھی سرکار سے فوج دینے مین انکار ہوا تب اوس نے مجبور جھوتھارام کے
ساتھہ کام کرنا قبول کیا فروری ۱۸۳۲ء مین جب صاحب رزیڈنٹ جے پور
کا دورہ کر کے چلے گئے ماجی صاحبہ نے اپنی بے اختیاری سے تنگ آکر راول
کو دربار مین آنے سے منع کر دیا اور میگھہ سنگھ ٹھاکر ڈگی کو کہ سینہ زور اور
مفسد آدمی تھا اصلاح کارونمین شامل کیا چونکہ راول بہ تحت حکومت و بکفالت
صاحب پولیٹیکل ایجنٹ مصاحبت کا کام کرتا تھا اور اوسکے ذمہ کوئی الزام
تھا صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے جھوتھارام اور میگھہ سنگھ کو موقوف کرنا چاہا ماجی صاحبہ نے انکار کیا مگر صاحب نے جھوتھارام
بلا اجازت اونکا استعفا لیا اور میگھہ سنگھ کو ماجی صاحبہ نے صاحب کے پاس بھیجا تھا
وہان سے بھی نکالدیا اور ماجی صاحبہ سے کہلا بھیجا کہ اوسے پھر ایجنسی مین
نہ بھیجین اور یاد رکھین کہ جو لوگ کاروبار ریاست مین کہ بلا شراکت غیرے
راول بیری سال کو مفوض ہوا ہے اور اوس سے مختار ریاست سمجھکر معاملات
مین گفتگو کیجاتی ہے دست اندازی کرتے ہین اونکو ہم دشمن سمجھین گے۔
اسطرح صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کے کلی اقتدار سے دبکر جھوتھارام نے استعفا
دیدیا مگر تاہم اپنی تدبیرین کرتا رہا ماجی صاحبہ صرف اوسکی تدبیرون پر عمل
کرتی تھین اور دو باندیون کی معرفت جنکی اوسکے پاس آمد رفت تھی صلاح
کیا کرتی تھین اس غرض سے کہ اونکی صلاح و مشورہ کا انسداد ہو ماجی صاحبہ
کے فروغ کو ایک اور بھی زک پہونچی اور راول زیادہ تر مستقل ہو جاوے
صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے اکرڈلونی صاحب کی خدمت مین لکھا کہ میگھہ سنگھ کے قلعہ

وجاگیر لانبہ کی ضبطی کی درخواست کی۔

لانبہ پرگنات اجمیر سے ملحق ایک مختصر جاگیر ہے جب دیگر جاگیرداروں سے دیہات خالصہ کہ اونہوں نے مرہٹوں کی حملہ آوری پر بلا اجازت لے لیئے تہے مسترد کیئے گئے یہہ جاگیر کسی خاص وجہہ سے ضبطی سے رہ گئی تہی اگرچہ دیہات مذکورہ کی ضبطی کو چار برس گذر گئے اور لانبہ کی بابت میگہہ سنگہ سے کچہہ مزاحمت ہوئی تہی مگر اب صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے لکہا کہ میگہہ سنگہ راجی صاحبہ کے مزاج پر بہت حاوی ہے اور راول سے عداوت رکہتا ہے اسواسطے راجی کے فریق کی تضعیف کیواسطے لانبہ کا ضبط ہونا ضرور ہے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی اس سختی وتشدد کے عوض مین اگر فریق ثانی نے بہی سرکشی سے مقابلہ کیا تو مقام تعجب نہین ہے لانبہ کے قلعہ پر نصیرآباد سے انگریزی فوج کا برگڈ حملہ آور ہوا قلعہ والون نے بہت جوانمردی سے مقابلہ کیا انگریزی فوج مین سے بہت آدمی مقتول ومجروح ہوئے مگر قلعہ خالی ہوگیا۔

بہرحال راجی صاحبہ کے بعض ایمان صلاح کارون نے راول کی حویلی واقع شہر پر حملہ کیا کہ اوسکو اونکا مقابلہ کرنا پڑا راول کے بہائی ٹہاکر کشن سنگہ نے ایجنسی کے پاس آکر ڈیرہ کیا جسکو راجی کے فریق سے کچہہ شکایت ہوئی وہی وہان جمع ہوتا گیا راجی صاحبہ نے چند ٹہاکرون کے دستخط سے راول کی مجرمیت کا اشتہار جاری کیا اور صاحب نے راجی صاحبہ کے فریق کی نسبت وہی عمل کیا مگر لانبہ کی فتح اور گورمنٹ کے حکم محکومہ ۱۰- مارچ ۱۸۲۳ء سے صورت حال بالکل بدل گیا اور مخالفان صاحب پولیٹکل ایجنٹ منتشر ہوگئے۔

نواب گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل راول بیری سال کو بلامداخلت
ماجی صاحبہ اور صرف بہ تحت و ذمہ وری بجانب سرکار انگریزی صغیرسن مہاراجہ
صاحب کے حقوق و فوائد کا محافظ اور راج کا مختار مقرر کیا اور ماجی صاحبہ
کو مطلع کیا کہ سرکار انگریزی نے راول بیری سال کو اہتمام نظم ونسق راج کا
مختار مطلق اور جہوتہارام اور اوسکے متوسلون کو کل کاروبار ریاست سے
بے تعلق کیا ہے ماجی صاحبہ امور انتظام راج مین مداخلت کرنے سے بالکل دست
بردار ہون اور صرف مہاراجہ صاحب کے ذاتی کام اور اندرون محل کی
نگرانی سے اپنا تعلق رکہین۔
مگر صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اس حکم کی حد غایت تک تعمیل کرنا مناسب نہ سمجہکر ماجی
صاحبہ کو برائے نام مختار رکہا اور راول بیری سال سے راج کا کام کرایا
سیکہہ سنگہ اپنی جاگیر کو بمقام ڈگی چلا گیا جہوتہارام جاتراکو گیا اور اوسکے فریق
کے اور لوگ متفرق ہو گئے ماجی صاحبہ نے بظاہر فرمان پذیر ہوکر راول کو
بعطاے خلعت ممتاز کیا۔
۲۲ - اپریل ۱۸۳۶ع کو کپتان سٹوورٹ صاحب جے پور سے گئے اور میجر ریبیر
صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے ماجی صاحبہ نے اس تبادلہ کو اپنے دیرینہ
خواہش اخراج راول کے حاصل کرنے کیواسطے موقع غنیمت سمجہا اس غرض
سے اونہون نے سرداران فوج راج سے سازش کی اور اکتوبر ۱۸۳۶ع
مین بحیلہ طلب تنخواہ اونکو جے پور مین جمع کیا اور ٹہاکران شیخاواٹی کو بہی اپنی
طرف کرکے بغرض اخراج ناتہاوتان کہ راول بیری سال ٹہاکر ساموداور

ٹہاکر کشن سنگہ چوسون والہ سرگروہ ناتہا دتانی مین طلب کیا اور سری جی ہنت
کو بہی بلا کر شورش و فساد پیدا کرنے مین کمال کوشش کی اون کے حکم سے
فوجین مع چوبیس توپون سکے سامگانیر دروازہ جمع ہوئین کپتان ریپر صاحب
نے اس موقع پر کمال ضبط و دانائی سے کام کیا بریگیڈیر صاحب نصیر آباد سے
فی الفور مدد کی درخواست کی اور جب ماجی صاحبہ نے اونکے خفیہ پیغام پر کہ
بہ امتناع فراہمی و برخاستگی فوج جمع شدہ بہیجا تہا کچہہ التفات نکیا تب خود
شہر سے علیحدہ ہو گئے شہر کی دوکانین بند ہو گئین اور تجارت موقوف ہو گئی
دو مہینے تک یہی حال رہا راول کو اپنی زندگی کا خوف ہوا شہر سے نکلکر صاحب
ایجنٹ کے پاس آ گیا اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ نرمی و استقلال سے اپنی
سرکار کے حکم پر قایم و مستحکم رہے غالب ہے کہ اگر راول اور اوسکے شریک
ٹہاکر شہر سے نکل نہ جاتے تو شہر لٹ جاتا اور بڑا ہنگامہ برپا ہوتا۔

یہہ خبر سنکر سر ڈیوڈ اکٹر لونی صاحب رزیڈنٹ دہلی سے آئے اور شہر مین مقیم
ہوئے اونہون نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی کارروائی کی کہ شہر سے باہر تہے
کچہہ پروا نکی اور باوجودیکہ سابقاً خود لکہہ چکے تہے کہ انتظام ملک کیواسطے
سب سے بہتر راول ہے ماجی صاحبہ کے عذرات کو بخوبی سنکر راول کے
بذلت موقوف کرنے کی اجازت دی یہہ تو صریح ظاہر ہے کہ ماجی صاحبہ
کی مختاری کے ساتہہ راول کا اپنے عہدہ پر بدستور بحال رہنا ممکن نہ تہا مگر اسکی
بہی کوئی وجہہ نہ تہی کہ راول اپنے عہدہ سے دست بردار ہو کر ذلت
اوٹہاوے اب ماجی صاحبہ کی تجویز سے انتظام جدید ہوا اوسمین بالکل

جھوتہارام کے فریق کے لوگ مقرر ہوئے میگھ سنگھ ڈگی والہ سرپنچ ہوا حکم چند برادر جھوتہارام اوسکا نائب ہوا اور رام چند کو اہتمام سررشتہ مال مفوض ہوا لفٹنٹ کرنل ریپر صاحب نے کہا کہ اس انتظام مین خرابی کے سواے کسیطرح فائدہ کی صورت نہین ہے ۔

راول کل معاملات مین انصاف سے کام کرتا تہا مگر اوسکو ہمت نہ تہی اور نہ اپنی راے پر اعتبار تہا اوسکی برخاستگی کے باب مین گورنر جنرل صاحب نے بعد ملاحظہ کیفیت حال جےپور بذریعہ مراسلہ ۱۰ - اپریل ۱۸۳۵ع حکم دیا کہ راول کی موروثی جاگیر بدستور بحال رہی اوس سے محاسبہ طلب نہو اور اوس کا وکیل صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے پاس حاضر رہا کرے اور انتظام جدید کو اس شرط سے منظور کیا کہ اگر کاروبار ریاست مین ہماری مداخلت کی کچھ ضرورت ہوگی تو ترمیم و اصلاح کیجاوے گی اور یہہ بہی حکم دیا کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ انتظام راج مین مداخلت نکرین اور جھوتہارام کی نسبت ماجی صاحبہ کو صاف ہدایت ہوئی کہ ایسے بدمعاش و رشوت خوار شخص کے حق مین جلاوطنی کا حکم ہوا ہے وہ مسترد نہین ہوسکتا ۔

ماجی صاحبہ نے سمجہا کہ میری شورش اور حصول رسوخ صاحب رزیڈنٹ و سرکار انگریزی سے یہہ آزادی حاصل ہوئی ہے اور باوجود ارادہ کم امداد و اعانت راول کے یکبارگی اختیار راج ماجی صاحبہ کو ملجانے سے عوام الناس نے یہہ نہ سمجہا کہ سرکار انگریزی ہندوستان کے رئیسون کو اپنی ریاستون کا مختار مطلق سمجہکر براہ انصاف اونمین دست اندازی

نہین کرتی ہے بلکہ یہہ خیال کیا کہ جے پور سے خوف کہاکر دست اندازی موقوف کردی ہے اس سے نہ فقط منتظمان و اہلکاران راج کو بلکہ سرکش و بدبر باشندگان ملک کو بہت غرور اور حوصلہ پیدا ہوگیا۔

ماجی صاحبہ منتظم راج نے بالکل بے خوف و خطر ہوکر اپنے حریص اور بدخواہ خواہشمندان کو جلانی و یسی اور اونکی باندی روپا کو راج ٹیدارن کا خطاب اور خلعت ملاکہ گویا وہی نظم ونسق امور ملکی کی مختار مطلق ہوئی اپنی حکومت جمانے کیواسطے اوس نے اپنے مخالفون کو علانیہ قتل کیا اور اس نظر سے کہ باشندگان ملک کو عبرت ہو محل کا کچہہ ادب ولحاظ نکیا کمال فضول خرچی سے اوس نے اور اوسکے ہمراہیون نے ملک کی آمدنی کو برباد کیا اور ضروری مصارف کے اجرا کیواسطے سال آیندہ کی آمدنی رہن کردی سرکار انگریزی کے خراج کی مطلق خبر نلی کہ آٹھہ لاکہہ روپیہ باقی رہگیا راول کے عہد انتظام مین خراج بروقت ادا ہوتا رہتا تہا اور بعد اداے مصارف اوس نے لاکہہ روپیہ داخل خزانہ کیا تہا اب کل ملازمان راج تنخواہ کے واسطے شور و غل کرنے لگے اور فوج نے اپنی تنخواہ کے واسطے محل مین توپین لگادین ماجی صاحبہ کو جہوتہارام کے بلانے کا کمال شوق تہا بلکہ ایک دفعہ طلب کرلیا تہا اسپر صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے دہمکایا کہ اگر خلاف حکم گورنمنٹ ایسا ہوگا تو ہم چلے جاوینگے مگر جے پور سے روانگی کیوقت اپنی راے مین لکہا کہ اگرچہ انتظام راج مین بہتری کی امید نہین ہے لیکن اگر جہوتہارام کے نہ آنے کی قید برخاست ہوجاوے تو مناسب ہے کیونکہ راج کا کام

تو اب بہی اوسی کی صلاح سے ہوتا ہے اگر وہ یہان ہوگا تو کسیقدر رجوابدہ توسمجہا جائیگا۔
کپتان لو صاحب نے جواب بجاے لفٹنٹ کرنل ریپر صاحب بتاریخ ۱۲۔ نومبر ۱۸۵۱ء پولٹیکل ایجنٹ ہوئے اول یہہ تقاضا کیا کہ مہاراجہ صاحب محل سے باہر آوین کرنل لو صاحب اور لفٹنٹ کرنل ریپر صاحب دونون کو بہی غلط گمان رہا کہ مہاراجہ صاحب پنج سالہ کے محل سے باہر آتے ہی بندوبست راج ماجی صاحبہ کے ہاتہہ سے نکلکر ٹہاکرون کے اختیار مین آجاویگا کپتان لو صاحب کو امید تہی کہ مہاراجہ صاحب کے باہر نہ لانے مین ماجی صاحبہ مع اپنے متوسلون کے جہد کامل کرینگی اسواسطے اونہون نے اسمین بہت کوشش کی ٹہاکر لوگ علی الخصوص راول کے ذیل دار بدل چاہتے تہے کہ خواہ کچہہ ہوجاوے ماجی صاحبہ کو بے اختیار کرنا چاہیئے اسواسطے اونہون نے لو صاحب کو صلاح دی کہ کل سرداران راج کو جمع کرکے اون سے درخواست کرانی چاہیئے کہ اسپر ماجی صاحبہ بجز بجا آوری اور کچہہ نکر سکینگی مہاراجہ پرتاب سنگہ کی ماجی صاحبہ کو بیدخل کرنے کیواسطے اور انہین ماجی صاحبہ کے حمل کی تصدیق کیواسطے جو دو دفعہ اجتماع ٹہاکران ہوا تہا اوس سے اب بہی یقین ہوا کہ یہہ اجتماع ہر طرح کی تدبیر ریاست مین خواہش عوام کم کثرت راے ظاہر کرینگے واسطے عمدہ و مستمرہ طریقہ ہے اور اسی خیال سے لفٹنٹ کرنل ریپر صاحب اور کرنل لو صاحب گمراہ ہوئے ہر دو نظایر مندرجہ صدر مین کل فریقون کی راے بالاتفاق تہی اور سردارون نے صرف عام الناس

کے منشار کا اظہار کردیا تہا وہ عمل مستثنی تہا اور جو کامیابی ہوئی واجبی تہی مگر
اس نزاع مین وہ صورت نہ تہی اکثر زبردست سردار خصوص شیخاواٹی کے ماجی
صاحبہ کیطرف تہے اور باوصف فضول خرچی وابتری کار وعدم ادا ے خراج
سرکار انگریزی ماجیصاحبہ کو براہ واجب مختار جائز سمجہتے تہے کپتان لوصاحب
نے اسوجہہ سے کہ کل صاحبان پولیٹکل ایجنٹ نہ فقط اوسکے زبردست اور
سرگروہ فریق اعظم ہونے سے بلکہ اوسکی ذاتی لیاقت اور خوش چلنی سے قدر
کرتے تہے رہا اول کی صلاح پر عمل کیا ماجی صاحبہ کسی نہ کسی حیلہ سے سرداروں
کے اجتماع اور مہاراجہ صاحب کے باہر نکلنے مین التوا کرتی ہتین حسب تحریر
سر چارلس مٹکاف صاحب کہ اکٹرلونی صاحب کے بعد رزیڈنٹ ہوئے تہے۔
سرداران راج دو فریق اندرونی اور بیرونی مین منقسم ہورہے تہے بیرونی
سردار کوٹہی ایجنسی پر مقیم تہے اور اندرونی یعنی ماجی صاحبہ کے طرفدار شہر
مین رہتے تہے جے پور مین پہر صاحب ایجنٹ کی بہت ہنسی ہوئی اگرچہ بہت
تجربہ کار افسر تہے مگر مخالفان حکام جائز کے شامل ہونے سے مایل بجانب داری
سمجہے جاتے تہے کیونکہ سرداروں کو انتظام راج کرنیکا استحقاق کبہی حسب قاعدہ
حاصل نہوا تہا۔

۱۲-۱۳- اکتوبر ۱۸۲۶ع کو ہردو فریق کوٹہی ایجنسی مین متفق ہوئے بلکا اون تہ
تو فسادکی نوبت پہونچ گئی تہی یہہ تماشا واقع مین قابل دید تہا کہ طرفین کی پانچ
چہہ ہزار آدمی فراہم ہوگئے تہے اول تو یہہ بحث ہوئی کہ سرداروں کو جمع
ہوکر کاروبار راج کی نسبت صلاح کرنیکا منصب ہے یا نہین کپتان لوصاحب کو

جلد ثابت ہوا کہ راجپوت سرداروں مین بوجہہ باہمی حسد و تعصب و طمع فواید خاص دیانت و خیرخواہی وطن نہین ہے اور اس سبب سے اونمین باہم اتفاق ہونا غیر ممکن ہے بلکہ اپنے صحیح منشار کو ظاہر کرنے کی بہی ہمت اور خود اختیاری نہین رکہتے ہین خود غرضی اور آرام طلبی کے سبب سے سرداران راجپوتانہ تا وقتیکہ اونکی معاش و جایداد مین خلل واقع نہو اپنے آقا سے ہر طرح کی ذلت اوٹہانے کیواسطے موجود ہین اور معاش مین خلل آنیکا چندان خوف نہہا کیونکہ راج کو اوسکی طمع نہ تہی راجی صاحبہ کے انتظام مین رعایا پر کسی طرح کا جبر نہوا اور بمقابلہ سرداران جودہ پور جیپور کے سردارونکو دیکہنے سے اون پر کچہہ تشدد یا زیادہ سختی ہونا پایا نہین جاتا ہے پس سرداروں کو راجی صاحبہ سے ناراض ہونے اور اونکی بے اختیاری چاہنے کی کوئی وجہہ نہ تہی علاوہ اسکے بجاے اپنے ہم قوم خصوصاً ناتہاوت کے جو دیگر راجپوتوں سے لئیق و ہوشیار تر ہونیکے سبب سے ہمیشہ مطمع حسد و تعصب رہے ہین متصدی اہل قلم کے منتظم کاروبار راج ہونے کو بہتر سمجہتے ہین۔

اس جلسہ مین تین سوال پیش ہوئے اول مہاراجہ صاحب کا باہر آنا دوم راجی صاحبہ کا استحقاق بابت اختیار نظم و نسق امور راج سوم تقرر مختار منتظم کار راج مگر ستر سرداروں مین سے جو اوسوقت جمع تہے کسی نے کچہہ جواب ندیا آخر کار کپتان لو صاحب ہر ایک کو علیحدہ کمرہ مین لے گئے اور ہر ایک کا علیحدہ جواب لکہا اونمین سے زیادہ تر تعداد مین راجی صاحبہ کے مخالف معلوم ہوئے مگر یہہ سب کم درجہ تہے اعلے درجہ کے سرداروں کے رسوخ و اقتدار پر لحاظ

کرنے سے اونکی راے پر عمل کرنا لازم نہ آیا اور خصوص اس خیال سے کہ ہر ایک
کو صاحبان انگریز کی نسبت بپاس خاطر راول یہہ تدبیر کرنیکا گمان ہوگا۔
سر چارلس مٹکاف صاحب کو جو اسوقت جے پور مین آئے تھے یقین ہوا کہ پنچائت
کا جمع کرنا بیجا ہے اور راجی صاحبہ کو بے اختیار کرنے کیواسطے کوئی قانون یا
رواج راج موید نہین ہے اور یہہ بہی سوچا کہ راول کی صلاح پر زیادہ از حد
اعتبار کر کے براہ غلطی پنچایت جمع کی ہے اور یہہ امر کہ راجی صاحبہ کی اختیار
سے علی العموم کل سردار ناراض ہین دو مخالف فریقون کی موجودگی سے بہی
غلط ہوگیا ہے مٹکاف صاحب نے سردارون کو پہر جمع کیا اور اپنی دست
اندازی کا گمان رفع کرنے کیواسطے ہر فریق سے دو دو سردار جمع کر کے راے
لکہوائی اس مرتبہ پچاس سردار تہے اونمین سے اٹہائیس سردارون نے راجی
صاحبہ کے موافق راے دی اور بائیس اون سے مخالف رہے راجی صاحبہ
با اختیار راج کے وزیرون کی موجودگی مین سردارون کی راے لینے سے
لازم آیا کہ جن سردارون نے اونکے خلاف راے دی تہی اونکو تکلیف و
نقصان نہ پہونچنے کی سرکار انگریزی سے کفالت دیجاوے اس کفالت سے
دربار جے پور کو بہت رنج ہوا اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو بہی بہت تکلیف
ہوئی کیونکہ سرداران مذکور کو دربار کے خلاف دستور زیادتی و تشددسی
بچانا پڑا اور سردارون نے دربار کے احکام واجب کی بہی تعمیل چہوڑدی
اور نا واجب امور مین صاحب ایجنٹ سے امداد و اعانت کے خواستگار
ہوئے راجی صاحبہ نے ابتداء سے ہی اس کفالت مین خلل اندازی شروع

کی تو ان مین فوج بھیجکر ٹہاکر کے مسکن پر حملہ کردیا کہ اوسکے چند آدمی قتل ہوئے
اور ایک مکان کو جسمین چند آدمی پناہ پذیر ہوئے تھے لکڑی اوپلہ سے بھرکے
سخت بے رحمی سے جلوا دیا کہ مردمان موجودہ جلکر خاکستر ہوگئے جھلار کے
ٹہاکر کا ایک بڑا گانو لوٹ لیا اوسکو راج سے معاوضہ دلایا گیا تب راج کی
زیادتیون کا انسداد ہوا۔

ماجی صاحبہ اور راول کی عداوت بدستور جاری رہی اور مہاراجہ صاحب
کے اول دربار مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے راول اور دیگر سرداران مخالف
ماجی صاحبہ کو طلب کیا تو یہہ عداوت اور بہی زیادہ ہوئی اور اس حد کو پہونچی
کہ صفائی غیر ممکن ہوگئی۔

حکم گورنمنٹ بمنظوری معاودت جہوتارام صادر ہونے اور کپتان لو صاحب کے
داخل جے پور ہونیکے بعد بہت جلد جہوتارام جے پور مین آگیا مگر اوس نے
اوسیوقت راج کے کام مین مداخلت نکی تہوڑے دنون بعد جب کام
کرنے لگا جو فساد اوسکی کارکردگی کے ساتھہ لگا ہوا تہا اوسمین بہی دیر
نلگی فوج پہر باغی ہوگئی اور شہر کو گہیر کر دروازون پر توپین لگادین
جہوتارام پر مجمع خلایق کا خوف غالب ہوگیا اوس نے محل مین زنانہ ڈیوڑہی
پر پناہ لی عرصہ تک فوج نے سرکشی نہ چہوڑی جب اونکی تنخواہ تقسیم ہوگئی
اور کپتان لو صاحب نے بہت کچہہ سمجہایا تب محاصرہ موقوف کیا لو صاحب
کو علالت طبیعت کی وجہہ سے پہاڑ پر جانا ضرور ہوا اور بجاے اون کے
سر جارج کلارک صاحب مقرر ہوئے۔

جہوتہا رام کی وزارت پر مقرر ہونیکا حکم جارج کلارک صاحب نے سنایا
اور محل مین بڑی شادمانی ہوئی شہر وراج مین مشہور ہوا کہ فساد اور بدنظمی
کے سبب سے سرکار انگریزی نے ملک ضبط کرنے کیواسطے جہوتہا رام کو مقرر
کیا ہے گورنر جنرل صاحب نے مراسلہ ۲۵ - اپریل ۱۸۳۵ء مین کولبروک صاحب
کو لکہا کہ تقرر وزراے حال سے جو متوسلان راجی صاحبہ کو خارج کر کے ہوا ہے
ملک خراب ہوتا ہے اور سرکاری خراج وصول کرنے مین بہی بڑی دقت
ہوتی ہے جہوتہا رام کے لائق ہونے مین کچہہ شک نہین ہے اور یہہ بہی امید ہے
کہ وہ فوائد سرکار انگریزی اور بہبودی عوام پر اپنی لیاقت کو صرف کریگا
ظاہر ہے کہ باوصف ہماری ممانعت کے جہوتہا رام راجی صاحبہ کے مزاج
پر بہت تسلط ہے اور اس حالت مین وہ اپنے اقتدار کو بجز خاص اپنے فوائد
کے اور کسی طرح مستعمل نہین کر سکتا ہے اصل مین اوسکو وزیر سے کچہہ
کم اختیار نہین ہے مگر اوس عہدہ کے ساتہہ جو عزت اور ذمہ وری ہوتی
ہے وہ نہین ہے لارڈ ولیم بنٹنکس صاحب کے عہدۂ گورنری پر کلکتہ مین
پہونچنے پر یہہ انقلاب ظہور مین آیا تہا اگرچہ فی الجملہ یہہ تدبیر صحیح اور پسندیدہ
تہی مگر طریقہ مروجہ تدبیر سابقہ کے لحاظ سے ناگہانی تہی اور اوسکے اجرا مین
بلا لحاظ حالات موقع وہر خاص مقدمہ اور حکام سابق کے معاہدون کی بہت
عجلت عمل مین آئی اور اوسکا اعلان بہی بہت شہرت سے کیا گیا -
گورنران سابق نے جو دربار جے پور پر جہوتہا رام اور اوسکے متوسلون
کے باب مین تاکید وتنبیہہ کی تہی یکبارگی منسوخ ہو گیی اور مخالفت تدبیرات

اور خلاف ورزی معاہدات مستحکم سے سرکار انگریزی کے استقلال وقیام مزاجی
مین فرق ظاہر ہوکر سبکی ہوئی اور افسران متعینہ موقع کے اعتبار مین خلل آیا
راجپوت ٹہاکر علانیہ ناراض ہوگئے مسٹر کلارک صاحب نے لکہا کہ اپنے آقا
کیواسطے ایسا خلاف معدلت تربیت خانہ مقرر ہونیکو موجب بداخلاقی سمجھکر
سردار لوگ بہت رنجیدہ ہین اور اب اونکی ذلت جسپر کل ہندوستان طعن
کرتا ہے تکمیل کو پہونچ گئی ہے غالبًا راجپوتون کے آمادہ ہونیکا وقت قریب
آگیا ہے یہہ امر جہانتک صرف ہتک مقصود ہے وہانتک توصحیح ہے مگر ذلت
سے اون کی جاگیر و معاش مین کچہہ خلل واقع ہوا جو تہا رام رضاجوئی کی
تدبیرون مین بہی غافل نہ تہا اوس نے عنقریب کل ناراض سردارون کو
طلب کرلیا اور اکثر کو خدمتون پر متعین کیا تین برس کے عرصہ مین بجز
راول کے سب ٹہاکر رضامند ہوگئے بلکہ راول کو بہی جب اوسکا چہوٹا بیٹا
کشن سنگہ ٹہاکر چومون کا متبنیٰ ہوا پگڑی بہیجی گئی جہوتہا رام نے سرکار انگریزی
کا خراج ادا کرنے مین بہی توقف نہ کیا آٹہہ لاکہہ روپیہ بقایا خراج جلد
ادا کردیا اور خراج آیندہ ادا کرتا رہا علاوہ اسکے دو لاکہہ روپیہ بابت
خراج کے کسی ساہوکار کا تہا وہ ادا کردیا چند سال سے مہاراجہ مان سنگہ
والی مارواڑ نے اپنے راج کے سردارون پر بہت تشدد زیادہ ستانی
کی اس سے فساد پیدا ہوا اوسکے دفعیہ کیواسطے مارواڑ مین انگریزی
فوج کا جانا لازم آیا اکثر مخروج سردار اپنے رشتہ داران سکنا رجی پور
کے پاس پناہ پذیر ہوئے اور وہان مقیم ہوکر مارواڑ مین تاخت کرنے

لگے اوسی زمانہ مین دہونکل سنگہ نامی دعویدار مسند مارواڑنے جے پور و
شیخاواٹی سے فوج کثیر بہرتی کی دربار جے پور نے اوسکے انسداد کی کچھ تدبیر
نکی بلکہ برعکس اسکے اونکو علانیہ مدد دی اسپر سرکار انگریزی سے جے پور
کو بہت تاکید ہوئی اور صاف لکہا گیا کہ جسقدر دہونکل سنگہ مارواڑ مین
نقصان کریگا اوسکا عوض جے پور سے دلوایا جاویگا۔
بتاریخ یکم دسمبر ۱۸۲۹ع کپتان لو صاحب نے بہر کلارک صاحب سے لیکر ایجنسی
کا کام شروع کیا مگر اونہین ایام مین رزیڈنٹ گوالیار ہوکر چلے گئے اور ایجنسی
جے پور کا کام اونرآیبل کونڈش صاحب سپرنٹنڈنٹ اجمیر کو سپرد ہوا چند
مہینے کے بعد یہہ خدمت کرنل لوکٹ صاحب کو ملی اور ۱۸۳۲ع مین جب لارڈ
ولیم بنٹنکس صاحب اجمیر مین تہے لاکٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
مقرر ہوئے مسٹر کونڈش صاحب کی روانگی کے وقت سے ستمبر ۱۸۳۸ع
تک بباعث جلد جلد بدلنے حکام کے دفتر ایجنسی مین تحریرین بہت کم ہین۔
بظہور بدنظمی و فساد کے شیخاواٹی مین نصیرآباد سے انگریزی فوج متعین
ہوئی تہی اوس نے سرکوبی مفسدان کرکے ملک مین امن کردیا جب رسالہ جات
میجر فوسٹر صاحب کی شکل بندہ گئی فوج انگریزی جو اوس ملک مین اور
تورواٹی مین کہ وہ بہی قزاق اور رہزنون کا مسکن ہے پہیل رہے تہے
بتدریج برخاست کی گئی فوج انگریزی کا خرچ بکثرت ہوا تہا اور انتظام
ملک کی جوابدہی جے پور کی تہی اسواسطے جن ریاستون کی بدنظمی کے سبب سے
فوج کی تعیناتی لازم آئی تہی اونہین کے ذمہ فوج خرچ لگایا گیا زرنگی

جے پور چودہ لاکھہ روپیہ ہوا اور اوسکے وصول ہونے کی صورت اطمینان نہین
تہی اسواسطے مناسب متصور ہوا۔
کہ سرکار انگریزی کچہہ کفالت مادی اپنے اختیار مین لے چنانچہ نصف تالاب
سانبہر محلوکہ جے پور پرتا وقت ایصال زر فوج خرچ قبضہ کیا گیا اس سے جیپور
مین اور بہی زیر باری ہوئی اور ایصال فوج خرچ زیادہ تر شتبہ ہوا تالاب
سانبہر کے حصہ جے پور کی آمدنی بعد اداے مصارف قریب ڈیڑہ لاکہہ روپیہ
سالانہ کے تہی مارواڑ کا حصۂ تالاب مذکور بہی اوسی ضرورت سے قرق ہوکر
کپتان مارسین صاحب کل کے منتظم مقرر ہوئے۔
ستمبر ۱۸۳۱ء مین خراج سرکار انگریزی بارہ لاکہہ چڑہ گیا اور ملک مین بدنظمی و
خرابی ہوگئی اور اکثر لوگون کو یقین ہوا کہ سواے بربادی ملک کے اور کچہہ انجام
نہوگا بعض لوگون نے بانی فساد یعنی جہوتہا رام کو قتل کرنے کی تجویز کی چنانچہ
ایک سازش بہ تحت نجے سنگہ بہاہٹی و وکیل کہیتڑی و چہہ کس دیگر ثابت ہوکر اونکو
سزا ہوئی مہاراجہ صاحب جو اب جوان ہوگئے ستہے اور اکثر باہر آیا
کرتے تہے ذیشعور و خوش مزاج ستہے اونکی شادی بہی ہوگئی تہی کہ رانی
چندراوت جی صاحبہ سے مہاراجہ سوائی رام سنگہ صاحب فرمان رواے
حال اگست یا ستمبر ۱۸۳۲ء مین پیدا ہوئے اور اونہین ایام مین ماجی بہٹیانی
جی صاحبہ کا انتقال ہوگیا۔
مہاراجہ صاحب کی بہبودی آیندہ کی امید مبدل بہ مایوسی ہوئی وہی بدمعاش
جہوتہا رام جس نے راج پر انواع مصیبتین نازل کین اس مرادسے

کہ راج مین پہر بہی صغیر سن رئیس ہوا اور میری حکومت بدستور جاری رہے اپنی جوان آغار کی ہلاکت کا باعث ہوکر سواد الوجہہ فی الدارین ہوا اگرچہ اس ہلاکت کا کوئی گواہ رویت نہین ہے کیونکہ اندرون پردہ کے حالات تک کسی کی رسائی نہین ہوتی ہے مگر مہاراجہ صاحب کا یکایک مرنا اون کے جنازہ کو بعجلت تمام خفیہ لیجانا اور مراسم تجہیز و تکفین کو نہایت جلدی سے انجام دینا اگرچہ حسب ضوابط قانونی واسطے ثبوت اوس جرم کے جسکا جہوتہارام آج تک ملزم سمجہا جاتا ہے شہادت کافی نہین ہے مگر عوام الناس کے دلون پر یقین کامل پیدا کرتے ہین

شروع ۱۸۳۵ء مین مہاراجہ جے سنگہ صاحب سوم کا انتقال ہوا۔

بفور استماع اس خبر کے کرنل الویس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کہ شیخاواٹی مین تہے جےپور کو آئے اور فی الفور اوس ملعون کو جسکے واسطے واپسی جےپور کی اجازت نہوتی تو بہتر ہوتا شہر بدر کرنے کی تدبیر کی۔

جہوتہارام۔ ہردو کنیز کین۔ دیوان امرچند۔ بخشی منالال۔ سرجی مہتا تیگہہ سنگہ ڈگی والا۔ چند شیخاوت مثل شیام سنگہ ٹہاکر بساؤ جس نے جاگیر لینے کیواسطے اپنے چچا اور بہائی کو مارا تہا اور ہنونت سنگہ راؤ منوہرپور اور جیت سنگہ ٹہاکر سالواڑ رنقاء جہوتہارام جو اشخاص سابق مین بااختیار تہے وہ بہی اس زمانہ مین تہے مہاراجہ جے سنگہ کے انتقال پر رانی چندراوت جی صاحبہ ماجی مختار راج ہوئین اور جسقدر بہٹیانی جی تہین اوسیقدر راول کے مخالف اور اس بدمعاش گروہ کی خیرخواہ ہوئین ایجنٹ گورنر جنرل صاحب نے جہوتہارام کو موقوف کرکے دیوسہ کے قلعہ مین قید کیا اور روپیہ بدارن

اور اوسکے متوسلون کو خارج کیا اور راول کو مختار مطلق کیا ملک کے انتظام
آیندہ کی تجویزین پیش ہوئین -
سرکار انگریزی کے تنزلزل اور تحمل تدبیر کے نتایج بد جسقدر پہلے مخالفون کی
سرکشی سے پیدا ہوئے تہے اوس سے زیادہ شرارت کے ساتہہ بشکل بلاکٹ مسٹر
بلیک صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل اور مہزوجی خود صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل کے پیدا ہونے والی تہی ظاہر ہے کہ جے پور مین ہر انقلاب سے پیشتر
فساد ہوا تہا اور ہر فساد کے بعد سرکار انگریزی کی تدبیر بدل گئی گویا ہر مرتبہ
تبدیلی تدبیر کا باعث فساد ہی تہا اس صورت مین عجب نہین ہے اگر فریق متعلق
زنانہ ڈیوڑہی نے براہ حماقت و شرارت امید کی ہو کہ صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل سے راول کو موقوف کرانیکا تحقیق ذریعہ شہر مین فساد کرانا ہے اور
یہہ خیال کیا ہو کہ جسطرح سابقاً بعہد اکٹرلونی صاحب ہوا تہا راول کی موقوفی
بیرماجی صاحبہ کو وزیر مقرر کرنیکا اختیار ہو جاوے اسکے علاوہ راول بیریسال
کا انتقال ہو گیا تہا اور اوسکا بیٹا شیو سنگہ جسکو ویسی لیاقت نہ تہی اور انگریز
بہی اوسکو کم جانتے تہے جانشین ہوا تہا متعلقین فریق ماجی صاحبہ نے سوچا
کہ فساد مین راول مارا جاوے تو حکام کو یقین ہوگا کہ عوام الناس اوسکو اچہا
نہین سمجہتے ہین اور مفسدہ کی جوابدہی بہی اوسی کے ذمہ ہوگی اور یہہ
بہی اونکو بخوبی معلوم تہا کہ سرکار انگریزی کسی کو حاکمانہ زبردستی سے وزیر
نہین کرتی تہی اور سبب فساد کو بدمعاشون کی سرکشی سے نہین بلکہ جس
شخص کے خلاف کیا جاوے اوسکی کج خلقی اور بدمزاجی سے منسوب کرتی ہے

غرض راول کو بصراحت متروک العوام ثابت کرنے کیواسطے اس تجویز پر عمل کیا
گیا علی العموم ہندوستان مین مشہور تہا کہ فلان روز فساد ہونیوالا ہے مگر مطلع
فساد ظاہر نہین ہوا تہا ورنہ حکام انگریزی خبر پاکر انتظام کرتے عوام کا دل
فساد کیواسطے مستعد تہا چنانچہ خفیف اشتعالک سے کمال سخت اور مہلک
نتایج کے ساتہہ برپا ہوا۔

تحقیقات مابعد اور مراسلات گرفتار شدہ سے تحقیق ہوا کہ اس سازش کا بانی
سابق جہوتہا رام تہا قرار پایا تہا کہ اوسکا رشتہ دار دیوان امرچند بدمعاش
لوگون کو نوکر رکہکر اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل پر حملہ کر کے آغاز فساد کرے جب
شہر مین شورش ہوجاوے تب جواہر سنگہ خلف چمن سنگہ ٹہاکر سایواڑ کہ راؤ سیوپور کا رشتہ دار ہے راؤ مذکور کی حویلی واقع جے پور سے مسلح جمعیت لیکر سید ہا محل
مین آجاوے اور صبح کے وقت ماجی صاحبہ کے فریق کے اور لوگ راول کو
مار ڈالین گورنمنٹ کا حکم راول شیو سنگہ کو انتظام ریاست سپرد کرنے کیواسطے
صادر ہوا تہا اوس سے دربار کو مطلع کرنے کے واسطے بتاریخ ۴ جون ۱۸۳۵ء
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مع اپنے اسسٹنٹ مسٹر بلیک صاحب اور دو دیگر
صاحبون کے محل مین آئے جسوقت صاحب موصوف واپس چلے تب ایک شخص
نے عقب سے برہنہ شمشیر سے اون پر حربہ کیا اور تین ضرب مار کر مجروح شدید
کردیا مسٹر بلیک صاحب نے اس قاتل کو گرفتار کر لیا تلوار چہین کر اور مشکین باندہ
کر چارپائی پر ڈالکر جیلخانہ کو بہیجدیا۔

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو بسواری پالکی ایجنسی کو روانہ کیا راستہ مین نہ کسی نے

روکا اور نہ کسی کو معلوم ہوا کہ کون جاتا ہے اور دیگر دو صاحب پہلے ہی گہوڑون
پر سوار ہو کر شہر سے نکل گئے تہے بہت دیر بعد مسٹر بلیک صاحب ہاتہی پر سوار ہوئے
قاتل کا شہرہ پہیل گیا راجی صاحبہ کی طرف کے لوگ بافسری ہدایت اللہ خان درواز
پر جمع ہو کر فساد معلومہ کیوا سطے تیار ہوئے جسوقت مسٹر بلیک صاحب خون آلودہ
برہنہ شمشیر ہاتہ مین لیے ہوئے اور خون افشان کپڑے پہنے ہوئے باہر نکلے
تب مشہور ہوا کہ اونہون نے صغیر سن مہاراجہ صاحب کو مار ڈالا ہے جو کچہہ
کسی کے ہاتہ مین آیا وہی لیکر سب نے یکبارگی اون پر حملہ کیا اس ارادہ سے
کہ شہر سے باہر نکل جاوین اونہون نے ہاتہی کو دبایا مگر دروازہ بند پایا خواصی
مین چپراسی تہا وہ مارا گیا اور فیلبان زخمی ہوا مجبور ہوے ہاتہی کو ایک مندر
کے برابر لگا کر اوسکے برآمدہ مین چڑہ گئے اور صحن کے اندر جاکر کواڑ بند کر لیے اس
مندر کے دروازہ کے قریب مینون کا پہرہ رہتا تہا اونہون نے گو سبب فساد
کچہہ معلوم نہ تہا سب سے مار مار کا غل سنا اور دیوارون پر ہو کر مندر مین جاکر
بلیک صاحب کو قتل کیا اور نعش کو بازار مین ڈالدیا کہ وہان اوسکی اور بہی
ذلت ہوئی تین چپراسی اور ایک چہتری بردار اور ایک فیلبان مارے گئے
جسوقت یہان یہہ حال ہو رہا تہا جواہر سنگہ راؤ منوہر پور فوج لیکر محل پر پہونچا
وہان راول اور دیگر سردار جمع تہے اونہون نے دروازے بند کئے منوہرپور
والون نے کہولنے مین جہد کیا جب راول کے ہمراہیون نے مقابلہ کیا تب
باز رہے اور اسوجہہ سے کہ کوئی مارنے کو باقی نہین رہا اور نہ مفسدون
کا ارادہ شہر مین اچہی طرح مشہور ہوا تہا زیادہ فساد نہوا ایسا معلوم ہوتا ہے

کہ فساد کی تجویز جھوتہارام اور اوسکے بہائی امرچند اور ہدایت اللہ خان اور
چند متوسلان خاص کے سوائے اور کسی کو ظاہر نہوئی تہی ۔

اسوقت راول نے بڑی مستعدی ظاہر کی ایجنسی کو جہان بلیک صاحب
کی نعش پہونچ گئی تہی اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے زخمون پر مرہم پٹی
ہو رہی تہی کسیطرح کا پیغام بہیجنے سے پہلے راول نے پہرہ والہ مینہای
اصل قاتلون کو گرفتار کرکے مندر کے آگے پہانسی دیدی اور کل شہر کاے
مفسدہ کی گرفتاری مین سعی کامل کی ۔

سرکار انگریزی سے کل حالات کی تحقیقات اور مجرمون کی سزادہی کیواسطے
کمیشن مقرر ہوئی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ جھوتہارام اور حکم چند اوسکے بہائی
نے راول کو متہم کرنے کیواسطے یہہ خونریزی کرائی تہی ساہ شیولال گماشتہ
اور فتح لال خلف جھوتہارام کی نسبت بحالت عدم موجودگی جھوتہارام و حکم چند
کہ قلعہ دیوسہ مین قید رہتے تہے جے پور مین اہتمام فساد اور مفسدون کا اطمینان
کرنا ثابت ہوا دیوان امرچند اور اوسکے نائب امرچند بہوسہ کی نسبت آغاز
فساد کا بندوبست کرنا ثابت ہوا اور بخشی منالال کی نسبت فوج کو جو پہلے سے
ماجی صاحبہ کیطرف تہے متفق رکہنا پایا گیا ۔

کمیشن نے عرصہ تک تحقیقات کی ازانجملہ جھوتہارام ۔ حکم چند جو قبل صدور حکم
مرگیا ۔ امرچند ۔ ہدایت اللہ ۔ ساہ شیولال ۔ مانک چند بہوسہ کیواسطے
سزای پہانسی اور دیگر مجرمون کی نسبت مختلف میعادون کی قیدین تجویز
کین مگر اخیر مین بحکم گورنمنٹ صرف دیوان امرچند اور ہدایت اللہ کو پہانسی

ہوئی اور جہوتہارام وحکم چند کیواسطے حبس دوام قلعہ چنار مین اور دیگر
مجرمون کیواسطے مختلف میعادون کی قیدین تجویز ہوئین۔
سرکار انگریزی کے واجبی غضب سے کہ بہ پاداش ایسے جرم سنگین کے کہ خود
گورنر جنرل صاحب کے قایم مقام صاحب ایجنٹ پر عین محل کے دروازہ میں
بلا اشتعال اور کسی وجہہ کے حملہ ہوا ضرور انتقام واجب تہا ماجی صاحبہ اور
راول دونون کو بڑا خوف ہوا اور احتمال ہوا کہ شاید راج ضبط ہوجاوے
قلعہ کا خزانہ کہولدیا اور رفع ناراضگی کیواسطے چہتیس لاکہہ روپیہ بقایا خراج
یکمشت ادا کردیا بعد ازان اس مقدمہ مین کچہہ کارروائی نہین ہوئی اور نہ
کاغذات موجودہ ایجنسی سے کچہہ ثابت ہے۔
چہالیس لاکہہ روپیہ یکمشت بصیغہ خراج خزانہ سے نکلنے پر ریاست مین تنگی
ہوگئی علاوہ آٹہہ لاکہہ روپیہ سالانہ خراج کے اوس زمانہ مین جبکہ پورے
ساڑہے چار لاکہہ روپیہ سالانہ برگذ شتجا واٹی کا خرچ لیا جاتا تہا اور جہوتہارام
کے انتظام مین ملک مفلس اور ریاست زیربار ہوگئی تہی اب سبکدوشی مشکل
نظر آئی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے نزدیک انسداد فضول خرچی کیواسطے
جبکہ یورپین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کا متعین ہونا ضرور متصور ہوا مگر چونکہ
سابقًا ایجنٹ کی تعیناتی سے انواع وقت و خرابیان پیدا ہوئین تہین گورنمنٹ
کو اسمین شبہہ ہوا کرنل الویس صاحب نے لکہا تہا کہ بقایا خراج وصول
کرنے اور ریاست کو قرضہ سے سبکدوش کرنیکا صرف یہی ایک ذریعہ ہے
کہ انتظام ریاست خود صاحب پولیٹکل ایجنٹ کرین مگر گورنمنٹ نے بذریعہ

مراسلہ ۱۷- فروری ۱۸۳۶ء تحریر کیا کہ اگر خراج گران ہے اور ایک ثلث آمدنی راج سے بہی زیادہ ہے تو حسب منشا حکم اونرایبل کورٹ آف ڈایرکٹرز جب بلا تکلیف ریاست ایصال اوسکا غیر ممکن ہو جاوے کلی یا جزو و اسقاط کر دیا جاوے۔

مگر ریاست کی آمدنی حال و قابلیت اضافہ و مصارف ضروری کے دریافت کرنیکا کوئی ذریعہ نہ تہا اسواسطے نواب گورنر جنرل صاحب کو میجر الویس صاحب کی تجویز منظور کرنی پڑی اور جے پور کی آمدنی و خرچ کی تحقیقات کیواسطے ایک صاحب انگریز مسٹر روس صاحب متعین ہوئے اور حسب مراسلہ مورخہ ۱۷- اکتوبر ۱۸۳۶ء نواب گورنر جنرل صاحب نے اونکو لکہا کہ ہمکو آپکی دانشوری سے امید ہے کہ آپ کاروبار راج مین دست اندازی کرنے سے کہ سابقًا بالکل بے فائدہ بلکہ پر ضرر ہوئی تہی پرہیز کرینگے اور یقین ہے کہ آپ کا تقرر جو بضرورت تخفیف خراج ہوا ہے مرغوب العوام ہوگا بتاریخ ۲۹- ستمبر ۱۸۳۸ء میجر روس صاحب جے پور مین داخل ہوئے اور دیکہا کہ راج جے پور جسطرح سابق مین کئی فریقون مین منقسم ہو رہا تہا اوسیطرح اب بہی منقسم ہے ماجی صاحب تو راول کے با اختیار ہونے سے از حد ناراض تہین اور اوسکو بیدخل کرنے مین وہی تدبیرات کر رہی تہین جو اوسکے باپ کی بیدخلی مین کارگر ہوئین اون تدبیرون کے شروع مین ۱۸۳۵ء فوج کی بغاوت ہوئی تہی چنانچہ اب بہی وہی ہوا رامگڑہ مین دو پلٹنون نے فساد کیا اور وہان ہی دو ہزار ناگے اون کے شامل ہو گئے اور اطاعت

حکم سے مطلق انکار کیا جب نصیرآباد کی فوج نے جاکر دبایا تب اونہون نے اطاعت اختیار کی باجی صاحبہ نے راول کو مہر دینے سے انکار کیا اور دسہرہ پر تلوار نہ لیجانے دی سرکار انگریزی کیطرف سے مقرر ہونیکی وجہ سے لازم آیا کہ راول کی صاحب پولیٹکل ایجنٹ مدد کرین مگر اس بات پر بہی کمال لحاظ تہا کہ عوام کے نزدیک سرکار انگریزی کا منشا صرف بہتری ریاست پایا جاوے نہ کہ طرفداری کسی خاص فریق کا —

درباب خراج وپیداوار راج جسکی تحقیقات کیواسطے مقرر ہوئے صاحب نے لکہا کہ منجملہ پانچ لاکہہ روپیہ کے جو حال مین وصول ہوا ہے ساڑہے تین لاکہہ روپیہ سال آیندہ کی جمع پر بطور قرض لیا ہے پس راج کی آمدنی سے صرف ڈیڑہ لاکہہ ۱۲ پایا ہے بقایا خراج بقدر بیس لاکہہ ہے اور ساہوکارونکا قرضہ ساڑہے آٹہہ لاکہہ آمدنی سالانہ ساڑہے تیئیس لاکہہ ہے اور خرچ سالانہ بتیس لاکہہ ۱۲ گذشتہ مین صرف بیس لاکہہ روپیہ کی آمدنی ہوئی تہی اس صورت مین اگر حسب تجویز کرنل الویس صاحب خراج مین دو لاکہہ کی کمی ہوکر آٹہہ لاکہہ سے صرف چہہ لاکہہ رکہا جاوے تو بہی بہت کم سبکدوشی ہوگی ڈہائی لاکہہ کے خرچ مین کمی ہوسکتی ہے اور چار پانچ لاکہہ کی جایداد ضبط ہوسکتی ہے اسواسطے راج کو زیر باری سے بچانے کیواسطے صرف یہی تدبیر مناسب ہے کہ عمدہ انتظام اور خبرگیری سے آمدنی زیادہ کیجاوے مگر یہہ امر حکام انگریزی کی دست اندازی کئی بغیر نہو سکے گا —

اب سرکار انگریزی کو معاملات جے پور مین بڑا انقلاب پیدا کرنا منظور

ہوا اور بجاے جزوی اور متامل نگرانی کے جو ابتک ہوئی تھی قوی تر مداخلت
کرنا قرار پایا لفٹنٹ کرنل سارلینڈ صاحب رزیڈنٹ گوالیار راجپوتانہ مین ایجنٹ
گورنر جنرل مقرر ہوئے اونکو اس باب مین اختیار کلی حاصل ہوا بذریعہ مراسلہ
یکم اپریل ۱۸۳۹ء گورمنٹ نے لکہا کہ مستورات خواستگار استحقاق مداخلت کاروبار
راج جےپور کی حرص کو قبول کرنے کی تدبیر سے ہمکو تجربہ کامل ہوچکا ہے اور
اس باب مین تجویز قطعی کرنیکا وقت آگیا ہے کہ نظم ونسق راج مین چند سال تک
زمانہ اختیار کا مستعمل ہونا موجب بہبودی ملک ہے یا نہین جےپور پہونچنے ہی
کرنل سدرلینڈ صاحب نے ایجنسی جےپور کے بالاستقلال جاری رہنے کی درخواست
کرکے راول سے کہا کہ باوصف امداد واعانت سرکار انگریزی ابتک راج مین
کچہہ ترقی نہین ہوئی اور تمہاری زیادہ تر امداد کی درخواست کرنے سے ثابت
ہے کہ تم سے سب لوگ ناراض ہین اب انتظام کی تین صورتین ہین یا تو سرکار
انگریزی بالکل علیحدہ ہوجاوے جب مثل سابق ابتری وخرابی انتہائی درجہ
کو پہونچے تب حکام انگریزی کے ازسرنو آنیکی ضرورت ہو یا مثل ناگپور اس راج
کا بہی اختیار کلی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو ہو اور وے بطور منتظم خود کام کرین
یا جسطرح ریاست کچہہ مین بہ تحت کرنل پوٹینجر صاحب بڑا فائدہ ہوا ہے صاحب
پولیٹکل ایجنٹ بذریعہ پنچایت سرداران محدود اختیارات کا استعمال کرین مجھکو
تیسرا طریقہ کہ راجپوتون کی خواہش کے موافق ہے پسند ہے راول نے بہی
اسی طریقہ کو پسند کیا لازم آیا کہ ماجی صاحبہ کو بہی اوس انقلاب سے جو انتظام
ملک اور خود اون کے منصب مین ہونیوالا تہا آگاہ کیا جاوے بلاموجودگی

راول صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے محل مین جاکر ملاقات کی ماجی صاحبہ نے جو
سابق مین بموجودگی راول مخاطب ہوئین تہین بذات خاص پردہ مین آکر کرنل
سدرلینڈ صاحب سے گفتگو کی جو حال راول سے کہا گیا تھا وہی اون سے کہا گیا اور علاوہ
اوسکے یہ بھی کہ آیندہ آپکو انتظام راج مین مداخلت کرنیکا اختیار نہ ہے گا اسپر وہ ازحد
ناراض ہوئین اور جیسا کہ پیشتر سے معلوم تہا ملاقات رنجش کے ساتہہ ختم ہوئی
اب سردارون کی پنچایت کا مقرر کرنا باقی رہا چنانچہ میجر روس صاحب نے راول
اور اوسکا بہائی ٹہاکر لچہمن سنگہ اور ٹہاکر جہلار کہ بروے وراثت حقدار مسند
ریاست ہے اور دو شخص دیگر کہ سب زبردست اور با علی درجہ کے سردار تہے
تجویز کیے میجر روس صاحب کی یہہ تجویز بہت صحیح تہی اس غرض سے کہ پنچایت مین
مقرر و با اختیار ہونے سے یہہ زبردست لوگ راجپوتانہ کے تجربہ جدید مین ہماری
طرف ہو جاوینگے اور چونکہ عظیم الشان راج کے انتظام کی کل ذمہ وری اور
جوابدہی صرف ایک صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے سرپر ہوگی لازم ہے کہ سرکار
کونسل کو اتنا زیادہ اختیار نہو کہ باہم نزاع اور فساد کرین اور انتظام مین خلل
واقع ہو مگر کرنل سدرلینڈ صاحب کا یہہ منشا ہوا کہ پنچایت کو زیادہ اختیارات
دیکر زبردست اور وسیع العمل کیا جاوے یہہ شکل البتہ پنچایت مجوزین قانون
کیواسطے بہتر ہوتی مگر انتظام عملی کیواسطے کہ زبردست و کارگر ہونیکی غرض سے
با اختیار مطلق ہونا چاہیے ایسی تجویز کارآمد نہین ہے —

میجر روس صاحب نے اول ہی پنچایت کو اجازت دی کہ بہ اختیار خود کام کرین
مگر کرنل سدرلینڈ صاحب کو اوسکے نقص معلوم ہو گئے کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی

نگرانی نہونیسے خود مختار ہوجاوینگے اونکی صلاح واجازت کے بغیر کام کرینگے
اور بلا منظوری اونکے احکام جاری کرینگے اسواسطے پنچایت کو ہدایت کی کہ
تمہارا یہہ کام ہے کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے تحت مین کام کرو اور تدبیرات
مفید ریاست مین اونکو اپنا افسر سمجہو اور صاحب موصوف اپنی خدمت کی
انجام دہی مین صرف سرکار انگریزی کو جوابدہ رہین یہہ ہدایت ہونیکے بعد
اجراے کار ریاست مین کوئی مشکل پیش نہ آئی ۔
یہہ خیال مین نہین آسکتا تہا کہ ماجیصاحب جو بوجہہ والدہ فرمانروا آیندہ
ہونیکی با اختیار تہین اوس اختیار کو جد وجہد کئے بغیر چہوڑ دیتگی اونہونے
پنچایت سے علانیہ مخالفت کی اور ہر فرقہ کے لوگون کو پنچایت کی تحقیر اور عدم
تعمیل پر آمادہ کیا پنچایت کو بے اختیار کرنیکیواسطے ٹہاکر میگہہ سنگہ ڈگیوالا
سے سازش کی کہ وہ پانچ ہزار آدمی کی فوج لیکر بحیلہ لانے خریطہ اسمی میجر
روس صاحب کے جےپور کو آیا اوسکی یہہ حرکت صرف ماجیصاحب کی حمایت سے
تہی کہ دستے اپنے فریق کے آدمیون کو پنچایت مین داخل کرنے اور اپنے حقوق
با اختیاری کو ثابت کرنے مین ساعی تہین ۔
زبردست فوج مثل برگیڈ شیخاواٹی کو بہ تحت حکومت پنچ سرداران رکہنا ضرور
ہوا ٹہاکر لچہمن سنگہ فوج لیکر میگہہ سنگہ کے مقابلہ کیواسطے عازم ہوا وہ ڈوڈوہ
کو چلا گیا وہان برگیڈ شیخاواٹی نے برابر سے آکر اوس جمع کو منتشر کردیا میجر
روس صاحب کو بوجہہ بیماری جےپور سے جانا پڑا اور میجر تہورسبی صاحب
نے مقرر ہوکر ۱۴ - اگست ۱۸۳۹ع کو اہتمام کار شروع کیا تہورسبی صاحب

سابق مین بجاے لفٹننٹ کرنل لوکٹ صاحب شیخاواٹی مین فوج کے ساتہہ رہے تہے اور تحقیقات واقعات قتل بلیک صاحب کی کمیشن مین شریک تہے اس سے اونکو ہر فریق کے لوگون سے بخوبی واقفیت تہی علاوہ اسکے معاملات مال مین اچہا سمجہتے تہے اور کاروبار نظم ونسق مین اونکو بڑا علم تہا اسوجہہ سے وے پنچایت سرداران کے افسر ہونیکے ہر طرح لایق تہے ۔
میجر تہورسبی صاحب نے اول ہی کل سررشتہ جات راج کے ملازمون کی حاضری لی اس غرض سے کہ جہانتک بمقتضاے اجراء کار ممکن ہو مصارف کم کرین نجیبون کی پلٹنین پانچ مین سے دو کم کرکے تین رکہی گیئن اور ہر ایک پلٹن مین بجاے پانچ کے دو دو توپ رہین اس سے چالیس ہزار روپیہ سال کے خرچ کی تخفیف ہوئی ۱۹۵۴ سلح پوش تنخواہ دار دولاکہہ چہہ ہزار روپیہ سالانہ کی بہی تخفیف ہوئی سواران وپلٹن تلنگان وافواج متعینہ قلعات جنکی معاش مین زمین تہی سب برطرف مگر علاوہ برگیڈ شیخاواٹی کے جسکا ذکر شیخاواٹی کے حال مین ہوگا اس تخفیف سے صرف ساٹہہ ہزار سالانہ کا خرچ کم ہوا دارالریاست مین دیوانی اور فوجداری کی عدالتین مقرر ہوئین کہ اوسوقت سے ابتک حسب خواہش عوام وبہ اسلوبی تمام کام انجام دیکر بہت فائدہ پہونچاتے ہین محاصل سایر کی ترمیم ہوئی اور کوٹہیار کا خرچ جو راجپوتانہ کی ریاستون مین بہت ہوتا ہے کم کیا گیا اول سال مین میجر تہورسبی صاحب کو دستور ٹہیکہ پرگنات موقوف کرنے اور بندوبست مالگذاری کرنے کی فرصت نہوئی اوس سمت مین جو ستمبر سنہ ۱۸۴۱ء مین ختم ہوا ملک کی آمدنی

بقدر عـــ لکھہ الـعـہ ہوئی اور مصارف عـــ لکھہ للعـ اماعـہ ہوئے سال آیندہ کے برآورد مین آمدنی بقدر عـــ لکھہ یالعـہ اور خرچ بقدر عـــ لکھہ لعـاعـہ درج ہوا اسمین سے سانبہر کے نمک کی آمدنی سنہا ہوئی اور مصارف برگنڈ شیخاواٹی خرچ مین کم ہوا ۳۰- اپریل سنہ ۱۸۶۲ء تک بقایاے خراج بقدر دســـ لکھہ لعـ تہا پہر تہورسبی صاحب نے خیال کیا کہ دس برس آیندہ مین زیادہ سے زیادہ آمدنی بحساب اوسط اٹھائیس لاکھہ روپیہ سالانہ ہوگی اور چوبیس لاکھہ روپیہ سالانہ معمولی خرچ ہوگا اس صورتمین خراج سالانہ بقدر آٹھہ لاکھہ روپیہ اس خیال سے کہ مرہٹے لیتے تہے بہت گران مقرر ہوا ہی حالانکہ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ مرہٹے صرف دولاکھہ چالیس ہزار روپیہ لیتے تہے اور وہ بہی بہت بے ترتیبی سے دیا جاتا تہا اسواسطے اونہون نے درخواست کی کہ یکم مئی سنہ ۱۸۴۲ء سے کل اوتالیس لاکھہ روپیہ معاف ہوکر خراج آیندہ بہ تخفیف چار لاکھہ صرف چار لاکھہ مقرر کیا جاوے اور برگنڈ شیخاواٹی کا خرچ بقدر چار لاکھہ روپیہ خراج مین دیا جاوے ان تدبیرون سے ریاست کو سبکدوشی ہوگی۔

فروری سنہ ۱۸۴۲ء مین کرنل سدرلینڈ صاحب نے جے پور کا دورہ کیا تو دیکھا کہ ہر فرقہ رعایا اور منتظمان راج کے فرقون مین بہت تبدل پیدا ہوگیا ہے سب لوگ خوش ہین راستون پر امن ہے اور بندوبست جدید کے نتائج سے ہرایک کا اطمینان ہے گورنر جنرل صاحب کو اگرچہ افسوس تہا کہ خرچ اب بہی آمدنی سے کم نہین کیا گیا ہو مگر پیخ سردارون کی کارروائی سے سب لوگون کو مطمئن پاکر

بہت خوش ہوئے —
خراج کی نسبت بذریعہ مراسلہ یکم فروری ۱۸۴۳ء کرنل سدرلینڈ صاحب نے
لکہا کہ جے پور کی زیر باری صرف اسیوجہہ سے ہوئی ہے کہ ایفاء تعہد مین کوشش
کی تہی ہر ایک مصاحب سرکار انگریزی کی عنایت حاصل کرنے اور عتاب
سے بچنے کیواسطے خراج بر وقت ادا کرنے مین کوشش کرتا رہا اس سبب سے
قرضہ کثیر ہو گیا مرہٹون کا خراج اصل مین جسقدر اب ثابت ہوا ہے اوسیقدر
تہا مگر اہتمام تقرر خراج ایک شخص کے ہاتہہ سے دوسرے کے ہاتہہ مین آیا
اس سے آٹہہ لاکہہ ہو گیا جب ٹہاکر راول بیری سال دہلی مین سر چارلس مٹکاف
صاحب سے عہد نامہ کرتا تہا صرف چار لاکہہ روپیہ مطالبہ واجب ذمگی جیپور
سمجہا گیا تہا مگر دیگر اشخاص نے اجمیر مین سر ڈیوڈ اکٹر لونی صاحب سے بیان
کیا کہ آمدنی ریاست ساٹہہ ستر لاکہہ روپیہ سالانہ ہے تو اسکی خبر دہلی مین
پہونچنے پر آٹہہ لاکہہ روپیہ سالانہ خراج اور بصورت اضافہ جمع چالیس لاکہہ
سے اضافہ خراج بقدر رتناسب مقرر ہوا راول بیری سال نے بمراد سعادت
جے پور کہ بنظر حفظ منصب و عہدہ اوسکو وہان جانے کی بہت ضرورت تہی
اس سنگین مطالبہ کو بلا عذر قبول کر لیا دوسرے مراسلہ ۲- فروری ۱۸۴۱ء
مین کرنل سدرلینڈ صاحب نے لکہا ہے کہ یہہ امر دریافت کرنا تو جبشا ہے
کہ جے پور سے ایکسا کرور چونتیس لاکہہ روپیہ کہان سے ادا کیا ہے اور راج
کا خزانہ خالی ہوا ہے یا نہین مگر یہہ بات میری یاد سے ہرگز نجاویگی کہ جب
مین پہنچا سرداران مقرر کرنے کیواسطے گیا تہا مامی صاحب نے کہا کہ اگر زمانہ

نابالغی مین اختیار انتظام ریاست میرے ہاتھہ مین رہے تو کل بقایا رخراج یکمشت ادا کرونگی اور آیندہ کیواسطے کفالت دونگی خراج سالانہ مع تین لاکہہ روپیہ مصارف برگیڈ شیخاوائی اور قرق پیداوار سانبہر تیرہ لاکہہ روپیہ سالانہ کا مطالبہ ہے اس صورت مین اگر سرکار انگریزی کیطرف سے مدد و نرمی نہ کیجاوے تو سرکار سے اتفاق کرنے کی وجہہ سے یہہ راج ایسی تباہی و زیرباری مین آویگا کہ اوس سے سبکدوش ہونا مشکل ہوگا میجر تہورسبی صاحب اور کرنل سدرلینڈ صاحب کی درخواست منظور ہونے سے پیشتر گورنمنٹ نے بذریعہ مراسلہ ۲۲ - مارچ سنہ ۱۸۴۱ع ضرور سمجہا تہا کہ اسقدر آمدنی کثیر کے نقصان اوٹہانے کی ضرورت شدید بوجہہ معقول لکہی جاوے اور یہہ بہی حکم دیا کہ پس انداز آمدنی کے حساب مین نہ فقط ضروریات ریاست پر بلکہ مصارف ترقی پر بہی جو عموماً وظاہراً لابدی سمجہے جاوین لحاظ رکہنا چاہیے اور ہمکو یہہ بہی منظور رہے کہ بندوبست جدید مین برگیڈ شیخاواٹی کے برقرار رکہنے کی جو تجویز کیجاوے گی اوسے بہی ہم خوشی سے منظور رکہینگے۔

کورٹ آف ڈائرکٹرس کو بہی جمع خرچ جے پور کی نسبت وہی فراخدلی منظور ہوئی اور حکم دیا کہ جس تاریخ سے مناسب ہو بقایا رخراج ذمگی ریاست معاف کیا جاوے۔

اسواسطے سال آیندہ مین گورنر جنرل صاحب نے بذریعہ مراسلہ ۸ - جولائی سنہ ۱۸۴۲ع معافی بقایا رخراج کی ضرورتون کو تسلیم کرکے اور میجر تہورسبی صاحب کی درخواست مین جاے اعتراض نہ دیکہکر یکم نومبر سنہ ۱۸۴۳ع سے خراج سالانہ

بحساب چار لاکہہ روپیہ لینا منظور کیا ہمدران حال سانبہر راج کو سپرد کر دیا اور برگیڈ شیخاواٹی کو فوج انگریزی متصور کرکے اوسکا خرچ اپنے ذمہ لیا اور خراج مین سے اوسکا خرچ ادا کرنیکا حکم دیا اس سے فوج خرچ شیخاواٹی بہی کہ راج ناپسندیدہ تہا یکبارگی موقوف ہو گیا۔

کورٹ آف ڈائرکٹرس نے اس تجویز کو منظور کرکے علاوہ اوسکے بذریعہ مراسلہ یکم نومبر ۱۸۴۳ء یہہ بہی ہدایت کی کہ ریاست کو خفیف مصارف سے بچانے کے واسطے مناسب ہے کہ خراج سرکاری باقی رکہکر قرضہ واجب الادا ساہوکاران یکبارگی ادا کر دیا جاوے کہ اسمین ہمکو سواے سود کے اور کچہہ نقصان نہین ہے۔

اس فیاض حکم کے پہونچنے پر جے پور بلکہ کل راجپوتانہ بہت خوش و شکر گذار ہوا اسکو سرکار انگریزی کی بیغرضی اور خیرخواہی ریاست کا یقین کامل ہوگیا بقایا خراج جو بفور ثبوت گرانی وزیر باری راج دریا دلی سے معاف کیا گیا بہ تعداد للعہ لکہہ عہ تہا اسپر بہی ماجی صاحبہ اور میگہہ سنگہ راول کی بیخ کنی اور اپنے بااختیار ہونے کی تدبیرون سے باز نہ آئے شہر کے مجرون کی ترغیب سے ہنڈون مین ایک پلٹن باغی ہوئی اوسکے مقابلہ کے واسطے فی الفور جے پور سے راج کی فوج جو بسبب بے اعتباری بخشی منالال راول کے محکوم کی گئی تہی متعین ہوئے شہر کی پلٹنین وفاداری مین مستقل رہین باغیون نے دیکہا کہ کوئی اور شریک نہین ہوتا مجبور ہتیار ڈالدئے اور تنخواہ لیکر موقوف ہوئے چند روز بعد ماجی صاحبہ نے بہ اتفاق میگہہ سنگہ

قلعہ کالک پرکہ جے پور سے بیس میل مغرب مین واقع ہے اور اوس نواح کا ملک
اور سانبہر کا جھیل اوس سے دبے ہوئے ہین قبضہ کرلیا وہان کا
قلعہ دار ناتہاوت تہا اوس نے تین ہزار روپیہ لیکر اور چند کہنگاروتون
کے دیہات کا غلہ لیکر کشن سنگہ و بشن سنگہ رشتہ داران میگہہ سنگہ کو قلعہ خالی کردیا
جن لوگون نے یہہ سازش کی بمقام پیشکر قریب اجمیر جمع ہوئے تہے اور
چند ٹہاکران مارواڑ جن کی جے پور کے کہنگاروتون سے قریب رشتہ داری
تہی اور بحسب ضرورت فریقین ایک دوسرے کی مدد کرتے تہے اون کے شامل
ہوئے تہے اس وجہہ سے کہ اگر جے پور مین کہنگاروت جمع ہوتے تو فوراً معلوم
ہوجاتا اور نگرانی کامل رکہی جاتی بشن سنگہ کے ساتہہ کیواسطے مارواڑ کے
لوگ فراہم ہوئے ۱۵- نومبر ۱۸۴۲ء کو قلعہ پر یکایک قبضہ کرلیا اور جمعیت قلعہ
کی کمک کیواسطے سواران مارواڑ کا گروہ کثیر کالک سے مغرب مین مارواڑ
اور کالک کے درمیان جمع ہوا۔

میجر تہورسبی صاحب نے بفور استماع خبر مع کل فوج جے پور کی جاکر قلعہ کا محاصرہ
کیا اس قلعہ کا موقع از بس مہیب و دشوار گذار معلوم ہوا مگر اوسکے استحکام
و قابلیت کا حال فتح کیوقت تک صحیح معلوم نہوا میجر فوسٹر صاحب کا برگیڈ جہونجہنون
سے آکر شامل ہوا موضع کالک جو قلعہ کے نیچے دامن کوہ پر واقع ہے فوراً
لے لیا کہڑے پہاڑ پر واقع ہونے سے قلعہ کی فصیل کا ٹوٹنا غیر ممکن تہا اسواسطے
حملہ کرکے لینا چاہا مگر مضبوطی قلعہ اور بلندی موقع کی وجہہ سے پس پا ہوا
خود میجر فوسٹر صاحب اور اون کے دونون بیٹے مجروح ہوئے اور تیرہ

آدمی دیگر مقتول و مجروح ہوئے جے پور کی فوج بہی ملازمان پرگڈہ سے باز
بدکر خوب لڑے مگر اس شکست سے حملہ آوری اونکی ہمت مین کمی نہ آئی قلعہ کا اک
جینپور کے توپخانہ کے قابو کا نہین تہا اسواسطے تجویز ہوئی کہ نصیر آباد سے قلعہ
شکن توپین منگائی جاوین اور اون کے آنے تک جن مقامات کو لے لیا ہی
اونپر قابض رہین مگر نصیر آباد کا توپخانہ صرف دو یا تین منزل چلا تہا کہ کشن سنگہ
نے بلا شرط قلعہ خالی کر دیا قرین قیاس تہا کہ ماجی صاحبہ اور اون کے ہتوسا
جو در پردہ مرتکب شور و فساد ہوتے تہے اپنی کوششون کی ناکامیابی سے
مایوس ہو کر آیندہ کو کچہہ نکرینگے مگر ایسا نہوا ایک فتنہ کا انسداد ہوئے دیر
نہوئی تہی کہ دوسرا ویسا ہی بیہودہ اور برپا ہوا اور ہر ایک کا مقصد
راول کی بے اختیاری تہا جولائی ۱۸۷۳ء مین بحالت عدم موجودگی میجر
تہوربی صاحب کہ کہیتڑی کو گئے تہے قریب سو کس سے زیادہ پردیسی افغانون
نے جو سرکاری فوج کے ساتہہ آئے تہے یکبارگی شورش کرکے بلا امتیاز
کل کو مارنا شروع کیا مقصود یہہ تہا کہ فساد کرکے حکومت مین انقلاب
پیدا کرین حسنات اتفاق سے ٹہاکر لچہمن سنگ فی الفور موقع پر پہونچا
اور مفسدون پر حملہ کرکے بعض کو مار ڈالا اور باقی ماندہ کو گرفتار کر لیا
دو سرغنون کو توپ سے اوڑا دیا اور ماجی صاحبہ کے بہائی کو جس نے اونکو
نوکر رکہا تہا آٹہہ برس کیواسطے جلاوطن کیا گیا یہہ فساد بہی ضعیف الطبع
اور ناخواندہ عورتون کی حکومت مین انتظام ریاست سپرد کرنے کی
بدتدبیری کی ایک نظیر ہے

سنہ ۱۲۹۱ء مین میجر تہورسبی صاحب نے سہ سالہ بندوبست کیا چونکہ اونکو بضرورت انصرام کاروبار عہدہ کے بیرونجات مین جانیکی فرصت نہوئی اور اچھے آدمی تجربہ کار معاملات بندوبست و معتمد میسر نہ آئے اونکو ریاست کی قواعد مستمرہ پر عمل کرنا پڑا دو طرح کے اقرارنامجات تحریر ہوئے اول اون پرگنات سے جنکی پیداوار بالکل موسمی بارش پر موقوف نہین ہے اور جسمین دونون فصلون کی پیداوار ہوتی ہے دوسرے وہ جنمین صرف ایک فصل ہوتی ہے اور اس سبب سے وے بالکل بارش پر منحصر ہین اونکے پٹہ جات شرطیہ ہوئے۔

کسی پرگنہ مین ممکن نہوا کہ کاشتکار خود زمین کا پٹہ لیوین اور نہ یک فصلی پرگنون مین ٹہیکہ داران نے چند سال کا ٹہیکہ منظور کیا اس صورت مین میجر تہورسبی صاحب نے اس شرط سے ٹہیکہ جات مقرر کئے کہ پیداوار کم ہو تو ٹہیکہ دار کو دس فیصدی کی منہائی مجرا ملی اور پیداوار اچھی ہو تو جو کچھہ ٹہیکہ دار شرائط مندرجہ پٹہ سے زیادہ وصول کرے اوسکی دس فیصدی سے زیادہ مین سے نصف راج لیوے اس بندوبست سے سالہا آیندہ کی آمدنی کا تکدمہ علاوہ آمدنی نمک سانبہر کے کہ پچاس ہزار تھی اس تفصیل سے ہوا۔

اول [illegible] لکھہ [illegible]

دوم [illegible] لکھہ [illegible]

سوم [illegible] لکھہ [illegible]

مگر انقضاء مدت پر معلوم ہوا کہ واقعی آمدنی اس تکڑمہ سے کم ہوئی -
بوجہہ بیماری کرنل سدرلینڈ صاحب کو کیپ آف گوڈ ہوپ کو جانا پڑا میجر تہوربی
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مقرر ہوئے اور میجر لڈلو صاحب پولیٹکل ایجنٹ مارواڑ
جے پور کو تبدیل ہوکر ۲۴ - جنوری ۱۸۴۳ء سے کام کرنے لگے -
میجر لڈلو صاحب نے ابتداء ہی ایسی رسمیات وطریقے جو اگرچہ انگریزون کی
نظر مین ازبس بیرحم وناپسندیدہ ہین مگر مدت کے رواج سے مراسم مذہبی مین
داخل ہوگئے ہین اور راجپوت لوگ بوجہہ نا اتفاقی باہمی اون کو ترک نہین کرسکتے
تہے موقوف کرنے مین کوشش کی ستی وبردہ فروشی اور بہاٹ چارنون
کو شادی دختران پر تیاگ بطور خیرات زر کثیر دینا جس سے دختر کشی نے
رواج پایا رسمیات بطریق مذکورہ ہین میجر لڈلو صاحب نے پنچ سرداران جیپور
سے ستی کے باب مین رائے لی راجاوت بہوپت سنگہ ٹہاکر جہلائے نے کہ مسند
راج کا حقدار اول اور راج کا معزز سردار ہے رسم ستی کو فی الفور متروک کیا
اور چند دیگر ٹہاکرون کی بہی یہی رائے تہی میجر تہوربی صاحب نے سوچا تہا
کہ سرکار انگریزی کا کل غیر ریاستون سے جو طریقہ عام کارروائی کا جاری ہے
اوس سے خلاف ورزی نہ کیجاوے اور منشاء عہدناموجات کے خلاف عمل
کرکے مدافعہ کی گنجایش پیدا کیجاوے چونکہ سرکار انگریزی کو ان ریاستون مین
بوجہہ ملحوظ کرنے اونکی خوداختیاری کے کوئی قانون انسداد جرایم جاری
کرنیکا منصب نہین ہے پس اگر کوئی علانیہ بحث کیجاوے تو اوسکے نتایج بہتر
ہونگے اور اونکے خلاف ورزی سے جن جرایم کا انسداد چاہتے ہین اونمین

اضافہ ہوگا مگر اگست ۲۴ سنہ ۱۸۴۶ع مین پنچ سرداران راج نے باتفاق راے کل
علاقہ راج کے اندر ستی کو جرم لایق سزاے تعزیری قرار دیا اور اگرچہ یہہ امر
احاطہ تحریر مین نہ آیا مگر اونہون نے ظاہر کیا کہ ہماری لڑکیان جو غیر نسلونمین
بیاہی جاوینگی ستی نہون گی ہر ایک شخص جو ارتکاب ستی مین مدد کرے یا اوسکے
امتناع مین کوشش نکرے بطور معاون مجرم متصور ہوکر لایق سزا ہوگا راج
جے پور مین پہلے سے ستی زیادہ نہین ہوتی تہین مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب
کی راے کل وحشیانہ وظالمانہ حرکات کے خلاف تہی اور انسداد حاکمانہ کیواسطے
صرف ایسے قانون کا جاری ہونا ضرور تہا وقت اجرا اس حکم سے مہاراجہ صاحب
کے با اختیار ہونے تک پانچ برس کے عرصہ مین صرف ایک عورت اپنے بچہ
کی نعش کے ساتہہ ستی ہوئی تہی پنچ سرداران نے فوراً اپنے حکم کی تائید کی کسان
متعلقہ گرفتار ہوئے مگر چونکہ مرتکبان جرم سکنا علاقہ مارواڑ تہے اور قوانین
جے پور سے واقف نہ تہے سزا سخت نہ دیگئی اسواسطے صرف مختلف میعادونکی
قید یعنی چہہ برس سے دس برس تک کی سزا دیگئی۔

(بردہ فروشی وتجارت غلام وکنیز جو اوسکے اصل معنی ہین اوسطرح کے راج
جے پور مین نہین ہوتی تہی کہ قانون مجریہ سنہ ۱۸۳۹ع سے موقوف ہوچکے تہے
البتہ ایسے لوگ تو اکثر ہین جو اپنے قرضخواہون کی نوکری بطور غلام اپنی خوشی
سے کرتے ہین اور خانگی غلام بہی مثل دیگر اطراف ہندوستان کے ہین بردہ فروشی
اور انسان کو مثل حیوانات خرید وفروخت کرنا راجپوتون کو ہمیشہ ناپسند رہا ہے
اب حسب ہدایت میجر لڈلو صاحب کمال تاکیدی احکام جاری ہوئے اور ملک

مین نام کو بہی غلام نزہے (ہندور یاستون مین سب سے پہلے جے پورنے رسم ستی کو موقوف کیاہے) اور ٹھاکر بہوپت سنگہ والی جہلار جس نے کل راجپوتون سے ترک ستی مین پیش قدمی کی تعظیم وتکریم کے لایق ہے دیگر رئیس وامیرون نے بہی طوعاً وکرہاً طریقۂ جے پور کی پیروی کی بہاٹ وچارنون کو تیاگ دینے کی ممانعت مین منتظمان راج زیادہ متفق الرا سے ہوئے جودہ پور کے ایک رئیس نے بیاگ کا مطالبہ جدید موقوف کرنیکا دعوی کیا تہا مگر جے پور کی پنچایت نے اسباب مین ایک اشتہار مجریہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب دکہلاکر تصدیق پہونچائی کہ رئیس جودہ پور نے کہ جے سنگہ کے بعد ہوا ہے اسی اشتہار کے منشار پر عمل کیا تہا مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب کی تجویز ایسی دانشوری اور فراخ حوصلگی کی تہی کہ اوسکا نقل کرنا ضرور ہے ۔

مہاراجہ صاحب نے ترپٹن کچھوایہ کی شاخون اور کل امرا و وکلار ریاست غیر اور رینڈہؤن کو جمع کرکے فرمایا کہ والدین اپنی دخترون کو مارتے ہین یہہ نہایت سخت گناہ ہے آیندہ کو راج جے پور کی سرحد کے اندر کوئی راجپوت دختر کو نہ مارے اور مہاراجہ صاحب نے وکلار ریاست غیر کو بہی ہدایت کی کہ اپنے اپنے آقا کو لکہکر بہی عمدہ قاعدہ وہان بہی جاری کرادین اور حکم دیا کہ اگر کوئی کچھوایہ محتاج ہو اور دا ئجہ یعنی جہیز اور تیاگ ندے سکے تو اپنی دختر کی شادی جے پور مین آکر کرے یہان اوسکو راج سے مدد ملیگی اور بہاٹ وچارن تیاگ کا مطالبہ نکرسکے گی اور چارنون کو بہی حکم ہوا کہ شہر مین شادی ہو تو تیاگ طلب نکرین کہ اونہون نے قبول کیا ۔

بجے پور مین ابتک یہہ رسم جاری ہے کہ فصیل شہر کے اندر شادی ہونے پر کوئی بہاٹ یا چارن کچھہ نہین مانگ سکتا ہے مدت تک مہاراجہ جے سنگہ کے عہد و قواعد جاری رہے مگر مغرور لوگون نے شیخی سے اپنے ہان شادیون مین زر کثیر خرچ کرکے فسخ کردئے اور غریب لوگون کے واسطے خرابی پیدا ہوئی میجر لڈلو صاحب نے ان قواعد کو از سر نو سرسبز کرنا چاہا نواب گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل لکہا کہ یہہ تجویز نہایت پسندیدہ ہے مگر اسپر عمل ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے مگر بہر حال بطور کارروائی ریاست کے نہ بطور حکم سرکار انگریزی کے منظور کیا بہاٹ و چارنون کی آمد رفت ٹہاکرون کے دیہی مسکنون پر محدود رہی پہر ۱۸۴۲ء مین پنچسرداران نے ایک اور قانون جاری کیا کہ آمدنی جاگیر کے آٹہوین حصہ سے زیادہ بہاٹ و چارنون کو کوئی نہ دیا کرے مگر قانون کے واجب التعمیل ہونے کیواسطے جو امر ضرور تہا وہ نہوا یعنی قانون کی یہہ عبارت ہے کہ جاگیرون کی آمدنی کے آٹہوین حصہ سے زیادہ مانگنے والے طلب نکر سکین مگر جو زیادہ دیا چاہین اونکو اختیار ہے اسواسطے دولتمند سردار بہت فضولی سے روپیہ خرچ کرتے ہین اور اون کے برادرون کو جو خاندان و برادری مین اونکی برابر مگر تنگدست ہین اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے اسواسطے ایسے قانون کی ضرورت تہی کہ دولتمند بہی حد معینہ سے زیادہ خرچ نہ کیا کرین پنچسرداران نے اپنا کام غفلت و عدم تندہی سے کیا سرداران پنچایت مین سے ایک مرگیا اور دونون ناتہاوت یعنی راول اور راوسکے بہائی ٹہاکر لچھمن سنگہ نے زبردست ہوکر کل انتظام ریاست اپنے اختیار مین لیا علی الخصوص ٹہاکر

لچھمن سنگہ نے کہ فوج کا بہی افسر تہا اپنا مطلب حاصل کرنے کیواسطے سبکو خایف
کردیا راول البتہ معقول تہا مگر لچہمن سنگہ کے روبرو اوسکی کچہہ پیش نجاتی تہی
دیگر سردار ناراض ہوکر اپنے اپنے وطن کو چلے گیے تن تنہا صاحب ایجنٹ رہگیے
اون سے خرابیون کا انسداد ہونا محال تہا کرنل سدرلینڈ صاحب نے کہ کیپ سے
واپس آگئے تہے جےپور کو اس حالت مین دیکہکر کہا کہ پنچایت مین ایک عہدہ
خالی رہنے سے دونون بہائیون کا اختیار بہت ہو گیا ہے اب دونون مین
سے کسی کو علیحدہ نہین کر سکتے اسواسطے ابتدا مین ہی دونون کو جو
اختیار دیا گیا ہے بڑی غلطی ہوئی ہے افسران مال وخزانہ نے شکایت کی
کہ دونون بہائی غبن کرتے ہین اور اپنے متوسلون کو جاگیرین دیتے ہین
کرنل صاحب موصوف کی راے مین پنچایت کا ازسرنو مقرر کرنا ضرور ہوا
اور سردارون کو طلب کرکے ٹہاکر لچہمن سنگہ کو بعد برخاستگی اوسکے گہر بہیجا اور بجاے
اوسکے اور ٹہاکر بیجیور کے کہ مرگیا تہا دو سردار دیگر مقرر کئے میجر لڈلو صاحب نے
شکایت کی تہی کہ سردار کارکن نہین ہین اسپر ہر ایک سردار کو صاحب پولیٹکل ایجنٹ
کے دفتر اور دیگر محکمہ جات مین جاکر اجراے کار کے واسطے بطور وکیل ایک ایک
متصدی رکہنے کی اجازت ہوئی روانگی کے وقت کرنل سدرلینڈ صاحب نے ناتہاوت
بہائیون کے غبن وتغلب کی تحقیقات کرنیکا پنچایت کو حکم دیا راول نے بہت جاگیرین
دی تہین مگر ساڑہے دس برس کی مدت یعنی تقرر پنچایت سے پہلے کی ہی
تحقیقات ہوئی [illegible] روپیہ سالانہ کی جاگیرین ضبط ہوئین [illegible] کے
جمعی دیہات ناواجب دسے ہوئے ثابت ہوئے اور سے لکہہ [illegible] کا تغلب

برآمد ہوا کہ اوسمین سے یک لکھ ۔۔۔ روپیہ واپس کر دیا گیا مگر تعداد زر تغلب مستردہ
وجمع دیہات مستردہ غلط معلوم ہوتے ہین۔

عرصہ تک جیپور کے ملک کی آمدنی ترقی پاتی رہی اخیر سنہ ۱۸۴۲ء مین روپابڑاران نے
اس غرض سے کہ پھر رسوخ حاصل کرے جو تھارام کا رکھا ہوا زر امانت جو کسان
متعلق زنانہ ڈیوڑھی کے پاس تھا ظاہر کیا کہ لیکر خزانہ راج مین داخل کیا گیا اوسا ہوکارون
کے قرضہ مین دیا گیا اس سے قرضہ کہ بتعداد لعہ لکھہ ۔۔۔ روپیہ تھا صرف لکھہ ۔۔۔ روپیہ
رہگیا اس خزانہ کے پانے سے پیشتر سبکدوشی راج کیواسطے سرداران پنچایت
نے اپنی تنخواہ بقدر ستر ہزار روپیہ سالانہ کم کر دی تھی اور راجی صاحبہ نے پینتیس
ہزار روپیہ سالانہ جمع کے دیہات اور دیگر رانیون نے اس سے دو چند جمع کے
دیہے قبول کئے تھے مگر جب خزانہ ملگیا تو اون سے مزاحمت نہ کیگئی اوسی سال
مین بارش بھی کم ہوئی اور ٹیڈیون نے زراعت کا نقصان کیا اس سبب سے
اور قرضہ ادا نہو سکا۔

میجر لڈلو صاحب کے زمانہ مین تعمیرات مفید عام بہت جاری رہین شہر کے قریب
پہاڑ کے درمیان راستہ ہے جسے گھاٹ کہتے ہین سڑک بنائی گئی اور طرفین کو
باغ لگائے گئے شہر مین شفاخانہ تعمیر ہوا اور مدرسہ جاری ہوا شہر مین صاف
پانی پہونچانے کیواسطے تجویز ہوئی کہ نالہ امانی شاہ پر کہ شہر سے ڈیڑھ میل کے
فاصلہ پر مغرب مین ہے بند باندہ کر بذریعہ نہر کے پانی پہونچایا جاوے اسکی تکمیل
کیواسطے لفٹنٹ مورٹن صاحب انجنیر لڈلو صاحب کے پاس متعین ہوئے تھے
مگر قبل تیاری اوسکے سنہ ۱۸۴۹ء مین چلے گئے نالہ کے مغرب مین پشتہ اچھا تیار

نہین ہوا تہا او سطرف نشیب کی زمین تہی اسواسطے جب ۱۸۵۵ع مین دروازہ
شہر تک پانی پہونچا او سیوقت بند ٹوٹ گیا اور محنت و زر ضایع گیا زیادہ تر افسوس
کی بات یہہ تہی کہ اسکی تعمیر مین رعایا سے بطور محصول روپیہ وصول کرکے لگا یا گیا تہا
اس سبب سے فن انجنیری صاحبان انگریز کا اعتبار جاتا رہا۔
میجر لڈلو صاحب نے اپنی رپورٹ مین مہاراجہ صاحب کے رحم اور فراخ حوصلگی
کی بہت تعریف لکہی گیارہوین برس تک بجز فنون سپہ گری اونکی تربیت کی کچہہ تدبیر
نہوئی ۱۸۴۵ع مین پنڈت شیو دین طالب علم آگرہ کالج عہدہ اتالیقی پر مقرر ہوا اگرچہ
تہوڑی دیر پڑہتے تہے مگر بہت ترقی کی جب سے مہاراجہ صاحب کو ثابت ہوگیا کہ صاحبان
انگریز کو فائدہ راج کے سواے اور کچہہ غرض نہین ہے اونہون نے کاروبار راج
مین بالکل دست اندازی نکی اونکو مہاراجہ صاحب کی شادی کا بہت فکر تہا اور
ریوان کی ریاست مین پیغام بہی ہوگیا تہا۔
کرنل سدرلینڈ صاحب نے عزل و نصب کیا اسپر بہی پنچایت نے کام اچہا نکیا ٹہاکر
لچہمن سنگہ کی برخاستگی کے بعد راول اپنے گہر کو چلا گیا اور ڈہائی برس وہان رہا جہالا
کا ٹہاکر روپ سنگہ بیمار تہا جب آرام ہوتا تہا کام کرتا تہا مگر بہت کم بیکہہ سنگہ ٹہاکر ڈگی
کے بیٹے کو پنچایت مین مقرر کیا تہا اوس سے بہی کچہہ فائدہ نہوا کیونکہ اوسمین اپنے
باپ کے سب اوصاف موجود تہے اخیر مین ثابت ہوا کہ اوس نے ڈونگر سنگہ عرف
ڈونگ جی مشہور غارتگر کے ہمراہیون کو پناہ دی اس جرم مین علاوہ تبدیلی چہارم
حصہ جاگیر کی پنچایت سے موقوف ہوا دسمبر ۱۸۴۸ع مین میجر لڈلو صاحب جے پور سے
گئے مگر ایسی نیکنامی سے کہ ابتک سب لوگ اونکو احسانمندی سے یاد کرتے ہین۔

اونکی جگہہ کپتان رکارڈس صاحب مقرر ہوئے اور اوسی زمانہ مین بجاے کرنل سدرلینڈ صاحب کرنل لو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مقرر ہوئے پولیٹیکل ایجنٹ جدید کے تقرر پر راول بیچ پور مین پہر آیا اور پنچایت مین داخل ہوا کرنل لو صاحب نے کہا کہ اگرچہ سابق مین نا تہا و توں کے غلبہ سے خرابی ہوئی تھی مگر اب اون کے ہونے کے سبب سے اجراے کار روزمرہ مین زیادہ ابتری ہے اور در واقع مین یہہ حال تہا کہ پنچایت کی کارروائی سے خود مہاراجہ صاحب بہی شاکی تہے اور ہر شخص کو شکایت تہی اور سرداران پنچایت ہر ایک کام کے انصرام مین دانستہ خلل انداز ہوتے تہے اور جب تک اون کے ساتہہ مین سے کوئی بحصول فائدہ ذاتی رضا مند نہو جاتا کسی کام کو جاری نکرتے اس سستی اور رشوت ستانی کو رفع کرنے کیواسطے دیگر سرداران کی نسبت راول کو زیادہ اختیار دیئے گئے اور وہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو جوابدہ متصور ہوا اس تبدل کا یہہ نتیجہ ہوا کہ دیگر سرداروں نے کام کرنا چھوڑ دیا اور راول باختیار خود کل کام کرنے لگا کام بہت جلد اور آسانی سے ہونے لگا اور کار مربوعہ کے اجرا کیواسطے سردار کارکن کو بلا وساطت لکہنے کا طریقہ جاری ہوا مگر بجاے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ و پنجسرداران منتظم راج صرف صاحب موصوف و راول رہے۔

اس زمانہ مین ملک کی آمدنی اٹھائیس لاکہہ سے تیس لاکہہ تک ہوئی اور خرچ پچیس چہبیس لاکہہ رہا ۱۸۵۱ء مین میجر لڈلو صاحب نے رپورٹ کی تہی کہ قرضہ ادا ہو گیا ہے مگر اونکو جیب خاص کا قرضہ تعدادی ساڑہے تین لاکہہ اور دیگر قرضہ تعمیرات مفید عام یاد نہ رہا کہ صرف ایک بند کی تعمیر پر تین برس کے عرصہ مین چہہ لاکہہ روپیہ

خرچ ہوگیا تہا۔
دوسرے سال مین بہی زیادہ تر ۱۸۴۸ع کے قحط کے سبب سے کہ نرخ اجناس
گران ہوگیا تہا خزانہ مین ۵ لکہہ [illegible] روپیہ کی کمی واقع ہوئی اسوقت تک قرضہ
پر چوبیس فیصدی کا سود دیا جاتا تہا اب حسب استرضاے ساہوان نو روپیہ
فیصدی مقرر ہوا التعمیرات کا خرچ بند کیا گیا بعض جاگیرین و پنشن قرق ہوئین او
خرچ کی تخفیف کی گئی —
۱۸۴۹ع مین [illegible] لکہہ [illegible] روپیہ کی آمدنی ہوئی اور [illegible] لکہہ [illegible] روپیہ کا
خراج ہوا اور رفع کمی کیواسطے [illegible] لکہہ [illegible] روپیہ قرض لینا پڑا اخیر رپورٹ مین
کرنل سدرلینڈ صاحب نے مہاراجہ صاحب کو راج سپرد کرنا تجویز کیا تہا مگر اونکی
عمر پندرہ سال کی تہی اور انتظام راج کرنیکے لایق نہ تہے علاوہ بران کرنل
لو صاحب اور رکارڈس صاحب کی یہہ راے ہوئی کہ مہاراجہ صاحب کو ریاست
اوس حالت مین سپرد کرنی چاہیے کہ قرضہ سے سبکدوش ہو بلکہ خزانہ مین کسیقدر
روپیہ پس انداز ہو یہہ حال اہلکاران راج کو بہی معلوم تہا ستمبر ۱۸۵۰ع مین ختم
ہونیوالے سمت کی آمدنی اونہون نے بتعداد [illegible] لکہہ [illegible] روپیہ یعنی خرچ
سے نو لاکہہ روپیہ سواے دکہلائی اس حساب کے نسبت سمجہتے ہین کہ مہاراجہ صاحب
کے حصول اختیارات مین خلل واقع نہونیکی غرض سے مصنوعی بنایا گیا تہا ریاست
کی اس فارغ البالی کو دیکہکر صاحب ایجنٹ تعجب مین آگئے مگر اونکو کچہہ شبہہ نہوا۔
اونہون نے لکہا کہ سب روپیہ جمع ہوجاویگا تو بعد اداے قرضہ کے بہی ڈہائی لاکہہ
روپیہ بچ رہیگا کپتان رکارڈس صاحب نے لکہا کہ گذشتہ سال مین حسن کارگذاری

سے دو لاکھہ ستر ہزار روپیہ بقایا راج بابت تعمیر چاہات وتقاوی زمینداران وصول کیا گیا ہے بغرض صرف [illegible] کا تبلاتے ہین سے لکھہ [illegible] ساہوکارون کو ادا کیا گیا اور ڈہائی لاکھہ روپیہ پیش اندازہ ہوا یکم جون تک کی تنخواہ کل ملازمین اور فوج کی ادا کی گئی یہہ کل حساب مشتبہ تہا مگر صاحب پولیٹیکل ایجنٹ اوسکا امتحان بہی نہین کرسکتے تہے واقع مین اسوقت دس لاکھہ روپیہ کا قرضہ تہا اور بجاے اسکے کہ بلا وجہہ معقول ایک سال مین نو لاکھہ روپیہ جمع مین زیادہ ہوگیا ہو قرضہ کا ہونا زیادہ قرین قیاس ہے -

انجام یہہ ہوا کہ کرنل لو صاحب نے ریاست کی ترقی سے گورنمنٹ کو مطلع کرکے بلا تامل لکہدیا کہ مہاراجہ صاحب کو اختیارات حکومت ہوکر پنچایت سے نگرانی اوٹہا لیجاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور خلعت بلا مواخذہ قیمت کہ گورنمنٹ سے منظور ہوچکا تہا اونکو دیا گیا قبل اختتام اس مضمون کے ضرور ہے کہ پنچایت سرداران کا حال جسکی نسبت مختلف راے ہین تحریر کیا جاوے -

سنہ ۱۸۳۱ع مین میجر تہوریسبی صاحب نے ناکارگر ہونے کی وجہہ سے برخاستگی کی تجویز کی تہی اون کے نزدیک مناسب تہا کہ مہاراجہ صاحب کیطرف سے پولیٹیکل ایجنٹ اور ایک ہندوستانی مصاحب مستعدی سے کام کرین اونہون نے کہا کہ پنچایت امتحاناً مقرر کی گئی تہی جب وہ کارگر نہوئی تو بنظر فائدہ عام لازم ہے کہ برخاست کیجاوے تقرر اوسکا ابدی نہین ہے کیونکہ زمانہ سلف مین جاگیرداران کی اصلاح صرف صلح وجنگ کے معاملات مین لیجاتی تہی انتظام اندرونی کی نسبت نہین لیجاتی تہی فی الجملہ وے سب لوگ حکومت کے لائق نہین ہین اور نہ ایا کو

اور کام کرنیکے عادی ہین ٹہاکران جےپور بخصوصیت کاروبار ملکی کے انجام دہی
کے لایق نہین ہین خودسر ہین اور اپنے ہمسرون کی راے کو نہین مانتے ہین۔
بخلاف اسکے کرنل صدرلینڈ صاحب نے کہا کہ ابتدا مین یہہ ارادہ تہا کہ ہر فریق
کو پنچایت مین داخل کیا جاوے اور امید تہی کہ ادنے درجہ کے لوگ بہی کام سیکہہ
جاوینگے بہرحال یہہ مجمع محبوب العوام تہا اونکو اوسکی برخاستگی منظور نہوئی نشترکا رجلسہ
مین سے یہوہت سنگہ حقدار مسند نشینی بہی تہا اوسکو علیحدہ کرنا چاہا تہا تا تہا وتوانکا
اختیار کم کرنیکیواسطے پنچایت مقرر کی گئی تہی تاہم اونمین سے دو شخص جنکو نواب
مدد دینے کے سبب سے سب لوگ انگریزون سے ناراض ہوگئے رکہے گئے تہے
وقت تقرر پنچایت یہہ تجویز پسند ہوئی اور نظم ونسق راج جےپور مین ابتک جاری
رہے سردارون کی پنچایت خواہ انجام دہی کار مین کارگر نہو راجپوتانہ مین مجمع
قانونی سمجہا جاتا ہے سرداران پنچایت کی لیاقت کی نسبت کرنل سدرلینڈ صاحب
نے لکہا کہ سرداران راجپوتانہ لیاقت انتظام سے بے بہرہ نہین ہین راج کے
انتظام سے اونکی جاگیر کا انتظام بہتر ہوتا ہے اونکی رعایا علاقہ انگریزی کی رعایا
سے خوشتر اور فارغ البال ہوتی ہے اور اسوجہہ سے کہ اونکی جاگیرون مین سردار
تک ہر ایک شخص کی رسائی ہے اور وے رعایا کے نقصان وفائدہ کو اپنا نقصان
وفائدہ سمجہتے ہین رعایا پر زیادہ توجہہ والتفات کرتے ہین البتہ یہہ امر صحیح ہے
کہ سرداران کو اونکے مالک کے خفیف کامون پر ملتفت کرنا مشکل ہے کیونکہ وی
بدرجہ غایت تنگ چشم اور خودغرض ہین اور مدت دراز کی بدنظمی سے باہم حسد
ونفرت کرتے ہین تاہم تحقیقات سے پایا گیا کہ باوصف ناتربیت یافتگی اونمین

تجربہ کار لوگ بہی ہین اسوجہہ سے حکام انگریزی بضرورت صلاح و مشورہ بنا بطور کارکن اونکو اپنے شامل رکہکر فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہین گورنمنٹ ہندوستان کی بہی رائے کرنل سدرلینڈ صاحب سے متفق ہوئی اور حکم دیا کہ اگر پنچایت مین بعض سردار ناکردہ کار ہین تو بہی چند ذی رتبہ اور صاحب اقتدار لوگون کو شریک جلسہ رکہنا ایک شخص کو راج کی کل حکومت کا اختیار دینے سے بہتر ہے میجر لڈلو صاحب اور پنچایت کے درمیان جو کسیقدر اتفاق رہا ہے اوسکا ذکر پیشتر ہو چکا ہے ٹاہتا و توّن سے جو رنج اونکو تہا اوسکو کبہی مخفی نہین رکہتے تہے اونکا قول جلیو مین بخوبی مشہور ہے کہ جسطرح جودہ پور سے ناتہون کو نکالا تہا جے پور سے ناتہاوتوں کو نکالونگا اور بیل کی ناک مین بہی ناتہہ نہ چہوڑونگا ایک ناتہاوت کو اسطرح سے نکالا کہ دوسرا بہی جو اپنی جاگیر مین تہا ناخوش ہو گیا اور پنچایت مین خالی عہدون پر اون کے مخالفون کو مقرر کیا اونمین چند ایسے شخص تہے کہ جنکے سبب سے پنچایت مین نا اتفاقی ہو گئی اور کچہہ عرصہ بعد اوہنین کے زمانہ مین پنچایت برائے نام رہگئی —

کپتان رکارڈس صاحب نے کہ ازبس ذکی و متین تہے حسب الارشاد کرنل لوجنا صاحب پنچایت کی نسبت اپنی رائے لکہی ہے اوس سے طریقہ کارروائی صاف عیان ہوتا ہے اور ناکامیابی پنچایت کے سبب صریح ظاہر ہین حسب ارشاد آپ کی پنچ سرداران راج اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے بشراکت کام کرنے سے مہاراجہ صاحب کی ریاست اور رعایا و ملک کو جو نقصان یا فائدے پہونچے ہین اونکی نسبت مین اپنی رائے وانشگاف لکہتا ہون کہ واقع مین پنچ سردار اور صاحب

پولیٹیکل ایجنٹ کسی طرح ہم صلاح و شریک جلسہ نہین ہوئے ہین اصل مین کرنل لینڈز صاحب کی یہہ تجویز تھی کہ چہہ صاحب ایک مقام پر جمع ہوکر معاملات راج کی نسبت صلاح کیا کرین یہان شروع سے ہی تجویز و تعمیل مین اختلاف واقع ہوا صاحب پولیٹیکل ایجنٹ ہر روز دیوانخانہ مین نہین جا سکتے تہے اور نہ پانچون سردار کو ٹہی ایجنسی مین آنے کیواسطے اپنے غرور و تمکنت کو چہوڑ سکتے تہے اگر ایک دو دفع صاحب ایجنٹ گئے تو اونکی موجودگی سے سب ناخوش ہوئے پہر صاحب ایجنٹ کی مستعدی اور صاف گوئی اور سردارون کی کاہلی اور مکاری مین زمین و آسمان کا فرق تہا اونکو عادت تہی کہ اورون کے اتفاق سے کام کرین اور سردار طریقۂ انصرام کار و بار سے محض ناواقف تہے صاحب اپنی راے علانیہ ظاہر کرتے تہے سردارون کو اگر کوئی آمادگی و تحریک نہ دیتا تو کسی راے پر قایم نہین ہو سکتے تہے اور قایم ہوتے تو اوسکے اظہار مین اپس و پیش کرتے غرض انگریزی اور ہندوستانی طریقہ کے جو اختلاف ہین یہان سب جمع تہے اور باہمی رضامندی یا ضرورت سے یہہ جلسہ اختتام کو پہونچا صاحب پولیٹیکل ایجنٹ حاکم مطلق ہوگئے نہ راے دیتے تہے اور نہ بحث و صلاح مین شریک ہوتے تہے صرف سردار اونکی تجویزونکو بنظر ثانی دیکھکر منظور یا نامنظور کردیتے تہے بس جس فیصلہ کو اونہون نے منظور کیا ملک کیواسطے قانون ہوگیا اور جسکو نامنظور کیا وہ منسوخ ہوگیا۔

کپتان رکارڈس صاحب کی راے مین تقرر پنچایت کارآمد نہوا اونکو بہتر نظر آیا کہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ صرف ایک ہندوستانی صاحب کے ساتہہ ہم جلسہ

ہون کہ اونہون نے انتظام جےپورکا اسیطرح کیا اونہون نے قبول کیا کہ اصل
مین اختیار علی ہندوستانی صاحب یعنی راون کو حاصل ہے اور مجہکو اوسپر
نگرانی کرنے کا اختیار نہین ہے پس اون کے ہی اقبال سے اونکی ہی تجویز ویسی
ہی ناکارآمد تہی جیسی وہ جسکو اونہون نے ناپسند کیا تہا کرنل لو صاحب کی راے
بہی اون سے متفق ہوئی اور راون کے نزدیک بہی پنچایت ویسی ہی فضول
اور ناکارآمد متصور ہوئی اور ترقی ریاست جو ہوئی صاحبان پولیٹکل ایجنٹ
کی لیاقت و دیانت و تندہی سے سمجہی گئی نہ کہ پنچایت کی خوبی سے امر مسلم
ہے کہ صاحبان پولیٹکل ایجنٹ سرداروں سے صلاح ضرور لیتے تہے سرداروں
سے زیادہ تر تعمیل احکام کا کام کراتے تہے اور ہم اسے بہتر ونکا دیکر بہا ...
سمجہتے تہے کہ وسے اوسی کے لایق تہے اوس زمانہ مین سڑک نہ تہی ...
شہر مین پہونچنا محال تہا مگر سردار ہفتہ مین ایک دو گہنٹہ تدبیرات انتظام کی ...
کرنے کیواسطے جمع ہوسکتے تہے اور واسطے اجراے تعمیل کے ایک سردار
کو جسکے ذمہ کا وہ کام ہوتا چہوڑ سکتے تہے اس صورت ... کل کام ... منتشر کیا
سرداران و صاحب ایجنٹ ہوسکتا تہا نہ کہ ... کار روزمرہ کی کثرت
سے بچانے کیواسطے صاحب ایجنٹ کے پاس ایک ... بصرف ... مقرر کیا
جاتا کہ اسطرح اونکو معاملات عظیم پر غور کرنے کی ... سررشتہ ... مال
و خزانہ اون کے تحت خاص مین رہتے کہ اس ... اونکا اختیار ... ہوتا
اور اصل مین منتظم راج ہوجاتے۔

اگرچہ سب تجویز مرکوزہ کام نہوسکا مگر پنچایت کی نسبت جو لکہا ہے اوس مین

بھی مبالغہ معلوم ہوتا ہے اوسکے فوائد پر خیال کرنے مین جے پور کی حالت نظمی پر بھی جو ابتدا مین تہی غور کرنا چاہیے مخالف فریقون کی نزاع اور مہاراجہ صاحب کی مداخلت کے نقص اور ایک زبردست فریق کی موجودگی یہہ سب امور قابل لحاظ ہین معرفت راول کے بامداد صاحب پولیٹکل ایجنٹ انتظام راج کرانے کی تجویز پیشتر ناکارآمد ثابت ہو چکی تہی بعد ازان اوسیطرح کی دوسری تجویز ہونی ممکن نہ تہی اور نہ کوئی خیال مین آئی تہی مگر تقرر پنچایت سے کل سردار جو بشکل دیگر مخالف رہتے صاحبان ایجنٹ کی طرف ہو گئے -

یہہ بھی خیال کرنا چاہیے کہ اتنی مفید و عمدہ تدبیرات جو تہوڑے عرصہ مین راج جے پور مین بذریعہ پنچایت سرداران عمل مین آئین ہندوستان کی اور کسی ریاست مین نہین ہوئی ہین اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ باتفاق ایک ہندوستانی مصاحب کے کام کرتے تو کبھی ظہور مین نہ آتین اگر پنچایت سے صرف ایک انسداد ستی کا قانون جاری ہوا ہوتا تو وہ بھی اونکے انتظام کی عمدہ کارگذاری کی دلیل ہوتا انسداد ستی کی بابت بشمول جے پور دربار لاہور و دیگر دربارون کے گورنمنٹ گزٹ مین تعریف لکھی گئی ہے مگر دربار جے پور بلکہ پنچایت سرداران وبخصوصیت ٹھاکر ہوپت سنگھ جہلاء والہ جنہون نے اول اپنی نسل کے عقاید کو منسوخ کیا زیادہ تعریف کے مستحق ہین میجر لڈلو صاحب بھی جنہون نے ان تدبیرون مین اونکی رہنمائی کی تہی اپنے انعام سے محروم رہے ہین کل اقوام یورپ کے خلاف سرکار انگریزی مین یہہ بڑا نقص ہے کہ جو خدمتین متعلق بہ فوج نہین ہین اونکا انعام کم ملتا ہے جس حالت مین اکثر لوگون کے جنکے اعمال

ہم جنسون کے حق مین بالکل مفید نہین ہین بڑی عزت و توقیر ہوتی ہے جس شخص
نے نبے رحم اعتقاد کو بیخ و بن سے رفع کرنے مین سب سے سبقت کی اور جسکو
بطور عادل و مستعد حاکم کی ریاست مین ابتک یاد کرتے ہین وہ بڑا اجر و قدردانی
انگلستان مین پڑا ہے ـ

پنچایت سرداران ماتحت میجر لڈلو صاحب نے صرف انسداد ستی کا ہی قانون جاری
نہین کیا ہے بلکہ دختر کشی و بردہ فروشی و مطالبہ شدید بہات و چارنون کے
امتناع کیواسطے مہاراجہ صاحب کی نابالغی مین قانون جاری کرائے ہین ـ
مہاراجہ صاحب کو انتظام راج سپرد ہونیکے بعد بہی راول عہدۂ وزارت پر رہا
آیا چونکہ وہ بذات خود بہت فضول خرچ اور نہایت غافل تہا آمدنی ریاست
خود اوسی کے غیر ضروری مصارف مین ضایع ہوتی تہی خود راول نے مضاجعت
کے نام پر قناعت کرلی تہی محنت و ذمہ وری اوسکے متوسلون مین سے جس نے
چاہا لےلی افواج و سررشتہ جات کی تنخواہ مدت کی چڑہ گئی اور خرچ زیادہ ہوتا
گیا اراضیات جو کپتان رکارڈس صاحب نے ضبط کی تہین واگذاشت ہوگئیں
علاوہ اسکے ملک مین قحط ہوگیا کہ اس سے بہی آمدنی مین کمی ہوئی اور ساہوکارون
کو جو پرگنات بالعوض قرضہ دئے تہے علیحدہ ہوجانے سے راج کا اعتبار جاتا رہا
۱۸۵۵ء مین مہاراجہ صاحب کے بااختیار ہونے سے تین سال بعد سترہ لاکھہ
روپیہ کا قرض ہوگیا ـ

مہاراجہ صاحب کی ہنوز ایسی عمر نہ تہی کہ ریاست کا کام سنبہال لیتے نرم مزاج اور
گوشہ گزین ہونے سے ذی اقتدار راول کے مغلوب ہوگئے تہے اس حالت مین

اونہون نے کرنل سر ہنری لارنس صاحب سے جو بجاے لو صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل مقرر ہوئے تہے صلاح لی اونہون نے بڑی شفقت وصفائی سے صلاح
دی مہاراجہ صاحب نے اوسپر بلافروگذاشت عمل کیا۔ راول عہدہ سے موقوف
ہوا اوسکا بہائی ٹہاکر لچہمن سنگہ کہ زیادہ لئیق اور خبردار تہا بجاے اوسکے مقرر
ہوا اور اوسکے مقابلہ مین پنڈت شیو دین کہ ابتک اتالیق تہا حاکم مال مقرر ہوا
اور فوج کی افسری پر ایک اور خود اختیار شخص کا تقرر عمل مین آیا بقول لارنس
صاحب کے جے پور کے راج مین سب کیواسطے گنجایش تہی اس بندوبست سے
ٹہاکر لچہمن سنگہ کی لیاقت وستعدی بدستور انتظام راج مین مستعمل رہی اور
ناہنجاروں کا اختیار کم ہوکر ریاست اونکی قید و دباؤ سے نکل گئی۔
جب مہاراجہ صاحب ہوشیار ہوئے اونہون نے اپنے راج کی بہبودی مین ایسی
توجہ کی کہ جو امید اون سے اوایل مین تہی اوس سے بہی زیادہ خوبیان ظہور
پذیر ہوئین ۱۸۵۷ء مین غدر ہوا تب اونہون نے شہر کی حفاظت کیواسطے صرف
سات سو سپاہی اور اٹہارہ سو ناگہہ رکہکر چہہ سات ہزار سپاہ صاحب پولیٹکل
ایجنٹ کے ساتہہ بہیجے کہ ریواڑی وگوڑگانوہ ہوکر پلول داخل ہوئے وہان سے
مجمع کثیر صاحبان انگریز کو کہ غدر کی آفتون سے متفرق ومنتشر ہو رہے تہے بحفاظت
تمام آگرہ کے قلعہ مین پہونچایا اور سواے غارتگرون کے چند دیہات کو سزا دی
آخرکار فوج مین ہیضہ کا مرض پہیل گیا بعض لوگ بہاگنے لگے اور زمانہ کو دیکہکر
سپاہیون کے دل برگشتہ ہونے لگے افسران فوج نے جے پور کو واپس آنا مناسب
سمجہا میجر ایڈن صاحب نے کہ بجاے رکارڈیلس صاحب ۱۸۵۳ء مین مقرر ہوئے

تہی افسرونکی راے کو منظور کیا اور جلیپو کو واپس آئے جے پور کی فوج مین جن اقسام کے لوگ ہین اونکو دیکہتے ہوئے اوسکے باغی نہونے سے افسرونکی کمال لیاقت و خیر اندیشی ثابت ہے اسمین شبہہ نہین کہ یہہ اقسام وہی ہین جنکے لوگ انگریزی فوج مین تہے اور موجبات بغاوت جو وہان تہے یہان بہی موجود تہے احتمال قوی تہا کہ فساد ہو جاوے مگر مہاراجہ صاحب کے حسن نیت و متواتر خبرگیری اور منتظمان راج خصوص پنڈت شیودین کی خوش تدبیری سے ہر طرح خیریت رہی کسیطرح کا فساد نہونے پایا مہاراجہ صاحب نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے قبایل کو اپنی محل مین پناہ دی اور باوجودیکہ فوج باغی مہاوفی نصیرآباد و نیمچ نے کمال گستاخی سے اونکی سپردگی کی درخواست کی مگر مہاراجہ صاحب نے اوسپر مطلق التفات نکیا اور اپنے مہمانون کی عافیت مین کسی طرح خلل واقع نہونے دیا بظہور ان خیرخواہیون کے نواب ویسراے و گورنر جنرل صاحب نے مہاراجہ صاحب کی بڑی عزت و توقیر کی اور پرگنہ کوٹ قاسم کہ شاہ مخروج دہلی سے ضبط ہوا تہا مہاراجہ صاحب کو عطا کیا۔

فروری سنہ ۱۸۶۴ء مین مہاراجہ صاحب نے جودہپور تشریف لیجا کر دو شادیان کین مارچ سنہ مذکور مین کرنل بروک صاحب پولیٹکل ایجنٹ بعد رخصت ولایت کو گئے اور میجر بیٹن صاحب نے ۱۴ - مارچ سنہ ۱۸۶۴ء کو یہان اون کے کام کرنا شروع کیا مہاراجہ صاحب جودہپور سے واپس آئے تب اونکو گورنمنٹ ملکہ عالیہ فرمان رواے انگلستان سے تمغا، و خطاب ستارۂ ہند درجہ اول حاصل ہوا۔

اس زمانہ مین انتظام ریاست براے نام ٹہاکر لچھمن سنگہ نامی ٹہاکر کے ہاتھ تھا وے چوہون وا
کو سپرد تہا مگر اصل مین کل کام پنڈت شیو دین مہاراجہ صاحب کا وزیر خاص و
مشیر کرتا تہا اوسکو اختیار کلی حاصل تہا یہہ شخص علاقہ انگریزی کا رہنے والہ برہمن
تہا اوس نے گورنمنٹ کالج اگرہ مین تربیت پاکر اعلے ترین درجہ کی علمیت حاصل
کی تہی ۱۸۳۵ع مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اوسکو مہاراجہ صاحب کا اوستاد
مقرر کیا تہا۔

شیودین نے خوش اخلاق و دیانت ومحنت ولیاقت ونیز فریب وچالاکی سے
اپنے شاگرد کا اعتبار کلی حاصل کیا تہا اور اسی سبب سے مئی ۱۸۶۲ع مین ٹہاکر
لچھمن سنگہ کے انتقال پر راج کا اعلے ترین عہدہ یعنی مصاحبت اوسکو حاصل ہوا
کارکردگی پنڈت شیودین کے زمانہ مین کار ریاست دانشوری وخوش تمیزی
سے ہوتا تہا اور علی العموم اوس سے سب لوگ خوش تہے اسوقت مین جو تدبیرات
اصلاح وترقی انتظام واجراے کار عدالت ظہور مین آئین اوس مین اوسکی کارگذاری
نہایت تحسین وآفرین کے لایق تہی سررشتہ مال کو اوسکے زمانہ مین ایسی ترقی ہوئی
کہ چہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی زیادہ ہوئی اور جب سے شیودین کو اختیار مطلق
ہوا آمدنی مین اور بہی اضافہ ہوا کہ اخیر مین تینتالیس لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی
ہوگئی۔

پہر بینن صاحب کے جے پور مین پہونچنے پر پنڈت شیودین سخت بیمار تہا اگرچہ
بیماری مہلک نہین معلوم ہوتی تہی مگر اسقدر ضعیف ہوگیا تہا کہ جانبر نہوسکا ۱۴
جون کو اوسکا انتقال ہوا اور سبکو کمال غم وافسوس ہوا پنڈت شیودین آدنے درجہ

سے اعلیٰ ترین عہدہ ریاست پر پہونچا تہا پس عجب نہین کہ عوام الناس خصوصاً وہ لوگ جنکا
خیال تہا کہ جو اوسکو پردیسی سمجہتے تہے اور جنکو اوس نے اونکی پشتنی و موروثی عہدون سے
بیدخل کیا تہا اوسکے مخالف ہو گئے اوسکے دشمن اوسپر اتہام رکہتے تہے کہ وہ
طامع اور کینہ ور ہے اور کہتے تہے کہ اوس نے کل عہدون پر اپنے دوست
و رشتہ دارون کو مقرر کر دیا تہا کارسرکار مین کسی افسر سررشتہ کو اپنی تجویز
پر عمل نہین کرنے دیتا تہا اور مخالفون کو خزانہ راج سے روپیہ دیکر خاموش
رکہتا تہا اسمین شاید کسیقدر صحیح ہو کیونکہ پنڈت شیودین عیب سے خالی نہ تہا
مگر یہہ شکایت زیادہ تر براہ عداوت مبالغہ سے تہی اور جسقدر صحیح تہی محتاج
ثبوت نہین ہے —
اسمین شک نہین کہ اوسکو ہر فریق کے رضامند کرنے کی قابلیت حاصل تہی
اور مخالف سردارون مین بہمدگر اتفاق کرانے مین ساعی رہتا تہا ہر مفید عام
تدبیر مین دل و جان سے کوشش کرتا تہا ریاست مین جو ترقی ہوئی ہے اوسکی
باعث سے ہے —
(شیودین کے انتقال سے مہاراجہ صاحب کو سخت صدمہ پہونچا خصوص اس وجہ
سے کہ کل راج مین ایسا لایق اور معتبر شخص کوئی نہین نظر آتا تہا جو مصاحبت کی
عظیم الشان عہدہ پر مقرر ہونے کے لایق سمجہا جاوے ابتدا مین مہاراجہ صاحب
نے چاہا تہا کہ بنظر قدامت و حسن خدمت پنڈت شیودین کے خلف بشمبہر دین کو
بجاے اوسکے مقرر کرین مگر بسبب سالطفل کو ایسا مشکل و دقیق کام سپرد کرنا
مناسب نظر نہ آیا اسواسطے محکمہ کونسل بطور جلسہ وزرا مقرر کرکے کل انتظام

کو دو حصونمین منقسم کیا اول بمصاحبت جسمین بخشی فیض علیخان سپہ سالار اور پنڈت
بشمبھر دین خلف شیو دین تہے دوم دیوانی یعنی انتظام مال مین منشی کشن سروپ
اور پروہت ہر پرشاد مقرر ہوئے اور مہاراجہ صاحب بطور میر مجلس ہفتہ
کے ایام معینہ پر کام کرنے لگے انمین سے صرف ایک شخص بخشی نواب فیض علیخان
ہوشیاری ولیاقت ومستعدی سے ہر طرح اس کام کے لایق تہا اوس نے
کار مفوضہ کو بکوشش وتندہی انجام دیا بشمبھر دین وکشن سروپ کام نکر سکے
اور مہاراجہ صاحب کو اونکا اعتبار نرہا پروہت رام پرشاد محض ناخواندہ
ہے کہ دستخط بہی نہین کر سکتا مگر دیانتدار اور راج کا دلی خیر خواہ ہے اس جلسہ
کو بجز خفیف مقدمات کے کچہہ اختیار نہ تہا ہر معاملہ مین مہاراجہ صاحب سے
عرض کرنے کی ضرورت ہوتی تہی اور جو مقدمات اونکی تجویز سے فیصل ہوتے
تہے وہ بہی حسب مرضی مہاراجہ صاحب بدل جاتے تہے کہ اسطرح اجراء کار ہوسکا
تو ستمبر سنہ ۱۸۸۰ع مین مہاراجہ صاحب نے اوسی جلسہ مین چار شریک اور مقرر
کرکے اوسکا نام رواتل کونسل رکہا اور تبدل انتظام کو عظمت دینے کیواسطے
اس محکمہ کو بہمیات شوکت وتجمل سے جاری کیا ممبران کونسل سے بدیانت
ومعدلت کام کرنے کیواسطے حلف لیا گیا خود مہاراجہ صاحب کونسل کے پریزیڈنٹ
ہوئے انتظام کار تحریر کیواسطے ایک سیکرٹری مقرر ہوا اور انعقاد جلسہ بہ
سلامی شاہی سر ہوئی قدیم اہلکاران ریاست وعمدہ مار رعایا کو تقرر کونسل ناپسند
ہوا سب نے اوسکو خلاف دستور مروجۂ قدیم اور ناپائدار ظاہر کیا اس اصلاح
کی بابت کہ خود اپنی ہی عاقلانہ تجویز سے اہلکاران وموروثی سرداران کو

انصرام کار ریاست مین شریک کرنے اور اون سے صلاح لینے کیواسطے کی ہے مہاراجہ صاحب تحسین و آفرین کے لایق ہین۔

سابقاً بحیات پنڈت شیودین مہاراجہ صاحب بذات خود کار ریاست پر کم توجہ تھے مگر شیودین کے انتقال کے وقت سے جب اونکی نظر مین کوئی ایسا معتبر شخص نہ رہا جسکے اعتبار پر کام چھوڑین کل کام خود اونہین کے ذمہ آپڑا تب اونکو کام کی کثرت اور اختیارات کی وسعت کا صحیح حال معلوم ہوا اوس حالت مین کہ جب کوئی مددگار نہ تھا اونہون نے کمال استقلال اور محنت سے کام شروع کیا تھوڑے عرصہ مین ایسی مہارت اور واقفیت حاصل کی کہ انتظام ریاست مین کوئی دقیقہ باقی نہ رہا اور کوئی کام ایسا نہ رہا جو اونکی توجہ وتحقیقات سے بچا ہواور تقرر روائل کونسل صرف اس نظر سے کیا کہ انتظام کا فراخ تر سرشتہ جسمین راج کے سردارون اور ٹھاکرون کو مشورہ اور انصرام کار ریاست مین شریک کیا جاوے جاری ہوا اور بمدران حال مثل پنڈت شیودین کسی ایک شخص کو اختیار مطلق نہو کیونکہ ایسے شخص کو جو اوسکی سی دیانت اور وفاداری نہین رکھتا وہ اختیار دینا صریح پر ضرر تھا۔

چونکہ کار ریاست اس کثرت سے ہے کہ مہاراجہ صاحب اگر چاہتے توبھی تن تنہا اون سے اس کام کا اہتمام غیر ممکن تھا محکمہ کونسل سے اونکو بہت مدد ملتی ہے کہ بغیر اسکے کہ کسی ایک شخص کو اختیار کلی ہو جملہ ممبران کونسل کے اہتمام سے کل مقدمات کی ترتیب وتحقیقات وصفائی ہوکر حکم اخیر کیواسطے مہاراجہ صاحب کی خدمت مین پیش ہوتے ہین اور علاوہ سہولیت کار کے ممبران کونسل کو وقت آیندہ مین

جب مناسب ہو تجربہ سے اختیارات کثیرالوسعت کا استعمال کرنے کی قابلیت ہوتی
ہے اور اون عاقلانہ و بہ سخاوت تدبیرات سے جو مہاراجہ صاحب کی خوش انتظامی
مدت کی کارروائی سے ظہور پذیر ہین واقفیت ہوتی ہے ٹہاکران و اہلکاران
قدیم کو کہ رواج مستمرہ کے پابند ہین اس کونسل کا تقرر پسند ہوا اون سے امید
تہی کہ اوس مین ہارج و خلل انداز ہون گے باوصف اس اختلاف کے مہاراجہ
صاحب کی مستقل مزاجی مستحکم ہوگئی اور اچہی طرح کام کرنے لگے بطور مجمع مشیران کونسل
کی کارروائی بہت عمدہ ہوئی کہ سررشتہ جات انتظام کی اصلاح و ترقی مین اوس
سے مہاراجہ صاحب کو بہت مدد ملی اور بطور مجمع منتظمان بہی اوسکی کارروائی کچہہ
کم نہوئی اجراء کار مین بہت چستی و سہولیت ہوگئی کہ مقدمات علاقہ غیر کی کارروائی
اور تحریرات سرکار انگریزی کی تعمیل و تحریر جواب جلد ہونے لگی تاہم یہہ مجمع
جیسا مفید ہونا چاہیئے ویسا نہین ہے سبب یہہ کہ اوسکے ممبروں مین لیق و
کارکن جو اپنی ہی مستعدی و کارگذاری سے فوائد راج کو درجہ کمال کو پہونچاوین
اور اسلوبی امور و آراستگی کار سے راج کو رونق و ترقی دین نہین ہین وے
خود اختیاری سے کام نہین کرتے اور اسی سبب سے سررشتہ جات ماتحت کے
لوگ چستی و ہوشیاری سے کام نہین کرتے ہین افسوس ہے کہ راج کے کسی محکمہ
و سررشتہ کی کارروائی آزادی و خوداختیاری سے نہین ہوتی مقدم سبب
اسکا یہہ ہے کہ مہاراجہ صاحب کام مین زاید از حد واجب مداخلت کرتے ہین
اس سے اہلکارون کو اپنے عمل پر اور آپسمین کسی دوسرے شخص پر اعتبار نہین
ہے ممبران کونسل جو اختیارات اونکو حاصل ہین اونکا بہی کامل استعمال نہین

کرتے ہین اور کاروبار روزمرہ اور خفیف مقدمات کے سواے کسی بڑے
معاملہ کے مواخذہ مین پڑنا نہین چاہتے ہین تاوقتیکہ اونکو وہ اختیارات جو
ابتدا مین تجویز ہوئے تھے ندئے جاوین مہاراجہ صاحب اور کونسل کو تقرر کونسل
سے خاطر خواہ فائدہ نہ پہونچے گا سنہ ۱۸۸۱ء مین مقدمات سنگین مین کونسل بے
اختیار تھی اول ایسے مقدمات مصاحب کے ملاحظہ کیواسطے رکھے جاتے تھے رد
یا تو خود سے کرتا تہا یا مہاراجہ صاحب کے ملاحظہ کیواسطے رکھدیتا تہا اور جب
اونکو فرصت ہوتی تب پیش ہوتے تھے۔
مہاراجہ صاحب کو اس نقص سے متواتر آگاہ کیا گیا اور فہمایش ہوئی کہ ہندوستان
کی ترقی روز افزون کہ علاقہ انگریزی مین اور اوسکے پرتو سے ہندوستانی
ریاستو نمین ہوتی ہے مقتضی اسکی ہے کہ جو قواعد سرکار انگریزی مین جاری
ہین وہی ریاستو نمین بھی ہونے جاوین اور محکمہ جات با اختیار اپنا کام
بہ اختیارات خود کیا کرین تو مہاراجہ صاحب نے جوابدیا کہ یہہ سب صحیح
ہے مگر جسقدر ترقی سے یورپ مین ابتک ہوئی ہے خلاف دستور قدیم و رواج
مستمرہ ہونے سے لوگون کو بہت ناگوار ہے اور عوام اوسکے بہت خلاف ہین
اسواسطے ہم اپنے اختیار سے کام کرنا مصلحت سمجھتے ہین کہ کوئی خلل اندازی
نہو سکے۔
مہاراجہ صاحب اور راج کی خوش نصیبی سے اون ایام مین مصاحبت کی عہدہ
پر نواب محمد فیض علیخان بہادر تہا جس نے مدت کی کارگزاری سے نہ فقط مہاراجہ
صاحب کا اعتبار اور قدر حاصل کی بلکہ اونکو اوسکے منتظم ولئیق و وفادار

ہونیکا یقین کلی ہوگیا نواب فیض علیخان کی تعریف مین صاحبان پولٹیکل ایجنٹ نے
متواتر رپورٹون مین جو لکہا ہے اوسکی بجنسہ نقل کیجاتی ہے ۶۸-۱۸۶۷ع مہاراجہ
صاحب آٹہہ ممبران کونسل کی مدد سے ریاست کا کام کرتے ہین اونمین نہایت
معتمد ولایق ترین و نہایت دانشور نواب فیض علیخان ہے کہ مہاراجہ صاحب کو
راج کی اصلاح و ترقیون مین بہت مدد دیتا ہے۔

۶۹-۱۸۶۸ع نواب فیض علیخان بہادر سرگروہ کونسل اور مہاراجہ صاحب کے مشیر
دست راست کی حسن خدمت کا اظہار کیئے بغیر مین اس رپورٹ کو ختم نہین کرسکتا
ہون مہاراجہ صاحب کا اعتبار اور قدر اور وزیر اعظم کا ذمہ ور عہدہ حاصل
کرکے ایسے اہلکار کا ضبط و اقتدار اعلیٰ درجہ کا ہونا چاہیئے اور مین بہت خوشی
سے شہادت کامل دینے کے قابل ہون کہ اوس نے اپنے فرائض کو بڑی مستحسن
و پسندیدہ طریقہ سے ادا کیا ہے بڑے تجربہ اور وسیع و عاقلانہ خیالات اور
پُر خیر و صاف رویہ سے متمتع ہوکر نواب سے راج کو بے حساب فائدہ پہونچا ہے
اور اون عاقلانہ تدبیرات کے اجرا و بجا آوری مین جنکا اس رپورٹ مین مفصل حال
لکہا گیا ہے اور جن سے راج کی بڑی نیکنامی ہے مہاراجہ صاحب کو بڑی امداد
و اعانت ملی ہے مہاراجہ صاحب کی کمال خوش نصیبی ہے کہ اونکو نواب سا خیر خواہ
و لایق وزیر ملا ہے اوسکے حسن خدمات کی جسقدر تعریف کیجاوے کم ہے۔

۷۰-۱۸۶۹ع ممتاز الدولہ نواب فیض علیخان بہادر وزیر کی حسن خدمات بپیشگاہ جناب
ملکہ عالیہ انگلستان مین معلوم ہوکر اونکو تمغا ر و خطاب ستارہ ہند درجہ سوم
عطا ہوا ہے اونکی نسبت سالگذشتہ مین جو کچہہ میجر بینن صاحب نے لکہا ہو اوسپر

ہیری یعنی میجر بریڈ فورڈ صاحب کی رائے سے متفق ہے۔

سنہ ۱۸۷۱ء اگرچہ سابقاً نواب محمد فیض علیخان بہادر کی تعریف ہو چکی ہے مگر اوسکی خوش چلنی و عمدہ خدمات کی یہان بہی تعریف لکہنی ضرور ہے یہہ مہاراجہ صاحب اور راج کی خوش نصیبی ہے کہ عہدہ وزارت پر ایسا لایق شخص ہے اور سرکار انگریزی کو بہی بڑا فائدہ ہے کہ جس حالت مین وہ اپنے آقا کا وفادار اور دیانت دار ہے سرکار انگریزی کا بہی صادق خیرخواہ اور مددگار ہے اور تصدیق اسکی یہہ ہے کہ اکثر دقیق و پیچدار معاملات جو متواتر پیش آئے ہین اوسکی کوشش سے بآسانی طے ہوئے ہین بجلدوے حسن خدمات گورنمنٹ نے اوسکو خطاب نواب ممتاز الدولہ اور تمغا ستارہ ہند درجہ سوم عطا کیا ہے رسم عطا تمغا رکہ خود مہاراجہ صاحب نے گرینڈ کمینڈر ستارہ ہند ہونے کی وجہہ سے ادا کی تہی بہت دلچسپ ہوئی اور خاص کر ایسے ذریعہ سے کہ امرا ریاست کو جو بدگمانی سرکار انگریزی سے یہہ عزت ملنے پر ہوتی ہوئی

سنہ ۱۸۷۲ء وزیر اعظم راج جےپور ممتاز الدولہ نواب محمد فیض علیخان بہادر سی ایس آئی جیسا کہ پیشتر لکہا گیا ہے نہایت تحسین و آفرین کے لایق ہین اس لایق و تجربہ کار اہلکار کی خدمات بجانب آقا خود کے جسقدر تعریف کیجاوے تہوڑی ہے اور بہدران حال نواب کے برابر سرکار انگریزی کا ممد و معاون و خیرخواہ و رفیق صادق ہونا محال ہے ایسا وفادار و متدین و معتبر وزیر ہونے سے مہاراجہ صاحب کی کمال خوش نصیبی ہے کہ وہ ہر طرح سے اس عظیم الشان عہدہ کے لایق ہے۔

باوصف کوتاہیون کے جو روائل کونسل کی نسبت لکہی گئی ہین راج جے پور کا
انتظام فی الجملہ بہت اچہا ہے بلکہ چند سال گذشتہ مین ایسی بے نظیر و عاقلانہ تدبیرین
کہ ہر ایک ریاست مین نہین ہوتی ہین عمل مین آئی ہین اگرچہ اب بہی اصلاح و
آراستگی کیواسطے بہت گنجایش ہے مگر جو کچہہ ابتک ہوا ہے انقضاء مدت اور مہاراجہ
صاحب کی فرصت کو دیکہتے ہوئے بہت ہے ہندوستانی ریاست کے رسم و رواج
اور خرابیون مین اختراع و اصلاح کرنے کیواسطے جو مدت اور توجہہ چاہئیے وہ
ابتک نہین ہوئی ہے مگر اس عمدہ آغاز سے امید قوی ہے کہ انجام بہت اچہا ہوگا
مہاراجہ صاحب کی تدبیر علی العموم استقلال اور فراخ دلی سے ہے اور اوس کی
دلیل کافی یہہ ہے کہ ملک فارغ البال اور رعایا خوش حال ہے اور ہندوستانی
ریاستون مین جے پور بہت آراستہ اور تربیت یافتہ سمجہا جاتا ہے۔
مہاراجہ صاحب کو صاحب پولیٹکل ایجنٹ کا بہت اعتبار ہے ہمیشہ اون سے صلاح
لیتے ہین اور راو سپر عمل کرتے ہین مگر مثل دیگر رئیسون کے ایسے نہین ہین کہ خود
کچہہ نہ سمجہتے ہون یا تجویز مناسب نکر سکتے ہون یا اپنی تجویز کو بمقابلہ تجویز مشیران
راج بلکہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ ظاہر نکر سکتے ہون برعکس اسکے وے ہر خفیف
و سنگین معاملہ مین رائے صائب سے تجویز کرتے ہین اور جو اونکی رائے مین مناسب
ہوتا ہے اوسکے وجوہات معقول اور دلائل شافی پیش کرتے ہین اور گورنمنٹ
کی خواہش پر ہمیشہ بہت خوشی و مستعدی سے عمل کرتے ہین۔
طبیعت سے مہاراجہ صاحب بہت بامروت و متحمل ہین ہر معاملہ کو بہت جلدی و
صفائی سے سمجہتے ہین اپنے ملک کے بدل خیرخواہ ہین اور مثل دانشور حکام کے

اوسمین ترقی و اصلاح کرنا چاہتے ہین کل ریاست کا کام خود کرتے ہین اور
حتی الامکان کشادہ دلی سے کیا چاہتے ہین مگران تدبیرون کے عمل درآمد میں
دیانت دار اہلکار کے محتاج ہین اون کے عادات اور طریقے بہت سادہ ہین
مثل دیگر رئیسون کے زیور و زرق برق کی پوشاک نہین پہنتے مصارف ذاتی
مین بہت کفایت شعار ہین اور مفید عام کامون مین نہایت فیاض ہین اون کے
مزاج مین صرف یہہ نقص ہے کہ نرمی و بردباری زیادہ ہے اور جہان سختی کرنا
چاہیئے معاف کر دیتے ہین اور اپنے احکام کی تاکید سے تعمیل نہین کراتے ہین
سرکار انگریزی کے دلی خیر خواہ ہین اور ہر ایک تدبیر مجوزہ حکام انگریزی پر
بہت کوشش سے عمل کرتے ہین خواہ وہ اونکی تجویز کے خلاف ہو یا اوسمین کسیقدر
اونکا نقصان ہو چند سال سے اونہون نے انگریزون کے ساتھہ تکلف کم کر دیا
ہے سابق مین ایجنسی مین صرف دو مرتبہ ایک تقرر صاحب ایجنٹ جدید پر اور تہوار
روز کلان کو آیا کرتے تہے اور کل مراتب رسمیہ طے ہوتے تہے اب صاحب ایجنٹ کی
پاس اکثر خانگی ملاقات کیواسطے چلے جاتے ہین اور کسی رسم و قاعدہ کے پابند
نہین ہین انگریزون کی دعوت مین سابقاً کہانا ختم ہو جانے کے بعد ملتے تہے
اب وقت تناول طعام بہی مہمانون کے پاس موجود رہتے ہین۔

سنہ ۱۸۶۶ع مین مہاراجہ صاحب نے کئی مرتبہ محل کے اندر شہر کے مندرون کے
مہنتون وغیرہ سے مذہبی بحث کی مہاراجہ صاحب کا اعتقاد و قول ہے کہ بشنوی
پوجا جو جاری ہے شاسترون کے خلاف ہے اکثر مندر والون کی رائے اس کے
خلاف تہی اونکو اور اونکے پیرودن کو بدریافت اس حال کے کہ جو لوگ مہاراجہ

صاحب سے خلاف مذہب ہین شہر سے خارج کیے جاوینگے نہایت رنج و تردد ہوا
مگر مہاراجہ نے اونکو ہر طرح باور کرایا کہ اگرچہ ہمارا اعتقاد تم سے خلاف ہے مگر
تمکو اختیار ہے کہ چاہو جس طریقہ پر چلو باوصف اس تشفی و دلاسا کے افواہ زیادہ
ہوتا گیا اور جولائی مین گوکل چندرمان کے مندر کا مہنت پرتمان کو لیکر سرباز
شہر سے نکل گیا اور اوسکے ساتھہ ہزارون آدمی شور و غل کرتے اور شہر
جیپور کی مصیبت زدگی کا اظہار کرتے ہوئے نکلے ایک ہفتہ تک مہنت شہر سے
دو میل پر مقیم رہا اور اکثر لوگ اوسکے پاس جاکر واپسی کیواسطے کہتے رہے
اور یقین ہے کہ اگر مہاراجہ صاحب کیطرف سے کسیقدر تحریک ہوتی تو ضرور
آجاتا مگر مہاراجہ صاحب نے جواب دیا کہ وہ اپنی خوشی سے گیا ہے اوسے
اختیار ہے کہ اوسیطرح آجاوے کوئی اوس سے مزاحم نہین ہوتا ہے چند
دیگر مہنت جے پور کے بیشنو مندرون کے اسی تعصب کے خوف سے نکل کر
چلے گئے مہاراجہ صاحب نے بہ اظہار واجبیت اس کارروائی کے ایک کتاب
تصنیف کراکر چھپوائی اور شایع کی ہے بنارس و متھرا کے پنڈتون نے بھی اسبات
مین بہت بحث کی ہے اور اکثر اخبارون مین حال لکھا گیا ہے اگرچہ یہہ امر بہت
مشہور ہوا ہے کہ مہاراجہ صاحب بیشنو ون کے ساتھہ بہت سختی و تشدد سے
پیش آئے ہین اور اس ظلم سے مجبور مہنت و دیگر بیشنو نکل گئے ہین مگر مہاراجہ
صاحب اور معتبر لوگون کے بیان سے دریافت ہوا ہے کہ یہہ امر محض غلط ہے
مہاراجہ صاحب بہت تحمل سے کاربند ہوئے ہین اور اگرچہ کہتے ہین کہ مہاراجہ
صاحب کی وفات کیواسطے جادو ٹونا کیے گئے تھے مگر اونہون نے مندرون

جاگیر وغیرہ حقوق مین کچھہ دست اندازی نہین کی جو لوگ گئے ہین اپنی خوشی سے
گئے ہین اور اختیار ہے کہ اگر چاہین واپس آجاوین راج سے کچھہ تشدد و مواخذہ
نہین ہے ۔

۱۸۶۳ء مین مہاراجہ صاحب والی الور نے اختیار ریاست حاصل کیا اوسوقت
سے ٹہاکر لکھدہیر سنگہ سردار ریاست مذکور مہاراؤ راجہ صاحب کے سخت عداوت
سے ناراض ہوکر جے پور مین مسکن گزین ہوگیا تہا حکام انگریزی نے اون کو
باہم رضامند کرنے مین کوشش کی مگر سودمند نہوئی عندالفہمایش حکام کے
مہاراؤ راجہ صاحب نے اوسکو واپس بلانے سے انکار کیا بلکہ یہہ بہی کہا کہ اوسکو
ہرگز نہ آنے دونگا اپریل ۱۸۶۶ء مین مہاراؤ راجہ صاحب نے افواہاً ارادہ حملآوری
لکھدہیر سنگہ اور اوسکو جے پور سے مدد ملنے کا حال سنکر درخواست انسداد
کی دربار جے پور نے مدد دہی سے مطلق انکار کرکے لکھدہیر سنگہ کا پرستش گاہ
واقع شیخاواٹی کو جانا لکہا اخیر اپریل مین آغاز فساد اور لکھدہیر سنگہ کے قلعہ لال پورہ
کو چہین لینے کی شکایت آئی اور دربار جے پور کو بالکل علیحدہ رہنے اور اپنے علاقہ
مین فساد نہونے دینے کی ہدایت ہوئی دربار الور نے استغاثہ کیا کہ راج جیپور
سے لکھدہیر سنگہ کو حملآوری کیواسطے زرنقد ملا ہے اور جاگیرداران و دیگر
ٹہاکران محکوم راج کے نام اوسکی امداد کیواسطے احکام جاری ہوئے ہین اور
دربار جے پور نے اپنے علاقہ مین بہی وقوع فساد و خونریزی کی شکایت
کی آخرکار فساد اس حد کو پہونچا کہ لکھدہیر سنگہ نے لال پورہ پر قبضہ کرنیکے
بعد قصبہ نارائن پور کو تاخت و تاراج کیا باندرول کے گہاٹہ اور چند دیگر

مقامات پر الور کی فوج سے سخت مقابلہ ہوا اور جے پور و الور کی سرحد پر بالکل
غدر ہو گیا راستے بند ہو گئے تجارت موقوف ہوئی اور طرفین سے حفاظت و
انتظام امن کی تدبیر کرنی لازم آئی مہاراجہ صاحب جے پور نے اپنی رعایا کو ممانعت
شراکت لکھدہیر سنگہ کا اشتہار دیا اور اوسکی تعمیل کیواسطے فوج متعین کی تصویر
خواہ کسی طرف کا ہو اصل اس ہنگامہ کی یہہ تہی کہ لکھدہیر سنگہ اپنی جاگیر منضبطہ
کے لینے کیواسطے الور پر حملہ آور ہوا تہا اور جے پور سے اعانت ہوئی اور تنخواہی
سے فوج بہرتی کرنے سے دربار جے پور کو صاف انکار ہے البتہ یہہ کہتے ہین
کہ اگر جے پور کے مفسد بارو تہیہ بغرض غارتگری و طمع لوٹ اوسکے شامل ہو گئے
ہون تو عجب نہین ہے جے پور سے لکھدہیر سنگ صرف پرستش گاہ کی زیارت کیواسطے
گیا تہا جولائی مین پہر صاحب پولیٹکل ایجنٹ جے پور نے مہاراو راجہ صاحب اور
لکھدہیر سنگ کے درمیان صلح کرانے مین کوشش کی مگر کارگر نہوئی دسمبر مین
لکھدہیر سنگ پہر جے پور کو آیا اور اوسکو صدر سے حکم ہوا کہ علاوہ الور و جے پور
کے جہان چاہے رہے اس فساد سے جے پور و الور دونون ریاستون کا
نقصان ہوا اوسکے دعوی کی کپتان روبرٹ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر
جنرل نے تحقیقات کی الور سے ۲ لکھہ روپیہ ۱۵ آنہ ۶ پائی کا دعوی ہوا اور جے پور سے
دو لاکھہ روپیہ کا بابت اوس نقصان کے جو راج الور کی فوج کے نوہ دیہات
راج جے پور پر ایک سو گیارہ دفعہ حملہ کرنے سے ہوا ماہ نومبر مین حسب درخواست
دونون ریاستون کے تحقیقات بند ہوئی کہ مقدمات مرتبہ مین بلاخطہ شہادت
و تجویز کرین اس خیال سے کہ بحث بہت طوالت پکڑ گئی تہی اور آپسمین رنج و نزاع

خصوص سرحدات پر جہان واقع مین تازہ فساد کی صورت بندہ گئی تہی زیادہ ہوتا تہا ایسے موقع پر اگر برضامندی فیصلہ ہو سکے تو بہی انسداد آیندہ کرنا ضرور ہوتا ہے اسواسطے بمنظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و صاحب پولٹکل ایجنٹ کپتان روبرٹ صاحب نے تحقیقات ملتوی کی اسطرح مقدمات متدعویہ الور کا تصفیہ ہو کر کچہہ عرصہ بعد مقدمات متدعویہ جے پور کی تحقیقات کی ضرورت نرہی کہ مہاراجہ صاحب نے بشرط آیندہ کو اس دیرپا مخمصہ سے محفوظ رہنے کے اپنے دعوی نسبتی ریاست الور سے دست بردار ہونا قبول کیا اسوجہہ سے و نیز دعوی الور کے غیر مکمل ہونے اور اصل مجرم لکھدہیر سنگہ کے معاف ہوجانے سے دربار الور کو معاوضہ نملا اور تحقیقات ختم ہوئی کہ بذریعہ چٹہی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مورخہ یکم فروری ۱۸۶۸ء منظور ہو کر ہر دو ریاستون کو اطلاع دیگئی ۔ تازہ تنازع و فساد جنکا مذکور ہوا ہے خفیف تہی اور صرف ایک دو مرتبہ وقوع مین آئی اسواسطے محکمہ پنچ وکلاء راجستان مین فیصلہ کیواسطے سپرد ہوئے اور راج جے پور کو تاکید ہوئی کہ امن و عافیت قایم رکہین اور سرحد پر کسیطرح کا تنازع و تکرار پیدا نہونے دین اور رابطۂ دوستانہ و موافقت پیدا کرین اور یہی الور کو ہدایت ہوئی کہ طرفین سے فساد موقوف ہو گیا ۔

قحط ۱۸۶۹ و ۱۸۶۸ء

رعایا کی خوش نصیبی سے جے پور کے علاقہ کے کنوئین دیگر ریاستون کی نسبت پانی زیادہ رہتا ہے اون کے ذریعہ سے چاہی زمین پر کاشت اچہی ہو گئی اگر یہہ نہوتی

اور جو تدبیرین مہاراجہ صاحب نے دستگیری غربا کیواسطے کین ظہور مین نہ آتین
تو معلوم نہین کہ لوگون پر کیا سخت مصیبت نازل ہوتی بجز خفیف بارش جون وجولائی
کی کل برسات مین مطلق بارش نہوئی یہہ قحط صرف اسی ریاست مین نہین ہوا ہے
بلکہ ضلع اجمیر و دیگر ریاستون مین بہی ہوا ہے بہترین اضلاع مین بہی جہان آبپاشی
کا عمدہ سامان ہے پیداوار معمولی صورتون کی نسبت صرف بقدر چہارم ہوا اور
بارانی زمین پر اور خشک اضلاع مثل شیخاواٹی مین مطلق نہوا سب سے زیادہ چارہ
کی قلت تہی یہانتک کہ راج کو اوسکا دیگر ریاستون مین جانا بند کرنا لازم آیا شروع
اگست سے جب آثار قحط نمودار ہوئے تخفیف آفات مین بڑی کوشش کی اول
بتاریخ ۲۰- ستمبر حکم معافی محصول غلہ جاری کر کے تجارت غلہ کی مطلق آزادی کردی
ایسے حکم کا جسمین ریاست کا نقصان کثیر ہوا اور انتظام مین انقلاب عظیم پیدا ہوا
ایسی بڑی ریاست مین عمل مین آنا آسان نہ تہا علاوہ فائدہ خاص رعایا راج
کے اس حکم سے یہہ بڑا فائدہ ہوا کہ مہاراجہ صاحب کی اس فیاضی کو دیکہکر دیگر رؤسا
کو بہی وہی عاقلانہ تدبیر کرنے پر آمادگی ہوئی خصوص رعایا اجمیر و نصیر آباد
کے حق مین کہ وہان زیادہ تر اجناس جے پور سے ہو کر جاتی ہین یہہ آزادی تجارت
از حد مفید پڑی ہے جے پور مین اگرچہ ایکدفعہ زیادہ گرانی ہوگئی تہی مگر نرخ غلہ
کا آٹھہ سیر سے کم نہوا اور پہر تیرہ سیر تک رہا مہاراجہ صاحب نے دستگیری غربا
کیواسطے تعمیرات جاری کین اوسکا مفصل حال تعمیرات مین درج ہے اون سے
محتاجون کو بہت فائدہ پہونچا ہے جو لوگ محنت کرنے کے لایق نہ تہے اون کیواسطے
دہرم سالہ مقرر ہوئین راج کی سخاوت کو دیکہکر ریاست کے سردارون اور

شہر کے دولتمندون نے بہی بہت خیرات کی گورنمنٹ نے مہاراجہ صاحب کی
تدبیرات پرورش غربا و دستگیری قحط زدگان کی قدر دانی کر کے اونکی سلامی
سترہ توپ سے باضافہ دو کے اونیس توپون کی کردی اسباب مین میجر بینن
صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے بتاریخ ۱۹ - ستمبر ۱۸۶۸ء کرنل کٹینگ صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل راجپوتانہ کی خدمت مین رپورٹ کی اوسکی نقل کیجاتی ہے —
رپورٹ سابقاً مراسلہ نمبری ۱۵۹ مورخہ ۲۲ - ماہ حال مشعر کشش بارش و یاس
پیداوار زراعت اس علاقہ کے ابلاغ کیا تہا اب پہر اوسی باب مین آپ کی
خدمت مین لکہتا ہون —
اگرچہ افسوس ہے کہ پیداوار فصل کی نا امیدی ابتک بدستور ہے مگر مہاراجہ صاحب
اور راون کے راج کا الوالعزم اور مستحسن میلان دربارہ تخفیف صعوبت اوس
آفت کے کہ اونکی رعایا پر زور و شور سے آنے والی ہے دیکہکر اطمینان اور
خوشی حاصل ہوئی ہے باوصف اس مصیبت زدگی کے جے پور کو اپنی خوش نصیبی
پر نازان ہونا چاہئے کہ اوسکو ایسے حاکم کے جو پر حوادث موقع کے ضروریات
کو بخوبی جانتا ہے اور جہان اوسکی رعایا کی عافیت و بہبودی مضمر ہے ایسی
کوشش و جانفشانی کرنیکو ہر دم تیار ہے جس سے راج کی رونق اور اوسکی
قدر و نیکنامی ہوئی ہے بلحاظ وو ردمندی حاصل ہے مہاراجہ صاحب کی نیکنامی
کا باعث صرف یہی ایک کام نہین ہے جو مین اس مراسلہ کے ذریعہ سے آپکی خدمت
مین لکہتا ہون بلکہ آپ کے دفتر کے کاغذات اور میرے متقدمین کی متواتر
رپورٹون سے بلاشبہ آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ اون کا عہد ایسے ہی اکثر کامون

سے ممتاز و منور ہوا ہے اور سرکار انگریزی سے بالاستحقاق انعام وتحسین و آفرین پاے ہین آپ کو یاد ہوگا کہ اون کی فیاضی سے صرف اصلاح و ترقی عام کی تدبیرات ہی جاری نہوئی ہین بلکہ تعلیم و سخاوت و ترقی علوم و فنون کو کل ملک مین بڑی استعانت و تحریک ہوئی ہے اور اون کے اعمال سابقہ مین منشاء سرکار اعلیٰ کی بجاآوری اور خواہش حصول خوشنودی و رضاجوئی با وصف انقطاع اپنے فوائد کی نظیرین بکثرت موجود ہین۔

مگر جس تدبیر کو مین بخصوصیت لکھتا ہون وہ باعتبار رحم و ترک فوائد ذاتی کل پہ فایق ہے کاغذ معطوفہ اوس اشتہار کی نقل ہے جو مہاراجہ صاحب نے کل محاصل راہداری اور رراج کی لاگ آمد رفت غلہ اپنے علاقہ کے بالکل و بلاشرط معاف کرکے جاری کیا ہے اس تجویز کا مقصود یہہ ہے کہ اونکی رعایا کی تکلیفات میں تخفیف ہو اور انگریزی و دیگر علاقہ جات مین جو علاقہ جے پور مین ہوکر رسد پہونچنے کے محتاج ہین غلہ پہونچنے کی آسانی ہو اونکا یہہ عمل تحسین و آفرین کے لایق ہے اگر دیگر ثبوت جو بکثرت موجود ہین نہوتین تو بھی اس ایک تحریر مطلوبہ و بالارادہ رعایت اور ترک فواید سے اونکی صدق دلی اور راسخ الاعتقادی اور صفائی خواہش ترقی و بہبودی رعایا مین مقام شک و اشتباہ کا نرہتا تجارت غلہ کی قیود رفع کرنے کی تدبیر اگرچہ ضروریات وقت سے ابھی ظہور پذیر ہوئی ہے مدت سے ملحوظ خاطر دربار تھی بمرور زایداز ایک سال مہاراجہ صاحب نے اس باب مین مجھہ سے مشورہ کیا تھا اور معافی محصول بلکہ اپنے علاقہ کے سایر کے سررشتہ مروجہ علاقہ انگریزی سے مطابق کرنے کی تجویز سے اطلاع دی تھی اور مجھکو ہرطرح

یقین ہے کہ یہہ اول قدم بجانب راستی ہے اور آئندہ اونکی اس شاخ انتظام
مین زیادہ وسیع اور شائستہ تدبیرات عمل مین آوینگی ان معاملات مین مہاراجہ
صاحب نے مجھسے ہمیشہ صاف صاف تقریر کی ہے اور جہانتک ممکن ہوا اور باعتبار
میرے عہدہ کے واجب متصور ہوا اونکے حصول مقصد کیواسطے مین نے مناسب صلاح
دی اور مجھکو کمال خوشی ہے کہ ہمیشہ وے ان سب تدبیرات مین میری صلاح
کی قدر دانی کے لایق پائی گئی بلکہ میری صلاحون کو اپنے فوائد راج کے باعث
سمجھکر اون پر عمل کرنیکواسطے خواہشمند و مستعد ہوئے ۔
اسباب مین مہاراجہ صاحب کے خلوص ارادت اور اونکی خواہش خبرگیری رعایا
اور ملک کی حکومت ایسی طرز سے جو گورنمنٹ اعلے کو پسندیدہ اور قابل اعتبار ہو
کہ نیکی تمنا پر یقین کامل ہوا ہے تب مین نے اس معاملہ مین اس طوالت سے لکھا ہے واسطے
مستصدعہ ہون کہ اون کی کارروائی آپکو اور نواب گورنر جنرل صاحب کو پسند ہو
اور یقین ہے کہ آپ ایسی ثناخوانی کے ساتھہ اس معاملہ کو ظاہر کرنیکے کہ مہاراجہ
صاحب کو کوئی تازہ سند خوشنودی و قدردانی گورنمنٹ کی حاصل ہو اور ایسی
مستحسن مہمات پر زیادہ کوشش سے آمادہ ہونے کی تحریک ہو ۔
قحط اگرچہ کل راجپوتانہ مین تہا مگر جے پور اور علی الخصوص شیخاواٹی مین بہت سختی سی
تہا اگست مین جب قحط کی سختی نمودار ہونے لگی مہاراجہ صاحب نے سبکو جمع کرکے
چندہ فراہم کیا کہ سات سو روپیہ ماہوار فراہم ہوگیا اس روپیہ کے خرچ کیواسطے کمیٹی مقرر
ہوئی اور میر جیون علی و لالہ سندر لال نے بہ تحت کپتان جیکب صاحب خرچ روپیہ
کا اہتمام کیا علاوہ اس کے سڑک و تالابون و دیگر تعمیرات پر غریبون کو خاطر خواہ

مزدوری دی گئی بذریعہ چٹھی سیکرٹری گورنمنٹ ہندوستان مورخہ ۱۲ـ
جنوری سنہ ۱۹۰۱ء سرکار کیطرف سے مہاراجہ صاحب اور کمیٹی کا شکریہ ادا کیا گیا
۱۳۱۶۵۲ - آدمیون کو کہانا تقسیم ہوا مارچ مین پردیسی لوگ اپنے گہر کو جانے لگے
اونکو زادراہ دیا گیا اور ۲۲ - مارچ کو کام بالکل ختم ہوگیا قحط زدون مین سب سے
زیادہ مارواڑی تہے -

بارش دیر سے تو سب جگہہ ہوئی مگر بہاگی - مالپورہ - چاٹسو - سوائی - مادہوپور
ملارنہ - واقع جنوب مین بہت قلت سے ہوئی تالابون مین مطلق پانی نرہا اور
چاہات مین اتنا نہ تہا کہ زراعت کے کام آسکے ان اضلاع مین ہر دو فصلون
کی پیداوار آٹہوین حصہ کی ہوئی ہے اور اضلاع گنگاپور و ٹوڈہ بہیرون و
ہنڈون مین اوسط مقدار سے چہارم پیداوار ہوئی پرگنات شمال و مشرق -
لال سوٹ - بسوہ - بیراٹہہ و دوسہ وخاص جے پور مین پیداوار چہارم سی
بہی کم ہوئی شیخاواٹی مین صرف ایک فصل پیدا ہوتی ہے چنانچہ اس سال مین باجرہ
بافراط ہوا توراواٹی اور پرگنہ رامگڈہ مین پیداوار اچہی ہوئی دربار نے لگان
جمع بقدر ایک لاکہہ روپیہ کا مطالبہ ملتوی کردیا اور اسیقدر نذرانہ مسندنشینی
موقوف رکہا تعمیرات مفصلہ ذیل پرورش غربا کیواسطے جاری ہوئین -

مرمت قلعہ رنتھمبور
[illegible]

مرمت قلعہ مہوہ (महवा)
[illegible]

مرمت قلعہ باوڑی (बावडी)
[illegible]

مرمت قلعہ مادہوراجپورہ (माधोराजपुरा)
[illegible]

مرمت قلعہ نصیردہ
[illegible]

مرمت قلعات شاہ گڈہ (शाहगढ) وسودرشن گڈہ واتباگڈہ وگنیش گڈہ
[illegible]

गणेशगढ, अम्बागढ, सुदर्शनगढ

وقلعہ و محل آمیر

فہرست مفروری رعایا بوجہ قحط

نام ضلع	تعداد مفروران	تعداد واپسی	باقیماندہ	نام ضلع	تعداد مفروران	تعداد واپسی	باقیماندہ
مادھوپورہ	۳۶۰۰	۸۰۰	۲۸۰۰	تعلقہ وزیرپورہ	۱۰۰	۴۰	۶۰
بھگونت گڈھ	۲۸۰	۲۰	۲۶۰	مال پورہ	۳۵۰۰	۶۵۰	۲۹۵۰
کھنڈار	۷۵۰	۱۰۵	۶۴۵	ٹوڈہ رائسنگھ	۳۵۰۰	۵۰۰	۳۰۰۰
علاقہ ڈونگر	۱۶۰۰	۲۰۰	۱۴۰۰	جمبہ	۵۰۰	۲۵۰	۲۵۰
پرگنہ بونلی	۳۲۰۰	۲۰۰	۳۰۰۰	تعلقہ پیوہ	۳۵۰	۰	۳۵۰
علاقہ چہار	۱۰۰	۰	۱۰۰	پھوگی	۲۵۰۰	۷۲۵	۱۷۷۵
منڈاوری	۱۰۰	۰	۱۰۰	پرگنہ موضع شاہ آباد	۳۰۰۰	۵۰۰	۲۵۰۰
تعلقہ کیہرنی	۱۵۰	۰	۱۵۰	پرگنہ نرائنہ	۱۲۰۰	۲۲۵	۹۷۵
ضلع گنگاپور	۸۰۰	۲۰۰	۶۰۰	پرگنہ چاٹسو	۲۵۰۰	۱۵۰۰	۱۰۰۰
تعلقہ مانڈولی	۲۰۰	۰	۲۰۰	پرگنہ نوائی	۵۰۰	۲۵۰	۲۵۰
ضلع ہنڈون	۱۶۰۰	۴۰۰	۱۲۰۰	مادھوراج پورہ	۴۲۵	۴۵۰	۳۷۵

مارچ سنہ ۱۸۶۹ء مین جے پور مین ایک جلسہ بنام سوشیل سائنس کونگریس المختصر سوسائٹی مقرر ہوا اوسکی کیفیت اول اخبار دہلی گزٹ مین اور بعد ازان رپورٹ ایجنسی مین لکہی گئی اوسکی نقل یہان درج کیجاتی ہے۔

مہاراجہ صاحب جے پور نے اپنی دار الریاست مین خود اپنی سرپرستی سے جلسہ ترقی علوم دنیوی جس سے اونکی رعایا کو فائدہ کثیر حاصل ہوگا منعقد کیا ہے یہہ اونکی علو حوصلگی و خواہش ترقی و بہبودی رعایا و ملک کی قوی دلیل ہے۔

اس جلسہ کے انعقاد کی رسم بتاریخ ۲۶ - مارچ بموجودگی کرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ ادا ہوئی اور صاحب موصوف اس جلسہ کے مربی و دستگیر ہوئے اس جلسہ کیواسطے میڈیکل ہال کا مکان کہ یہہ بہی مہاراجہ صاحب کے مقرر ہوئے جدید مفید عام سررشتہ جات مین سے ہے تجویز ہوا تہا اوسمین مہاراجہ صاحب مع امراء و سرداران و اہلکاران راج و کرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و میجر بینن صاحب پولیٹکل ایجنٹ و اکثر صاحبان انگریز و معزز باشندگان شہر جمع ہوئے۔

ڈاکٹر ویلنٹن صاحب جنکے مشورہ و تجویز سے مثل دیگر مفید تجویزون کے یہہ مجلس بہی مقرر ہوئی ہے اور وے اس مجلس کے وائیس پریزیڈنٹ ہین حسب اجازت مہاراجہ صاحب مقصود اجتماع کا اظہار کرنے کیواسطے کہڑے ہوکر کرنل کیٹنگ صاحب سے اسطرح مخاطب ہوئے۔

حسب خواہش صاحبان مجوز راجپوتانہ سوشیل سائنس کونگرس عرض کرتا ہون کہ آپنے اس تجویز پر توجہہ فرمائی ہے اس سے وے آپ کے بہت شکرگذار

ہین با وصف کثرت کار علی الخصوص قحط کے کہ بمقتضاء مرضی خدا وند کریم اس ملک مین واقع ہوا ہے اور اوس کے سبب سے آپ کو نہایت عدیم الفرصتی ہے آپ نے اس مجلس کا مربی و سرپرست ہونا اور اپنی صلاح و نصیحت سے دستگیری کرنا منظور فرمایا ہے اسکے بہت احسانمند ہین سوسائٹی کی کارروائی صرف اوسی تجویز پر مبنی نہو گی جو آپ نے ملاحظہ فرمائی ہے بلکہ وہ فقط نمونہ ہے اور جو امور زیادہ تر پیش نظر ہین اوس مین درج ہین اور جو امور آیندہ کو اوسکی کارروائی سے برآمد ہونگے یا ایسے موجبات سے پیدا ہونگے جنکا حال اب معلوم نہین ہے وقتاً فوقتاً بر روے کار آتے رہینگے ۔

کونگریس اگرچہ اول سے یورپین مقرر ہوئی ہے اور اسوجہہ سے معاملات متعلق ریاست مذکور پر زیادہ تر متوجہہ ہے مگر راج سے کچہہ تعلق نہین رکھتی ہے اور مقصد اوسکا یہہ ہے کہ کل ہندوستانی ریاستون اور اضلاع اجمیر و میرواڑہ کو واسطے علمی عملی و دنیوی ترقی کے رابطہ احدیت و اتفاق برادرانہ مین منسلک کرے اسوجہہ سے مجوزین نے اوسکو بہت خبرداری سے راج سے غیر متعلق رکھا ہے اور اس اعتبار سے کہ ہندوستان مین ہر طرح کی ترقی کا کام رعایا کیطرف سے ہونے پر کارگر ہوگا اور سرکار سے صرف اوسیقدر مدد جو نہایت ضرور ہو عند الضرورت لیگی اس ریاست کے معاملات کی حالت پر لحاظ کرنیکا عمدہ موقع پاکر اونہون نے یہہ تجویز کی تہی قریب بیس برس سے مہاراجہ صاحب نے ریاست کے کل اضلاع مین سڑک تالاب و چاہات تعمیر کرائے ہین اور مدارس و دیگر کارخانہ جات مفید خلائق جاری کئے ہین تاہم بجز ملک خالصہ کے کسی اور مقام پر کوئی مدرسہ شفاخانہ

یا سٹرک نام کیواسطے نہین ہین یہی دستور رہا ہے کہ ہر ایک کام مین رعایا راج سے
امیدوار رہتی ہے اس مجلس کا مطلب یہہ ہے کہ ایسے کامون کو اپنے ذمے
مہاراجہ صاحب نے جس حالت مین کہ بطور حاکم و فرمانروائے ریاست امداد و اعانت
کرتے رہینگے فی الحال پانچہزار روپیہ چندہ مین دیا ہے اور چھہ سو روپیہ سالانہ
دینے کا اقرار کیا ہے اور اس سوسائٹی سے اخبار جاری ہوگا اوسکے چالیس نسخ
اہلکاران و سررشتہ جات مین تقسیم کرنے کیواسطے خرید کئے ہین حکیم محمد سلیم خان نے
اپنا مطبع اسی مجلس کو دیدیا ہے۔

ہر ایک صاحب شریک مجلس کی صداقت و تندہی اور آپ کی امداد و دستگیری اور
خدا تعالے کے فضل و کرم پر اعتبار کرکے اہالیان جلسہ اوسی روز کے متوقع
ہین جب اون مہمات کو کہ خیرخواہان راجپوتانہ کی تمنا دلی ہین حاصل کرینگے اس
مجلس کے مقاصد خاص یہہ ہین۔

فوائد عام مثل صفائی و حفظان صحت و تدبیرات انسداد امراض وبائی کل اطراف ریاست
مین رعایا و زراعت پیشہ کی آسودگی و بہبودی مین بذریعہ تعمیر چاہات و تالاب
وغیرہ ذریعہ آبپاشی و اجراء عمدہ تر آلات کشاورزی اور اظہار علوم و تکمیل فنون
کے کہ موجب ازدیاد دولت و پیداوار ملک ہین کوشش و پیروی کرنا۔

مدارس تعلیم المعلمین اور دیہاتی مکتب زیادہ کرکے عوام الناس مین تحصیل علم کا ولولہ
دینا علم روحانی و علم اخلاق کی تربیت کیواسطے جماعتین مقرر کرنا۔

تا وقت تیاری مکان جدید میڈیکل ہال مین ہر پانزدہ روزہ پر جمع ہوکر بذریعہ
لیکچر یعنی تقریر کی علم و آگہی کی ترقی اور تدبیرات مذکورہ کی تعمیل کرنا۔

ایسی ہی دیگر مجلسون سے خط وکتابت کرکے اور اون کے تجربہ سے بذریعہ پورٹ
کے فائدہ حاصل کرکے اپنے راجپوتانہ کی کارروائی سے اونکو آگاہ کرنا۔
اجراے اخبار سوسائٹی جسمین جلسون کی تقریرین مضامین علوم وفنون ومطالب
مفید عام درج ہون سوسائٹی مین پیٹرن والیس پیٹرن پریزیڈنٹ دو وایس
پریزیڈنٹ دو سیکرٹری اور اونریری اور معمولی ممبر مقرر ہونگے۔
ہرایک صاحب خواستگار داخلہ مجلس کو کوئی ممبر پیش کرے دوسرے جلسہ مین
مقرر کیا جاوے گا اور جب تک دس روپیہ سالانہ چندہ دیتا رہے بدستور
ممبر رہیگا۔
کرنل کلینک صاحب نے مہاراجہ صاحب اور ڈاکٹر ویلٹین صاحب اور کل حاضرین
جلسہ کا مربی و سرپرست بنانیکے عوض مین شکریہ ادا کیا اور بشرط حسن تعمیلی اس
مجلس سے جو فواید حاصل ہونیوالے ہین اونکا بالاختصار بیان کیا کہ اس مجلس کا
مقصود اعظم یہہ ہے کہ ہرطرح کے علوم کو رواج دے مہاراجہ صاحب نے خلایق
کی تعلیم وتربیت مین بہت سعی کی ہے مگر لڑکون کو پڑہنا لکہنا حساب و دیگر ابتدائی
علوم سکہانا کچہہ اور ہے اور لوگون کو علوم کے تعجب انگیز راز وحقایق اور اونکے
کاروبار دنیوی مین مستعمل ہونے کے طرز وطریقہ سے آگاہ کرنا بالکل علیحدہ ہے
اس مجلس کے ممبرون نے اس کام کو اختیار کیا ہے اور ہرایک شخص پر جو کچہہ لیاقت
رکہتا ہے فرض ہے کہ اس پسندیدہ اور دشوار کام مین ہرطرح اعانت کرین
یہہ تجویز ایسی جدید ہے کہ شاید کل حاضرین جلسہ کی سمجہہ مین اوسکا مطلب نہ آیا ہو
مگر جس تدبیر کو مہاراجہ صاحب نے شروع کیا اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے

تائید کی اوسپر لوگون کا اسقدر اعتبار ہوا کہ یکبارگی بیس ہزار روپیہ چندہ کا جمع ہو گیا اس امداد و اعانت سے سوسائٹی سے ریاست جے پور کو کہ اگرچہ اب ہی بہت تربیت یافتہ ہے عمدہ ترین ہندوستانی ریاستون سے اگر فوقیت نہین تو برابری ضرور حاصل ہوجاویگی۔

عمدہ تدبیرون مین ہمیشہ امداد کامل کرنے کی وجہہ سے مہاراجہ صاحب کی سخاوت و علو حوصلگی کی جسقدر تعریف کیجاوے کم ہے اور اوسیطرح نواب محمد فیض علیخان بہادر وزیر اعظم ریاست کی ذیشعوری و خیرسگالی و حسن نیتی لایق تحسین ہے

رائے صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر

اگرچہ مجھکو یقین ہے کہ کونگریس جس کام کی اوس سے توقع ہے اوسکو بالکل انجام دے سکیگی مگر سرداران ریاست سے مہاراجہ صاحب کو بجاآوری تدبیرات مفید خلایق مین بخوشی خاطر وہ امداد ملی ہے جسکے بغیر انواع مشکلات پیش آتین اور بہدران حال سرداران کو یہہ امر بخوبی معلوم ہوجاویگا کہ صرف بذات خاص مصروف ہوکر اور باہمی امداد کرکے اپنے مجمع مین وے اصلاح و آراستگی کے متوقع ہو سکتے ہین۔

گو ابتک تربیت یافتگی کے کل ترکیبون و فوایدسے محروم رہکر سرداران راجپوتانہ نے اس امر اہم کے انصرام مین کچھہ نہین کیا ہے۔

اسواسطے اونکا فواید تربیت کی قدردانی کی لیاقت حاصل کرنا اور اوسکے رواج مین سعی کرنا حصول تربیت کامل کیواسطے صریح لابدی ہے۔

کونگریس اس کام کے سرانجام کا دعوی کرتی ہے اور ہم مترصد ہون کہ وہ بخوبی
کامیاب ہو اس مجلس کی اول تجویز یہہ ہے کہ سرداران ریاست کے لڑکونکی
تعلیم کا بندوبست کیا جاوے اور جسطرح سے مہاراجہ صاحب نے کونگریس کی
اس تجویز کو پسند کیا ہے بہت مستحسن ہے یہہ تجویز بہت ہوشیاری سے اسطرح
لکھی گئی ہے کہ مہاراجہ صاحب کیطرف سے بطور حکم کے نہ سمجھی جاوے تاکہ اوسکو
وے اپنی آزادی مین خلل انداز نہ سمجھین مگر صرف بطور صلاح کے کہ گویا
فوائد ذاتی اور اصلاح و آراستگی اخلاق کی غرض سے بطور خانگی دیگئی ہے
اس مجلس و نیز دیگر کارخانجات سے متعلق کہ دربار نے رفاہ عام کیواسطے مقرر
کیئے ہین اور جنکا مقصود رعایا کے اخلاق و عادات کی ترقی ہے ڈاکٹر ویلنٹین
صاحب کا نام بہت خوشی سے ظاہر ہونا چاہیئے یہہ شخص نہ صرف بوجہہ ان بیش بہا
کارخانونکا بانی ہونیکے بلکہ اونکے اجرا و ترویج و حصول مقصود خاص مین بے
غرضانہ کوشش و تندہی کرنے کے سبب سے تحسین و آفرین کے لایق ہے۔

تجویز محولہ بالا کا یہہ مضمون ہے اس نظر سے کہ سرداران جےپور کو حسن انتظامی
ریاست اور عافیت و بہبودی رعایا کی ترقی کی قابلیت حاصل ہو سوسائیٹی
کی درخواست ہے کہ مہاراجہ صاحب سردارون کے لڑکون کو تعلیم کیواسطے جیپور
مین آنیکی ترغیب دین۔

اور یہہ بھی درخواست ہے کہ ایک مدرسہ سرداران جسمین عربی فارسی سنسکرت
ہندی اُردو و انگریزی کے اوستادونکا عملہ وافر مقرر ہو علوم طبعی پر لیکچر دیے
جاوین اور اخلاق و آداب کی اعلے تربیت جو عام مدرسون مین نہین ہے

دیجاوے جن طالب علمون کا امتحان اچھا ہوا اونکو تنخواہ و انعام ملا کرین طالبعلمون
کیواسطے وسیع بورڈنگ ہوس بنایا جاوے اوسمین تعلیم گاہ سواری اسپ و
اکہاڑہ بنوائین اور سواری اور فنون شمشیر وغیرہ ریاضت جسمانی کیواسطے اوقات
مناسب مقرر کرین تا کہ طالبعلم تربیت روحانی وجسمانی سے اپنے اعلے رتبہ کی
لایق ہون -

اکتوبر ۱۸۷۰ء مین اثناء راستہ اجمیر لارڈ میو صاحب بہادر ویسرائے وگورنر
جنرل ہندوستان جے پور مین رونق افروز ہوئے لارڈ صاحب نے مہاراجہ
صاحب کی چند موقعون پر عزت وتعظیم کی تہی اسوجہہ سے مہاراجہ صاحب کو
اونکی تشریف آوری سے کمال خوشی حاصل ہوئی اور اونہون نے اپنے
قول وفعل سے ہر طرح اپنی خیر خواہی ونیکو سگالی بجانب حضرت ملکہ معظمہ فرمانروائے
ہندوستان وانگلستان ثابت کی اور اونکی رعایا بہی اپنے آقا کے اسطرح
ممتاز ہونے سے از بس شادان ہوئی اکثر لوگون کو اتبک سرکار انگریزی
مین کسی ایک شخص کے مختار کلی ہونیکا حال معلوم نہ تہا بلکہ مجمع عام صاحبان
انگریز کو حکمران سمجہتے تہے اونکا اشتباہ وغلط فہمی سرفع ہوگئی شیخاواٹی کے
وحشی صفت سپاہیون کے دلون پر جو کچہہ گمان ہوا ہوگا اوسکا صحیح حال تو معلوم
نہین مگر تشریف آوری نواب ویسرائے صاحب مین جو نوکری اون سے لیگئی
اوسکو اونہون نے بہت خوشی سے انجام دیا اونکی دہقانی وضع اور بہادرانہ
شکل سے تماشہ زیادہ دلچسپ اور خوشنما نظر آیا -

الغرض اس موقع پر ہر قسم کے لوگون کو خوشی حاصل ہوئی جسوقت شہر مین ہوکر

گذرے سب نے مبارکباد دی اور اون کے قیام کے کل عرصہ مین خوش چلنی ظاہر کی اور اس موقع کو پر حشمت و تجمل کرنے کیواسطے ہر ایک تدبیر کی اس سے اونکی خیر خواہی اور حسن نیتی عیان تھی مہاراجہ صاحب اور اون کے ملازمون نے سامان میزبانی بہت تکلف سے کیا اور شہر کو ہر طرح کی حسن و لطافت سے آراستہ کیا اسمین صاحبان انگریز ملازم دربار نے بڑی کوشش اور محنت کی اور جو لوگ شامل ہوئے اون سب کی محنت و تندہی تحسین و آفرین کے لایق ہے۔

نواب صاحب نے مہاراجہ صاحب کے کل سررشتہ جات مفید خلایق کو بہت خوشی سے دیکھا اور ہر ایک کی ترقی و رونق کی خواہش ظاہر کی اس سے مہاراجہ صاحب کو مہمات پُر خیر پر متوجہہ ہونے کی ہمت ہوئی اس موقع پر سب سے مقدم کام شہر کے بڑے اسپتال کی تعمیر کا جاری ہوا کہ یہہ اسپتال لارڈ صاحب کے نام سے نامزد ہوا اور اوس سے شہر کو بڑا آرام و فائدہ ہوگا اور تشریف آوری نواب صاحب کا ہمیشہ یادگار رہیگا عظیم الشان وزیر سلطنت کے حاکم کا مثل معمارون کے کرنی تھوڑہ ہاتھہ مین لیکر اسپتال کی بنیاد قایم کرنا ناظرین کو کمال خوشی کے ساتھہ ہمیشہ یاد رہیگا بلکہ واقع تاریخی ہوکر ہمیشہ اس عمارت سے متعلق رہیگا۔

دوسرے سال لارڈ میو صاحب جزیرہ انڈیمن مین ایک بدمعاش مجرم کے ہاتھہ سے قتل ہوئے میجر بین صاحب کو نہایت غم و الم سے اطلاع مقتولی لارڈ صاحب مرحوم حسب ضابطہ مہاراجہ صاحب کو دینی پڑی خبر تو پیشتر پہونچ گئی تھی مگر جسوقت دونون ملاقاتی ہوئے

عجب سوگ کا عالم تہا کل کی چہاتی بہری ہوئی اور دم بند تہا آنکہون سے قطرات
اشک روان تہے گردن جہکی ہوئی تہی سکتہ کا عالم تہا کسی کی زبان یاری نہ دیتی
تہی کہ ایک لفظ زبان سے نکالے کاروبار ریاست کل بند رہا لیڈی میؤ صاحب
اور دیگر صاحبان اہل قبیلہ لارڈ صاحب مغفور کو تعزیت نامجات لکہے گئے فصیل
قلعہ سے ۴۹ توپون کی ماتمی سلامی ہوئی اور ایک مہینے کیواسطے کل ریاست
مین شادیانہ رسمیات تہوار وغیرہ کی موقوف رہین سب درباریون کو ماتم
کرنیکی ہدایت ہوئی اور خود مہاراجہ صاحب نے بہی آستین چپ پر کریپ
یعنی پارچہ سیاہ کہ علامت ماتمی ہے لگایا۔

مہاراجہ صاحب چند روز تک تنہائی مین رہے وقوع حادثہ پر کمال رنج و
افسوس اور مرتکب قتل پر نہایت نفرت وتحقیر کرتے رہے اور پس ماندگان
ویسرائے صاحب مرحوم کے ساتہہ نہایت فکر سے دردمندی ظاہر کی اس سے
ظاہر ہے کہ اونکو لارڈ میؤ صاحب سے کمال محبت تہی اور اون پر یہہ صدمہ
سخت گذرا اور اہالیان کونسل کو نہایت غم والم ہوا بلکہ روسا شہر بہی وقوع
حادثہ جانکاہ وفعل قبیح پر نہایت غمزدہ اور پریشان ہوئے لارڈ میؤ صاحب
نے راج کی ترقی وبہبودی مین کمال توجہہ فرمائی تہی اس شفقت وعنایت کی یادگاری
مین مہاراجہ صاحب نے لارڈ صاحب کے ہمشکل برنجی مورت جدید باغ مین تیار کرانی
تجویز کی اور لیڈی میؤ صاحبہ سے اس باب مین اجازت حاصل کی۔

اوسی سال کے شروع مین مہاراجہ صاحب کی طبیعت علیل ہوگئی کہ اوس سے
کاروبار ریاست مین بہت خلل واقع ہوا اور راجدہانی کے ملازمین او کل فرقہ

رعایا کو بہت فکر ہوا اس بیماری کا مقدمہ سبب ضعف بصارت تہا کہ اوس مین
مدت سے فرق آگیا تہا اور اوسکے سبب سے کل جسم ضعیف ہوگیا تہا چشم راست
مین جالہ کامل ہوگیا تہا مگر چشم چپ بہی بتدریج اوسیطرح دبی جاتی تہی اس تکلیف
سے براہ واجب خایف ہوکر اور عمل جراحی نہ کرانے کے ارادہ سے اطبار
ہوموپیتہک کے معالجہ کا امتحان کرنا چاہا اور اس غرض سے کلکتہ سے دو
ڈاکٹر بلائے مگر اونکی تجویز پر خاطر خواہ عمل نہوا اور نہ کچہہ فائدہ ہوا اگست مین
کوہ شملہ کو گئے وہان ضعف و نقاہت بالکل رفع ہوگیا مگر بصارت کی نسبت ثابت
ہوا کہ عمل جراحی کے بغیر آرام ہونا غیر ممکن ہے کلکتہ گئے تب ڈاکٹر میکنامارا
صاحب مشہور معالج چشمان سے عمل جراحی کی صلاح لی اونہون نے کہا کہ ایک
آنکہہ عمل کیواسطے تیار ہے مگر یہہ عمل کمال تندرستی اور قوت جسمانی کی حالت مین
ہونا چاہیئے چونکہ گذشتہ سال مین شملہ کی بود و باش سے بہت فائدہ ہوا تہا
برسات کے بعد کہ وہ عمل جراحی کیواسطے عمدہ موسم ہوتا ہے شملہ پر عمل کرنا
قرار پایا اس عارضہ سے نہ فقط مہاراجہ صاحب کے مزاج و چہرہ مین سستی
آگئی تہی بلکہ کل سررشتہ جات ریاست مین افسردگی تہی اگرچہ یہہ حال کم و
بیش ہر ایک ہندوستانی ریاست مین ہوتا ہے مگر جے پور مین اس حد کو
پہونچا کہ اور جگہہ کم ہوتا ہے شروع موسم سرما ۱۸۸۲ع مین مہاراجہ
صاحب نے بمقام شملہ ڈاکٹر میکنامارا صاحب سے عمل جراحی کرایا اس معالجہ سے
ضعف بصارت سے کہ مدت تک باعث رنج و تکلیف رہا تہا شفا کلی حاصل ہوئی
اون کے صحت پانے سے کل ملازمین و رعایا ریاست بلکہ ہر ایک شخص

کو جو مہاراجہ صاحب سے شناسائی رکہتا ہے کمال خوشی حاصل ہوئی اسوجہ سے
کہ رئیس کے عنقریب نابینا ہونے سے انتظام ریاست مین خلل واقع ہونیکا خوف
تہا بنظر اسلوبی کاروبار ریاست و استقلال خوش انتظامی سرکار انگریزی
کو کمال خوشی حاصل ہوئی۔

سنہ ۱۸۹۹ء مین مہاراجہ صاحب نے بہ تحت روائل کونسل دو محکمہ جات بنام
نہاد کمیٹی مقرر کیئے اونکی کارروائی اگر بہ دیانت و ہوشیاری کیجاوے تو نہایت
مفید ہو گی ایک کمیٹی تجویزین قانون کی ہے کہ اوسکے ممبرون نے وقت تقرر
سے اپنا کام بہت شایستگی سے شروع کیا اونکی محنت و تدبیرون کی کہ مہاراجہ صاحب
کی منظوری کیواسطے پیش ہوئین عمدہ نتایج حاصل ہوئے۔

ان تدبیرون مین اول ترتیب مجموعہ ضوابط فوجداری و دیوانی۔
دوم حکام اضلاع و دیگر اہلکاران راج کیواسطے عملدرآمد کے قواعد و ہدایات
کا مرتب کرنا الغرض کل انتظام ریاست کیواسطے مناسب و محدود شرح جسکے بغیر
اوسوقت تک بڑا نقصان ہوا تہا اور اصلاحات مرکوزہ مین بہت خلل پڑا تہا
جاری کرنا داخل تہا۔

اس سے مقدم فایدہ تو یہہ ہوا کہ فوجداری و دیوانی کی عدالتین جنکی کارگذاری
اوس وقت تک بہت ناقص تہی آیندہ کو صاف و درست ہو گئین ان عدالتون
مین بڑی خرابی یہہ تہی کہ پابندی ضابطہ بالکل نہ تہی علانیہ بلا تامل بے سررشتگی
ہوتی تہی اہلکار بدچلنی اور بے ایمانی کی سزا سے بالکل بے خطر تہے نقشہ جات
آمدنی سے تحقیق ہوا کہ رسوم عدالت جو سمت ۱۹ مین ایک لاکہہ سے زیادہ تہی

سمت ۱۹۲۶ مین تیئیس ۲۳ ہزار سے کم رہگئی اور سالہاے مابعد مین اوس سے بھی کم ہوئی مگر ابتری کار عدالت کی صرف یہی ایک وجہہ تہی یکایک اسقدر کمی آمدنی رسوم مین عاید ہونے سے ظاہر ہے کہ رعایا کو حکام عدالت کی کارروائی پر اعتبار نہ رہا تہا مگر جب ان خرابیون پر مہاراجہ صاحب کی توجہہ ہوئی جلد انسداد ہوگیا۔

دوسری کمیٹی کا کام بہی ایسا ہی مفید ہے اوس کے تقرر کا مقصود کونسل کی تجویز مورخہ ۲۲ مئی مین مفصل درج ہے کہ بہتری انتظام راج اور کل سررشتہ جات کے حسابون کے واسطے بہتر قاعدہ مقرر کرنے کی غرض سے کہ آمدنی و مصارف ماضی و حال و استقبال کی کونسل نے کیفیت مفصل طلب کی ہے ایک منتخب کمیٹی ممبران مفصلہ ذیل کی مقرر کیجاتی ہے اور بحسب کمی و بیشی آیندہ کے جو کونسل کی راے مین مناسب ہون اوسکو راج کے کل سررشتہ جات اور محکمہ جات سے حساب طلب کرنے اور اونکی جانچ و پڑتال کرنے اور کل کی ترتیب دینے اور کونسل مین پیش کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے اور اونکو امورات ذیل پر نظر رکھنے کی ہدایت کیجاتی ہے۔

اول بطرز مناسب خرچ کی تخفیف کرنا۔

دوم مصارف بلا منظوری و منظور شدہ غیر ضروری کا کم کرنا کہ کونسل کی راے اگر کمیٹی مین اس کام کو ہوشیاری و استقلال سے کریگی تو بہت کفایت ہوگی۔

سوم اجناس دینے کا دستور جو راج مین بکثرت جاری ہے اور جس سے کونسل کی راے مین نقصان عظیم ہوتا ہے بجاے اوسکے نقدی دینے کے حسن قبیح کا اظہار کرنا

چہارم ملک کی آمدنی و خرچ کی نسبت علی العموم معقول تجویزین کرنا۔
ہفتہ مین ایک روز کونسل معاملات پیش کردہ کمیٹی کی سماعت و بحث کیا کرے ممبران
کمیٹی۔ پنڈت روپ نراین۔ منشی دہنالال۔ سیٹہ نتہمل۔ لالہ چہترمل۔
سیٹہ راؤ تیج مل۔ نگرانی مصارف ریاست اور جمع خرچ کے صحیح و معتبر نقشہ جات
کی عدم موجودگی سے ابتک راج کا بہت نقصان ہوتا رہا ہے بوجہہ غیر مکمل و
ناکارآمد ہونے نقشہ جات کے جو ابتک آتے رہے ہین حسابات کی جانچ و پڑتال
مین اہالیان راج کو بڑی دقت رہی ہے بلکہ جمع خرچ کا صحیح حال معلوم ہونا
غیر ممکن رہا ہے اور اس شئہ مین خصوص جب سے تعمیرات کا خرچ روز بروز
زیادہ ہوا ہے لوگون کو فریب دہی اور تغلب کا موقع بہت ہاتہہ آیا ہے کمیٹی
اس نقص کے رفع کرنے کیواسطے مقرر ہوئی ہے اور اوسمین اس کام کے لایق
اشخاص تجویز کیے گئے ہین اور اگرچہ اونہون نے معلومات جیسی چاہیے جمع نہین
کئے ہین مگر سبب اسکا یہہ ہے کہ لوگ ان حالات کا اظہار بڑی مشکل سے کرتے
ہین اور اہالیان کمیٹی مین سے پنڈت روپ نراین حال مین اون سے علیحدہ
ہوکر راج الور کی کونسل مین داخل ہوگئے ہین۔

نومبر ۱۸۸۲ء مین نواب فیض علیخان بہادر سی۔ الیس۔ آئی نے بحصول رخصت
مکہ شریف کی زیارت کرکے مارچ ۱۸۸۳ء مین معاودت کی اور تہوڑے دنون
بعد ایسی نوکری کو جسپر بیس برس سے نہایت خیرخواہی اور وفاداری سے
کام دیا تہا استعفا دیا اوسکے تجربہ کامل اور خوش چلنی اور لیاقت انتظام کے
لحاظ سے گورنمنٹ ہندوستان نے اوسکو منتظم راج کوٹہ مقرر کیا کہ اوس کے

باستر ضاء مہاراجہ صاحب منظور کیا اور فروری ۱۸۸۲ء سے اوس عہدہ کا کام شروع کیا۔)

نواب فیض علیخان کے مستعفی ہونے سے عہدہ خالی ہوا اور ٹہاکر فتح سنگہ مقرر ہوا اوس نے بہی انتظام ملک کے مشکل و دقیق کام مین مہاراجہ صاحب کو بہت مدد دی اور انتظام راج کی عمدگی و شایستگی قایم رکہنے مین کوشش کامل کی مگر باوجودیکہ کونسل راج مین آٹہہ ممبر مقرر ہین اور مہاراجہ صاحب صرف اوسکے پریزیڈنٹ ہین اصل مین کام خود مہاراجہ صاحب کرتے ہین۔ کوئی امر خواہ کیسا ہی خفیف ہو ایسا نہین ہے کہ مہاراجہ صاحب کے معرض اطلاع مین نہ آتا ہو فوجداری دیوانی کی عدالتین اور محکمہ پولیس و محکمہ دیوانی بلکہ کل انتظام ریاست کے شعبہ جات حسب ضابطہ علیحدہ افسرون کے تحت مین ہین مگر سب پر مہاراجہ صاحب کی نگرانی خاص ہے یہہ نگرانی بہ سہولیت ہونے کی غرض سے اونہون نے محل کے بڑے صحن مین وسیع مکانات بنوائے ہین اور اونمین سب دفتر و کچہریان رہتی ہین۔

راوت رام کمار ساکن چوموں کہ ابتدا مین ٹہاکر لچہمن سنگہ کا وکیل عہد ایجنسی کرنل بروک صاحب سے راج کا وکیل مقرر ہو گیا تہا اوس نے مدت دراز تک اپنا کام نہایت محنت و تندہی سے بخیر خواہی صادق مہاراجہ صاحب و سرکار انگریزی اور حسب اطمینان صاحبان پولیٹکل ایجنٹ انجام دیا خصوصاً جس زمانہ مین کپتان بریڈ فورڈ صاحب واسطے تحقیقات و انتظام امور راج بیکانیر کے گئے تہے اوس نے بہت مدد دی تہی کہ صاحب موصوف نے اوسکی لیاقت و ہوشیاری و وفاداری سے

خوش ہوکر شکر ادا کیا۔ سنہ ۱۸۷۲ء مین اوسکا انتقال ہوا اور منشی دہنا لال کہ وہ بہی بہت ہوشیار ہے بجاے اوسکے مقرر ہوا ایام رونق افروزی شہزادہ پرنس آف ویلز مین اس شخص نے اپنا کام بہت تندہی وجانفشانی سے انجام دیا اور صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کی بہت مدد کی۔

مہاراجہ صاحب بہادر جے پور سنہ ۱۸۶۹ء سے نواب گورنر جنرل صاحب ہندوستان کی کونسل مجوزین قانون کے ممبر مقرر ہوئے اور تین مرتبہ علی التواتر اس کام پر ممتاز ہوکر اوقات معینہ پر بموجودگی کلکتہ وشملہ انصرام کار کرتے رہے ہین سنہ ۱۸۷۵ء مین جب ملہار راؤ گایکواڑ رئیس بڑودہ ملزم زہرخورانی صاحب رزیڈنٹ ہوا اور اوسکی تحقیقات کیواسطے کمیٹی روسا ہندوستان وصاحبان انگریز مقرر ہوئی تب مہاراجہ صاحب بہی اوسکے ممبر مقرر ہوئے تہے اور بڑودہ جاکر تحقیقات وتجویز مقدمہ مین شریک ہوئے۔

دسمبر سنہ ۱۸۷۵ء مین لارڈ نارتہ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند اور فروری سنہ ۱۸۷۶ء مین شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر رونق بخش جے پور ہوئے دونون مرتبہ مہمانداری وتواضع بہت عمدگی سے ہوئی مہاراجہ صاحب نے سامان میزبانی کو ہر طرح عظمت موقع کے موافق کرنے مین محنت وخرچ سے کسیطرح کوتاہی نکی اور رئیس سے رعایا تک ہر ایک متنفس کمال خیرخواہی اور صفاء ارادت سے رفیع الشان مہمانون کی تشریف آوری کی شادی ومبارکبادی مین بدل مصروف ہوا ان مبارک تقریبون کے دوامی فواید بنظر شایستگی معاملات ریاست وآراستگی اخلاق وعادات دونون صورتون سے حد بیان سے باہر ہین اور سنہ ۱۸۷۷ء مین

لارڈ میو صاحب مرحوم کی تشریف آوری کے فواید کل راجپوتانہ کو حاصل ہوئے اون کے ثبوت کامل ہین —

جس حالت مین شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کو اپنی سلطنت آیندہ کے اس جزو اعظم کے اقوام خلایق و مذاہب و پیشہ جات وغیرہ سے واقفیت ہوئی ہمراہان حال رئیسون اور سردارون کے دلون پر اپنے سرپرست سرکار کی طرز حکومت و طریقہ انتظام کے خیالات جب سے ابتک تہے اوس سے زیادہ استقلال اور تیزی سے منقوش ہوئے انکے سواے مقدم ترین فائدہ یہہ ہے کہ ہر دو ممالک کے روابط و تعلقات کو زیادہ استحکام ہوگا اور ہر دو اقوام کے درمیان مغایرت کا فصل کم ہوکر دونون کے مشترک فوائد مین اضافہ ہوگا علی الخصوص سکنا جیپور کے حافظہ مین شہزادہ صاحب کی رونق افروزی بہت خوشی سے تازہ رہیگی اور پشتہا پشت تک بطور واقعہ عظمت و بختیاری جے پور کے جسکی اس ملک کی تاریخ مین نظیر نہین ہے بڑے فخر اور عزت سے یاد کرتے رہینگے —

خود مہاراجہ صاحب کو یہہ خوشی بیحد و پایان ہوئی ہے پیشتر سے بہی امید تہی کہ یہہ اولوالعزم و عالی حوصلہ رئیس جس قوم کی شفقت و عنایات کا ممنون و شکرگذار ہے اوس کے فرمان رواے آیندہ کی اطاعت و تعظیم مین ہر طرح کوشش بلیغ و جہد کامل کریگا اور جو خیرخواہی و وفاداری اوس کے کل عہد مین ظہور پذیر ہوتی رہی ہے اوسکو اس موقع پر بدرجۂ غایت ثابت کریگا —

اس اعزاز و امتیاز بخشنے کی یادگار مین اونہون نے اپنی دار الحکومت مین ایک مکان بنام نہاد البرٹ ہال اوسی عظمت و رفعت کا جو اوسکے نام سے عیان

سے تعمیر کرانا تجویز کیا ہے کہ یہہ امر اون عمدہ نتایج و برکات کا جو سلطنت کے وارث آیندہ کی تشریف آوری سے حاصل ہونگے عمدہ آغاز ہے شہزادہ صاحب نے مہاراجہ صاحب پر مہربانی کرکے اس مکان کی بنیاد کا پتھر قایم کیا -

راج جے پور مین ایجنسی کی معرفت سرداران کوٹہری ہاے علاقہ باڑوتی کا خراج بقدر للعہ جمع ہوتا ہے ان سرداروں کے عدم اداے خراج کی راج جے پور سے مدت سے شکایت رہی ہے اور اس بے ترتیبی سے ادا ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸۷۱ء مین ستر ہزار روپیہ چڑہ گیا اور اس باب مین نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کے سرشتہ ممالک غیر کو تحریر کرنیکی ضرورت ہوئی اس سے بقایا صرف پانچ ہزار روپیہ رہ گئے اور اوس کے بہی جلد وصول کرنے کی تجویز عمل مین آئی -

سرشتہ مال

جے پور مین یہہ سرشتہ محکمہ دیوانی کے نام سے مشہور ہے سابق مین اسکا اہتمام پنڈت شیو دین کو تہا اوسکے انتقال کے بعد جب کونسل مقرر ہوئی اوس وقت سے کل ملک دو اضلاع مین منقسم ہوکر دو اہلکاروں کی اہتمام سے کام ہونے لگا جمع خرچ زمانہ انتظام ایجنسی کا جب تک مہاراجہ صاحب نابالغ تہے و نیز اوس زمانہ کا جب پنڈت شیو دین نے کام کیا بروک صاحب کی تاریخ سے دریافت ہوا اور نقشہ مندرجہ ذیل مین شامل کیا گیا ہے بعد وفات پنڈت شیو دین کے اول مہاراجہ صاحب نے

سررشتہ مال پر توجہہ کی کہ اول سال ہین ہی پینتالیس لاکہہ روپیہ کی آمدنی
ہوگئی مگر یہہ اضافہ جمع بندوبست خالصہ سے ہوا تہا حقیقت ہین بمقابلہ
اجارہ کے خالصہ کا بندوبست بہتر ہوتا ہے مگر اس وجہہ سے کہ روپیہ
یکمشت اور جلد وصول ہوجاتا ہے راج کے لوگ اجارہ کو بہتر سمجہتے ہین
یہہ نہین خیال کرتے کہ اجارہ دارون کے ظلم سے رعایا تباہ ہوجاتی ہے
افسوس ہے کہ پنڈت شیودین کے مرنے سے چار مہینے بعد مہاراجہ صاحب
نے حسب صلاح اہلکاران اجارہ دینا جاری کردیا وجہہ یہہ کہ اہلکارون
کو اس اجارہ مین فائدہ ہے اسم فرضی سے خود یا اونکے سررشتہ دار
ومتوسل اجارہ لیتے ہین سررشتہ مال کا حال صاحبان پولیٹکل ایجنٹ سے
مخفی رکہا جاتا ہے اس سے صحیح کیفیت نہین معلوم ہوتی ہے ہمیشہ یہہ
خیال کیا گیا تہا کہ اصل آمدنی راج کی پچاس لاکہہ یا اوس سے زیادہ ہوتی
ہے اور چالیس لاکہہ سے کم ظاہر کرتے ہین اسکا سبب یہہ ہے کہ عہدنامہ
سنہ ۱۸۱۸ع کی چہٹی قلم مین قرار پایا تہا کہ علاوہ خراج معینہ کے اگر آمدنی
ریاست چالیس لاکہہ سے تجاوز کرے تو ایزادی پر چہہ آنہ فی روپیہ خراج
زیادہ لیا جاوے اگرچہ مابعد کی ترمیم شرائط خراج سے یہہ شرط ضمناً
رفع ہوگئی تہی مگر اوس پر اعتبار نہ تہا اور نہ امید تہی کہ تا وقتیکہ دفعہ
مذکور عہدنامہ سے بالکل منسوخ ہوجاوے راج کا یہہ خوف رفع ہو
سنہ ۱۸۷۵ع مین اجارہ دینے کا دستور پہر موقوف ہوا اجارہ دار کہ ایک
ہی حالت مین ٹہیکہ دار و ضلعدار ہوتا تہا بموجب قبولیت کے پرگنہ کی

جمع کابل حسب قرارداد ادا کرنیکا ذمہ وار ہوتا تہا اور اوس پر فرض تہا
کہ جمع معینہ سے جو زیادہ آمدنی ہو اوسکا راج مین حساب دے یہہ ٹہیکہ جات
علی العموم سیٹہون اور دیگر دولتمند آدمیون کو ہوتے تہے اور یہی ضلعدار
ہوکر بجز ایصال روپیہ کے اور کسی کام سے کچہہ تعلق نرکہتے تہے اور اس سے
انواع خرابی وابتری پیدا ہوتی تہین ۔
اب یہہ سلسلہ موقوف ہوگیا ہے اور اکثر مقامات پر ضلعدار جو نالایق تہے
موقوف ہوکر ہوشیار ولایق آدمی مقرر ہوتے ہین بندوبست جدید مین کل
دیہات مین سے دو ثلث کا زمینداران کو پانچ سال کیواسطے ٹہیکہ دیا گیا ہے
اور باقیماندہ ایک ثلث کہ جنوب مغرب ریاست مین ہین قحط ۶۹-۱۸۶۸ء سے
ایسے تباہ وبرباد ہوگئے ہین کہ اون سے چند سال کے ٹہیکہ کیواسطے تشخیص
جمع غیر ممکن تہی اسواسطے صرف ایک سال کے ٹہیکہ جات دئے گئے ہین قحط زدگی
سے زمینداروں کا یہہ حال ہوا کہ پرگنہ پہاگی سے جسکی جمع بہتر ہزار روپیہ
تہی سترہ ہزار روپیہ بمشکل تمام وصول ہوا ۔
پیمایش ملک اور بندوبست مالگذاری کا سلسلہ زمانہ نابالغی مہاراجہ صاحب
سے جاری ہے اور مہاراجہ صاحب بہی کل علاقہ کی پیمایش حسب قاعدہ
علمی اور یکسان و باقاعدہ بندوبست مالگذاری کرنا چاہتے رہے ہین
مگر اس سررشتہ کا کام ایسی بدتدبیری سے ہوتا ہے اور اوسمین ایسے
انقلاب ہوئے ہین کہ ابتک کوئی خاطرخواہ نتیجہ حاصل نہوا اور کام بدستور
غیر اطمینانی کی حالت مین ہے اور کل سررشتہ جات انتظام راج مین سے فن

بہی ایک سررشتہ ہے جسکی کارروائی کسی تعریف کے لایق نہین ہے اور
اسی سررشتہ کے ظلم وتعدی کی شکایتین بہت ہوتی ہین اگرچہ مہاراجہ صاحب
سے زیادہ اس سررشتہ کی اصلاح ودرستی کا خواہان کوئی نہین ہے مگر مشکل
یہہ ہے کہ اس کام کا انجام دینے والا آدمی نہین ہے اور جہانتک ممکن ہو
مہاراجہ صاحب پردیسی آدمی کو یہہ کام دیا نہین چاہتے ہین -
ملک خالصہ کی پیمایش کیواسطے عملہ ۶۵-۱۸۶۴ع سے مقرر ہے اور قریب نصف ملک
کے پیمایش ۷۱-۱۸۷۰ع تک ہوچکی تہی اوسوقت بند وبست سہ سالہ کرنیکے
ارادہ سے مہاراجہ صاحب نے محب علی نامی ایک شخص کو کہ سابقًا علاقہ
انگریزی مین ڈپٹی کلکٹر تہا اور اب پنشن دار ہے اس کام کیواسطے مقرر
کیا اور دوسرے سال چند دیگر اشخاص ویسے ہی ہوشیار وتجربہ کار نوکر
رکہے اونکو ہدایت ہوئی کہ پیمایش ٹوپوگرافی کے نقشہ جات منگاکر اون سے
کام لین چنانچہ یہہ تجویز پسند ہوئی مگر دربار کو اس خرچ کا متحمل ہونا گوارا نہوا
۷۳-۱۸۷۲ع مین دربار نے بدریافت اس امر کے کہ جمعبندی سابقہ جو مدت سی
غیر مبدل رہی ہے غلطی پر مبنی ہے کل پیمایش اراضی کی ترمیم ونظرثانی کیواسطے علیحدہ
عملہ مقرر کیا اور پٹہ جات سابق کی میعاد منقضی ہونے پر جمعبندی جدید کرنی چاہی تاکہ تکمیل پیمایش وبند وبست
حسب قاعدہ جمعبندی سابقہ مین خلل انداز نہو قرین مصلحت سمجہا گیا اگرچہ حسب راے کرنل بینن صاحب
اکثر موجبات مخصوص الموقع سے جمعبندی کا ہونا دشوار ہے مگر مہاراجہ
صاحب کی تدبیرون سے امید ہے کہ شاید تشخیص جمع واجب اور بند وبست
مالگذاری کہ راج ورعایا دونون کے حق مین مفید ہے آخرکار تکمیل کو پہونچ

جاوے ۔
جب سے علاقہ جے پور ہوکر ریل جاری ہوئی ہے دربار کو شکایت ہے کہ
آمدنی محصول راہداری مین بہت کمی ہوئی ہے کیونکہ جو مال تجارت آگرہ
واجمیر کے درمیان آتا جاتا ہے اوس کا محصول نہین لیا جاتا معاف
ہوگیا ہے مگر اجراے ریل سے آرام و آسایش رعایا و اضافہ تجارت و
پیداوار ملک ہوکر اسکا بدل کافی ہوجاویگا چنانچہ سنہ ۷۴ و ۱۸۷۵ء کے حساب سے
ہی ثابت ہے کہ صرف محاصل درآمد وبرآمد کی آمدنی سالہاے گذشتہ کی
کل آمدنی سے کسیقدر زیادہ ہوئی ہے ۔
حال مین شرح محاصل ومقامات ایصال محصول بدلنے سے بندوبست سایر
مین ترمیم ہوئی ہے سابق مین چند مقامات مختلفہ پر علیحدہ محصول لیا جاتا
تہا اب اندرون سرحد راج صرف ایک چوکی مین کل محصول وصول ہوکر
رسید ملجاتی ہے اور اوسکے ذریعہ سے تاجر علاقہ راج کے اندر جہان
چاہتا ہے لیجاتا ہے کہین مطالبہ محصول نہین ہوتا اس ترمیم انتظام سے
راج اور تاجران طرفین کا فائدہ ہے کیونکہ جابجا وصول ہونے سے راج
کے محصول مین غبن وتغلب ہوتا تہا وہ موقوف ہوگیا اور تاجران کو یہہ
فائدہ ہوا کہ ایک دفعہ محصول دیکر مطالبہ آیندہ سے بالکل ایمن ہوجاتے
ہین اس ترمیم پر ریاست ٹونک سے اعتراض ہوا اس وجہہ سے کہ علاقہ ٹونک
کے گرد ہرطرف جے پور کا علاقہ ہے سرحد پر اضافہ محصول ہونے سے وہان
کے تاجرون کو نقصان ہوا ہے اور تجارت مین کمی عاید ہوئی ہے مگر ابا لیان

جے پور کہتے ہین کہ ہمکو اس ترمیم کا اختیار حاصل ہے اور بنظر فائدہ راج و تاجران کہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے اوسکے خلاف نہین کرسکتے۔

راج جے پور مین ایک مد آمدنی دار الضرب کی بہی ہے اس دار الضرب سے بجز خفیف بٹہ کے سرکار انگریزی کا کچہہ نقصان نہین ہے دس برس کے عرصہ مین کرنل بینن صاحب کے پاس کوئی شکایت نہین آئی صرف پوسٹماسٹر نے ایک دفعہ شکایت کی تہی کہ فروختگی ٹکٹ ڈاکخانہ مین جے پور کا پیسہ آتا ہے اور اوسکے تبادلہ مین سرکار کا نقصان ہوتا ہے مگر اس معاملہ مین سرکار براہ انصاف کچہہ مداخلت نہین کرسکتی ہے راج جے پور کو اپنا سکہ بقدر مناسب اپنے علاقہ مین جاری کرنے کا اختیار ہے۔

تجارت جیپور

سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ ع مین جے پور مین بیس لاکہہ روپیہ کا غلہ بالعوض طلا رکے آیا جے پور سے کل راجپوتانہ کو سونا چاندی وجواہرات جاتا ہے مگر دو برس گذشتہ مین اسکی بہت کمی ہوگئی ہے جے پور مین ساہوکاری کوٹہیان بہت ہین ظاہرا اسقدر تجارت نہین معلوم ہوتی ہے سبب یہہ کہ ہنڈویون کی خرید و فروخت زیادہ ہے مال کا اون سے کم تعلق ہے سات کوٹہیون مین ڈہائی تین کرور روپیہ سالانہ کی تجارت ہوتی ہے اور چہہ کرور کا سٹہ ہے اور لاکہہ سے کم سرمایہ کے سیٹہہ بہت ہین اون کی کل تجارت ایک کرور کے قریب ہے سنہ ۱۸۶۱ ع سے پیشتر قریب پچہتر لاکہہ روپیہ کا سونا آتا تہا اکثر ساہوکارون نے دفن کردیا تہا اوسکے بعد دو سال تین چیپر

لاکھہ سے زیادہ نہین آیا مگر گرانی غلہ کیوجہہ سے اکثر نے دفینہ نکالا و فن کرنے
اور قحط سے سونے کی قیمت مین بہت کمی ہوئی۔

اس سال کی تعداد مال درآمد مال برآمدہ کی تعداد سے زیادہ دریافت ہوکر
تحقیقات کیگئی تو معلوم ہوا کہ منجملہ دیگر موجبات کے ایک یہہ تہا کہ جواہرات اور
فلزات برآمدہ داخل نقشہ نہوئی تہی یہہ ہر دو اجناس ابتدائی حالت مین یہان
آئین اور کارخانہ مین بشکل دیگر مبدل ہوگیئن اور زیادہ تر دولتمند
باروارٹی سکنائے علاقہ شیخاواٹی اور بیکانیر کے پاس پہنچی گیئن۔

دوسرے قحط مین غلہ وغیرہ اجناس کی درآمد بہت اور برآمد کم ہوئی۔

تیسرے ممکن ہو کہ درآمد مال کا حساب صحیح و تفصیل وار لکہا گیا ہو اور جواہرات وغیرہ
بیش قیمتی اجناس انواع طور سے غیر ملک کو مخفی نکل گیا ہو اور انکا حساب نہ لکہا گیا ہو۔

چوتہے ساہوکاران جےپور کی کوٹہیان بمبئی کلکتہ وغیرہ بلاد علاقہ انگریزی مین
ہین مقدار کثیر مال درآمد کی قیمت بذریعہ ہنڈویات معرفت کوٹہیات مذکورہ
دیجاتی ہین خریدا اجناس کے حساب مین درج ہونے سے وہ اجناس حساب
کلی اجناس درآمد کے شمار مین نہین آتی ہین۔

سنہ [illegible]ء مین درآمد مال [illegible] لکھہ [illegible] ہزار روپیہ اور برآمد صرف [illegible] لکھہ
[illegible] ہزار کی ہوئین کہ سالگذشتہ کی نسبت طرفین کی تجارت مین افزونی ہوئی
ہے درآمد مین جو کسیقدر کمی ہوئی اوسکا باعث یہہ ہے کہ ملک مین پیدا ہونے
سے غلہ کم آتا ہے۔

موجبات حارج تجارت یہہ ہین۔

مشہور ہے کہ ہندوستانی ریاستون مین عہدہ ہاے راج رعایتاً بالعوض نذرانہ
کہ ہم معنی رشوت ہے دیے جاتے ہین اگرچہ اہالیان جے پور ایسا نہین کرتے
ہین مگر ایک اور دستور ہے کہ اگرچہ ایسا قابل اعتراض نہین مگر نتائج مین اوسی قدر
پر ضرر ہے وہ یہہ ہے کہ اہلکار با اختیار اپنے متوسل اور مقربون کو بلا لحاظ
لیاقت ذمہ وری و معتمدی کے عہدون پر مقرر کر دیتے ہین جہان مثل
دار الضرب کے علاوہ تنخواہ مقررہ خرید و فروخت مال پر دستوری لینے
کا رواج اگر صریح اجازت سے نہین تو چشم پوشی سے جاری ہو وہان
ریاست کی تجارت اور آمدنی مین کیون نہ خلل واقع ہو ۔

اگرچہ جے پور مین صرافی کا دین لین بکثرت ہے مگر سکہ جے پور کے کل روپیہ
کی تعداد کہ علی العموم بازار مین چلتا ہے پندرہ ہزار سے زیادہ نہین ہے
اس سے ظاہر ہے کہ تجارت پر بہت قید ہے اور مستعد و کارگزار آدمی کی
نگرانی کی بہت ضرورت ہے اور جب یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ شروع سنہ مین
جب نیا روپیہ جاری ہوتا ہے پہلے روپیہ کو بٹہ لگجاتا ہے تو ظاہر ہے کہ داروغہ
دار الضرب کو کمائی کرنیکا اختیار اور آسانی حاصل ہے اور راج کا نقصان ہوتا ہے
دوسرے یہہ امر بھی خلل انداز تجارت ہے کہ محاصل و دیگر راہداری کی لاگین
کئی نام اور حیلون سے لیجاتی ہین اور اون کے سواے چھوٹے چھوٹے
ٹہاکر و بھومیہ اپنے اپنے علاقہ مین علیحدہ محصول لیتے ہین کہ اونکو اوسکی ایصال
کا قدیم سے استحقاق حاصل ہے ۔

دربار کو جب سے ان موجبات کے مضر نتائج کا حال معلوم ہوا ہے دفعیہ

نقصان اور ایک مقام پر محصول لینے کی تجویز کی مگر انواع خود اختیار و قدیمی
حقوق مخلوط ہین اور راجپوت لوگ دستور جدید سے بہت متعصب ہین اس
تجویز کا اجرا مشکل ہے مگر انقضا مدت اور عاقلانہ تدبیر سے امید ہے کہ اوسپر
عملدرآمد ہوجاوے نقشہ شرح محاصل جو مال تجارت پر لیاجاویگا کہ اوس کے بغیر
تاجرون کا بڑا نقصان تہا آخرکار تیار ہوا اور سکے علم سے تکلیف آئندہ سے
بچین گے اکثر اجناس جنپر راج کا محصول نہین لیاجاتا ہے درج حساب نہین ہوتے
ہین اور جواہرات کی قسم ایسی مخفی نکالی ہین کہ خبر ہی نہین ہوتی ہے —

سنہ	درآمد	برآمد	راہداری
۷۱ و ۱۸۷۲	[illegible]	[illegible]	•
۷۲ و ۱۸۷۳	[illegible]	[illegible]	•
۷۳ و ۱۸۷۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۷۴ و ۱۸۷۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]

پنڈت شیودین کے انتقال کے بعد مہاراجہ صاحب نے انتظام مصارف پر بہی بہت توجہہ کی تہی جو لوگ مفت خور وسفارشی نوکر ہوگئے تہے موقوف ہوئے ملازمان کی سواری کیواسطے خوراک ملتی تہی بجائے اوسکے زر نقد مقرر ہوا اور خزانہ کا ایسا بندوبست کیا کہ بلا حکمنامہ دستخطی خاص ایک روپیہ نہین ملتا تہا اور روزمرہ کا سیاہہ پیش ہوکر جانچ کر لیجاتی تہی ان تدبیرون سے بڑی کفایت ہوئی قرضہ سابق وغیرہ جو مہاراجہ صاحب کی شادی پر لیا گیا تہا کل بقدر نو لاکہہ روپیہ تہوڑے عرصہ مین ادا ہوگیا اور آیندہ کیواسطے خرچ بقدر پنتیس ۳۵ لاکہہ روپیہ سالانہ مقرر ہوا۔

۱۸۷۴ء مین مہاراجہ صاحب نے مبلغ ایک لاکہہ ستر ہزار روپیہ صرف خیرات مین خرچ کیا اور اوسکے سوائے پچیس ہزار روپیہ قحط زدگان بنگالہ کے چندہ مین عطا کیا اور پچہتر ہزار روپیہ حسب درخواست گورنمنٹ مندر گوبند دیوجی واقع بندرابن مین اور اپنے بزرگون کے بنائے ہوئے ایک اور مکان واقع اکوآ علاقہ حیدرآباد مین خرچ کیا۔

عدالت فوجداری و دیوانی

ضابطۂ عدالت فوجداری و دیوانی کہ ضوابط مروجہ علاقہ انگریزی سے مطابق ہے رعایا کی عادت وخواہش کے موافق ہے اوس پر بلا رعایت انصاف سے عمل ہوتا ہے یہان کا انتظام نہایت عاقلانہ وشایستہ ہے اور جو کچھ نقص ہے تو نرمی ورحم کی وجہہ سے ہے کہ عوام الناس کو مرغوب اور فی الجملہ رئیس اور منتظمان ریاست کی نیکنامی کا باعث ہے علاوہ سزار خفیف کم میعاد قید کے کل احکام سزار خاص مہاراجہ صاحب کی تجویز سے صادر ہوتے ہین -

انتظام پولیس بہت اچھا ہے ڈکیتی درہزنی وستی وستادہ وغیرہ کی وارداتین بہت کم ہوتی ہین مثل دیگر جرایم کے جرم بہگالیجانے لڑکیونکا بغرض حرامکاری کرانے کے اگرچہ اب بہی علاقہ جے پور مین کسی قدر جاری ہے متواتر کم ہوتا جاتا ہے اور دربار سے اوسکے انسداد مین بہت کوشش ہے یہہ تو تحقیق نہین ہے کہ یہہ تجارت کسقدر جاری ہے اور اس باب مین راج سے صاف وصحیح جواب ملنے کی امید بھی نہین ہے مگر اسمین شک نہین کہ مہاراجہ صاحب اس جرم سے بہت متنفر ہین اور دل وجان سے ساعی ہین کہ اوسکا انسداد کلی ہوجاے چنانچہ اب ارتکاب جرم مین کمی ہے اور یقین ہے کہ بتدریج بالکل بند ہوجاویگا -

اگرچہ جرم دخترکشی جو واقع مین راجپوتان و دیگر اقوام کی کثرت مصارف

شادیان کا نتیجہ ہے علاقہ جے پور مین مدت سے موقوف ہوگیا ہے تاہم مہاراجہ صاحب نے تخفیف مصارف شادی کیواسطے مناسب تدبیرات کی ہین کل اقوام کی پنچایتین مقرر کرکے ہر قوم کی شادیون کے محدود اور واجب قواعد جاری کرائے ہین اور مہاراجہ صاحب کی منظوری سے قواعد مذکور بمنزلہ قانون سرکاری ہوگئے ہین کہ اون پر حکماً عمل کرایا جاتا ہے یہہ تدبیر نہایت مفید ہے مگر تاوقتیکہ قرب وجوار کی ریاستون سے ایسی ہی تدبیرات نکیجاوین عملدرآمد اونکا اس راج مین بہی خاطرخواہ ہو سکیگا —

سنہ ۱۸۸۲ و ۸۳ء مین مہاراجہ صاحب نے صاحب ایجنٹ کو اطلاع دی کہ بجز راجپوتون کے کل اقوام کے مصارف شادی دختران مین تخفیف ہوکر قواعد عام مقرر ہوگئے ہین اگرچہ قوم راجپوت سب سے مقدم ہے اور اون کے واسطے تقرر قاعدہ ضرور تہا مگر یہہ قوم کسی قاعدہ کی پابند نہین ہے اور مہاراجہ صاحب بہی اونکو زیادہ دبانا نہین چاہتے ہین مگر امید ہے کہ متواتر خبرگیری اور تاکید سے بتدریج یہہ ضروری انتظام ہوجاویگا مہاراجہ صاحب کو اس اصلاح کا بدل فکر ہے اور یقین ہے کہ اپنی خوش تمیزی اور لیاقت سے مشکلات پر قادر ہونگے اور راجپوت بہی اپنے آقا کے منشا سے آگاہ ہوکر خلاف ورزی نکرینگے —

شروع فروری سنہ ۱۸۸۳ء مین بمقام باوڑی کہیڑہ علاقہ مہوہ ایک ستی کی واردات ہوئی کل مجرمان شریک جرم سزایاب ہوئے —

حفاظت ڈاک سرکار انگریزی کا انتظام راج سے بہت اچہا ہے مدت سے کوئی

واردات غارتگری ڈاک وقوع مین نہین آئی ہے وقت اجرا آمد رفت ریل سے آگرہ واجمیر کی ڈاک ریل مین آتی جاتی ہے مگر جسقدر ڈاک بلا ذریعہ ریل کے چلتی ہے اوسکی راج سے خاطر خواہ حفاظت ہوتی ہے۔

استیصال ٹھگی وانسداد ڈکیتی

سنہ ۱۸۶۵ع مین گورنمنٹ سے تجویز ہوئی کہ ایجنسی استیصال ٹھگی وانسداد ڈکیتی ہندوستانی ریاستون کے علاقہ مین سپرنٹنڈنٹ جنرل ہندوستان کے تحت سے علیحدہ ہوکر صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کی معرفت بہ تحت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کام کرے مہاراجہ صاحب نے اس بات کو بخوشی منظور کیا اور ایک سپرنٹنڈنٹ وسترہ افسران ماتحت مع جمعیت سواران وپیادگان گشت وگرداوری سے پولیس دیہات کو ہوشیار رکہین اور وقوع واردات پر فوراً پہونچکر تعاقب وگرفتاری مجرمان کرین مقرر کرکے تکمیل تدبیرات کی اطلاع دی اور اون کی ہدایت کیواسطے خصوص ملک شیخاواٹی مین جہان کی شکایت زیادہ تہی صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور راہالیان راج کی صلاح سے قواعد تجویز ہوکر جاری کئے۔

بنظر انسداد واردات مینہ لوگون کے کہ پیشہ ور سارق وغارتگر ہین نہی ہیرات جو باڑہ دوتی مین کیگئی تہین یہان بہی عمل مین آئین زمینداران دیہات کی ذمہ وری سے کل مینون کی خانہ شماری ومردم شماری لکہی گئی اور زمینداران مذکور کو بطور حاضر ضامن وفعل ضامن اونکی حاضری ونیک چلنی کا ذمہ ور کیا گیا ہر روزہ موجو

لیگئی اور بلا حصول سارٹیفکیٹ تحریری لگا نوسے غیر حاضر نہونے پائے اور جس
زمانہ مین واردات کیواسطے جاتے ہین گہاٹہ ناگون کی نگرانی کی گئی جس مینہ
نے قواعد سے انحراف کیا یا اور کسیطرح مشتبہ ہوا وہ گرفتار ہوکر بعد تحققات
ضابطہ سزایاب ہوا اس انتظام مین بڑی مشکل یہہ تہی کہ جو لوگ واسطے تعمیل
احکام کے متعین ہین بجاے تاکید و تنبیہہ مینہ ہاے و انسداد واردات کے اون
کے شریک و معاون ہوکر مال مسروقہ و مغروقہ مین حصہ لیتے ہین چنانچہ فوری
سنہ ۱۸۶۷ء مین ناظم شیخاواٹی کی نسبت بخوبی ثابت ہوا کہ اوسکی سارق و غارتگرون
سے سازش تہی اور اوس نے اونکو مدد و پناہ دیکر وارداتین کرائین اور
اون سے مال کثیر حاصل کیا چنانچہ موقوف ہوا اور اوسکی سزایابی سے اورونکو
بہی عبرت ہوئی بعد ازان اس سررشتہ کا اہتمام کپتان پولٹ صاحب کی چہاونی
شیخاوان گڈہ مین متعین ہونے سے ہوا اور اونکو راج سے بہت مدد ملی کہ
اوسکا حال مفصل شیخاواٹی کے بیان مین لکہا جاویگا۔

جیلخانہ

جے پور مین جیلخانہ کا مکان بہت وسیع و مضبوط بنا ہوا ہے سنہ ۱۸۶۵ء مین ڈاکٹر
ویلنٹین صاحب مہاراجہ صاحب کے طبیب جیلخانہ کے سپرنٹنڈنٹ تہے اور
معالجہ قیدیان کا کام ڈاکٹر صاحب متعلق ایجنسی کرتے تہے شروع سنہ ۱۸۶۸ء
مسٹر لیمس صاحب کہ سابق مین مجسٹریٹ اگرہ مین اورسیر تہے اس جیلخانہ مین
کارخانہ مشقت اندرونی جاری کرنے کیواسطے مقرر ہوئے اونہون نے قیدیون سے

کئی پیشون کے کام لینے شروع کئے اور تہوڑے عرصہ مین تالین وپارچہ بافی وآہنگری ونجاری وسبوچہ سازی وکفش دوزی ودوخت پارچہ وساخت ظروف برنجی مین قیدیون کو مشق ہوگئی کہ اچہی چیزین تیار ہونے لگین اور بعض قیدیون خصوص عورتون کو لکہنا پڑہنا بہی سکہایا ڈاکٹر ویلیٹین صاحب نے مثل انگریزی محبسون کے قواعد بود و باش وحفظان صحت بہی جاری کئے اور خورش وپوشش جو سابق مین قلت سے ملتی تہی زیادہ کی گئی بعض قیدیون کو افیون کہانے کی ایسی عادت تہی کہ اپنی خوراک کا آٹہ فروخت کرکے افیون خریدتے تہے ان لوگون کی افیون چہوڑانے مین ضرر جسمانی کا خطرہ تہا مگر کچہہ نقصان نہوا تا بحدیکہ جو لوگ بدرجہ غایت عادی تہے وہ بہی اس بدعادت سے چہوٹ گئے اور عقل وحواس درست ہوکر صالح ہوگئے ڈاکٹر میکنامارا صاحب نے کہ کلکتہ سے مہاراجہ صاحب کے معالجہ کیواسطے آئے تہے اس جیلخانہ کو دیکہکر بہت تعریف کی کہ قیدیون کی صحت جسمانی بہت اچہی ہے اور انتظام وقواعد بود وباش انگریزی علاقہ کے جیلخانون سے بہی بہتر ہے ایسے جلیل القدر ومستند شخص کی شہادت اس کارخانہ اور اوسکے منتظمون کی نیکنامی کی باعث ہے۔

سنہ ۱۸۶۷ء مین علاوہ سپرنٹنڈنٹی کے معالجہ قیدیون کا کام بہی ڈاکٹر ویلیٹین صاحب کو مفوض ہوگیا اس سال مین چند قیدیون نے اقدام مفروری کیا تہا کہ فوراً گرفتار ہوگئے ڈاکٹر ویلیٹین صاحب کی رخصت پر جانے کے بعد سپرنٹنڈنٹی کا کام بہی مسٹر ولیمس صاحب سے متعلق ہوگیا اور ڈاکٹر صرف معالجہ کرتا ہے

صفائی مکان و دیگر تدبیرات تندرستی قیدیان و انتظام خورد و نوش و اجرائے
کارخانہ مشقت اندرونی جسمین انواع و اقسام کی اجناس تیار ہوتی ہین و
حفاظت وغیرہ ہر ایک امر کی ہمیشہ تعریف ہوتی رہی اور صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل
شفاخانجات راجپوتانہ نے اوسکی تصدیق کی ہے البتہ صرف دو نقص ہین اول
ٹہیکہ اس جیلخانہ ہین قیدیون کو خوراک و پوشاک زیادہ از حد و اجب ملتی ہے کہ اکثر ادنیٰ
سے اپنے گہر کی نسبت بہی زیادہ آرام و آسایش سے رہتے ہین اور قید ہونے
کو سزا نہین سمجہتے ہین ۔ دوسرے یہہ کہ اس محبس کے سوائے محکمہ جات
فوجداری وغیرہ سے متعلق زیر تجویز قیدیون کی بود و باش کے حوالات
اور ہین اونمین جو قیدی بیمار ہوتے ہین صرف جب قریب المرگ ہوجاتے
ہین اس جیلخانہ مین معالجہ کیواسطے بہیجے جاتے ہین اوسوقت اونکا علاج
مشکل ہوتا ہے اور اکثر مرجاتے ہین ۔

نقشہ جیلخانہ

سنہ	اوسط تعداد قیدیان	اوسط مریضان	اوسط موت	منافع راج مشقت اندرونی سے
١٨٦٨و٦٧	٧٧٧	٠	٠	٠
١٨٦٩و٦٨	۴۵۰	٠	٠	٠
١٨٧٠و٦٩	٠	٠	٠	٠
١٨٧١و٧٠	١١٥٣	٠	٠	٠
١٨٧٢و٧١	١٠٠٣	٠	٠	٠
١٨٧٣و٧٢	٩١٦	۴٣	٥١	٠
١٨٧۴و٧٣	٩٥٣	٥٠	٦٧	٠
١٨٧٥و٧۴	١١١١	٥٦	٣٧	المالعہ
١٨٧٦و٧٥	١٠٦٠	۴٨	٦۴	الماعہ

فوج

جے پور کے راج مین فوج حسب تفصیل ذیل ہے —

گولہ انداز	سواران لازم راج	سواران جاگیردار	پیادگان	ناگہ	سپاہ تحصیل	میزان کل
٢٠٠	١٢٠٠	٣٢٠٠	٣٠٠٠	٦٠٠٠	١٥٠٠	١٥٧٠٠

گولہ اندازون کی وردی مثل وردی گولہ اندازان سابق سرکار انگریزی
کے ہے اور تلوار باندہتے ہین اگرچہ اون کے پاس چالیس توپین ہین مگر
انمین سے صرف چوبیس کار آمد ہین پٹیان جنکو بیل کہینچتے ہین بہت مرمت
طلب ہین —

سواران ایک خاص رسالہ ڈیڑہ سو سوارونکا اور پانچ رسالہ جات دیگر
تین تین سو سوارون کے ہین خاص رسالہ مین سرکاری گہوڑے ہین اور
تلوار ڈہال وبندوق باندہتے ہین اور دیگر رسالون مین اگرچہ وردی
وہتیار ویسے ہی ہین مگر گہوڑے سوارون کے ہین —

جاگیر دارون کے بعوض جاگیر اراضیات نوکری کرتے ہین اون کے سوار اگرچہ
پانچہزار شمار کیے جاتے ہین مگر تین ہزار سے زیادہ نہین رہتے ہین حفاظت
ڈاک وانتظام سرحدات وموقع فساد ووقوع واردات پر اونکی تعیناتی ہوا
کرتی ہے یہہ لوگ سب راجپوت راج کے وفادار وخیرخواہ ہین مگر بالکل بیقاعدہ
وبے تربیت دہقان وخودسر ہین —

پیادگان مین چار تلنگون کی پلٹنین ہین ہر ایک مین پانچ سو کس سپاہی ہین اور
دو پلٹنین نجیبون کی ہین کہ ہر ایک مین چہہ سو جوان ہین تلنگون کی سرخ بانات
کی وردی ہے اور پتہری دار بندوق رکہتے ہین انمین زیادہ تر پوربیہ
علاقہ اودہ کے رہنے والے ہین نجیب زیادہ تر رعایاے ریاست مین سے ہین
سیاہ الخالق پہنتے ہین اور توڑہ دار بندوق اور تلوار ڈہال باندہتے ہین
ہر ایک پلٹن مین توپخانہ کے علاوہ پانچ پانچ شتری توپین ہین —

ناگی کہ بیراگی فقیر ہین پندرہ پندرہ سو سورتون کی چار جماعتون مین منقسم ہین یہہ لوگ ایسے بہادر سمجھے جاتے ہین کہ جہان ہے جیسا پرخطر کام ہو اوسکو انجام دیتے ہین اونکے نام سے بلا اعتبار تعداد کے تہلکہ پڑجاتا ہے جہان اونکی تعیناتی ہوتی ہے اوس مقام کو لوٹ لیتے ہین شادی نہین کرتے مگر لڑکون کو بطور خرید یا ہتنی لیکر چیلہ کرتے ہین اسطرح اونکی اولاد چلتی ہے بلا امتیاز عمر اون سب کے فی کس دو روپیہ ماہوار تنخواہ ہے مگر لوٹ و تجارت وغیرہ سے بہت روپیہ پیدا کرتے ہین کہ اکثر اونمین سے بہت دولتمند ہین اوس بیڑہ مین وردی اور ہتھیارون کی یکسانیت کی کچھہ قید نہین ہے پوشش تو مثل بیراگیون کے غیر معین ہے اور اسیطرح ہتھیار بہی تلوار بندوق بہالہ سیف کٹار وغیرہ جو جسکے دلمین آتا ہے باندہتا ہے اور ہر جماعت کے ساتہہ چند زنبورک ہوتے ہین ۔

اس راج کی فوج اگرچہ کاغذ مین کثیر التعداد اور مہیب معلوم ہوتی ہے مگر واقع مین ایسی نہین ہے سامان سپہ گری خراب و غیر مرتب ہے قاعدہ و ضابطہ کی کچھہ پابندی نہین ہے اور فوج انگریزی کے مقابلہ مین صرف بمنزلہ کہیر کے ہے راج کی وسعت اور الحاق حدود کو دیکھتے ہوئے یہہ فوج کچھہ زیادہ نہین ہے کل تو پین میدانی اور قلعہ کی ۲۸۳ ہین اس فوج پر راج کا قریب چھہ لاکہہ روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے اور سالہی تنخواہ تقسیم ہوتی ہے ۔

سررشتہ تعلیم جیپور کالج

اگرچہ یہہ کالج سنہ ١٨٤٥ء سے مقرر تہا اور تعلیم و تربیت کا اہتمام آگرہ کالج کے
بہت مستعد و لائق طالبعلم مثل پنڈت شیودین و منشی کشن سروپ و پنڈت بنسی [illegible]
کرتے تہے سنہ ١٨٦٦ و ١٨٦٧ء تک اوسمین کچہہ ترقی نہوئی تب مہاراجہ صاحب نے
تین بنگالی ماسٹر کلکتہ جوگنی نورمل سکول معروف بیتہون کالج کی تربیت یافتہ
طلب کرکے مقرر کئے اونکی محنت و خوش انتظامی سے تہوڑے عرصہ مین کالج نے
بہت رونق پائی طالبعلمون کی تعداد روز بروز زیادہ ہوتی گئی اور مستعد طالبعلم
ہر سال تیار ہوکر کلکتہ یونیورسٹی کے انٹرنس اور فرسٹ آرٹس کا امتحان دینے
لگے اور ایک جماعت کو فن انجنیری و سروینگ یعنی پیمایش اور لیولنگ یعنی
دریافت حال پستی و بلندی زمین سکہانا شروع کیا کہ اس ذریعہ سے راج
مین ہمیشہ مستعد آدمی اس کام کیواسطے بلاضرورت طلبی پردیسیون کے میسر آنے
لگے کالج کے عملہ مین گیارہ انگریزی مدرس گیارہ مولوی اور چار پنڈت ہین
کل عملہ کا خرچ سنہ ١٨٧٠-٦٩ء مین [illegible] روپیہ تہا اور فی طالبعلم خرچ کا پڑتہ سنہ ١٨٦٤ء
مین [illegible] کے خرچ سے [illegible] دریافت ہوا تہا یہہ نتیجہ بابو کانتی چندر
مکرجی پرنسپل کالج کی حسن لیاقت و محنت و کوشش کا نتیجہ ہے کالج مین سے دو
طالبعلم کہیڑی و سیکر کے سردارون کی اتالیقی پر مقرر ہوئے ہین اور مدارس
مفصلات مین کالج کے طالبعلم مدرس مقرر ہوکر جاتے ہین —

نقشہ جیپور کالج

سنہ	انگریزی	تعداد طلباء عربی فارسی اردو	سنسکرت ہندی	میزان	تعداد طلباء مستند انٹرنس	تعداد طلباء مستند سٹیفکٹ فرسٹ آرٹس
۱۸۶۷و۶۶	۱۰۸	۰	۰	۰	۰	۰
۱۸۶۷و۶۶	۱۸۲	۱۵۸	۱۴۵	۴۸۵	۴	۰
۱۸۶۸و۶۷	۱۴۲	۱۹۲	۱۴۵	۴۷۹	۱	۰
۱۸۶۹و۶۸	۱۴۲	۱۹۲	۱۴۵	۴۷۹	۰	۰
۱۸۷۰و۶۹	۰	۰	۰	۳۰۱	۴	۰
۱۸۷۱و۷۰	۰	۰	۰	۴۳۲	۰	۰
۱۸۷۲و۷۱	۴۵۸	۴۳۳	۹۶	۶۰۲	۳	۰
۱۸۷۳و۷۲	۰	۰	۰	۶۱۴	۴	۱
۱۸۷۴و۷۳	۰	۰	۰	۸۰۴	۷	۰
۱۸۷۵و۷۴	۰	۰	۰	۸۲۵	۵	۱
۱۸۷۶و۷۵	۰	۰	۰	۸۳۲	۰	۰

سنه ۱۸۸۰ و ۱۸۸۱ء مین کالج کے منتہی طالبعلمون نے ایک مجلس مقرر کی تہی کہ اوسمین ہر پانزدہم روز جمع ہوکر مضامین علمی پر بحث وگفتگو کیا کرتے ہین علاوہ ترقی علم کے اس بحث سے یہہ بڑا فایدہ ہوگا کہ ہندوستانیون کا اکثر تلفظ خراب ہوتا ہے وہ درست ہوجاوے گا۔

سنسکرت کالج وچاندپول سکول

دو مدرسہ جات شہر مین اور ہین کہ اونمین بہی تحصیل علم کی بہت ترقی ہے سنسکرت کالج سنه ۱۸۴۵ء سے مقرر ہے اوسمین مستعد پنڈت تیار ہوکر نکلتے ہین اور چاندپول سکول جے پور کالج کی ایک شاخ ہے کہ اوسی نواح کے طالبعلم فارسی وہندی پڑہتے ہین۔

سنه ۱۸۸۱ و ۱۸۸۲ء مین سنسکرت کالج مین ۲۰۸-۱ اور چاندپول سکول مین ۷۰ طالبعلم تہے

مدرسہ ٹہاکران

ابتدا مین یہہ مدرسہ بہی پنڈت شیودین کے زمانہ مین مقرر ہوا تہا مگر مثل کالج کے اوسمین بہی خاطرخواہ پڑہائی نہوئی اس مدرسہ کے تقرر سے غرض خاص یہہ تہی کہ راجپوت لوگ جو راج کے سردار وجاگیردار ہین تحصیل علوم کرکے بمقتضاے ترقی زمانہ لیاقت حاصل کرکے راج کی عمدہ خدمتون کے لایق ہون مگر تجربہ سے معلوم ہوا کہ راجپوتون کو تحصیل علم کا کچہہ شوق نہین ہے بلکہ وسے پڑہنے لکہنے مین اپنی کسر شان وہتک عزت سمجہتے ہین اور بہ پابندی دستور قدیم علم وہنر کے شغل سے ضد وتعصب رکہتے

ہین اونکا اعتقاد ہے کہ پڑہنا لکہنا برہمن اور بقالون کا کام ہے اور جو امیر ہین اور اپنا پڑہنے لکہنے کا کام اور رون سے کراسکتے ہین اون کو تو شیخ خوام مین محنت کرنا لاحاصل ہے چنانچہ انہین موجبات سے اس مدرسہ کو کچہہ رونق نہوئی۔

سنہ ۱۸۶۶ء مین باوجودیکہ مدرسہ کو مقرر ہوئے کئی سال کا عرصہ گذر گیا تہا صرف تیرہ طالبعلم تہے ان مین سے آٹہہ لڑکے اہلکاران راج دیگر اقوام کے تہے اور راجپوت صرف پانچ تہے دوسرے سال مین مہاراجہ صاحب نے بلحاظ اس ابتری کے کہ کسیقدر راجپوتون کی لاپروائی اور تعصب سے اور کسیقدر سابق مدرسونکی غفلت و بدانتظامی سے تہی بندوبست جدید کرکے سردارون کو اپنے اپنے اطفال کی تعلیم و تربیت کی تاکید کی اور بابو ستنار چندر سین مدرس سوم کالج کو اس مدرسہ کا ہیڈ ماسٹر مقرر کیا اوسوقت سے روز بروز تعداد طلبا زیادہ ہوتی گئی اور علم کی بہی ترقی ہوئی۔

تعلیم سرداران سے متعلق یہ امر بہی قابل تحریر ہے کہ جس حالت مین راجپوتون کا غرور مدرسہ مین آنے سے مانع تہا بعض سردارون نے تحصیل خانگی سے بہت علم حاصل کیا ہے مثلاً ٹہاکر گوبند سنگہ خلف بتبنی ٹہاکر لچہمن سنگہ مرحوم چوموں والہ نے نہ فقط فارسی ہندی مین بلکہ انگریزی مین بہی بہت اچہی استعداد پیدا کی ہے انگریزی گفتگو مین اوسکی زبان بہت صاف و شایستہ ہے اسی طرح ٹہاکر سمرتہہ سنگہ بگرو والہ بہت محنت سے پڑہتا ہے۔

اس مدرسہ مین طالب علمون کی تعداد حسب تفصیل رہی ہے ۔

سنہ ۱۸۶۶و۶۷ع	سنہ ۱۸۶۹و۷۰ع	سنہ ۱۸۷۳و۷۴ع	سنہ ۱۸۷۴و۷۵ع
۱۳	۳۴	۵۰ ٹہاکر ۲۸ دیگراقوام ۲۲	۵۶

زنانہ مدرسہ

یہہ مدرسہ بہی اگرچہ مدت سے مقرر ہے مگر سابق مین طریقہ تعلیم اچہا نہ تہا سنہ ۱۸۶۶ع تک صرف ۲۵ لڑکیان ہندی کی ابتدائی کتاب پڑہتی تہین مئی سنہ ۱۸۶۷ع مین مہاراجہ صاحب نے مسٹرس آوکلٹن صاحبہ کو کلکتہ سے طلب کر کے ہیڈ مسٹرس مقرر کیا اونہون نے اول ہی مدرسہ کو تین جماعتون مین تقسیم کیا اول جماعت مین پانچ لڑکیان ہندی بخوبی لکہہ پڑہ سکتی تہین اور دوم مین چہہ لڑکیان ہندی کی اول کتاب پڑہتی تہین ان دونون جماعتون کو جغرافیہ اور سوزنی کام بہی سکہایا جاتا تہا اور سوم جماعت مین مبتدی لڑکیان داخل تہین ابتدا مین اکثر لڑکیان شادی ہوتے ہی مدرسہ چہوڑ دیتی تہین اس سے بہت ہرج ہوتا تہا مسٹرس اوکلٹن صاحبہ کی محنت کوشش سے اکثر لڑکیون نے نوشتخواند مین بہت مہارت پیدا کی سنہ ۱۸۶۷و۶۸ع مین اون مین سے ایک جیلخانہ جے پور کی عورت قیدیون کو پڑہانے کیواسطے معلمہ مقرر ہوئی اور دوسری معزز اہلکاران راج کے گہرون مین پڑہانے کیواسطے جانے لگی سنہ ۱۸۶۹و۷۰ع مین مدرسہ مین آٹہہ جماعتین ہو گئین سات مین ہندی پڑہائی جاتی تہی اور ایک مین فارسی اردو اور پانچ لڑکیان

پڑہانے کے کام پر مقرر ہوئین اور زر دوزی و سوزنی کام کی آمدنی جمع ہوئی اوس سے اون کی تنخواہ ملنے لگی سنہ ۱۸۷۳و۷۴ع مین اگرچہ تعداد طلبا زیادہ ہوئی مگر دریافت ہوا کہ منجملہ ۲۸ لڑکیو کے ۸ لڑکیان افضل اقوام کی ہین تاہم حکام ریاست اور ٹہاکرون کی اس تعلیم کیطرف توجہ نہ پائی گیی یہہ مدرسہ صرف مہاراجہ صاحب کی دلی توجہ اور دستگیری سے جاری ہے ورنہ ہر فریق کے لوگون کو اوس سے تعصب اور مخالفت ہے جولائی سنہ ۱۸۷۳ع سے اس مدرسہ کی ہیڈ مسٹرس مسٹرس ہنری جو ایسی صاحبہ ہین اون کے اہتمام سے بہی مدرسہ مین ویسی ہی رونق و ترقی ہے اور اونکی ہمشیرہ بہی مدرسہ مین پڑہاتی ہین سنہ ۱۸۷۴و۷۵ع مین اس مدرسہ کی چند شاخین اور مقرر ہوئین ایک ٹرینِنگ سکول اس غرض سے کہ اوس مین لڑکیان علم حاصل کرکے معلمہ مقرر ہوا کرین دوسرا اپر سکول کہ اوس مین دولتمندون کی لڑکیان پڑہا کرین اسیطرح شہر مین دس شاخین مقرر ہوکر تعداد طلبا کہ سال گذشتہ مین صرف ۱۶۷ تہی یکبارگی ۵۶۴ ہوگیی اور سالتمام مین مبلغ [illegible] کہ فی طالب العلم ۱۲ر سالانہ ہوتا ہے خرچ ہوا تعداد طلبا مدرسہ سنوات گذشتہ مین —

سنہ ۱۸۶۶و۶۷ع	سنہ ۱۸۶۷و۶۸ع	سنہ ۱۸۶۸و۶۹ع	سنہ ۱۸۶۹و۷۰ع	سنہ ۱۸۷۰و۷۱ع
۲۵	۳۵	۱۴۰	۱۵۵	۱۲۵

سنہ ۱۸۷۱و۷۲ع	سنہ ۱۸۷۲و۷۳ع	سنہ ۱۸۷۳و۷۴ع	سنہ ۱۸۷۴و۷۵ع
۱۴۰	۱۲۸	۱۶۷	۵۶۴

مدرسہ فنون

سنہ ۱۸۶۴ء مین بمقام کلکتہ سرچارلس ٹریولین صاحب نے مہاراجہ صاحب کو
مدرسہ فنون مقرر کرنے کی صلاح دی تہی اور پہر ڈاکٹر ہنٹر صاحب متعلق مدرسہ
فنون مدراس نے کہ لارڈ نیپیر صاحب کے ساتہہ ہندوستان کے ممالک
مختلفہ کے فنون وکارخانہ جات کے حالات دریافت کرنے کے واسطے
آئے تہے حسب خواہش ڈاکٹر ویلنٹین صاحب جے پور مین آکر بعد معاینہ
پیداوار اجناس صنعت پذیر قدرتی ملک وشہر و ہنروری باشندگان
کی بہت خوشی سے مہاراجہ صاحب کو ترقی فنون خصوص استعمال پیداوار
معدنی پر جسکی بذریعہ فنون بہت ترقی ہوسکتی ہے متوجہ کیا کہ مہاراجہ صاحب
نے اونکی تحریک پر بدل توجہہ کی اور جون سنہ ۱۸۶۶ء مین مدرسہ فنون
مقرر کیا ابتدا مین یہہ کام بادل محل مین ہوتا رہا کچہہ عرصہ بعد وسیع
وعالیشان مکان مین کہ پنڈت شیودین کیواسطے تیار ہوا تہا منتقل ہوا
اونہین ایام مین ڈاکٹر ڈی فیبک صاحب نے کہ ایجنسی ہاڑوتی سے متعلق
دیولی کی چہاونی مین تہے اتفاقاً جے پور مین آکر مہاراجہ صاحب سے اس
کارخانہ کے اہتمام کی درخواست کی کہ منظور ہوکر صاحب موصوف سپرنٹنڈنٹ
مقرر ہوئے اوسی اثنا مین بدر پیشی ضرورت چہہ مہینے کی رخصت لیکر
گئے اور پہر اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ء مین واپس آکر کام شروع کیا اسوقت تک
کارخانہ مین کوئی اچہا اوستاد نہ تہا اور نقشہ کہینچنے کا بالکل رواج نہ تہا
اسواسطے اونہون نے اول نقشہ کہینچنے کی جماعت مقرر کی کہ وہ سب

پیشون مین کارآمد ہے اس جماعت مین تیرہ چودہ برس کے لڑکے بڑے
دایرہ اور عمدہ توسین کہینچنا بہت جلد سیکھہ گئے۔
مدراس سے دو اوستاد ایک آہنگری کا اور دوسرا ظروف گلی بنانے کا
بلائے گئے اور نجاری وچوب تراشی کے دو اوستاد سہارنپور سے طلب
کیے گئے سنگ تراشی کا کام جے پور مین نہایت عمدہ ہوتا ہے اسواسطے
اس کام کے اوستاد شہر مین سے نوکر رکہے گئے ان سب کامون کی تعلیم
اور علاوہ اون کے تصویر کشی عکس وقلمی وتیاری ظروف برنجی وروئین
وطمع برقی وسادہ کاری وکندہ وغیرہ فنون کی تعلیم شروع ہوئی اور
لوگون کے دلون مین شوق تکسیب فنون پیدا ہونے کے وقت تک شاگردون
کو بحسب حیثیت کار اُجرت دینی تجویز ہوئی ہرایک شاگرد اول دو مہینے تک
امتحاناً داخل رہتا تہا کچہہ تنخواہ نہین ملتی تہی بعد ازان اول درجہ مین مقرر
ہوکر ایک روپیہ ماہوار پاتا تہا اور دوم وسوم وچہارم درجون مین ترقی
کرلینے پر ایک ایک روپیہ اضافہ تنخواہ ہوتا جاتا تہا مگر اس تجویز پر صرف اوسی
وقت تک عمل رہا جب تک لوگ فنون کی قدر کرکے لڑکون کو سیکہنے کیواسطے
داخل کرانے لگے۔
اسی مدرسہ کے ایک مکان مین کتب خانہ تہا کہ اوس مین علاوہ سنسکرت
کتابون کے جو پیشتر سے تہین مہاراجہ صاحب نے مختلف علوم وفنون
وزبانون کی چہہ ہزار جلدین انگلستان سے منگا کر شایقین کے مطالعہ و
فایدہ کے واسطے رکہوائی تہین اور ہفتہ مین دو مرتبہ ڈاکٹر ویلینٹن صاحب

علوم طبی وطبعی پر اور کپتان جیکب صاحب جر ثقیل پر لیکچر یعنی تقریر دیا کرتے تھے اور شہر کے شریف لوگ اور مدرسہ کے منتہی طالبعلم اور خود مہاراجہ صاحب سماعت کیواسطے آیا کرتے تھے —

سنہ ۱۸۶۸و۶۹ء مین بظہور اس خرابی کے کہ مدراس کے اوستاد اس ملک کی زبان نہین جانتے ہین اور شاگردون کو اونکا بیان سمجھنے مین بڑی دقت ہوتی ہے چند اوستاد دیگر دہلی و لکھنؤ و کانپور کے طلب ہوکر مقرر کیے گئے سنہ ۱۸۷۰ء مین ڈاکٹر ڈفیبک صاحب نے مدرسہ کی کارروائی کی رپورٹ لکھی وہ نقل کیجاتی ہے اگرچہ اجرا کار مین انواع مشکلات پیش آئین مگر اونہون نے اپنی کوشش و پیروی سے کارخانہ کو جاری رکھکر قلیل عرصہ مین بہت رونق دی ڈاکٹر صاحب سے متعلق صرف اس مدرسہ کا کام ہی نتہا بلکہ اوس زمانہ مین جو تعمیرات مفید عام تیار ہوئین کل کی تجویز و نقشہ جات مین اون سے صلاح لی گئی ایسے وضعدار و صنعت نما شہر مین اس لیاقت و صنعت کے آدمی کا ہونا غنیمت بلکہ ضرور تہا کیونکہ اگر وہ نہوتے تو زمانہ سلف کی آرایش و صنعت کے مقابلہ مین اس زمانہ کی کاریگری با وصفا[illegible] ترقی علوم و فنون کے نہایت بدنما معلوم ہوتی —

رپورٹ ڈاکٹر ڈفیبک صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ فنون

جماعت نقاشی نے اس سال مین بہت ترقی کی ہے اوسمین بیس طالب علم ہین کہ اپنی خوشی سے داخل ہوئے ہین ان طلبا مین سے اکثر مہاراجہ

صاحب کے محل کے مقامات کی آرایش و نقاشی مین مصروف رہتے ہین
اسطرح اوسکا فن ابتدا سے ہی کارآمد ہوا ہے اور اون کے ہاتھہ مین ایسی
صفائی ہے کہ مہاراجہ صاحب اور دیگر اشخاص جنہون نے دیکہا ہے مداح
ہین البتہ اونکو نقشہ جدید تجویز کرنے کی قابلیت نہین ہے کہ مدت تک عمدہ
تعلیمون پر مشق کرنے سے ہوتی ہے مگر جو تجویز بتلائی جاوے اوسکو بعض
نقاش ایسی عمدگی سے بجالاتے ہین کہ ہر ایک نقاش سے نہو سکے۔
عمارتی و علمی نقاشی مین بہی بہت ترقی ہوئی ہے اور شہر مین اوس کے
فواید ظہور پذیر ہوئے ہین یقین ہے کہ کاریگران مدرسہ کے مقابلہ سے
شہر کے معمار و نجار بہی زیادہ صفائی سے کام کرینگے زمانہ سلف مین اون
لوگون کو یہہ فنون بہت حاصل تہے مگر اب علمی نقاشی نجاننے سے اون کی
صنعت مین بہت فرق آگیا ہے اس نظر سے علمی نقاشی کیواسطے ایک علیحدہ
جماعت مقرر ہوئی ہے کہ ہر فریق کے لوگ اوسمین کام سیکہین۔
آہنگری مین کام کی کثرت ہے اس سبب سے عملہ زیادہ ہو گیا ہے کام بہت
عمدہ ہوتا ہے مگر صرف کوفت کے لوہے کا ڈہلا ہوا لوہا استعمال مین نہین
آتا ہے۔
نجاری و درودگری مین کام زیادہ ہوا ہے اور ایک سال مین نجار [illegible]
کے بائیس ہو گئے ہین اور اس سے بہی زیادہ ہونے کی ضرورت ہے اکثر لڑکے
جنہون نے مدرسہ مین آکر آلات کو ہاتھہ لگایا ہے اچہے کاریگرونکا مقابلہ کرتے ہین
چوب کنی کے کام مین بوجہ افزونی کام نجاری و درودگری کے کمی ہوئی۔

سنگتراشی کا کام جسقدر کاریگران موجودہ مدرسہ سے ہونا ممکن تہا اوس
سے زیادہ آیا اسواسطے بتعین ٹہیکہ کارخانہ سے باہر شہر مین کرایا گیا جیپور
کی سنگتراشی کی صنعت ہمیشہ سے مشہور ہے اسواسطے بجاے اوسکی ترقی
کے نقاشی علمی کر تجویز نقشہ جات مین کارآمد ہوتی ہے زیادہ سکہائی گئی ہے۔
خرادی اوستاد نے انگریزی خراد کے استعمال مین کمال حاصل کیا ہے
اور آہنی و برنجی و بسی و چوبین و دندان فیل کی اشیاء پر کام ہوتا ہے۔
جواہر خراشی کا اوستاد نہایت لیئق آدمی ہے چستی دست وصفائی کار مین
وہ عمدہ ترین انگریز کاریگرون کا ہمسر ہے طبیعت کے شوق اور ذہن کی
تیزی سے اوس نے اکثر ایسے عمل سیکہے ہین کر اس کام سے متعلق نہاین ہین اوس سے
صاحب پرنسپل کو بہت مدد ملتی ہے حال ہین جلا دینے کے کام پر بہت توجہہ کی ہے۔
ساخت ظروف گلی مین بہٹی تیار نہونے سے ہرج رہا ہے مگر جب تیار
ہوجاوے گی یقین ہے کہ جے پور مین ایسے سنگین و چینی ظروف تیار ہونگے
جیسے ہندوستان مین اور کہین نہین ہو سکتے ہین اسی سے متعلق
گلی سانچون مین ڈہالنے کا کام ہے اس فن کے طالبعلم بہت عمدہ کام
کرتے ہین اور اونکی لیاقت سے امید ہوتی ہے کہ اونہین سے ایک کو
اوستاد کرکے علیحدہ جماعت مقرر ہو گی۔

جلد سازی سے بہت فایدہ ہے اور نہایت عمدہ کام ہوتا ہے۔
کیمسٹری یعنی ترکیبات عملی و امتحانی کی جماعت شکست ہو گئی ہے مگر علم
ترکیبات سے عوام کو بہت فایدہ ہے اور لوگون کو اوسکا بہت شوق

ہے صاحب پرنسپل نے تجویز کیا ہے کہ اوسپر لیکچر دیا کرین ۔
مطبع سنگین کے قواعد عام تو بخوبی سیکہہ لیے ہین مگر تا وقتیکہ نقاشون کی
جماعت خوش نویسی مین لیاقت کامل پیدا نکرلے تب تک سادہ کام ہوتا ہے ۔
مطبع حروف شیشہ اسی سال مین جاری ہوا ہے اور ہنر مند پرنٹر نوکر رکہا
گیا ہے اسمین شک نہین کہ اس مطبع سے نہایت عمدہ نتایج حاصل ہونگے ۔
ملمع گری کی تعلیم بہی اسی سال مین شروع ہوئی ہے اس سے مدرسہ کو
بہت رونق اور فایدہ ہونے کی امید ہے مصوری عکس اکثر طالبعلم سیکہتے
ہین اون مین وزیر راج کا لڑکا اور چند دیگر شریف ہین ابتک اونہون
نے صرف ابتدائی کام سیکہا ہے مگر جس کام سے اون کے دلون مین تحقیقات
علمی کی خواہش پیدا ہو اومین مشغول رہنا بہت پسندیدہ و غنیمت ہے ۔
زردوزی کی جماعت خاص مہاراجہ صاحب کے حکم سے جاری ہوئی تہی
اور ایک شخص بڑا اشتاق و ہنرمند بنارس کا اوستاد ہے کہ خوبصورت فن کے
شاگردون کے سکہانے کی لیاقت رکہتا ہے ۔

الغرض باوصف انواع مشکلات کے جو ہندوستانی ریاست مین مدرسہ
فنون کے اجرا مین واقع ہین دولتمندونکا قدیم تعصب بجانب فنون محنت طلب
فسخ کرنیکے واسطے بہت تدبیرین عمل مین آئین اور تعلیم کیواسطے عجیب و غریب سامان
اور قدیم و جدید فنون کی عمدہ نظیرین بہم پہونچائین گین ۔
صاحب پرنسپل نے مدعاء مطلوبہ کے حصول کے شوق سے ہمیشہ مدنظر رکہا ہے
کہ اس مدرسہ کا مقصود اعظم یہہ ہو کہ لوگون کے تمیز کو شایستگی ہو بشوق

محنت پیدا ہو اور علم کا اضافہ ہو اگرچہ فی الجملہ مصارف کو دیکھتے ہوئے
عوام کو اس مدرسہ کا خرچ فضول معلوم ہوگا مگر بلحاظ محنت پسندی و آسودگی
باشندگان کے فائدہ کثیر حاصل ہوگا صاحب پرنسپل نے لکھا ہے کہ جب میری
کوشش سے ایسے فواید حاصل ہوتے ہین تو اگر اس مدرسہ سے غیر مکمل
حالت مین میری علیحدگی ہوجاوے تو نہایت رنج و افسوس ہوگا اور مین اپنی
تعریف نہین لکھتا ہون مگر واقعی یہہ ہے کہ میرے علیحدہ ہونے پر مدرسہ
بالکل ابتر بلکہ شکست ہوجاویگا اوسکی بہبودی و ترقی کا جسقدر مجھکو دل سے
فکر ہے دوسرے شخص کو کہ اوسکے حال سے واقفیت نہین رکھتا ہی ہرگز
نہوگا اور اوسکو سپرد کرنے سے بجز اسکے کہ بالکل خراب ہوجاوے اور
کچھہ نتیجہ حاصل نہوگا ـ
اپنی علیحدگی کے نتائج بد کے اظہار سے زیادہ مین اور کچھہ نہین کرسکتا
ہون اور مترصد ہون کہ مہاراجہ صاحب جنکی فیاضی باتفاق خواہش
رضاجوئی سرکار انگریزی ترقی عافیت خلایق کے ایسے مستحسن کامو نمین
ہمیشہ مستعد ہے اس مدرسہ کو کہ موجب ترقی علم و اخلاق ہے خبرگیری
کامل سے محفوظ رکھینگے ـ

فہرست اوستادان وشاگردان مدرسہ فنون

نمبر	نام پیشہ	سنہ ۱۸۷۰ء		سنہ ۱۸۷۱ء	
		اوستاد	شاگرد	اوستاد	شاگرد
۱	آہنگران	۳	۶	۸	۷
۲	نجار و درودگر	۲	۸	۹	۱۲
۳	چوب کن	۲	۱۹	۱	۳
۴	سنگتراش	۲	۴	۱	۶
۵	خرادی	۱	۳	۱	۵
۶	جواہر خراشی	۱	۸	۲	۳
۷	ساخت ظروف گلی	۱	۲۱	۱	۱۱
۸	جلد ساز	۱	۳	۱	۳
۹	ترکیبات عملی و امتحانی	۱	۴	۰	۰
۱۰	مطبع سنگین	۲	۳	۱	۲
۱۱	مطبع حروف شیشہ	۰	۰	۱	۴

نمبر	نام پیشه	سنه ۱۸۷۰ع		سنه ۱۸۷۱ع	
		اوستاد	شاگرد	اوستاد	شاگرد
۱۲	ملمع ساز	۰	۰	۲	۱
۱۳	چوب تراش	۰	۰	۰	۲
۱۴	مصوری عکس	۰	۰	۰	غیر معین
۱۵	زردوزی	۰	۰	۲	۴

۷۲-۱۸۷۱ء کی رپورٹ مین ڈاکٹر ڈفیبک صاحب نے لکہا کہ سب سے زیادہ ترقی نقاشی مین ہوئی ہے ابتدا من اوس مین صرف چند معمار و نجار ون کے لڑکے تہے اب ۲۱ طالبعلم ہر قوم کے ہین اور ادن کے سواسے غیر لوگ کام سیکہنے کیواسطے آتے ہین اس ترقی کی دلیل یہہ ہے کہ نقشہ جات ہنو جنرل ہوسپٹل باغ سرکاری تالا بہاسے آرایش فوارہ و دیگر تعمیرات محل کے تیار ہوئے ہین مدرسہ کیواسطے روپیہ ملنے مین بڑی مشکل ہوتی ہے ابتدا، مین ہر ایک رقم کی منظوری پیشگاہ مہاراجہ صاحب سے علیحدہ ہوتی تہی مگر اب کل مصارف مع تنخواہ پرنسپل کے تعداد پندرہ ہزار روپیہ سالانہ مقرر ہوگیا ہے حسب درخواست ڈاکٹر ڈفیبک صاحب دربارے مسٹر سکورجی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ اکولہ کو اسسٹنٹ پرنسپل مقرر کرنے کے واسطے طلب کیا ہے ڈاکٹر ڈفیبک صاحب نے نقشہ جات وغیرہ تیار کرکے کپتان جیکب صاحب کو تعمیرات مین بہت مدد دی ہے اوران دونون صاحبون کے اتفاق سے ریاست کو بہت فایدہ ہوا ہے -

بموجب رزولیوشن گورنمنٹ صیغہ مال نمبری ۴۹۱۰ مورخہ ۱۶- نومبر ۱۸۸۱ء ڈاکٹر ڈفیبک صاحب کا مدرسہ فنون سے بتاریخ یکم اکتوبر ۷۲-۱۸۷۱ء علیحدہ ہونا ضرور متصور ہوکر مہاراجہ صاحب نے جون گذشتہ سے مسٹر سکورجی صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول اکولہ کو طلب کیا تہا ۲- اکتوبر ۱۸۸۱ء کو مسٹر سکورجی صاحب نے جے پور پہونچکر ۳۰- ماہ مذکور کو ڈاکٹر ڈفیبک صاحب سے کام لیا سابق مین اس مدرسہ کا خرچ بہت ہوا تہا اور راج کو

شکایت تھی اب وہ معاملہ زیر تجویز ہے اور حساب درست ہوتے ہین واسطے انتظام آیندہ کے دربار نے صاف ہدایت کردی ہے کہ مصارف حد منظوری کے اندر رکہا کرین اور پندرہ ہزار سالانہ سے زیادہ خرچ نہوا کرے کونسل سے مسٹر سکورجی صاحب کو ہدایت ہوئی کہ عملہ و دیگر مدات مصارف کا انتظام کرین چنانچہ اونہون نے حکم کی تعمیل کی۔

انتظام مدرسہ مین مقدم تبدل یہہ ہوئے ہین اول مسٹر سکورجی صاحب کے نزدیک میعاد تعلیم طلبا دو برس کم ہوئی اسواسطے اونہون نے زیادہ کردی ہے دوم طلبار کو کسیقدر پڑہنا لکہنا اور حساب بہی سکہایا جاوے مگر بسبب تخفیف خرچ کے اس تجویز کا عملدرآمد مشکل ہے مگر پرنسپل صاحب نے اپنا کسیقدر وقت اس کام مین صرف کرنا منظور کیا ہے ابتک طلبار مدرسہ ہندی اردو حساب بہت کم جانتے ہین اس سبب سے ترقی فنون مین بہت ہرج ہے۔

مسٹر سکورجی صاحب لکہتے ہین کہ مارچ گذشتہ کے مناظرہ گاہ فنون مین بمقام کلکتہ دو طالبعلمون نے پچاس پچاس روپیہ کے انعام کے سارٹیفکیٹ حاصل کئے ہین کلکتہ کے مناظرہ گاہ مین جانے سے طلبار کو بہت فایدہ ہوتا ہے اور انواع واقسام کی نئی چیزین دیکہنے سے بڑا تجربہ ہوتا ہے ۱۸۸۲ و ۱۸۸۳ء مین صالہ ... خرچ ہوا کہ فی طالبعلم ... ہوتا ہے مگر اب احکام جاری ہوئے ہین اونکے بموجب ان مصارف مین کمی ہوگی یقین ہے جب مہاراجہ صاحب کو مدرسہ کی رونق و ترقی کا حال معلوم ہوگا زر منظوری مین اضافہ کردینگے۔

خرچ کی کمی سے عملہ مین تخفیف ہوئی اس سے خوف تہا کہ مدرسہ کے فوائد
مین کمی واقع ہو گی مگر باوصف تخفیف مدرسہ کے پسندیدگی عوام و فوائد
مین کچہہ کمی عاید نہین ہوئی ہے بلکہ تعداد طلبا رمین اضافہ ہوا یعنے
سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ء مین کاریگرو شاگرد ۱۰۴ ہو گئے پرنسپل صاحب نے لکہا کہ با وصف
قلت سامان نوشتخواند و حساب مین بہی کہ اونکی بہت ضرورت تہی ترقی
ہوئی ہے اور دربار کو اوسکے فواید عملی باور کرادینگے اور اس ذریعہ سے
اونکی تعلیم کی غرض سے خرچ کی حد کو موقوف کرینگے۔

مدرسہ کا قرضہ جس کی تحقیقات کے واسطے اگست مین کمیٹی مقرر ہوئی
تہی اور پرنسپل صاحب سابق کا حساب دیکہتے تہے بہ تدریج ادا ہوتا
جاتا ہے۔

دسمبر سنہ ۱۸۷۴ء مین مسٹر سکورجی صاحب اپنے عہدہ پروفیسری
سول انجنیرنگ کالج پونا کو چلے گئے مدرسہ مین تنزل ہوتا ہے ملازمان
راج مین سے کوئی اس عہدہ کے لایق متصور نہوکر اوس کی خبرگیری
خود مدرسہ کے ذمہ رہی ہے اب وہ صرف ایک کارخانہ رہجاویگا۔

سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء مین مسٹر سکورجی صاحب کی جگہہ پر ہندوستانی پرنسپل مقرر
ہوا اگرچہ اوسکی ابتری وخرابی کا انسداد ہوگیا ہے مگر تاوقتیکہ تجربہ کار
کامل و ہوشیار آدمی اس کام پہ مقرر نہو جس فایدہ کیواسطے تجویز ہوا تہا
وہ حاصل نہوگا۔

میڈیکل سکول

मेडिकल स्कूल

سنہ ۱۸۶۱ء مین جے پور مین میڈیکل سکول یعنی مدرسہ طب انگریزی تقرر
ہوا تہا کہ اوسوقت سے باہتمام ڈاکٹر بر صاحب ایجنسی سرجن رہا اس
مدرسہ کی شکستگی مین سنہ ۱۸۶۶ء سے بحث ہو رہی تہی ڈاکٹر بر صاحب کی
رپورٹ پر گورنمنٹ ہندوستان سے نسبت بعض مراتب کے لحاظ ہوکر
مہاراجہ صاحب کی راے طلب ہوئی اون مین مقدم یہہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب
نے خرچ تعلیم فی طالبعلم پانچ سو روپیہ لکہا تہا کرنل ایڈن صاحب مرحوم کی
تجویز ہوئی کہ بجاے اس خرچ گران کے اگر مہاراجہ صاحب چند لڑکون کو
مدرسہ طبی کلکتہ مین بہیجا کرین تو نہ فقط اونکی تعلیم مین کفایت ہوگی بلکہ جسقدر
یہان قلت سامان سے کم ہوتی ہے اوس سے بہت زیادہ تعلیم ہوگی کل حال
مہاراجہ صاحب سے مفصل کہا گیا اسپر مہاراجہ صاحب نے سعی مین ناکامیابی
سکول کو قبول کرکے میڈیکل کالج کلکتہ سے متمتع ہونا پسند کیا اور ڈاکٹر آلورڈ
صاحب پرنسپل کو لکہا گیا اونہون نے اس تجویز کو ناپسند کرکے گورنمنٹ کو رپورٹ
کی اور وہان سے انسپکٹر جنرل اسپتال ممالک مغربی و شمالی کو لکہا گیا او
اخیر مین مہاراجہ صاحب سے دو سوال ہوئے اول یا تو باضافہ عملہ و سامان
سکول کو بڑہا کر اوس سے فایدہ حاصل کیا جاوے دوم یا اس سکول کو
شکست کرکے طالبعلمون کو آگرہ یا کلکتہ کے مدرسہ مین بہیجا جاوے مہاراجہ
صاحب نے دوسری تجویز کو پسند کیا کہ اگرچہ ہمکو ابتدا سے یہی منظور رہا
مگر جب سے ڈاکٹر مرے صاحب نے اپنے مراسلہ اسمی گورنمنٹ مورخہ ۱۴
اکتوبر سنہ ۱۸۶۸ء مین اس مدرسہ کے نقص لکہے ہین تب سے نہ فقط منشا ہمارا

مستقل ہوگیا تہا بلکہ تدبیرات مرکوزہ گورنمنٹ کا فکر رہتا تہا مہاراجہ صاحب کی تجویز گورنمنٹ سے منظور ہوئی اور یکم مارچ سنہ ۱۸۶۸ع سے میڈیکل سکول ٹوٹ گیا۔

بلحاظ بعد مسافت کلکتہ کے اسقدر فاصلہ پر وطن سے دور جہان آب و ہوائ وطرز واطوار خلایق بالکل مختلف تین برس تک پڑہنے مین بڑی مشکل تہی مہاراجہ صاحب نے آگرہ کو پسند کیا اور ڈاکٹر پامیفر صاحب پرنسل کے پاس طلبار مدرسہ سابق جےپور بہیجے گئے۔

مدارس مفصلات

پیشتر بہی لکہا گیا ہے کہ باوجودیکہ شہر جےپور مین تعلیم وتربیت خلایق کے ایسے عمدہ سامان مہیا کئے گئے ہین علاقہ راج مین ترقی رعایا کا کوئی باضابطہ ویکسان سررشتہ نہین ہے سنہ ۱۸۶۷و۶۸ع مین مجملاً دریافت ہوا کہ مہاراجہ صاحب نے قصبات ودیہات مین ۱۷۰ مدارس مقرر کئے ہین اون مین ۴۰۲۲ طالبعلم پڑہتے ہین اور سنہ ۱۸۶۸و۶۹ع کی رپورٹ سے واضح ہے کہ ٹہاکر گوبند سنگہ چومون والہ نے کہ خود بہی نہایت مستعد ولیئق ہے چومون مین مدرسہ مقرر کیا ہے اوسمین ۶۵ طالبعلم پڑہتے ہین اور بسا آو مین ایک ساہوکار نے انگریزی وہندی کے مدرسہ کا مکان تعمیر کرایا ہے اور راج سے اوسکی امداد کا اقرار ہوا ہے سنہ ۱۸۶۹و۷۰ع مین مفصلات مین مدرجات مقامات مندرجہ ذیل پر تہے۔

نام مقام	مدرسہ فارسی	مدرسہ ہندی	میزان	تعداد طلبا
ہنڈون	یک	یک	دو	۸۲
سوائی مادہوپور	یک	یک	دو	۴۰
چاٹسو	یک	یک	دو	۴۹
نوائی	یک	۰	یک	۴۷
ملارنہ	۰	یک	یک	۳۳
دوسہ	یک	۰	یک	۱۴
بسوہ	یک	۰	یک	۲۵
بیراٹھہ	یک	۰	یک	۲۲
بیراگپورہ	یک	۰	یک	۱۴
رانگڑہ	یک	یک	دو	۱۸
سانبہر	یک	۰	یک	۱۵
سری مادہوپور	۰	یک	یک	۱۴
کوٹ بناوڑ	یک	۰	یک	۱۵
ٹوڈہ رائسنگہ	۰	یک	یک	۱۵
سانگانیر	یک	یک	دو	۵۷

بعد ازان چند قصباتی و دیہاتی مدارس کے تقرر کا حال وقتاً فوقتاً
معلوم ہوا مگر کوئی باضابطہ کاغذ جس سے صحیح تعداد مدارس و طلبا و حال
انتظام و تنخواہ و طرز تعلیم واضح ہو دیکھنے مین نہ آیا۔

سررشتہ تعمیرات

سڑکین راج جے پور مین سب سے بڑی سڑک بلکہ سررشتہ تعمیرات
مین مقدم کام آگرہ و اجمیر کی سڑک ہے کہ جے پور سے مشرق مین سرحد
بہرت پور ۸۰ میل اور مغرب مین سرحد کشن گڈہ تک ۴۵ میل کل ۱۲۴
میل کے طول مین واقع ہے۔

سنہ ۱۸۶۶و۶۷ء مین یہہ سڑک مشرق کیطرف بجز ایک میل ملحق السوانہ راج بہرت پور
کے کل تیار ہوگئی تہی اور مغرب کیطرف ۴۲ میل پر پشتہ خام اور ۲۴ میل
تک پختہ گولہ تیار ہوگیا تہا پشتہ خام کا عرض سب جگہہ یکسان ۳۶ فیٹ ہے
مگر گولہ کا عرض مشرقی حصہ مین ۱۶ فیٹ اور مغربی مین ۱۴ میل بگرو تک ۱۴
فیٹ اور وہان سے سرحد کشن گڈہ تک ۱۲ فیٹ ہے پشتہ کی بلندی سطح
زمین سے ڈہائی فیٹ ہے اور چار چار انچ کی دو تہ مین کل آٹہہ انچ کنکر ڈالا
گیا ہے مشرقی حصہ مین ۹۵ پل اور موریان تجویز ہوئی تہین اور کل سڑک
کی تیاری مین اوسوقت تک پانچ لاکہہ روپیہ خرچ ہوا تہا۔
سنہ ۱۸۶۸و۶۹ء مین سرحد بہرت پور تک بالکل اور مغرب کیطرف ڈیڑہ ڈیڑہ تک تیار
ہوکر آگرہ سے اجمیر کو ۱۹۵ میل اس تفصیل سے علاقہ انگریزی و راج جے پور

۷۰ میل راج جےپورہ ۲۰ امیل جاری ہوگئی آگرہ و جےپور کے درمیان
سرکاری ڈاک میل کارٹ مین آنے جانے لگے اور بیل و اونٹون کی شکرم
بھی چلنے لگین اور خام پشتہ سرحد کشنگڈھ تک تیار ہوگیا۔
سنہ ۱۹۲۶ و ۱۸۶۹ء مین کل سڑک پختہ و خام تیار ہوگئی صرف پل و موریان تیار ہوتی
رہین طرفین کو درخت لگائے گئے میل کے پتھر لگائے گئے اور آٹھ منزل
مکانات ڈاک بنگلہ آسایش مسافرین کیواسطے تعمیر کرائے گئے۔
سنہ ۱۹۲۷ و ۱۸۷۰ء مین سڑک بہمہ جہت تمام و کمال تیار ہوگئی اوسکے ذریعہ سے
ہزارہا قحط زدون کی پرورش ہوئی اور ممالک مغربی و شمالی سے اجمیر
و مارواڑ و مغربی راجپوتانہ کیواسطے بھرتی غلہ مین بہت کارآمد ہوئی مگر کثرت
آمد و رفت سے اکثر مقامات پر ٹوٹ کر پندرہ میل مرمت طلب ہوگئی کہ اوسکو
درست کیا گیا اور بعد ازان ہر سال بحسب ضرورت متواتر مرمت ہوکر ہر طرح
سے آراستہ و تیار رکھی گئی ہے چنانچہ سنہ ۱۹۴۰ و ۱۸۸۳ء مین ۲۲ میل پر از سر نو کنکر
کٹنے مین [illegible] خرچ ہوا اور اسیطرح ہر سال ہوتا ہے چونکہ اس سڑک
کی دقت سے تیاری سڑک ریل راجپوتانہ کی تجویز درپیش تھی اور یہہ بھی معلوم
تھا کہ ریل کی سڑک جاری ہونے پر اس سڑک پر آمد و رفت بہت کم رہیگی اسواسطے
علاقہ راج مین بڑی ندیون پر پل باندھنے کی تجویز موقوف رہی مگر اونمین سے
صرف دو ندیان ایک ڈھونڈ بمقام موضع کانوتہ اور دوسری باندی بمقام
ناسرودہ جب جاری ہوتے ہین آمد و رفت بند ہوجاتی ہے اسواسطے اونکا
سنگین پٹیون کا فرش تیار ہونا تجویز ہوا اور مہاراجہ صاحب کا ارادہ تھا کہ

اس سڑک پر ہندوستانی مسافرون کی آسایش کے واسطے مناسب فاصلون پر سرائے اور اون سے ملحق محافظان سڑک کی چوکیان تیار کرا دین مگر اسی سبب سے یہہ تجویز بہی التوا مین رہی۔

دوسری سڑک جےپور سے ۲۲ میل مغرب مین موضع چاہو تہا پول سے کہ بگروسی ۵ میل مغرب مین ہے سانبہر تک کہ بیس میل کا فاصلہ ہے تیار کی گئی ہے اس سڑک سے تجارت نمک کی کہ سابق مین صرف بیل اور اونٹون پر نمک جاتا تہا بہت آسان ہوگئی تہی سنہ ۱۹۲۸ء مین اس سڑک کی تیاری کے ذریعہ سے محتاجان قحط کی بہت پرورش ہوئی تخمیناً باسٹھہ ہزار روپیہ اس سڑک مین خرچ ہوا ہے مگر سنہ ۱۸۷۰ء سے اس وجہہ سے کہ سانبہر کا سر سرکار انگریزی نے لے لیا اور اوس سے چند سال بعد سانبہر کو ریل کی سڑک جاری ہوگئی اس سڑک کی مرمت پر راج کی توجہہ نہین رہی اور نہ اوسکی مرمت کی چندان ضرورت رہی۔

تیسری سڑک جیپور و ٹونک

جےپور و ٹونک کے درمیان آمدرفت آسان کرنے کی بہت ضرورت تہی اکثر مقامات پر ریتہ کی کثرت سے اور بعض پر دیگر موجبات مخصوص الموقع سے گاڑیون کی آمدرفت مین بہت تکلیف ہوتی تہی اسواسطے ۳۶ فیٹ عریض اور ۱۲ فیٹ کے گولہ کی سڑک تیار کرنا تجویز ہوا اور اس نظر سے کہ برسات مین بخوبی منجمد ہو جاوے پشتہ خام سنہ ۱۸۷۱ء مین قبل برسات تیار کرا یا گیا اور بنظر کفایت خرچ یہہ بہی قرار پایا کہ اس سڑک پر ندیون

کے پل نہ بنائے جاوین صرف فرش اوتار دئے جاوین سنہ ۱۸۷۹ع مین
کام بدستور جاری رہا اور حسب درخواست نواب صاحب ٹونک مہاراجہ
صاحب نے علاقہ ٹونک کی سڑک کا بندوبست کرنے کی بہی کپتان جیکب صاحب
کو اجازت دی کپتان جیکب صاحب بنظر فواید عام تجارت کے اس سڑک
کا کوٹہ و بوندی تک تیار ہونا مناسب سمجہتے ہین اور صاحب ایجنٹ کی بہی بہی
رائے ہے سنہ ۱۸۷۳ع مین خام پشتہ بالکل تیار ہوگیا اور کنکر بہی فراہم کیا
گیا کوٹائی و تعمیر پختہ کا کام شروع ہوا اکتوبر سنہ ۱۸۷۴ع مین ۴۲ میل سڑک واقع
علاقہ جے پور بالکل تیار ہوگئی مگر ٹونک کے علاقہ مین روپیہ نہ ملنے کے
سبب سے مدت تک کام بند رہا اس حال کی اطلاع صاحب پولٹیکل ایجنٹ
ہاڑوتی کو بہی دی گئی یہہ امر اول قرار پاگیا تہا کہ بشرط تیار ہونے علاقہ
ٹونک کے جے پور مین تیار کرائی جاویگی اب جے پور نے تیار کرا دی ہے اور
ظاہر ہے کہ تا وقتیکہ ٹونک کیطرف سے تیار نہوا سمین جو روپیہ لگا ہے برباد
ہوجاوے گا سنہ ۱۸۷۵ع مین علاقہ جے پور کی کل سڑک کہ طول مین ۴۷
میل ہے فی میل [illegible] کے خرچ سے تیار ہوگئی مگر ٹونک کے علاقہ
کی کہ طول مین پندرہ میل ہے اور سڑک علاقہ جے پور کے ساتہہ شروع
ہوئی تہی روپیہ کی قلت سے نصف بہی تیار نہوئی کپتان جیکب صاحب نے
رنجیدہ ہوکر لکہا کہ اگر جلد روپیہ نہ وصول ہوگا تو مجبور کام بند کیا جاوے گا
اور عوام الناس کو کمال تکلیف ہوگی —

چوتہے جب سے راجپوتانہ ریل کی تیاری کی تجویز ہوئی ہے مہاراجہ صاحب کو

اوسکے سٹیشنون سے شہرون و قصبون کو سڑکین بطور شاخ کے تیار کرانا
مدنظر ہے چنانچہ اول ایک سڑک سٹیشن ہنڈاور سے مہوہ و ہنڈون ہوکر
قرولی کو تجویز ہوئی علاقہ جےپور مین یہہ سڑک ۴۹ میل ہے تاجرون و
مسافرون کے حق مین بہت مفید ہوگی اور اس ملک کی کل آمدرفت بجاے
علاقہ بہرت پور و فتح پور سیکری کے اس سڑک سے ہوگی تخمیناً لاگت بقدر
دو لاکہہ معہ [illegible] منظور ہوا ہے سنہ ۱۸۸۵ و ۸۶ع مین گیارہ میل پر پشتہ خام
اور فراہمی کنکر کا کام ہوگیا اور نالون اور ندیون کیواسطے پل و موریونکا
مصالحہ فراہم کیا گیا سنہ ۱۸۸۶ و ۸۷ع مین چودہ میل پر کنکر کُٹکر بہمہ جہت تیار ہوگئی
اور اکثر پل و موریان تیار ہوگئین ۔
پانچوین سنہ ۱۸۸۷ و ۸۸ع مین قصبہ سانگانیر سے سٹیشن ریل ۳۰ میل سڑک پختہ
تیار ہوگئی باوصف انواع مشکلات کے علاقہ جےپور مین تیاری سڑک کا کام
بہت عجلت سے ہوتا ہے ابتدا مین مقدم مشکلات مندرجہ ذیل تہین البتہ انقضاے
مدت اور ربط و ضبط باہمی باشندگان ملک اور ملازمان سررشتہ سڑک کی رفع ہوگئی ہین
جنسے کام مین زمین ویسی ہوتی ہے اوسپر ہندوستانی ریاستون مین اول سے ہی
پس و پیش ہوتا ہے ۔
تیاری سڑک کو اکثر لوگ ضبطی ملک کی ابتدائی تدبیر سمجہتے ہین اور اوسمین خلل اندازی
کی غرض سے بہم رسانی مزدور و مصالحہ سے انکار کرکے راج مین دروغ و
بے اصل نالشات کرتے تہے ۔
تہاکر لوگ کہتے تہے کہ گاڑیان و مزدور دینے مین ہماری زراعت کا نقصان ہوتا ہے

ان مشکلات مین مہاراجہ صاحب کا کچھہ قصور نہ تہا اور نہ دربار سے اِن اُمور
کا کچھہ تعلق تہا اکثر خودغرض لوگ بارج ہوتے تھے مہاراجہ صاحب کو اطلاع ہوتی
تہی اوسکا فوراً انسداد ہوجاتا تہا۔
مہاراجہ صاحب کو بابت ان سڑکون کے جو اون کے علاقہ مین تیار ہوئی ہین
سرکار انگریزی سے بیس روپیہ فیصدی خرچ جو ہندوستانی ریاستون کو
ملتا ہے سرکار انگریزی سے ملا ہے۔

تعمیرات آبپاشی

اس قسم کی تعمیرات پر راج کی توجہ ۱۸۶۹ء و ۱۸۷۰ء سے ہوئی ہے شہر سے پانچ
میل شمال مین موضع آکہیڑہ ہے وہان کے بند معروف ہماوسا گر سے نہرون
کے ذریعہ سے سات میل تک پانی پہونچایا گیا اور اوس بند مین ہر آرہ کے
نالہ سے پانی زیادہ کیا گیا ہر آرہ کا گہاٹ کہ مہاراجہ جے سنگہ صاحب کے
عہد مین بمرور عرصہ ڈیڑہ سو سال تیار ہوا تہا ۱۵۰۰ فیٹ طول مین اور
۲۰ عمیق ہے اس بند سے بہت سیرابی ہوتی ہے اس بند سے ایک میل
مشرق مین ایک اور جہیل ہے اوسکا بہی پختہ و خام پشتہ
طول ۳۰۰ فیٹ۔ عرض ۲۳ فیٹ۔ ارتفاع ۵ فیٹ۔
باندہا گیا ابتدا مین یہہ کام صرف آبپاشی کی نظر سے کرایا گیا تہا مگر اوس سے
چہہ مہینے تک قحط زدون کی بخوبی پرورش ہوئی۔
شہر سے ایک میل شمال مین مان ساگر تالاب ہے اوسکو بھی آبپاشی کیواسطے

مستعمل کیا گیا اور تاہر گڈہ کے پہاڑ کا پانی تال کٹورہ تالاب واقع شہر مین پہونچایا گیا۔

۱۸۷۲ء مین جے پور سے شمال مشرق مین بفاصلہ ۱۰ میل جہان بان گنگا ندی ہین کل ۲۰۰۰ مربع میل رقبہ کے بارش کا پانی تین سو فیٹ عریض ناکہ مین ہوکر کہ ۱۵۰ فیٹ کی بلندی پر ۵۰۰ فیٹ عریض ہوگیا ہے بند باندہنے کی تجویز ہوئی ندی کی تہ پہاڑی ہونے کی وجہہ سے اس مقام پر بند تعمیر کرنے مین سہولیت کار ارزانی مصالحہ کفایت خرچ وغیرہ کے انواع فوائد قدرتی سمجھے گئے تہے کپتان جیکب صاحب انجنیر نے نقشہ وتخمینہ مرتب کیا اور کرنل رنڈل صاحب چیف انجنیر آبپاشی گورنمنٹ نے کل تجویز وتخمینہ ونقشہ مذکور کو دیکہکر اوسکی نسبت گورنمنٹ مین بہت اچھی راے لکہی راجپوتانہ کے کل بندات سے یہہ بند بڑا تصور ہوا تہا اور یہہ سمجہا گیا تہا کہ بیس مربع میل زمین واقع جے پور مین ۰۰۰۰۰۰۰۰ ۲۲ فیٹ یکسر پانی بہریگا اور چوبیس ہزار ایکر کی آبپاشی ہوگی اور منہائی خرچ عملہ ولاگت کے بعد ساڑہے بارہ لاکہہ روپیہ خرچ پر تیرہ روپیہ فی صدی کا منافع ہوگا مہاراجہ صاحب نے حکم منظوری صادر کرکے اور دیگر ضروریات کا بندوبست کرکے مسرش گلور کمپنی کو ٹہیکہ دیدیا مگر بان گنگا ندی کے پانی سے راج بہرتپور کے چہہ سات پرگنات کی سیرابی ہوتی ہے اور بہرتپور خاص مین کہ سر زمین شور ہے اس ندی کے سبب سے کنوؤن مین پینے کیواسطے شیرین پانی ملتا ہے اور بند تیار ہونے سے ندی کا پانی بہرتپور تک

نہ پہونچتا اسواسطے دربار بھرت پور نے اس بند کی تیاری مین اعتراض کیا اور اس اعتراض سے راگمڈہ کے بند کی تیاری موقوف رہی۔

سنہ ۱۸۴۳ و ۴۴ء مین تیس مخفی وناکار آمد تالابون کی مرمت ہوئی اور بارہ جدید تالاب بنائے گئے۔

سنہ ۱۸۵۵ و ۵۶ء مین بناس ندی کی نہر اور رائیسر اور تورساگر کے بندات کی تجویز ہوئی رائیسر و تورساگر کے بندون کی لاگت بامید آبپاشی ۵۱۴ میل مربع زمین کی بہ تعداد ساڑہے چار لاکہہ روپیہ منظور ہوئی مگر بناس کی نہر کی تیاری بوجہ مشکلات فن انجنیری کے موقوف رہی۔

تعمیرات آبپاشی تیار شدہ جدید سے جلد متمتع نہونے پر صاحب انجنیر کو مایوسی ہوئی اسکا سبب یہہ ہے کہ دربار اور کاشتکارون کے درمیان شرح لاگپانی کا فیصلہ نہوا مگر جہان لاگپانی لیا جاتا ہے فایدہ کثیر ہوا بلکہ ایک مقام پر خرچ کے برابر فایدہ ہوگیا۔

کپتان جیکب صاحب شاکی ہین کہ تعمیرات آبپاشی پر دربار کی بہت توجہہ ہے مگر اہالیان سررشتہ مال بالکل متوجہہ نہین ہین اس سے بڑی خرابی ہے جبتک لاگپانی بشرح معینہ مقرر نہ کیا جاوے اور زمینداران کو اپنے اپنے واجب الادا روپیہ کی تعداد تحقیق نہو جاوے راج کے بند و تالابون سے نہ عوام کو فایدہ ہوگا اور نہ راج کی آمدنی مین اضافہ ہوگا۔

شہر مین شیرین وصاف پینے کا پانی امانی شاہ کے نل سے بہم پہونچانے کی تجویز پر کہ سابق مین بہی بمرور مدت دراز ہوئی تہی سنہ ۱۸۶۶ء سے سنہ ۱۸۶۹ء

تک پہر کوشش ہوئی اور ایک دفعہ پہر بہی ناکارگر ہوئی آخر کار سنہ ۱۲۹۲ ف سنہ ۱۸۸۲ء
مین قرار پایا کہ نالہ مذکور پر پہر بند باندہا جاوے اور کل دخانی کا پمپ لگایا
جاوے اور حوض مین پانی بہر کر پختہ نل سے کہ بند کے ساتہ تیار ہوا تہا اور
کسیقدر مرمت طلب ہے اول شہر مین اور پہر باغ مین پانی پہونچایا جاوے
اسکا خرچ تخمیناً ایک لاکہہ روپیہ تہا مگر باغ کی آبپاشی اور باشندگان شہر کو
شیرین پانی ملنے کا فایدہ اوسکا اجر کافی سمجہا گیا چنانچہ گیارہ گہوڑون کی طاقت
کا انجن کشش کا اور دو ساڑہے نو انچ قطر کے پمپ کہ ہر روزہ تین لاکہہ
گیلن پانی نکال سکتے ہین انگلستان سے منگائے گئے اور یہہ تجویز بہی صرف
امتحاناً ہوئی اس خیال سے کہ اگر تجربہ سے کارآمد ہوا تو اضافہ قوت اور کلون
کا کرکے احاطہ محل اور دیگر بڑے مکانات اور باغ سرکاری مین جہان بہت
ضرورت ہے پانی پہونچایا جاوے گا سنہ ۱۲۹۳ ف وسنہ ۱۸۸۳ء مین یہہ کارخانہ جاری ہوگیا
مگر پہلا نل تیلا تہا اسواسطے بجائے اوسکے موٹا نل لگانے کی تجویز ہوئی کہ اوسکے
ذریعہ سے کل شہر و باغ مین بافراط پانی پہونچ سکے کہ اوسکے موجب سنہ ۱۲۹۵ ف وسنہ ۱۸۸۵ء
مین ڈہلے ہوئے آہنی نل بڑے قطر کے سطح پر لگائے گئے ۲۱ - دسمبر سنہ ۱۸۸۵ء
کو یہہ کام بہمہ جمیعت تیار ہوگیا اور کل شہر اوسکے فوایدسے متمتع ہوا سابق مین
باشندگان شہر کو پینے کا شیرین پانی چاہات بیرون فصیل شہر سے ملتا تہا اور
شہر کے دروازے بند ہوجانے پر اونکی رسائی سے بالکل باہر ہوجاتا تہا
اب ہر ایک گلی و کوچہ مین جہان جسوقت کسی کو ضرورت ہو وہین عمدہ پانی لے
سکتا ہے چند مقامات پر غسل کیواسطے گہاٹ اور حوض بنائے گئے ہین اور

تجویز ہے کہ جب موقع ملے چوڑون مین اور بنائے جاوین ۔

مکانات وباغ

سنہ ۱۸۶۷و ۶۶ء مین علاوہ چار ڈاک بنگلون واقع سڑک آگرہ کے جیلخانہ کا مکان تیار ہوا اوسمین چھہ مربع بارک ہین چار مین مرد قیدی رہتے ہین پانچوین مین عورتین ہین چھٹے مین اسپتال ہے ہر ایک بارک مین سو آدمیون کی گنجایش ہے اور ہر ایک آدمی کو ۵۰۰ فیٹ مکعب ہوا ملتی ہے اسکا موقع نہایت عمدہ ہے اور صفائی و ہواداری اور اخراج پانیکی تدبیر کامل کی گئی ہے اور احاطہ کے اندر ہی کارخانجات مشقت اندرونی کے مکانات ہین ۔

شہر کے بڑے کوچون مین پختہ سڑکین اور فرش اور بدررو تیار ہوئین علاوہ تعمیرات راج کے سرکار انگریزی سے دفتر تار برقی بصرف [illegible] تیار ہوا تار برقی جو جے پور ہوکر گذرا ہے آگرہ سے ٹویسہ و کراچی کو ہی اور سڑک پختہ جدید پر ہوکر براستہ مہوہ و جے پور و ڈوڈو واقع سرحد کشنگڈہ پر لگایا گیا ہے سو سو گز کے فاصلہ پر آہنی لٹھہ نصب ہوکر تار لگایا گیا ہے اپریل سنہ ۶۴ء مین دفتر تار برقی کھولا تہا آمدنی حسب تفصیل ذیل ہوئی

اپریل لغایت دسمبر

سنہ ۱۸۶۴ء	سنہ ۱۸۶۵ء	سنہ ۱۸۶۶ء
[illegible]	[illegible]	[illegible]

سیٹھہ مانک چند کے باغ مین شہر سے دو میل بجانب آگرہ جاری ہوا تہا
مکان جدید کوٹھی ایجنسی اور شہر کے درمیان تیار ہوا ہے اور تہین لٹہون
پر ہندوستان و یورپ کی خبرون کیواسطے دوسرا تار لگا یا گیا ہے۔
سنہ ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ء مین ایک گرجا اور دو ڈاکخانجات بمقامات جے پور و مہوہ تعمیر
کرنے کی تجویز ہوئی اور مکانات ذیل تیار ہوئے ڈاک بنگلہ مسافران جیپور
کارخانہ متعلقہ جیلخانہ جدید جے پور بینڈ یعنی انگریزی باجہ والون کے مکان
اور مشق گاہ بارک سپاہیان سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء مین۔ پاخانہ جات بازار جدید
واقع باغ راجی کوٹھی ایجنسی تین منزل مکانات مسکن صاحبان انگریز ملازم
راج دو منزل مکانات ڈاک بنگلہ و بارک ڈیرہ سپاہیان تعمیر ہوئے شہر
مین فرش بندی و سڑک و نالہ ہاے صفائی و تدبیرات حفظان صحت جاری
ہوئین اور کیروسین تیل کی روشنی کی قندیلین خوشنما ستونون پر
لگائی گئین۔
سنہ ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ء مین میو جنرل ہوسپٹل جسکی تعمیر اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ء مین لارڈ میو
صاحب نے اپنے ہاتھہ سے جاری کی تہی شروع ہوا اول اوسکا تخمینہ
بہ تعداد (عدد) روپیہ ہوا تہا اوس مین سے اس سال مین تیس ہزار روپیہ
خرچ ہوا سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء مین نقشہ مجوزہ اول سے بنظر پائداری و حسن تعمیر
کسی قدر خلاف ورزی ہوئی مگر دوسرے سال نقشہ و تخمینہ سابقہ بالکل
مسترد ہو کر نقشہ جدید پر تعمیر شروع ہوئی اور تخمینہ لاگت بہ تعداد یک لکھہ
(عدد) روپیہ منظور ہوا اور یہہ بہی ارادہ ہوا کہ اس مکان کو بطور عجائب گھر

اور ٹون ہال یعنی مکان جلسہ عام شہر مستعمل کیا جاوے اور اسپتال کیواسطے
دوسرا مکان تجویز ہوا آخر کار بیش فیٹ بلند کرسی پر بہت وسیع وخوبصورت
وعالیشان مکان بصرف ایک لاکہہ ... تیار ہوا اور دسمبر ۱۸۸۵ء مین
لارڈ نورتہہ بروک صاحب ویسرائے وگورنر جنرل صاحب نے جاری کیا ...
آہنی چارپائیان اور دیگر ضروری سامان انگلستان سے منگایا گیا اور اندرونی
بڑے مکانات اور بیرونی مکانات مین نل سے پانی پہونچایا گیا آبادان شہر
مثل جے پور مین خلایق کو اس اسپتال سے فایدۂ عظیم پہونچے گا۔
مئو سٹیچوٹ یعنی بت ہمشکل لارڈ مئو صاحب مرحوم بہی تیار ہو گیا اور اجرائے
اسپتال کے ساتہہ گورنر جنرل صاحب نے اوسکی تکمیل کی رسم بہی ادا کی یہہ
بت کہ برنجی ساخت کا نو فیٹ بلند اور بہت دلچسپ صورت کا ہے تیرہ ۱۳ فیٹ
بلند چبوترہ پر رکہا گیا ہے مہاراجہ صاحب نے اپنے شفیق ونامور دوست
کی یادگار مین بنوایا ہے اور اوسکے نام کے اسپتال کے قریب رکہوایا ہے۔
باغ سرکاری بہت وسیع اور شہر کی رونق کا باعث ہے اوسکا طول ۲۲۰۰ فیٹ
اور عرض ۱۵۰۰ فیٹ اور رقبہ ۷۵ ۳/۴ ایکر ہے اور موقع خود مہاراجہ
صاحب نے ایسا تجویز کیا ہے کہ عوام الناس خصوص شہر والے بہ آسانی
پہونچ سکین یہہ باغ مناظرہ علم نباتاتی ومناظرۂ حیوانی مین منقسم ہے
اور اوسمین سیرگاہ ومقام باجہ اوازی دمحل وغیرہ عمدہ مکان تیار ہوئے
ہین باغ کا سطح شہر سے فروتر ہونے کی وجہہ سے نلے کا پانی پہونچانا تجویز ہوا
ابتدا سے مہاراجہ صاحب کا ارادہ تہا کہ یہہ باغ ہندوستان مین اول

درجہ کا ہوا اسواسطے اسّی ہزار کا خرچ منظور کیا سنہ ۱۸۸۲-۸۳ء مین یودے دخترون سے نکالکر لگائے گئے سڑکین اور روشین تیار ہوئین کرکٹ یعنی گیند کہیلنے کے مقامات صاف ہوئے سپرنٹینڈنٹ کے واسطے مکان تیار ہوا اور چودہ ہزار روپیہ کی لاگت سے ایک پرندخانہ تعمیر ہوا خوشنما تالاب بنائے گئے وسط مین بلند باجہ بجانیکا مکان تیار ہوا اور غسل کرنیکے تالاب بنائے گئے درختان میوہ دار اور آرایشی ٹٹیان بکثرت لگائی گئین اور ترکاری کا باغچہ پانچ ایکر کی وسعت کا شامل کیا گیا اور کمیاب درختون کی پود تیار کرائی گئی بڑی خرابی جو بالیدگی درختان اور باغ کی رونق مین مانع ہے پانی کی قلت ہے اور آبپاشی مین صرف کثیر ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸۸۴-۸۵ء مین منجملہ مالالعہ خرچ باغ کے للعہ صرف آبپاشی کا خرچ تہا تاہم اس باغ سے شہر کو بہت رونق ہوگئی ہے اور صدہا آدمی ہر روزہ سیر کرنیکے واسطے جاتے ہین -

بنی

شہر مین ہمہ سوختنی اور چوب عمارتی کی قلت کیوجہ سے کہ عمارتی لکڑی اکثر دور دور سے قریب تیس میل سے آتی اور کرایہ کا خرچ کثیر ہوتا ہے مہاراجہ صاحب نے سنہ ۱۸۷۵-۷۶ء مین جہان زمین موافق پائی عمدہ اقسام کے درختون کا بن رکہوایا ہے اور اوسکے واسطے عملہ رکہا ہے سنہ ۱۸۸۳-۸۴ء مین اس کام کا بلا امداد رعایا و ٹہاکران انجام ہونا غیر ممکن متصور ہوکر ٹہاکران و جاگیرداروں کے نام احکام جاری ہوئے کہ امداد کرین ہر گانو مین زمین بشرح ذیل بن کیواسطے علیحدہ کی گئی

اوراوسکا محصول معاف ہوا   دیہہ جمعی ہزار روپیہ   دیہہ جمعی دو ہزار روپیہ
عسکہ   عسکہ

دیہات جمعی زاید از دو ہزار روپیہ اور اس زمین پر جو درخت پیدا ہوئے وہ بہی زمینداروں کی جایداد متصور ہوئی جہان زمینداروں نے غفلت کی زمین علیحدہ کرکے راج سے درخت لگوائے گئے دو ہزار روپیہ کا تخم خریدا گیا اور کپتان جیکب صاحب کو اس شتہ کے اہتمام و نگرانی کا حکم ہوا جسے پور مین قریب نصف مربع میل کا احاطہ بنایا گیا اور اوسمین اگ جنگوٹہ کیکر ارنڈ و بڑ پیپل و جامن و کہیری کہیجڑہ و گولر و کیکر وغیرہ کے درخت تہالوں لون مین لگاکر آبپاشی کی گئی۔

سنہ ۱۸۶۸ع سے کہ جب یہہ شتہ مقرر ہوا تہا سنہ ۱۸۶۹و۷۰ع تک اہتمام شتہ تعمیرات کا کام کپتان پرایس صاحب نے کیا تہا چنانچہ سڑک آگرہ و اجمیر کی زیادہ تر اونہین کے اہتمام سے تیار ہوئی ہے اوسی سال مین لفٹننٹ جیکب صاحب نے کام شروع کرکے مہاراجہ صاحب کی ایسی خوشنودی حاصل کی کہ اونہون نے صاحب کے جیپور مین رہنے کی درخواست کی اور صاحب سپرنٹنڈنٹ انجنیر نے بخوشی تمام گورنمنٹ مین سفارش کی کہ اوسوقت سے ابتک اس محکمہ کام کا کمال محنت و دیانت و ہوشیاری سے انصرام کیا ہے کپتان جیکب صاحب کی حسن کارگذاری کی تعریف حد و بیان سے باہر ہے مہاراجہ صاحب و اہالیان راج اس بڑے کام پر ایسے معتمد و محنتی شخص کی ماموری کو اپنی خوش نصیبی کا باعث سمجھتے ہین اور سرکار انگریزی بہی اون کے خوش اخلاق و دیانت داری سے

یہہ کل روپیہ صاحبان انجنیر کی معرفت خرچ ہوا ہے اسکے سواے تعمیرات
آبپاشی حکام اضلاع و پرگنات کی معرفت تیار ہوتے ہین اونمین سنہ ۶۴ و ۱۸۶۳ء
مین ایک لکھہ [illegible] روپیہ سنہ ۶۵ و ۱۸۶۴ء مین مالیہ [illegible] خرچ ہوا۔

عہدنامہ سنہ ۱۸۰۱ء کے بموجب چالیس لاکھہ روپیہ سے زیادہ ریاست کی
آمدنی ہونے پر خراج زیادہ ہونا قرار پایا تہا اور گورنمنٹ نے اس شرط کو موقوف
کیا تب مہاراجہ صاحب نے اقرار کیا تہا کہ بالعوض اس معافی کے ترقی ملک و
ازدیاد پیداوار کی تعمیرات مین حتی الامکان زیادہ روپیہ خرچ کرینگے چنانچہ
اونہون نے اس اقرار کا بہت فیاضی اور فراخ دلی سے ایفا کیا جب سے
راجپوتانہ مین سڑک ریل تیار ہونے کی تجویز ہوئی مہاراجہ صاحب نے بہت
مدد دینا منظور کیا اور بخوشی خاطر زمین مطلوبہ سڑک مع جائداد موجودہ زمین
مذکور مفت دیدی ابتدا مین اہالیان راج نے زمین دینے مین کچہہ شرطین
مقرر کی تہین مگر مہاراجہ صاحب نے موقوف کردین اور کلو رکمپنی ٹہیکہداران
تیاری سڑک و گورنمنٹ کی کل شرائط کو منظور کرلیا اور دیگر معاملات مین جو آیندہ
پیدا ہون بمقتضاے مصلحت وقت عمل کرنیکا اقرار کیا اور مہاراجہ صاحب سے
گورنمنٹ نے اقرار کیا ہے کہ اونکی ریاست کے فواید پر ہر معاملہ مین لحاظ رہیگا
چنانچہ اہالیان ریل نے بہت تحمل و ہوشیاری سے کام کیا دربار کو خوف تہا
کہ جس ملک مین صاحب انگریز بہت کم رہتے ہین بتعداد کثیر جمع ہونے سے غالباً
کہ بہت نزاع پیدا ہون اب خود مہاراجہ صاحب کو تعجب ہے کہ جیسا خیال تہا مطلق ظہور
مین نہ آیا استقلال طبیعت و رضاجوئی و خوش تمیزی کے بغیر ایسا ہونا بلکہ اسکے

سوائے مسٹر فرنول صاحب اور اون کے ماتحت اہلکارون نے ریاست و
رعایائے ریاست سے حتی الامکان نہایت کم مدد لی اور ہر ایک کام کا بندوبست
بطور خود کیا یہہ کام واقع مین بہت مشکل تہا جو لوگ ریاستون مین رہتے
ہین اونکو معلوم ہے کہ بلا امداد اہالیان ریاست چہوٹے کامون مین بہی
کارروائی دشوار ہوتی ہے چہ جاکہ ایسے عظیم کام مین شروع مین ہر ایک صاحب
سٹرڈیر کے ساتہہ ایک ایک وکیل راج مع جمعیت حسب دستور سابق متعین
ہوا تہا ان لوگون کا رہنا فقط غیر ضروری ہی نہ تہا بلکہ بوجہہ موقع ہمراہی
صاحب انگریز کے اوسکے نام سے رعایا پر ظلم و تعدی کرتے تہے ازبس شور و
فساد کا باعث تہا اس بات سے آگاہ ہوکر صاحب ایجنٹ نے بصلاح فرنول
صاحب ان وکیلون کی تعیناتی موقوف کراکر کل صاحبون کے انتظام ضروریات
کی نگرانی کیواسطے صرف ایک معتمد ذمہ دار بلا معیت سپاہ و سوار متعین کرایا
کل دیہات مین سے دیہات رسد رسان نامزد کئے گئے کہ وہان سے صاحبون
کے لشکرون کو رسد ملی اور زمینداروںکو ہدایت ہوئی کہ کسی امر کی شکایت ہو
تو اول خود صاحب کے پاس جایا کرین اور اول ہی راج مین جاکر جیسا پیشتر
کرتے تہے بالکل بے بنیاد شکایت مبالغہ سے کہ ہر دو سرکارون مین رنج کا
باعث ہو نہ کیا کرین اس تجویز سے بہت فائدہ ہوا جو شکایتین سابقاً بکثرت
آتی تہین بالکل موقوف ہوگئین اور رسد جو سابقاً جبراً بہ ہزار خرابی ملتی
تہی بہ رضا و رغبت ڈیرہ پر پہونچنے لگی زمینداروں کو یقین پیدا ہوگیا کہ
ہر ایک چیز کی قیمت واجب ملے گی سابق مین وکلا راج کل سامان مفت لیتے تہے

اور صاحبون کے نام سے بہت انتفاع حاصل کرتے تہے علاوہ اسکے مہاراجہ
صاحب کو یہہ بہی خیال تہا کہ سٹیشن ریل کا شہر سے قریب ہوگا تو ہر روز نزاع
وتکرار رہا کریگی چنانچہ شہر سے مغرب مین بفاصلہ ایک میل سٹیشن تجویز ہوا
سنہ ۱۸۷۵ء مین سڑک ریل پر آگرہ و دہلی سے سانبہر تک آمد رفت جاری ہوگی
ملازمان سرکار انگریزی سررشتہ تجارت ریل اور ریلوے پولیس اہلکاران
راج کے درمیان بہت اتفاق رہا اور کام بہت اسلوبی سے ہوا۔
ایک دو وارداتین اس قسم کی ہوئین کہ کسی نے گاڑیون کو اولٹنے کے
ارادہ سے سڑک پر پتہر رکہدیے اون کی اہلکاران راج نے بخوبی تحقیقات
کرکے انسداد آیندہ کا بندوبست کردیا تحقیقات سے ثابت ہوا کہ باشندگان
دیہات کا کچہہ قصور نہ تہا مزدور لوگ پتہر لائن پر چہوڑ گئے تہے جنوری مین
جےپور اور سانبہر کے درمیان بہرتی مصالحہ کے ریل اور ٹہیل گاڑی سے
ٹکرانے سے ایک انگریز گارڈ اور ہندوستانی ڈرائیوہر مارے گئے اور
چند آدمی مجروح ہوئے ڈرائیوہر کی غفلت اور تیز دوانی سے یہہ واردات
ہوئی تہی عدالت سٹیشن سے اوسکو چہہ مہینے کی قید ہوئی اپیل مین عدالت
ہائی کورٹ سے تین مہینے معاف ہوئے بعد ازان چند وارداتین مویشیون
کے کٹجانے کی وقوع مین آئین ان وارداتون کا انسداد تاوقتیکہ سڑک کے
طرفین کو باڑ نہ لگائی جاوے غیر ممکن تہا اسواسطے مئی سنہ ۱۸۸۵ء مین
چیف انجنیر صاحب کو لکہا گیا اور بذریعہ مراسلہ ۲۵- جون سنہ مذکور
اوسکا بندوبست ہوگیا۔

یکم جون ۱۸۷۳ء تاریخ اجراے ریل علاقہ جے پور سے ۳۱- دسمبر ۱۸۷۳ء
تک صرف چار مقدمات فوجداری چوری - بہگالیجانے عورت کا - رشوت ستانی
تغافل نوکری - دایر ہوئے اون کے چہہ ملزمون مین سے تین کو سزا
ہوئی اور تین بری ہوئے ۱۸۷۴ء مین ۳۳ مقدمات فوجداری کے
۴۶ ملزمون مین سے ۴۱ سزایاب ہوئے اور چار بری ہوئے ایک مقدمہ
راج کو سپرد ہوا اور عدالت دیوانی متعلقہ ریل مین کوئی مقدمہ دایر نہوا
۱۸۷۵-۷۶ء مین آمدرفت ریل گاڑی کی اجمیر تک جاری ہوگئی اور ملازمان
سرکار انگریزی و اہلکاران راج کے درمیان بدستور اتفاق و اتحاد باقی
رہی-

سررشتہ حفظان صحت

اس سررشتہ کا اہتمام ڈاکٹر برصاحب ایجنسی سرجن کو رہا ہے شہر مین ایک
بڑا اسپتال اور اوسکی چند شاخین اور شفاخانہ متعلق بہ جیلخانہ اور
مفصلات مین بمقامات جہونجہونون - سانبہر - اجیرول - دودو - دوسہ
ٹہوہ - چاٹسو - ہنڈون - مادہوپور - راج سے شفاخانجات مقرر ہین
اور دیگر پرگنات مین ۲۷ اکیس حکیم ہندوستانی دس دس پندرہ
پندرہ روپیہ ماہوار تنخواہ سے معالجہ کرتے تہے انکے سواے جو مون
کے ٹہاکر نے اپنی دارالریاست مین ایک شفاخانہ مقرر کیا ہے اور شیخاوائی
کے اکثر قصبون مین دارالشفا ہین دربار کا ارادہ ہے کہ کل قصبون مین
باقاعدہ شفاخانہ جات مقرر کرین مگر میڈیکل سکول آگرہ سے ڈاکٹر تیار ہوکر

کم آتے ہین جسقدر آتے ہین شفاخانجات جدید پر مقرر کرکے بہیجے جاتے
ہین سابق ہین ایک دائی خانہ تہا کہ اوس ہین ڈاکٹر بر صاحب دائیون کا فن
سکہاتے تہے اور امراض مخصوص عورات کا علاج ہوا کرتا تہا مگر ۱۸۷۵ء مین
اوس سے کچہہ فایدہ نہ دیکہا تو دربار نے مجبور موقوف کردیا۔
۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ء سے اہتمام اس سررشتہ کا ڈاکٹر صاحب متعلق ایجنسی سے مہاراجہ
صاحب کے معالج ڈاکٹر صاحب کو بدل گیا اوس وقت سے مہاراجہ صاحب
اوس پر زیادہ توجہہ کرنے لگے پانچ جدید دار الشفا تین شہر مین اور
دو مفصلات مین مقرر کئے اور چہہ ٹیکے ویکسینیٹر مقرر کئے اور نگرانی و
اہتمام شفاخانجات کیواسطے ایک سب اسسٹنٹ سرجن نوکر رکہا گیا دسمبر
سنہ ۱۸۷۵ء مین نواب گورنر جنرل صاحب نے میو ہوسپیٹل کو جاری کیا مہاراجہ
صاحب نے اوسکا اہتمام ڈاکٹر ہنڈلی صاحب ایجنسی سرجن کو دیا اور دیگر
شفاخانجات کا کام بدستور ڈاکٹر ہسبنڈ صاحب مہاراجہ صاحب کے حکیم
خاص سے متعلق رہا۔
حفظان صحت کی تدبیرات خارجی مثل صفائی و اخراج پانی وغیرہ میونسپل کمیٹی
کی تجویز سے ہوتی ہین ابتدا مین اس کمیٹی کے پریزیڈنٹ مہاراجہ صاحب کے
حکیم ڈاکٹر ویلنٹین صاحب تہے اور کپتان جیکب صاحب مشیر انجنیر ہین کمیٹی
ایام معینہ پر اجلاس کرکے انصرام کار کرتی ہے اس کمیٹی کے اہتمام سے شہر
مین روشنی کا بندوبست ہوا ہے اول روغن کیسرو سن کی روشنی ہوتی
تہی پہر ایک پردیسی سوداگر کی معرفت گیس کی روشنی کرائی گئی میونسپلٹی کا

محصول بہت خفیف ہے اور صرف دولتمندون پر لگایا گیا ہے شہر مین
خوشگوار وصاف پانی بذریعہ نل پہونچانے سے ہی انسداد دفعیہ امراض
کا بہت بندوبست ہوا ہے جس حالت مین کہ شہر جے پور مین ایسی عمدہ
تدبیرات عمل مین آتی ہین مضافات کی کچہہ خبرگیری نہین ہے اس سے بہت
افسوس وتعجب ہے مہاراجہ صاحب کو اسکا بہت فکر ہے مگر صرف کثیر اور
توجہہ کامل کے بغیر ہونا غیر ممکن ہے ۔
ڈاکٹر صاحب ہسینڈ صاحب مہاراجہ صاحب کے حکیم کی تجویز سے اسپتال
مین آنکہون کے معالجہ کا ایک علیحدہ صیغہ مقرر ہوا اسکی شہر مین بہت ضرورت
تہی اور دور کے باشندون کی حاجت روائی کیواسطے ایک شاخ دواخانہ
مقرر ہوا علاوہ اسکے ڈاکٹران واطبا متعینہ مقامات خاص کو معالجہ باشندگان
وسیع ملک کیواسطے غیر مکتفی سمجہکر ڈاکٹر ہسینڈ صاحب نے تجویز کیا ہے کہ
ہندوستانی حکیم دوائیون کا صندوق لیے ہوئے سالتمام مین دورہ
کیا کرین اور محتاجون کا علاج کرتے پہرین ۔
گورنمنٹ ہندوستانی نے بنظر رفاہ خلایق مہاراجہ صاحب سے
واسطے امداد ہلاکت وقطع نسل حیوانات خونخوار اور زہری کیڑون
کے درخواست کی تہی اس پر اونہون نے حکام اضلاع کے نام
احکام جاری کیے کہ کمال کوشش کرین اور ایسے حیوانات کی ہلاکت
کے واسطے انعام مقرر کرین اور شہر مین بہی وہی تدبیر درپیش
ہے ۔

ڈاکخانجات انگریزی

سنہ ۶۸-۱۸۶۷ء مین ڈاکخانہ جات کی قسمت جے پور مین ڈاکخانہ جات مفصل ذیل تہے۔

جے پور۔ اجمیر۔ سیکر۔ نول گڈہ۔ جہونجہنون۔ سورجگڈہ لوہارو۔ سنگہانہ۔ کوٹ پوتلی۔ کہیتڑی۔ منڈاوہ۔ بساؤ۔ رتن گڈہ چوڑو۔ رام گڈہ۔ فتح پور۔ لچہمن گڈہ۔ رانولی۔ کچاون۔ ڈیڈوانہ۔ شجان گڈہ۔ ٹونک۔ ہنڈون۔ فرولی۔ مہوہ۔ راجگڈہ۔ الور۔ تجارہ۔ بیسلواس۔ مادہوپور۔ روپ نگر۔ پشکر۔ پیسانگن۔ سانبہر۔ چڑاوہ۔

سنگہانہ مین سرکاری ڈاکخانہ جدید مقرر ہوا اور علاقہ جے پور مین چار دیگر مقرر کرنیکی تجویز تہی مگر دربار نے عذر کیا کہ علاقہ راج مین ڈاکخانجات انگریزی مقرر نہ کئے جاوین کیونکہ عنقریب کل قصبون مین راج سے ڈاکخانجات مقرر ہین اونکا اہتمام ہوشیار اہلکارون کو ہے انگریزی ڈاکخانون کے سے قواعد اونمین بہی جاری ہین ان ڈاکخانون کی راج مین بہت آمدنی ہے اور اسی سبب سے راج کو انگریزی ڈاکخانون کا مقرر ہونا براہ ذاجب ناگوار ہے باوصف اس خرچ و بندوبست کے جو انگریزی ڈاکخانجات مقرر ہوکر اونکی حفاظت کیواسطے راج کی بصرف کثیر جمعیت تعینات کرانی جاوے تو لازم سمجہی ہے چنانچہ ایساہی عذر تقرر ڈاکخانہ اونیارہ کی نسبت ہوا کہ گورنمنٹ

سے عذرات راج واجب متصور ہوکر کوئی جدید ڈاکخانہ مقرر نکیا گیا اس حلقہ کی
آمدنی سنہ ۱۸۶۶ء مین بتعداد [illegible] اور سنہ ۱۸۷۶ء مین [illegible] ہوئی ہے -
راج کے علاقہ مین ڈاک کی حفاظت کیواسطے جمعیت ملازمان راج متعین
رہتی ہے اور بہت خرچ پڑتا ہے اس نظر سے کہ ہندوستانی ریاستین جنکی
علاقہ مین ہوکر ڈاک جاتی ہے ذمہ ور حفاظت ہین اور غارت ہونے پر
بمقدار قیمت کامل مال مغرورتہ کا تاوان دیتی ہین لازم ہے کہ پارسل بھیجنے
والے جب قیمت مال مرسلہ کسی خاص تعداد معینہ سے زیادہ ہو کسیقدر زیادہ
محصول دیکر قسم مال اور اوسکی قیمت سے مطلع کردیا کرین تاکہ راج سے اوسی
کے موافق حفاظت کا بہی زیادہ بندوبست ہوجایا کرے اگر یہہ سررشتہ براہ
واجب جاری ہوسکے تو یقین ہے کہ علاوہ اضافہ حفاظت منجانب راج کے
فرستندگان اسقدر بیش قیمت مال ڈاک مین بھیجنے سے باز ہین کہ یہہ مختلف الحکومت
علاقہ مثل راجپوتانہ مین اوربس پرخطر ہے سنہ ۱۸۷۱ء مین جے پور و اجمیر کے درمیان
سرحد کشنگڈہ پر لائن آمدرفت ڈاک بدلنے سے روپ نگر و ماد ہو پور کے
ڈاکخانجات غیر ضروری متصور ہوکر برخاست ہوئے اور ناوہ مین جدید ڈاکخانہ
مقرر ہوا -

جے پور کے ڈاکخانہ کے مکان کی تیاری عرصہ سے منظور ہوگئی تہی مگر روپیہ
نہونے سے تعمیر ملتوی تہی سنہ ۱۸۷۳ء مین تعمیر شروع ہوئی تخمینہ لاگت کپتان
جیکب صاحب نے بتعداد [illegible] تیار کیا مہاراجہ صاحب نے روپیہ
دینا منظور کرلیا مکان جب تک کہ گورنمنٹ ضرور سمجہے سررشتہ ڈاکخانہ کی ملکیت

رہیگا اور تا وقت قابض رہنے کے مرمت و اضافہ ضروری مکانات کا خرچ
گورنمنٹ سے دیا جاویگا بعد تیاری مکان اوسمین دفتر جاری ہوگیا مگر مقام
تنگ رہا کہ حال کی ضروریات کیواسطے بہی کافی نہین اور اسکے سواے کوئی
اور ضرورت پیش آوے تو اوسکی بالکل کارروائی نہوسکے مگر یہہ حکام سررشتہ
ڈاکخانہ کا قصور ہے کہ اون کے نقشہ کے بموجب تیار ہوا ہے سنہ ۱۸۷۲-۷۳ء
مین ڈاکخانہ جے پور کے تحت مین ۳۸ ڈاکخانجات تہے اور ۷۷۰ میل سڑک
پر ڈاک چلتی تہی —

سانبہر

یکم فروری سنہ ۱۸۷۰ء کو بموجب عہدنامہ ۲۰ اگست سنہ ۱۸۶۹ء کے سرکار
انگریزی حصہ جے پور وجودہ پور جہیل سانبہر پر قابض ہوئی پانی خشک
نہونے سے اول سال مین نمک زیادہ پیدا ہوا ہے جب سے سرکار کا قبضہ
ہوا ہے امن ہوگیا ہے پیشتر انواع محاصل کی شکایت رہتی تہی کہ علاقہ
جے پور مین بہوم وغیرہ کئی طرح کے محصول لئے جاتے تہے اب سب موقوف
ہوگئے سنہ ۱۸۷۰-۷۱ء مین چار مرتبہ شکایت آئی کہ ٹہاکرون نے اپنے علاقہ جات
مین نمک کی بہرتی پر ناجایز محصول لیا ہے مگر طول راستہ اور تحقیقہ دیندوبست
پر کہ اوسوقت تک بعض دور کے علاقون مین شاید انتقال قبضہ کا حال
اچہی طرح نہین سمجہا گیا تہا اور ٹہاکران کا یہہ استحقاق قدیم الایام سے تہا
لحاظ کیا جاوے تو یہہ شکایتین زیادہ نہین ہین اور یہہ مہاراجہ صاحب کے
احکام تاکیدی اور خوش انتظامی کا نتیجہ ہے اکثر بڑے معاملات متعلق

ٹھیکہ مین جنکی نسبت وقت تقرر شرایط مین فروگذاشت ہوگئے تھے مہاراجہ
صاحب حتی الامکان استرضاے گورنمنٹ مین کوشش کرتے ہین مسٹر آدم
صاحب اسسٹنٹ کمشنر متعینہ سانبہر تحمل و خوش مزاجی سے انواع مشکلات
کو رفع کرکے اسلوبی سے کام انجام دیتے ہین۔

पैमाइश टोपोग्राफ़िकल — پیمایش ٹوپوگرافیکل سروی

سنہ ۱۸۶۵ع کے شروع سے اس ملک مین پیمایش کا کام جاری ہوا دو
سال کے رقبہ کثیر ملک کی پیمایش ہوگئی ملول صاحب مہتمم پیمایش حلقہ گوالیار
نے رنتھمبور اور کہنڈار کے قلعات کی پیمایش کیواسطے لکہا ان قلعون کی
نسبت یہان کے لوگون کو پردیسیون سے بڑا تعصب ہے کہ کسیکو اندر نہین
جانے دیتے ہین مگر صاحب پولٹیکل ایجنٹ و ملول صاحب نے پیمایش
کے فواید مہاراجہ صاحب پر ظاہر کئے تو اونہون نے فوراً حکم دیدیا اور ہردو
قلعات کی پیمایش بہ آسانی تمام ہوگئی شہر جے پور کی پیمایش ہوکر عمدہ
نقشہ پانچ سو فیٹ فی انچ پیمانہ پر لفٹنٹ صاحب نے تیار کیا ہے صاحبان
متعلقہ پیمایش کو راج سے ہمیشہ مدد ملی ہے اور بعض چہوٹے ٹہاکرون کے
علاقہ مین کہین کچہہ تکرار ہوئی تو راج سے اونکو سزا ہوئی۔

معاملات علاقہ غیر

اگست سنہ ۱۸۶۵ع مین تنازعہ موضع بہائی فیما بین جے پور و آندرگڈہ بحکم
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر فیصل ہوا راج جے پور نے بہائی کے قلعہ کا

محاصرہ کرکے آمدنی دیہہ وصول کی اونکا دعوی اسطرح ہے کہ موضع
ببائی پر سنہ ۱۹۰۰ء تک اقرباے خاندان جےپور کا قبضہ رہا ہے اگرچہ چند روز
کیواسطے رئیس اونیارہ کے قبضہ مین آگیا تہا مگر پہر مہاراجہ پرتاب سنگہ
صاحب نے مالک حال کے بزرگون کو دیدیا اون مین سے ایک کی رئیس
اندرگڈہ سے رشتہ داری تہی اور وہ اندرگڈہ کا مقروض ہوگیا تہا
اس سبب سے اندرگڈہ والہ اوسکا دعویدار ہے ببائی کا خراج بجاے اندرگڈہ
جےپور مین داخل ہوتا رہا ہے ببائی والہ ہولی دسہرہ پر نذر دیتے رہے ہین
اور مہاراجہ صاحبون کی شادیونمین نیوتہ دیا ہے اندرگڈہ والون کا جواب
ہے کہ ہمارا قبضہ پیشتر سے ہے شنکر سنگہ کو مہاراجہ پرتاب سنگہ نے
دیا تہا مگر شنکر سنگہ جےپور سے مصیبت زدہ بہاگ کر آیا تہا
اوسکو رئیس اندرگڈہ نے پناہ دی اور بسر اوقات کیواسطے ببائی کی آمدنی
بتلادی تہی قبضہ بدستور رکہا اور ادائے خراج کا بندوبست کیا سابقاً ببائی
پر محکم سنگوت یکجدی اندرگڈہ اور راڈون کا جنہین اندرگڈہ والے نے خارج
کیا قبضہ تہا اور جب اونیارہ والہ ماتحت جےپور نے قبضہ کیا تب اندرگڈہ
نے فوج بہیجکر اونیارہ والہ کو بیدخل کیا اور سلطانوتون کا قبضہ کرایا اور
خراج اوس زمانہ سے پیشتر جب زوال سلطنت مغلیہ پر رنتہمبور جےپور کے
قبضہ مین آیا رنتہمبور کو دیا جاتا تہا اور اوسوقت سے مثل سابق خراج اندرگڈہ
جےپور کو اور ببائی کا بونلی کو حاکم رنتہمبور کے نام سے دیا جاتا ہے اور مضمون رسید کا
بدستور وہی چلا آتا ہے اور اسیطرح نذر و نیوتہ دیا جاتا ہے اور مرہٹون کے

فسادسے اخیر صدی تک برابر اندرگڈہ کا قبضہ رہا ہے اور اندرگڈہ سنے
اوسکی حفاظت مین زر کثیر خرچ کیا ہے اور مقدمات فوجداری و دیوانی کا
فیصلہ اندرگڈہ مین ہوتا رہا ہے جے پور مین کبھی نہوا اور قلعہ مین اندرگڈہ
کی فوج رہی اگر جے پور مالک ہوتا تو کبھی نہ رہنے دیتا روبداد سے ثابت ہوا
کہ اگرچہ سلطاوت جے پور کے یکجدی ہین مگر ببائی اونکو مصیبت کے وقت
مین اندرگڈہ سے ملا تہا اور شنکر سنگہ کا اپنی براوری سے مفرور ہوکر
اندرگڈہ مین پناہ پذیر ہونا معتبر آدمیون کے بیان سے پایا گیا اور سند
عطاے ببائی عطیہ مہاراجہ پرتاب سنگہ اوسکے قبضہ سے تین سال بعد کی
تحقیق ہوئی اور پچاس برس سے اندرگڈہ کا قبضہ ببائی مین رہنا اور
اوسکی ہر طرح حفاظت کرنا اور جب سرکار انگریزی کا راجپوتون کی ریاستون
سے تعہد ہوا اوسوقت سے اندرگڈہ کا قابض ہونا دریافت ہوا۔

اسواسطے موضع ببائی جے پور سے اندرگڈہ کو دلوایا گیا بعدازان اندرگڈہ
نے بابت آمدنی دیہہ مذکور ایام قرقی بہ تعداد قریب نوہزار روپیہ جے پور پر
دعوی کیا کہ وہ بہی پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے دلانا تجویز ہوا مگر
باوصف تحریرات متواترہ ہنوز ادا نہین ہوا۔

مئی ۱۸۶۹ع مین واسطے تصفیہ دعوی راج مارواڑ کے کہ بابت معاوضہ
نقصان واردات ٹہاکران باغی راج مارواڑ پناہ پذیر جے پور کے کیا تہا صاحبان
انگریز ہندوستانی کی کمیٹی مقرر ہوئی سینتیس مقدمات تعدادی [illegible]
کے تہے کمیٹی نے بعد تحقیقات مدعیان علاقہ مارواڑ کو چہارم یعنی ایک لاکہہ [illegible]

دلانا تجویز کیا مگر یہہ امر کہ کہان سے دلایا جاوے تجویز حکام پر منحصر رہا کہ منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و گورنمنٹ ہندوستان جے پور کے ذمہ قرار پایا او حکم ہوا کہ دو مہینے کے اندر وصول کیا جاوے اور مہاراجہ صاحب کو فہمایش ہو کہ جب تک باغی ٹہاکرون کو پناہ دینے کی اون کے اعمال کی بابت ذمہ دار سمجھے جاوینگے اول مہاراجہ صاحب نے عدم حصول موقع جوابدہی و عدم اطلاع یابی حکم کا عذر کیا مگر جب اونکو سمجہایا گیا کہ خود اونکا وکیل شریک کمیشن تہا اور اوسکو جوابدہی کا موقع کامل حاصل تہا اگر جوابدہی مین کوتاہی ہوئی یا اطلاع نہوئی تو اوسکا قصور ہے اب مقدمہ از سر نو پیش نہین ہوسکتا تب اونہون نے واجب فیصلہ پر اقرار کرکے درخواست کی کہ اگر راج جودہ پور کو روپیہ دیا جاوے گا تو راجپوتانہ مین مشہور ہوکر ریاست کا ہتک ہوگا اسواسطے مدعیون کو دست بدست دیا جاوے چنانچہ جے پور کی یہہ درخواست منظور ہوکر زر مجوزہ بتاریخ ۲۸- جنوری ۱۸۷۶ء مدعیون کو دینے کے واسطے ایجنسی مارواڑ مین بہیجا گیا-

۱۸۷۶ء مین دیہات متنازعہ الور و جے پور کا دیرپا نزاع طے ہوا لفٹنٹ ایبٹ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل نے کہ سال گذشتہ مین اس کام پر متعین ہوئے تہے تعداد رقبہ و تشخیص قیمت اراضی و دیگر ضروری مراتب و حالات موقع کپتان کیڈل صاحب پولیٹیکل ایجنٹ الور اور میجر بریڈفورڈ صاحب پولیٹکل ایجنٹ جے پور کی خدمت مین جب وے سرحد پر متفق ہوئے پیش کئے کہ دیگر تحقیقات کی مطلق ضرورت نہوئی اس فیصلہ سے ہردو ریاستون کی

باہمی رنجش و نزاع کا کہ سابقاً فساد و خونریزی ہو چکی تھی یکلخت انسداد ہوگیا
اور فیصلہ بھی ایسا عمدہ ہوا کہ فریقین خوش و رضامند ہوگئے ۔

مقدمات وقوعی سرحد راج جے پور و ریاستہائے پٹیالہ و نابہہ و جیند واقع
قسمت اینصوب ستلج کے واسطے جو مشکل واقع تھی اوسکے رفع ہونیکا بندوبست
ہوا اخیر مین یہہ قرار پایا کہ ان مقدمات کے واسطے جو مجموعہ قواعد ۱۸۶۲ء
مین مرتب ہوا تھا اوس پر بدستور عمل ہوتا رہے اور اب کہ قانون جدید
دربارہ سراغ برداری جو واسطے رہنمائی محکمہ جات پنجو کلار کے جاری ہوا ہے
عملدرآمد مروجہ سرحد پٹیالہ سے بہت مشابہ ہے دربار جے پور سے برضامندی
تصفیہ مقدمات کرنے مین پیشتر کی نسبت زیادہ کوشش ہوئی ہے اور سبب
توقف کو اگرچہ اہالیان پٹیالہ جے پور سے منسوب کرتے ہین مگر واقع مین طرفین
سے ہوتا ہے مگر باوجودیکہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ جیپور و صاحب کمشنر بہادر انبالہ
متواتر کوشش کرتے رہے ہین اس مجموعہ پر خاطر خواہ عمل نہین ہوا ہے۔

۱۸۶۸ء مین جے پور و الور کے درمیان عہدنامہ ہوا کہ مینہ ہائے مجرم سکنائے
دیہات واقع سرحد افسران موجودہ موقع طرفین کی طلبی پر گرفتار و سپرد
ہوجایا کرین اس تجویز سے بندوبست اچھا ہوگیا اگر راجپوتانہ کی دیگر ریاستون
مین بھی ہوجاوے تو بہتر ہو۔

عدالت سانبھر ۱۸۷۰ء مین مقرر ہوئی اوسوقت سے صرف دو مقدمات مین
بحث پیدا ہوئی اور دونون مین گورنمنٹ کے حکم محکومہ ۱۸۔ مارچ ۱۸۷۰ء
مشعر تقرر عدالت مذکور کے صحیح معنی سمجھنے کی تکرار رہی سوال یہہ ہے کہ جس

حالتین اوس حکم کے دفعہ ابتدائی مین اختیارات عدالت صرف اون مقدمات کی نسبت محدود ہین جو نمک کی تیاری و فروختگی دہرتی سے متعلق ہون دیگر دفعہ خصوص ۳ کے بموجب اسسٹنٹ کمشنر کو بحیثیت جج عدالت سابہر کے جرائم محولہ دفعہ ۱۲ مجموعہ ضوابط فوجداری مین جب اونکا ارتکاب علاقہ مشترکہ مین رعایاے جناب ملکہ معظمہ سے وقوع مین آوے اختیار تحققات و تجویز عطا ہوئے ہین۔

ہردو مقدمات مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے حکم دیا کہ کل مقدمات خلاف قانون علاقہ مشترکہ مین مرتکب اونکا خواہ کوئی ہو بشرطیکہ قواعد منضبط دفعہ ۳ و ۶ تہدیدہ سے کسیطرح متعلق نہون تحقیقات و تجویز کا اختیار راج کو ہے چنانچہ اسپر عملدرآمد ہے۔

شیخاواٹی

جس زمانہ مین جےپور مین ماجی بہٹیانی جی صاحبہ اور راول بیری سال وغیرہ ٹہاکرانکے درمیان اختیارات انتظام راج کی بابت نااتفاقی تہی شیخاواٹی مین چند زبردست سردار تہے لچہمن سنگہ راؤ راجہ سیکر اہی سنگہ اور بعد ازان بختاور سنگہ راجہ کہیتڑی شیام سنگہ ٹہاکر بساؤ سرداران سیکر و بساؤ راج جےپور کے معاملات مین بہت شریک ہوتے تہے اور اکثر اوقات شامل دیگر شیخاوتون کے ماجی صاحبہ کیطرف رہتے تہے شیخاوتون کے موافق ہونے کا یہہ سبب تہا کہ راج کی ناراضگی سے اونکا کچہہ نقصان نہین ہوسکتا تہا اور وزیر کے ظالم و بےایمان ہونے مین اون کا فایدہ تہا کیونکہ جسقدر

وہ بے ایمان ہوتا او سیقدر راونکی غارتگری واخذ مسادرات وغیرہ پر چشم پوشی کرتا تہا۔

دربار جے پور ٹہاکران صاحب قلعہ شیخاواٹی سے مال مغروقہ مین علانیہ چہارم حصہ لیتا تہا اور بالعوض اوسکے اونکے اعمال قبیح کی پردہ پوشی کرتا تہا ان سوجبات سے ملک مین روز بروز غدر ہوتا گیا اور انجام مین بہترین تدبیرات انسداد فساد کی نسبت رپورٹ کرنے کیواسطے ایک صاحب کی تعیناتی ضرور ہوئی چنانچہ کرنل لاکٹ صاحب اس کام پر متعین ہوئے سنہ ۱۸۲۲و۳۱ء مین اونہون نے دورہ کیا اونکی رپورٹ پر نصیر آباد سے فوج انگریزی مع توپخانہ وسوار ونکے شیخاواٹی مین قلعہ شکنی کیواسطے متعین ہوئی اور اس کام کو بخوبی انجام دیا باشندگان شیخاواٹی کو جو ابتک غارتگری سے دفع الوقتی کرتے تہے اور جنکے ملک مین پیداوار کی زمین نہین معاش مستقل بہم پہونچانے کیواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ چہہ رسالہ جات تہتر تہتر سوارون کے مشہور ڈاکو اور رہزنون مین سے بہرتی کیئے جاوین اس فوج کے مصارف کیواسطے علاوہ خراج معینہ راج جے پور محصول جدید مثل فوج خرچ مرہٹون کے سرداران ملک پر لگایا گیا اور اونہون نے اس محصول کا اپنی مفلس رعایا کے واجب الادا جمع مین اضافہ کیا یہہ محصول بتعداد [illegible] تہا اسمین سے [illegible] بیکانیر سے وصول ہوتا تہا کہ اوس علاقہ کے بیدآوت راجپوت غارتگرون کے بہی دو رسالہ جات بہرتی ہوئے تہے اور باقیماندہ [illegible] شیخاوتون کے ذمہ رہا اس فوج کو کرنل فوسٹر صاحب نے بہرتی کیا تہا سنہ ۱۸۳۵ء مین فوج انگریزی

برناست کی گئی ۱۸۴۳ء مین دو رسالجات اور دو توپین زیادہ کی گئین اور
جےپور کی دو کمزور پلٹنین کہ ہر ایک مین دو دو توپین تہین اور شامل ہوئین
اسطرح یہہ کل فوج جسمین ایک رجمنٹ سواران دو پلٹنین پیادگان اور ایک
توپخانہ اسپی چہہ توپونکا تہا بہ تحت حکومت لفٹنٹ فوسٹر صاحب جنکو راج جیپور
سے لفٹنٹ میجر کا لقب ملا تہا راج جےپور کو سپرد ہوئے —

میجر فوسٹر صاحب کی زبردست حکومت سے فوج بہت آراستہ ہوئی اور اس بہادر
حاکم اور اوسکے بیٹون کے اہتمام سے اکثر نمایان کامون کا انصرام ہوا کرنل
فوسٹر صاحب کی محنت و جانفشانی سے ملک شیخاواٹی مین غارتگری بالکل موقوف
ہوگئی اور ملک مین رہزنی و ڈکیتی کے انسداد سے ایسا امن ہوگیا کہ پیشتر
کبہی نہوا تہا اس فوج کا کل خرچ مع ضروری مصارف کے تین لاکہہ روپیہ
سالانہ کا ہوا کہ بعد منہائی فوج خرچ مذکورہ صدر کے جےپور کے خزانہ سے
دیا جاتا تہا علاوہ افسری فوج کے میجر فوسٹر صاحب کو شیخاواٹی مین مجسٹریٹی کے
اختیارات بہی حاصل تہے اس سبب سے میجر صاحب اور منتظمان راج اور
ٹہاکران شیخاواٹی کے درمیان جو پہلے سے ہی بوجہہ ادائے فوج خرچ تنگ
تہے نااتفاقی پیدا ہوئی آخرکار جب نااتفاقی زیادہ ہوئی اور ملک شیخاواٹی
مین امن ہوجانے سے اسقدر فوج کا رہنا غیر ضروری ہوگیا اور زیادتی
خرچ سے راج جےپور مین زیرباری ہوئی تو ۱۸۴۲ء مین تخفیف ہوئی دونون
پلٹنین ملاکر ایک کردی گئین کہ اب ۱۳ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مشہور
ہے اور اوسکا خرچ سرکار انگریزی کے ذمہ ہوکر فوج خرچ معاف کیا گیا

اور رجمنٹ سواران اور توپخانہ موقوف ہوئے۔
یہہ تجویز ۱۸۴۳ء مین ہوئی تہی اوسکے بعد ملک شیخاواٹی کا انتظام راج جیپور
کے اہتمام سے رہا ٹہاکرون نے رفتہ رفتہ اپنا قدیم پیشہ غارتگری و رہزنی
کا اختیار کیا اور متواتر وارداتین کرنے لگے ملک کی بدانتظامی کی شہرت ہوئی
اور مشہور ٹہاکر جو سابقًا بارونٹیہ ہوئے تہے اور اب اپنے گہرون مین آباد
ہوگئے تہے شریک واردات اور مجرمان بدپیشہ کی پناہ دہی کے مرتکب ہوئے
آخرکار موسم سرما ۱۸۶۷ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے شیخاواٹی کا دورہ
کیا جہونجہنون مین کل ٹہاکرون کو جمع کیا اور اونکو ملک کے لوگون کی بداعمالی
سے آگاہ کرکے انسداد جرایم کے واسطے ہدایت کی اور یہہ بہی کہ اون کی رعایا
مین سے جو کوئی غارتگری وغیرہ جرایم کا مرتکب ہوگا اوسکے اعمال کی بابت
ٹہاکر لوگ ذمہ وار سمجہے جاوینگے اور حسب خواہش صاحب موصوف مہاراجہ
صاحب نے حکم بنام ناظم جاری کرکے اقرارنامجات ذمہ وری نیک چلنی
رعایا لکہوائی مگر ایسی عارضی و نرم تدبیرون سے شیخاواٹی و مارواڑ و بیکانیر
کی ابتری و خرابی کا انتظام مشکل تہا اس ملک کے باشندے قدیم سے
غارتگری و بدترین جرایم سکے مشاق ہین دور دور تک وارداتین کرتے
ہین اور حصہ مال مسروقہ دیگر سردارون کے پاس پناہ پذیر رہتے ہین
علاوہ اسکے مجرمون کو قرب و جوار کی ریاستون مین پناہ ملنے سے راج کی
تدبیرات انتظام پیش نہین جاتی ہین اس پناہ دہی و عدم استعانت باہمی
ریاستہاے و عدم سپردگی مجرمان سے بڑی مشکل ہوتی ہے انتظام شیخاواٹی

مین دربار جےپور نے کمال کوشش کی مگر کوئی خاطر خواہ نتیجہ حاصل نہوا اور اسی اثنا مین یہہ بہی دریافت ہوا کہ محکمہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی کی ایجنسی آبو مین رہنے سے انسداد ڈکیتی و غارتگری مین بڑی دقت عاید ہوتی ہے اسواسطے مناسب نظر آیا کہ سجان گڈہ مین کہ سرحد مارواڑ و بیکانیر و شیخاواٹی پر واقع ہے ایک صاحب انگریز بالاستقلال متعین کیے جاوین چنانچہ کپتان پولٹ صاحب متعین ہوئے اور بطور اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل و نیز اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جنرل استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی انتظام ملک و انسداد جرایم غارتگری وغیرہ کا کرنے لگے راج کے سررشتہ گیرائی کا عملہ بجمعیت کثیر اون کے تحت مین متعین ہوا اور اہلکاران سررشتہ مذکور کی ہدایت کے واسطے بہت صاف و باضابطہ و پسندیدہ مجموعہ قواعد درباب امداد و اعانت کپتان پولٹ صاحب راج سے جاری ہوکر اوسپر بخوبی عمل ہوا-

بدنظمی شیخاواٹی کے سببون مین ایک بڑا سبب یہہ ہے کہ وہان کے ٹہاکر و سردار راج کی تدبیرات انتظام مین مخالفت و لاپروائی کرتے ہین بعض اون مین سے بطمع نفسانی صرف چشم پوشی نہین کرتے ہین بلکہ بانی شر و فساد ہوتے ہین ان سردارون کو اپنے اپنے علاقہ مین ذمہ ور حفظ امن و عافیت رعایا کرنے کی تجویز پر مہاراجہ صاحب کی جانب سے بذریعہ سزادہی ٹہاکران جوکرائی و ماسیسر و نول گڈہ کہ وقوعہ حال کی ڈکیتیون مین اونکی شرکت ثابت ہوئی بخوبی عمل ہوا اور اوسی سال مین کل مفسدون کو عبرت ہوکر

ڈکیتی و غارتگری کا انسداد ہوگیا مقدمات ڈکیتی جنمین بلسیسر چوکڑی اور باگڈ
کے ٹہاکرون کی شرکت ثابت ہوئی متعلق علاقہ غیر تہے اونکی تحقیقات محکمہ پنچوکلا
ایجنسی مین ہوئی اس تحقیقات مین کوئی شکایت بہ اونکو اہالیان راج جیپور
کی طرفداری یا خصومت یا بے انصافی کی ہوتی اوسکی گنجایش نہین رہی
شہادت کامل سے ثابت ہواکہ وے ارتکاب جرایم مین فقط راز دار نہ تہے
بلکہ شریک و مرتکب ہوئے تہے اگرچہ محکمہ مذکور کو اون کے حق مین تجویز سزا
کرنے کا اختیار تہا مگر سنگینی جرم کی واقعی حقیقت اور سزا مناسب پاداش
جرم بطور راے لکہکر مقدمہ کو راج مین سپرد کیا گیا یہہ سپردگی کچہہ ٹہاکرون
کی عزت و رتبہ کے لحاظ سے نہوئی تہی مگر اس غرض سے کہ اونکو راج سے
سزا ہونے سے دیگر مفسدون کو راج کا خوف ہو اور راج کے اقتدار انتظام
شیخاواٹی مین تقویت ہو اسمین کچہہ نقصان نہوا راج نے بہی وہی حکم دیا
جو پنچایت وکلا سے تجویز ہوا تہا مگر ٹہاکران شیخاواٹی ہن راج کے حکم سے
عبرت ہوگئی ٹہاکران مرتکب جرم کی جایداد قرق ہوئی اور اونکو زیر حوالات
رکہکر مہاراجہ صاحب نے بشرط نیک چلنی آیندہ معافی قصور اور واگذاشت
جایداد کا متوقع کیا یہہ شرطیہ معافی بہی بہت مفید ہے کیونکہ اگر صرف سزادہی
کا قاعدہ جاری رہے تو ٹہاکر لوگ امید معافی سے مایوس ہوکر بغاوت اختیار
کرین اور بار روٹہیہ ہوجاوین کہ اس صورت مین زیادہ فساد ہو
اسواسطے سزادہی و معافی بشرط نیک چلنی آیندہ دونون بالاتفاق
فایدہ مند ہین —

مداخلت ملک شیخاوائی کی نسبت ایک اور
سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷ء مین سرکار انگریزی کی
مہاراجہ صاحب نے عذر کیا کہ اس ملک کے کاروبار مین
مشکل پیدا ہوئی
سرکار کی طرف سے خصوص تاوقتیکہ دربار کی تدبیرات نظم ونسق کا نتیجہ
حاصل نہو اور انقضاء مدت سے اوسکا امتحان نہوجاوے سرکار انگریزی
کی طرف سے دست اندازی نہ کیجاوے مہاراجہ صاحب دیگر معاملات راج
کی نظیر دیکر کہتے ہین کہ ہمارے راج کو اس ملک کے انتظام کا اقتدار کافی حاصل ہے
اور سرکار انگریزی کی دست اندازی سے چھوٹے چھوٹے ٹھاکرون کو جو
دربار کی حکومت کو اب بہی کم خیال مین لاتے ہین زیادہ تر خلاف ورزی وعدم
تعمیل احکام راج کا حوصلہ پیدا ہوگا پس بصورت دست اندازی سرکار کی ہم بدانتظامی
آیندہ کی بابت جوابدہ نہون گے چنانچہ صاحب ایجنٹ نے اس عذر کو واجب
اور درست تسلیم کر کے معاملات شیخاوائی مین دست اندازی کرنا چھوڑ
دیا۔
سیکر وبساؤ کے سردارون نے جے پور مین آکر مہاراجہ صاحب کی ملازمت
حاصل کی اوس وقت سے سب چھوٹے سردارون نے اون کے
طریقہ کی پیروی اختیار کی اور اکثر ٹھاکرون نے جے پور مین آکر بہ اداے
نذرانہ ماتم پرسی کی رسم کرائی سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء مین مہاراجہ صاحب نے شیخاوائی
کے اونہین لوگون مین سے جو بدخواہ وسرکش سمجھے جاتے ہین ایک رجمنٹ
سوارون کی اور ایک پیادون کی بھرتی کی یہی لوگ غارتگری کرتے تھے
اب اونہین کو اوسکے انسداد کیواسطے رکہا گیا کچھ عرصہ تک یہہ رجمنٹین

بہ تحت ناظم اوسی ملک مین متعین رہین مہاراجہ صاحب انتظام شیخاواٹی کی
ضرورت سے بخوبی آگاہ ہوگئے مگر اونکی مروت وحلم و اجتناب تدبیرات
سخت سے یہہ خوف ہوا کہ شاید بدمعاش لوگون کو یہہ گمان ہوجاوے کہ
چاہے جیسا قصور کرین سزا نہوگی مگر تجربہ سے ثابت ہوا کہ یہہ تدبیرین بخوبی
کارگر ہوئین اور غارتگری و دیگر سنگین جرایم کا ارتکاب بالکل بند ہوگیا سبب
اسکا براہ انصاف کپتان پولٹ صاحب کی لیاقت و تندہی و خوش تدبیری
تہی مگر افسوس ہے کہ عین اوسوقت مین جب اونکی محنت و تدبیرون کا نتیجہ
حاصل ہونے لگا تہا اور واقفیت عادات خلایق و مقامات سے اون کی
زیادہ ضرورت ہوئی تہی وے اس ملک سے علیحدہ ہوئے ۔
انتظام شیخاواٹی کی دیگر قباحتون مین سے جنکی اصلاح ضرور تہی مقدم
یہہ تہی کہ ناظم شیخاواٹی اور راج کے افسر محکمہ انسداد ٹہگی و ڈکیتی کے
درمیان نااتفاقی ہوگئی نہ معلوم یہہ نااتفاقی ذاتی عداوت سے پیدا ہوئی
تہی یا اون کی خدمات و اختیارات کے بصفائی تشریح نہونے سے بہرحال
جو اصلاح مہاراجہ صاحب کو مدنظر تہی اوسمین بہت خلل واقع ہوا اگرچہ
اسیطرح اہالیان سررشتہ استیصال ٹہگی و ڈکیتی و حکام دیگر اضلاع کے
درمیان بہی بوجہہ عدم صراحت اختیارات سررشتہ مذکور کے نفاق تہا
مگر شیخاواٹی مین یہہ خصوصیت تہی کہ جو شخص افسر سررشتہ انسداد ٹہگی و ڈکیتی
ہوا وہ سابق مین شیخاواٹی کا ناظم تہا اور ۱۸۶۹ع مین اوس عہدہ سے
برخاست ہوا تہا مہاراجہ صاحب کو اس حال کی اطلاع دی گئی اور

اونہون نے بندوبست مناسب کیا۔ توراواٹی وشیخاواٹی کی جاگیرون
کے انتظام مین کسی طرح کمی نہوئی مگر جو کچھہ ترقی ہوئی وہ حکام انگریزی کی
زیادہ ترآمد وشد وتاکید سے ہوئی نہ کہ ٹہاکرون کی طبعی خواہش سے
صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اکثر ٹہاکرون سے جب وسے بتقریب تشریف آوری
لارڈ میو صاحب بہادر جے پور مین آئے تہے ملنے کا اتفاق ہوا اور
بعض کی جاگیرون مین اونکا دورہ ہوا چند جاگیرین البتہ زیربار تہین
مگر دیگر بہت دولتمند اور آسودہ حال تہین تجربہ سے معلوم ہوا کہ ملک
کی خلایق آسودہ وخوش تہی کسی طرح کے ظلم وتعدی کی شکایت ہنین اس
سے ظاہر ہے کہ اگرچہ ان سردارون کی حکومت اور انصاف جاہلانہ ہے
مگر اونکی رعایا کی خواہش وخیالات کے موافق ہے کہ رعایا بہت امن
وعافیت مین ہے اور مہاراجہ صاحب وٹہاکران شیخاواٹی کے درمیان
جو نااتفاقی وحسد مدت سے چلا آتا تہا وہ بہی رفع ہوگیا اور ٹہاکرون نے
بخوبی سمجھہ لیا کہ بجاے مقابلہ کرنے کے اپنے آقا کی رضاجوئی وخوشنودی
سے بہت فایدہ حاصل ہوتا ہے ان صحرائی خراج گذارون سے پیش آنے
مین دربار کو یہہ ضرور خیال کرنا چاہیئے کہ اونکے موروثی حقوق اور دستور مستمرہ
قدیم مین دست اندازی ہونے سے اونکی خیرخواہی اور رضامندی بالکل
جاتی رہی ہے چنانچہ مہاراجہ صاحب کو بہی یہہ حال بخوبی معلوم ہے اور جہان
کہین اس سے انحراف ہوا ہے مہاراجہ صاحب کے کسی پردیسی یا ناواقف اہلکار
کی غلطی سے ہوا ہے چنانچہ حال مین ایسا کوئی اتفاق نہوا۔

علاوہ فایدہ کارروائی روزمرہ کے جس سے شیخاواٹی کو بڑا فیض پہونچا ہر
اور اوسمین سب طرف سے امداد ہونیکی از حد ضرورت ہے مہاراجہ صاحب
اور اون کے خراج گذارون کے درمیان اختلاط و محبت ہونے سے انواع
نتایج نیک حاصل ہوتے ہین مقدمات مسند نشینی کے طے ہونے مین دربار
کیطرف سے بہت سہولیت ہوگئی ہے سابق مین خواستگاران مسند نشینی مدت
تک بحالت غیر معینہ جے پور مین رہ کر زیر بار ہوا کرتے تھے اب اون کی منظوری
و تقرر بہت جلد ہوجاتے ہین صرف سنہ ۱۸۷۰و۷۱ع مین بارہ ٹھاکران کی مسند نشینی
منظور ہوئی اور مقدار نذرانہ بہ آسانی طے ہوگئے کیونکہ اوس کے واسطے
ایسے قواعد مقرر ہوگئے ہین کہ بحث و تکرار کی کچھہ گنجایش نہین رہی -
سنہ ۱۸۷۵و۷۶ع مین نواب گورنر جنرل صاحب و شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب
کی تشریف آوری پر شیخاواٹی کے کل سردار جے پور مین موجود ہوئے اور
اونہون نے صاحبان معزی الیہ کی تواضع و مہمانداری مین مہاراجہ صاحب کو بہت مدد دی

کہیتڑی

کہیتڑی کی مختصر ریاست کا تعلق سرکار انگریزی سے بہت مدت سے رہا ہے -
سنہ ۱۸۰۳ع مین راجہ ابہی سنگہ والی کہیتڑی لارڈ لیک صاحب کے شامل
ہوا تہا اور کہیتڑی خود اختیار ریاست متصور ہوکر اوس سے معاہدہ ہوا کہ
اگر سرکار انگریزی اور راج جے پور کے درمیان نا اتفاقی رہی تو کہیتڑی
سرکار انگریزی کیطرف متصور ہو جنگ مرہٹہ کے زمانہ مین راجہ نے اپنا ملک اور

فوج سرکار کو سپرد کر دیا اور اپنے بھائی کو مع راجپوت سواروں کے جنرل
موتسن صاحب کے ساتھ مہم گجرات پر بھیجا عند الضرورت صاحب ممدوح راجپوتان
کھیتڑی لب دریا سے چمبل لڑکر مع اپنے افسر کے مارے گئے اس حسن خدمت
جلدو مین مین لارڈ لیک صاحب نے راجہ کھیتڑی کو پرگنہ کوٹ پوتلی نوہزار
روپیہ سالانہ جمع کا عطا کیا اوس زمانہ کے اسناد و مراسلات راجگان کھیتڑی
بنظر صراحت مطالب نقل کئے جاتے ہیں ۔

نمبر ۱ خط جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی بنام
راجہ ابہی سنگہ بہادر والی کھیتڑی ۔

راجہ صاحب بسیار مہربان سلمہ

مکاتبہ کہ متضمن بر تقدیم آئین رفاقت و دولتخواہی سرکار فیض آثار و حاضر
بودن نزد کرنل جارج بال صاحب بہادر و کپتان کپتن صاحب مع جمعیت سہ ہزار سوار و پیادہ
ابلاغ یافتہ بود موصول گشت حالات مرقومہ پیرایۂ انکشاف پذیرفت فی الحقیقت
ظہور این مراتب و شہود این مدارج شیم حسنات و باعث مزید انبساط خاطر خود
است باید کہ ہمبرین نمط آیندہ ہم در بجاآوری رفاقت و نیکو بندگی سرکار
فیض آثار بدل حاضر و مصروف باید بود وانکہ احوال رفتن مرزا امیر بیگ قلعدار
کوٹ پوتلی از طرف کرنل جارج بال صاحب بہادر کہ سابق سند مکان مذکور از
سرکار بنام ایشان حاصل گشتہ و نیز در باب رخصت ٹہاکر باگہہ سنگہ نزد خود و
حاضر ماندن ہر دی رام ساہ در حضور مرقوم بود مفہوم گردید سابق بمقدمہ دخل
دہانیدن گڈہی کوٹ پوتلی چٹھی بنام کرنل جارج بال صاحب بہادر نوشتہ شدہ بود

یقین است کہ بہادر ممدوح عمل و دخل آن مہربان بہ گڈہی سسطور رسانیدہ باشند و ٹہاکر سسطور را خلعت تفضلات دادہ رخصت نمودیم و بمقدمہ خلعت آن مہربان چکتی بہ بہادر موصوف بڈاک خواہد رفت النسب کہ مدام بہ ترسیل مراسلات خیریت و رویداد آن ضلع سرور افزا باشند زیادہ چہ نگارش رود

نمبر ۲ خط شیر الدولہ اعظم الملک کرنل جان گارڈلیک صاحب بہادر فیروز جنگ بنام راجہ ابہی سنگہ صاحب بہادر والی کہیڑی۔

راجہ صاحب بسیار مہربان سلامت

شرح اشتیاق مواصلت کہ خلاصۂ مطالبہاست از حد زیادہ ازان در گذشتہ قلم محبت رقم را بعد عاجی آرد راحت القلوب احبا یعنی مکاتبہ مسرت افزا وصول مہربانی آورد کوایف مرقومہ موضح و متشرح گردید آنکہ در مقدمہ کوٹ پوتلی کہ مفوض بہ آن مہربان است و در حال قلعدار کرنل جارج بال صاحب بہادر در گڈہی انجا رفتہ نگاشتہ بودند مہربانا سابق ازین در مقدمہ برخاستہ طلبیدن قلعدار سسطور و عمل و دخل گرانیدہ دادن مردمان آن صاحب در گڈہی سسطور از انجا بنام کرنل صاحب سسطور نوشتہ رفتہ است و الحال نیز چکتی جنرل صاحب بہادر بنام کرنل صاحب موصوف ہمدرین باب نوشتہ رفتہ است خاطر جمع دارند بلاشبہہ عمل و دخل مردمان آن مہربان در گڈہی سسطور خواہد شد و از کاروانی و خیر اندیشی و دلدہی آن مہربان کہ منقوش خاطر جنرل صاحب بہادر است بسیار محظوظ و راضی ہستند بہر عنوان خاطر جمع باید داشت زیادہ چہ نگاشتہ آید۔

نمبر ۳ خط کپتان برنارڈ صاحب بہادر کمینڈنگ مادہوگڈہ بموجب حکم میجر برٹن بل صاحب

راجه صاحب مشفق قدردان کرمفرمای مخلصان سلمه الله تعالی

بعد اشتیاق مواصلت کثیر المسرت که خلاصه مطالب مهاست مشهود ضمیر تودد تخمیر گردانیده می آید دیروز خطے در باب فرستادن ٹهاکر کشن سنگه مع جمعیت و توپهاے به نارنول و نشانیدن تهانه در شهر فرستاده شد بمطالعه ساطعه در آمده باشد الحال اینست که تهانه سرکار حضرت صاحبان انگریز بهادر در نارنول قایم است و مردمان علی غول وغیره دیگر تعینات شده اند لهذا متصدعه خدمت میشود که به ٹهاکر کشن سنگه مرقوم فرمایند که مع جمعیت و توپهاے خود را به نارنول رسانند و در شهر بند و لبست نمایند و حریف اگر بیاید برباد سازند و تهانه سرکار را قایم داشته مددگاری نمایند و تهانه خود در نارنول به نشانند بعد رسیدن ٹهاکر کشن سنگه به نارنول سردار دیگر را در فوج گذاشته خود را جریده نزد این مخلص رسانند که این مخلص و ٹهاکر کشن سنگه متفق شده به کانونڈ بحضور میجر بٹرن بل صاحب رسیده صلاح و مصلحت نموده بخت و بزرگ همه چیز کرانده خواهد شد و مدام از مهربانی نامجات مع کار خدمات مسرور و مسفر موده باشند - زیاده چه تصدیعه دهد تحریر ۳ - ستمبر سنه ۱۸۰۴ع ترجمه مضمون ظهری بخط انگریزی بحکم میجر بٹرن بل صاحب بواسطے روانگی کشن سنگه بمقابله نراین راؤ دستخط برنارڈ صاحب -

نمبر ۴ خط میجر بٹرن بل صاحب بهادر بنام ٹهاکر کشن سنگه صاحب ملازم کهیتڑی

ٹهاکر صاحب مشفق مهربان مخلصان سلامت

بعد از مراسم اشتیاق ملاقات مسرت آیات که متجاوز التحریر است مشهود ضمیر تودد تخمیر میگرداند امروز از احوال فتح و نصرت دلاوران و هزیمت خوردن قهوجی کج آهنگ سرور و نشاط عاید حال گردید که شرح آن بقالب تحریر و تقریر نمی گنجد و

احوال تہوری و دلاوری آن مہربان بر جمہور انام شایع و آشکارا احتیاج تکرار
وتند کار نیست و پیش از وقوع این فتح نوید آمیز کسے حروف ظاہرداری آن مہربان
ایمائے نکردہ بودم لیکن آفرین صد آفرین بر تہوری و شجاعت آن مہربان کہ
حرف طمع بر بالاے طاق گذاشتہ و خیر خواہی سرکار کمپنی بہادر را مقدم دانستہ این
فتح عظیم را بظہور آوردند و مقہور را ہزیمت دادند چنانچہ فی الفور این تمامی حالات
بحضور جنرل صاحب و کرنل اکٹرلونی صاحب بہادر ظاہر کردہ ام و در سوائے
مخالف کہ آن مہربان این طور خیر خواہی سرکار انگریز بہادر بجا آوردہ اند یقین
کہ استحکام روابط اخلاص و اتحاد آن مہربان روز بروز ترقی پذیر خواہد شد
زیادہ بجز اشتیاق چہ بہ تحریر آید ؟

بیت

خوش کارنامہ ایست کہ آید بروی کار — این کار از تو آید و مردان چنین کنند

تحریر ۱۸- ستمبر ۱۸۰۳ع

نمبر ۵ خط جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی موسومہ راجہ
ابھی سنگھ صاحب بہادر والی کھیتڑی۔

راجہ صاحب بسیار مہربان سلمہ

از نوشتہ کرنل واؤ واکٹرلونی صاحب حالات تردد نمایان را اخراج فیہ ملاعنہ یعنی جہونیان
بتصال و عمل و دخل نمودن در نارنول دریافت گردید موجب کمال انشراح و ابتہاج گردید
چون آن مہربان مع متوسلان و منتسبان از روے صداقت صمیمی سوخ ارادت نسبت
این سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر دام اقبالہ دارند بر ضمایر صافی و اوانی نقوش و
مرتسم ست بلکہ ضرب المثل جہانیان ان شاء اللہ تعالیٰ بر وقت جلدوی این حسن خدمات باحسن الوجوہ

جلوہ گر خواہد گردید و وقوع این فتح نمایان بر آن مہربان و بر جمیع دولتخواہان و ترقی
سگالان این سرکار دولتمدار مبارک و میمون باد چون اینجانب مع عساکر فیروزی
در سکندرہ سہ کروہی اکبرآباد مقیم و مخالف بانکبت قریب مجاذی رخت ادبار
دار دانشاءاللہ تعالے عنقریب سزاے اعمال آن کوتہ اندیش در کنار شہادہ
میشود خاطر بہمہ وجوہ مطمئن دارند زیادہ چہ نگاشتہ آید پنجم ماہ ستمبر ۱۸۰۴ع

نمبر ۶ ترجمہ انتخاب چٹہی لفٹنٹ کرنل ایچ - آیل گارڈنر صاحب بسوے لارڈ
لیک بہادر سپہ سالار -

اکتوبر ۱۸۰۳ع مین بطور طریقہ مخالفت راج جےپور کے روسا قرب وجوا
اپنے کل افعال علانیہ سے ہمارے خلاف تہے ہرچند باطن مین مرہٹون کے ظلم
تشدد سے بریت حاصل کرنے کی تمنا رکہتے تہے جس زمانہ مین مرہٹون کے کمپو
میدان جنگ مین آمادہ کارزار تہے روساء مذکور انجام لڑائی کے منتظر و نگران
تہے اوس حالت مین مجہکو مناسب و مستحسن معلوم ہوا کہ کسی نامی رئیس کو ایسی ترغیب
دیجاوے کہ وہ برملا اپنی متابعت سرکار انگریزی کی نسبت ظاہر اور نمایان
کرے اور یہہ یقین تہا کہ اوسکے رویہ کو دیکہکر اور بہی ویسا ہی طریقہ اختیار
کرینگے میرے اور راجہ ابھی سنگہ والی کہیتڑی کے درمیان کہ راجہ موصوف
ملک شیخاواٹی کا دولتمند اور زبردست راجپوت رئیس ہے محبت تہی اور
یہہ دوستی میدان کارزار مین ساتہہ رہنے سے پیدا ہوکر بہ تبادلہ و ستا
مستحکم ہوئی تہی حسب درخواست میرے اور صرف بہ اعتبار فہمایش میرے
اکتوبر ۱۸۰۳ع مین علم انگریزی فصیل کہیتڑی اور راجہ موصوف کے دیگر

قلعات پر نصب ہوا اور میری چٹھی کے ذریعہ سے راجہ نے اپنا وکیل مع تین سو
راجپوت سوار کے صاحب سپہ سالار کے لشکر مین بھیجا اس اولین ثبوت شناخت
سے جو فواید سرکار انگریزی کو حاصل ہوئے اور روسا قرب وجوار پر اثر پیدا
ہوا اونکی خوبی تشخیص کرنے مین ادراک نہین کر سکتا کہ سرکار نے بجلدوے
خیر خواہی راجہ ابہی سنگہ کو کوٹ پوتلی کا زرخیز پرگنہ عطا کیا اور راجہ موصوف کو
افادہ دوبالا یہہ ہے کہ پرگنہ مذکور اوسکے ملک سے ملحق ہے۔

نمبر ۷ خط جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی بنام راجہ
ابہی سنگہ صاحب والی کہیتڑی۔

راجہ صاحب بسیار مہربان سلمہ

درینولا بدریافت آمدہ کہ نراین راؤ از شورہ بختی خود در ضلع کانونڈ و نارنول وغیرہ
گروہ ثقاوت پژوہ فراہم کردہ ہنگامہ آراست و بسبب مہم روبکار کہ پیش نہاد
اہالی سرکار دولتمدار است درین ہنگامہ باستیصال جمعیت مقہور کہ زیر قلعہ دیگ
پناہ گرفتہ است رسیدن عساکر منصور دران ضلع متعذر انشاء اللہ تعالے لازو قی
از تنبیہ و گوشمال آن نافرجام ہیکہ فراغت دست میدہد پلاٹن ہاسے جرار و
کرار بہ تدارک آن ملعون خواہد رسید چون خلوص و اتحاد و یکجہتی و یکتادلی
آن مہربان نسبت سرکار دولتمدار ممدوح برضمایر اہالی سرکار صاحبان عالیشان
منقش و مرتسم است و یقین است کہ در امریکہ موجب سرسبزی سرکار ممدوح
خواہد بود دران سرسبزی خود انگاشتہ اجتہاد موفور بتقدیم خواہند رسانید
لہذا القلم اتحاد می آید کہ آن مہربان باتفاق و صلاح مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ

بہادر جمعیت خود را فراہم ساختہ بہ تنبیہ و گوشمال بلکہ استیصال آن بدخصال
قسمے کہ خواہد شد سعی موفور بعمل آرند و آن ضلع را از لوث وجود آن بدفرجام
خالی و مصفا سازند کہ موجب خوشنودی اینجانب و استرضاے ضمایر اہالی
سرکار معظم الیہ خواہد بود و در رسد رسانی از ہر جنس ضروری کہ جہت قلعگیان کالونجر
ضرور است ذمۂ خود شناختہ توقف و اہمال را جایز ندارند کہ جواب باصواب
این معنی نزد این جانب زود ارسال دارند اینجانب را خواہان خیریت تصور نمودہ
از مژدۂ خیریات مسرور الوقت میساختہ باشند زیادہ چہ نگارش رود تاریخ
۳۰ - مئی سنہ ۱۸۰۵ء —

نمبر ۸ خط لارڈ جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار بنام راجہ ابھی سنگہ صاحب بہادر

راجہ صاحب بسیار مہربان سلمہ

خط بہجت نمط وصول مباہجت نمودہ بر مندرجہ آگہی ساخت انچہ مرقوم نمودہ
کہ جمعیت دو صد سوار و ہمین قدر پیادہ جہت اخراج نراین راؤ مامور نمودہ
شامل فوج فیروزی کہ بسرکردگی میجر بٹن بل صاحب بہادر در ضلع کالونجر
مامور باخراج مقہور مذکور است کردہ شد کہ اگر اجازت اینجانب باشد جمعیت
دیگر فرستادہ شود وصول مباہجت شمول نمود بر مندرجہ آگہی دست داد
لہذا بقلم اتحاد می آید کہ چون زیادہ جمعیت ضرور نیست ہمین قدر جمعیت
کہ رسید کافی است بالفعل فرستادن جمعیت را بے اجازت اینجانب باید داشت
زیادہ چہ نگارش رود —

نمبر ۹ سند عطاے پرگنہ کوٹ پوتلی موسومہ راجہ ابھی سنگہ صاحب بہادر

دستخطی و مہری صمصام الدولہ اشجع الملک خان دوران خان جنرل گرارڈلیک صاحب بہادر سپہ سالار فتح جنگ یکے از صاحبان کونسل و سرلشکر افواج بادشاہی و کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہندوستان فدوی خاص شاہ عالم بادشاہ غازی۔

متصدیان مہمات حال و استقبال و چودہریان و قانونگویان و زمینداران و رعایای سکنہ پرگنہ کوٹ پوتلی سرکار نارنول صوبہ دار الخلافت شاہجہان آباد بدانند چون سابق از این پرگنہ مذکور در تعہد استمراری بنام راجہ ابہی سنگہ از سرکار مقرر بود ولغایت آخر سنہ ۱۲۱۳ فصلی وجہ مقرری از راجہ موصوف داخل خزانہ سرکار دولتمدار گردید و آیندہ را از ابتدار سنہ ۱۲۱۴ فصلی پرگنہ مذکور در وبست مع مال و سایر بجمیع وجوہ براجہ مذکور بر سبیل دوام نسلاً بعد نسلاً از حضور معاف و مفوض گردید بوجہی من الوجوہ اہالی سرکار را در طلب بالواجب سرکار مواخذہ نیست و نماندہ و حاصلات آنرا راجہ مسطور خود متصرف باشد فاما مشروط برایں معنی کہ کمک از سرکار گاہے طلب نسازد خود با جمعیت خود بندوبست مکان نماید و نیز در دولتخواہی و خیراندیشی سرکار دولتمدار کمپنی انگریز دام اقبالہ مصروف باشد می باید کہ آن ہا راجہ موحی الیہ را معافی دار مستقل دانستہ نوعے ان النوع در تابعداری و اطاعت و اداے بالواجب پیش موحی الیہ حاضر بودہ دقیقہ از دقایق خیرخواہی مہمل و معطل نگذارند و سبیل موحی الیہ آنکہ رعایاے سکنار انجارا از حسن سلوک خود راضی و آباد سازد و از ظلم و تعدی و بدعت ہاے تازہ کہ موجب ویرانی و بربادی رعایا است اجتناب ورزد و چنان

سلوک نماید که احدی نالشی از ظلم و تعدی او بحضور نه آید و در امنیت طرق و شوارع و محافظت مسافرین و مترددین سعی موفوره بکار برد که بخوبی و کشاده پیشانی و فارغ البالی بلا وقت آمد و رفت می نموده باشند درین باب تاکید مزید دانسته حسب المسطور بعمل آرند مرقوم ششم ماه اپریل ۱۸۰۵ء مطابق شانزدهم محرم ۱۲۲۰ هجری۔

نمبر ۱۰ خط اے ستین صاحب بهادر رزیڈنٹ دہلی موسومہ راجہ ابھی سنگھ صاحب بهادر نواب مستطاب معلی القاب عالیجاه والا قدر رفیع بارگاه گورنر جنرل لارڈ منٹو صاحب بهادر دام افضاله که از امرای عالیشان و سردار عالی اقتدار سمو المکان ولایت انگلستان اند درینولا از حضور پرنور بادشاه جمجاه کیوان بارگاه انگلستان بعهده ریاست ممالک محروسه سرکار کمپنی انگریز بهادر متعلقه کشور هندوستان بدار الامارت کلکته نزول اجلال فرموده اند چون سر جارج بارلو صاحب بهادر بهبودی کارہای ممالک محروسه سرکار دولتمدار بخوبی سرانجام داده انتظام فرموده اند در ولایت نهایت نیکنام و مورد تفضلات بادشاهی بوده تمغای امرائی یافته در انتظام ممالک محروسه مذکور شامل صاحبان عالیشان صدر کلکته خواهند ماند و طوریکه نواب صمصام الدوله اشجع الملک خان دوران خان جنرل گرارڈ لیک صاحب بهادر سپهسالار فتح جنگ و دیگر صاحبان عالیشان بحق آن مهربان نظر مهربانی و تفضلات میداشتند نواب مستطاب گورنر بهادر ممدوح نیز تفضلات و عنایات بحال آن مهربان مبذول و مرعی خواهند داشت خاطر مطمئن و جمع یاد زیاده چه

۱۲- اگست ۱۸۰۸ء -

نمبر ۱۱ خط لارڈ منٹو صاحب بہادر گورنر جنرل ہندوستان بنام راجہ رنجیت سنگھ صاحب بہادر -

راجہ صاحب مہربان دوستان سلامت

مکاتبہ مسرت افزا متضمن بسرور و انبساط خاطر آن مہربان از دریافت خبر رسیدن اینجانب در دارالامارت کلکتہ بعہدہ ریاست ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہند و اظہار مراتب خیر اندیشی و دولتخواہی ایشان نسبت بہ سرکار موصوف و اینکہ ہرگاہ در مقدمات صاحب عالیجاہ رفیع جایگاہ صمصام الدولہ اشجع الملک خان دوران خان لارڈ لیک صاحب بہادر فتح جنگ سپہ سالار بہ ایشان ایما میکردند بوجہ احسن بہ سرانجام آن می پرداختند بحال ہم انچہ از حضور اینجانب ایما صادر خواہد شد بتقدیم آن خواہند پرداخت بوصول مطالعہ گردید مسرور و مطلع ساخت از آنجاکہ آن مہربان خیرخواہ بلا اشتباہ این سرکار اند درین صورت یقین است کہ از دریافت خبر مزبور زیادہ از دیگران خورسند و شادمان شدہ باشند و مراتب خیر اندیشی و دولتخواہی آن مہربان نسبت بہ سرکار موصوف زیادہ از آنکہ نوشتہ اند متقوش و مرتسم خاطر اینجانب است و تقدیم لوازم دولتخواہی در امور این سرکار بر حسب ایما صاحب عالیجاہ موصوف از طرف آن مہربان دلیل بر کمال خلوص محبت و اخلاص ایشان متصور شدہ و نظر بر حسن ارادت و شوق مودت آن مہربان یقین قوی است کہ آیندہ ہم در ہرگاہ در ہر امریکہ ازین طرف ایما خواہد شد

به انجام آن از دل مصروف خواهند گردید شایستهٔ اخلاصمندی آنست که اینجانب را پیوسته خواهان خیریت یاد دانسته مدام بارقام مکاتبات محبت آیات مسرور و شادکام میساخته باشند زیاده چه برطراز د مرقوم ۱۲- ماه نومبر ۱۸۰۴ع-

نمبر ۱۲ خط اونرایبل بلرو بارلو صاحب بهادر بیرونٹ بنام راجه ابهی سنگه صاحب بهادر-

راجه صاحب بسیار مهربان دوستان سلامت

مکاتبهٔ بهجت طراز متضمن اظهار مراتب خیراندیشی و دولتخواهیها نسبت به سرکار انگریز بهادر و اینکه هرگاه در مقدمات از طرف صاحب عالیجاه رفیع جایگاه صمصام الدوله اشجع الملک خاندوران خان لارڈ لیک صاحب بهادر فتح جنگ سپه سالار به آن مهربان ایما رسید ایشان باحسن الوجوه بسر انجام آن پیرداختند و الحال هم اگر از حضور ایماء خواهد شد بتقدیم آن خواهد پرداخت وصول نموده مسرور موفور و بمندرجه مطلع ساخت مراتب خیراندیشی و دولتخواهی آن مهربان نسبت بسرکار موصوف بخوبی منطبع و منقش خاطر اینجانب است و تقدیم لوازم دولتخواهی در امور این سرکار بر حسب ایماء صاحب عالیجاه موصوف از طرف آن مهربان بر کمال مصروفیت خاطر ایشان در باب استرضاء و خوشنودی اهالی این سرکار متصور شده و نظر بر حسن ارادت و رسوخ محبت آن مهربان یقین کلی است که آینده هم در هر امرے که ازینطرف خواهد شد به انجام آن از دل مصروف خواهد گردید شایان خلوص مودت و وثوق آن ست که اینجانب را پیوسته خواهان خیریتها دانسته مدام به ارقام مکاتبات بهجت آیات مسرور و شادکام می ساخته باشند

زیاده چه بر طراز د مرقوم ۱۲ - نومبر ۱۸۱۱ء مطابق ۲۰ - رمضان ۱۲۲۶ ہجری

نمبر ۱۳ خط زبده نوئینان عظیم الشان امیر خاص حضور فیض معمور بادشاه کیوان بارگاه انگلستان اشرف الامرا لارڈ منٹو صاحب بهادر گورنر جنرل ناظم ممالک محروسه سرکار کمپنی انگریز بهادر متعلقه کشور ہند بنام راجه ابهی سنگه صاحب بهادر والی کهیتڑی مرقومه ۱۰ - مئی ۱۸۱۱ء مطابق ۲۷ - ربیع الثانی ۱۲۲۶ ہجری -

راجه صاحب مهربان دوستان سلامت

مکاتبه مسرت طراز متضمن خورسندی خاطر آن مهربان بدریافت خبر سعادت اثر ایجانب بدارالاماره کلکته و نوید فتح و فیروزی این سرکار دولتمدار با دیگر مراتب دولتخواهی و خیر اندیشیها موصول گشته مسرور و مشغوف ساخت از آنجا که آن مهربان از دولتخواهان و فاکیش سرکار موصوف اند درینصورت یقین است که از ادراک خبر مسرت و نوید فتح جزیره وسیعه فرانسیس موسوم به جاوا مع جزایر متعدده تابع آن که از فضل ایزدی و تائیدات سرمدی نصیب اولیاے دولت ابد مدت این سرکار شده خبیر اند و از فراوان مسرت و انبساط شده باشند و ارقام تهنیت از دلائل عقیدت و ارادت آن مهربان متصور گشت و مراتب دولتخواهی ہاے آن مهربان از تحریر شهامت و عوالی مرتبت ابهت و معالی منزلت منتظم الدوله مختار الملک مٹکاف صاحب بهادر صولت جنگ دریافت شده ذریعه خورسندیها گردید رجا که اینجانب را پیوسته خواهان خیر و خوبیهاے خود انگاشته بارقام آن مسرور و شادکام می نموده باشند زیاده چه بر طراز د -

نمبر ۱۴ خط مسٹر چارلس تهیافلس مٹکاف صاحب بهادر رزیڈنٹ دهلی

۱۷۔ جولائی سنہ ۱۸۱۲ء بنام راجہ ابھی سنگھ صاحب بہادر۔

راجہ صاحب مہربان دوستان سلامت

بعد اشتیاق مواصلت کثیر المسرت کہ متجاوز الحصر و بیان است مشہود خاطر تودد ذخایر گردانیدہ می آید مکاتبہ مسرت افزا متضمن حصول مواصلت کرنل صاحب والامناقب کرنل پیرول صاحب بہادر و مستعد شدن خود درباب سرانجام رسد وغیرہ اسباب بر وفق ایماء صاحب و لحوق تفکرات باستماع حکم موقوفی کوچ فوج و قضایا ٹھاکر شیام سنگھ از مخالفت برادران خود کہ سرکار سوائی جے پور بسبب کشیدگی سابق خصوصاً از رسیدن چھاونی بہاڑا واس و شامل شدن در فوج انگریزی بنا بر ٹھاکر مذکور زیادہ تر مکدر بودہ باغواے مخالفان ارادہ خلش خواہند ساخت و اظہار مراتب دولتخواہی و خیر سگالیہاے نسبت بہ این سرکار وصول بہجت شمول نمودہ انشراح و انبساط از حد گذرانیدہ و بر مضامین تودد تضمین آن مشروحاً اطلاع دست داد آن مشفق کہ حسب ارقام این مخلص شامل فوج انگریزی گردیدہ بہ تقدیم مراتب خیر خواہی ہا پرداختند حسن ارادت و عقیدت آن اخلاص نشان نسبت بہ این سرکار جلوہ استحسان پذیرفت و صداقت و اتحاد آن مہربان زیادہ از سابق بر صفحات ضمایر صفا مظاہر اولیای سرکار مرتسم و منقش گشت دوستدار را اینقدر معلوم نبود کہ آن مشفق بہ این زودی تا بمقام چھاونی رسیدہ شامل افواج خواہند شد از راہ خیر خواہیہا کہ بہ تعجیل عجیل پرداختند موجب و فور خورسندیہا گردید مخالفت برادران آن مشفق و کشیدگی

خاطر مهاراجه جی پور که از پیشتر نسبت به آن مهربان متحقق است امتزاجیات
واگر الحال بسبب شمول افواج به تجدید منافقت و معاندت در پیش آمد اولا
درین امر که محض بنابر تدارک فتنه و فساد بوده حرف کشیدگی مهاراجه صاحب
از ان مهربان بقیاس قیاس نمی گنجد و برتقدیر ظهور آن درین باب بمبالغه
تمام ارقام خواهد یافت یقین که مهاراجه صاحب موصوف را نظر باخلاص فیمابین
سرکارین که بوجه اتم منوط و مربوط است پاس نوشته این مخلص خواهد شد
و کشیدگی سابق و حال مرتفع میتواند شد باقی خیریتهاست و از نویدات عافیت
مزاج تود و اعتزاج مسرور و منشرح می نموده باشند زیاده مسرت باد۔

نمبر ۱۵ اقرارنامه راجه ابهی سنگه بهادر و کنور بختاور سنگه به سرکار
دولتمدار کمپنی انگریز بهادر آنکه بخلوص خالص و رسوخ کامل توسل سرکار
دولتمدار اختیار نموده اقرار می نمایم که بطوریکه اطاعت مهاراجه جی پور خواه
بمعامله گذاری و یا از جمعیت موجوده خود می پرداختم از صفائی خاطر و صداقت
قلب در متابعت سرکار کمپنی انگریز بهادر حاضر خواهم ماند و بتقدیم اوامر
سرکار دقیقه از دقایق اتباع فروگذاشت نخواهم نمود بنابرآن این چند
کلمه بطریق اقرارنامه نوشته داده شد که حجت ساطع باشد مرقوم تاریخ
۲۱- جنوری سنه ۱۸۱۸ع۔

نمبر ۱۶ تسلی نامه سرکار کمپنی بهادر بنام راجه ابهی سنگه بهادر و کنور بختاور سنگه
بمهر و دستخط چارلس تهیافلس مٹکاف صاحب بهادر مرقوم ۲۱- جنوری
سنه ۱۸۱۸ع چون راجه ابهی سنگه بهادر و کنور بختاور سنگه باظهار توسل

سرکار اقرار می نماید که برحسب اطاعت خودیش مهاراجه جے پور و زمتعلقات
سرکار کمپنی انگریز بہادر خواہم پرداخت بنا بران نظر بر رسوخ ارادت
راجه موصوف و کنور موی الیه ارقام می رود که اگر بحسب اتفاق مہاراجه
جے پور را با سرکار انگریزی میانی یگانگت و اتحاد مستحکم نگردد راجه موصوف
و کنور معز الیه و اولاد شان نسلاً بعد نسلاً از متوسلان این سرکار خواہند
بود و بموجب اقرار شان بعمل خواہد آمد و در صورت تاسیس اساس یکجہتی
فیما بین سرکار انگریزی و مہاراجه جے پور راجه موصوف و کنور معز الیه
برحسب اجازت بدستور در تابعداری راج جے پور خواہند ماند در ینصورت
ہم سرکار حامی و حافظ معز الیہما خواہد بود و راجه موصوف و کنور موی الیه
و اولاد شان نسلاً بعد نسلاً مشمول عواطف سرکار خواہد ماند۔

نمبر ۱۷ خط سر چارلس تہیافلس مٹکاف صاحب بہادر رزیڈنٹ دہلی بنام
راجه ابہی سنگه صاحب بہادر۔

راجه صاحب مشفق مہربان دوستان سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد اشتیاق مواصلت موفور المسرت که متجاوز الحصر و البیان است مشہود
خاطر تو دود ذخایر گردانیده می آید رسوخ و ارادت آن مشفق نسبت به سرکار
فیض آثار که از قدیم متحقق و ثابت است اظہر و در ینولا از آمدن کنور صاحب
مہربان کنور بختاور سنگه صاحب بہادر که بلقاے فرحت انتماے خود سرور
داشته بتقدیم لوازم دولتخواہی پرداختند زیاده تر از سابق منقوش و
مرتسم خاطر صفا مظاہر گردید از آنجا که فیما بین سرکار دولتمدار و مہاراجه

صاحب عالیشان سوائی جگت سنگھ بہادر روابط یگانگت و یکجہتی انضمام
واثق گرفته آن مشفق ہم ازین امر مطلع باشند و از طرف سرکار خاطر از تر
بہجت دارند که ہمه جہت مشمول عواطف خواہند ماند و سرکار را در امر واجب
حفظ و حمایت آن مشفق ملحوظ و منظور خواہد بود باقی مراتب از اظہار کنور
صاحب واضح خاطر تو دو مظاہر خواہد گشت و آینده دوستدار را ہمواره
مصروف دوستیها انگاشته بر ترقیم رقایم مخالصت شمایم مسرور و منبسطی نموده
باشند زیاده بہجت ہا بروفق مرام باد۔

نمبر ۱۸ پروانه دستخطی جنرل داود اکٹرلونی صاحب بہادر رزیڈنٹ
دہلی چودہریان و قانون گویان پرگنه کوٹ پوتلی بدانند درینولا بر اظہار
وکیل راجه صاحب مشفق راجه ابہی سنگھ بہادر دریافت شد که ایشان
رعایاے پرگنه مذکور را بروقت طلب نشان از معامله ورغلانیده سرکش
می نمایند و زر معامله قرار واقعی از نزد زمینداران پرگنه مسطور گرفتن نمی دہند
لہذا نوشته میرود که نشان زر معامله از دیہات بفور طلب بموجب سررشته
تشخیص مکانات عملداری راؤ راجه بنی سنگھ بہادر الور واله و نواب فیض محمد
خان بہادر که قرب و جوار ایشان است میکنانیده باشند و در خیرخواہی
وحسن خدمتی سرکار راجه صاحب موصوف مصروف و حاضری بوده باشند
در صورت بدخواہی و انحراف در حق ایشان خوب نخواہد شد لازم که
درین باب تاکید اکید تصور نموده حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ
چہاردہم ماه جون ۱۸۱۹ع۔

نمبر ۱۹ پروانہ دستخطی جنرل داؤد اکٹرلونی صاحب بہادر۔

زمینداران موضع داتل۔ کھرب۔ تارہڑہ۔ پرسوتم پورہ۔ بنیٹی۔ گوکل پور وغیرہ متعلقہ پرگنہ کوٹ پوتلی بدانند دریں ولا باظہار وکیل راجہ صاحب شفق راجہ ابھی سنگھ بہادر دریافت شد کہ ایشان در اداے زرمعاملہ واجبی تکرار وحجت بیجا پیش گرفتہ بجاے نصفی حصہ چہارم دادنی اقبال مینمایند و مال را بطور خود دست برداشتہ میدہند و ہنگام طلب زرمعاملہ وتقاضاے اوشان مستعد بجنگ شدہ ارادہ رفتن بہ دارالخلافت شاہجہان آباد بجہت نالش در سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر می نمایند لہذا نوشتہ میرود کہ ایشان سرشورش نہ برداشتہ نشان زرمعاملہ قرار واقعی بموجب سررشتہ تشخیص و دستور مکانات جاگیر نواب فیض محمد خان بہادر و عملداری راؤ راجہ بنی سنگھ بہادر الور والہ کہ قرب وجوار شماست در سرکار راجہ صاحب موصوف میدادہ باشند در صورت شرارت وفتنہ پردازی وانکار اداے زرمعاملہ بسزاے خود ہا خواہند رسید وارادہ نو عہدیگر در حق ایشان بہتر نخواہد شد و بہ سرکار دولتمدار انگریزی نالش غیر واجبی اصلاً مسموع ومنظور نخواہد شد لازم کہ دریں باب تاکید مزید انگاشتہ حسب الحکم راجہ صاحب موصوف در اداے زرمعاملہ حاضر و رجوع باشند

۱۴-جون سنہ ۱۸۱۹ء۔

جے پور کے اول عہدنامہ کی منسوخی پر کہتے ہی ظل حمایت انگریزی مین رہی مگر سنہ ۱۸ء کا عہدنامہ منضبط ہونے پر سر چارلس مٹکاف صاحب نے بموجب

مراسلہ اسمی گورنمنٹ مورخہ ۲۹- جنوری سنہ ۱۸۱۸ء تجویز کیا کہ باستثناے
پرگنہ کوٹ پوتلی کے جسکی بابت کہیتڑی سرکار انگریزی کی جاگیردار ہے
کہیتڑی کا معاہدہ منسوخ سمجھا جاوے ایک دفعہ جب بدریافت شرکت کیل
کہیتڑی سازش معاملات خلاف راج مین راج جے پور نے اوسکو توپ دم
اوڑایا پہر سوال پیدا ہوا اوس پر نواب گورنر جنرل صاحب نے دست اندازی
سے انکار کیا اور حسب مراسلہ یکم اکتوبر سنہ ۱۸۳۶ء اسمی مسٹر ہاکنس صاحب نے
ارشاد کیا کہ سر چارلس مٹکاف صاحب کے شرطیہ اقرار سے صاف عیان ہے
کہ رئیس کہیتڑی راج جے پور کا ماتحت ومحکوم ہے اور صاحب موصوف کے
مراسلہ مورخہ ۲۹- جنوری سنہ ۱۸۱۸ء سے اوس تجویز کا منشا شرح معلوم
ہوسکتا ہے کہ اوسکے بموجب اگر راج جے پور سے سرکار انگریزی کا عہدنامہ
نہوا ہوتا تو رئیس کہیتڑی بدستور ظل حمایت انگریزی مین رہتا مگر جے پور
سے عہدنامہ ہوجانے پر اوسکی اطاعت بجانب مہاراجہ صاحب جے پور مبدل
رہی -

سنہ ۱۸۱۸ء مین جب جے پور سے عہدنامہ ہوا کہیتڑی مین راجہ بختاور سنگہ
تہا اسوجہہ سے کہ راول صاحب پولیٹکل ایجنٹ کا شریک حال تہا رئیس کہیتڑی
بخلاف دیگر شیخاوتون کے راول کے شامل حال رہا سنہ ۱۸۳۰ء مین راجہ
بختاور سنگہ کا انتقال ہوا اور شیونا تہہ سنگہ اوسکا پسر نابالغ مسند نشین
ہوا اسکی نابالغی مین اوسکی ماجی نے کاروبار ریاست کا انصرام کیا جسطرح سرکار
انگریزی کیطرف سے راج جے پور کے انتظام مین محدود دست اندازی

کی گئی تھی اوسیطرح راج جے پور نے کہیتڑی کے معاملات مین کی اور وہی
نتائج پیدا ہوئے ہر مرتبہ کے فساد مین تنخواہ دار فوج متعین ہوتی ہے بلحاظ
اس امر کے کہ وہ فوج کسکی طرف سے لڑی تنخواہ اوسکی کہیتڑی کے ذمہ
لگائی گئی اسطرح یہہ مختصر ریاست روزبروز قرضہ سے زیربار ہوتی گئی اور
خراج واجب الادا سے جے پور باقی رہ گیا جے پور کو اوس مداخلت کا موقع
ملا جسکا کہیتڑی کو ہمیشہ خوف رہتا ہے اور جے پور ہمیشہ خواہشمند ہے اس
نزاع و تکرار کے کل زمانہ مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے کورٹ پوتلی مین
جے پور کی مداخلت ہونے دی اس زمانہ کے کہیتڑی کے کاغذات ذیل
مین نقل کئے جاتے ہین -

نمبر ۱ خط زبدہ نوئینیان عظیم الشان مشیر خاص حضور فیض معمور بادشاہ
کیوان بارگاہ انگلستان امیر الامرا لارڈ ولیم کونڈش بنٹنگ صاحب بہادر
گورنر جنرل ناظم اعظم ممالک بحر وسرکار کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہند بنام راجہ
شیو ناتہہ سنگہ صاحب بہادر والی کہیتڑی مورخہ ۱۶- اپریل ۱۸۳۰ع مطابق
۲۱- شوال ۱۲۴۵ ہجری -

راجہ صاحب مہربان دوستان سلامت
مکاتبہ محبت طراز متضمن اطلاع دہی واقع کدورت افزا اعنی درگذشتن والد
بزرگوار ایشان ازین جہان فانی بتاریخ سی ویکم ماہ دسمبر ۱۸۲۹ع واظہار احوال
غم وپریشانی خود وانیکہ آن متوفی در ہمہ حال بذیل عنایت ودر طریقہ تابعداری
واطاعت این سرکار دولتمدار متمسک ومستقیم بودہ براے تقدیم وبجا آوری

هرگونه ایثار واحکام اعالی نامدار این شوکت جاوید بنیاد بآن مهربان بگلفتند
درین صورت وهم بعد نظر وبهبود خود ایشان سالک مسالک قدیم بتبعیت و
فرمان پذیری اولیاے این دولت دوران عذب بوده امید از عنایات
بے غایات حضور دارند که این جانب توجهات مربیانه نسبت بایشان مع
مبذول دارد بادیگر کوائف ارادت واختصاص موصول گردیده بمندرجه
مطلع ساخت مهربانا بدریافت سانحه ملالت انتماے انتقال والده ماجده ایشان
ازین خاکدان ظلمانی بعالم روحانی سیما بحالات وفاشعاری وخیرسگالیهاے
آن ره سپر عالم بقا کمال تاسف وتالم ازطرف اینجانب روداد وازانجاکه
حدوث این حادثه ناگزیر محض ازمشیت ایزدی است وجز طریقه مصابرت
چاره کار ناپایدار درین صورت انسب که آن مهربان هم راضی برضاے
الهی وسالک مسالک صبر وشکیبائی بوده بتسلی وتشفی دیگر غمزدگان این
حادثه پردازند وانچه ازحالات خیراندیشی متوفی مزبور وثبات وقیام
خود برنهج مستقیم اطاعت وتابعداری این سرکار عظمت دیار بپایه اظهار
درآورده بودند مهربانا ازآثار رسوخ ارادت ووثوق عقیدت ایشان متصور
گشت یقین خاطر دارند که آن همه حسن خدمات پارینه بخوبی منقوش ومرتسم خاطر
اینجانب است چنانچه ایشان هم بذریعه عمل آوری همچو رویه مرضیه ونظر
برخیرخواهیهاے دیرینه همپایه پدر بزرگوار خویش مدام مستحق ابذال هرگونه تفضل
وعنایات اولیاے این دولت بلند صولت متصور خواهند بود درجاکه اینجانب را
خواهان خیریت وخوبیهاے خود انگاشته همواره بعرض وگذارش حالات

تغیرت سمات خودمی پرداخته باشند زیاده چه بر طراز د۔

نمبر ۱۴ خط زبده مؤمنیان عظیم الشان بشیر خاص حضور فیض معمور بادشاہ کیوان بارگاه انگستان امیر الامرا رلارڈ ولیم کونڈش بینٹنگ صاحب بهادر متعلقه کشور هند گورنر جنرل ناظم آعظم ممالک محروسه سرکار کمپنی انگریز بهادر بنام راجه شیونانجه سنگه صاحب بهادر مورخه دوم جنوری ۱۸۳۲ء مقام پرا گپور علاقه راج جیپور قریب کوٹ پوتلی۔

راجه صاحب مهربان دوستان سلامت

مکاتبه مسرت طراز متضمن اظهار مدایج خورسندی وابتهاج بر یافت ورود دائره دولت اینجانب در کوٹ پوتلی وگذارش حالات خیر سگالیهاے بزرگان نسبت این دولت بلند صولت واینکه آن مهربان بسبب صغارت از احضار حضور متعذر مانده دیا بهائی کهیمی رام کامدار خود را براے انصرام مایحتاج لشکر فیروزی اثر متعین ساخته اند با دیگر مراتب رسوخ خلوص موصول شده بمندرجه با مطلع گردانیده عرض وگذارش کوایف ارادت واخلاص ومدایج مسرت از ورود اینجانب در کوٹ پوتلی از آثار وثوق عقیدت وصدق محبت ایشان متصور شده ذریعه خورسندی ورضا وعذر صغارت ایشان مسموع وپذیرا گشت ودیا بهائی مذکور حاضر بوده در تقدیم وبجا آوری احکامات بخوبی پرداخت وحالات خیر اندیشی بزرگان ایشان بخوبی منقوش خاطر است اطلاعاً قلمی گردید رجاکه اینجانب را خواهان خیر وخوبیهاے خودمی انگاشته باشند زیاده چه بر طراز د۔

نمبر ۱۴۲ روبکاری بحضور مسٹر مارٹین بلیک صاحب بهادر مرقوم ۲ ماه اپریل ۱۸۳۲ء

امروز دعوی زمینداران پوٹھیری وغیرہ علاقہ الور بابت حق [illegible] خود با [illegible]
علاقہ کوٹ پوتلی و وکیلان طرفین در اقرارنامہ خود با تجویز آن بر رای حضور
گذاشتہ اند بحضور روبکار گردید رپاتی کاغذات متعلقہ این مقدمہ با [illegible]
وکیلان بملاحظہ درآمد ازان واضح شد کہ رئیس الور در خط خود بسوی صاحب
کلان بہادر شاہجہان آباد موصولہ یکم ماہ ستمبر سنہ ۲۹ء بدین گونہ می نگارند کہ
زمینداران موضع پوٹھیری متعلقہ پرگنہ بانسور علاقہ الور بموجب دستور قدیم حق
زمینداری وغیرہ از دیہات علاقہ کہتڑی می یابند. از چندے راجہ صاحب براہ
ناانصافی دادن حق شان موقوف ساختند و راجہ شیو ناتھ سنگہ بہادر جاگیردار
کوٹ جواب آن در خط نوزدہم ستمبر سنہ الیہ چنان می نویسند کہ زمینداران موضع
پوٹھیری حق زمینداری کہ بیان می کنند کدام چیز را حق می خواہند حالا ہنگامہ
نواب میر خان نیست کہ کسے زبردستی نماید بفضل الہی مالک ملک صاحبان عالیشان
ہستند در علاقہ غیرے دخل دیگرے گنجایش ندارد و ظاہرا پرگنہ نارنول در
تصرف نواب فیض محمد خان بہادر مقرر است زمینداران پرگنہ بتیسی علاقہ جیپور
ہم ہمین طور از دیہات پرگنہ نارنول لٹھہ میخواستند و حق زمینداری بیان
میکردند موقوف نمودہ یک حبہ نمی دہند و پیشتر نواب نجابت علیخان و احمد بخش
خان مرحوم انہا کانوند و لوہارو بابت لٹھہ از پرگنہ سنگہانہ و نیز ہر تکرار
نیداشتند آن ہم در عہد صاحب کلانی مسٹر مٹکاف صاحب بہادر موقوف
شدہ و چند پرگنات عنایات سرکار بہر سرداران مقرر اند کسے جا ہم رسم لٹھہ
نیست چون با وجود تاکیدات متواتر مدعیان حاضر نہ آمدند و از اظہار زبانی

وکیل الور بدریافت آمد کہ حق زمینداری مذکور از قبل اکہی است از آنجا کہ اکہہ
دراکہی وغیرہ ابواب بعوض خدمت حفاظت بودند و از ہنگام عملداری سرکار
انگریزی آن خدمت کہ عوض آن زبردستان از زیردستان می گرفتند
باقی نماند یعنی ہمہ ہا در ظل حفاظت سرکار انگریزی در آمدند و درین باب
سیکے محتاج دیگرے نماند پس درحالیکہ آن خدمت باقی نماند عوض آن کجا
ماند نظر بران دعوی زمینداران موضع بوٹیری وغیرہ علاقہ بر زمینداران
دیہات علاقہ کوٹ پوتلی باطل و ناجائز متصور شدہ —

لہذا حکم شد کہ

زمینداران موضع بوٹیری وغیرہ علاقہ الور از دعوی خود ہا دست بردار
شوند و این فیصلہ را بہر صورت مستحکم دانستہ زنہار از زمینداران دیہات
کوٹ پوتلی مزاحمت نسازند و یک یک نقل روبکار ہذا برای اطلاع بوکیل
طرفین دادہ شد —

[دستخط مارٹین بلیک صاحب اسسٹنٹ ریزیڈنٹ]

کہیتڑی مین بندوبست کیواسطے رام ناتہہ پروہت متعین ہوا تہا اوسی
زمانہ مین برگرد شیخاوالی مین کمی ہوئی میجر تہاربی صاحب کی راے مین
دو رسالہ سواران و دو ایسی توپین ایک پلٹن پیادگان اور دو دیگر
توپین انتظام شیخاوالی کیواسطے کافی متصور ہو کر باقی فوج کی تخفیف ہوئی
اس سے ناپسندیدہ فوج خرچ بہی بذریعہ روبکار موقوف ہوا —

نمبر ۱۳۴ روبکار کچہری ایجنسی راج سوائی جےپور اجلاسی میجر تہاربی صاحب

بہادر ایجنٹ راج موصوف مورخہ ۱۵ - اگست ۱۸۳۳ء پنچائت ہندوستانی

سنہ ۱۸۳۵ء مین کرنل الوئیس صاحب بہادر کے روبرو شیخاوانی کے بندوبست

کیواسطے جہونجہنون کے سوارون کے خرچ کی بابت لینا فوج خرچ کا شیخاوانی

کے سردارون سے مقرر ہوا تہا اب تک جاری رہا اور سردارون کو یہہ

امید رہی کہ کچہہ عرصہ بعد یہہ فوج خرچ معاف ہوجاویگا اور دہاڑے

وغیرہ فساد ویسے بندوبستی جو شیخاوانی مین پیشتر تہی ویسی نہ رہی اور شیخاوانی

کے سردارون کی اتنی پیداواری نہین کہ بغیر تکلیف اور دقت کے فوج

خرچ اون سے ادا ہو اور بمقام دہلی صاحب کلان بہادر کرنل جان

سدرلینڈ صاحب کے زبانی سے لاٹہہ صاحب بہادر کی خدمت مین معلوم

کرایا گیا اور لاٹہہ صاحب بہادر نے معاف ہونا فوج خرچ شیخاوانی کا

منظور فرمایا سواب سنہ ۱۹ کے سال سے نہین دینا پڑیگا مگر اب ایسا ضرور ہے

کہ جہونجہنون والی کے سب سردارون کی صلاح سے فوجداری کا بندوبست

چوری و دہاڑہ وکہوجون کا اچہی طرح ہوجاوے اور جہان شراکت کے مکان

لایق تہانہ کے ہین وہان تہانجات مقرر ہوجاوین اور وہان کا خرچ مشترک

آمدنی سے دیا جاوے —

حکم ہوا کہ

نقل اس روبکاری کی ایک ایک پرت شیخاوانی کے سب سردارون کے پاس

واسطے اطلاع کے بہیجی جاوے اور یہہ بہی لکہا جاوے کہ سیکر وکہیتڑی و

جہونجہنون والی کے سردار فوج خرچ کے سبب سے زمیندارون سے حاصل

لیتے تھے سو زیادہ لینا موقوف کرین اور ایسا بندوبست کرین کہ کچھہ دوڑا دہا
وونگہ وفساد وابتری ہونے پاوے اور رعیت امن مین رہے تاکہ یہہ تجویز
بحال رہی تھی بہادون بدی ۵ - سمت ۱۹ -
رام ناتہہ پروہت کی کہیڑی سکے کاہتہون سے نااتفاقی ہوگئی اوسکے بعد
جو تدبیرین میجر تہورسبی صاحب نے کین اون پر راجہ نے مطلق عمل نہ کیا
رام ناتہہ سے کہیڑی کے لوگ ناخوش تھے اوسکو وہان بہ زبردستی رکھا گیا
اسواسطے اکثر نزاع ہوا اور وقتاً فوقتاً وسکی مدد کیواسطے برگڈ شیخاوالی
کے بہیجنے کی ضرورت ہوتی رہی ۱۸ - جنوری ۱۸۴۳ع کو راجہ شیونا تہہ سنگہ کا
بعارضہ چیچک انتقال ہوا اور ریاست کی بدنصیبی سے رئیس کی صغیرسنی اور
رانی کی مختاری کا ایک اور زمانہ ہوا راجہ شیونا تہہ سنگہ کی رانی کو ایام حمل
پورے ہوگئے تہے چونکہ بصورت نہونے مذکر وارث کے کوٹ پوتلی کی جاگیر
پہر سرکار مین ضبط ہوتی میجر تہورسبی صاحب کو لازم آیا کہ برسر موقع پہونچکر
حقیقت تولد سے بخوبی آگہی حاصل کرین انسداد فریب کیواسطے کامل تدبیرین
عمل مین آئین راجہ فتح سنگہ پیدا ہوئی رانیان رام ناتہہ پروہت اور رجے پور
کے اختیار کو خارج کرنے کیواسطے آمادہ ہوئین کہیڑی کے بہاڑون مین جیپور
کی فوج سے کچھہ نہوسکا تب منتظمون کی کمک وحمایت کیواسطے برگڈ شیخاوالی کی
فوج کو بلایا گیا کہ میجر فوسٹر صاحب کوٹدہ کے گہاٹ مین بہت جوانمردی سے
لڑکر کہیڑی مین داخل ہوا اگر قلعہ کی فوج لڑتی تو اوسکے پاس مقابلہ کا کچھہ
سامان نہ تہا مگر اونہون نے قلعہ خالی کردیا اور رانی ہنیانی جی کو کہ بانی فساد تہی

جے پور کو بہیجا گیا وہان وہ مرگئی مگر کچھہ عرصہ بعد رام ناتہہ پرو ہت کے رانا وت جی والدہ راجہ فتح سنگہ سے بہی نا اتفاقی ہوگئی رام ناتہہ کی مدد کیواسطے چار شخصون کی پنچایت مقرر کی گئی راناوت جی نے جہان قابو پہونچا ریاست کی آمدنی لی اور جو قیدین رام ناتہہ نے مقرر کین اون سے بہت ناراض ہوئین پنچایت کہیتڑی کی کارروائی بیفائدہ ثابت ہوئی اسواسطے پنچون کو موقوف کرکے صرف رام ناتہہ کو مختار رکہا۔

سال ۱۸۵۰ء مین رام ناتہہ پروہت کا انتقال ہوا اوسوقت سے کہیتڑی کے کام مین ابتری آگئی اوسکا بیٹا گنگارام مقرر ہوا مگر اوسکو اپنے باپ کا سا حوصلہ نہ تہا راناوت جی نے اوسکے اخراج کیواسطے فوج جمع کی وہ بہاگکر جیپور آگیا کہیتڑی مین جہوجہار سنگہ کو بہیجا گیا مگر راناوت جی کے سبب سے وہ بہی واپس آیا راناوت جی نے ایک لاکہہ روپیہ جے پور مین داخل کرکے اوسکو برخاست کرایا اور خود مختار ریاست رہی راج جے پور نے نذرانہ لے لیا مگر اپنی طرف کے تدبیر کا ایفا نکیا گنگارام کو پہر بہیجا چاہا سر ہنری لارنس صاحب نے ریاست کو زیرباری ستے بچانیکیواسطے بذریعہ روبکار راج جے پور کو رحم پر آمادہ کیا اور دفعیہ مشکلات کیواسطے نذرانہ واپس کرایا مہاراجہ صاحب نے قبول کرکے کہیتڑی کیواسطے مستقل منتظم مقرر کرنیکا اقرار کیا۔

۲۴ رنقل روبکار تکمیہ ایجنسی دار الخیر اجمیر بہ اجلاس کرنل سر ہنری منٹگمری لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان واقعہ ۲۵۔اگست ۱۸۵۵ء عرضی پندرہ روز کا منقضی ہوا کہ اتفاق جانے ہمارے کا مقام کہیتڑی مین ہوا اور مرضی ہماری

تھی کہ جیسا ہم نے دربار جے پور مین بھی طامس ہدرلی صاحب کیواسطے جسکو راناوت
جی والدہ رئیس کھیتڑی نے اپنے ہان رکھنا کہا تھا خاطرداری ہوا ور بدستور بحالی
ظہور مین آوے لیکن معلوم ہوا کہ دربار جیپور نے اس بات مین کچھہ نہ کیا بلکہ راناوت
جی نے موصی الیہ کو بیدخل بمطلق کردیا اور ہم خود محل مین گئے اور راناوت جی کو
کہ بحجاب پردہ موجود تھی صلاح دی کہ طامس ہدری صاحب کو بدستور انتظام
پر یعنی بعلاقہ مختاری مامور کرین راناوت جی نے صاف انکار کیا کہ ہم ہرگز مقرر
نہین کرینگے آخر بناچاری ہمنے قبول کیا کہ راناوت جی اپنی ریاست مین کسیکو
مامور کرین چنانچہ شیوبخش دہابہائی کا مختار ہونا ٹھیرا ہے ہم نے راناوت جی
سے کہا کہ انتظام اس طور سے ہو کہ دہابہائی بالاستقلال کام کرے اور راناوت
جی علیحدہ رہین اور مداخلت امورات انتظام مین نکرین چنانچہ راناوت جی نے
اس بات کو قبول کیا جو کہ یہہ تجویز جدید جو وقوع مین آئی ہے صرف ہماری راے
واحد سے بلا مداخلت راے و تجویز جدید اور کسی کے ہوئی اور راوت رنجیت سنگہ
سے کسیطرح اسمین مداخلت نہ تھی بلکہ راے راناوت جی کے مطابق راے ہماری
کے واسطے تفویض کار طامس ہدرلی صاحب کے تھی اور دربار جے پور نے بندوبست
ریاست کھیتڑی کی تجویز پنچایت ہوتی تھی یہہ امر ہماری دانست مین خوب نہ تھا
مقرر ہونا پنچایت کا بجز ازدیاد فساد وزیادہ غبن ہونے کی ہماری دانست
مین مفید کسی امر کا نہ تھا مقرر ہونا ایک آدمی کا استقلال سے فی الجملہ باعث
امید بندوبست ہے اسواسطے۔

حکم ہوا کہ

مرسل ہوکر صاحب ممدوح اطلاع مضمون روبکار بنا در بارۂ جے پور مین نراؤیز
اور یہہ بہی ہدایت کرین کہ اب راج جے پور بمقدمات ذگی ریاست کہیتڑی دخل
نکرین بلکہ درصورت ضرورت مدد و اعانت ریاست موصوفہ ملحوظ رکہین کسواسطے
کہ اب راناوت جی انتظام کے امر مین بیدخل رہینگے اور مختار بذات خود عمل کریگا
اور جوابدہی ہر امر کی بذمۂ مختار رہیگی۔
مگر اس روبکار اور راج جیپور کے احکام پر ۱۸۵۵ء کے غدر تک کچہہ عملدرآمد
نہوا اس زمانہ مین راناوت جی سنے ملک کی آمدنی کو برباد کیا اور جتنے دیہات
اون کے پاس بالاستحقاق تہے اون سے زیادہ دیگر دیہات شامل کرلئے خراج
جے پور کا بہت چڑہ گیا ساہوکاروں کا قرضہ بہت ہوگیا اور ریاست مین طرح طرح
بدنظمی ہوئی اوسوقت جے پور کی فوج نے محالات متعلقہ کہیتڑی پر قناعت
نکر کے بعد محاصرہ کے کوٹ پوتلی کو بہی لے لیا اور گورنمنٹ ہندوستان نے
اس عمل کو ناپسند کیا اور اوسکے واگذاشت کا حکم دیا آخرکار برضامندی راجہ
صاحب و راناوت جی ایک منتظم مقرر کیا گیا مگر راجہ صاحب اور راناوت جی
کے درمیان نفاق ہوگیا کہ اوسکے سبب سے بہی کہیتڑی مین بہت نقصان ہوا۔

نمبر ۲۵ نقل کیفیت محکمہ ایجنسی راج جے پور بنام راج موصوف المرقوم
۱۰۔ستمبر ۱۸۵۹ء خریطہ صاحب والا مناقب میجر ولیم فریڈرک ایڈن صاحب
بہادر قایم مقام ایجنٹ گورنر جنرل راجستان دربارۂ واگذاشت پرگنہ
کوٹ پوتلی نام نامی مہاراجہ صاحب بہادر راج جے پور بحوالہ حکم فیض شیم
حضور پرنور لارڈ صاحب بہادر دام اقبالہ ورود ہوا اور راج مین

بھیجا گیا اب گنگا دہر پروہت کو راجہ فتح سنگہ رئیس کہیتڑی نے تحصیلدار کوٹ پوتلی مقرر کرکے یہان بھیجا ہے اسلئے مناسب ہے کہ جو ناظم و فوج وغیرہ ملازمان راج جےپور کوٹ پوتلی مین ہین اونکو فوراً برخاست کیجیے اور کاغذ راج سے درین باب نام اون کے جاوے کہ اپنے تئین کوٹ پوتلی سے برخاست کرین اور کام وہان کا سپرد گنگا دہر مذکور کے کردین اگر کچھہ عذر جمعبندی وغیرہ کا اسمین ہووے اوسکا انجام یہان سے ہوجاویگا اسمین تامل نہو سکے جواب جلد آوے —

نمبر ۲۶ ترجمہ چٹھی میجر جان سی بروک صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ جیپور بنام صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ مورخہ مقام جیپور ۲۴ - جولائی سنہ ۱۸۶۲ع -

آپکا روبکار رقمزدہ ۱۷ - ماہ حال بطلب کیفیت خریطہ راناوت جیصاحبہ کہیتڑی کہ اونہون نے آپ کے نام بہیجا تہا موصول ہوا بجواب اوسکے ملتمس ہون کہ رانی موصوف کے ساتہہ مہاراجہ صاحب اور نوجوان راجہ صاحب کہیتڑی نے بہت بردباری کی ہے —

موسم سرما مین جب مین کہیتڑی گیا تب راناوت جیصاحبہ نے قریب آٹہہ سو مسلح آدمی قلعہ پپرونہ مین بمراد ارتکاب بدنظمی کہ جس سے اون کے بیٹے راجہ فتح سنگہ کی کہ اوس سے سخت عداوت رکہتے ہین بدنامی ہو جمع کر رکہے تہے اور اوس سے بیشتر اونہون نے خزانہ جواہرات و زیور طلائی وغیرہ موجودہ محل زنانہ واقع قلعہ کو بہی کہیتڑی کو اپنے قبضہ مین لانیکا تہیہ کیا تہا کہ راجہ صاحب نے اون کو اس ارادہ سے باز رکہنے مین کوشش کی —

راناوت جی صاحبہ نے بغیر اسکے کہ جو چاہین اپنے ساتھہ لیجاوین قلعہ سے باہر
جانے سے انکار کیا اسطرح وے وہان بمنزلہ قیدی کے تھین اور راون کے
مسلح آدمی پہرہ مین منتظر حکم تھے ۔

بہت صلاح و مشورت کے بعد راجہ صاحب کہیتڑی کیطرف سے یہہ قرار پایا کہ
راناوت جی صاحبہ شہر جےپور مین رہین اور واسطے حفظ مراتب اور پردہ داری
کے بجز زیور مردانہ قلعہ مین سے جو شے اون کے دلمین آوے لیجاوین مگر کسی
حالت مین باہر نہ جانے پاوین اور بلا منظوری راجہ صاحب جےپور کے کہین
نجانے پاوین راجہ صاحب نے یہہ بھی چاہا کہ اول اون سے حسب قرارداد
اگست سنہ ۱۸۶۰ع باقیات جایداد جو اون کے ذمہ ہے طلب کیا جاوے مگر اس
جہت سے کہ ایسے وقت مین کسی حساب کا ہونا داخل زبردستی متصور ہوتا ہے
راجہ صاحب کو فہمایش کیگئی کہ جب تک راناوت جی صاحبہ جےپور مین جاگزین ہو جاوین
اس معاملہ سے درگذر کرین ۔

افسوس ہے کہ راناوت جی صاحبہ نے ایفاء اقرار نہین کیا اور نہ واسطے ایفاے
اپنے اقرار صلح کے رضامند نظر آتی ہین بجاے اسکے کہ مکان مناسب واقع شہر
مین جو کہ میجر تہوربی صاحب نے ایک پہلی رانی کیواسطے مقرر کیا تہا اور راون کے
واسطے بہی موجود ہے اونہون نے اپنی سواری شہر سے تہوڑی دور ٹہیرائی
اور ایک ساہوکار کے باغ پر قبضہ کر لیا کہ مہاراجہ صاحب اور راون کے اہل دربار
ایسی معزز رانی کی بود و باش کیواسطے نازیبا سمجھتے ہین نہ تو باقیات واجب الطلب
اپنی جایداد کا ادا کیا ہے اور نہ مہاراجہ صاحب کی تاکیدات پر کچہہ خیال کیا کہ اسطرح

شرط مقبول ۱۸۶۰ء اب باطل و کالعدم متصور ہے۔
سوائے اسکے راناوت جی صاحبہ نے اب بہی مجمع کثیر ملازمان پیروںنہ مین کہہ
چہوڑا ہے اور نوجوان راجہ صاحب کے انتظام مین خلل پیدا کرنے کی تدبیرین
کرتی ہین مہاراجہ صاحب نہین چاہتے ہین کہ راناوت جی صاحبہ جیپور سے
چلی جاوین نہ فقط اس لحاظ سے کہ راجہ صاحب سے اقرار کرلیا ہے بلکہ اونکی
رائے مین بہ مطابقت رائے میری اگر اونکو جانیکی اجازت دیجاوے تو
یقین ہے کہ کہیتڑی مین جہان اب سب کام صفائی سے ہورہا ہے فتنہ و فساد
برپا کرینگی طریقہ مناسب جو مین اونکو تبلاتا رہا ہون یہہ ہے کہ اپنے بیٹے سے
صلح کرین اور اپنی تقدیر پر شاکر رہین مگر افسوس ہے کہ ایسی سینہ زور
اور تند مزاج عورت سی جیسی راناوت جی صاحبہ بلاشبہہ ہین یہہ امید نہین ہے
نمبر ۲۷ ترجمہ چٹہی جی ایس پی لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل
راجپوتانہ بنام لفٹنٹ کرنل جی سی بروک صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ جیپور
مورخہ مقام آبو ۱۴ اگست ۱۸۶۲ء۔
رپورٹ نمبری ۴۵ مورخہ ۴ ماہ گذشتہ کہ مین نے برطبق وصول خریطہ راناوت
جی صاحبہ کہیتڑی طلب کی تہی وصول ہوئی۔
اس رپورٹ مین جو کچہہ آپکو مد نظر ہے میرا بہی مین منشا رہی ہے اور اسبات
مین جو تدبیرین آپ نے کی ہین مجہکو منظور ہین۔
اپنے مراسلہ اور میرے جواب کا مضمون راناوت جی صاحبہ پر ظاہر کردین۔
نمبر ۲۸ خط کرنل ایسٹ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۶ دسمبر

سنہ ۱۸۶۴ء مقام اجمیر۔

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان راجہ فتح سنگھ صاحب بہادر راجہ کہیتڑی

بعد سلام و شوق آنکہ آپکا خط رقمزدہ ۲۶۔ اکتوبر مرسلہ کپتان بینن صاحب وصول ہوا مسرور و مبتہج کیا باستماع اس بات کے کہ آپ اپنے ملک کی ترقی مین بہ تقرر مدارس و تیاری سڑک آمدورفت اندرونی سعی وافر فرماتے ہین ازبس بہجت و شادمانی حاصل ہوئی ان تدبیرون کا یہی حصول ہے کہ آپکی رعایا بہت آسودہ حال اور فارغ البال ہوگی اور یقین کرین کہ آپکا اس طریقہ کی سرکار انگریزی بخوبی قدردانی فرماوینگے۔

نمبر ۲۹ خط کرنل ولیم فریڈرک ایڈن صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۲۲۔ جنوری سنہ ۱۸۶۶ء مقام اجمیر۔

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان راجہ فتح سنگھ صاحب بہادر راجہ کہیتڑی

بعد سلام و شوق بوصول نامہ مودت شمامہ رقمزدہ تاریخ ۵۔ ماہ حال کہ معرفت کپتان بینین صاحب کے وصول ہوا اور بہ استماع اس امر کے کہ آپ اپنی رعایا کی بہبودی مین بہت کوشش و پیروی فرماتے ہین کمال خوشنودی حاصل ہوئی ہماری سرکار کو ہمیشہ یہی طریقہ بہت پسندیدہ ہے مجھے یقین ہے کہ آپ اسیطرح بالاستقلال مصروف رہینگے مجھے شک ہے کہ شاید اس سال آپکی ملاقات سے مسرت حاصل نکرسکون مگر سرما آیندہ مین شاید اتفاق ملاقات ہوجاوے امیدکہ مخلص کو ہوا خواہ صادق تصور فرماتے رہین۔

نمبر ۳۰ خط کرنل ولیم فریڈرک ایڈن صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل

راجپوتانہ ہمہ ینہ ۱۱- جون ۱۸۶۹ء مقام آبو-

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان راجہ فتح سنگ صاحب بہادر والی کہیتڑی

بعد اسم اشتیاق وسلام کپتان بینن صاحب پولیٹکل ایجنٹ جے پور سنے رپورٹ مشعر حالات انتظام ریاست کہیتڑی ارسال کی میری دانست مین اوس رپورٹ سے انصرام کاروبار ریاست مین آپکی بڑی نیکنامی منکشف ومنمود ہے بنسبت اس بات کے کہ آپ نے درباب محاصل اراضی سرشتہ جدید کہ سرشتہ سابق سے بہت بہتر وبرتر ہے جاری کیا ہے کمال خوشی حاصل ہوئی -

واقعی رعایاے زراعت پیشہ کی اوراس جہت سے کل مجمع عوام الناس کی بہبودی وترقی مین محاصل اراضی سال بسال ٹہیکہ دینے سے زیادہ کوئی امر خلل انداز ومضر نہین ہے اسواسطے اجراے سرشتہ بندوبست پختہ بہت عاقلانہ ہے بلکہ مخلص کی یہہ صلاح ہے کہ میعاد بندوبست کے دس برس سے بیس برس تک ایزاد کیجاوے اور معائنہ اس حال سے بہی کہ قرضہ ذمگی ریاست مین بہت کمی ہوگئی اور قرض خواہان ریاست سے کمال وفاداری عمل مین آئی دوستدار از بس مسرور ہوا اگر وقت آیندہ مین بحسب اتفاق قرض لینے کی ضرورت درپیش ہوگی تب آپکی دانشمندی کا نتیجہ ظہور مین آویگا اور انکشاف اس امرکا بہی موجب ابتہاج خاطر خیر طلب ہے کہ فوجداری و دیوانی کی شایستہ کچہریان ونیز شفاخانہ ومدرسہ جات مقرر ہوئے ہین اور تعمیر سڑک مین بہی تغافل نہین ہے بلکہ مجہکو امید ہے کہ قرضہ ریاست ادا ہوجانے پر آپ ترقی آمدرفت اثناے ریاست مین زیادہ روپیہ

صرف کرینگے امید کہ مخلص کو دوست تر قیخواہ اپنا تصور فرماتے ہین -

۱۴۳ نقل رپورٹ کپتان ولیم ہول ہین صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ جیپور بخدمت لفٹنٹ کرنل ولیم فریڈرک ایڈن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۱۴ - مئی ۱۸۶۶ع ۲۶/۴۲ بذریعہ چٹھی نمبری ۵۹۹ مورخہ ۱۰ - نومبر ۱۸۶۵ع مین سنے آپ کو راجہ فتح سنگہ صاحب رئیس کہیتڑی کے مستحسن رویہ کی اطلاع دی کہ راجہ صاحب تحصیل علم انگریزی مین بہت کوشش کرتے ہین اور اونکا یہہ ارادہ ہے کہ واسطے بہتری حکومت اپنے ملک کے سررشتہ قوانین وضوابط باقاعدہ حسب نمونہ قوانین مروج ملک انگریزی جاری کرین اور باہم قوانین مذکور اور عادات رعایاے ریاست کی موافقت پیدا کرین -

حال مین مین نے ملک شیخاواٹی کا دورہ کیا تب کہیتڑی دیکہنے کا اتفاق ہوا راجہ صاحب خود اپنے ملک کی سرحد سے میرے شامل ہوئے اور کوٹ ہوکر اپنی دارالریاست تک ساتہہ رہے اسطرح مجھکو اون تہذیب واصلاحون کا جو میرے دورہ سالگذشتہ کے بعد راجہ صاحب نے کی ہین بچشم خود معاینہ کرنے کا موقع حاصل ہوا منجملہ اون کے سررشتہ تحصیل مالگذاری بہی ہے سابق مین قطعات ملک ٹہیکہ دارون کو کہ زیادہ تر ساہوکار اور مالدار ہوتی تہی اجارہ دینے کا دستور تہا مگر اب جسطرح میعاد ٹہیکہ جات منقضی ہوتی گئی یہہ طریقہ بہی رفتہ رفتہ موقوف ہوا اور بجاے اوسکے زمیندارون کو ذمہ دار ایصال جمع اور اسطرح تشدد وزیادہ ستانی ٹہیکہ داران سے مامون کرکے بندوبست سہ سالہ بطور سرسری کیا گیا مقدار زرلگان اراضی بہت ذرا جب

نظر آیا سکتا ہے علاقہ بہی علی العموم اس انتظام سے شادان معلوم ہوئے راجہ صاحب نے بیان کیا کہ یہہ تجویز امتحاناً کی گئی ہے اور ارادہ یہہ ہے کہ اگر اسکا حصول اچھا ہوا تو میعاد بندوبست دہ سالہ کر دیجاویگی۔

ریاست کہیتڑی کی جمع مشخصہ و نیز مصارف سال حال فرد معطوفہ مین درج ہین اور اس سے عیان ہے کہ للعہ سکہ جمع حال اور اوس سال کی جمع سے جب راجہ صاحب نے سن تمیز کو پہونچکر انتظام ریاست بداختیار خود لیا اور ہنوز پانچ برس نہ گذرے ہین للعہ زیادہ ہے اور یہہ افزونی جمع باعث تعریف و نیکنامی راجہ صاحب ہے کہ وے بہت ہوشیاری سے انتظام مناسب کرتے ہین اور بموجب تفصیل مندرجہ کے خرچ مشخص للعہ عللعہ کا ہے اور للعہ روپیہ اون دیہات کے کہ قرضہ ذمگی ریاست کے تن مین لگا دئے گئے ہین اسمین شامل ہوکر کل خرچ للعہ ہوتا ہے کہ آمدنی سے تخمیناً گیارہ ہزار سوائی ہے یہہ کمی چند صیغہ جات کے مصارف کی تخفیف سے جو راجہ صاحب کی تجویز مین ہین رفع ہوجاویگی مثلاً مصارف سودی خانہ تعدادی للعہ ہا سے امید ہے کہ خبرداری و نگرانی بلا فروگذاشت سے صرف اسی صیغہ مین تین چار ہزار روپیہ کی تخفیف ہو سکتی ہے حساب مصارف ریاست کہیتڑی مین بابت تعلیم و شفاخانہ و سڑک کے تین رقم بالاجتماع تعدادی گیارہ ہزار روپیہ کا نظر آتا موجب خوشنودی ہے مین نہین جانتا کہ ریاستہای واقع اس ملک سے کوئی رئیس بہی اپنے ملک کی آمدنی مین سے واسطے مصارف ایسے صیغہ جات مفید خلایق کے کم سے کم کسیقدر خرچ کا متحمل ہوتا ہو۔

جسوقت قریب اختتام سنہ ۱۸۶۱ء راجہ صاحب کو اون کی ریاست کا اختیار کلی
حاصل ہوا ریاست قریب سوا چار لاکھ روپیہ کے قرضہ سے زیربار تھی اور
قرضہ زیادہ تر اوس زمانہ مین کہ رئیس حال نابالغ تھے اور اون کی والدہ
راناوت جی صاحبہ جنکی بدانتظامی کی اطلاع بارہا بذریعہ مراسلات آپکے محکمہ مین
ہوتی رہی ہے انصرام حکمرانی کرتی تہین لیا گیا تہا راجہ صاحب نے بفور حصول
اختیار ممالک دفعتاً اداے قرضہ فوری ریاست کی تدبیر کی اور اس مرادسے
زرمطلوبہ قرض لینے کیواسطے معتبر ساہوکارون سے وادستد کرکے دیہات جمعی
[illegible] روپیہ سالانہ بعوض قرضہ نکالدئے کہ اسطرح سوا چار لاکھ روپیہ قرضہ
مین سے [illegible] روپیہ رہگیا ہے کہ وہ مع سود تین برس مین ادا کردیا
جاوے گا۔

بنظر اون مشکلات کے کہ راجہ صاحب کو باجی راناوت جی صاحبہ کے جلیور جانے
سے پیشتر درپیش تہین کیونکہ باجی صاحبہ خواہان زرکثیر رہتی تہین اور کاروبار
ریاست مین مداخلت بیجا کرتی تہین غور کیا جاوے تو فی الحقیقت راجہ
فتح سنگہ صاحب نے قرضہ کثیر کو بہت جلد ادا کیا ہے اور اون کی اس کامیابی
کا سبب عظیم یہی کہہ سکتے ہین کہ اونہون نے براہ دانائی دست اندازی آمدنی
دیہات تن ساہوکاران سے پرہیز کرکے بجاے عمل معمولی روسا راجپوتانہ
کے کہ عند الضرورت خرچ ساہوکارون سے بدعہد ہوجاتے ہین اون لوگون
کو کل جمع مشخصہ سے متمتع ہونے دیا اسطرح راجہ صاحب نے اعتبار پیدا کیا
ہے اور کسیوقت مین بدرپیشی ضرورت انجام دہی کار نیک بہ آسانی قرضہ لے سکتے ہین

معاینہ اس حال سے بہی مجھکو بہت خوشی ہوئی کہ کہیتڑی مین واسطے تحقیقات مجرمان اور نیز ایسے مقدمات دیوانی کے جو راجہ صاحب کے علاقہ مین دایر ہون ایک کچہری عدالت مقرر ہے اور ایک ہندوستانی اہلکار کہ ہمارے ملکو نمین سے کہین کا رہنے والا اور ذی ہوش ہے اس کچہری کا اہتمام کرتا ہے اور فیصلہ مقدمات مین ہمارے قوانین مجموعہ فوجداری و دیوانی رہنما سمجھے جاتے ہین مگر مقدمات سنگین کی تحقیقات و فیصلہ خود راجہ صاحب کرتے ہین مجھکو اس سے بہت خوشی ہوئی کہ راجہ صاحب نے انصرام کار کیواسطے اوقات مناسب مقرر کر رکھے ہین اور اوسکے بموجب عمل کرتے ہین اور وقت فرصت کو مطالعہ علم انگریزی مین صرف کرتے ہین اون کے پاس بڑا کتب خانہ معتبر کتابونکا تحصیل علم کیواسطے ذریعہ کافی ہے موجود ہے علی الخصوص علم طبعی پر اون کی توجہ قطعی اور مطالعہ علم تشریح اور طبابت کا بہت شوق ہے۔

اونہون نے شہر کہیتڑی خاص مین دواخانہ اور شفاخانہ خیراتی مقرر کیا ہے کہ مین نے بہمراہی راجہ صاحب معاینہ کیا شفاخانہ مین چھ مریض اندرونی موجود تھے ان مین سے ایک کے ناسور پر سب اسسٹنٹ سرجن عمل جراحی کرتا تھا اور مجھکو کمال تعجب ہوا کہ راجہ صاحب بہی ہنرمندی اور ضبط دل سے اوسکی امداد کرتے تھے اور دواخانہ مین بہی مریضون کی آمد رفت بہت ہے باشندگان دیہات گرد نواح وسکنا شہر کہیتڑی بامید حصول شفا بجماعہ کثیر فراہم ہوتے ہین ان مقامات کو مقرر ہوئے برس روز سے کچھ زیادہ عرصہ ہوا ہے راجہ صاحب نے رپورٹ ششماہی اول مراسلہ سب اسسٹنٹ سرجن مجھکو دکھلائی تہی اور اب

براہ مہربانی میرے پاس بہیجی کہ رپورٹ مذکورہ کو مع نقشہ جات معطوفہ نقشہ
ہذا ارسال کرتا ہون اور مجھکو امید ہے کہ ملاحظہ رپورٹ سے بدریافت اس
امر کے کہ رئیس ضلع راجہ صاحب کہیتڑی کے انصرام ایسے امور پسندیدہ میز
توجہہ کرنے سے رفاہ خلایق ہوتی ہے آپ بہت خوش ہون گے شفاخانہ و
دواخانہ کی فوایدہ رسانی کا حال بلحاظ آبادی قصبہ کہیتڑی کہ بموجب نقشہ خانہ
شماری حال ڈہائی ہزار باشندون سے زیادہ نہین ہی خود نقشہ جات سے معلوم ہوجائیگا
علاوہ صیغہ جات بالا کے راجہ صاحب نے تعلیم خلایق مین تغافل نہین کیا ہے اور
کہیتڑی و کوٹ مین مدرسہ جات ہندوستانی مقرر کئے ہین مدرسہ کہیتڑی مین ہر روزہ
آنے والے نوہ طالبعلم ہین اور سنسکرت و ہندی و اردو اور بعض بعض انگریزی
پڑہتے ہین اور کوٹ مین سنسکرت ہندی اور اردو کی جماعتین ہین اور
قریب اسّی طالب علم روزمرہ آتے ہین مین نے ہر دو جگہہ کے طالبعلمون کا
امتحان لیا اور اس قلیل عرصہ مین کہ جب سے وے پڑہتے ہین البتہ بہت ترقی
کی ہے مدرسہ کہیتڑی مین راجہ صاحب ہر ہفتہ بلا فروگذاشت جاتے ہین اور
اور طلبا کا امتحان لیتے ہین چونکہ اونکو اپنی طبیعت سے شوق ہے بلاشبہہ
مدرسہ جاری رہیگا اور ترقی پاوے گا اور راجہ صاحب نے مجہہ سے لیا
بھی کہا کہ عند الحصول موقع و ذریعہ چند دیگر مردانہ و نیز زنانہ مدرسہ جات
مقرر کرینگے۔

بمروردو سال قرب وجوار کہیتڑی مین گاڑیون کا عنقریب بالکل گذر نہ تہا
صرف ایک راستہ جانب شمال مشرق سے کہیتڑی مین گاڑی جا سکتی تہی

مغربی و جنوبی سمتین بالکل بند تہین قریب پندرہ میل تک راستہ پہاڑ ذیل ایسا دشوار گذار تہا کہ مسافر پیادہ اور رنگا وان پر بار مشکل اور وقت سے گذر سکتے تہے اب وہان بہت اچہی سڑک سولہ فیٹ عریض جسپر گاڑی بلا دقت چلی جاوے تیار ہو گئی ہے اور اسی طرح جنوب کیطرف سے تجارت جاری ہو گئی بندوبست پولیس بہی قابل اطمینان ہے البتہ راجہ صاحب کے انتظام مین یہہ امر سد راہ ہے کہ اون کے ملک کے حصہ عظیم مین مفسد و سرکش مینہ اور راجپوت کہ کل کم و بیش عادی غارتگری ہین آباد ہین مگر راجہ صاحب ماہین حدود اپنے علاقہ کے امن و عافیت رکہتے ہین تو باستقلال تمام جد و جہد کرتے ہین اگر گرد و نواح کے راجپوت رئیس علاقہ شیخاوائی کی بہی اسیطرح کوشش کرین تو ہمکو امید ہو سکتی ہے کہ ڈکیتی و دیگر جرایم اس ملک کا جلد انسداد ہو جاوے۔

الغرض راجہ فتح سنگہ صاحب ذاتی ذہین و ہوشیار ہین اور اپنی ترقی کا اور اپنے ملک پر عادلانہ حکومت کرنے کا فکر رکہتے ہین اونکو اوایل سے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی نصیحت و صلاح لینے کی عادت ہے اور معتقد ہین کہ اونکی عافیت اور اونکے ملک کی بہتری سرکار انگریزی کی امداد و پناہ پر کہ اوقات مختلفہ پر اونکو ملتی رہی ہے منحصر ہے امید کہ چند اصلاحین جو اونہون نے کی ہین انکا ثمرہ بروقت حاصل ہو گا اگرچہ ریاست کی قدیم اہلکارون کو تبدیلی اور نو طرز یا ان بمقتضا خاصہ طبعی پسند نہین ہین اور اونکی یہہ خواہش ہے کہ کاروبار ریاست جسطرح پشتہا پشت گذشتہ سے ہوتا رہا ہے اوسی طرح ہو مگر راجہ صاحب کو بہت استقلال ہے اور

اونکا قطعی ارادہ ہے کہ ترقی و اصلاح کی تدبیرات کو ضرور ... ...
جو کچھہ اونھون نے کر لیا ہے اوسکے دیکھنے سے امید ہو سکتی ہے کہ ... اسید ت
سب کچھہ کرینگے مجھے امید ہے کہ حالات ریاست کہیتڑی کی یہہ مختصر کیفیت ...
کو پسند ہوگی اور یقین ہے کہ اگر آپ چند سطرین خوشنودی طبع راجہ صاحب کو
لکہینگے تو اونکو بہت خوشی حاصل ہوگی امید ہے کہ آپکی راے مین بہی باتفاق
راے میرے راجہ صاحب مستوجب استعانت و جرأت دہی ہین —

نمبر ۳۲ ترجمہ چٹھی صاحب سیکرٹری گورنمنٹ منجانب آنریبل ایلیسن صاحب بہادر سیکرٹری گورنمنٹ ہندوستان صیغہ ممالک غیر بنام صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ نمبری ۹۵ ج مورخہ مقام شملہ ۲۱ - جولائی ۱۸۷۶ع —

آپ کی چٹھی نمبری ۴۵۷ مورخہ ۱۱ - جون مع رپورٹ کپتان بینن صاحب متضمن
بر اینکہ راجہ فتح سنگہ صاحب رئیس کہیتڑی نے اپنے ممالک کا بہت عمدہ انتظام کیا
ہے وصول ہوئے اور مین نے چٹھی و رپورٹ مذکورہ جناب نواب معلی القاب
گورنر جنرل صاحب بہادر و اہالیان کونسل کے اجلاس مین پیش کی —
جناب نواب ممدوح و اصحاب کونسل کو ملاحظہ کیفیت کپتان بینن صاحب سے
کمال خوشی حاصل ہوئی کل رپورٹ راجہ صاحب کی عاقلانہ تدبیر اور اون کی
تمناے دلی ترقی انتظام ریاست کی شہادت دیتی ہے —
علی الخصوص اس امر سے کہ راجہ فتح سنگہ صاحب نے بندوبست مالگذاری
تین برس کیواسطے منضبط کیا ہے اور اونکا یہہ ارادہ ہے کہ اگر مفید ہوا تو

میعاد بند و بست مین دس برس دیگر زیادہ کئے جاوینگے جناب ممدوح والمناقب
بہت خوش ہین راجہ صاحب کی بڑی نیکنامی ہے کہ مصارف سالانہ مین مبلغ
گیارہ ہزار روپیہ بد تعلیم خلایق و شفاخانہ و تعمیر سڑک خرچ ہوتا ہے اور شوق
ذاتی راجہ صاحب کا ترقی صیغجات مذکورہ مین قابل تحسین و آفرین ہے -
جناب ممدوح والمناقب و اصحاب کونسل کی یاد مین کسی ہندوستانی ریاست
کے انتظام کی ایسی کیفیت جو رپورٹ حال مشعر انتظام کہیتڑی سے زیادہ اعزاز
و نیکنامی نمایان کرتے ہو ملاحظہ سے نہین گذری ہے -
اسواسطے جناب محتشم الیہ نے باجلاس کونسل ایک خط بنام راجہ صاحب لکہنے
کا حکم نافذ فرمایا ہے چاہیئے کہ آپ خط مذکور راجہ فتح سنگہ صاحب کو دینے کیواسطے
مہاراجہ صاحب جے پور کے پاس بہیجدین اور جناب نواب گورنر جنرل صاحب
بہادر و اصحاب کونسل نے مہاراجہ صاحب کو بہی چند کلمات مفید مطلب تحریر
فرمائے ہین -
آپکو چاہیئے کہ صاحبان پولیٹکل ایجنٹ ماتحت اپنے کو ہدایت کرین اور جب
موقع ہو خود بہی کوتاہی نکرین کہ روسا و امرا راجپوتانہ سے طریقہ مستحسن
راجہ صاحب کہیتڑی کی نقل کرائی جاوے اور اون کی خاطرون پر منقوش
کرین کہ جناب نواب گورنر جنرل صاحب و اصحاب کونسل کی عین تمنا یہہ ہے
کہ اس افضل نمونہ پر بکوشش تمام عمل کرتے ہین -
نمبر ۳۴ خط جناب صاحب سیکرٹری بہادر بنام راجہ صاحب -

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان سلامت بعد اشتیاق

حسب الحکم نواب مستطاب معلی القاب ویسراے وگورنر جنرل صاحب بہادر ممالک
ہند باجلاس کونسل آن مہربان را اطلاع میرود کہ بندگان نواب صاحب ممدوح از
صاحب ایجنٹ خود متعینہ راجپوتانہ تحریری مشتمل بر کوائف انتظام مشفق در ریاست
خویش یافتہ بملاحظہ آن کمال خوشنودی حضرت ایشان گردید بدرستی پیوست از تمام
شد کہ آن مہربان را بیاگاہم کہ ظہور مساعی آن مشفق بتقدیم انتظام واجب وحقہ
در امور مالی و نیز در جہد و کوشش در اینکہ قرضہ ریاست زود مسدود می گردد
موجب تحسین و عزت آن مہربان است و بخصوص و شوارع و شفاخانہ ہا کہ تنہا
آن مہربان زر کثیر داد بل ذات خود در ترقی گرفتن و مسدود بودن آنہا
توجہ و ہمت بلیغ برگماشتہ اند ہر آئینہ اینگونہ حسن انتظام ریاست خاصۃً قابل
تحسین است و بندگان نواب صاحب مسبوق بالمدح باجلاس کونسل را الیقین کامل
است کہ آن مہربان بکار بستن اینگونہ تدابیر در سرسبزی رعایاے خود با توجہ
تام و انجاح مرام مصروف خواہند بود و نیز جناب ممدوح را امید است کہ بہ بناے
حسن انتظام آن مہربان جم غفیر از روساے راجپوتانہ پیرو باشند و خاص خواہش
سرکار با وقار انگریزی ہم ہمین است زیادہ چہ برطراز د۔

نمبر ۳۴ تقریر جناب نواب معلی القاب سر جان لارنس صاحب بہادر ویسراے
وگورنر جنرل کشور ہند بہ دربار اعظم واقع آگرہ تاریخ ۱۲۔ نومبر سنہ ۱۸۶۶ء۔

اے مہاراجگان و راجگان و سرداران ۔ آپ سب صاحبان کو آج اپنے
روبرو جمع ہوا دیکھکر مین کمال محظوظ ہون اور اس معروف شہر مین کہ

عالیشان عمارت تاج گنج ہے اور سب سے زیادہ اس جہت سے کہ زمانہ سابق
مین سلطنت شاہنشاہ اعظم کا جسکے نام سے اکبرآباد نام پایا ہے پایہ تخت تھا
ناموری ہے آپ کے آنے پر مبارکباد دیتا ہون آپ کا اور میرا آپس مین ملنا
بہت اچھا ہے میرے واسطے اسطرح مفید ہے کہ جناب ملکہ مقدسہ نام آور
آفاق فرمان رواے انگستان وہندوستان کا ویسرا ے ہو کر مجھکو چاہئے
کہ اتنے روسا ذاہل رتبہ و نامی گرامی سے ملاقات کرون اور واقفیت پیدا
کرون اور آپکو اسواسطے مناسب ہے کہ مجھ سے روبرو گفتگو کرسکو اور
درباب انتظام اپنے ممالک کے جو کچھ میرے مدنظر وخواہشین ہین سماعت کرو
براہ دانشوری اور اسلوبی سے حکومت کرنیکا فن بہت مشکل ہے اور صرف بذریعہ
فکروخیال ومحنت کامل ہوسکتا ہے ہندوستان کے شاہون اور رئیسون مین
ایسے بہت کم ہین جوضروری اوصاف سے ہی موصوف ہون کیونکہ اونہون
نے اپنی آغاز جوانی مین سیکھنے اور پڑھنے اور تجربہ کاری مین خبرداری نہین
کی اور نہ اونہون نے اپنے اخلاف کو کہ اونکے بعد مسند نشین ہونے والے تھے
اچھی طرح پڑھایا اور خبرداری سے تربیت کی اسی سبب سے اکثر ایسا ہوا ہے
کہ رئیس کے گذرجانے پر اوسکو بطور نیک وعقیل حاکم کے یاد نہین کرتے دولتمند
آدمی جب تک زندہ رہتے ہین اون کے خیرخواہ اور تابعدار ایسی خوبیون کی
بابت کہ وے مطلق نہین رکھتے اون کی تعریف کیا کرتے ہین مگر فقط اوسیوقت جب
اونکی حیات منقضی ہو اصلی حال کہا جاتا ہے کہ ایسے آدمیون کی کل ناموری
مین سے جو کہ وے پیدا کرسکین فقط وہ ہے جو بہ اعتبار حکومت عادلانہ

ونیز سخاوت کے حاصل ہو قابل تعریف ہو سکتے ہین نصرت سند اور بہادر ون
کا نام فراموش ہوجاتا ہے مگر دانشمند اور نیک رئیس ہمیشہ زندہ رہتے ہین ایام
جنگ و عذر ہندوستان سے گذر گئے اور امید ہے کہ پہر کبہی نہ آوین گے مگر
شاید روسا و حاضرین یہان سے بعض کو ہندوستان کا وہ زمانہ یاد ہوگا اور
سبہون نے اوسوقت کا حال سنا ہوگا کہ جب غارتگرون اور قاتلون کے ہاتہہ
سے حاکمون کے محل اور زمینداروں کے جہونپڑے بلکہ ہندو مسلمانون کی
پرستش گاہین مامون نہ تہین اوس زمانہ مین کل ممالک سورد تباہی و
موقع مصیبت زدگی ہو رہی تہی اور ولایت کے خطہ جات وسیع پر کسی ایک
گانو مین بمشکل تمام ایک چراغ کی روشنی نظر آتی تہی مگر حکومت انگریزی واقع
ہندوستان نے اس بدنظمی کا انسداد کردیا ہے اب ملک ویران و بیابان
مسکن حیوانات خونخوار نہین رہا ہے اور وسعت عظیم پر دیہات آبادان اور
زراعت مالامال پہیلی ہوئی ہین کل باشندگان بامن و عافیت تمام زیر سایہ
سرکار انگریزی رہتے ہین —
مگر باوصف اسکے کہ حصہ عظیم ہندوستان کی بلاشبہہ یہی صورت ہے اگر حصص
متفرق کا حال بغور و تامل تحقیق کرتے ہین تو بجز اسکے کہ اب بہی ظلم و تشدد بکثرت
تمام ہوتا ہے اور اکثر جرایم بلا سزا رسانی رہجاتے ہین اور کچہہ دریافت نہین
ہوتا پس لازم ہے کہ جسطرح سرکار انگریزی تمہارے ممالک کو تشدد بیرونی سے
محفوظ و مامون رکہتی ہے اوسیطرح تم بہی رعایا کو رکہو اور یہہ امر بجز حکام مالک
ممالک دوسرے سے انصرام نہین پاسکتا ہے اور اون سے بہی صرف اوسی حالت مین

کہ اگر ہمیشہ خبرگیری و نگرانی کرتے رہین عیش و عشرت کے واسطے اونکو بہت فرصت
ہے بلکہ بعض کو اوس سے بہی زیادہ فرصت ہے اور بسبب نہونے کسی صورت
دلچسپی کے درماندہ و حیران ہوجاتے ہین ہمدران حال بعض کی یہہ شکل ہے
کہ اپنے ہمسایون سے فساد اور اپنے ماتحت امیرون سے نزاع و تکرار اور
اوس سے زیادہ بیوجہہ اور لاحاصل مصروفیت مین تضیع اوقات کرتے ہین
اگر کوئی رئیس اپنے فرض واجب اور خبرگیری ریاست مین غافل رہے تو اوسکو
یہہ توقع کسطرح ہوسکتی ہے کہ اوسکا دیوان بجاے اوسکے بطرز مناسب کام
انجام دیگا حسن انتظامی کیواسطے قوانین پسندیدہ اور اہلکاران چیدہ زیر
نگرانی متواتر نہایت ضروری ہین اور اسیطرح عملہ پولیس مستعد و کارگذار
اور سررشتہ واجب ایصال مالگذاری بہی ضرور ہے تاکہ رعایا امن و عافیت
سے رہ سکین اور اپنی محنت کے ثمرہ سے متمتع ہوسکین واسطے تربیت لوگون
کے مدرسہ جات اور واسطے معالجہ بیمارون کے شفاخانہ جات بہی مقرر کئے جاوین
شاید بعض رئیس مقروض ہین اور جو طریقہ مین نے بتلا ہے بموجب اوسکے عمل
کرنا اونکو محال ہوگا مگر دیگر رئیسون کی آمدنی بہت ہے مین سب سے یہہ چاہتا
ہون کہ ہر ایک حاکم حسب مقدور اپنے عمل کرے تم مین سے بعض آپسمین بلا نفع
کیواسطے بحث و تکرار کرتے ہو اور اپنے رتبہ و درجہ سے رنجیدہ ہوتے ہو لیکن
اگر سب اس بات مین کوشش کرتے کہ دیکہین اپنے ملک کی حکومت نہایت افضل
و عاقلانہ طریقہ سے کون کرتا ہے تو کتنا مفید ہوتا اور آپسمین اونکو مقابلہ کی
بہت گنجایش ہوتی —

سرکار انگریزی فقط اوسی رئیس کی سب سے زیادہ عزت کریگی جو انسداد
جرایم اور ترقی حالات مین سب سے زیادہ کوشش کرتا ہے اسی دربار
مین ایسے رئیس بھی ہین جنھون نے اسطرح نیکنامی پیدا کی ہے اور مین
مہاراجہ صاحب سیندھیہ اور بیگم صاحبہ بھوپال کا نام لیتا ہون نواب محمد
خان مرحوم والی جاورہ کے انتقال سے مجھکو ازبس رنج و قلق ہوا ہے
کیونکہ مین نے سنا ہے کہ وہ دانشمند و سخی حاکم تھا راجہ سیتامئو واقع
مالوہ بعمر نوہ برس ہے تاہم کہتے ہین کہ وہ اپنے ملک کا بہت اچھا انتظام
کرتا ہے - راجہ صاحب کھیتڑی علاقہ جے پور کا بظہور حسن انتظامی ریاست
براد آگہی خاص و عام باجراے تحریرات باضابطہ اعزاز و اکرام کیا گیا
ہے جب مین کسی رئیس کے طریقہ مستحسن ولیاقت کا حال سنتا ہون تو بہت
خوشی حاصل ہوتی ہے اور اوسکے اوصاف کو مشہور کرکے کوشش کرتا ہون
کہ دیگر حکام کو بھی اوسکے طریقہ کے بموجب کاربند ہونے کی جرأت و ترغیب
دیجاوے زمانہ سابق کے شاہان و روسا کو اپنے ملک مین راستہ
جاری کرنیکا کچھہ خیال نہ تھا وے اکثر مقامات دشوار گذار اور بعض بسبب
ناقابل رسائی پر رہتے تھے اور اونکے محلون کے گرد ہر طرح کی فصیل اور
شہر پناہ اور دیگر ذریعہ محافظت بنائی جاتے تھے کہ اون مین سے باہر
نکلنے کو ہمت بہت کم ہوتی تھی اور اگر کہین جاتے تھے تو سپاہی و دیگر
ہمراہیان مسلح کا انبوہ ساتھہ ہوتا تھا اور سیر عجائبات دیگر ممالک کا اونکی
خاطر پر گمان بھی نہین ہوا تھا اور اگر کبھی ہوتا تو محض غیر ممکن متصور ہوکر

موقوف رہتا اب روساے ہندوستان اپنے ممالک سے فاصلہ دور دراز
پہونچا ہے جس مقام پر جاتے ہین کچھہ تامل نہین کرتے اور بعض رئیس ایسے عقلمند
اور دور اندیش ہوگئے ہین کہ اپنے ملک کے طول وعرض وطول مین سڑک
تیار کرنے پر رضامند ہین اور بعض نے ایسے کام مین سال بسال زرکثیر
خرچ کیا ہے مجھے امید ہے کہ دیگر رئیس بھی اون کے نمونہ کے بموجب
کاربند رہین ۔

سنہ ۱۸۶۵و۶۶ع کی رپورٹ مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے علاوہ مضمون رپورٹ
۱۴ - مئی سنہ ۶۶ع کے لکہا ہے کہ باوصف بدنظمی و ابتری حالات شیخاواٹی
کے کہیتڑی کے علاقہ مین بہت امن ہے اور وہان کا حال شیخاواٹی کی
دیگر ریاستون سے بالکل مختلف ہے رئیس کی مستقل مزاجی بخلاف اہلکاران
قدیم کہ نوطرزی کے مخالف ہین تحسین و آفرین کے لایق ہے صاحب سکریٹری
گورنمنٹ کا خریطہ جو مہاراجہ صاحب جےپور کی معرفت دیا گیا اوس سے رئیس
بہت خوش ہوا ہے راجہ فتح سنگہ نے سنگہانہ مین بھی مدرسہ جاری کیا ہے
اور بعض اجناس تجارت پر بنظر ایزادی تجارت محصول معاف کیا ہے اور
نے علاقہ کوٹ پوتلی کے مفسد ٹہاکرون کو جنہون نے شورش کر رکہی تہی خیرخواہ
کر لیا ہے اور وارداتون کا انتظام کر دیا ہے اگر فتح سنگہ کا یہی طریقہ جاری
رہے تو غالب ہے کہ زمانہ بدانتظامی راناوت جی صاحبہ کا بخوبی عوض ہوجاے
گا ۔

سنہ ۱۸۶۷و۶۸ع مین کہیتڑی کی آمدنی سے لکہہ [illegible] کی ہوئی یہہ کسی قدر

سالگذشتہ کی آمدنی سے زیادہ ہے مگر جیسی بحالت عدم مخالفت موسم
ہوتی ویسی نہین ہوئی ایصال مالگذاری کہتیری کی بابۃ اور کسی سبب
غیر تحقیق وہ مشکل نہین ہے سرزمین ریگستانی و قدرتی خواص منسوب
شیخاواٹی سے آبپاشی عنقریب غیر ممکن ہے اس سبب سے پیداوار
زراعت زیادہ تر بارش کی کمی و بیشی پر موقوف ہوتی ہے اور زمینداران
کی آمدنی بالکل فصل خریف سے ہوتی ہے یہہ سال زمینداروں کے حق
مین بخصوصیت ناقص ہوا ہے علاوہ اسکے کہ عین ضرورت کے وقت مین
بارش کی قلت رہی عین فصل کی تیاری کے وقت ژالہ زدگی سے نقصان
ہوا اگر رئیس قابل تحسین فیاضی سے دستگیری نکرتا تو آفتون سے رعایا
تباہ ہوجاتی اور یہہ نتیجہ رئیس کے نقصان کثیر گوارا کرنے سے ہوا ہے کہ شاید
ہر ایک رئیس ایسا نکر سکے جمعبندی مین دس فیصدی کی بلکہ بعض جا پر
پندرہ فیصدی کی کمی کی گئی اور زمیندار اور کاشتکارون کی اس تخفیف
جمع سے بمقدار واجب متمتع ہونے مین کوشش کی گئی اسطرح [illegible]
معاف ہوا اگر یہہ نہوتا تو [illegible] جمع ہوجاتی - یہہ مصیبت
کم نہوئی تہی اور ایسے وقت مین حاکم کی تمیز اور لیاقت انتظام کا امتحان
ہوتا ہے چنانچہ راجہ فتح سنگہ صاحب نے کمال دانشوری و فیاضی سے
عمل کیا کہ اس سے وے لایق تحسین و آفرین ہین اور یہہ اون تدبیرون
پر اور اضافہ ہے جن سے وے اپنی رعایا کے نزدیک عزیز ہوئے
اور جو اونکی ریاست اور رعایا کے حق مین بہت مفید ہوئی ہے ریاستکا

ریاست کا خرچ سے لکھ ..... ہوا ہے سالگذشتہ مین ..... لکھ ..... تھا
اسمین ..... کی تخفیف ہوئی ہے۔
اضافہ خرچ مین بڑی رقمین صیغہ جات مفید عام مثل سررشتہ تعلیم وحفظان صحت
وتعمیرات مفید عام کی بقدر ..... مین سالگذشتہ مین لک ..... خرچ ہوئے
ہین باوصف اس عاقلانہ فیاضی مصارف مفید کامون کے جہان براہ واجب
ممکن تہا خرچ مین تخفیف بہی کی گئی صرف کو تہیار مین خوش انتظامی سے
لک ..... کی کمی ہوئی اور کل سررشتہ جات ریاست مین بہت کفایت اور
دوراندیشی سے عمل ہوا انتظام پولیس کا بہت مستعدی سے ہے کل
جمعیت پولیس مع ایک سپرنٹنڈنٹ کے ۱۰۵ سوار ۱۹۳ پیادہ میزان
۲۹۹ کس ہین۔
صدر کہیتڑی مین ہی اوسکی جمعیتین جابجا بحسب ضرورت موقع تقسیم ہو رہی
ہین اوسکی کارگذاری کی بہترین دلیل یہہ ہے کہ کہیتڑی وکوٹ پوتلی کے
حدون مین ارتکاب جرایم کے جو سابقاً بکثرت ہوتا تہا کمی ہوئی ہے ڈکیتی
وغیرہ جرایم کے اس سال مین بہت کمی ہوئی ہے اگر شیخاواٹی کے دیگر رئیس
بہی ایسی ہی کوشش کرین تو غالب ہے کہ تہوڑے عرصہ مین بالکل واردا تین
بند ہوجاوین۔
اس سال مین رئیس نے دو مدرسہ جات ایک انگریزی کا کوٹ پوتلی مین
اور ایک ہندی کا چڑاوہ مین مقرر کئے ہین اب پانچ مدرسہ جات ہین
اون مین ۲۷۲ طالب علم ہین وے انگریزی وفارسی واردو وسنسکرت

پڑہتے ہین اور کتب مروجہ مدارس ممالک مغربی و شمالی کی پڑہائی جاتی ہین
ان ممالک مین اجراء تعلیم مین جو مشکلات واقع ہوتی ہین اون کے دفعیہ کی
ہر ایک تدبیر کی گئی ہے وظیفہ طلباء و انعام امتحان خود رئیس کی موجودگی
مین دئے جاتے ہین اور ریاست کے عہدون پر نوکر کئے جاتے ہین چنانچہ
پانچ طالب علم مدرسہ کے اسطرح نوکر ہوئے ہین تعلیم نسوان بہی جاری ہے
راجہ ہمہ تن کوشش کرتا ہے کہ برہمنان وغیرہ کا تعصب جو اس بات مین
ہے رفع ہو کہیتڑی کے شفاخانہ جات رونق پر ہین اور اطراف سے جو لوگ
آتے ہین اونکو آرام ملتا ہے اس سال کے ہیضہ مین تقسیم ادویات و معالجہ
مریضان مین اون سے بہت فایدہ پہونچا ہے ایسا عمدہ انتظام ہوا اور
تدبیرات حفظان صحت ایسی کارگر ہوئین کہ بیس فیصدی زیادہ مریض
نہ مرے —
عدالتین بہی ستہری ہین اور بہت فائدہ پہونچا رہے ہین اور ملکی کارروائی انگریزی
عدالتون کے ضوابط پر مثل مجموعہ تعزیرات ہند بہ ترمیم ضروری بحسب عادات
رعایا کے ہدایت نامہ سمجہا جاتا ہے —
دیوانی کی کارروائی مین ممالک بے آئین کے قواعد پر بوجہ سادگی و سہولت
کے عمل ہوتا ہے اور قانون حد سماعت بہی بہ ترمیم واجب جاری ہوا ہے کل مقدمات
فوجداری ۶۱۳ فیصل ہوئے ہین اونمین سے ۶۸ کا اپیل ہوا ۱۲۷ مجرمون کو سزا قید کی
ہوئی اور رعایا سے جرمانہ وصول ہوا عدالت دیوانی مین ۲۷۸ مقدمات فیصل ہوئے
اونمین ۵۸۵ کا اپیل ہوا ۱۴۳ اجراے ڈگری جیلخانہ جدید قابل آسایش پچاس قیدیون کے

تعمیر ہوا اوسط درجہ ۳۶ قیدی رہے صفائی وخبرگیری خور ونوش اچھی رہتی ہی اور سڑکون کی تعمیر ومرمت کی شفقت لیجاتی ہے۔

۶۸-۱۸۶۹ع کی رپورٹ مین درج ہوا کہ افسوس ہے کہیتڑی کا حال جیسا پیشتر تہا ویسا نہین ہے سال بہر سے بوجہہ بیماری رئیس وہان نہین رہتا ہے فی الحال وہ تبدیل آب وہوا کیواسطے حسب ہدایت اطبا کوہ منصوری پر گیا ہوا ہے اس سبب سے انتظام ریاست مین بہت خلل واقع ہے ابتری وظلم کی شکایتین آتی ہین اور ہر رشتۂ انتظام مین سستی ہے ان سب مراتب سے رئیس کو آگاہ کیا گیا اور اوس نے اقرار کیا ہے کہ بفور حصول صحت واپس آوے گا ہمہ ران حال اوس نے انتظام ریاست کا بندوبست کر دیا ہے جے پور کے دیگر اضلاع کی نسبت کہیتڑی مین قحط کی زیادہ تکلیف ہوئی ہے نقص زمین وذریعہ آبپاشی نہونے سے پیداوار بہت کم ہوا اور دو سالگذشتہ مین بہی کم ہوا تہا۔

بندوبست سہ سالہ کے انقضا سے پر جسکی میعاد ستمبر گذشتہ مین منقضی ہوگئی بندوبست دہ سالہ جو تجویز ہوا تہا قحط کی وجہہ سے ملتوی رہا ہے مگر رئیس نے لکہا ہے کہ سال آیندہ کے شروع مین بشرط بہتری حالات ملک کیا جاویگا۔

جمع خرچ کا حساب نہین آیا ہے مگر کمی پیداوار اور تقاوی دینے اور ایصال جمع مین التوا کرنے سے آمدنی مین کمی ہوئی ہے تخفیف قحط کی تدبیرات عمل مین آئی ہین دستگیری غربا کیواسطے تعمیرات جاری ہوئی ہین اون مین ہزار آدمی پرورش پاتے ہین ایصال جمع مین بہت تخفیف

کی گئی ہے اور رعیتوں کیواسطے کہ قحط کی سختی سے بہت ہو گئے تہے چند روز تک
شفاخانجات جاری کیے گئے عدالت و تعلیم و طبی سررشتہ جات مین بدستور
کام جاری رہے —

خلاصہ رپورٹ سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع یہہ ہے کہ افسوس ہے راجہ کہیتڑی اب بہی اپنے
ملک سے باہر ہے اور اوسکی بیماری کو دیکہتے ہوئے امید نہین کہ وہ کبہی
واپس آوے اس حالت مین ریاست کا بندوبست اچہا ہونے کی کیا توقع
ہوسکتی ہے اس سال مین مصارف آمدنی سے زیادہ خرچ ہوا ہے سبب
اسکا تعمیرات دستگیری قحط زدگان اور رئیس کے باہر رہنے کے مصارف
ہین ٹہاکر سوبہاگ سنگہ مختار ریاست بوجہ دیگر ضروریات کے کہیتڑی مین
زیادہ نہین رہ سکتا ہے اسواسطے زیادہ تر کام منشی ہربخش پر منحصر رہتا
ہے رئیس نے اوسکو مختار کردیا ہے منشی ہربخش کو میجر بین صاحب اچہا
سمجہتے تہے اور سب لوگ اچہا سمجہتے تہے دہلی مین رہنے سے رئیس کے مصارف
خواہ نخواہ زیادہ ہونگے ایسی چہوٹی ریاست کو اس سے بہت نقصان ہے
بندوبست مال ہونیوالا ہے اور مدارس و شفاخانجات جنکے واسطے رئیس اتنا نیکنام ہوا
ہے موجود ہین رئیس و رعایا سرکار انگریزی کے بہت رضاجو ہین اور کپتان لٹہ صاحب
کے کوٹ پوتلی جانے سے بہت خوش ہین یقین ہے کہ اچہا بندوبست ہوگا اس
رئیس اور راج جے پور کے درمیان نااتفاقی ہے راج کو شکایت ہے کہ
رئیس اطاعت واجب نہین کرتا ہے اور رئیس شاکی ہے کہ راج سے
بیجا دست اندازی ہوتی ہے اور سبب اسکا یہہ ہے کہ اوسکی

چند مرتبہ بطور رضاگی و باضابطہ سرکار انگریزی سے تعریف ہوئی ہے اس سے رئیس کو خود اختیاری کا شوق ہوا ہے اور راج کو حسد پیدا ہوا ہے۔ دسمبر سنہ ۱۸۲۰ء مین راجہ فتح سنگہ کا انتقال ہوا اور بجائے اوس کے اجیت سنگہ خلف ٹہاکر السیسر جسکو راجہ فتح سنگہ نے قبل انتقال متبنیٰ لیا تہا مسند نشین ہوا اجیت سنگہ کی مسند نشینی سے سب خوش ہین مہاراجہ صاحب نے اوسکو فوراً منظور کیا اور نذرانہ مسند نشینی بہی بہت واجب لیا اور نابالغی رئیس کے زمانہ مین انتظام اہلکاران کہتیڑی کو مفوض کیا۔ یہہ رئیس ابتدا سے خوش نصیب ہے اگر راج سے ایسی ہی امداد و دستگیری رہی تو غالب ہے ریاست مالا مال ہوجاویگی رئیس مرحوم کے انتقال پر ریاست کے ذمہ پونے آٹہہ لاکہہ روپیہ کا قرض تہا خرچ میں تخفیف وکفایت شعاری اور رئیس حال کے مصارف محدود کرنے سے امید ہے کہ ریاست جلد سبکدوش ہوجاوے گی اور سن تمیز کو پہونچنے سے پیشتر کہ مسند نشینی کے وقت نو برس باقی تہے کل زیر باری رفع ہوجاویگی ظاہرا یہہ لڑکا ذکی و ہوشیار و خوش وضع معلوم ہوتا ہے اگر تعلیم اچہی ہوئی تو یقین ہے بہت لیئق ہوگا دربار نے جیپور کالج کے ہوشیار و خوش رویہ طالب علم کو اوسکی اتالیقی کیواسطے مقرر کیا ہے مگر حقیقت مین اتالیقی کا کام بہت مشکل ہے کہ مردمان بتعداد کثیر اوسکے سدراہ اور رئیس کے اغوا کرنے والے ہین اور یہہ سمجہتے ہین کہ رئیس کو صرف اسیقدر نوشتخواند کافی ہے کہ صرف اپنا نام لکہہ لے مگر مہاراجہ صاحب کو اوس کی تعلیم کا بہت فکر ہے اور ہر سال

چند مہینے تک جے پور مین رکھکر پڑہانا چاہتے ہین تاکہ وہ آیندہ اپنا کام کرنے کے لایق ہو۔

مدرسہ کہیتڑی مین ترمیم ہوئی شفاخانہ کوٹ پوتلی کیواسطے نیٹو ڈاکٹر نوکر رکہا گیا اور کہیتڑی مین جو پہلے سے تہا وہی رہا صاحب ایجنٹ نے دربار کو صلاح دی کہ شفاخانہ جات علاقہ کہیتڑی بہی مثل شفاخانہ جات علاقہ جیپور ڈاکٹر صاحب ایجنسی سرجن سے متعلق رہین اور ڈاکٹر صاحب کو اس کام کے عوض پچاس روپیہ ماہوار ملتا رہے۔

کہیتڑی مین کان بسی بہت ہین مگر بدنظمی سے کانین اور کہنوالی خراب ہوگئی ہین سابق مین اون کے بیس گہر تہے اب ایک ہی نہین رہا ہے اونمین باہم نزاع ہوا تہا اور راجہ کی عدم موجودگی سے فیصلہ کی امید نہ تہی اور کانون مین محنت کرنے سے کچہہ ثمرہ نہ ملا مجبور چہوڑکر چلے گئے بڑی کانون کے اجرا مین سب سے زیادہ پانی خارج کرنیکی مشکل ہے اول تو دہا کی صفائی کیواسطے ہیمہ سونعتی کی کمی اور گرانی ہے دوسرے اوسکے گلانے کی دیگر مشکلات ہین مگر حسن انتظامی اور خوش تدبیری سے یہہ مشکلات رفع ہوکر کانون سے آمدنی ریاست مین اضافہ ہوسکتا ہے رئیس سابق کی نسبت روایت ہی ہے کہ اوس نے ہر سررشتہ انتظام کی بابت حالات باطل لکہے اور رکہے تہے کہیتڑی کی آمدنی وخرچ کا صحیح حال دریافت ہونا عرصہ تک مشکل رہا تحقیقات سے دریافت ہوا کہ ۷۹-۱۸۷۸ع مین بجاے ۔ لکہہ کے ۱۰ لکہہ کے جو راجہ نے لکہی تہی ساڑہے چار لاکہہ کی آمدنی ہوئی تہی اسیطرح خرچ کا حال بہی تحقیق ہوا

قریب تین لکہہ روپیہ کے تہا برآورد خرچ ۱۸۸۱ء مین خرچ کل لکہہ روپیہ رکہا گیا اور یک لکہہ روپیہ ادا ے قرضہ کیواسطے علیحدہ کیا گیا جب راجہ اجیت سنگہ ادا ے رسم ماتم پرسی کیواسطے جے پور مین آیا اہلکاران مفصل ذیل انتظام ریاست کیواسطے مقرر ہوئے ٹہاکر سوبہاگ سنگہ منتظم و مختار ریاست منشی ہربخش تحصیل لالہ ہرنارائن منصرم عدالت ۔ اہالی شیو بخش افسر فوج و تعلقات رام لال منتظم کارخانجات - ان اہلکارون کے اہتمام سے کام اچہا ہوا اور حسب گنجایش ریاست قرضہ ادا ہونے لگا -

بحث و نزاع جو مابین راج جے پور و اس ریاست کی مدت سے خصوصی راجہ فتح سنگہ مرحوم کے زمانہ مین رہا تہا رئیس حال کے وقت مین بالکل موقوف ہوگیا اور روابط فیمابین راج جے پور اور اس ریاست کی حدبندی اور اتفاق و موافقت کہ راجہ مرحوم کی سرکشی اور دربار جے پور کی سختی سے ظہور مین آئی تہی قایم ہوگئی فریقین کو باہم اعتبار ہوگیا ہے اور حکومت و اختیارات و طرز حقیت پرگنہ کوٹ پوتلی عطیہ سرکار انگریزی کی نسبت جو نزاع ہمیشہ رہتا تہا بالکل رفع ہوا سرکار انگریزی نے اس پرگنہ کی بابت نذرانہ مسند نشینی معاف کردیا ریاست کے حق مین بہت اچہا ہوا اور رئیس و کل متعلقین ریاست نہایت شکر گذار ہوئی رئیس نے مدت تک جے پور مین رہ کر نوشت و خواند و کاروبار ریاست مین اچہی لیاقت حاصل کی -

سنہ ۱۸۴۶ء مین سیکر مین بہت پرخطر فساد برپا ہوا رام پرتاب سنگہ کے
والد راؤ راجہ لچھمن سنگہ نے قبل وفات اپنے اسّی ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر
اپنے تین کنیزک زاد لڑکون اور ایک اپنے پالک رام سنگہ کو دی تہی
چودہ برس تک وے قابض رہے جب سنہ ۱۸۴۲ء مین سرکار نے اوس
ملک کا انتظام کیا تب بہی کسی نے اعتراض نہین کیا راؤ راجہ پرتاب سنگہ
نے ریاست سیکر مین سے اتنا ملک کم ہونے کی کرنل سدرلینڈ صاحب
سے شکایت کی حسب اجازت صاحب موصوف پنچایت نے اونکو بیدخل
کرنے کا حکم دیا جے پور کی فوج صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے ساتھ سنگراوت
کے حملہ مین فوج سیکر کی مدد کیواسطے گئی عرصہ تک سنگراوٹ کا
محاصرہ رہا آخرکار فتح ہوا اور راجہ نے پاتودہ و بٹہوٹہہ پر جو سکن
ڈونگر سنگہ و جواہر سنگہ و بہوپال سنگہ مین فوج کشی کی ٹہاکران
مذکور راؤ راجہ کے بہائی ہین مگر اونہون نے کنیزک بہائیون کی مدد
کی تہی ڈونگر سنگہ جو فوج شیخاواٹی مین رسالہ دار
رہا تہا ساہوکار متہرا کی لڑکی کو لیجانے کی غرض سے
اوس کے گہر پر حملہ کرنے کے جرم مین اول محبس
آگرہ مین قید ہوا تہا جواہر سنگہ و بہوپال سنگہ کو کہ
بٹہوٹہہ چہوٹ جانے کی وجہہ سے بارو ٹہیہ ہوگئے
تہے محبس آگرہ پر یکایک حملہ کرکے ڈونگر سنگہ کو نکال لے گئے
ان سرکش لوگون نے ملک کو تاخت و تاراج کیا اور نصیرآباد کے خزانہ مین بہیر والو

مارکر مت ہار روپیہ کہ پہلے روز تقسیم تنخواہ کیواسطے آیا تہا لوٹ لے گئے انجام
کار ڈونگر سنگہ علاقہ جودہ پور مین گرفتار ہوکر وہین کے مہاراجہ صاحب کے
سپرد ہوا جواہر سنگہ کی تحقیقات ہوئی مگر شہادت کامل نہونے کی وجہہ سے رہائی
پاکر علاقہ بیکانیر مین پناہ پذیر ہوا اور سنہ ۱۸۵۵ء مین مع بہو بال سنگہ اور کنور زادہ
بہائیون کے سیکر مین مسکن گزین ہوا (سنہ ۱۸۵۰ء مین راؤ راجہ پرتاب سنگہ
سیکر والا لاولد مر گیا بہیرون سنگہ نامی بعمر سولہ سال دعویدار مسند پیدا ہوا
راؤ راجہ لچھمن سنگہ کے انتقال پر اوسکی رانی ہیٹر تنمی جی حاملہ تہی اوسکے
پیہر مین بمقام کہاٹنے راؤ اوس سے بہیرون سنگہ پیدا ہوا تہا حمل کی نسبت
سبکو اعتراض تہا اور راجہ پرتاب سنگہ نے اپنی حیات مین بہیرون سنگہ
کو کبہی اپنا بہائی قبول نہین کیا تہا اسکا سبب فریق ثانی نے یہہ بیان کیا
کہ اگر رام پرتاب سنگہ قبول کر لیتا تو حسب رواج شیخاوائی سیکر کا آدہا
علاقہ دینا پڑتا سرداران شیخاوائی سیکر مین جمع ہوئے اور سب نے ملکر
بہیرون سنگہ کے حق مین راے دی کہ وہ مسند نشین ہو مگر اوسکی اصلیت
مین مدت تک سبکو شبہہ رہا

۱۱- مارچ سنہ ۱۸۶۶ء کو سیکر مین راؤ راجہ بہیرون سنگہ کا انتقال ہوا چند مہینون
سے بیمار رہتا اسواسطے راج جے پور نے پیشتر سے انتظام عدم ارتکاب واردات
کر دیا تہا کہ تہا کر مادہو سنگہ سرویری کا لڑکا مادہو سنگہ متبنی ہوکر مسند نشین ہوا یکی
کے سب لوگ اوس سے رضامند تہے اور کل رشتہ داران و برادران و اہلکار
راج جے پور کی موجودگی مین پگڑی بندہی مسند نشینی کے وقت اوسکی عمر پانچ

سال کی تھی ٹھاکر شیام سنگہ بیجدی خاندان سیکرنے دعوی مسند نشینی کیا تھا
مگر پیش نگیا مہاراجہ صاحب کا اس ریاست پر عرصہ تک عتاب رہا اور سنہ
سے رئیس کی مسند نشینی منظور نہین ہوئی وجہ یہہ کہ اگرچہ با وصف تنازعات
واشتباہ اکثر غرض مند اور دعویدار لوگون کے مہاراجہ صاحب نے مادہو سنگہ
کے متبنی ہونے پر کچہہ اعتراض نہین کیا تہا مگر بوجہہ سرپرست ہونیکے نذرانہ
مسند نشینی لینا چاہتے تہے سیکروالون نے اول بحوالہ دستور قدیم اپنی ریاست
اور رواج ملک کے اوسکے ادا کرنے مین عذر کیا تہا مگر آخرکار جب مہاراجہ صاحب
نے باجراے اشتہار عام اپنے کل توابعین رئیس وجاگیرداروں سے نذرانہ
مسند نشینی لینے کا عام قاعدہ جاری کردیا مکند سنگہ منتظم سیکر نے بہی منظور کرلیا اور
پونے دو لاکہہ روپیہ زر نذرانہ تین قسطون مین ادا ہونا قرار پاکر اپریل سنہ ۱۸۶۹ع
مین رئیس کی مسند نشینی منظور ہوئی راو راجہ مادہو سنگہ کی نابالغی کے سبب
سے انتظام ریاست ٹھاکر مکند سنگہ کرتا ہے یہہ شخص بہت نیک چلن تجربہ کار
ولیق ہے کام بہت اچہی طرح کرتا ہے رعایا خوش وآسودہ حال ہے
ریاست کے جمع وخرچ کا خاطرخواہ بندوبست ہے اور ابتری وبدنظمی
کہ ملک شیخاواٹی مین عام ہین سیکر مین مطلق نہونے سے اہالیان ریاست
کی بڑی نیکنامی ہے مکند سنگہ نے کپتان پولٹ صاحب سے انسداد واردات
ڈکیتی وغارتگری کا اقرار کیا تہا اوس سے زیادہ ایفا کیا اس سے اوسکی
کارگذاری تحسین وآفرین کے لایق ہے۔
رئیس طبیعت کا ذہین اور ذکی معلوم ہوتا ہے اوس کی تعلیم کیواسطے

بنارس سے طلب ہوکر اوستاد مقرر کیا گیا مادہو سنگہ کو ماتم پرسی کے بعد جے پور سے رخصت ہوئی تب مہاراجہ صاحب نے اوسکو سب کاموں سے زیادہ تحصیل علم کی تاکید کی تہی۔

سیکر نے بہی مثل جے پور کے اپنے علاقہ مین غلہ پر راہداری وغیرہ کا محصول معاف کر دیا اور رفع تصدیعات قحط ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء مین بہت مدد کی۔

۱۸۷۰ و ۱۸۷۹ء مین ٹہاکر رنجیت سنگہ کے انتقال سے کہ وہ انتظام ریاست مین مکند سنگہ کا شریک تہا سیکر کا بہت نقصان ہوا اور راؤ راجہ کے اوستاد نے علاوہ تعلیم و تربیت اپنے شاگرد کے ریاست مین چند مدرسہ جات مقرر کیے۔

اکتوبر ۱۸۸۱ء مین نواب ویسرائے صاحب جے پور مین تشریف فرما ہوئے تب مہاراجہ صاحب نے بشمول دیگر سرداران شیخاواٹی راؤ راجہ مادہو سنگہ رئیس سیکر کو بہی بلوایا تہا اور پہر صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے مارچ مین سیکر کا دورہ کیا دونون مرتبہ کے امتحان سے معلوم ہوا کہ راؤ راجہ ہوشیار و ذہین ہے ٹہاکر مکند سنگہ و لوہکر رام و جیت سنگہ کہ انصرام کار ریاست کرتے ہین بہت تجربہ کار و محنتی و کارگذار ہین ایام قحط مین رعایا کی پرورش و خبرگیری اچہی ہوئی رعایا خوش و فارغ البال اور کہیتڑی کی نسبت زدہ رعایا سے بہتر ہے البتہ سیکر کو درباب تقرر مدرسہ جات و شفاخانجات حسب قاعدہ ممالک انگریزی کہیتڑی کا سا دعوی نہین ہے مگر بند و بست تعلیم و معالجہ حسب طریقہ و طبیعت باشندگان جنکے فایدہ کیواسطے ہوتا ہے اچہا کر رکہا ہے اور جب خیال کیا جاتا ہے کہ منتظمان ریاست کو اس بند و بست کی بابت کچہہ دعوی اور شیخی

نہین ہے اور روپے اوسکو جسقدر ہے اوس سے زیادہ کر کے دکہایا
نہین چاہتے ہین تو زیادہ تر تعریف کے لایق ہے پرگنات کے مدرسون
مین کہ بکثرت ہین صرف ہندی پڑہائی جاتی ہے راجہ کا اوستاد ۲۰ اڑکون
کو انگریزی پڑہاتا ہے اور ایک مکتب اردو کا بہی شہر مین ہے راجہ کی
تعلیم اچہی نہین ہے اوسکا اوستاد بنارس کالج کا طالب علم اور ظاہرا
خوش رویہ اور صاحب علم ہے مگر راجہ کو اچہی طرح نہین پڑہا سکا ہے وہ
شاکی ہے کہ راجہ اکثر چند ہفتون تک نہین پڑہتا ہے اور واقع مین اوسکے
ہم سبق لڑکون کے امتحان سے ثابت ہوا کہ وہ اون سے بہت کمتر ہے
اس سے ثابت ہے کہ رئیسون کا گہر پر تربیت پانا بہت مشکل ہے اور تدبیر
اوسکی بجز تعلیم میو کالج اجمیر کے اور کچہہ نہین ہے ۱۸۷۰-۷۱ع کے جمع وخرچ
مین ریاست کی آمدنی بقدر دو لکہہ للعہ ہزار اور خرچ دو لکہہ عـــہ ۲۲
درج ہوا مگر سیکر کی آمدنی ہمیشہ قریب چار لاکہہ متصور ہوئی ہے اور امر
خوش انتظامی کے زمانہ مین یقین ہے اور بہی زیادہ ہوگی۔

بساؤ

۲۸۔ستمبر ۱۸۶۵ع کو ایجنسی جے پور مین ہمیر سنگہ ٹہاکر بساؤ کے انتقال اور
چندر سنگہ خلف ٹہاکر گوبند سنگہ سورجگڈہ والہ کی مسندنشینی کی خبر
پہونچی راج جے پور سے اس پر اعتراض ہوا بلکہ ٹہاکر سورجگڈہ کی جاگیر
قرق ہوکر وکیل قید کیا گیا اور دستک جاری ہوئی جے سنگہ ٹہاکر

دونڈلود وچند دیگر اشخاص دعویدار ہوئے جے سنگہ کہتا تہا کہ ٹہاکر متوفی
نے بیشتر مجہکو بتبنی لیا تہا اور راجہ بیکانیر کی شہادت دیتا تہا مگر راجہ بیکانیر کی
شہادت اوسکے حق مین بوجہہ رشتہ داری قابل پذیرائی نہ تہی - راج جیپور
کو چندر سنگہ کے بتبنی و مسند نشینی ہونے پر کچہہ اعتراض نہ تہا صرف نذرانہ
مسند نشینی لینا چاہتا تہا چنانچہ معاملہ سیکر کے ساتہہ بساؤ کا نذرانہ بہی بقدر
چالیس ہزار روپیہ قرار پاکر رفع نزاع ہوگیا سنہ ۷۰-۱۸۶۹ء مین چندر سنگہ سردار
بساؤ بعمر بائیس سال تہا -

پاٹن تورا واٹی

پاٹن مین بہت ابتری و بدنظمی رہتی ہے راؤ کے ذمہ قرضہ بکثرت ہے اور ہمیشہ
اپنے رشتہ دارون سے لڑنے اور جہگڑنے مین مصروف رہتا ہے اون کے
پاس حسب رواج ملک چہوٹی چہوٹی جاگیرین ہین بسبب قلت معاش و محتاجگی
کے غارتگری کرتے ہین اور سرزمین پہاڑی ہے اس سبب سے راج خاطرخواہ
انتظام نہین کرسکتا ہے خود راؤ بہی مجرمون کی پناہ دہی اور اعانت کرتا
ہے اور مال مسروقہ و مغروقہ مین حصہ لیتا ہے ایک مقدمہ مین راؤ پاٹن نے
جمعیت سررشتہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی کے تعاقب و گرفتاری مجرمان
مفرور جیلخانہ انگریزی مین خلل پیدا کیا تہا اس جرم مین راج سے اوسپر دو ہزار
روپیہ جرمانہ ہوا -

اونیارہ

اونیارہ کی ریاست راج جیپور کی جنوبی سرحد پر واقع ہے اور وہانکی
سرزمین پیداوار و سیرابی مین راج کے عمدہ ترین حصص مین سے ہے مگر ریاست
بے انتظامی و ابتری سے نہایت زیر بار و مقروض ہے ایک دفعہ ساہوکاران
قرضخواہ ریاست کو بالعوض قرضہ دیہات کے جمع مقرر کردی تہی مگر راؤ راجہ
سابق نے ابتدا سے ہی اون سے بدعہدی کی اور دیہات پر قبضہ کرلیا تاہم ریاست
کی آمدنی مین کمی ہوتی گئی اور رئیس کا مطلق اعتبار نہ رہا ساہوکارون نے
جے پور مین نالش کی مگر راج بہی حیرت مین تہا کہ کیا کرے اور حسب عادت جبتک
اور تدبیرون سے کار براری ہوسکے سختی نہین کیا چاہتا تہا راؤ راجہ فتح سنگہ
رئیس سابق محض ناخواندہ تہا اوسکو کام کرنے کی نہ لیاقت تہی اور نہ خواہش
فضول خرچ و بدروبہ اور شراب وغیرہ نشون کا ایسا عادی تہا کہ اوسکے
قواے دماغی ضعیف ہوگئی تہی انجام کار سنہ ۱۸۶۸ء مین اوسکا انتقال ہوا اور
بجاے اوسکے سنگرام سنگہ کہ بعمر نو سال تہا مسند نشین ہوا دربار جےپور نے
دو لاکہہ روپیہ نذرانہ لیکر اوسکی مسند نشینی منظور کی رئیس کی نابالغی مین انتظام
ریاست کیواسطے پنچایت منتظمان حسب تفصیل۔
ٹہاکر لچہمن سنگہ دوبلہ کا۔ چینی لال۔ ٹہاکر باگہہ سنگہ بلاس پور۔ ٹہاکر گلاب سنگہ بلودہ
بالا بخش چودہری۔ مقرر ہوئے اون کے تقرر کیوقت سب سے بڑی مشکل پیش نظر
آئی کہ ریاست کے ذمہ پانچ لاکہہ روپیہ کا قرضہ تہا اور اوسکے ادا کرنے کیواسطے
صرف ڈیڑہ لاکہہ روپیہ کی آمدنی تہی اور ریاست کے مصارف کثیر مزید براں
شرکا کمیٹی بہت ہوشیاری سے کام کرنے لگے مگر ریاست کی بدنصیبی سے چینی لال

جو کل پنچون مین سب سے زیادہ لیئق اور کارکن تہا مر گیا اور پہر وہی ابتری وخرابی پہیل گئی مہاراجہ صاحب کو اس ریاست کے انتظام کا کمال فکر ہے مگر کوئی تدبیر نظر نہین آتی خوف تہا کہ شاید انجام مین کوئی پردیسی منتظم مقرر کرنا پڑے اگرچہ یہہ تدبیر صرف اوسی حالت مین کیجاتی کہ جب اور کسیطرح کارروائے نہوتی اس ریاست مین بہی لیئق و دیانت دار آدمی کا ملنا تو دشوار نہتہا مگر وہان کے لوگ دستور قدیم کے ایسے پابند ہین کہ تقرر مختار پر اوسکے مخالف وسدراہ ہوجاوین۔

رئیس کی تعلیم وتربیت کیواسطے نرسنگ لال نامی طالب علم جے پور کالج جس نے کلکتہ یونی ورسٹی کے انٹرنس کا امتحان دیا تہا اوسکا مصاحب واستاد مقرر ہوا اور ۱۸۶۷ء مین اوسکی کلچی پور ماتحت ایجنسی بہوپال کے رئیس کی دختر سے شادی ہوئی اس شادی کے مصارف سے قرضہ مین چالیس ہزار کا اضافہ ہوا اور آمدنی جو کسی زمانہ مین تین لاکہہ کی تہی اندنون صرف ایک لاکہہ تیس ہزار روپیہ کی ہے اگر اچہا انتظام ہو تو شاید چار لاکہہ کی یا اس سے بہی زیادہ آمدنی ہوجاوے۔

قرضہ ریاست مین بڑی رقم سیٹہہ لکھمی چند رادہاکشن متہراوالہ کی بہ تعداد دو لاکہہ روپیہ ہے کہ ۱۸۶۸ء مین بدر پیشی ضروریات قحط لیا تہا ابہی اوسمین سے بہت تہوڑا ادا ہوا ہے رئیس چاہتا ہے کہ اس قرضہ کے عوض مین چند دیہات چندسال کے واسطے بالکل ملازمان سیٹہہ صاحب کے انتظام مین سپرد کردئے جاوین کہ اونکی آمدنی اصل وسود کے تمام وکمال ادا کرنیکے واسطے مدت معینہ مین کافی ہو اسیطرح

بالعوض پینتالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج واجب الطلب راج جےپور کے کر بکثرت باقی ہے رئیس دیہات علاقہ کو ملازمان سیٹھہ صاحب کے سپرد کیا پاتا ہے کہ ویسے ہی انتظام کرین اور ویسے ہی راج کا خراج داخل کیا کرین اور بطور کفالت اپنے عہد کے تمسک بہ اقرار اس امر کے کہ تا وقت اداے تمام و کمال قرضہ اوس پر عمل کریگا لکھنے کو مستعد ہے۔

مہاراجہ صاحب نے معزز اہلکاران و متوسلان ریاست کو طلب کرکے اون سے اسلوبی انتظام کی صلاح لی مگر جب کوئی تدبیر کارگر نہوئی تب رئیس کو طلب کرکے مدرسہ ٹھاکران واقع جےپور مین داخل کیا اور اہلکاران اذیارہ مین سے کوئی کام کے لایق نملا تب مجبور راج سے لیئق و ہوشیار شخص کو انتظام ریاست کیواسطے مقرر کیا۔

دوسری فصل

کشنگڈہ

کشنگڈہ کے شمال مغرب اور شمال مین جودہ پور کا ملک اور مشرق مین جیپور کا راج اور اجمیر کا انگریزی ضلع اور جنوب اور جنوب مغرب مین بہی ضلع اجمیر واقع ہین یہہ ریاست خطوط عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۰ دقیقہ اور ۲۶ درجہ ۵۰ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۵۰ دقیقہ اور ۷۵ درجہ ۱۵ دقیقہ کے درمیان واقع ہے اوسکا رقبہ ۷۲۴ مربع میل آبادی ایک لاکہہ آدمیونکی اور ریاست کی آمدنی سالانہ دو لاکہہ پچیس ہزار روپیہ ہے علی العموم زمین قلیل

پیداوار کی ہے اور ملک کے وسط مین جنوب سے شمال مغرب کیطرف
پہاڑ پہیلا ہوا ہے البتہ ملک کے پست حصص کی زمین مزروعہ ہوسکتی ہے
کراونمین پانی سطح زمین سے قریب ہے صحرائی پیداوار کہ زیادہ تر تہوہر ہے
بدنما و بیفائدہ ہے اس ریاست مین قصبات مفصلہ ذیل ہین -

کشنگڈہ لب سڑک آگرہ و اجمیر واقع ہے وہان راجپوتانہ کی سرکاری
ریل کا سٹیشن ہے شہر کے اندر مہاراجہ صاحب کا محل بہت مضبوط اور
عالیشان عمارت ہے اوسکے گرد عریض آثار کی بلند فصیل ہے محل سے ملحق
وسیع تالاب ہے اوسمین باغ ہے شہر بہت بڑا ہے اور عمارتین پختہ اور
بلند مگر اکثر شکستہ ہین قریب آٹھ ہزار باشندون کی آبادی ہے عرض
بلد شمالی ۲۶-۳۳ طول بلد مشرقی ۷۴-۵۷ -

روپ نگر اجمیر سے ۲۶ میل شمال مشرق مین اور ریجے پور سے
۱۶ میل جنوب مغرب عرض بلد شمالی ۲۶-۴۷ طول بلد مشرقی ۷۴-۵۵

سرور نصیر آباد سے ۲۵ میل جنوب مشرق عرض بلد شمالی
۲۶-۵ طول بلد مشرقی ۷۵-۸ -

فتح گڈہ اجمیر سے ۳۵ میل جنوب مشرق عرض بلد شمالی ۲۶-۱ طول
بلد مشرقی ۷۵-۱۰ -

تاریخ

کشن سنگہ نے کہ راجہ اودے سنگہ والی جودہ پور کا نوان بیٹا تہا بعوض
ارتکاب قتل بادشاہی سے خود اختیار رئیس ہونے کی اجازت حاصل کرکے

سنہ ۱۶۱۳ء مین کشنگڈہ کی ریاست بنائی تہی جب راجہ گج سنگھ والی
جودہ پور نے شہزادہ خورم عرف شاہجہان کی تحریص سے بغاوت مین جو
اوسنے اپنے باپ جہانگیر کے خلاف کی تہی شریک ہونے سے انکار کیا تب خورم
نے اوسکے منتی مشیر گوبند داس بہاٹی راجپوت سردار مارواڑ کی معرفت
اپنا مطلب حاصل کرنا چاہا مگر گوبند داس نے بھی بجز راجہ گج سنگھ اور
بادشاہ کے کسیکو اپنا آقا نہ سمجھکر اوسکی اعانت سے صاف انکار کیا اس
وفاداری کی علت مین خورم نے راجہ گج سنگھ کے چچا کشن سنگھ کے ہاتھ
سے گوبند داس کو قتل کرایا اور کشن سنگھ کو علیحدہ ریاست قایم کرنے کی
اجازت دی کشن سنگھ نے حدود مارواڑ سے باہر زمین پسند کرکے شہر
آباد کیا اور اوسکو اپنے نام سے نامزد کرکے اپنی گنہگاری کو دوامی
یادگاری بخشی کشن سنگھ کے تین خلف سہس مل۔ جگمل۔ بہارمل ہوئے
اونکے بعد ہری سنگھ اور اوسکا بیٹا روپ سنگھ بانی قصبہ روپ نگر ہوئے مگر اونکے
زمانہ کے کوئی حالات قابل تحریر نہین اٹھارہوین صدی کے اخیر مین جو افراط
و تفریط ہوئی اوسمین شریک ہونے کیواسطے یہ ریاست بہت چھوٹی تہی بلکہ قلت ملک
ونقص زمین ریاست کیواسطے بہت مفید ہوئین کیونکہ اسمین شک نہین کہ اس ریاست
سے سلطنت مغلیہ اور مرہٹون نے جو مدت تک خراج نہین لیا اوسکا سبب
صرف قلت ریاست تہی مگر سنہ ۱۷۹۱ء کے واقعات نے راجہ کشنگڈہ کو
اعمال خلاف خیرخواہی وطن سے مشہور کردیا سنہ ۱۷۸۷ء مین جودہ پور کے
راٹہوڑ اور جے پور کے کچھواہون نے مرہٹون کے مقابلہ کیواسطے اتفاق کیا

اور تونگا کی لڑائی مین اونکو شکست دی اس شکست کا عوض سنہ ۹۰ و ۱۷۹۱ء مین پاٹن
اور میڑتہ کی لڑائی ہونے سے ہوا ان لڑائیون کیواسطے کشن گڈہ کا رئیس
بہادر سنگہ مرہٹون کو اپنے ملک پر چڑہا کر لایا تہا اونکو لانے مین اوسکو کچہہ
اپنی بہبودی وبہتری کی خواہش نہ تہی بلکہ اپنے مالک راجہ جودہپور سے
انتقام لینا مقصود تہا کہ اوس نے بہادر سنگہ کو اپنے بہائی کے حقوق واجب
غصب کرنے سے باز رکہا تہا میڑتہ کی لڑائی نے مرہٹون کو راجپوتانہ پر
تسلط کر دیا اور صرف کشنگڈہ کا دغاباز رئیس اس عام ظلومی سے محفوظ رہا۔
بہادر سنگہ کے بعد کلیان سنگہ راجہ ہوا اوسکے زمانہ مین بذریعہ عہدنامہ
مندرجہ نقشہ نمبر ۲ سنہ ۱۸۱۸ء کشنگڈہ سرکار انگریزی کے تحت مین آیا اس
عہدنامہ سے قرار پایا کہ مہاراجہ کشنگڈہ سرکار انگریزی کے تحت مین رہکر
مدد کیا کرین اور بلا منظوری سرکار انگریزی کسی رئیس ریاست سے عہدوپیمان
نکرے اور کسی سے نزاع وتکرار ہو تو اوسکا استغاثہ سرکار مین پیش کرے
اور عندالطلب اپنی حیثیت کے بموجب فوج بہیجے سرکار انگریزی نے اپنی
طرف سے اوسکی حفاظت کرنی منظور کی ملک مقبوضہ کا مالک متصور ہونے کی
کفالت دی اور اپنی مداخلت نکرنے کا اقرار کیا بعد انضباط اس عہدنامہ
کے مہاراجہ کلیان سنگہ کا طریقہ ایسا ہو گیا کہ گویا وہ دیوانہ تہا اوسکے ذہن
مین سمایا کہ سرکار انگریزی راج کے اندرونی کاروبار مین مداخلت کرنا
چاہتی ہے اور اس خیال سے سنہ ۱۸۲۵ء مین بادشاہ دہلی کے پاس استغاثہ
کرنے کیواسطے دہلی کو چلا جب اوسکو حکام نے فہمایش کی کہ ایسا ہرگز نہین ہوسکتا

تب رضامند ہوکر واپس آیا پہر اوس نے سمجہا کہ سرداران ریاست کی نوکری براۓ
واجب نقد مطالبہ سے مبدل ہوسکتی مگر کوئی کفالت نہ تہی کہ زر نقد ادا کرنے پر بہی
وے نوکری کرنے سے معذور رہینگے اسواسطے اونہون نے براہ انصاف انکار
کیا بلکہ ٹہاکر فتح گڈہ نے بالکل خودسری اختیار کی مگر سرکار انگریزی نے جاگیردار
ریاست قرار دیکر اطاعت حکم مہاراجہ کی ہدایت کی مہاراجہ نے اونکی سزادہی
کے ارادہ سے فوج متعین کی مگر جوش دیوانگی مین یکایک خاندان تیموریہ
کے بقیہ بادشاہ کے روبرو استغاثہ کرنے کیواسطے پہر دہلی کو بہاگ گیا اور
وہان خیالی منصب مثل دربار شاہی مین موزہ پہن کر جانیکا قیمتًا حاصل کرنے
مین مصروف ہوا ادہر ان حال کشنگڈہ مین اوسکے ہمراہی غافل نرہے اونہون
نے فوج بہرتی کی اور بوندی کی ریاست سے بہی مدد لی ٹہاکرون نے بہی
کوٹہ سے مدد لیکر مقابلہ مین کوتاہی نکی ان مین لڑائی ہونے لگی اور اس سبب
سے قرب وجوار کے علاقہ انگریزی مین بہی شر پیدا ہوا اسواسطے مہاراجہ کو
ہدایت ہوئی کہ خود اوسکے اور اوسکے ملازمین اور ٹہاکرون کے حرکات سے
جو نقصان پیدا ہوگا اوسکی جوابدہی مہاراجہ کے ذمہ ہے اور اگر فی الفور بندوبست
نکرے گا تو اوس کا عہدنامہ منسوخ ہوکر ٹہاکرون سے عہد و پیمان
کیا جاوے گا اس ہدایت نے اوسکو ششدر کردیا اور وہ یکایک دہلی
سے واپس آیا اور اپنے سردارون کو جمع کرکے بذات خود مفسدون پر
حملہ آور ہوا مگر سردارون کے رویہ سے ثابت ہوا کہ اونکو اپنے ہمقوم باغیون پر
حملہ کرنا منظور نہ تہا ایک ایک کرکے سب علیحدہ ہوگئے اور پہر سب نے متفق ہوکر

دار الحکومت کا محاصرہ کیا اور کلیان سنگہ کو خارج کرکے اوسکے صغیر سن لڑکے کو سند نشین کرنا چاہا راجہ اجمیر کو بہاگ گیا اور سرکار انگریزی سے درخواست اعانت کرکے اپنے ملک کا ٹہیکہ دینا چاہا مفسد ٹہاکرون نے بہی سرکار مین استغاثہ کیا سرکار نے اوسکی درخواست نامنظور کرکے ہدایت کی کہ اگر وہ دہلی کو چلا جاوے اور اوسکی غیر حاضری مین انتظام ملک بہ اہتمام پنچایت ہوتا رہے تو کچہہ مضایقہ نہین اسپر رئیس اور سردارون کے درمیان عہد و پیمان ہوا مگر شرایط مقررہ کے کفالت دینے مین سرکار نے انکار کیا وہ دہلی کو چلا گیا اور صاحب رزیڈنٹ نے فہمایش کرکے اوسکو واپس بہیجا بدرجہ لاچاری سردارون نے حسب خواہش مہاراجہ یہہ بہی منظور کیا کہ مہاراجہ صاحب جودہ پور فیصلہ کردین مگر اوسمین سرکار انگریزی کی کفالت ہو یہہ امر سرکار نے منظور نہ کیا سردارون نے ولیعہد کو سند نشین کردیا اور کشنگڈہہ کا محاصرہ کرکے اوسمین داخل ہونے والے تہے کہ مہاراجہ صاحب نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی درمیانگی منظور کی اونکی وساطت سے شرطین قرار پاگئین اور مہاراجہ کلیان سنگہ کشن گڈہ مین آگئے مگر تہوڑے عرصہ کے بعد ثابت ہوا کہ مہاراجہ صاحب اور سردارون کے درمیان صلح و اتفاق بہنا نجیر ممکن ہے کیونکہ مہاراجہ صاحب اپنے قول پر ثابت قدم نہین ہین سردار پہر جمع ہوئے اور مہاراجہ کلیان سنگہ سنہ ۱۸۳۲ء مین اپنے خلف مہاراجہ پرتہی سنگہ صاحب کو راج سپرد کرکے علاقہ انگریزی مین چلے گئے اور تا حیات خود ـــ ہزار روپیہ سالانہ لیتے رہے سنہ ۱۸۳۹ء میں

اونکا انتقال ہوگیا اور مہاراجہ پرتہی سنگہ صاحب مسند نشین ہوکر بندوبست
کرنے لگے مہاراجہ پرتہی سنگہ صاحب نہایت خوش اخلاق و نیک سیرت و نہایت
منتظم ہین ریاست کا کام خود کرتے ہین اور کل متوسلین و رعایا ریاست
اون سے بہت خوش ہین اور ایسے لیق و سخی و دردمند حاکم کے تحت حکومت
مین رہنے کے نازان ہین مہاراجہ صاحب ریاست کا کام کرنے سے کبہی
خود سیر ہوتے ہین اور نہ دوسرے شخص کو انصرام کار مین تغافل ہونے دیتے
ہین اونکی تدبیر مین بڑا وصف یہہ ہے کہ بہ پابندی دستور قدیم پردیسی
اہلکار کو نوکر نہین رکہتے اس راج مین کوئی شخص علاقہ غیر کا رہنے والا نوکر
نہین ہے دوسرے قدیم رسم یہہ ہے کہ ہر ایک راجپوت ملازم کی اولاد کو
وقت تولد سے معاش ملتی ہے —

کرنل ڈکسن صاحب نے ضلع اجمیر مین آبپاشی کیواسطے تالاب بنوائے
اون کے ذریعہ سے پیداوار ملک مین اضافہ ہوکر سرکار اور رعایا دونون
کا فائدہ ہوا ہے اس سے مہاراجہ صاحب نے آگاہ ہوکر اپنے علاقہ مین بہی
تالاب تعمیر کرائے ۱۸۷۰ء سے ۱۸۷۶ء تک ۲۳ تالابون کی تیاری مین ۸ لاکہہ روپیہ
خرچ ہوا اور ۸ ہزار بیگہہ اراضی کہ بغیر اون کے غیر مزروعہ رہتی سیراب
اور مزروعہ ہوگئی مہاراجہ صاحب اپنی اس تدبیر کے جس سے ریاست و رعایا
کو بڑا فائدہ حاصل ہوا ہے بہت نازان ہین اور واقعی نازان ہونیکا موقع
ہے کیونکہ بغیر اضافہ آمدنی اور کفایت خرچ کے ممکن نہ تہا کہ گذشتہ کی ریاست
اوس زیر باری کی جو تالاب سانبہر کے بقبضہ سرکار انگریزی آنے سے ہوئی ہے

متصل ہو سکتی سانبہر کا نمک بمقدار کثیر کشنگڈہ کے علاقہ مین ہو کر ہاڑوتی کو جاتا تہا
اوس پر تین آنہ فی من محصول لیا جاتا تہا جب سے سانبہر سرکار انگریزی کے
قبضہ مین آیا ہے اس راستہ سے نمک کی بہرتی موقوف ہو گئی اور اوس کے
محصول کے بقدر ساٹہہ ہزار روپیہ سالانہ راج کشنگڈہ کی آمدنی مین کمی ہوئی
ہے علاوہ اسکے نووہ کا نمک مشرقی ملک کو کشنگڈہ مین ہو کر جاتا تہا مگر اس سمت
کا موقع دیکہنے سے واضح ہے کہ سرحد پر تہوڑا سا پہیر کہانے سے اس راج
کے علاقہ مین جانے کی ضرورت نہین رہتی ہے کہ اس سے بہی بہت نقصان
ہوا ہے اب صرف ممالک متوسط و وسط ہند کو جانیوالا نووہ کا نمک یہان
ہو کر گذرتا ہے اور اوس پر تین آنہ فی من محصول لیا جاتا ہے۔

روپیہ تیار ہوتا ہے اور ریاست کو فایدہ ہوتا ہے۔

اس ریاست مین بڑا معاملہ مہاراجہ صاحب اور ٹہاکر فتح گڈہ کی نزاع
وناالتفاقی کا تہا کہ ۱۸۷۶ء مین انتہا درجہ کو پہونچکر فیصل ہوا اس نزاع
کا آغاز ۱۸۴۵ء سے ہوا تہا اور موجبات یہہ تہی طرز حقیت جایداد و
فتح گڈہ روابط ومدارج باہمی مہاراجہ صاحب و ٹہاکر فتح گڈہ مہاراجہ
صاحب کہتے تہے کہ فتح گڈہ بہی علاقہ ریاست مین ایک جاگیر ہے وہان کے
ٹہاکر کو دیگر جاگیرداران ریاست پر کسیطرح فضیلت و فوق نہین ہے
وہ ہر طرح سے دربار کا ماتحت و محکوم ہے اسواسطے اوسکو لازم ہے
کہ ہماری اطاعت و فرمان برداری کرے۔

اور ٹہاکر کہتا تہا کہ مہاراجہ صاحب اور ریاست سے علیحدہ وخود مختار
ہون میری جایداد بطور جاگیر کے نہین ہے بلکہ میرے بزرگون کو بطور
حصہ براج کے ملی تہی کہ اسوجہہ سے مجہکو مہاراجہ صاحب سے ہمسری اور
دربار مین گدی پر برابر بیٹہنے کا منصب حاصل ہے طرفین سے مخالف
و پیچدار دلائل و تنقیحین پیش ہوئین مگر تعجب یہہ کہ جس سند کے بموجب جایداد
ملی تہی اور صرف اوسی سے اصل حال منکشف ہوتا پیش نہوئی اور عذر اطلب
جواب دیا کہ گم ہو گئی ہے اصل یا نقل کچہہ بہی نہ مل سکی اور اوسکے نہ ملنے کے
متخاصمین مین سے کوئی فریق وجہہ معقول بیان نہین کرسکا اگرچہ ٹہاکر کی
خود اختیاری کے دلائل بمقابلہ شہادت طرف ثانی کے محض پوچ تہین مگر
اسمین شک نہین کہ جبسے یہہ ٹہکرات کشنگڈہ سے علیحدہ ہوئی ہے اوسکو

حقوق و عزت اعلےٰ درجہ کی ماتحتی کے کہ صرف جاگیر کی عام اصطلاح سے بہر نوع فائق
ہین رہے ہین کل حالات پر لحاظ کرنے سے ظاہر ہے کہ مہاراجہ صاحب ٹہاکر کو ساتھ
بہت بردباری و اعتدال سے پیش آئی ہین اونہون نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ سے کہا
کہ ٹہاکر کی بدچلنی وگستاخی سابقہ کا ہمکو بہت خفیف خیال ہے اور ہم اوسکو ہر طرح سے
اپنے خاندان کا چہوٹا بہائی سمجہتے ہین اور جیسے اس رتبہ کے لوگون کی عزت و توقیر
ہوتی ہے ویسی ہی کرتے ہین اور باستثناء ٹہاکر کے اس دعوی کے کہ ہماری جراہر گدی
پر بیٹہین اوسکے حقوق و عزت کو بطور سردار اعظم ریاست ملحوظ رکہتے ہین۔
مگر چونکہ ٹہاکر نے بجز خود اختیاری مطلق اور گدی پر مہاراجہ صاحب کے برابر بیٹہنے کے
کسی امر کو منظور نہین کیا صاحب نے اوسکو صفائی سے اور حکماً اطلاع دہی کہ تمہارا دعوی
محض لغو ہے تمپر فرض ہے کہ اپنے آقا کے احکام و خواہش کی تعمیل کرو اور خوشی سے
دربار کے خیر خواہ و وفادار ماتحت ہوکر رہو اور اگر ایسا نکروگے تو مہاراجہ صاحب کو
اختیار ہے کہ بزبردستی وسرکوبی اطاعت کرا وین کہ بشرط اجازت سرکار انگریزی
مہاراجہ صاحب بہ آسانی کرسکتے ہین۔
اگر بلحاظ مسن ہونے ٹہاکر چال کے و نیز اس خیال سے کہ وہ ابتک تہوار
وغیرہ پر حاضری دربار سے معذور رہا ہے صاحب ایجنٹ نے مہاراجہ صاحب
کو سمجہا دیا کہ خاص اس ٹہاکر کی نسبت اوسکی حیات مین وہی رعایت جاری
رہی اور نتیجہ تحقیقات سے اطلاع دے کر گورنمنٹ کے حکم اخیر کا
انتظار کیا جولائی سنہ ۱۸۳۳ء مین پیشگاہ گورنمنٹ ہندوستان سے حکم صادر
ہوا کہ ٹہاکر فتح گڈہ چند مہینے کے عرصہ مین اپنے سرپرست رئیس کی خدمتگذاری

حاضر ہوکر حسب قاعدہ بجا آوری آداب کی مگر ٹہاکر سے جو اوسوقت تک مطلق خود اختیاری کا دعوی کرتا تہا یہہ امید نہ تھی کہ وہ اس مخالف حکم کو بہ آسانی تعمیل کرے اسواسطے اس خیال سے کہ شاید مجبور مہاراجہ صاحب اوکو سزا دیکر اطاعت کراوین اور اونکی امداد کیواسطے ضرورت ہو فوج انگریزی طلب کرنے کی ضرورت ہوئی ۔

مہاراجہ صاحب نے ٹہاکر کے ادائے فرایض کیواسطے تاریخ یکم فروری مقرر کی مگر اوسکا نتیجہ ایسا مشتبہ تہا کہ کسی قدر فوج انگریزی پیشتر سے مستعد تیار رکہنا ضرور متصور ہوا مگر حسن اتفاق سے اوسکی ضرورت نہوئی بہت پس و پیش سے آخرکار ٹہاکر فتح گڈہ دربار مین حاضر آیا اور جو مقام اوسکے واسطے پیشتر سے تجویز ہوا تہا اوس پر آکر بیٹھ گیا جون ۱۸۷۶ء مین اس ٹہاکر کا انتقال ہوا اور اوسکا بیٹا بعمر ۲ سال جانشین ہوا ۔

ریاست کشنگڈہ مین انتظام عدالت کا اچہا ہے چوری و غارتگری وغیرہ کی واردا تین بہت کم وقوع مین آتی ہین اگرچہ کارروائی عدالت ضابطہ و قاعدہ کی پابندی سے نہین ہوتی ہے مگر مہاراجہ صاحب خود بہ توجہ و کوشش کام کرتے ہین اس سے حقرسی سے کوئی محروم نہین رہتا اور رعایا کی جان ومال کی خاطر خواہ حفاظت ہوتی ہے ۔

مہاراجہ صاحب کے صاحبزادون کی کہ ایک بعمر سولہ سال اور دوسرے بعمر بیس سال ہین تعلیم و تربیت مین بہت کوشش ہوتی ہے علاوہ ہندی اور فارسی کے اونکو انگریزی بھی پڑہائی جاتی ہے اگر ہندوستانی دربار کی بد

عادتین اونکو گمراہ نکردین تو یقین ہے مثل اپنے باپ کے ہوشیار ولئیق ہو نگے اس راج مین سنہ ۱۸۷۳و۷۴ء مین پچیس مدارس صرف دیسی زبان کے تھے سنہ ۱۸۷۴و۷۵ء مین تین جدید مقرر ہو کر کل اٹھائیس ہو گئے اون مین پڑھائی بہت اچھی ہوتی ہے مہاراجہ صاحب انگریزی مدرسہ مقرر کرنے کا مدت دراز سے اقرار کرتے ہین مگر ابتک اوسکا ایفا نہین ہوا ہے اگرچہ مہاراجہ صاحب روپیہ کی قلت کا عذر کرتے ہین مگر اصل سبب یہہ ہے کہ راجپوتانہ کے لوگ ابتک انگریزی پڑھنے سے تعصب رکھتے ہین اور مہاراجہ صاحب کوئی امر جو اونکی رعایا کے خلاف مرضی ہو نہین کیا چاہتے ہین مگر یہہ ایسا بڑا معاملہ ہے کہ حسب موقع و وقت عمل کرنے کیواسطے مہاراجہ صاحب کی خوشی پر منحصر رہنا چاہیئے یقین ہے کہ وے ضرور بندوبست کرینگے کیونکہ باوصف قلت آمدنی اور کثرت مصارف کار خیر مین بڑی فیاضی اور دریا دلی سے خرچ کرتے ہین چنانچہ اونہون نے قحط زدگان بنگالہ کے چندہ مین زر کثیر دیا ہے۔

تیسری فصل

लावा لاوہ

سابق مین لاوہ ٹونک کی ریاست کا خراج گذار تھا اوس واردات کی وجہہ سے جسکی پاداش مین نواب محمد علیخان ٹونک سے خارج ہوئے یہہ علاقہ ٹونک سے علیحدہ ہو کر ایجنسی جےپور سے متعلق ہو گیا سنوات گذشتہ مین آمدنی و خرچ علاقہ اس تفصیل سے ہوئی ہین۔

قلت آمدنی اور کثرت خرچ کی ۶۷-۱۸۶۶ء مین ایسی تھی کہ باوصف عدم ادای
بقایای کثیر خراج کے سماللعہ صرف مصارف روزمرہ کیواسطے قرض لیا گیا اور
بقایای خراج لغایت سمت ۱۹۲۶ بدین تفصیل تھا۔

واجب الطلب ٹونک — واجب الطلب سرکار انگریزی بعد علیحدگی ٹونک سے

[illegible] — [illegible]

مراسلہ ۷۔ اگست ۱۸۶۸ء مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے پولیٹکل ایجنٹ صاحب
ہاڑوتی کو لکہا تہا کہ اگست ۱۸۶۷ء کے مقتولون کی پنشن خراج لاوہ واجب الطلب ٹونک
مین سے وصول کیجاوے مگر لاوہ کی زیرباری سے اس حکم کی تعمیل غیر ممکن تھی اسواسطے
بسبب عدم وصول اوسکے مبلغ سماللعہ دو قسطون مین خزانہ ایجنسی سے دیا گیا
جیسا لاوہ والہ ٹہاکر کا حال خراب ہوا ہے راجپوتانہ مین ہر چھوٹے سے چھوٹے کسی ٹہاکر
کا بھی نہوا ہے اگر اوسکا سرکار انگریزی سے تعلق نہوا ہوتا اور واقعات باعث
تعلق رحم و افسوس کے لایق نہوتے تو اوسپر سرکار کی توجہ کیونکر ہوتی اب اسوجہ
سے تحقیق ہوا کہ قتل اور قحط سے اوسکا کسقدر نقصان ہوا ہے کہ گہوڑے تعداد
سابقہ سے بقدر چہارم رہگئے اور ہل اور مویشی دسوین حصہ سے بہی کم رہگئے سیاست
قرضہ سے ازبس زیربار تھی خرچ آمدنی سے زیادہ تہا اور قرضہ بلکہ اوس کے
سود کے ادا ہونے کی کوئی صورت نہ تھی۔

برفع زیرباری کیواسطے روپیہ کی مدد دیگئی اور برادران ٹہاکر سے جنہون نے
مقابلہ آبادی ٹونک کے خرچ مین شریک ہونیکا اقرار کیا تہا ایفاسے اقرار کرانا
تجویز ہوا۔

سنہ ۷۲-۱۸۷۱ء مین سمت ۱۹۲۸ جمع خرچ ریاست سے پس انداز ہوا اور بابت [illegible]
حسب نوشت اقرارنامہ برادران بوجہہ مصارف مقابلہ آرائی ٹونک وے دل لیا گیا
اور اوسکے سواے ساڑہے تین سو من غلہ پیداوار خریف کا فروخت کرکے زرقیمت
قرضہ مین ادا کیا گیا منجملہ دو تالابون کے جو تجویز ہوئی تہی ایک تیار ہوگیا اور اوسکے
ذریعہ سے بنجر اراضی مزروعہ ہوگئی صاحبان پولٹیکل ایجنٹ جےپور و ہاڑوتی نے
مراتب مفصلہ ذیل کی تحقیقات کی۔
اول - دعوی ریاست ٹونک بابت نذرانہ تعدادی چار ہزار روپیہ جسکا تصفیہ نہین ہوا تہا
دوم - تعداد و واجبیت قرضہ برادران ذگی ٹہاکر۔
سوم - ذمہ وری برادران ٹہاکر بموجب نوشت معاہدہ مذکور۔
چہارم - ترمیم پنشن وارثان مقتول ہنگامہ ٹونک کراساب مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ
ہاڑوتی نے ریاست ٹونک کو بہی لکہا۔
سنہ ۷۳-۱۸۷۲ء مین سمت ۱۹۲۹ خرچ سے پس انداز ہوا اگر بند شکست نہوجاتا تو اس سے
بہی زیادہ پس انداز ہوتا ٹہاکر کا بہائیون پر مصارف مقابلہ ٹونک کا دعوی تہا
وہ بہ تعداد [illegible] روپیہ قرار پاگیا اسمین سے [illegible] وصول ہوگیا خزانہ
ایجنسی مین [illegible] ٹہاکر لاوہ کا امانتاً جمع ہوکر بندوبست ادا قرضہ کیا گیا کاغذات
تحقیقات قرضہ ذگی لاوہ جو باستدعاے صدور حکم مناسب پیشگاہ گورنمنٹ مین
بہیجے گئے تہے اون پر بعد منہائی رقومات غیر مشتبہ کی منظوری اداے سمت [illegible] مندرجہ
بکے بذریعہ حکم یکم اکتوبر سنہ ۱۸۷۳ء صادر ہوئی اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے نرخ زیادہ
اور اداے قرضہ سے سبکدوش دیکہکر افزونی پیداوار ڈیڑہ ہزار روپیہ ایک بند

کی تعمیر کے واسطے منظور کیا۔

سنہ ۱۸۷۱ء مین قرضہ کا صرف نوسو روپیہ رہگیا اور دوسرے سال مین تمام وکمال ادا ہوکر ریاست ٹونک سے خراج کی بابت فارغخطی لیگئی تب صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل صاحب کیخدمت مین چار مراتب ذیل کی درخواست کی۔

ٹونک سے علیحدہ ہونیکے بعد ۱۸۶۵ء مین ٹھاکر لاوہ جو خراج سرکار انگریزی کو دیتا تھا مگر بلحاظ زیر باری ریاست ملتوی کیا گیا تھا اب ایصال اوسکا ازسر نو شروع کیا جاوے۔

ٹھاکر کے مصارف خاص کیواسطے بوجہ تنگدستی روپیہ بہ تعداد قلیل مقرر کیا گیا اوسمین اضافہ کیا جاوے۔

بنظر ترقی پیداوار تعمیرات آبپاشی پر جنکا علاقہ مین قدرتی سامان بہت ہے مگر قلت آمدنی سے التوا مین تہین توجہ کامل کیجاوے۔

ہمدران حال کپتان جیکب صاحب انجنیر راج جے پور کو تجویز تعمیرات فی الفور شروع کرنے کیواسطے اجازت دی۔

ٹھاکر سے رعایاے علاقہ سب خوش ہے وہ اونکی عافیت وبہبودی مین بہت کوشش کرتا ہے اور اپنے مختار منتظم کو کہ اوسی کا رشتہ دار ہے انصرام کار ریاست مین بہت مدد دیتا ہے اور سرکار انگریزی سے رفع زیر باری اور اصلاح امور ریاست مین جو مدد ملی ہے اوسکا بہت شکرگذار ہے فقط۔

تمت

بقلم ہیچمدان ذرۂ بیمقدار کمترین محمد علی مہتمم مطبع مفید عام آگرہ

تقریظ کتاب وقایع راجپوتانہ از طرف مطبع مفید عام آگرہ

جو شخص دنیا مین آکر پچھلے واقعات اور زمانۂ گذشتہ کے حالات سے واقفیت پیدا
نکرے اور اس نمایشگاہ عالم کو چشم عبرت بین سے نہ دیکھے وہ مثل اوس نابینا کے ہے
جو بزم چراغان مین جاسے اور اوسیطرح بلامعاینہ کیفیات واپس آسے علم تاریخ
محک تجربہ ہے اور افزونی عقل کا ذریعہ علم تاریخ وہ علم ہے جس سے ہر شخص کا دل
صورت جام جم اور آئینہ سکندری بن جاتا ہے یہی علم ہے جو ہزارون برس کے
پچھلے واقعات آنکھون کے سامنے لاکر دکھا دیتا ہے اگر شعرا و مورخ گذشتہ حالات
کو قید تحریر مین نہ لاتے تو بہت سے آدمی دنیا کے حالات سے بیعلم رہجاتے ربع مسکون
مین وہ کونسی ولایت یا جزیرہ ہے جسکی کتب تاریخ کا عالم مین ذخیرہ نہین
کشور ہندوستان کے ہر ایک شہر کی ایسی مفصل تاریخ جس سے ہر جزو و کل کی
ماہیت معلوم ہو جاسے مختصر یا مطول نظر نہین آتی علی الخصوص تاریخ راجپوتان
جو کشور ہندوستان کا ایک بہت بڑا زرخیز حصہ ہے اوسکی کوئی تاریخ اردو
زبان مین ایسی کافی و وافی جسمین ہر ایک ریاست کے اگلے پچھلے مفصل حالات
شرح و بسط کے ساتھہ مندرج ہون آج تک تصنیف نہین ہوئی تھی الحمد للہ کہ
اندنون اوسی جامعیت کے ساتھہ یہہ کتاب نایاب مسمی **وقایع راجپوتانہ**
جو تین حصو مین منقسم ہے جناب عالی مناصب والا مناقب گوہر درج بلاغت
اختر برج فصاحت گل سرسبد شیرین زبانی بلبل گلزار شیوا بیانی با وضع و
باوقار مشہور نزدیک و دور جناب **بابو جوالا سہاے** صاحب عدالتی اج

بہرت پور نے اس حسن ترتیب کے ساتھہ تصنیف اور تالیف فرمائی ہے کہ تمام راجستان
کیواسطے گویا ایک آئینہ سکندری ہے جو تمام حشو و زوائد سے بری ہے جس ریاست
کا حال لکھا ہے اوسمین کسی قسم کا رطب و یابس بیان باقی نہین رکھا ہے مثلاً تعداد
چاہائے پختہ و اقسام زمین وکیفیت اجناس پیداوار وحال اقوام مختلف وآمدنی
وخرچ ریاست وعہود و مواثیق باسلاطین سلف وباسرکار انگریزی وتعداد
اخلاف راجگان وطرز حکومت وحالات جنگ وجدال وتعمیرات مفید عام وخاص
محلات وغیرہ جسکی ترتیب اور خوبی بیان اور حسن تقسیم مضامین معائنہ کتاب سے
معلوم ہوسکتی ہے غرض کہ سمندر کو کوزہ کے اندر بہر دیا ہے اور بحر ذخار کو ایک
قطرہ کے اندر کر دیا ہے —

آن راکہ سرے بہ نکتہ دانی است　　　داند کہ چہ ریزش معانی است

مختصر یہہ کہ یہہ کتاب راجپوتانہ کی ہر ایک ریاست کے لئے ایک آئینہ حقیقت نما ہے
اور تحقیق مین سراسر معتبر و صحت انتما جو بیان ہے مدلل اور جو حال ہے مفصل کچہ تو
انگریزی رپورٹون کا ترجمہ ہے اور کہین خاص تحقیقات کا تکملہ حکم الحاکمین اس
جنس گرانمایہ کو مقبول طبائع خاص وعام کرے اور مصنف کا دامن آرزو گوہر
مراد سے بہرے این دعا از من و از جملہ خلائق آمین فقط

تمت

بعونہ تعالے کتاب وقایع راجپوتانہ در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام احمد خان صوفی
بماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۵ ہجری مطابق ماہ جون سنہ ۱۸۷۸ع بپایہ اختتام رسید

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۶۹	۱۸	فی من اور رمال	فی من ایکسیر اور رمال ....
۶۷۱	۲و۳	کہنڈیلہ بابت	کہنڈیلہ کی بابت ....
۶۷۷	۱۱	پیدار	پیداوار ....
۶۷۸	۷	مقام مین اونکے	مقام مین اونکو ....
۶۸۶	۱۹	وہان سے پہونچنے	وہان پہونچنے ....
۶۸۷	۷	سادہانیون نے	سادہانیون سے ....
۶۸۷	۱۵	صاحب کوان ریاستون	صاحب کو کان ریاستون ـ
〃	۱۸	کہی کا معاوضہ	کمی کا معاوضہ ....
۶۹۲	۵	دہوکل سنگہ کی ملی	دہوکل سنگہ ملی ......
۶۹۳	۱۱و۱۲	خوشحالی داروغہ	خوشحال داروغہ ......
۶۹۵	۱۷	محمد شاہ خان پہر قلعہ	محمد شاہ خان پر قلعہ ......
۶۹۶	۱۹	وطن کو	وطن کو گیا ....
۶۹۷	۱	تکلیف	تکلف ....
۶۹۸	۱۰	یا تو پٹہان	پانچ سو پٹہان ....
۷۰۰	۱۶	بچکر گیا پچاس سوار لیکر بہاگا	بچکر پچاس سوار بہی لیکر بہاگا
۷۰۱	۱۳	بہائیوں	بہائیون ....
〃	۱۹	بارگیر دار	بارگیر ....
۷۰۵	۱۲	سانبہر مین ہے	سانبہر پر ہے ....

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۰۹	۷	متروک	متبرک
۷۱۰	۹	گوبند نامی	گوبدنامی
"	۱۷	ازحد راض	ازحد ناراض
۷۱۹	۷	مدت	مدد
۷۳۸	۵	محزوجی	مجروحی
۷۴۰	۱۲	دیوارون پر ہوکر	دیوارون پر سے
۷۴۱	۱۱	ہودگی	موجودگی
۷۴۵	۷	زمانہ	زنانہ
۷۵۶	۱۰	رسمیات بطریق	رسمیات وطریق
۷۵۸	۴	بیاگ	تیاگ
۷۶۱	۱	واپس کردیا گیا	واپس کرایا گیا
۷۶۶	۱	اور کام کرنے کی	اور نہ کام کرنے کی
۷۷۴	۱۵	ہوآمدنی	ہوا آمدنی
۷۸۱	۱	راے سے متفق	راے بھی متفق
۷۹۴	۱۰	مقرر ہوئے	مقرر کئے ہوئے
۸۰۵	۱۶ و ۱۷	کونسل کی راے اگر کمیٹی مین اس کام کو	کونسل کی راے مین اگر کمیٹی اس کام کو
۸۰۷	۱۴	لچھمن سنگہ کا وکیل عہد ایجنسی	لچھمن سنگہ کا وکیل تہا عہد ایجنسی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۱۶	۱۳	دیجاتی ہین........	دیجاتی ہے........
۸۲۸	۲	گہاٹہ ناگون........	گہاٹہ ناگون........
۸۳۰	۵	ٹہیکہ........	پہکہ........
۸۳۴	۱۴	کوشش کا نتیجہ ہے........	کوشش کا ہے........
۸۳۶	۵ و ۷	سینسکرت........	سنسکرت........
۸۴۱	۸	طعمہ برقی........	لمعہ برقی........
۸۴۳	۹	تجار........	نجار........
۸۵۴	۴	کلکتہ کی اسقدر........	کلکتہ کی کہ اسقدر........
"	۵	مختلف تین........	مختلف ہین تین........
۸۵۶	۱۴	سڑک سے وقت سے........	سڑک کے شروع کے وقت سے
۸۶۰	۲ و ۳	اطلاع ہوئی تہی........	اطلاع ہوتی ہے........
"	۱۱	پہونچا گیا........	پہونچایا گیا........
۸۶۸	۱۴	سپرنٹنڈنٹ........	سپرنٹنڈنگ........
۸۷۱	۸	انگریز کی اوسکی........	انگریز کی کہ اوسکی........
۸۷۵	۷	ڈاکٹر صاحب اسپنڈ صاحب	ڈاکٹر ہسپنڈ صاحب........
۸۸۲	۴	پناہ دینے کی........	پناہ دینگے........
۸۹۴	۳ و ۴	خدمت جلدو........	خدمت کے جلدو........
۸۹۷	۶	دیافت........	دریافت........

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
ہیجر ٹرن بل صاحب	ہیجر بٹرن بل صاحب	۱۳	۹۰۰
دار الامارت	دار لامارت	۶	۹۰۳
نشان زر معاملہ	نشان از معاملہ	۱۱	۹۰۹
صاحب ارشاد	صاحب نے ارشاد	۶	۹۱۱
متعین ہوتی تہی	متعین ہوتی ہے	۲	۹۱۲
دسمبر ۲۹ سنہ ۱۸ ع	دسمبر ۴۹ سنہ ۱۸ ع	۱۷	"
رہی تہی بہادون	رہی تہی بہادون	۱۳	۹۱۸
طامس بدرلی صاحب	طامس بدری صاحب	۵	۹۲۰
حکم ہوا کہ نقل روبکار خدمتہاین جناب پولیٹکل ایجنٹ بہادر کے مرسل ہو	حکم ہوا کہ مرسل ہو	۱۹ / ۱	۹۲۰ / ۹۲۱
قلعہ کہتیٹری کو بہی	قلعہ کو بہی کہتیٹری	۱۸	۹۲۲
مرسلہ	مراسلہ	۱۹	۹۳۰
زیادہ	زیاہ	۶	۹۳۱
عمل کرتے رہین	عمل کرتے ہین	۱۷	۹۳۴
شکل	مشکل	۳	۹۳۸
طول و عرض مین	طول و عرض وطول مین	۳	۹۴۰
مفید ہوئی ہین	مفید ہوئی ہے	۱۹	۹۴۱
باب	بات	۶	۹۴۳

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۴۳	۱۰	فیصدی زیادہ	فیصدی سے زیادہ .....
۹۴۵	۲	جاری رہی	جاری ہے ....
”	۹	مصارف مین ٹہاکر	مصارف ہین ٹہاکر ......
۹۴۶	۱۸	کہ صرف اپنا نام	کہ اپنا نام ....
۹۴۹	۱۲	کنیزک بہائیون	کنیزک زاد بہائیون .....
”	۱۹	کیا اونصیر آباد	کیا اور نصیر آباد ....
۹۵۲	۱۹	سختی	شیخی ....
۹۶۰	۱۱	مدد کیا کرین	مدد کیا کرتے ....
۹۶۷	۴ و ۵	جایداد وفتح گڈہ روابط	جایداد فتح گڈہ و روابط ....
۹۶۸	۷	بیٹہین	بیٹھے ....
۹۶۹	۱	آداب کی	آداب کری ....

Chapter IV.

Chapter III.

LIST

OF

CONTENTS OF THE FIRST VOL.

Chapter I.

Chapter II.

ARRANGEMENT

OF

THE WHOLE BOOK.

Vol. I.

Vol. II.

Vol. III.

WIQUAYA

RAJPOOTANA,

OR

History of the Ajmere and Merewara District and the Native States included in the country of [Raj]pootana, in three Volumes.

VOL. I.

BY

JWALA SAHAIE.

Adawlti and Superintendent, P. W. D.,

BHURTPORE.

[P]RINTED IN THE MUFID-ALAM PRESS

AGRA,

1878.